لَقَدْ مَنَّ اللّٰہُ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ بَعَثَ فِیْھِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِھِمْ یَتْلُوْا عَلَیْھِمْ اٰیٰتِہٖ وَیُزَکِّیْھِمْ وَیُعَلِّمُھُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَۃَ

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہٗ کی تقریباً تین سو تصانیف سے ماخوذ (۳۶۶۳) احادیث و آثار
اور (۵۵۵) افاداتِ رضویہ پر مشتمل علوم و معارف کا گنجِ گرانمایہ

اَلْمُخْتَارَاتُ الرَّضَوِیَّۃُ مِنَ الْاَحَادِیْثِ النَّبَوِیَّۃِ وَالْاٰثَارِ الْمَرْوِیَّۃِ

اَلْمَعْرُوْفُ بِہٖ

جامع الاحادیث

مع افاداتِ

مجددِ اعظم امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہٗ

جلد دوم

تقدیم، ترتیب، تخریج، ترجمہ

مولانا محمد حنیف خاں رضوی بریلوی
صدر المدرسین جامعہ نوریہ رضویہ بریلی شریف

ناشر
شبیر برادرز
40 اُردو بازار لاہور فون 7246006

پاکستان میں اس کتاب کی اشاعت کے جملہ حقوق بحق **شبیر برادرز** محفوظ ہیں

شیخ الحدیث حضرت علامہ **محمد عبدالحکیم شرف قادری** مدظلہ

نام کتاب •=•=• المختارات الرضویة من الاحادیث النبویة والآثار المرویة
عرفی نام •=•=• **جامع الاحادیث**
افادات •=•=• امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ العزیز
تصحیح ونظر ثانی •=•=• بحر العلوم حضرت علامہ مفتی عبدالمنان صاحب قبلہ مبارک پوری
ترتیب وتخریج •=•=• مولانا محمد حنیف رضوی صدر المدرسین جامعہ نوریہ بریلی شریف
پروف ریڈنگ •=•=• مولانا عبدالسلام رضوی استاذ جامعہ نوریہ بریلی شریف
باہتمام •=•=• شبیر برادرز اُردو بازار لاہور (پاکستان)
سن اشاعت اوّل •=•=• ۱۴۲۲ھ/۲۰۰۱ء
سن اشاعت ثانی •=•=• ۱۴۲۴ھ/۲۰۰۳ء
قیمت •=•=• روپے

ملنے کے پتے

☆ **ادارہ پیغام القرآن** 40 اُردو بازار لاہور

☆ **احمد بک کارپوریشن** اقبال روڈ کمیٹی چوک راولپنڈی

☆ **مکتبہ غوثیہ ہول سیل پرانی** سبزی منڈی کراچی

☆ **ضیاء القرآن پبلی کیشنز** لاہور ، کراچی

☆ **مکتبہ رضویہ** آرام باغ روڈ کراچی

انتساب

اس عظیم ہستی کے نام جس نے لاکھوں گم گشتگان راہ منزل کو صراط مستقیم پر گامزن فرمایا ـــــ جس نے بے شمار انسانوں کو عشق رسول کی دولت لازوال سے مالا مال کیا ـــــ جس کی بارگاہ سے ہزاروں علماء ومشائخ نے اکتساب فیض کیا ـــــ اور جس کے دست حق پرست پر کروروں اہل سنت و جماعت نے شرف بیعت حاصل کر کے دارین کی سعادتیں حاصل کیں ـــــ

یعنی

تاجدار اہل سنت، شہزادۂ اعلیٰحضرت، آفتاب رشد وہدایت، واقف اسرار شریعت، امام المشائخ والفقہاء، مخدوم الاکابر والعلماء، سیدی ومرشدی وذخری لیومی وغدی حضور **مفتی اعظم** ہند حضرت علامہ الشاہ ابوالبرکات آل رحمٰن **محمد مصطفٰے رضا خاں** صاحب قبلہ برکاتی نوری رضوی بریلوی نور اللہ مرقدہ و برد مضجعہ۔

مولیٰ تبارک وتعالیٰ اپنے حبیب کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کے طفیل میری اس خدمت کو شرف قبولیت سے مشرف فرمائے۔ آمین

بجاہ النبی الکریم علیہ التحیۃ و التسلیم

اجمالی فہرست جلد دوم

۱۔ کتاب الایمان ۷

۲۔ کتاب العلم ۱۶۳

۳۔ کتاب الطہارۃ ۲۱۵

۴۔ کتاب الصلوٰۃ ۳۱۵

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله المسلسل إحسانه ، المتصل إنعامه، غير منقطع ولا مقطوع فضله وإكرامه، ذكره سند من لا سند له ، وإسمه أحد من لا أحد له۔

فأفضل الصلوات العوالى النزول ، وأكمل السلام المتواتر الموصول، على أجل مرسل ، كشاف كل معضل، العزيز الأعزالمعز الحبيب، الفردفى وصل كل غريب، فضله الحسن مشهور مستفيض ، وبا لإ ستناد إليه يعود صحيحاً كل مريض ، قدجاء جوده المزيد ، فى متصل الأسانيد، ، بل كل فضل إليه مسند، عنه يروى وإليه يرد، فسموط فضائله العليه ، مسلسلات با لأولية، وكل درجيد٠ن بحره مستخرج، وكل مدر جودفى سائليه مدرج، فهو المخرج من كل حرج، وهو الجامع، وله الجوامع، علمه مرفوع، وحديثه مسموع، و متابعه مشفوع، والأصر عنه موضوع، وغيره من الشفاعة قبله ممنوع، فإليه الإسناد فى محشر الصفوف، وأمر الموقف على رأيه موقوف، حوضه المورود، لكل وارد مسعود ، فيافوز من هو منه منهل، ومعلول فيه كل علة من معلل، تزول حزبه المعتبر، والشذوذ منه مىكر ،وطريق الشاذ إلى شواظ سقر،حافظ الأمة من الأمور الدلهمة الذاب عناكل تلبيس و تدليس ، والجابر لقلب بائس مضطرب من عذاب بئيس ، الحاكم الحجة الشاهد البشير ، معجم فى مدحه كل بيان و تقرير، علوه لا يدرك ، وما عليه مستدرك ، مقبوله يقبل ، ومتروكه يترك ، تعدد طرق الضعيف إليه ، فمن سننه الصحاح التعطف عليه ، فيجبر باعتضاده قلبه الجريح ، وير تقى من

یہ خطبہ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ العزیز کا تحریر کردہ ہے، جس میں تقریباً اَسّی مصطلحات حدیث کو بطور براعۃ استہلال نہایت فصاحت وبلاغت کے ساتھ ذکر فرمایا ہے جو آپ کی ذہانت وفطانت اور جودت طبع پر دال ہے۔ مصطلحات مشمولہ مندرجہ ذیل ہیں:۔

☆حدیث ☆خبر ☆تقریر ☆مسموع

ضعفه إلى درجة الصحيح، مدارأسانيد الجود والإكرام ، منتهى سلاسل الأنبياء الكرام ، صلى الله تعالى عليه وعليهم وسلم، ملأ أفاق السماء و أطراف العالم ، و على اله وصحبه وكل صالح من رجله وحزبه ، رواة علمه ودعاة شرعه ووعاة أدبه ، و على كل من له وجادة ومنا ولة ، من أفضاله الواصلة الدارة

☆سند ☆اسناد ☆طریق ☆متواتر
☆مشہور ☆مستفیض ☆عزیز ☆غریب
☆فرد ☆احد ☆مقبول ☆مردود
☆صحیح ☆متصل ☆موصول ☆وصل
☆متصل الاسانید ☆معلل ☆علت ☆شاذ
☆شذوذ ☆ضبط ☆حسن ☆ضعیف
☆اعتضاد ☆محفوظ ☆منکر ☆متابع
☆شاہد ☆معتبر ☆مرسل ☆معضل
☆منقطع ☆مدلس ☆موضوع ☆متروک
☆معلول ☆مدرج ☆مضطرب ☆مزید فی متصل الاسانید
☆اختلاط ☆وہم ☆مرفوع ☆موقوف
☆مقطوع ☆منتہی ☆عوالی ☆نوازل
☆علیۃ ☆علو ☆رجال ☆مسلسل بالاولیت
☆رواۃ ☆دعاۃ ☆صحب ☆روی
☆یروی ☆اجازۃ ☆مناولۃ ☆وجادۃ
☆مجاز ☆صالح ☆جید ☆حافظ
☆حاکم ☆حجت ☆جامع ☆جوامع
☆سنن ☆مسند ☆معجم ☆مستخرج
☆مستدرک ☆صحاح ☆مخرج

ان سب کی تفصیل مقدمہ میں ملاحظہ فرمائیں۔

المتواصلة ، بحسن ضبط محفوظ النظام، من دون وهم ولا ايهام، ولا لاختلاط با لأعداء اللیام ، ماروی خبر و هوی لاجازة ، و غلب حقیقة الکلام مجازة۔ آمین۔ أما بعد۔

ا۔ نیت

(۱) اعمال کا مدار نیتوں پر ہے

۱ ۔ **عن** عمربن الخطاب رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : إنَّمَا الأعْمَالُ بِالنِّيَاتِ وَ إنَّمَالِکُلِّ اِمْرَءٍ مَا نَوٰی ۔

فتاوی رضویہ ۴۷۵/۲ ☆ فتاوی رضویہ ۷۲۲/۹

امیر المؤمنین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اعمال کے ثواب کا مدار نیت پر ہے اور ہر شخص کو اسکی نیت کے مطابق ہی اجر ملتا ہے۔

١۔ الجامع الصحیح للبخاری ،	باب کیف کان بدئو الوحی ،	٢/١
الصحیح لمسلم ،	باب قوله ﷺ انما الاعمال الخ	١٤٠/١
السنن لابی داؤد ،	کتاب الطلاق باب ما عنی به الطلاق و النیات ،	٣٠٠/١
السنن لابن ماجه ،	ابواب الذهد ،	٣٢١/١
السنن للنسائی ،	کتاب الطهارة	٢٤/١
السنن للنسائی ،	کتاب الطلاق ،	١٠٤/٣
السنن للنسائی ،	کتاب الایمان والنذور ،	١٤٤/٢
السس الکری للبیهقی ،	کتاب الطهارة	٤١/١
الموطا لمالك		

المسند لاحمد بن حنبل ،	٢٥/١	☆	الترغیب و الترهیب للمنذری ،	٥٦/١
حلیة الاولیاء لابی نعیم	٣٤٢/٦	☆	کتاب الزهد و الرقائق ،	٢٢٨/١
التفسیر للبغوی ،	٤٣١/١	☆	تلخیص الحبیر لابن حجر ،	٥٥/١
المسند للحمیدی	٢٨/١	☆	تاریخ بغداد للخطیب،	٢٤٤/٤
فتح المباری،	٩/١	☆	تاریخ اصفهان لابی نعیم .	١٥/٢
شرح السنة للبغوی ،	٤٠١/١،	☆	علل الحدیث لابن ابی حاتم	٣٦٢
اتحاف السادة للمتقین	٣٨٠/٢	☆		
التفسیر لابن کثیر ،	٣٤٥/٢	☆	المغنی للعراقی ،	٣٥١/٤
روح المعانی	٩٢/٣	☆	البدایة و النهایة لابن کثیر	١١٨/١٠، ٥٥/١١

اقول: اس حدیث کی عظمت وصحت پر اجماع مسلمین ہے۔ امام شافعی وغیرہ نے اسکو تہائی اسلام فرمایا۔ اور تمام ابواب فقہ کو اس میں داخل مانا۔

دیگر ائمہ کرام اسکو چوتھائی اسلام قرار دیتے ہیں۔ حضرت عبدالرحمٰن بن مہدی کہتے ہیں: ہر مصنف کو اس حدیث سے اپنی کتاب شروع کرنا چاہیئے تاکہ طالب علم کو اس بات پر تنبیہ ہو جائے کہ علم دین حاصل کرنے میں نیت خالص رضائے الٰہی ہو۔ امام خطابی نے اس قول کو تمام ائمہ کرام کی طرف منسوب کیا۔ اسی لئے امام بخاری علیہ رحمۃ الباری نے اپنی کتاب بخاری شریف کو اس حدیث سے شروع فرمایا۔ نیز دیگر سات مقامات پر اس حدیث کو روایت کیا۔

حفاظ حدیث فرماتے ہیں: یہ حدیث امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضرت یحیی بن سعید انصاری تک خبر واحد صحیح ہے۔ یعنی حضرت فاروق اعظم سے صرف حضرت علقمہ بن وقاص تابعی نے اور ان سے فقط محمد ابن ابرہیم تیمی تابعی نے اور ان سے یحیی بن سعید انصاری تابعی رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے ہی روایت کی۔ ہاں حضرت یحیی کے بعد اسکی سندیں کثیر ہوگئیں کہ صرف ان سے روایت کرنے والوں کی تعداد دو سو سے زائد بتائی جاتی ہے۔ ان میں اکثر ائمہ کرام ہیں۔

مثلاً امام بخاری، امام ابوداؤد اور امام احمد بن حنبل حضرت سفیان بن عیینہ کی روایت سے ذکر کی۔

امام مسلم نے امام مالک کی روایت نقل فرمائی۔

امام ابن ماجہ نے لیث بن سعد اور یزید بن ہارون سے سند ذکر کی۔

امام نسائی نے عبداللہ بن مبارک، سلیم بن حبان اور امام مالک سے روایت فرمائی۔

اور خود امام عبداللہ بن مبارک مروزی نے بھی کتاب الزہد میں اپنی سند بیان کی البتہ حافظ ابونعیم نے ایک دوسری سند ذکر کی جس میں امام مالک کے طریق سے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کی لیکن اسکو غریب کہہ کر فرمایا کہ یحیی بن سعید انصاری کی حدیث ہی صحیح ہے۔

بعدہٗ اس حدیث کی سندیں ائمہ حدیث کے نزدیک سات سو تک شمار کی گئی ہیں۔

بہر حال یہ حدیث مشہور صحیح ہے لیکن متواتر نہیں کہ شرائط ابتدائے سند میں مفقود

ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم ۱۲ام

(۲) نیت خیر پر اجر

۲۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: نِیَّةُ الْمُؤمِنِ خَیْرٌ مِنْ عَمَلِهٖ ۔ فتاوی رضویہ ۲/۶۸۰

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان کی نیت اسکے عمل سے بہتر ہے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

بے شک جو علم نیت جانتا ہے ایک ایک فعل کو اپنے لئے کئی کئی نیکیاں کر سکتا ہے۔ مثلا، جب نماز کیلئے مسجد کو چلا اور صرف یہی قصد ہے کہ نماز پڑھونگا تو بیشک اسکا یہ چلنا محمود، ہر قدم پر ایک نیکی لکھیں گے۔ اور دوسرے پر گناہ محو کریں گے، مگر عالم نیت اس ایک فعل میں اتنی نیتیں کر سکتا ہے۔

(۱) اصل مقصود یعنی نماز کو جاتا ہوں۔

(۲) خانۂ خدا کی زیارت کرونگا۔

(۳) شعار اسلام ظاہر کرونگا۔

(۴) داعی الی اللہ کی اجابت کرتا ہوں۔

(۵) تحیۃ المسجد پڑھنے جاتا ہوں۔

(۶) مسجد سے خس وخاشاک وغیرہ دور کرونگا۔

(۷) اعتکاف کرنے جاتا ہوں کہ مذہب مفتی بہ پر اعتکاف کیلئے روزہ شرط نہیں۔ ایک ساعت کا بھی ہو سکتا ہے، جب سے داخل ہو باہر آنے تک اعتکاف کی نیت کرے۔ انتظار نماز وادائے نماز کے ساتھ اعتکاف کا بھی ثواب پائے گا۔

(۸) امر الٰہی "خُذُوْا زِیْنَتَکُمْ عِنْدَ کُلِّ مَسْجِدٍ" (اپنی زینت لو جب مسجد جاؤ) کے

۲۔ حلیة الاولیاء،	۳/۲۵۵	☆	المعجم الکبیر للطبرانی،	۶/۲۲۸
اتحاف السادۃ المتقین،	۱۰/۱۵	☆	تاریخ بغداد للخطیب،	۹/۲۳۷
الفوائد للشوکانی،	۲۵۰	☆	الاسرار المرفوعه لعلی القاری	۳۷۵
کشف الخفا للعجلونی،	۲/۴۳۸	☆	الدرر المنتشرۃ للسیوطی،	۱۶۶

امتثال کو جاتا ہوں۔

(۹) جو وہاں علم والا ملے گا اس سے مسائل پوچھونگا۔ دین کی باتیں سیکھونگا۔

(۱۰) جاہلوں کو مسئلہ بتاؤنگا، دین سکھاؤنگا۔

(۱۱) جو علم میں میرے برابر ہوگا اس سے علم کی تکرار کرونگا۔

(۱۲) علماء کی زیارت۔

(۱۳) نیک مسلمان کا دیدار۔

(۱۴) دوستوں سے ملاقات۔

(۱۵) مسلمانوں سے میل۔

(۱۶) جو رشتہ دار ملیں گے ان سے بکشادہ پیشانی مل کر صلہ رحمی۔

(۱۷) اہل اسلام کو سلام۔

(۱۸) مسلمانوں سے مصافحہ کرونگا۔

(۱۹) ان کے سلام کا جواب دونگا۔

(۲۰) نماز باجماعت میں مسلمانوں کی برکتیں حاصل کرونگا۔

(۲۱) و (۲۲) مسجد میں جاتے نکلتے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر سلام عرض کرونگا۔

بسم اللّٰہ و الحمدللّٰہ و السلام علی رسول اللّٰہ ،

(۲۳) و (۲۴) دخول وخروج میں حضور و آل حضور و ازواج حضور پر درود بھیجونگا۔

اللھم صل علی سیدنا محمد و علی ال سیدنا محمد و علی أزواج سیدنا محمد صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

(۲۵) بیمار کی مزاج پرسی کرونگا۔

(۲۶) اگر کوئی غمی والا ملا تعزیت کرونگا۔

(۲۷) جس مسلمان کو چھینک آئی اور اس نے 'الحمد للّٰہ' کہا اسے 'یرحمك اللّٰہ' کہونگا۔

(۲۸) و (۲۹) امر بالمعروف ونہی عن المنکر کرونگا۔

(۳۰) نمازیوں کو وضو کا پانی دونگا۔

(۳۱) و (۳۲) خود مؤذن ہے، یا مسجد میں کوئی مؤذن مقرر نہیں تو نیت کرے کہ اذان واقامت

کھونگا۔ اب یہ کہنے نہ پایا یا دوسرے نے کہہ دی تاہم اپنی نیت کا ثواب پاچکا، فَقَدْ وَقَعَ أَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ۔

(۳۳) جو راہ بھولا ہوگا اسے راستہ بتاؤنگا۔

(۳۴) اندھے کی دستگیری کرونگا۔ (۳۵) جنازہ ملا تو نماز پڑھونگا۔

(۳۶) موقع پایا تو ساتھ دفن تک جاؤنگا۔

(۳۷) دو مسلمانوں میں نزاع ہوئی تو حتی الوسع صلح کراؤنگا۔

(۳۸) و (۳۹) مسجد میں جاتے وقت داہنے، اور نکلتے وقت بائیں پاؤں کی تقدیم سے اتباع سنت کرونگا۔

(۴۰) راہ میں جو لکھا ہوا کاغذ پاؤنگا اٹھا کر ادب سے رکھ دونگا۔ الی غیر ذلك من نيات كثيره۔ تو دیکھئے کہ جو ان ارادوں کے ساتھ گھر سے مسجد کو چلا وہ صرف حسنۂ نماز کیلئے نہیں جاتا بلکہ ان چالیس حسنات کیلئے جاتا ہے۔ تو گویا اس کا یہ چلنا چالیس طرف چلنا ہے۔ اور ہر قدم چالیس قدم، پہلے اگر ایک نیکی تھا اب چالیس نیکیاں ہوگا۔

فتاوی رضویہ قدیم ۶۸۱/۳ ☆ فتاوی رضویہ جدید ۶۷۵/۵

(۳) اللہ تعالیٰ نیتوں کو دیکھتا ہے

۳۔ **عن** أبی هريرة رضی اللّٰه تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالیٰ عليه وسلم: إِنَّ اللّٰهَ تَعَالیٰ لا يَنظُرُ إِلیٰ صُوَرِکُمْ وَ أَمْوَالِکُمْ وَ لٰکِنْ إِنَّمَا يَنظُرُ إِلیٰ قُلُوبِکُمْ وَ أَعْمَالِکُمْ۔ ذیل المدعا لاحسن الوعاء ص ۱۰

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ تمہاری صورتوں اور مالوں کو نہیں دیکھتا۔ ہاں البتہ تمہارے دلوں کو اور عملوں کو دیکھتا ہے۔ ۱۲م

۳۔ الصحیح لمسلم، کتاب البر و الصله تحريم الظن و التجسس، ۳۱۷/۲

السنن لابن ماجه، کتاب الزهد باب القناعة، ۳۰۶/۲

المسند لاحمد بن حنبل، ۲۸۵/۲، ۵۳۹

الجامع الصغير للسيوطی، ۱۱۴/۱

(۴) دل کا حال خدا جانتا ہے

٤ـ **عن** أسامة بن زيد رضى اللّٰه تعالىٰ عنهما قال : بعثنا رسول اللّٰه صلى اللّٰه تعالىٰ عليه وسلم فى سرية فصبحنا الحرقات من جهينة فأدركت رجلا فقال لا إله إلا اللّٰه فطعنته فوقع فى نفسى من ذلك فذكرته للنبى صلى اللّٰه تعالىٰ عليه وسلم فقال رسول اللّٰه صلى اللّٰه تعالىٰ عليه وسلم : أَ قَالَ **لاَ إِلٰهَ إِلاَّ اللّٰهُ** وقتلته قال : قلت يا رسول اللّٰه ! إنما قالها خوفا من السلاح قال : أ فَلاَ شَقَقْتَ عَنْ قَلْبِهٖ حَتّٰى تَعلَمَ أقالَها أم لا، فمازال يكررها على حتى تمنيت أنى أسلمت يومئذ

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمکو ایک سریہ میں روانہ فرمایا۔ ہمارا قبیلۂ جہینہ کی ایک شاخ حرقات سے مقابلہ ہوا، میں نے ایک شخص پر حملہ کیا اس نے بیساختہ کلمۂ طیبہ لا الہ الا اللہ پڑھا لیکن میں نے اسے نیزہ مار کر ہلاک کر دیا۔ پھر میرے دل میں یہ بات کھٹکی تو میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کا تذکرہ کیا۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا اس نے لا الہ الا اللہ پڑھا تھا اور تم نے اس کو قتل کر دیا؟ میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! اس نے ہتھیار کے خوف سے پڑھا۔ حضور نے فرمایا تو تم نے اس کا دل چیر کر کیوں نہیں دیکھ لیا؟ کہ تم جان لیتے کہ صدق دل سے پڑھا یا یونہی محض خوف سے۔ حضور یہی جملہ بار بار فرماتے رہے یہاں تک کہ اس تشدیدی حکم سے متأثر ہو کر میں تمنا کرنے لگا کہ کاش میں آج ہی مسلمان ہوا ہوتا۔ فتاوی رضویہ ۳۲۳/۸

٤ـ الصحيح لمسلم ، كتاب الايمان ٦٧ باب تحريم قتل الكافر بعد قوله لا اله الا الله
السنن لابى داؤد كتاب الجهاد ، ٣٥٥/١
السنن لابن ماجه ، كتاب الفتن ، ٢٩٠/٢
المسند لاحمد بن حنبل ، ٤٣٩/٤ ، ٢٠٧/٥

۲۔ توحید وصفات الٰہی

(۱) کلمہ توحید کی فضیلت

۵۔ **قال الإمام** علی رضا حدثنی أبی موسی الکاظم عن أبیه جعفر الصادق عن أبیه محمد الباقر عن أبیه زین العابدین عن أبیه الحسین عن أبیه علی بن أبی طالب رضی الله تعالیٰ عنهم قال: حدثنی حبیبی و قرة عینی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال: حدثنی جبرئیل قال: سمعت رب العزة یقول: **لا إله إلا الله** حِصۡنِی، فَمَنۡ قَالَ دَخَلَ حِصۡنِی، وَ مَنۡ دَخَلَ حِصۡنِی أَمِنَ مِنۡ عَذَابِی۔

سیدنا امام علی رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ امام موسیٰ کاظم وہ امام جعفر صادق وہ امام محمد باقر وہ امام زین العابدین وہ امام حسین وہ علی مرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ میرے پیارے میری آنکھوں کی ٹھنڈک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے حدیث بیان فرمائی کہ ان سے جبرئیل علیہ السلام نے عرض کی: کہ میں نے اللہ عزوجل کو فرماتے سنا، کہ لا الہ الا اللہ میرا قلعہ ہے۔ تو جس نے اسے کہا وہ میرے قلعہ میں داخل ہوا اور جو میرے قلعہ میں داخل ہوا میرے عذاب سے امان میں رہا۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام ابن حجر مکی نے اس حدیث کی روایت وسند کا پس منظر اس طرح بیان فرمایا کہ جب امام علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نیشاپور میں تشریف لائے چہرۂ مبارک کے سامنے ایک پردہ تھا، حافظان حدیث امام ابو زرعہ رازی۔ امام محمد بن اسلم طوسی اور انکے ساتھ بیشمار طالبان علم حدیث حاضر خدمت انور ہوئے اور گڑگڑا کر عرض کی: کہ اپنا جمال مبارک ہمیں دکھایئے اور اپنے آبائے کرام سے ایک حدیث ہمارے سامنے بیان فرمایئے۔ امام نے سواری روکی اور غلاموں کو حکم فرمایا کہ پردہ ہٹالیں۔ خلق کی آنکھیں جمال مبارک سے ٹھنڈی ہوئیں۔ دو گیسو شانے پر لٹک رہے تھے۔ پردہ ہٹتے ہی خلق کی یہ حالت ہوئی کہ کوئی چلاتا ہے۔ کوئی خاک پر لوٹتا ہے۔ کوئی روتا ہے۔ کوئی سواریٔ مقدس کا سم چومتا ہے۔ اتنے میں علماء نے آواز دی خاموش۔

۵۔ الصواعق المحرقه لابن حجر المکی، ☆ حلیة الاولیاء لابی نعیم، ۹۲۱/۳

سب لوگ خاموش ہو رہے۔ دونوں امام مذکور نے حضور سے کوئی حدیث روایت کرنے کو عرض کی تو یہ حدیث بیان فرمائی۔ یہ حدیث بیان فرما کر حضور رواں ہوئے اور پردہ چھوڑ دیا گیا۔ دواتوں والے جو ارشاد مبارک لکھ رہے تھے شمار کئے گئے تو بیس ہزار سے زائد تھے۔ امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔

لو قرأت هذا الاسناد علی مجنون لبرأ من جنته۔ یہ مبارک سند اگر مجنون پر پڑھو تو ضرور اسے جنون سے شفا ہو۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ اصحاب کہف کے نام تحصیل نفع و دفع ضرر اور آگ بجھانے کے واسطے ہیں۔ ایک پارچہ میں لکھ کر بیچ آگ میں ڈالدیں اور بچہ روتا ہو تو لکھ کر گہوارے میں اسکے سر کے نیچے رکھ دیں۔ اور کھیتی کی حفاظت کیلئے کاغذ پر لکھ کر بیچ کھیت میں ایک لکڑی گاڑ کر اس پر باندھیں۔ اور رگیں تپکنے اور تجاری اور دردسر اور حصول تونگری و وجاہت اور سلاطین کے پاس جانے کیلئے داہنی ران پر باندھیں۔ اور دشواریٔ ولادت کیلئے عورت کی بائیں ران پر نیز حفاظت مال اور دریا کی سواری اور قتل سے نجات کیلئے۔

اقول: فی الواقع جب اسمائے اصحاب کہف قدست اسرارہم میں وہ برکات ہیں حالانکہ وہ اولیائے عیسویین میں سے ہیں۔ تو اولیائے محمدیین صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ وعلیہم اجمعین کا کیا کہنا۔ انکے اسمائے کرام کی برکت کیا شمار میں آسکے۔ اے شخص تو نہیں جانتا کہ نام کیا ہے۔ مسمی کے انحائے وجود سے ایک نحو ہے۔ امام فخر الدین رازی وغیرہ علماء نے فرمایا: کہ وجود شئی کی چار صورتیں ہیں۔ وجود اعیان میں۔ علم میں۔ تلفظ میں۔ کتابت میں۔ تو ان دوشق اخیر میں وجود اسم ہی کو وجود مسمی قرار دیا ہے، بلکہ کتب عقائد میں لکھتے ہیں۔ الاسم عین المسمی۔ نام عین مسمی ہے۔ امام رازی نے فرمایا۔ المشهور عن اصحابنا ان الاسم هو المسمی۔ مقصود اتنا ہے کہ نام کا مسمی سے اختصاص کپڑوں کے اختصاص سے زائد ہے اور نام کی مسمی پر دلالت تراشۂ ناخن کی دلالت سے افزوں ہے۔ تو خالی اسماء ہی ایک اعلیٰ ذریعۂ تبرک وتوسل ہوتے نہ کہ اسامی سلاسل علیہ کہ اسناد اتصال بمحبوب ذوالجلال وبحضرت عزت وجلال ہیں۔ جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ اور اللہ ومحبوب واولیاء کے سلسلۂ کرام وکرامت میں انسلاک

کی سند، تو شجرۂ طیبہ سے بڑھ کر اور کیا ذریعۂ توسل چاہیئے۔ فتاوی رضویہ ۴/ ۱۳۷

(۲) کلمۂ طیبہ کے تصدیق کرنے کی فضیلت

٦ـ **عن** أنس بن مالك رضى اللّٰه تعالىٰ عنه أن النبى صلى اللّٰه تعالى عليه وسلم و معاذ رديفه على الرحل قال : يا معاذ بن جبل! قال : لبيك يا رسول اللّٰه و سعد يك! قال : يا معاذ ! قال : لبيك يا رسول اللّٰه و سعديك! قا ل: يا معاذ! قال : لبيك يا رسول اللّٰه و سعديك ثلثا! قال : مَا مِنْ أَحَدٍ يَشْهَدُ أن لَا إلٰهَ إلاَّ اللهُ وَ أن مُحَمَّد رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَدَقَ مِنْ قَلْبِهٖ إلاَّ حَرَّمَه اللهُ على النَّارِ قَالَ : يَا رسول اللّٰه ! أفلا أخبر به الناس فيستبشرون؟ قال: اذاً يَتَّكِلُوا، و أخبرَ بِهَا مُعاذ عِنْدَ مَوتِهٖ تَاَثُّماً۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کے پیچھے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک ہی کجاوے پر سوار تھے، حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے معاذ! حضرت معاذ نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں حضور کی خدمت میں حاضر ہوں اور آپ کا فرمانبردار ہوں۔ حضور نے پھر فرمایا: اے معاذ! حضرت معاذ نے پھر عرض کیا: یارسول اللہ! میں حضور کی خدمت میں حاضر ہوں اور فرمانبردار ہوں۔ حضور نے پھر فرمایا: اے معاذ! حضرت معاذ نے پھر عرض کیا: یارسول اللہ! میں حاضر خدمت ہوں اور فرمانبرداری کیلئے تیار ہوں۔ تین مرتبہ حضور نے اسی طرح فرما کر ارشاد فرمایا: جس شخص نے کلمۂ طیبہ لا اله الااللّٰه محمد رسول اللّٰه، کی صدق دل سے گواہی دی اللہ تعالیٰ نے اسے دوزخ پر حرام فرمادیا ہے۔ حضرت معاذ نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا میں لوگوں کو یہ خوشخبری نہ سنادوں؟ فرمایا: تو عام طور پر لوگ اسی پر بھروسہ کرلینگے۔ پھر حضرت معاذ نے اپنے انتقال سے کچھ پہلے کتمانِ علم کے گناہ سے بچنے کیلئے یہ حدیث بیان فرمادی۔

اظہار الحق الجلی ص ۳۴

٧ ـ **عن** جابر بن عبد اللّٰه رضى اللّٰه تعالىٰ عنهما قال : قال رسول اللّٰه صلى

٦ـ الجامع الصحيح للبخارى ، كتاب العلم ، ١/ ٢٤ ☆ الصحيح لمسلم، كتاب الايمان، ١/ ٤٦

٧ـ الترغيب و الترهيب للمنذرى ، ٣/ ٦١٣ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى ، ٣/ ٢٦٦

كنز العمال للمتقى ، ٥٦٥٢ـ ٣/ ٩٣

للّٰه تعالى عليه وسلم: يَاأَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّ رَبَّكُمْ وَاحِدٌ وَ إِنَّ أَبَاكُمْ وَاحِدٌ ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے (حجۃ الوداع کے موقع پر) ارشاد فرمایا: اے لوگو! تمہارا رب ایک ہے اور باپ ایک

فتاوی افریقہ ص ۳۶

(۴) توحید پرست سب جنتی ہیں

۸۔ **عن** أنس بن مالك رضى اللّٰه تعالى عنه قال : قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه تعالى عليه وسلم: إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ مَاجَ النَّاسُ بَعْضُهُمْ إِلٰى بَعْضِهِمْ فَيَأْتُوْنَ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيَقُوْلُوْنَ: إِشْفَعْ لِذُرِّيَّتِكَ فَيَقُوْلُ: لَسْتُ لَهَا وَ لٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِإِبْرَاهِيْمَ فَإِنَّهُ خَلِيْلُ اللّٰهِ تَعَالٰى فَيَأْتُوْنَ إِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيَقُوْلُ: لَسْتُ لَهَا وَ لٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِمُوْسٰى فَإِنَّهُ كَلِيْمُ اللّٰهِ تَعَالٰى، فَيُؤْتٰى مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيَقُوْلُ: لَسْتُ لَهَا وَ لٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِعِيْسٰى فَإِنَّهُ رُوْحُ اللّٰهِ وَ كَلِمَتُهُ، فَيُؤْتٰى عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيَقُوْلُ: لَسْتُ لَهَا لٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأُوْتٰى فَأَقُوْلُ: أَنَا لَهَا، أَنْطَلِقُ فَأَسْتَأْذِنُ عَلٰى رَبِّيْ فَيُؤْذَنُ لِيْ، فَأَقُوْمُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَأَحْمَدُهُ بِمَحَامِدَ لَا أَقْدِرُ عَلَيْهِ الْآنَ يُلْهِمُنِيْهِ اللّٰهُ تَعَالٰى، ثُمَّ أَخِرُّ لَهُ سَاجِداً، فَيُقَالُ لِيْ: يَا مُحَمَّدُ! إِرْفَعْ رَأْسَكَ، وَ قُلْ يُسْمَعْ لَكَ، وَسَلْ تُعْطَهْ وَ إِشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأَقُوْلُ: يَا رَبِّ أُمَّتِيْ أُمَّتِيْ فَيُقَالُ: إِنْطَلِقْ فَمَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ بُرَّةٍ أَوْ شَعِيْرَةٍ مِنْ إِيْمَانٍ فَأَخْرِجْهُ مِنْهَا، فَأَنْطَلِقُ فَأَفْعَلُ ثُمَّ أَرْجِعُ إِلٰى رَبِّيْ تَعَالٰى فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ، ثُمَّ أَخِرُّ لَه سَاجِداً فَيُقَالُ لِيْ: يَامُحَمَّدُ! إِرْفَعْ رَأْسَكَ، وَ قُلْ يُسْمَعْ لَكَ، وَ سَلْ تُعْطَهْ، وَإِشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَأَقُوْلُ: يَا رَبِّ أُمَّتِيْ أُمَّتِيْ، فَيُقَالُ لِيْ: إِنْطَلِقْ فَمَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ إِيْمَانٍ فَأَخْرِجْهُ مِنْهَا، فَأَنْطَلِقُ فَأَفْعَلُ، ثُمَّ أَعُوْدُ إِلٰى رَبِّيْ فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ، ثُمَّ أَخِرُّ لَهُ سَاجِداً فَيُقَالُ لِيْ: يَا مُحَمَّدُ! إِرْفَعْ رَأْسَكَ، وَ قُلْ يُسْمَعْ لَكَ، وَ سَلْ تُعْطَهْ، وَ إِشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَأَقُوْلُ: يَا رَبِّ! أُمَّتِيْ أُمَّتِيْ، فَيُقَالُ لِيْ: إِنْطَلِقْ فَمَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ أَدْنٰى أَدْنٰى

۸۔ الصحيح لمسلم ، كتاب الايمان ، ۱/۱۱۰ ☆ المسند لابى عوانه ۱/۱۸٤
الجامع الصحيح للبخارى، صفة الجنة ،۲/۹۷۱ ☆ التفسير للبغوى ، ٤/۱۷۷

أَدْنٰى مِنْ مِثْقَالِ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ إِيْمَانٍ فَأَخْرِجْهُ مِنَ النَّارِ فَانْطَلِقْ فَأَفْعَلُ، ثُمَّ أَرْجِعُ إِلٰى رَبِّىْ فِى الرَّابِعَةِ فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ، ثُمَّ أَخِرُّ لَهُ سَاجِداً فَيُقَالُ لِىْ: يَا مُحَمَّدُ! اِرْفَعْ رَأْسَكَ، وَ قُلْ يُسْمَعْ لَكَ، وَ سَلْ تُعْطَهُ، وَ اِشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَأَقُوْلُ: يَا رَبِّ! اِئْذَنْ لِىْ فِيْمَنْ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، قَالَ: لَيْسَ ذَاكَ لَكَ أَوْ قَالَ: لَيْسَ ذَاكَ إِلَيْكَ، وَ لٰكِنْ وَ عِزَّتِىْ وَ كِبْرِيَائِىْ وَ عَظْمَتِىْ وَ جَبْرِيَائِىْ! لَأُخْرِجَنَّ مَنْ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا تو لوگ گھبرا کر ایک دوسرے کے پاس جائیں گے۔ سب سے پہلے حضرت آدم علیٰ نبینا وعلیہ الصلوۃ والتسلیم کی بارگاہ میں حاضری دیں گے۔ عرض کریں گے: آپ اپنی اولاد کی بارگاہ خداوند قدوس میں شفاعت کیجئے۔ آپ جواب میں ارشاد فرمائیں گے: میں اس کام کیلئے متعین نہیں۔ تم سب حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کی بارگاہ میں حاضری دو۔ وہ اللہ تعالیٰ کے خلیل ہیں۔ سب ملکر آپ کی خدمت میں حاضر ہوں گے لیکن یہاں سے بھی یہی جواب ملے گا کہ میں اس کے لئے نہیں، تم حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کے پاس جاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے ان سے کلام فرمایا۔ چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بارگاہ میں سب کی حاضری ہوگی۔ وہ بھی فرمائیں گے میں اس کام کیلئے نہیں۔ تم سب حضرت عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کے پاس جاکر دیکھو کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے روح اور اس کا کلمہ ہیں۔ تمام لوگ انکی خدمت میں حاضری دیں گے لیکن یہاں سے بھی وہی جواب ملے گا کہ میں اس کام کیلئے نہیں۔ ہاں تم سید الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کی بارگاہ اقدس میں حاضری دو۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: کہ پھر وہ سب میرے پاس آئیں گے تو انکو خوشخبری سناؤں گا کہ ہاں میں اس کام کیلئے چنا گیا ہوں۔ میں اللہ تعالیٰ کے حضور حاضری دونگا۔ اور خداوند قدوس سے اجازت چاہوں گا، تو مجھے اللہ کے حضور کھڑے ہونے کی اجازت ملے گی۔ میں اس وقت اللہ تعالیٰ کی اس طرح حمد وثنا بیان کرونگا کہ جس پر میں اس وقت قادر نہیں۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس وقت خصوصی الہام ہوگا جو میں بیان کرونگا، پھر میں خداوند قدوس کے حضور سجدہ کرونگا۔ پھر مجھے حکم ہوگا۔ اے محمد! سر اٹھاؤ اور کہو سنا جائے گا، مانگو دیا جائے گا، شفاعت کرو ہم قبول کریں گے، میں عرض کرونگا: اے میرے رب! میری امت بخش دے

بخش دے، رب عز وجل کی طرف سے حکم ہوگا۔ جاؤ جسکے دل میں دانہ گندم یا جو کے مانند ایمان ہو اسکو دوزخ سے نکال لو۔ چنانچہ اس طرح کے تمام لوگوں کو میں نکال لونگا۔ اسکے بعد پھر میں اپنے رب کے حضور حاضری دونگا اور اسی طرح خداوند قدوس کی حمد وثناء بیان کرونگا اور سجدہ میں گر جاؤنگا، حکم ہوگا۔ اے محمد! اپنا سر اٹھاؤ، اور جو چاہو کہو، تمہاری بات سنی جائے گی، اور مانگو جو مانگو گے دیا جائیگا، اور شفاعت کرو قبول کی جائے گی، میں عرض کرونگا: اے میرے رب! میری امت کو بخش دے، میری امت کو بخش دے، حکم ہوگا۔ جاؤ جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہو اسکو جہنم سے نکال لو۔ میں ایسا ہی کرونگا۔ اور پھر اپنے رب کے حضور حاضر ہونگا۔ پھر اسی طرح اللہ رب العزت کی حمد وثنا بیان کرونگا۔ پھر سجدہ میں گر جاؤنگا، مجھ سے کہا جائے گا: اے محمد! اپنا سر اٹھاؤ اور کہو تمہاری بات سنی جائے گی، مانگو دیا جائے گا، اور شفاعت کرو قبول کی جائے گی، میں پھر عرض کرونگا: اے میرے رب! میری امت کو بخش دے، میری امت کو بخش دے، مجھے حکم ہوگا۔ جاؤ جس کے دل میں رائی کے دانے سے بھی کم بہت کم نہایت کم ایمان ہو اسکو بھی دوزخ سے نکال لو۔ میں دوزخ سے اس طرح کے لوگوں کو نکال کر چوتھی مرتبہ اپنے رب کے حضور حاضری دونگا۔ اور حسب سابق اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کرونگا۔ پھر سجدہ میں گر جاؤنگا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے محمد! اپنا سر اٹھاؤ اور کہو تمہاری بات سنی جائے گی، مانگو دیا جائے گا، شفاعت کرو قبول کی جائیگی، اس وقت میں عرض کرونگا: اے پروردگار! مجھے اس بات کی اجازت عطا فرما کہ ہر اس شخص کو جہنم سے نکال لوں جس نے کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ پڑھا ہو۔ اللہ تعالیٰ فرمائیگا: اس کام کیلئے تم متعین نہیں یا تمہارے سپرد نہیں۔ بلکہ مجھے اپنی عزت و جلال اور عظمت و بڑائی کی قسم! کہ میں **لا الہ الا اللہ** پڑھنے والے ہر شخص کو دوزخ سے نکال لونگا۔ **لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ**.

۹۔ **عن** أبی ذر الغِفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ

۹۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ١٦٦/٥ ☆ المسند لابی عوانہ ، ١٩/١

التفسیر للبغوی ، ٥٤٤/١ ☆ فتح الباری للعسقلانی ، ٢٨٣/١٠

السنۃ لابی عاصم ، ٤٦٤/٢ ☆ الدر المنثور للسیوطی ، ١٧٠/٢

تلخیص الحبیر لابن حجر ، ١٠٣/٢ ☆ التمہید لابن عبد البر ، ٢٤١/٩

التفسیر لابن کثیر ، ٢٨٧/٢ ☆

تعالیٰ علیه وسلم : مَا مِن عَبدٍ قَالَ :لَا إله إلا الله، ثُمَّ مَاتَ عَلى ذٰلِكَ إلاَّ دَخلَ الجَنَّةَ، قلتُ : و إن زنٰی و إن سَرقَ ، قال : و إن زنٰی و إن سَرقَ ، قلت : و إن زنٰی و سَرقَ ، قال و إن زنٰی و إن سَرقَ ، قلتُ: و إن زنٰی و إن سرق ، قال: و إن زنٰی و إن سَرقَ ، ثُم قال فی الرّابعةِ علی رَغمِ أنفِ أبِی ذَرٍّ۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو بندہ 'لا إله إلا الله' صدق دل سے کہے پھر اسی پر اسکا انتقال ہو تو وہ جنت میں جائے گا۔ حضرت ابوذر فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا: خواہ وہ زنا کرے خواہ وہ چوری کرے، فرمایا: اگر چہ وہ زنا کرے اگر چہ وہ چوری کرے۔ میں نے کہا: خواہ وہ چوری کرے خواہ وہ زنا کرے، فرمایا: اگر چہ وہ چوری کرے اگر چہ وہ زنا کرے۔ تین مرتبہ یہ ہی فرما کر ارشاد فرمایا: اے ابوذر! اگر چہ تمہیں ناپسند ہے لیکن حکم یہ ہی ہے۔ ۱۲م

فتاوی رضویہ ۳/۳۶۴

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حضرات ابوین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا انتقال عہد اسلام سے پہلے تھا تو اس وقت وہ صرف اہل توحید و اہل لا اله الا الله تھے۔ تو نہی از قبیل 'ليس ذلك لك' ہے۔ بعدہ رب العزۃ عز جلالہ نے اپنے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقے مین ان پر اتمام نعمت کیلئے اصحاب کہف رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی طرح انہیں زندہ کیا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان لاکر شرف صحابیت پاکر آرام فرمایا۔

ولہذا حکمت الٰہیہ کہ یہ زندہ کرنا حجۃ الوداع میں واقع ہوا جبکہ قرآن عظیم پورا اتر لیا۔ اور ''اَليومَ اَكمَلتُ لَكُم دِينَكُم وَ أتمَمتُ عَلَيكُم نِعمَتِي'' نے نزول فرما کر دین الٰہی کو تام و کامل کردیا تا کہ ان کا ایمان پورے دین کامل شرائع پر واقع ہو۔ حدیث احیاء کی غایت ضعیف ہے۔ كما حققه خاتم الحفاظ الجلال السيوطى و لا عطر بعد عروس۔ اور حدیث ضعیف دربارۂ فضائل مقبول۔ كما حققناه بما لا مزيد عليه فى رسالتنا ''الهاد الكاف فى حكم الضعاف'' بلکہ امام ابن حجر مکی نے فرمایا۔ متعدد حفاظ نے اسکی تصحیح کی۔ أفضل القرى لقراء ام القرىٰ میں فرماتے ہیں۔

إن آباء النبی صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه وسلم غیر الأنبیاء و أمهاته إلی آدم و حواء لیس فیهم کافر ۔ لأن الکافر لا یقال فی حقه أنه مختار ولا کریم و لا طاهر بل نجس۔ و قد صرحت الأحادیث بأنهم مختارون و أن الآباء کرام و الأمهات طاهرات و أیضا قال تعالیٰ و تقلبك فی الساجدین ۔ علی أحد التفاسیر فیه أن المراد تنقل نوره من ساجد إلی ساجد و حینئذ فهذا صریح فی أن أبوی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم أهل الجنّة و هذا هو الحق بل فی حدیث صححه غیر واحد من الحفاظ و لم یلتفتوا لمن طعن فیه أن الله تعالیٰ أحیاهما فامنا به ألخ ۔ مختصرا و فیه طول ۔

یعنی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سلسلۂ نسب کریم میں جتنے انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام ہیں وہ تو انبیاء ہی ہیں ۔ انکے سوا حضور کے جس قدر آباء کرام وامہات طاہرات آدم وحوا علیہما الصلوۃ والسلام تک بھی ان میں کوئی کافر نہ تھا کہ کافر کو پسندیدہ یا کریم یا پاک نہیں کہا جاتا اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آباء وامہات کی نسبت حدیثوں میں تصریح فرمائی ۔ کہ وہ سب پسندیدۂ الٰہی ہیں ۔ آباء سب کرام ہیں ۔ مائیں سب پاکیزہ ہیں ۔ اور آیت کریمہ ”و تقلبك فی الساجدین“ کی بھی ایک تفسیر یہی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نور ایک ساجد سے دوسرے ساجد کی طرف منتقل ہوتا آیا ۔ تو اب اس سے صاف ثابت ہے کہ حضور کے والدین حضرت آمنہ وحضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما اہل جنت ہیں کہ وہ تو ان بندوں میں جنہیں اللہ عزوجل نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے چنا تھا سب سے قریب تر ہیں ۔ یہی قول حق ہے بلکہ ایک حدیث میں جسے متعدد حافظان حدیث نے صحیح کہا ہے اور اس مین طعن کرنیوالے کی بات کو قابل التفات نہ جانا تصریح ہے کہ اللہ عزوجل نے والدین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے زندہ فرمایا یہاں تک وہ ایمان لائے ۔

اپنا مسلک اس باب میں یہ ہے

و من مذهبی حب الدیار لأهلها　÷　و للناس فیما یعشقون مذاهب

جسے یہ پسند ہو” فبها و نعمت “ورنہ آخر اس سے تو کم نہ ہو کہ زبان روکے دل صاف رکھے ۔ إن ذلکم کان یوذی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم سے ڈرے ۔

امام ابن حجر مکی شرح میں فرماتے ہیں:

ما أحسن قول المتوقفين فى هذه المسئلة الحذر الحذر من ذكرهما بنقص فان ذلك قد يوذيه صلى اللّٰه تعالىٰ عليه وسلم لخبر الطبرانى لا تؤذوا الأحياء بسبب الأموات ۔

یعنی کیا خوب فرمایا ان بعض علما نے جنہیں اس مسئلہ میں توقف تھا کہ دیکھو بچو! والدین کریمین کو کسی نقص کے ساتھ ذکر کرنے سے کہ اس سے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایذا ہونے کا اندیشہ ہے کہ طبرانی کی حدیث میں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ مردوں کو برا کہہ کر زندوں کو ایذا نہ دو۔ یعنی حضور تو زندۂ ابدی ہیں۔ ہمارے تمام افعال واقوال پر مطلع۔ اور اللہ عزوجل فرماتا ہے۔

و الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ

جو لوگ رسول اللہ کو ایذا دیتے ہیں انکے لئے دردناک عذاب ہے۔

عاقل کو چاہیئے ایسی جگہ سخت احتیاط سے کام لے۔

رسالہ شمول الاسلام مشمولۂ فتاوی رضویہ ۱۲۳/۱۱

(۵) غیر خدا کی عبادت حرام وکفر ہے

۱۰۔ **عن** عبد اللّٰه بن عباس رضى اللّٰه تعالىٰ عنهما قال : إجتمعت نصارى نجران و أحبار يهود عند رسول اللّٰه صلى اللّٰه تعالىٰ عليه وسلم فتنازعوا عنده فقالت الأحبار: ما كان إبرٰهيم إلا يهوديا ، و قالت النصارى ما كان إبرٰهيم إلانصرانيا فأنزل اللّٰه فيهم " يَا أَهلَ الكِتَابِ لِمَ تُحَاجُّونَ فِي إبرٰهيم و ما أُنزِلَتِ التورٰة و الإنجيلُ إلاّ مِن بَعدِهٖ " إلى قولهٖ : " و اللّٰهُ و ليُّ الْمُؤمِنِيْنَ " فقال أبو رافع القرظى حين إجتمع عنده النصارى و الأحبار فدعا هم رسول اللّٰه صلى اللّٰه تعالىٰ عليه وسلم إلى الإسلام أتريد مِنّا يا محمد! أن نعبدك كما تعبد النصارى عيسى بن مريم " فقال رجل من أهل نجران نصرانى ، يقال له الرئيس و ذلك تريد و إليه

۱۰۔ دلائل النبوۃ للبیہقی، ۳۸٤/٥ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ٤۰/۲
التفسیر لابن کثیر، ٥٤/۲ ☆ التفسیر للطبرانی، ۳۰٥/۳

تدعو، او کما قال، فقال رسول اللّٰه : مَعاذَ اللّٰهِ أن أعبدَ غير اللّٰه أو آمُرَ بِعِبادَةِ غير، ما بذلك بعثني و لا أمرني ۔ فأنزل اللّٰه عزوجل فی ذلك من قولهما ۔ ما كان لِبَشَرٍ أن يؤتِيَه اللّٰهُ الكِتَابَ وَ الحُكْمَ و النُّبُوَّةَ ثم يقولُ للنّاسِ كُونُوا عِباداً لی مِن دُونِ اللّٰه لٰكِنْ كُونُوا رَبَّانِيّينَ بِما كُنتم تَعلَمُونَ الكِتَابَ و بِما كُنتم تَدرُسُونَ و لا يأمُرَكم أن تَتَخِذُوا المَلَائِكَةَ و النَّبِيِّينَ أرْبَاباً أيَأمُرُكُم بِالكُفرِ بَعدَ إذ أنتمْ مُسلِمُونَ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نجران کے نصاری اور یہودی عالم حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حضور کے پاس ہی آپس میں جھگڑنے لگے۔ یہودی عالم بولے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام یہودی ہی تھے۔ نصاری نے کہا: حضرت ابرہیم علیہ السلام نصرانی ہی تھے۔ تو اللہ تعالیٰ نے انکے اختلاف کو دفع کرنے کیلئے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی۔ ۱۲م

اے کتاب والو! ابراہیم کے باب میں کیوں جھگڑتے ہو؟ تورات وانجیل تو نہ اتری مگر انکے بعد۔ تو کیا تمہیں عقل نہیں۔ سنتے ہو یہ جو تم ہو اس میں جھگڑے جسکا تمہیں علم تھا تو اس میں کیوں جھگڑتے ہو جسکا تمہیں علم ہی نہیں۔ اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔ ابرہیم نہ یہودی تھے اور نہ نصرانی بلکہ ہر باطل سے جدا مسلمان تھے۔ اور مشرکوں سے نہ تھے۔ بیشک سب لوگوں سے ابراہیم کے زیادہ حقدار وہ تھے جو انکے پیرو ہوئے اور یہ نبی اور ایمان والے اور ایمان والوں کا والی اللہ ہے۔ (کنز الایمان)

جب یہودی اور نصرانی حضور کی خدمت میں جمع ہوئے اور حضور نے انکو اسلام کی دعوت دی تو ابورافع قرظی نے کہا: کیا آپ چاہتے ہیں کہ ہم آپ کی اس طرح عبادت کریں جس طرح نصاری عیسی ابن مریم کی عبادت کرتے ہیں؟ اور ایک نجرانی عیسائی نے جس کا نام رئیس مشہور تھا اس نے کہا۔ کیا آپ یہ ہی چاہتے ہیں اور اسی کی دعوت دے رہے ہیں؟ اس پر حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: معاذ اللہ کہ میں غیر اللہ کی عبادت کروں یا اسکے غیر کی عبادت کا حکم دوں۔ نہ مجھے اس لئے مبعوث کیا گیا ہے اور نہ مجھے اسکا حکم ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں دونوں کے قول کی تردید اس طرح نازل فرمائی۔ ۱۲م

کسی آدمی کا یہ حق نہیں کہ اللہ اسے کتاب اور حکم وپیغمبری دے پھر وہ لوگوں سے کہے کہ اللہ کو چھوڑ کر میرے بندے ہو جاؤ۔ ہاں یہ کہے گا کہ اللہ والے ہو جاؤ۔ اس سبب سے کہ تم

کتاب سکھاتے ہو اور اس سے کہ تم درس کرتے ہو۔ اور نہ تمہیں یہ حکم دے گا کہ فرشتوں اور پیغمبروں کو خدا ٹھہرا لو۔ کیا تمہیں کفر کا حکم دے گا بعد اس کے کہ تم مسلمان ہوئے۔

(کنز الایمان)۔ فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۱۸۳

(۶) معصیت خدا میں کسی کی اطاعت نہیں

۱۱۔ **عن** أمير المؤمنين علی كرم اللّٰه تعالیٰ وجهه الكريم قال: قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالیٰ عليه وسلم: لَا طاعةَ لِأحدٍ فِی مَعصيةِ اللّٰه تعالیٰ، إنّمَا الطّاعةُ فِی المَعْرُوْفِ۔ فتاوی رضویہ ۲/۴۴۵

امیر المؤمنین مولی المسلمین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں کسی کی اطاعت جائز نہیں۔ اطاعت تو اچھے کاموں ہی میں ہوتی ہے۔ ۱۲م

۱۲۔ **عن** عمران بن حصين رضی اللّٰه تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللّٰه صلی

١١۔ الجامع الصحيح للبخاری، كتاب الاحكام، ٢/١٠٥٨ ايضاً كتاب اخبار الاحاد، ٢/١٠٧٨
ايضاً، كتاب المغازی، ٢/٦٢٢ ☆ السنن للنسائی، كتاب البيعة، ٢/١٦٦
١١۔ الصحيح لمسلم، كتاب الامارة، ٢/١٢٥ ☆ السنن لابی داؤد، كتاب الجهاد، ١/٣٨٣
المسند لاحمد بن حنبل، ١/٨٠٢، ٩٤، ١٢٤، ١٢٩، ١٣١، ٤،
ايضاً، ٤/٤٢٦، ٤٢٧، ٤٣٦،
الجامع الصغير، ٢/٥٨٥، صحيح
المستدرك للحاكم، ٣/١٢٣ ☆ المعجم الكبير للطبرانی، ٣/٢٣٣، ١٨/١٨٥
مجمع الزوائد للهيثمی، ٥/٢٢٦ ☆ الدر المنثور للسيوطی، ١/١١٨، ٢/١٧٧
المصنف لعبد الرزاق، ١١/٣٣٥ ☆
كنز العمال لعلی المتقی، ١٤٨٧٤، ٦/٦٧ ☆ ايضاً ١٤٩١١، ٦/٧٧
علل الحديث لابن ابی حاتم الرازی، ١٢٩٢، ١٣٠٠
كشف الخفاء للعجلونی، ٢/٥١٠ ☆ السلسلة الصحيحة للالبانی، ١٧٩
١٢۔ المسند لاحمد بن حنبل، ١/١٢٩، ١٣١، ٤/٤٢٦، ٤٢٧، ٤٣٢، ٥/٦٦، ٧٠
الجامع الصغير للسيوطی، صحيح ٢/٥٨٥، ☆ الدر المنثور للسيوطی، ١/١٧٧
٣٣٧٠٦۔ المصنف لابن ابی شيبة، ٦/٥٤٩ ☆ تاريخ بغداد للخطيب البغدادی، ٣/١٤٥
تاريخ اصفهان لابی نعيم، ١/١٣٣ ☆

اللّٰه تعالیٰ علیه وسلم : لَا طَاعةَ لِمَخلُوقٍ فِی مَعصِیَةِ الخَالِقِ ۔

فتاوی رضویہ، ۲/۴۵

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خالق کی نافرمانی میں کسی کی اطاعت جائز نہیں۔

١٣۔ **عن** أنس بن مالك رضی اللّٰه تعالی عنه قال : قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وسلم :مَن کَانَ یُحِبُّ أن یَعلَمَ مَنزِلَتَهٗ عِندَ الله فَلْیَنظُرْ کَیفَ مَنزِلَةُ اللّٰهِ عِندَه، فَإنَّ اللّٰه یُنزِلُ العَبدَ مِنهُ حَیثُ اَنزَلَهٗ مِن نِفسِه ۔

حضرت انس ابن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جو یہ جاننا پسند کرے کہ اللہ کے نزدیک اسکا مرتبہ کتنا ہے وہ یہ دیکھے کہ اللہ تعالیٰ کی قدر اسکے دل میں کتنی ہے کہ بندے کے دل میں جتنی عظمت اللہ تعالیٰ کی ہوتی ہے اللہ تعالیٰ اسی کے لائق اپنے یہاں اسے مرتبہ دیتا ہے۔

و فی الباب عن أبی هریرة و سمرة بن جندب رضی اللّٰه تعالیٰ عنهما

اس سلسلہ میں حضرت ابو ہریرہ اور حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بھی روایت ہے۔

(۸) وتر اللہ تعالیٰ کو پسند ہے

١٤ ۔ **عن** أمیر المؤمنین علی کرم اللّٰه تعالیٰ وجهه الکریم قال : قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وسلم: إنَّ اللّٰهَ وِترٌ وَیُحِبُّ الوِتَرَ۔

امیر المؤمنین مولی المسلمین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ

١٣۔ السنن لابی داؤد ، ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ٤/٢٤، ٢٥

اتحاف السادہ للزبیدی ،، ٥٧٦/٧ ☆ فتح الباری للعسقلانی ،، ١٨٠/٥

الطبقات الکبری لابن سعد ، ٥٢،٢/١ ☆ الکامل لابن عدی ،، ٥٩٣/٢

دلائل النبوة للبیهقی ، ٣١٨/٥ ☆ السلسلة الصحیحة للألبانی ، ٤٥٥/٢

عمل الیوم و اللیلة لابن السنی، ٣٨١ ☆ الاسماء و الصفات للبیهقی، ٢٢

کشف الخفاء للعجلونی ، ٥٦١/١ ☆ مشکوة المصابیح ، ٤٩٠١

١٤۔ المستدرك للحاکم ، العلم ، ٤٩٤/١ ☆ الدرالمنثور للسیوطی، ١٥٢/١

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ طاق ہے اور طاق کو دوست رکھتا ہے۔

فتاوی رضویہ ۳/۵۴۲

و فی الباب عن أم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی اللّٰہ تعالیٰ عنها و عن عبد اللّٰہ بن مسعود و عن عبد اللّٰہ بن عمر و عن أبی ہریرة رضی اللّٰہ تعالیٰ عنهم۔

(۹) بعض صفات باری تعالیٰ

۱۵۔ **عن** أبی ہریرة رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه قال: إن رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه وسلم کان یدعو بهؤلاء الکلمات، اَللّٰهم! أنتَ الأوَّلُ فَلَیسَ قَبلَكَ شَیٌٔ وَ أنتَ الآخِرُ فَلَیسَ بَعْدَكَ شَیٌٔ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کلمات طیبہ کے ذریعہ دعا کرتے۔ اَللّٰهم! أنت الأول فلیس قبلك شیٔ، و أنت الآخر فلیس بعدك شیٔ۔ رسالہ المبین ختم النبیین ص ۱۱۷

(۱۰) حقیقی مولیٰ اللہ تعالیٰ ہے

۱۶۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه وسلم: لَا یَقُولُ العَبدُ لِسَیِّدِهٖ مَولَائی فإنَّ مَولَاکُمُ اللّٰہُ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ غلام اپنے آقا کو 'مولائی' نہ کہے کہ حقیقی مولیٰ اللہ تعالیٰ ہے۔

۱۵۔ السنن لابی داؤد، الادب، باب فی تغیر الاسم القبیح، ۲/۶۷۷
السنن الکبری للبیہقی، ۱۰/۱۴۵ ☆ کتاب الاسماء و الصفات للبیہقی، ۸۰
المستدرك للحاکم، کتاب الایمان، ۱/۲۴ ☆ الاذکار النودیه، ۲۵۹
کنز العمال لعلی المتقی، ۱۳۱۸، ۱/۲۶۳ ☆ موارد الظمئان للهیثمی، ۱۹۳۷
جمع الجوامع للسیوطی، ۵۰۶۸ ☆ الادب المفرد للبخاری ۸۱۱
التاریخ الکبیر للبخاری، ۸/۲۲۸ ☆ شرح السنة للبغوی، ۳/۲۴۴
مشکوة المصابیح، ۴۷۶۶ ☆ الکنی و الاسماء للدولابی، ۱/۷۴
۱۶۔ الصحیح لمسلم، باب الالفاظ، ۲/۲۳۸ ☆ اتحاف السادة المتقین للزبیدی، ۷/۵۷۷

(۱۱) حقیقی بادشاہ اللہ تعالیٰ ہے

۱۷۔**عن** أبی هريرة رضی اللّٰه تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالی عليه وسلم : لَا مَلِكَ إلّا اللّٰهُ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: حقیقی بادشاہ اللہ تعالیٰ ہے۔

(۱۲) حقیقی سید اللہ تعالیٰ ہے

۱۸۔ **عن** عبد اللّٰه بن الشخير العامری رضی اللّٰه تعالیٰ عنه قال : جاء إلی النبی صلی اللّٰه تعالیٰ عليه وسلم و فد بنی عامر فقالوا : أنتَ سيدُنا ، فَقالَ : السّيدُ اللّٰه

حضرت عبداللہ بن شخیر عامری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وفد بنی عامر نے حاضر ہوکر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی حضور ہمارے سردار ہیں۔ فرمایا: سید تو خدائے تعالیٰ ہی ہے۔

(۱۳) حقیقی فیصلہ فرمانے والا اللہ تعالیٰ ہے

۱۹۔ **عن** أبی شريح الهانی رضی اللّٰه تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللّٰه صلی

۱۷۔ الصحیح لمسلم ، کتاب الادب ، ۲۰۸/۲ ☆ الادب المفرد للبخاری، ۲۱۱
۱۸۔ السنن لابی داؤد ، باب فی کراهیة المتاج، ۶۶۲/۲ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ۲۵،۲۴/۴
اتحاف السادة للزبیدی، ۵۷۶/۷ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۷۰/۵
الطبقات الکبری لابن سعد، ۵۷۶ ۲/۲۱، ☆ الکامل لابن عدی، ۵۹۳/۲
دلائل النبوة للبیهقی، ۳۱۸/۵ ☆ السلسلة الصحیحة للالبانی، ۵۹۳/۲
عمل الیوم و اللیلة لابن السنی، ۳۱ ☆ الاسماء و الصفات للبیهقی، ۲۲
کشف الخفاء للجعلونی، ۵۶۱/۱ ☆ مشکوة المصابیح، ۴۹۰۱
۱۹۔ السنن لابی داؤد، الادب باب فی تغیر الخ ۶۷۷/۲ ☆ السنن للنسائی،
السنن الکبری للبیهقی، ۱۴۵/۱ ☆ کتاب الاسماء و الصفات للبیهقی، ۸۰
المستدرك للحاکم، کتاب الایمان ، ۲۴/۱ ☆ الاذکار النوویه ۲۵۹
کنز العمال لعلی للمتقی، ۱۳۱۸، ۲۶۳/۱ ☆ موار د الظمئان للهیثمی، ۱۹۳۷
جمع الجوامع للسیوطی، ۵۰۶۸ ☆ الادب المفرد للبخاری، ۸۱۱
مشکوة المصابیح ، ۴۷۶۶ ☆ الکنی و الاسماء للدولابی، ۷۴/۱

الله تعالیٰ علیه وسلم : إن الله هُو الْحَكَمُ فَلِمَ تُكَنّٰى بِأَبِی الْحَكَمِ ؟

حضرت ابوشریح ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ ہی حکم ہے (اور حکم کا اختیار اسی کو ہے) تو تیری کنیت ابوالحکم کیوں ہے؟

(۱۴) اللہ تعالیٰ حکیم وعلیم ہے

۲۰۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: لَا تُسَمّوا أبناءَ كُمْ حَكِيْمًا وَ لَا أَبَا الْحِكَم، فَإِنَّ اللهَ هُوَ الْحَكِيْمُ الْعَلِيْمُ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے بیٹوں کا نام حکیم یا ابوالحکم نہ رکھو کہ اللہ تعالیٰ ہی حکیم وعلیم ہے۔

(۱۵) اللہ ملک الملوک ہے

۲۱۔ **عن** أبی هريرة قال: إن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم سمع رجلا يقول: شاهان شاه، فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : أَللّٰه مَلِكُ الْمُلُوكِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سنا کہ ایک شخص نے دوسرے شخص کو پکارا: اے شاہان شاہ! نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سن کر فرمایا: شاہان شاہ اللہ ہے۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ظاہر ہے کہ اصل منشاء منع اس لفظ کا استغراق حقیقی پر حمل ہے۔ یعنی موصوف کا استثناء تو عقلی ہے کہ خود اپنے نفس پر بادشاہ ہونا معقول نہیں۔ اسکے سوا جمیع ملوک پر سلطنت اور یہ معنی قطعا مختص بحضرت عزت جل جلالہ ہیں۔ اور اسی معنی کے ارادے سے اگر غیر پر اطلاق ہو تو صراحۃ کفر ہے۔ کہ استغراق حقیقی میں رب عزوجل بھی داخل ہوگا۔ یعنی معاذ اللہ موصوف کو اس پر بھی

۲۰۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۸/۱۰۵ ☆ عمدة القاری للعینی،

۲۱۔ کنز العمال لعلی المتقی، ۱۶/۵۹۶ ☆ ابن النجار،

سلطنت ہے۔ یہ ہر کفر سے بدتر کفر ہے۔ مگر حاشانہ ہرگز کوئی مسلمان اسکا ارادہ کرسکتا ہے۔ نہ زنہار کلام مسلم میں یہ لفظ سنکر کسی کا اس طرف ذہن جا سکتا ہے۔ بلکہ قطعا قطعا عہد یا استغراق عرفی ہی مراد اور وہی مفہوم و مستفاد ہوتا ہے کہ قائل کا اسلام ہی اس ارادہ پر قرینہ قاطعہ ہے۔ جیسا کہ علماء نے موحد کے ۔ أنبت الربيع البقل ۔ موسم ربیع نے سبزہ اگایا۔ کہنے میں تصریح فرمائی۔

اب رہا یہ کہ استغراق حقیقی اگرچہ نہ مراد نہ مفہوم۔ مگر مجرد احتمال ہی موجب منع ہے۔ یہ قطعا باطل ہے۔ یوں تو ہزاروں الفاظ کہ تمام عالم میں دائر و سائر ہیں منع ہو جائیں گے۔ پہلے خود اسی لفظ شہنشاہ کی وضع و ترکیب لیجئے۔ مثلا قاضی القضاۃ، امام الائمہ، شیخ الشیوخ، عالم العلماء، صدر الصدور، امیر الامراء خان خاناں، بگار بگ وغیرہا کہ علماء و مشائخ و عامہ سب میں رائج ہیں۔ آخری تین لفظ عربی فارسی ترکی تین مختلف زبانوں کے لفظ ہیں۔ اور معنی ایک یعنی سرور سروراں، سردار سرداراں، سید الاسیاد، اور اگر امیر امر بمعنی حکم سے لیجئے تو امیر الامراء بمعنی حاکم الحاکمین، شک نہیں کہ ان الفاظ کو عموم و استغراق حقیقی پر رکھیں تو قاضی القضاۃ، حاکم الحاکمین، عالم العلماء اور سید الاسیاد قطعا حضرت رب العزت عزوجل ہی کیلئے خاص ہیں اور دوسرے پر ان کا اطلاق صریح کفر بلکہ بنظر حقیقت اصلیہ صرف قاضی و حاکم و سید و عالم بھی اسی کے ساتھ خاص۔

اسی طرح امام الائمہ، شیخ الشیوخ اور شیخ المشائخ اپنے استغراق حقیقی پر یقینا حضور پرنور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ خاص، اور دوسرے پر اطلاق یقیناً کفر۔ کہ اس کے عموم میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی داخل ہوں گے اور معنی یہ ٹھہریں گے۔ کہ فلاں شخص معاذ اللہ حضور سید عالم امام العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بھی شیخ و امام ہے، اور یہ صراحتاً کفر ہے۔ مگر حاشا۔ ان تمام الفاظ میں ہرگز یہ معنی قائلین کی مراد، نہ ان کے اطلاق سے مفہوم و مفاد۔ اور اس پر دلیل ظاہر و باہر یہ ہے کہ متکبر مغرور جبار سلاطین کہ اپنے آپ کو ما بدولت و اقبال اور اپنے بڑے عہدہ داروں و امراء وزراء کو بندۂ حضور و فدوی خاص لکھتے ہیں جنکے تکبر کی یہ حالت کہ اللہ و رسول کی توہین پر شاید چشم پوشی بھی کر جائیں۔ مگر ہرگز اپنی ادنی سی توہین پر درگزر نہ کریں۔ یہ ہی جبار۔ انہیں امراء کو قاضی القضاۃ امیر الامراء خان خاناں اور

بکاز بگ خطاب دیتے ہیں، اور خود لکھتے، اور اوروں سے لکھواتے، اور لوگوں کو کہتے لکھتے دیکھتے سنتے اور پسند و مقرر رکھتے ہیں، بلکہ جو انکے اس خطاب پر اعتراض کرے عتاب پائے۔ اگر ان میں استغراق حقیقی کا ادنی ایہام بھی ہوتا جس سے متوہم ہوتا کہ یہ امراء خود سلاطین پر بھی حاکم و افسر بالا و برتر اور سردار وافسر ہیں۔ تو کیا امکان تھا اسے ایک آن کیلئے بھی روا رکھتے۔

تو ثابت ہوا کہ عرف عام میں امثال الفاظ میں استغراق حقیقی ارادۃً وافادۃً ہر طرح قطعا یقیناً متروک ومہجور ہے۔ جس کی طرف اصلاً خیال بھی نہیں جاتا۔ بعینہ بداہۃً یہی حال شہنشاہ کا ہے۔ کیا پکے مجنون کے سوا کوئی گمان کرسکتا ہے کہ امام اجل ابو العلاء علاء الدین ناصحی، امام اجل ابوبکر رکن الدین کرمانی، علامہ اجل خیر الملت والدین رملی، عارف باللہ شیخ مصلح الدین، عارف باللہ حضرت امیر، عارف باللہ حضرت حافظ، عارف باللہ حضرت مولوی معنوی، عارف باللہ حضرت مولانا نظامی، عارف باللہ حضرت مولانا جامی، فاضل جلیل مخدوم شہاب الدین وغیرہم قدست اسرارہم کے کلام میں یہ ناپاک معنی مراد ہونا درکنار اسے سن کر کسی مسلمان کا وہم بھی اس طرف جاسکتا ہے؟ تو بے ارادہ وبے افادہ اگر مجرد احتمال منع کیلئے کافی ہوتا وہ الفاظ بھی حرام ہوتے، حالانکہ خواص وعوام سب میں شائع وذائع ہیں خصوصا قاضی القضاۃ، کہ فقہائے کرام کا لفظ اور قدیماً وحدیثاً ان کے عامۂ کتب میں موجود ہے۔ اس میں اور شہنشاہ میں کیا فرق ہے۔

امام اجل علامہ بدر الملت والدین محمود عینی حنفی عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری شریف میں فرماتے ہیں۔

سب سے پہلے جس کا لقب قاضی القضاۃ ہوا، امام اعظم کے شاگرد امام ابو یوسف ہیں۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ اس جناب نے یہ لقب قبول فرمایا۔ اور ان کے زمانہ میں فقہاء وعلماء ومحدثین کے اکابر وعمائد تھے ان میں کسی سے بھی اس کا انکار منقول نہ ہوا۔

اب ثابت ہوا کہ وہ (حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو شہنشاہ کہنے پر) طعن نہ فقط انہیں ائمہ وفقہاء واولیاء پر ہوگا جن سے لفظ شہنشاہ کی سندیں بے شمار کتب میں مذکور، بلکہ ائمہ تبع تابعین اور انکے اتباع اور امام مذہب حنفی ابو یوسف اور اس وقت سے آج تک کے تمام علمائے حنفیہ اور بکثرت علمائے بقیہ مذاہب سب پر طعن لازم آئے گا۔ اور اس پر جرأت ظلم شدید

اور جہل مدید ہوگی۔

لاجرم بات وہی ہے کہ لفظ جب ارادۃً وافادۃً ہر طرح شناعت سے پاک ہے تو صرف احتمال باطل اسے ممنوع نہ کردے گا ورنہ سب سے بڑھ کر نماز میں ''تعالیٰ جدك ''حرام ہو کہ دوسرے معنی کس قدر شنیع وفظیع رکھتا ہے۔

ہاں صدر اسلام میں کہ شرک کی گھٹائیں عالمگیر چھائی ہوئی تھیں، نقیر وقطمیر کے ساتھ نہایت تدقیق فرمائی جاتی کہ توحید بروجہ اتم اذہان میں متمکن ہو۔ ولہذا نہ فقط شہنشاہ بلکہ أنت سیدنا کے جواب میں ارشاد فرمایا' ألسید الله ' سید اللہ ہی ہے۔ ابوالحکم کنیت رکھنے کو منع فرمایا۔ حالانکہ یہ الفاظ واوصاف غیر خدا کیلئے خود قرآن عظیم واحادیث واقوال علماء میں بکثرت وارد۔

وہابیہ وخوارج اسی نکتہ جلیلہ سے غافل ہو کر شرک شرک وکفر میں پڑے۔ اللہ تعالیٰ تو ''إن الحکم إلا لله'' حکم اللہ ہی کا ہے۔ فرماتا ہے۔ مولیٰ علی نے کیسے ابوموسی کو حکم فرمایا۔ (یہ مقولہ خوارج ہے)

اللہ تعالیٰ تو ''إیّاكَ نَستَعِینُ ''فرماتا ہے۔ مسلمانوں نے انبیا واولیا سے کیسے استعانت کی۔ اللہ تعالیٰ تو ''قُل لَا یَعلَمُ ألآیَة ''فرماتا ہے اہل سنت نے کیسے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے اطلاع غیوب مان لی۔ (یہ وہابیہ کے اقوال ہیں)

ان اندھوں نے نہ جانا کہ وہی خدائے تعالیٰ ''فَابعَثُوا حَکَماً'' ایک پنچ بھیجو، فرماتا ہے۔ اور ''تَعَاوَنُو عَلی البِرِّ وَ التَّقوٰی '' اور نیکی اور پرہیزگاری پر ایک دوسرے کی مدد کرو۔ اور ''إستَعِینُوا بِالصَّبرِ وَ الصَّلوٰۃِ ''اور صبر اور نماز سے مدد چاہو۔ اور'' إلَّا مَنِ ارتَضٰی مِن رَسُولٍ'' سوائے اپنے پسندیدہ رسولوں کے۔ اور'' یَجتَبِی مِن رُسُلِهٖ مَن یَّشَاءُ'' چن لیتا ہے اپنے رسولوں سے جسے چاہے۔ اور'' تِلكَ مِن أنبَآءِ الغَیبِ نُوحِیهَا إلَیكَ'' یہ غیب کی خبریں ہم تمہار طرف وحی کرتے ہیں۔ اور'' یُؤمِنُونَ بِالغَیبِ '' بے دیکھے ایمان لائے۔ وغیرہا فرمارہا ہے۔ '' أفَتُؤمِنُونَ بِبَعضِ الکِتٰبِ وَ تَکفُرُونَ بِبَعضٍ'' تو کیا خدا کے کچھ حکموں پر ایمان لاتے ہو اور کچھ سے انکار کرتے ہو۔

خیر یہ تو جملہ معترضہ تھا۔ اس مقصد کی شرح میں نظیر واقعہ تحریم خمر ہے۔ کہ ابتداء میں نقیر، مزفت، جرہ، اور حنتم یعنی مضبوط برتنوں میں نبیذ ڈالنے سے منع فرمایا۔ کہ تساہل واقع نہ ہو۔

جب اسکی حرمت اور اس سے نفرت مسلمانوں کے دلوں میں جم گئی اور اس سے کامل تحفظ واحتیاط نے قلوب میں جگہ پائی تو فرمایا: إِنَّ ظَرْفاً لَا يُحِلُّ شَيْئاً وَ لَا يُحَرِّمُهُ ۔ برتن کسی چیز کو حلال و حرام نہیں کرتا۔ فقہ شہنشاہ ص ۱۱ تا ۲۴ ملخصا۔

(۱۶) اللہ تعالیٰ بندوں پر نہایت مہربان ہے

٢٢ ۔ **عن** رجل من الصحابة قال : قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه تعالىٰ عليه وسلم قال اللّٰه تبارك و تعالىٰ: يَا إِبنَ آدمَ! قُمْ إِلَيَّ أَمْشِ إِلَيْكَ، وَ امْشِ إِلَيَّ أُهَرْوِلُ إِلَيْكَ ۔

فتاوی رضویہ ۲/۲۸۳

صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین میں سے کسی صحابی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد اقدس ہے: اے ابن آدم! تو میری طرف آنے کیلئے کھڑا ہو میں تیری طرف آؤنگا۔ اور تو میری طرف آنے کیلئے چل میری رحمت تجھے تیزی سے اپنی آغوش میں لے لیگی۔ ۱۲م

(۱۷) اللہ تعالیٰ بندوں سے قریب ہے

٢٣۔ **عن** أبي موسى الأشعرى رضى اللّٰه تعالىٰ عنه قال: قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه تعالىٰ عليه وسلم: يَا أيها النَّاسُ ! أُرْبعُوا على أَنْفُسِكُمْ فإنَّكُمْ لَا تَدْعُونَ أَصَمَّ وَ لَا غَائِباً ۔ إِنَّكُمْ تَدْعُونَ سَمِيْعاً قَرِيْباً وَ هُوَ مَعَكُمْ ۔

٢٢۔ الجامع الصحيح للبخارى، كتاب التوحيد ، ١١٠١/٢
الصحيح لمسلم ، كتاب التوحيد ، ٣٥٤/٢
السنن لابن ماجه ، الادب ، ٢٧٩/٢ ☆ الجامع الصغير للسيوطى، ٣٧٦/٢
مجمع الزوائد للهيثمى، ، ١٩٢/١ ☆ كنز العمال لعلى المتقى، ، ٢٢٦/١
المسند لاحمد بن حنبل، ، ٤٧٨/٣ ☆ المطالب العالية لابن حجر ، ٣١/٢٧
الاتحافات السنية، ٣٥ ☆ المعجم الكبير للطبرانى،
٢٣۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب لا حول و لا قوة الا بالله، ٩٧٨/٢
الصحيح لمسلم ، كتاب الذكر ، ٣٤٦/٢ ☆ السنن لابى داؤد، ابواب الوتر ، ٢١٤
السنن الكبرى للبيهقى، ١٨٤/٢ ☆ كنز العمال لعلى المتقى، ٣٢٤٣، ٨٢/٢
اتحاف السادة للزبيدى، ، ٣٦/٥ ☆ فتح البارى للعسقلانى، ٥٠٠/١١
الدر المنثور للسيوطى، ١٩٥/١ ☆ التفسير للقرطبى، ١٥/١
المسند لاحمد بن حنبل ، ٣٩٤/٤ ، ٤٠٢، ٤٠٣، ٤٠٧، ٤١٨، ٤١٩

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! اپنے اوپر مہربانی کرو (بلند آواز سے رب کو نہ پکارو) کہ تم کسی بہرے اور غائب کو نہیں پکار رہے ہو۔ بلاشبہ تم سمیع وقریب خداوند قدوس کو پکار رہے ہو جو تمہارے ساتھ ہے۔ ۱۲م　فتاوی رضویہ ۱۱/۲۵۶

(۱۸) اللہ تعالیٰ کے دست قدرت میں تمام خزانے ہیں

٢٤۔ **عن** عبد اللّٰه بن مسعود رضی اللّٰه تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وسلم: أَللّٰهم! إِنّی أَسْئَلُكَ مِنْ كُلِّ خَيْرٍ خَزَائِنُهٗ بِيَدَيْكَ وَ أَعُوذُبِكَ مِنْ كُلِّ شَرٍّ خَزَائِنُهٗ بِيَدَ يْكَ۔　صفائح اللجین ص ۲۰

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: الٰہی! میں تجھ سے مانگتا ہوں ان سب بھلائیوں سے جن کے خزانے تیرے ہاتھ میں ہیں۔ اور تیری پناہ مانگتا ہوں ان سب برائیوں سے جن کے خزانے تیرے ہاتھ میں ہیں۔

٢٥۔ **عن** أبی موسی الأشعری رضی اللّٰه تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وسلم: يَدُ اللّٰهِ بِبُسْطَانِ۔　صفائح اللجین ص ۱۷

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کے ہاتھ کشادہ ہیں۔

٢٦۔ **عن** أبی هريرة رضی اللّٰه تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالیٰ

٢٤۔ المستدرك للحاكم كتاب الدعاء ١/٧٠٦ ☆ كنز العمال للمتقى، ٣٦٧٩، ١٨٧/٢
الجامع الصغير للسيوطى، ١٤٨٦، ١/٩٢

٢٥۔ الصحيح لمسلم، التوبة، ٢/٣٤٦ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ٤/٣٩٥، ٤٠٤
الفردوس للديلمى، ٥/٢٥٦ ☆ جمع الجوامع للسيوطى، ٩٩٨/١
شرح السنة للبغوى، ٥/٨٢ ☆ السنة لابن ابى عاصم ٢٧٣/١
كنز العمال للمتقى، ٢٥٢ ١٠، ٤/٢٢١ ☆ الزهد لابن مبارك، ٣٨٥
المصنف لابن ابى شيبة، ٣/١٨١ ☆

٢٦۔ الجامع الصحيح للبخارى، التفسير، ٢/٦٧٧ ☆ الصحيح لمسلم، الزكوة، ٣٢٢/١
الجامع للترمذى، التفسير، ٢/١٣٠ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذرى، ، ٤٨/٢

علیه وسلم : ید اللّٰه ملأیٰ لَا تَغِیْظُهَا نَفَقَةٌ سَحَاءِ اللَّیلِ وَ النَّهارِ۔ أفَرأیتُم مَا أنْفَقَ مُنْذُ خَلَقَ السَّمَاءَ وَ الأرْضَ فَإنَّهُ لَم یَغِضْ مَا فِی یَدِهِ وَ کَانَ عَرْشُهُ علی الْمَاءِ وَ بِیَدِهِ الْمِیزَانُ یَخفِضُ وَ یَرْفَعُ ۔ صفائح اللجین ص ۱۷

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ہاتھ غنی ہے۔ اس کے رات دن خرچ کرنے سے بھی خالی نہیں ہوتا فرمایا: کیا تم نہیں دیکھتے؟ جب سے زمین اور آسمان کی پیدائش ہوئی اس وقت سے کتنا اس نے لوگوں کو دیا لیکن اسکے خزانوں میں کوئی کمی نہیں آئی، اور اس وقت اسکا عرش پانی پر تھا، اور میزان یعنی قدرت اسی کو حاصل ہے، جس کو چاہے گرائے اور جسکو چاہے اٹھائے۔ ۱۲م

(۱۹) اللہ تعالیٰ کے قبضہ میں زمین وآسمان ہیں

۲۷ ۔ **عن** عبد اللّٰه بن عمر رضی اللّٰه تعالیٰ عنهما قال: رأیت رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وسلم و هو علی المنبر یقول: یأخذ الجبارُ سَمٰوٰتِهِ وَأرْضِهِ بِیَدَیْهِ، وَ قبض رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وسلم یدیه و جعل یقبضهما و یبسطهما ، قال : ثم یقول : أنا الرحمن أناالملك ، أین الجبارون ، أین المتکبرون؟ و تمایل رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وسلم عن یمینه و عن شماله حتی نظرت إلی المنبر یتحرك من أسفل شئ منه حتی إنی أ قول أساقط هو برسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وسلم ۔ حاشیۂ معالم ص ۳۸

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو منبر اقدس پر فرماتے ہوئے سنا۔ اللہ رب العزت زمین وآسمان کو اپنے دونوں دست قدرت میں لیگا۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھوں کو ایک دوسرے سے پکڑا اور ان کو تنگ اور کشادہ کیا اور فرمایا۔ پھر اللہ رب العزت فرمائے گا۔ میں رحمٰن ہوں۔ میں بادشاہ ہوں۔ کہاں ہیں اپنی عظمت کا اظہار کرنیوالے؟ کہاں ہیں اپنی بڑائی جتانے والے؟ پھر حضور اپنی دہنی اور بائیں جانب جھکے۔ یہاں تک کہ میں نے منبر کو دیکھا کہ نیچے

۲۷۔ التفسیر للطبری، ٢٤/٢٧

السنن لابن ماجه ، کتاب الزهد، ٣١٦

سے ہٹنے لگا۔ میں سمجھا کہیں منبر گر نہ جائے۔۱۲م

٢٨۔ **عن** عبد اللّٰه بن عمر رضی اللّٰه تعالیٰ عنهما قال: قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وسلم: یَطْوِی اللّٰه تعالیٰ السَّمٰواتِ یومَ القِیامَةِ ثُم یاخُذُهُنّ بِیَدِهِ الْیُمْنٰی ثُم یقولُ أنا الملكُ ـ أین الجبارون ؟ أین المتكبرون ؟ ثم یَطْوِی الأَرْضِیْنَ ثُم یاخُذُهُنّ، قَالَ إبن العَلاءِ: بِیَدِه الأخریٰ ـ ثُم یقولُ: أنا المِلكُ ـ أین الجبارونَ ؟ أین المتكبرونَ؟ ـ

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اللہ تعالیٰ آسمانوں کو لپیٹ دیگا، پھر انکو اپنے دست قدرت میں لیگا، پھر فرمائیگا: میں بادشاہ ہوں۔ کہاں ہیں اپنی شاہی عظمت جتانیوالے؟ کہاں ہیں اپنی بڑائی ہانکنے والے؟ پھر زمینوں کو لپیٹے گا، پھر انکو اپنی گرفت میں لے گا ابن العلاء نے کہا: اپنے دوسرے دست قدرت میں لے گا، پھر فرمائیگا: میں بادشاہ ہوں۔ کہاں ہیں اپنے شاہی خمار میں سرکشی کرنیوالے؟ اور کہاں ہیں اپنی بڑائی کی ڈینگ مارنیوالے؟ ۱۲م حاشیہ معالم ۳۹

(۴۰) اللہ عزوجل وسیلہ بننے سے پاک ہے

٢٩۔ **عن** جبیر بن مطعم رضی اللّٰه تعالیٰ عنه قال: أتی رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وسلم أعرابی فقال: یا رسول اللّٰه ! جهدت الأنفس و ضاعت العیال و نهت الأموالِ و هلكت الأنعام، فاستسق اللّٰه لنا، فإنا نستشفع بكَ علی اللّٰه و نستشفع باللّٰه علیك، قال رسولُ اللّٰه صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وسلم: وَیُحكَ، أتدرِی ما تقولُ: و سبّح رسولُ اللّٰهِ صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وسلم وَ ما زالَ یُسبِّحُ حتّٰی عُرِفَ ذلك فی وجوه أصحابه ثم قال: و یحك إنه لاَ یُسْتَشْفَعُ بِالله علی أحد مِّنَ

٢٨۔ الصحیح لمسلم ، المنافقین ، ٣٧٠/٢ ☆ الضعفاء للعقیلی ١٠٤/٣
السنن لابی داؤد ، السنة ، ٦٥١/٢ ☆ الاسماء و الصفات للبیهقی، ٢٣٧
الاتحافات السنیة ، ٣١٧ ☆ زار المسیر لابن الجوزی ، ٩٦/٧
السنن لابن ابی العاصم ، ٢٤١/١
٢٩۔ السنن لابی داؤد السنة، ٦٥٠/٢ ☆ کنز العمال للمتقی، ١١٣٢، ٢٢٤/١
دلائل النبوةللبیهقی، ١٤٣/٦ ☆ التمهید لابن عبد البر، ١٤١/٧

خَلْقِهِ ، شَانُ اللهِ أعْظَمُ مِنْهُ۔ برکات الامداد ص ۴

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوکر ایک اعرابی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! لوگ پریشانی میں مبتلا ہیں، اہل وعیال ضائع ہوگئے، اموال میں کمی آگئی، اور جانور ہلاک ہوگئے، ہم حضور کو اللہ کی طرف شفیع بناتے ہیں، اور اللہ عزوجل کو حضور کے سامنے شفیع لاتے ہیں۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دیر تک سبحان الله ، سبحان الله فرماتے رہے یہاں تک کہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے مقدس چہروں سے بھی اس اعرابی کے قول کی ناپسندیدگی کا اظہار ہونے لگا۔ پھر فرمایا: ارے ناداں! اللہ تعالیٰ کو کسی کے پاس شفارشی نہیں لاتے ہیں اللہ تعالیٰ کی شان اس سے بہت بڑی ہے۔

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

استعانت وفریاد رسی کی حقیقت خاص بخدا، اور وسیلہ وتوسل وتوسط غیر کیلئے ثابت اور قطعا روا۔ بلکہ یہ معنی تو غیر خدا کیلئے ہی خاص ہیں۔ اللہ عزوجل وسیلہ وتوسط بننے سے پاک ہے۔ اس سے اوپر کون ہے کہ یہ اسکی طرف وسیلہ ہوگا، اور اسکے سوا حقیقی حاجت روا کون ہے کہ یہ بیچ میں واسطہ ہوگا۔ اہل اسلام انبیاء واولیاء علیہم الصلوۃ والسلام سے یہی استعانت کرتے ہیں جو اللہ عزوجل سے کیجئے تو اللہ اور اسکا رسول غضب فرمائیں، اور اسے اللہ جل وعلا کی شان میں بے ادبی ٹھہرائیں، اور حق تو یہ ہے کہ اس معنی کا اعتقاد کرکے جناب الٰہی جل وعلا سے کرے تو کافر ہوجائے۔ مگر وہابیہ کی بدعقلی کو کیا کہیئے نہ اللہ کا ادب، نہ رسول سے خوف، نہ ایمان کا پاس۔ خواہی نخواہی اس استعانت کو "اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ" میں داخل کرکے جو اللہ عزوجل کے حق میں محال قطعی ہے اسے اللہ تعالیٰ سے خاص کیئے دیتے ہیں۔ ایک بیوقوف وہابی نے کہا تھا:

وہ کیا ہے جو نہیں ملتا خدا سے جسے تم مانگتے ہو اولیاء سے

فقیر غفر اللہ تعالیٰ لہ نے کہا:

توسل کر نہیں سکتے خدا سے اسے ہم مانگتے ہیں اولیاء سے

یعنی یہ نہیں ہوسکتا کہ خدا سے توسل کرکے اسے کسی کے یہاں وسیلہ بنایئے اسی وسیلہ

بننے کو ہم اولیاء کرام سے مانگتے ہیں۔ کہ وہ بارگاہ الٰہی میں ہمارا وسیلہ و ذریعہ وواسطہ قضائے حاجات ہو جائیں۔ اس بے وقوفی کا جواب اللہ عزوجل نے اس آیت کریمہ میں دیا

و لو انھم اذ ظلموا انفسھم جاؤك فاستغفروا اللّٰہ و استغفر لھم الرسول لو جدوا اللّٰہ توابا رحیما ۔ اور جب وہ اپنی جانوں پر ظلم یعنی گناہ کرکے تیرے پاس حاضر ہوں اور اللہ سے معافی چاہیں۔ اور معافی مانگے انکے لئے رسول تو بے شک اللہ کو توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں گے۔

کیا اللہ اپنے آپ نہیں بخش سکتا تھا؟ پھر کیوں فرمایا کہ اے نبی! تیرے پاس حاضر ہوں، اور تو اللہ سے انکی بخشش چاہے تو یہ دولت ونعمت پائیں گے۔ یہی ہمارا مطلب ہے جو قرآن کی آیت صاف فرمارہی ہے۔ مگر وہابیہ تو عقل نہیں رکھتے۔

خدارا انصاف! اگر آیت کریمہ' ایاك نستعین ''میں مطلق استعانت کا ذات الٰہی جل وعلا میں حصر مقصود ہو تو کیا صرف انبیا و اولیاء علیہم الصلوۃ والسلام ہی سے استعانت شرک ہوگی۔ کیا یہی غیر خدا ہیں اور سب اشخاص واشیاء وہابیہ کے نزدیک خدا ہیں، یا آیت میں خاص انہیں کا نام لے دیا گیا ہے۔ کہ ان سے شرک، اوروں سے روا ہے۔ نہیں نہیں۔ جب مطلقا ذات احدیت سے تخصیص اور غیر سے شرک ماننے کی ٹھہری تو کیسی ہی استعانت کسی غیر خدا سے کی جائے ہمیشہ ہر طرح شرک ہی ہوگی۔ کہ انسان ہوں یا جمادات، احیاء ہوں یا اموات، ذوات ہوں یا صفات، افعال ہوں یا حالات، غیر خدا ہونے میں سب داخل ہیں۔

برکات الامداد ص۴ تا ۵

(۲۱) اللہ ورسول مشورہ سے بے نیاز ہیں

۳۰۔ **عن** عبد اللّٰہ بن عباس رضی اللّٰہ تعالیٰ عنھما قال : لما نزلت ھذہ الآیۃ وَ شَاوِرُھُمَ فِی الأمرِ ألآیۃ ۔ قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم : أما إن اللّٰہ وَ رسُولَہ غَنِیّانِ عَنھُما وَ لٰکِن جَعلَھَا اللّٰہُ رَحُمَۃً لأمّتِی، فَمَن شَاوَرَ مِنھُم لَم یَعدِم رُشُداً، وَ مَن تَرکَ الُمَشوَرَۃَ مِنھُم لَم یَعُدِم عناءً ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب آیت

۳۰۔ شعب الایمان للبیھقی، ۷۶/۶ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۹۰/۲

کریمہ "شاورھم فی الامر" نازل ہوئی تو حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خبردار! بے شک اللہ ورسول (جل جلالہ وصلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) مشورہ سے بے نیاز ہیں لیکن اللہ تعالٰی نے میری امت پر غایت مہربانی فرماتے ہوئے حکم فرمایا: تو جس نے مشورہ کیا ہدایت پر رہا اور جس نے مشورہ نہیں کیا دشواری میں مبتلا ہوا۔

فتاوی رضویہ ۷/۴۸۱

۳۔ دین حق

(۱) دین نصیحت ہے

٣١ ـ **عن** تميم الداری قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم :
اَلدِّيْنُ النَّصِيْحَةُ لِلّٰهِ وَ لِكِتَابِهٖ وَ لِرَسُوْلِهٖ وَ لِأَئِمَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ وَ عَامَّتِهِمْ۔

دوام العیش ۴۶

حضرت تمیم داری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک دین یہ ہے کہ اللہ اور اسکی کتاب اور اسکے رسول سے سچا دل رکھے اور سلاطین اسلام اور جملہ مسلمانوں کی خیر خواہی کرے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ہر سلطنت اسلام نہ صرف سلطنت ہر جماعت اسلام۔ نہ صرف جماعت ہر فرد اسلام کی خیر خواہی مسلمان پر فرض ہے۔ مگر ہر تکلیف بقدر استطاعت اور ہر فرض بقدر قدرت ہے۔ نامقدور بات پر مسلمان کو ابھارنا، جو نہ ہو سکے اور ضرر دے اسے فرض ٹھہرانا شریعت پر افتراء اور مسلمانوں کی بدخواہی ہے۔

٣١ـ الجامع الصحيح للبخاری، كتاب الايمان، ١٣/١ ☆ الصحيح لمسلم، الايمان، ٥٤/١
الجامع للترمذی، ابواب البرو الصلة، ١٤/٢ ☆ السنن للنسائی، كتاب البيعة، ١٦٥/٢
السنن للدارمی، ٣١١/٢ ☆ السنة لابن ابی العاصم، ٥١٩/٢
مجمع الزوائد للهيثمی، ٨٧/١ ☆ المسند للحميدی، ٨٣١
المعجم الكبير للطبرانی، ٥٣/٢، ١٠٨/١ ☆ المسند للشافعی، ٢٣٣
فتح الباری للعسقلانی، ١٣٧/١ ☆ شرح السنة للبغوی، ٩٢/١٣
الدر المنثور للسيوطی، ، ٢٦٧/٣ ☆ ارواء الغليل للآلبانی، ٦٢/١
التاريخ الصغير للبخاری، ٣٥/٢ ☆ مشكل الآثار للطحاوی، ، ١٨٨/٢
الاذكار النوويه، ٢٧٩ ☆ تغليق التعليق للعسقلانی، ٢٢٧/٨
التفسير للقرطبی، ٢٢٧/٨ ☆ التاريخ الكبير للبخاری، ١٠/٢
تاريخ بغداد للخطيب، ٢٠٧/١٤ ☆ تاريخ دمشق لابن عساكر، ١٣٧/٣
المطالب العالية للعسقلانی، ١٩٧٩ ☆ تاريخ اصفهان لابی نعيم، ١٨٩/١
الدر المنتثره للسيوطی، ٨٥ ☆ علل الحديث لابن ابی حاتم، ٢٠١٩

(۲)دین آسان ہے

۳۲۔ **عن** أبی ہریرۃ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه وسلم: إِنَّ الدِّیْنَ یُسْرٌ، وَ لَن یُّشَادَّ الدِّیْنَ أَحَدٌ الّاغَلَبَه، فَسَدِّدُوْا، وَ قَارِبُوْا ،وَ أَبْشِرُوْا ،وَ اسْتَعِیْنُوْا بِالْغُدْوَةِ وَ الرَّوْحَةِ وَ شَیْئٍ مِنَ الدُّلْجَةِ ۔

فتاوی رضویہ ۱۱۹/۲

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک دین آسان ہے، اور جو شخص دین میں بے جا سختی برتے گا دین اس پر غالب آجائیگا۔ لہذا تم میانہ رو رہو، لوگوں سے قریب رہو، بشارت سناؤ، اور آخر شب کے کچھ حصہ میں عبادت اور خیرات کر کے دینی قوت حاصل کرو۔ ۱۲م

۳۳۔ **عن** أبی ہریرۃ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه وسلم: أَلدِّیْنُ یُسْرٌ، وَ لَن یُّغَالِبَ الدِّیْنَ أَحَدٌ اِلّاغَلَبَه ۔

فتاوی رضویہ ۱۱۹/۲

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دین آسان ہے، اور دین پر جس نے بھی غالب آنیکی کوشش کی دین اس پر غالب آگیا۔ ۱۲م

۳۲۔ الجامع الصحیح للبخاری، کتاب الایمان، ١٠/١ ☆ السنن للنسائی، کتاب الایمان، ٢٣٣/٢

الجامع الصغیر للسیوطی، ١٢١/١ ☆ کنز العمال لعلی المتقی، ٥٣٤٢، ٣٥/٣

اتحاف السادة للزبیدی، ٣٦٨/٦ ☆ التفسیر للبغوی، ٢٥٦/٣

فتح الباری للعسقلانی، ١٢٤/٦ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ٥٤٨٤

التمهید لابن عبد البر، ١٢١/٥ ☆ مشکوة المصابیح، ١٢٤٦

۳۳۔ شعب الایمان للبیهقی، ٤٠١/٣ ☆ الجامع الصغیر، ٢٦١/٢

الدر المنثور للسیوطی، ١٩٢/١ ☆ التفسیر للقرطبی، ٤٣٢/٣

کشف الخفاء للعجلونی، ٤٩٨/١ ☆

٣٤۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: إِيَّاكُمْ وَ الْغُلُوَ فِي الدِّيْنِ، فَإِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِالْغُلُوِّ فِي الدِّيْنِ۔ فتاوی رضویہ ٢/١١٩

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دین میں حد سے تجاوز کرنے سے بچو، کہ تم سے پہلے لوگ دین کی حدود پار کرنے کی وجہ سے ہلاک ہوگئے۔ ١٢م

٣٥۔ **عن** محجن بن الأدرع الاسلمی رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: إِنَّكُمْ لَنْ تُدْرِكُوْا هٰذَا الأَمْرَ بِالْمُغَالَبَةِ۔

فتاوی رضویہ ٢/١١٩

حضرت مجحن بن ادرع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک تم اس دین کو غلبہ حاصل کرکے نہیں پاسکوگے۔ ١٢م

(٣) دین میں آسانی بہتر ہے

٣٦۔ **عن** عمران بن حصین رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسولِ الله صلی

٣٤۔ السنن لابن ماجه، ٢٢٤/٢ ☆ السنن للنسائی، کتاب الحج، ٤٠/٢
المسند لاحمد بن حنبل، ٢١٥/١، ٣٤٧ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ١٢/٣
نصب الرایة للزیلعی ٧٦/٣ ☆ کنز العمال للمتقی، ٥٣٤٧، ٣٥/٣
التمهید لابن عبد البر، ١٩٦/١ ☆ جمع الجوامع للسیوطی ٩٣٤٧
المستدرك للحاکم، المناسك، ٦٣٨/١ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ١٧٤/١
اتحاف السادة للزبیدی، ٣٩١/٤ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ٦٢/١
الدر المنثور للسیوطی، ٢٢٥/١ ☆ السنة لابن ابی عاصم، ٤٦/١
المعجم الکبیر للطبرانی، ١٥٦/١٢ ☆ موارد الظمئان للهیثمی، ١٠١١
٣٥۔ المسند لاحمد بن حنبل، ٢٢٧/٤ ☆ کنز العمال للمتقی، ٥٣٤٤، ٣٥/٣
شعب الایمان للبیهقی، ٤١٦/١ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ١٥٣/١
٣٦۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ٢٣٠/١٨ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ٦٠/١
فتح الباری للعسقلانی، ٩٤/١ ☆ جامع العلم لابن عبد البر، ٢١/١
الفقیه و المتفقه للخطیب، ٢٢/١ ☆ المعجم الصغیر للطبرانی، ١٠٧/٢
التفسیر للقرطبی، ٩٩/١٢ ☆ کنز العمال للمتقی، ٥٣٥٢، ٣٦/٣

الله تعالىٰ عليه وسلم : خير دينكم أيسره ۔ فتاوی رضویہ ۲/۱۱۹

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تمہارا بہتر دین وہ ہے جس میں آسانی ہو۔

۳۷ ۔ **عن** أمير المؤمنين عمر بن الخطاب رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : إِيَّاكُم وَ التَّعَمُّقَ فِي الدِّيْنِ، فَإِنَّ اللّٰهَ قَدْ جَعَلَهُ سَهْلاً فَخُذُوا مِنْهُ مَا تُطِيقُوْنَهُ، فَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالىٰ يُحِبُّ مَا دَامَ مِنْ عَمَلٍ صَالِحٍ وَ إِنْ كَانَ يَسِيْراً ۔ فتاوی رضویہ ۲/۱۱۹

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دین میں زیادہ باریکیاں نکالنے سے بچو کہ اللہ تعالیٰ نے اسکو آسان بنایا ہے۔ لہذا جسکی طاقت ہو وہ کرو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ اس نیک عمل کو محبوب رکھتا ہے جس میں مداومت ہو اگرچہ وہ عمل تھوڑا ہو۔ ۱۲م

و فى الباب عن أنس رضى الله تعالىٰ عنه

(۴) آسانی پیدا کرو دشواری نہیں

۳۸۔ **عن** أبى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: إِنَّمَا بُعِثْتُمْ مُيَسِّرِيْنَ وَ لَمْ تُبْعَثُوْا مُعَسِّرِيْنَ ۔ فتاوری رضویہ ۲/۱۱۹

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا؛ تمہیں آسانی کیلئے بھیجا گیا ہے، دشواری کیلئے نہیں۔ ۱۲م

۳۷۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱۷۵/۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۵۳۴۸، ۳۵/۳

۳۸۔ الجامع الصحیح للبخاری، الوضوء، ۳۵/۱ ☆ السنن لابی داؤد، الطهارة، ۵۴/۱

الجامع للترمذی، الطهارة، ۲۱/۱ ☆ السنن للنسائی، الطهارة، ۹/۱

المسند لاحمدبن حنبل، ۲۸۲، ۲۳۹/۲ ☆ المسند للحمیدی، ۹۳۸

السنن الکبری للبیهقی، ۴۲۸/۲ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۳۲۳/۱

التمهید لابن عبد البر، ۳۱۳/۱ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۴۱۷/۳

الشفا للقاضی عیاض، ۴۹۷/۲ ☆ کنز العمال لعلی المتقی، ۴۹۳۶، ۶۲۸/۲

الجامع الصغیر للسیوطی، ۱۵۵/۱ ☆

(۵) حضور آسان دین لائے

٣٩ـ **عن** جابربن عبد اللّٰه رضى اللّٰه تعالىٰ عنهما قال:قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه تعالىٰ عليه وسلم :بُعِثْتُ بِالْحَنِيْفِيَّةِ السَّمْحَةِ، وَ مَنْ خَالَفَ سُنَّتِىْ فَلَيْسَ مِنِّى ـ

فتاوی رضویہ ۲/۱۴۲

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے نرمی والا دین لیکر مبعوث کیا گیا، تو جس نے میری سنت کی مخالفت کی وہ مجھ سے نہیں۔ ۱۲م

(۶) اللہ تعالیٰ کو دین حنیف پسند ہے

٤٠ ـ **عن** عبد اللّٰه بن عباس رضى اللّٰه تعالىٰ عنهما قال : قال النبى صلى اللّٰه تعالىٰ عليه وسلم : أَحَبُّ الْأَدْيَانِ إلى اللّٰهِ الْحَنِيْفِيَّةُ السَّمْحَةُ ـ

فتاوی رضویہ ۲/۱۱۹

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کو نرمی والا دین حنیف پسند ہے۔

(۷) حق کو کوئی چیز باطل نہیں کرتی

٤١ـ **عن** أبى العوام البصرى قال : قال أمير المؤمنين عمر الفاروق رضى

٣٩ـ المسند لاحمد بن حنبل، ٥/٢٦٦ ☆ الطبقات الكبرى لابن سعد، ١/١٢٨
التفسير للقرطبى، ١٩/ ٣٩ ☆ الاتحافات السنية، ٩/١٨٤
التفسير لابن كثير، ١/٣١٢ ☆ تاريخ بغداد للخطيب، ٧/٢٠٩
كشف الخفاء للعجلونى، ١/٢٥١ ☆ تلبيس ابليس لابن الجوزى، ٢٨٩
٤٠ـ الجامع الصحيح للبخارى، الايمان، ١/ ١٠ ☆ السنن للنسائى، الايمان، ٢/٢٣٣
فتح البارى للعسقلانى، ١/٩٣ ☆ الدر المنثور للسيوطى، ١/١٤٠
الجامع الصغير للسيوطى، ١/١٩ ☆ شرح السنة للبغوى، ٤/٤٧
اتحاف السادة للزبيدى، ٩/١٨٤ ☆ كشف الخفاء للعجلونى، ١/٥٢
السلسلة الصحيحة للالبانى، ١٨٨ ☆
٤١ـ السنن للدار قطنى، ٢/٥١٢ ☆

اللہ تعالیٰ عنہ : إنَّ الْحَقَّ قَدِیْمٌ لَا یُبْطِلُ الْحَقَّ شَیْءٌ، مُرَاجَعَةُ الْحَقِّ خَیْرٌ مِنَ التَّمَادِیْ فِی الْبَاطِلِ۔ فتاوی رضویہ ۵۱۰/۷

حضرت ابو العوام بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا: بیشک حق قدیم ہے، حق کو کوئی چیز باطل نہیں کرتی، حق کی طرف رجوع باطل پر قائم رہنے سے بہتر ہے۔

یہ فرمان حضرت امیر المؤمنین نے اپنے قاضی ابو موسی اشعری کو ارسال فرمایا۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہما

(۸) اسلام غالب رہتا ہے

۴۲۔ **عن** عائذ بن عمر المزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اَلإِسْلَامُ یَعْلُو وَ لا یُعْلیٰ ۔ فتاوی رضویہ ۵۹۶/۵

حضرت عائذ بن عمرو مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسلام غالب رہتا ہے مغلوب نہیں ہوتا۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

تکفیر اہل قبلہ واصحاب کلمہ طیبہ میں جرأت وجسارت محض جہالت بلکہ سخت آفت جس میں وبال عظیم ونکال کا صریح اندیشہ۔ والعیاذ باللہ رب العالمین۔

فرض قطعی ہے کہ اہل کلمہ کے قول وفعل کو اگر چہ بظاہر کیسا ہی شنیع وفظیع ہو حتی الامکان کفر سے بچائیں، اگر کوئی ضعیف سی ضعیف، نحیف سی نحیف تاویل پیدا ہو جسکی رو سے حکم اسلام نکل سکتا ہو تو اسی کی طرف جائیں اور اسکے سوا اگر ہزار احتمال جانب کفر جاتے ہوں خیال میں نہ لائیں۔ احتمال اسلام چھوڑ کر احتمالات کفر کی جانب جانے والے اسلام کو مغلوب اور کفر کو غالب کرتے ہیں۔ والعیاذ باللہ رب العالمین۔ فتاوی رضویہ ۵۹۶/۵

۴۲۔ السنن للدار قطنی، ۳۹۵/۲ ☆ السنن الکبری للبیہقی، ۲۰۵/۶

فتح الباری للعسقلانی، ۲۱۸/۳ ☆ نصب الرایة للزیلعی، ۲۱۲/۳

تاریخ اصفہان لابی نعیم، ۲۱۸/۳ ☆ تلخیص الحبیر للعسقلانی، ۱۲۶/۴

کشف الخفاء للعجلونی، ۱۴۰/۱ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱۸۳/۱

(۹) اسلام میں ضرر کی تعلیم نہیں

۴۳ ـ **عن** عبادۃ بن الصامت رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم: لَا ضَرَرَ وَ لَا ضِرَارَ فِی الإِسْلَامِ ۔ فتاوی رضویہ ۹/۱۳۰

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اسلام میں سختی اور تکلیف پہونچانے کی اجازت نہیں۔ ۱۲م

و فی الباب عن عبد اللّٰہ بن عباس و عن أبی سعید الخدری رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہما۔

(۱۰) اسلام تمام گناہوں کو مٹا دیتا ہے

۴۴ ـ **عن** عمر و بن العاص رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم: إِنَّ الإِسْلَامَ یَھْدِمُ مَا کَانَ قَبْلَہٗ ۔ جد الممتار ۲/۲۷۰

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک اسلام پہلے کے تمام گناہ مٹا دیتا ہے۔ ۱۲م

(۱۱) ہر بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے

۴۵ ـ **عن** أبی ہریرۃ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ

---

۴۳ ـ السنن لابن ماجہ، ۲/۱۷۰ ☆ حلیۃ الأولیاء لأبی نعیم، ۹/۷۶

نصب الرایۃ للزیلعی، ۴/۳۸۴ ☆ ارواء الغلیل للالبانی، ۳/۴۱۱

کنز العمال لعلی المتقی، ۹۴۹۸، ۴/۵۹، المسند لاحمد بن حنبل، ۱/۳۱۳

المستدرک للحاکم، ۲/۶۶ ☆

۴۴ ـ الصحیح لمسلم، الایمان، ۱/۷۶ ☆ السنن الکبری للبیہقی، ۹/۹۸

الدر المنثور للسیوطی، ۱/۲۱۰ ☆ المسند لابی عوانۃ ۱/۷۰

۴۵ ـ الجامع الصحیح للبخاری، الجنائز، ۱/۱۸۱ ☆ الجامع للترمذی، القدر، ۲/۳۶

الصحیح لمسلم، القدر، ۲/۳۳۶ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۲۳۳

مجمع الزوائد للہیثمی، ۷/۲۱۸ ☆ جامع مسانید ابی حنیفۃ ۱/۱۸۸

اتحاف السادۃ للزبیدی، ، ۲/۲۱۸ ☆ مسند ابی حنیفۃ، ۶

الدر المنثور للسیوطی، ۵/۱۵۵ ☆ حلیۃ الاولیاء لابی نعیم، ۹/۲۲۸

علیه وسلم : كُلُّ مَوْلُوْدٍ يُوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ ۔ فتاویٰ رضویہ ۷/ ۵۵

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر بچہ فطرت سلیمہ پر پیدا ہوتا ہے۔ ۱۲م

(۱۲) غیب پر ایمان قوی ہے

۴۶ ۔ **عن** عبد الرحمن بن يزيد رضى الله تعالىٰ عنه قال : ذَكَرُوْا عِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالىٰ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ إِيْمَانَهُمْ قَالَ: فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: إِنَّ أَمْرَ مُحَمَّدٍ كَانَ بَيِّناً لِمَنْ رَآهُ وَ الَّذِىْ لَا إِلٰهَ غَيْرُهُ مَا آمَنَ مُؤمِنٌ أَفْضَلَ مِنْ إِيْمَانٍ بِغَيْبٍ ثُمَّ قَرَأَ " الٓمّٓ ۔ ذٰلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيْهِ " إِلىٰ قَوْلِهٖ تَعَالىٰ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ ۔

حضرت عبدالرحمن بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ لوگوں نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اور انکے ایمان کا تذکرہ ہوا تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا: بیشک حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات اقدس اور انکا لایا ہوا دین ان لوگوں کیلئے بالکل واضح تھا جنہوں نے حضور کو دیکھا۔ قسم اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں سب سے افضل واقوی ایمان بالغیب ہے۔ پھر آپ نے یہ آیات کریمہ تلاوت کیں۔ الٓمّٓ ۔ ذلك الكتاب لا ريب فيه إلى قوله تعالىٰ يؤمنون بالغيب۔ مالی الجیب ص ۶۴

(۱۳) فضیلت کا مدار ایمان و عمل ہیں

۴۷۔ **عن** عقبة بن عامر رضى الله تعالىٰ عنه إن رسول الله صلى الله تعالىٰ

---

۴۵ التفسير للقرطبى، ٥/ ٣٩٥ ☆ الموطا لمالك، ٢٤١

تاريخ اصفهان لابى نعيم ٢/٢٢٦ ☆ التفسير لابن كثير ، ٢/٢٦٨

الجامع الصغير للسيوطى، ٢/٣٩٦ ☆ المسند للحميدى ، ١١١٣

٤٦۔ المستدرك للحاكم ، تفسير ، ٢/٢٨٦ ☆

٤٧۔ المسند لاحمد بن حنبل ٤ / ١٤٥ ☆ المعجم الكبير للطبرانى، ١٧/٢٩٥

مجمع الزوائد للهيثمى، ٨/٨٣ ☆ جمع الجوامع للسيوطى، ٦٣٠٠

الترغيب و الترهيب للمنذرى، ٣/٦١٢ ☆ كشف الخفاء للعجلونى، ٢/٤٥١

كنز العمال للمتقى، ١٣٠٠ ، ١/٢٦٠ ☆

علیه وسلم قال : إنَّ أنْسَابَكُمْ هٰذِهٖ لَيْسَتْ بِسِبَابٍ عَلٰى أحَدٍ، وَ إنَّمَا أنْتُمْ آدَمُ كَطَفِّ الصَّاعِ أنْ تَمْلَؤهُ، لَيْسَ لِأحَدٍ فَضْلٌ عَلٰى أحَدٍ إلَّا بِالدِّيْنِ أوْ عَمَلٍ صَالِحٍ۔

الزلال الانقی ۱۹۰

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک تمہارا یہ نسب کسی کیلئے گالی نہیں، تم تو آدم کی اولاد ہو پیانے کی طرح جو بالکل ہموار کر کے بھرا گیا۔ کسی کو کسی پر فضیلت نہیں مگر دین یا عمل صالح کے سبب۔

(۱۴) سواد اعظم کی پیروی کرو

۴۸۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: لَا يَجْمَعُ اللّٰهُ هٰذِهِ الأُمَّةَ عَلَى الضَّلَالَةِ أَبَداً وَ قَالَ: يَدُ اللّٰهِ عَلَى الْجَمَاعَةِ، فَاتَّبِعُوا السَّوَادَ الأَعْظَمَ، فَإِنَّهُ مَنْ شَذَّ شَذَّ فِي النَّارِ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس امت کو کبھی گمراہی پر جمع نہیں فرمائیگا۔ جماعت پر اللہ تعالیٰ کا دست قدرت ہے۔ لہذا مسلمانوں کے بڑے گروہ کی پیروی کرو، جو اس سے جدا ہوا وہ جہنم میں جدا ہوا۔

اظہار الحق الجلی ص ۳۶

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ہر شخص جانتا ہے کہ مسلمانوں کا بڑا گروہ مقلد ہے۔ غیر مقلدین نہایت قلیل ہیں، حجة الله البالغه میں صاف لکھا ہے۔ کہ ان چار مذہب کی تقلید درست ہونے پر مسلمانوں کا اجماع ہے۔ اگر کوئی اسکا مخالف ہے بھی تو ایسا کہ وہ کسی گنتی شمار میں نہیں۔

اظہار الحق الجلی ص ۳۶

(۱۵) ایک جماعت ہمیشہ حق پر رہے گی

۴۹۔ **عن** أمير المؤمنين عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال

۴۸۔ المستدرك للحاكم، ۱۱۵/۱ ☆

۴۹۔ الجامع الصحيح للبخارى، كتاب فرض الخمس، ۴۳۹/۱

السنن لابى داؤد، كتاب الجهاد، باب فى دوام الجهاد، ۳۳۶/۱

رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ أُمَّتِيْ ظَاهِرِيْنَ عَلَى الْحَقِّ لَايَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ وَ لَا مَنْ خَالَفَهُمْ حَتّٰى يَاتِيَ أَمْرُ اللّٰهِ وَ هُمْ عَلٰى ذٰلِكَ ۔

فتاوی رضویہ ۹/۱۶۳

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر رہے گا، انکو وہ لوگ نقصان نہیں پہونچاسکیں گے جو رسوا کرنا چاہیں گے، اور نہ کسی کی مخالفت سے کوئی فرق پڑے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا حکم (قیامت) کی نشانیاں پوری ہوجائیں گی اور وہ اس پر قائم رہیں گے ۱۲م

(۱۶) غنی کے سامنے انکساری نقصان دین کا سبب

۵۰۔ **عن** بعض الصحابة رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: مَنْ تَوَاضَعَ لِغَنِيٍّ لِأَجْلِ غِنَاهُ ذَهَبَ ثُلُثَا دِيْنِهِ ۔ ذیل المدعا ۱۴

بعض صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی غنی کیلئے اس کے غنا کے سبب تواضع کرے اسکا دو تہائی دین چلا جاتا ہے۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

وجہ یہ ہے کہ مال دنیا کیلئے تواضع روا بخدا نہیں۔ یہ حرام ہوئی اور یہی تواضع لغیر اللہ ہے، اور علم دین کیلئے تواضع روا بخدا ہے، اسکا حکم آیا اور یہ عین تواضع للہ ہے۔ یہ نکتہ ہمیشہ یاد رکھنے کا ہے کہ اسی کو بھول کر وہابیہ اور مشرکین افراط وتفریط میں پڑے۔ والعیاذ باللہ رب العالمین۔

ذیل المدعا ص ۱۴

---

۴۹ الصحيح لمسلم، الامارة، ۱۴۳/۲ ☆ تاريخ دمشق لابن عساكر، ۶۵/۱
الجامع للترمذى، الفتن، ۴۲/۲ ☆ السنن لابن ماجه، المقدمة، ۲/۱
الجامع الصغير للسيوطى، ۵۷۹/۲ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۱۰۴/۴
مجمع الزوائد للهيثمى، ۲۸۷/۲ ☆ كنز العمال للمتقى، ۳۴۵۰۱، ۱۶۵/۱۲
الشفا للقاضى، ۶۵۵/۱ ☆ المستدرك للحاكم، الفتن، ۵۵۰/۴
السلسلة الصحيحة للالبانى، ۲۷۰ ☆
۵۰۔ الدر المنثور للسيوطى، ۱۵۷ ☆ كشف الخفاء للعجلونى، ۳۳۴/۲
الاسرار المرفوعة للقارى، ۳۳۹ ☆ تذكرة الموضوعات للفتنى، ۱۷۵

۴۔ سنت کی اہمیت

(۱) سنت رسول کو لازم جانو

٥١۔ **عن** أبی رافع رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم :لَا اُلْفِیَنَّ اَحَدَکُمْ مُتَّکِئاً عَلٰی اَرِیْکَتِہٖ یَاتِیْہِ اَمْرٌ مِمَّا اَمَرْتُ بِہٖ اَوْ نَہَیْتُ عَنْہُ فَیَقُوْلُ:لَا اَدْرِیْ مَا وَجَدْ نَا فِیْ کِتَابِ اللّٰہِ اتَّبَعْنَاہُ۔

فتاوی رضویہ ۹/۱۱۹

حضرت ابو ارفع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کسی کو نہ پاؤں مسہری پر تکیہ لگا کر یہ کہتے ہوئے حالانکہ اسکے پاس میرے احکام میں سے جس کا میں نے حکم دیا، یا جس سے میں نے منع کیا کوئی حکم پہونچے اور وہ کہہ دے کہ ہم نہیں جانتے، جو قرآن کریم میں پائینگے ہم اسکی پیروی کریں گے۔ ۱۲م

٥٢۔ **عن** المقداد بن معدی کرب الکندی رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم : اَلَا اِنِّی اُوْتِیْتُ الْکِتَابَ وَ مِثْلَہٗ مَعَہٗ ۔ اَلَا یُوْشِکُ رَجُلٌ یَنْثَنِی شَبْعَاناً عَلٰی اَرِیْکَتِہٖ یَقُوْلُ: عَلَیْکُمْ بِالْقُرْآنِ فَمَا وَجَدْتُمْ فِیْہِ مِنْ حَلَالٍ فَاَحِلُّوْہُ وَ مَا وَجَدْتُمْ فِیْہِ مِنْ حَرَامٍ فَحَرِّمُوْہُ ، اَلَا لَا یَحِلُّ لَکُمْ لَحْمُ الْحِمَارِ الْاَھْلِی وَ لَا کُلُّ ذِیْ نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ ، اَلَا وَ لَا لُقْطَۃٌ مِنْ مَالِ مُعَاھِدٍ اِلَّا اَنْ یَّسْتَغْنِیَ عَنْھَا صَاحِبُھَا، وَمَنْ نَزَلَ بِقَوْمٍ فَعَلَیْھِمْ اَنْ یَقْرُوْھُمْ، فَاِنْ لَمْ یَقْرُوْھُمْ فَلَھُمْ اَنْ یُعْقِبُوْھُمْ

٥١۔ الجامع للترمذی ، العلم ،	٩١/٢	☆	السنن لابی داؤد ، السنۃ ،	٦٣٥/٢
السنن لابن ماجہ ، المقدمۃ ،	٣/١	☆	المسند للشافعی ،	١٥٠
المسند لاحمد بن حنبل ،	٣٦٧/٢	☆	شرح معانی الآثار للطحاوی ،	٢٠٩/٤
المسند للحمیدی ،	٥٥١	☆	التمہید لابن عبدالبر ،	١٥١/١
دلائل النبوۃ للبیہقی ،	٢٤/١	☆	المستدرك للحاکم ،	١٠٨/١
الدر المنثور للسیوطی ،	١٧/٢	☆	شرح السنۃ للبغوی ،	٢٠١/١
کنز العمال لعلی المتقی ، ٨٧٩ ،	١٧٤/١	☆	جامع العلم لابن عبد البر ،	١٨٩/٢
المعجم الکبیر للطبرانی ،	٢٩٥/١	☆		
٥٢۔ السنن لابی داؤد ، السنۃ ،	٦٣٢/٢	☆	المسند لاحمد بن حنبل ،	١٣١/٤
التمہید لابن عبد البر ،	١٥٠/١	☆	الحاوی للفتاوی للسیوطی ،	٤٧١/١
الفقیہ و المتفقہ للخطیب ،	٨٩/١	☆	الشریعۃ للآجری ،	٥١/١

وَ زَادَ بَعْضٌ۔ وَ اِنَّ مَا حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهُ كَمَا حَرَّمَ اللّٰهُ ۔

فتاوی رضویہ ۹/۱۱۹

حضرت مقداد بن معدی کرب کندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خبردار! بیشک مجھے قرآن کریم دیا گیا اور اسکے مثل بھی (یعنی حدیث شریف) خبردار! قریب ہے کہ ایک پیٹ بھرا شخص اپنی مسہری پر تکیہ لگا کر کہے: صرف قرآن کو تھام لو، اس میں جو حلال پاؤ اسے حلال جانو اور جو حرام پاؤ اسے حرام سمجھو، حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حرام فرمایا ہوا ویسا ہی حرام ہے جیسا اللہ تعالیٰ کا حرام فرمایا ہوا، دیکھو! نہ تمہارے لئے پالتو گدھا حلال ہے اور نہ کیلے والا درندہ جانور، اور نہ ذمی کافر کی گمشدہ چیز۔ ہاں جب اس چیز کا مالک اس سے لاپرواہ ہوجائے، اور سنو! جو کسی کے پاس مہمان بن کر جائے تو ان پر اسکی مہمانی لازم ہے۔ اگر مہمانداری نہ کریں تو وہ اپنی مہمانی کی مقدار ان سے وصول کرے۔ ۱۲م

۵۳۔ **عن** العرباض بن سارية رضی اللّٰه تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وسلم: أَيَحْسِبُ أَحَدُكُمْ مُتَّكِئاً عَلٰى أَرِيْكَتِهٖ بِظَنِّ أَنَّ اللّٰهَ لَمْ يُحَرِّمْ شَيْئاً إِلَّا مَا فِي هٰذَا الْقُرْآنِ۔ أَلَا إِنِّي وَ اللّٰهِ قَدْ أَمَرْتُ وَ وَعَظْتُ وَ نَهَيْتُ عَنْ أَشْيَاءَ إِنَّهَا كَمِثْلِ الْقُرْآنِ أَوْ أَكْثَرَ ۔　فتاوی رضویہ ۹/۱۱۹

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم میں کوئی اپنے تخت پر تکیہ لگائے گمان کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بس یہی چیزیں حرام کی ہیں جو قرآن میں لکھی ہیں، سن لو! خدا کی قسم! میں نے حکم دئے اور نصیحتیں فرمائیں اور بہت چیزوں سے منع فرمایا کہ وہ قرآن کی حرام فرمائی اشیاء کے برابر بلکہ بیشتر ہیں۔

۵۴۔ **عن** علقمة عن عبد اللّٰه رضی اللّٰه تعالیٰ عنهما قال: لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاشِمَاتِ الْمُوتَشِمَاتِ وَ الْمُتَنَمِّصَاتِ وَ الْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰهِ فَبَلَغَ ذٰلِكَ

۵۳۔ السنن لابی داؤد، السنة، ۲/۴۳۲ ☆

۵۴۔ الجامع الصحیح للبخاری، التفسیر، /۷۲۵ ☆ الصحیح لمسلم، اللباس، ۲/۲۰۴
الجامع للترمذی، الادب، ۱/۲۰۸ ☆ السنن لابن ماجه، النکاح، ۱/۱۴۴
المسند لاحمد بن حنبل، ۱/۴۳۴ ☆ السنن للنسائی، الزینة، ۲/۲۳۸
السنن لابی داؤد، الترجل، ۲/۵۷۴ ☆

اِمْرأةٌ من بنی أسد يقال لها أُم يعقوب فجاء ت فقالت :إنه بلغنی أنك لعنت كيت و كيت فقال: و ما لی لا ألعن من لعن رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم و من هو فی كتاب الله فقالت : لقد قرأت ما بين اللوحين فما وجدت فيه ما تقول، قال: لئن كنت قرأتيه لقد وجدتيه ، أما قرأت "وَ مَا آتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا" قالت :بلی ، قال : فإنه قد نهی عنه ، قالت : فإنی أری أهلك يفعلونه ، قال : فاذهبی و انظری ، فذهبت و نظرت فلم ترمن حاجتها شيئا فقال: لو كانت كذلك ما جامعتها ۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۱۲۲/۹

حضرت علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی لعنت بدن گودنے والیوں اور گدوانے والیوں پر، منہ کے بال نوچنے والیوں اور خوبصورتی کیلئے دانتوں میں کھڑکیاں بنانے والیوں اور اللہ تعالیٰ کی بنائی چیز بگاڑنے والیوں پر۔ یہ سن کر ایک بی بی اسدیہ جنکی کنیت ام یعقوب تھی خدمت مبارک میں حاضر ہوئیں، عرض کی: میں۔ نے سنا ہے آپ نے ایسی ایسی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے، فرمایا: مجھے کیا ہوا کہ میں اس پر لعنت نہ کروں جس پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی۔ اور جس کا بیان قرآن عظیم میں ہے۔ ان بی بی نے کہا: میں نے قرآن اول سے آخر تک پڑھا اس میں کہیں اسکا ذکر نہ پایا۔ فرمایا: تم نے قرآن پڑھا ہوتا تو یہ آیت ضرور پڑھی ہوتی۔ کیا تم نے نہ پڑھا کہ "جو رسول تمہیں دیں وہ لے لو اور جس سے منع فرمائیں باز رہو۔ انہوں نے عرض کیا: ہاں، تو آپ نے فرمایا: بیشک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان حرکات سے منع فرمایا۔ کہنے لگیں: میں نے تو آپ کی اہلیہ کو بھی اس طرح کرتے دیکھا ہے۔ فرمایا: جاؤ، اور دیکھو۔ وہ گئیں اور دیکھا تو انکے مطلب کی کوئی چیز نظر نہ آئی۔ آپ نے فرمایا: اگر وہ ایسا کرتیں تو میں کبھی انکو اپنے پاس نہ رکھتا۔

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

منکر حدیث دیکھے! کہ اس کا خیال وہی ان بی بی کا خیال اور ہمارا جواب بعینہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا جواب ہے۔ یہ بی بی ام یعقوب اسدیہ ہیں، کبار تابعین و ثقات صالحات سے ہونے میں تو کلام نہیں، اور حافظ الشان نے فرمایا: صحابیہ معلوم ہوتی ہیں ۔ بہر حال انکی فضیلت و صلاح قبول حق پر باعث ہوئی۔ سمجھ لیں اور اسکے بعد خود اس حدیث کو

حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتیں ۔ ابنائے زمانہ سے گزارش کرنی چاہیئے ۔

ع دلا مردانگی زیں زن بیاموز

ولکن الھدایة لن تنالا ۔ بلا فضل من المولی تعالیٰ

ایک بار عالم قریش سیدنا امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مکہ معظمہ میں فرمایا:

مجھ سے جو چاہو پوچھو! میں قرآن سے جواب دونگا۔ کسی نے سوال کیا احرام میں زنبور کو قتل کرنے کا کیا حکم ہے؟ فرمایا:

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ مَا آتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ وَ مَانَھَاکُمْ عَنْہُ فَانْتَھُوْا

اللہ عزوجل نے تو فرمایا: کہ ارشاد رسول پر عمل کرو۔

وحدثنا سفیان بن عیینة عن عبد الملك بن عمیر عن ربعی بن خراش عن حذیفة بن الیمان عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم قال: اِقْتَدُوْا بِالَّذِیْنَ مِنْ بَعْدِی اَبِی بَکْرٍ وَّ عُمَرَ ۔ یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ہمیں حدیث پہونچی کہ حضور نے فرمایا: ان دو کی پیروی کر جو میرے جانشین ہونگے، ابوبکر وعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما '' و

حدثنا سفیان بن مسعر بن کدام عن قیس بن مسلم عن طارق بن شھاب عن عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنه أنه أمر بقتل المحرم الزنبور ۔

یعنی ہمیں امیر المؤمنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث پہونچی کہ انہوں نے احرام باندھے ہوئے کو قتل زنبور کا حکم دیا۔ ذکرہ الامام السیوطی فی الاتقان ۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۲۲

۵۵۔ **عن** اُم المؤمنین عائشة الصدیقه رضی اللہ تعالیٰ عنھا قالت : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ لَمْ یَعْمَلْ بِسُنَّتِی فَلَیْسَ مِنِّی ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے میری سنت پر عمل نہیں کیا وہ مجھ سے نہیں۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/ ۱۳۵

۵۵۔ السنن لابن ماجه، النکاح، ۱/۱۳٤ ☆

٥٦۔ **عن** أبی أیوب الأنصاری رضی اللّٰه تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِی فَلَیسَ مِنِّی ۔

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے میری سنت سے اعراض کیا وہ مجھ سے نہیں۔

٥٧۔ **عن** جابر بن عبد اللّٰه رضی اللّٰه تعالیٰ عنهما قال: قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ خَالَفَ سُنَّتِی فَلَیسَ مِنِّی ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے میری سنت کی مخالفت کی وہ مجھ سے نہیں۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ٩/ ١٠٣٥

٥٨۔ **عن** عبد اللّٰه بن عمر رضی اللّٰه تعالیٰ عنهما قال ؛. قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وسلم :مَنْ أَخَذَ بِسُنَّتِی فَهُوَ مِنِّی وَ مَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِی فَلَیْسَ مِنِّی۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ٩/ ١٣٥

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے میری سنت پر عمل کیا وہ مجھ سے ہے اور جس نے اعراض کیا وہ مجھ سے نہیں۔

٥٦۔ الجامع الصحیح للبخاری،			کتاب النکاح،	٢/ ٧٥٨
الصحیح لمسلم،			کتاب النکاح،	٤٤٩/١
المسند لاحمد بن حنبل	١٥٨/٢	☆	السنن للنسائی، النکاح،	٨/٢
المسند للدارمی،	١٣٣/٢	☆	السنن الکبری للبیهقی، ،	٧٧/٧
الدر المنثور للسیوطی،	١٧/٢	☆	المعجم الکبیر للطبرانی،	٧/٧
اتحاف السادة للزبیدی،	٥٤/٥	☆	التفسیر للقرطبی،	١٩/٢
الشفا للقاضی،	٣٧/٢	☆	الترغیب والترهیب،	٨٧/١
فتح الباری للعسقلانی،	١٠٤/٩	☆	الصحیح لابن خزیمة،	٩٩/١
مشکل الآثار للطحاوی،	١٣٦/٢	☆	تاریخ بغداد للخطیب،	٣٣٠/٣
حلیة الاولیاء لابی نعیم،	٢٢٨/٣	☆	التفسیر لابن کثیر،	١٦٠/٣
٥٧۔ تاریخ بغداد، للخطیب،	٢٠٩/٧	☆	اتحاف السادة للزبیدی، ،	١٨٥/٩
٥٨۔ کنز العمال للمتقی، ، ٩٣٤،	١٨٤/ ١	☆	الدر المنثور للسیوطی،	٣٠٧/٢
التفسیر لابن کثیر،	١٦٠/٣	☆	الجامع الصغیر للسیوطی،	٥٠٩/٢

۵۹۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اِنَّ لِکُلِّ عَمَلٍ شَرَّۃً وَ لِکُلِّ شَرَّۃٍ فَتْرَۃً، فَمَنْ کَانَتْ فَتْرَتُہٗ اِلیٰ سُنَّتِی فَقَدِ اھْتَدٰی، وَ مَنْ کَانَتْ اِلیٰ غَیْرِ ذٰلِکَ فَقَدْ ھَلَکَ ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر عمل کیلئے ایک جوش ہوتا ہے اور ہر جوش کا ایک فتور، تو جو فتور کے وقت بھی میری سنت ہی کی طرف رہے ہدایت پائے ۔ اور جو سنت چھوڑ کر دوسری طرف جائے ہلاک ہو۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۳۵

(۲) خلفائے راشدین کی سنت لازم ہے

۶۰۔ **عن** العرباض بن ساریۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : عَلَیْکُمْ بِسُنَّتِی وَ سُنَّۃِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ وَ عَضُّوْا عَلَیْھَا بِالنَّوَاجِذِ۔ فتاوی رضویہ ۵/۶۷۲

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم پر میری اور میرے خلفائے راشدین کی سنت لازم ہے، اسکو مضبوطی سے پکڑے رہو۔ ۱۲م

(۳) احیائے سنت پر اجر

۶۱۔ **عن** أنس بن مالک رضی اللہ نعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَنْ اَحْیَا سُنَّتِی فَقَدْ أَحَبَّنِی وَ مَنْ أَحَبَّنِی کَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّۃِ ۔

٥٩۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ١٨٨/٢ ☆ مشكل الآثار للطحاوی، ٨٩/٢
موارد الظمئان للهيثمی، ٦٥٣ ☆ الجامع الصغير للسيوطی، ١٤٦
٦٠۔ الجامع للترمذی، ابواب العلم ، ٩٢/٢ ☆ السنن لابی داؤد، السنة ، ٦٣٥/٢
المستدرك للحاكم، كتاب الايمان ، ٩٧/١ ☆ السنن لا بن ماجه، المقدمه ، ٥/١
التفسير للبغوی، ٢٠٦/٢ ☆ المعجم الكبير للطبرانی، ٢٤٦/١٨
تلخيص الحبير لابن حجر ، ١٩٠/٤ ☆ نصب الراية للزيلعی، ١٢٦/١
اتحاف السادة للزبيدی، ، ٤١٨/٣ ☆ الشفا للقاضی، ٢٤/٢
٦١۔ اتحاف السادة للزبيدی، ، ١٨٨/١ ☆ كنز العمال للمتقی، ٩٣٣ ، ١٨٤/١

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے میری سنت سے محبت کی بیشک اسے مجھ سے محبت ہے اور جسے مجھ سے محبت ہے وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔

فتاوی رضویہ ۲/۴۹۲

٦٢ ۔ **عن** بلال رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: مَنْ أَحْيَا سُنَّةً مِنْ سُنَّتِي قَدْ أُمِيتَتْ بَعْدِي فَإِنَّ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلَ أُجُوْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أُجُوْرِهِمْ شَيْئاً ۔ فتاوی رضویہ ۲/۴۹۲

حضرت بلال حبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے میرے بعد میری مردہ سنت کو زندہ کیا تو اسکو عمل کرنے والوں کے برابر ثواب ملے گا اور عمل کرنیوالوں کے ثواب میں کچھ کمی نہ ہوگی۔ ۱۲م

٦٣ ۔ **عن** عمرو بن عوف رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه وسلم: مَنْ أَحْيَا سُنَّةً مِنْ سُنَّتِي فَعَمِلَ بِهَا النَّاسُ كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا لَا يُنْقَصُ مِنْ أُجُوْرِهِمْ شَيْئاً، وَ مَنِ ابْتَدَعَ بِدْعَةً فَعَمِلَ بِهَا كَانَ عَلَيْهِ وِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا لَا يُنْقَصُ مِنْ أَوْزَارِ مَنْ عَمِلَ بِهَا شَيْئاً۔

فتاوی رضویہ ۲/۴۹۲

حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے میری کسی سنت کو زندہ کیا پھر لوگ اس پر عمل پیرا ہوئے، تو تمام عمل کرنے والوں کے برابر اسکو ثواب ملے گا، اور ان لوگوں کے ثواب میں بھی کوئی کمی نہ ہوگی۔ اور جس نے خلاف سنت ناپسندیدہ راستہ ایجاد کیا تو جتنے لوگ اس پر عمل کر کے گنہگار ہوں گے سب کے گناہ اس پر اور انکے گناہوں میں بھی کوئی کمی نہ ہوگی۔ ۱۲م

٦٤ ۔ **عن** عبد اللّٰہ بن عباس رضی اللّٰہ تعالیٰ عنهما قال: قال رسول اللّٰہ

---

٦٢ ۔ الجامع للترمذی، العلم، ۲/۹۲، ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۹۱/۱۵

مشكوة المصابيح، الاعتصام بالكتاب و السنة، ۱/۱۸٤

٦٣ ۔ السنن لابن ماجه المقدمة، ۱/۱۹ ☆

٦٤ ۔ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۱/۸۰ ☆ الجامع الصغير للسيوطی، ۲/٥۲۲

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَنْ تَمَسَّكَ بِسُنَّتِی عِنْدَ فَسَادِ اُمَّتِی فَلَهٗ أَجْرُ مِائَةِ شَهِیْدٍ ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو فساد امت کے وقت میری سنت مضبوط تھامے اسے سو شہیدوں کا ثواب ملے۔ فتاوی رضویہ ۲/۴۹۳

﴿۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ظاہر ہے کہ زندہ وہی سنت کی جائے گی جو مردہ ہوگئی ہو، اور سنت مردہ جبھی ہوگی کہ اسکے خلاف رواج پڑ جائے۔ احیاء سنت علماء کا تو خاص فرض منصبی ہے اور جس مسلمان سے ممکن ہو اسکے لئے حکم عام ہے۔ ہر شہر کے مسلمانوں کو چاہیئے کہ اپنے شہر یا کم از کم اپنی مساجد میں اس سنت (اذان بیرون مسجد) کو زندہ کریں اور سو شہیدوں کا ثواب لیں۔ اس پر یہ اعتراض نہیں ہوسکتا کہ کیا تم سے پہلے عالم نہ تھے۔ یوں ہو تو کوئی سنت زندہ ہی نہ کرسکیں گے۔ امیر المؤمنین حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کتنی سنتیں زندہ فرمائیں۔ اس پر انکی مدح ہوئی نہ کہ الٹا اعتراض۔ کہ تم سے پہلے تو صحابہ وتابعین تھے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

(۴) چار چیزیں سنت سے ہیں

۶۵۔ **عن** أبی أیوب الأنصاری رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: أَرْبَعٌ مِنْ سُنَنِ الْمُرْسَلِیْنَ ، اَلْخِتَانُ وَ التَّعَطُّرُ وَ النِّكَاحُ وَ السِّوَاكُ ۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۲۲۶

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چار چیزیں انبیاء کرام کی سنت ہیں۔ ختنہ، خوشبو کا استعمال، نکاح، اور مسواک۔ ۱۲م

۶۵۔ الجامع للترمذی، النکاح، ۱/۱۲۸ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۵/۴۲۱
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۶۲ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۴/۱۹
شرح السنة للبغوی، ۹/۵ ☆ تلخیص الحبیر لابن حجر، ۱/۶۶
اتحاف السادة للزبیدی، ۸/۲۸ ☆ الترغیب و الترھیب للمنذری، ۱/۱۶۶

(۵) اہل سنت حق پر ہیں

٦٦۔ **عن** عبد الله بن عمرو رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: سَیَأْتِی عَلٰی اُمَّتِی مَا اَتٰی عَلٰی بَنِی اِسْرَائِیْلَ مِثْلاً بِمِثْلٍ حَذْوَ النَّعْلِ بِالنَّعْلِ ، وَ اِنَّهُمْ تَفَرَّقُوْا عَلٰی اِثْنَیْنِ وَسَبْعِیْنَ مِلَّةً، کُلُّهَا فِی النَّارِ غَیْرُ وَاحِدَةٍ ، فَقِیْلَ : یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَ مَا تِلْكَ الْوَاحِدَةُ ، قَالَ : مَا نَحْنُ عَلَیْهِ الْیَوْمَ وَ اَصْحَابِی ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت کے عنقریب وہی حالات ہونگے جو بنی اسرائیل کے گذرے۔ وہ تو بہتر جماعتوں میں تقسیم ہوگئے تھے اور عنقریب میری امت تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی، سب جہنمی ہوں گے ایک کے سوا، عرض کیا گیا: یارسول اللہ! وہ ایک فرقہ کون ہوگا؟ فرمایا: جس طریقے پر آج میں اور میرے صحابہ چل رہے ہیں وہ اسی پر گامزن ہوگا۔ ۱۲م

﴿۷﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس پہچان کی رو سے بھی غیر مقلدین اہل حق سے نہیں کہ اجماع، قیاس اور تقلید کا اثبات جو طریقہ صحابہ کرام کا تھا یہ اس سے منکر ہیں۔ اظہار الحق الجلی ص ۴

٦٦۔ تاریخ دمشق لابن عساکر ، ١٨١/٤ ☆ کنز العمال للمتقی، ١٠٥٧ ، ٢١٠/١

المسند لاحمد بن حنبل ، ٣٣٢/٢ ☆ تاریخ بغداد للخطیب، ٣١٠/١٣

مجمع الزوائد للهیثمی، ١٨٩/١ ☆ الفوائد المجموعة للشوکانی، ٥٠٢

اتحاف السادة للزبیدی، ١٤٠/٨ ☆ الاسرار المرفوعة للقاری، ١٦١

تذکرة الموضوعات للفتنی، ١٥ ☆ اللآلی المصنوعة للسیوطی، ١٢٨/١

المستدرک للحاکم ، ٤٣٠/٤ ☆ التفسیر لابن کثیر ، ٢٩١/٤

مسند الربیع بن حبیب، ١٣/١ ☆ شرف اصحاب الحدیث للخطیب، ٤٠

۵۔ بدعت

(۱) بدعت وضلالت

۶۷۔ **عن** ابی هریرة رضی اللّٰه تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ دَعَا اِلیٰ ضَلَالَةٍ کَانَ عَلَیْهِ مِنَ الْاِثْمِ مِثْلَ آثَامِ مَنْ تَبِعَهٗ لَا یُنْقِصُ ذٰلِكَ مِنْ آثَامِهِمْ شَیْئاً ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جوکسی امر ضلالت کی طرف بلائے تو جتنے اسکے بلانے پر چلیں ان سب کے برابر اس پر گناہ ہو اور اس سے ان کے گناہوں میں کچھ کمی نہ ہو۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۲۱۳/۹

(۲) بدعت کی مذمت

۶۸۔ **عن** حذیفة بن الیمان رضی اللّٰه تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وسلم : لَا یَقْبَلُ اللّٰهُ لِصَاحِبِ بِدْعَةٍ صَلٰوةً وَ لَا صَوْماً وَ لَا صَدَقَةً وَ لَا حَجّاً وَ لَا عُمْرَةً وَ لَا جِهَاداً وَ لَا صَرْفاً وَ لَا عَدْلًا، یَخْرُجُ مِنَ الْاِسْلَامِ کَمَا تَخْرُجُ الشَّعْرَةُ مِنَ الْعَجِیْنِ ۔

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کسی بدمذہب کی نہ نماز قبول فرماتا ہے اور نہ روزہ، نہ زکوۃ، نہ حج، نہ عمرہ، نہ جہاد، نہ فرض، نہ نفل۔ بدمذہب اسلام سے یوں نکل جاتا ہے جیسے آٹے سے بال۔

فتاوی رضویہ ۲۹۳/۳

۶۷۔ الصحیح لمسلم، العلم، ۳۴۱/۲ ☆ السنن لابن ماجه، المقدمة، ۱۹/۱
الجامع للترمذی، العلم، ۹۲/۲ ☆ السنن لابی داؤد، السنة، ۳۵/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۳۹۷/۲ ☆ السنة لابن ابی عاصم، ۵۲/۱
۶۸۔ السنن لابن ماجه، المقدمة، ۶/۱ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۸۷/۱
کنز العمال للمتقی، ۱۱۰۸، ۲۲۰/۱

(۳) بدعت کی دو قسمیں حسنہ اور سیئہ

٦٩ـ **عن** أبی حجیفة رضی اللّٰه تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وسلم :مَنْ سَنَّ سُنَّةً حَسَنَةً عَمِلَ بِهَا بَعْدَهٗ كَانَ لَهٗ أَجْرُهٗ مِثْلَ أُجُوْرِهِمْ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أُجُوْرِهِمْ شَيْئاً، وَمَنْ سَنَّ سُنَّةً سَيِّئَةً فَعَمِلَ بِهَا بَعْدَهٗ كَانَ عَلَيْهِ وِزْرُهٗ مِثْلَ أَوْزَارِهِمْ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أَوْزَارِهِمْ شَيْئاً ـ

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے اچھا طریقہ ایجاد کیا کہ اسکے بعد لوگ اس پر عمل پیرا ہوئے تو سب عمل کرنیوالوں کے برابر اسکو ثواب ملے گا اور انکے ثواب میں کوئی کمی نہ ہوگی۔ اور جس نے برا طریقہ نکالا کہ لوگ اس کے بعد اس روش پر چلے تو سب کا گناہ اسکے سر ہوگا جبکہ انکے گناہوں سے کچھ کم نہ ہوگا۔۱۲م

(۴) اچھی بات بدعت حسنہ اور جمع قرآن

٧٠ـ **عن** زید بن ثابت رضی اللّٰه تعالیٰ عنه قال : أرسل إلیّ أبو بکر مقتل أهل الیمامة فاذا عمر بن الخطاب عنده قال أبو بکر: إن عمر أتانی فقال : إن القتل قد استحر یوم الیمامة بقراء القرآن و إنی أحشی أن استحر القتل بالقراء بالمواطن فیذهب کثیر من القرآن، و إنی أری أن تامر بجمع القرآن ، قلت لعمر: کیف تفعل شیئا لم یفعله رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وسلم؟ قال عمر: هذا و اللّٰه خیر! فلم یزل عمر یراجعنی حتی شرح اللّٰه صدری لذلك، و رأیت فی ذلك الذی رأی عمر، قال زید : قال أبو بکر: إنك رجل شاب عاقل لانتهمك و قد کنت تکتب الوحی لرسول اللّٰه فتتبع القرآن فأجمعه فواللّٰه لو کلفونی نقل جبل من الجبال ما کان أثقل علی مما أمرنی به من جمع القرآن ، قلت: کیف تفعلون شیئا لم یفعله رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وسلم؟ قال : هو واللّٰه خیر، فلم یزل أبو بکر یراجعنی حتی شرح اللّٰه صدری للذی شرح له صدر أبی بکر و عمر فتتبعت القرآن أجمعه من العسب واللخاف و صدور الرجال حتی وجدت آخر سورة

٦٩ـ السنن لابن ماجه، المقدمة، ١٩/١

٧٠ـ الجامع الصحیح للبخاری، فضائل القرآن، ٧٤٥/١

التوبة مع أبي خزيمة الأنصاري لم أجدها مع أحد غيره "لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ" حتى خاتمة براءة، فكانت الصحف عند أبي بكر حتى توفاه الله ثم عند عمر حياته ثم عند حفصة بنت عمر۔

فتاوی رضویہ ۱۲/۸۳

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ یمامہ والوں سے جنگ کے ایام میں مجھے امیر المؤمنین سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بلایا۔ اس وقت سیدنا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی انکے ساتھ تھے۔ فرمایا: حضرت عمر میرے پاس آئے اور کہا: جنگ یمامہ میں قرآن کریم کے کتنے ہی قاری شہید ہوگئے ہیں اور مجھے خدشہ ہے کہ مختلف مقامات پر قاریوں کے شہید ہوجانے کے باعث قرآن مجید کا اکثر حصہ جاتا رہے گا۔ لہذا میری رائے ہے کہ آپ قرآن کریم کے جمع کرنے کا حکم صادر فرمادیں۔ میں نے ان سے کہا: میں وہ کام کیسے کروں جسکو خود حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نہیں کیا؟ حضرت عمر نے اس پر کہا: خدا کی قسم! کام تو پھر بھی اچھا ہے۔ چنانچہ حضرت عمر مجھ سے اس بارے میں بحث کرتے رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اس کام کیلئے میرا سینہ کھولدیا اور میں حضرت عمر کی رائے سے متفق ہوگیا۔ حضرت زید بن ثابت کا بیان ہے کہ حضرت صدیق اکبر نے فرمایا: تم نوجوان آدمی ہو اور صاحب عقل و دانش بھی نیز تمہاری قرآن فہمی کے بارے میں مجھے پورا اعتماد ہے۔ اور تم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کاتب وحی بھی رہے ہو۔ لہذا مکمل کوشش کے ساتھ قرآن کریم جمع کردو۔ خدا کی قسم! اگر مجھے پہاڑ کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنے کا حکم دیا جاتا تو اسے اس کام سے زیادہ بھاری نہ سمجھتا۔ میں عرض کرنے لگا: آپ وہ کام کیوں کرتے ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نہیں کیا۔ آپنے فرمایا: خدا کی قسم! پھر بھی یہ کام تو اچھا ہے، پھر برابر حضرت صدیق اکبر مجھ سے بحث کرتے رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے میرا سینہ بھی اس طرح کھول دیا جس طرح حضرت صدیق اکبر اور حضرت عمر کیلئے کھولدیا تھا۔ چنانچہ میں نے قرآن کریم کو کھجور کے پتوں، پتھر کے ٹکڑوں اور لوگوں کے سینوں سے تلاش کرکے جمع کیا یہاں تک کہ سورۂ توبہ کی آخری آیت حضرت ابوخزیمہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ملی اور کسی سے دستیاب نہ ہوئی۔ یعنی " لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ

مَاعَنِتُّمْ اَلْاٰیہ" پھر یہ جمع کیا ہوا نسخہ حضرت ابوبکر صدیق کے پاس رہا۔ جب ان کا وصال ہو گیا تو حضرت عمر کے پاس پھر حضرت حفصہ بنت عمر کی تحویل میں رہا۔

﴿١﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

دیکھو! زید بن ثابت نے صدیق اکبر اور صدیق اکبر نے فاروق اعظم پر اعتراض کیا تو ان حضرات نے یہ جواب نہ دیا کہ یہ نئی بات نکالنے کی اجازت نہ ہوتا تو پچھلے (آئندہ) زمانہ میں ہوگا، ہم صحابہ ہیں، ہمارا زمانہ تو خیر القرون ہے، بلکہ یہ جواب فرمایا کہ اگر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نہ کیا پر وہ کام تو اپنی ذات میں بھلائی کا ہے، پس کیونکر ممنوع ہو سکتا ہے۔ اسی پر صحابہ کرام کی رائے متفق ہوئی اور قرآن عظیم باتفاق حضرات صحابہ جمع ہوا۔ اب غضب کی بات ہے کہ ان حضرات کو سودا اچھلے اور جو بات کہ صحابہ کرام میں طے ہو چکی پھر اکھیڑیں۔ جو ہم پر اعتراض کرتے ہیں کہ کیا تم صحابہ، تابعین اور تبع تابعین سے محبت و تعظیم میں زیادہ ہو۔ کہ جو کچھ انہوں نے نہ کیا تم کرتے ہو۔ لطف یہ ہے کہ بعینہ وہی اعتراض اگر قابل تسلیم ہو تو تبع تابعین پر باعتبار تابعین اور تابعین پر باعتبار صحابہ اور صحابہ پر باعتبار رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وارد۔ مثلا جس فعل کو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و صحابہ و تابعین کسی نے نہ کیا اور تبع تابعین کے زمانہ میں پیدا ہوا، تو تم اسے بدعت نہیں کہتے۔ ہم کہتے ہیں اس کام میں بھلائی ہوتی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و صحابہ و تابعین ہی کرتے۔ تبع تابعین کیا ان سے زیادہ دین کا اہتمام رکھتے ہیں۔ جو انہوں نے نہ کیا یہ کریں گے۔ اسی طرح تابعین کے زمانہ میں جو کچھ پیدا ہوا اس پر وارد ہوگا کہ بہتر ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و صحابہ کیوں نہ کرتے۔ تابعین کچھ ان سے بڑھ کر ٹھہرے۔ علی ہذا القیاس، جو نئی باتیں صحابہ نے کیں انہیں بھی تمہاری طرح کہا جائے گا۔

بزہد و ورع کوش و صدق و صفا
ولیکن میفزائے بر مصطفیٰ

کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ وعلیہ وسلم کو معاذ اللہ انکی خوبی معلوم نہ ہوئی یا صحابہ کو افعال خیر کی طرف زیادہ توجہ تھی۔ غرض یہ بات ان مدہوشوں نے ایسی کہی جس کی بنا پر عیاذ اباللہ، عیاذ اباللہ، تمام صحابہ و تابعین بھی بدعتی ٹھہرے جاتے ہیں۔ مگر اصل وہی ہے کہ نہ کرنا اور بات

اور منع کرنا اور چیز۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اگر ایک کام نہ کیا اور اسکو منع بھی نہ فرمایا تو صحابہ پر کون مانع ہے کہ اسے نہ کریں، تو تبع تابعین پر الزام نہیں اور وہ نہ کریں تو ہم پر مضائقہ نہیں۔ بس اتنا ہونا چاہیئے کہ شرع کے نزدیک وہ کام برا نہ ہو۔

عجب لطف کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور صحابہ وتابعین کا قطعا نہ کرنا تو حجت نہ ہو اور تبع تابعین کو باوجود ان سب کے نہ کرنے کے اجازت ملی، مگر تبع تابعین میں وہ خوبی ہے کہ جب وہ بھی نہ کریں تو اب پچھلوں کیلئے راستہ بند ہو گیا۔

اس بے عقلی کی کچھ حد بھی ہے۔ اس سے تو اپنے یہاں کے ایک بڑے امام نواب صدیق حسن خاں شوہر ریاست بھوپال ہی کا مذہب اختیار کرلو تو بہت اعتراضوں سے بچو، انہوں نے بے دھڑک فرمادیا: جو کچھ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نہ کیا سب بدعت و گمراہی ہے۔ اب چاہے صحابہ کریں خواہ تابعین، کوئی ہو بدعتی ہے، یہاں تک کہ بوجہ ترویج تراویح امیر المؤمنین سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو معاذ اللہ گمراہ ٹھہرایا۔ اور اعدائے دین کے پیر ومرشد عبداللہ کی روح مقبوح کو بہت خوش کیا۔ انا للّٰہ و انا الیہ راجعون ۔

مجلس قیام کا انکار کرتے کرتے کہاں تک نوبت پہونچی۔ اللہ تعالیٰ اپنے غضب سے محفوظ رکھے۔ آمین

امام علامہ احمد بن محمد عسقلانی شارح بخاری مواہب اللدنیہ میں فرماتے ہیں:

الفعل یدل علی الجواز و عدم الفعل لا یدل علی المنع ۔

کرنے سے تو جواز سمجھا جاتا ہے اور نہ کرنے سے ممانعت نہیں سمجھی جاتی۔

شاہ عبدالعزیز صاحب تحفہ اثنا عشریہ میں فرماتے ہیں

نکردن چیزے دیگراست ومنع فرمودن چیزے دیگر

یہ تمہاری جہالت ہے کہ تم نے فعل کے نہ کرنے کو اس فعل سے ممانعت سمجھ رکھا ہے۔

سخن شناس نئی دلبرا خطا اینجاست

حقیقۃ الامر یہ ہے کہ صحابہ وتابعین کو اعلاء کلمۃ اللہ وحفظ بیضۂ اسلام، نشر دین متین، قتل وقہر کافرین، اصلاح بلاد وعباد، اطفائے آتش فساد، اشاعت فرائض وحدود الٰہیہ، اصلاح ذات البین، محافظت اصول ایمان، حفظ روایت حدیث وغیرہا امور کلیہ مہمہ سے فرصت نہ تھی۔

لہذا یہ امور جزئیہ مستحبہ تو کیا معنی بلکہ تاسیس قواعد واصول، تفریع جزئیات وفروع، تصنیف وتدوین علوم، نظم دلائل حق رد شبہات اہل بدعت وغیرہا امور عظیمہ کی طرف بھی توجہ کامل نہ فرماسکے۔ جب بفضل اللہ تعالی ان کے زور بازو نے دین الہی کی بنیاد مستحکم کردی، اور مشارق ومغارب میں ملت حنفیہ کی جڑ جم گئی، اس وقت ائمہ وعلمائے مابعد نے تخت وبخت سازگار پاکر بیخ وبن جمانے والوں کی ہمت بلند کے قدم لئے، اور باغبان حقیقی کے فضل پر تکیہ کر کے اہم فالاہم کاموں میں مشغول ہوئے۔ اب تو بے خلشِ صرصر واندیشۂ سموم اور ہی آبیاریاں ہونے لگیں۔

فکر صائب نے زمین تدقیق میں نہریں کھودیں، ذہن رواں نے زلال تحقیق کی ندیاں بہائیں، علماء واولیاء کی آنکھیں ان پاک مبارک نونہالوں کیلئے تھالے بنیں، ہوا خواہان دین وملت کی نسیم انفاس متبرکہ نے عطر باریاں فرمائیں۔ یہاں تک کہ یہ مصطفی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا باغ ہرا بھرا پھلا پھولا لہلہایا، اور اسکے بھینے پھولوں، سہانے پتوں نے چشم وکام ودماغ پر عجب ناز سے احسان فرمایا۔ الحمد للہ رب العالمین۔

اب اگر کوئی جاہل اعتراض کرے، یہ کنچھیاں جواب پھوٹیں پہلے کہاں تھیں، یہ پتیاں جواب نکلیں پہلے کیوں نہاں تھیں، یہ پتلی پتلی ڈالیاں جواب جھومتی ہیں نوپیدا ہیں، یہ ننھی ننھی کلیاں جواب مہکتی ہیں تازہ جلوہ نما ہیں، اگر ان میں کوئی خوبی پاتے تو اگلے کیوں چھوڑ جاتے، تو اس کی حماقت پر اس الہی باغ کا ایک ایک پھول قہقہہ لگائے گا کہ او جاہل! اگلوں کو جڑ جمانے کی فکر تھی، وہ فرصت پاتے تو یہ سب کر دکھاتے۔ آخر اس سفاہت کا نتیجہ یہی نکلے گا۔ کہ وہ نادان اس باغ کے پھل پھول سے محروم رہیگا۔

بھلا غور کرنے کی بات ہے۔ ایک حکیم فرزانہ کے گھر آگ لگی، اسکے چھوٹے چھوٹے بچے بھولے بھالے اندر مکان کے گھر گئے اور لاکھوں روپیہ کا مال واسباب بھی تھا، اس دانشمند نے مال کی طرف مطلق خیال نہ کیا، اپنی جان پر کھیل کر بچوں کو سلامت نکال لیا۔ یہ واقعہ چند بے خرد بھی دیکھ رہے تھے، اتفاقا ان کے یہاں بھی آگ لگ گئی۔ یہاں نرا مال ہی مال تھا کھڑے ہوئے دیکھتے رہے اور سارا مال خاکستر ہوگیا۔ کسی نے اعتراض کیا، تو بولے: تم احمق ہو، ہم اس حکیم دانشور کو آنکھیں دیکھے ہوئے ہیں، اسکے گھر آگ لگی تھی تو اس نے مال

کب نکالا تھا جو ہم نکالتے؟ مگر بے وقوف اتنا نہ سمجھے کہ اس اولوالعزم حکیم کو بچوں کے بچانے سے فرصت کہاں تھی کہ مال نکالتا، نہ یہ کہ اس نے مال نکالنا برا جانکر چھوڑ دیا۔ اللہ تعالیٰ کسی کو اوندھی سمجھ نہ دے۔ آمین

ہم نے مانا جو کچھ قرون ثلثہ میں تھا سب منع ہے۔ اب ذرا حضرات مانعین اپنی خبر لیں۔ یہ مدرسے جاری کرنا، لوگوں سے چندہ لینا، طلبہ کے لئے مطبع نول کشور سے فیصدی دس روپیہ کمیشن لیکر کتابیں منگانا، بہ تخصیص روز جمعہ بعد نماز جمعہ وعظ کا التزام کرنا، جہاں وعظ کہنے جائیں نذرانہ لینا، دعوتیں اڑانا، مناظروں کے لئے جلسے اور پنچ مقرر کرنا، مخالفین کے رد میں کتابیں چھپوانا لکھوانا، واعظوں کا شہر بشہر گشت لگانا، صحاح کے دو دو ورق پڑھ کر محدثی کی سند لینا، اور انکے سوا ہزاروں باتیں کہ اکابر واصاغر طائفہ میں بلا نکیر رائج ہیں قرون ثلثہ میں کب تھیں؟ ان پیشوایان فرقۂ جدیدہ کا تو ذکر ہی کیا ہے جو دو دو روپے نذرانہ لیکر مسئلوں پر مہر ثبت کریں، مدعی اور مدعی علیہ دونوں کے ہاتھ میں حضرت کا فتوی، حج کو جائیں تو کمشنر دہلی و بمبئی کی چٹھیاں ضرور ہوں۔ کیا یہ باتیں قرون ثلثہ میں تھیں یا تمہارے لئے پروانہ معافی آ گیا کہ جو چاہو کرو، تم پر کچھ مواخذہ نہیں، یا یہ نکتہ چیپیاں انہیں باتوں میں ہیں جنہیں تعظیم ومحبت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے علاقہ ہو، باقی سب حلال وشیر مادر۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ فتاوی رضویہ، ۱۲/۸۴تا۸۷

(۵) بدعتی کی تعظیم حرام ہے

۷۱۔ **عن** عبد اللہ بن بشر رضی اللہ تعالیٰ عنه قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: مَنْ وَقَّرَ صَاحِبَ بِدْعَةٍ اَعَانَ عَلیٰ هَدْمِ الْاِسْلَام۔

حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی بد مذہب کی توقیر کی بیشک اس نے اسلام کو ڈھادینے میں مدد کی۔ فتاوی رضویہ ۱۰/۶

۷۱۔ کنز العمال للمتقی، ۱۱۰۲، ۱/۲۱۹ ☆ اللآلی المصنوعة للسیوطی، ۱/۱۳۰
التفسیر للقرطبی، ۷/۱۳ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۵۴۵
حلیة الاولیاء لابی نعیم، ۵/۲۱۸ ☆ الفوائد المجموعة للشوکانی، ۲۱۱

۷۲۔ **عن** معاذ بن جبل رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه وسلم: مَنْ مَشٰی اِلیٰ صَاحِبِ بِدْعَةٍ لِیُوَقِّرَهٗ فَقَدْ اَعَانَ عَلیٰ هَدْمِ الْاِسْلَامِ۔

فتاوی رضویہ ۶/۱۰۴

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی بد مذہب کی طرف اسکی توقیر کرنے کو چلے اس نے اسلام کو ڈھانے میں اعانت کی۔

و فی الباب عن ام المؤمنین الصدیقة رضی اللّٰہ تعالیٰ عنها و عن ابراهیم بن میسرة رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه مرسلا۔

(۶) بدعتی جہنمی کتے ہیں

۷۳۔ **عن** أبی أمامة الباهلی رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه وسلم: أَهْلُ الْبِدَعِ كِلَابُ أَهْلِ النَّارِ۔

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گمراہ لوگ دوزخیوں کے کتے ہیں۔ فتاوی رضویہ ۵/ ۲۲۹

(۷) بدعتی بدترین مخلوق ہیں

۷۴۔ **عن** أنس بن مالك رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه وسلم: أَهْلُ الْبِدَعِ شَرُّ الْخَلْقِ وَ الْخَلِیْقَةِ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بد مذہب تمام لوگوں اور تمام جانوروں سے بدتر ہیں۔

فتاوی رضویہ ۵/ ۱۲۹

۷۲۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲ / ۹۶ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۱۲۳، ۱/۲۲۲

مجمع الزوائد للهیثمی، ۱/۱۸۸ ☆ حلیة الاولیاء لابی نعیم، ۶/۹۷

اللآلی المصنوعة للسیوطی ۱/۱۳۱ ☆

۷۳۔ کنز العمال للمتقی، ۱۰۹۵، ۱/۲۲۳ ☆ العلل المتناهیة لابن الجوزی، ۱/۱۶۳

۷۴۔ حلیه الاولیاء لابی نعیم، ۸/۲۹۱ ☆ تاریخ اصفهان لابی نعیم، ۲/۹۰

کنز العمال للمتقی، ۱۰۹۵، ۱/۲۱۸ ☆ میزان الاعتدال، ۱۳۰

(٨) گمراہ وبدعتی کی عیادت نہ کرو

٧٥۔ **عن** عبد اللّٰہ بن عمر رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسو ل اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم : لِکُلِّ اُمَّۃٍ مَجُوسٌ ،وَ مَجُوسُ اُمَّتِی الَّذِینَ یَقُولُونَ:لَا قَدَرَ ، اِنْ مَرِضُوا فَلَا تَعُودُوھُمْ وَ اِنْ مَاتُوا فَلَا تَشْھَدُوھُمْ ۔

اظہار الحق الجلی ص ١٨

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر امت میں کچھ مجوسی ہوتے ہیں اور میری امت کے مجوسی وہ لوگ ہیں جو تقدیر کے منکر۔ اگر بیمار پڑیں تو انہیں پوچھنے نہ جاؤ اور اگر مر جائیں تو انکے جنازہ پر نہ جاؤ۔ ١٢م

(٩) گمراہ اور بدعتی سے قطع تعلق کرو

٧٦۔ **عَنْ** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم قال : لَا تُجَالِسُوا اَھْلَ الْقَدَرِ وَ لَا تُفَاتِحُوھُمْ ۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تقدیر کے منکرین کے پاس نہ بیٹھو اور نہ ان سے کلام کرو۔

اظہار الحق الجلی ص ١٨

(١٠) گمراہ اور گمراہ گر کی مجلس سے بچو

٧٧۔ **عن** عمران بن حصین رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال ؛ قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم :مَنْ سَمِعَ بِالدَّجَّالِ فَلْیَنْأَ عَنْہُ ، فَوَاللّٰہِ اِنَّ الرَّجُلَ لَیَأْتِیہِ وَ ھُوَ

٧٥۔ المسند لاحمد بن حنبل، ٨٦/٢ ☆ کنز العمال للمتقی، ٥٥٥، ١١٨/١

٧٦۔ السنن لابی داؤد، السنة، ٦٤٩/٢ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ٣٠/١

المستدرک للحاکم، ٨٥/١ ☆ کنز العمال للمتقی، ٥٦٤، ١١٩/١

العلل المتناھیة لابن الجوزی، ١٤١/١ ☆ موارد الظمئان، للھیثمی، ١٨٢٥

٧٧۔ السنن لابی داؤد، الملاحم، ٥٩٣/٢ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ٤٣١/٤

المستدرک للحاکم، ٥٣١/٤ ☆ الکنی و الاسماء للدولابی، ١٧٠/١

يَحْسَبُ أَنَّهُ مُؤمِنٌ فَيَتْبَعُهُ فَمَا يَبْعَثُ بِهِ مِنَ الشُّبُهَاتِ۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو دجال کی خبر سنے اس پر واجب ہے کہ اس سے دور بھاگے۔ کہ خدا کی قسم! آدمی اسکے پاس جائے گا اور یہ خیال کرے گا کہ میں تو مسلمان ہوں (یعنی مجھے اس سے کیا نقصان پہونچے گا) وہاں اسکے دھوکوں میں پڑ کر اسکا پیرو ہو جائے گا۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

کیا دجال اسی ایک دجال اخبث کو سمجھتے ہو جو آنے والا ہے؟ حاشا! تمام گمراہوں کے داعی منادی سب دجال ہیں، اور سب سے دور بھاگنے کا حکم فرمایا، اور اس میں یہی اندیشہ بتایا ہے۔

فتاوی رضویہ جدید ۱/۷۸۲

۷۸۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالی عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم: يَكُونُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ دَجَّالُونَ كَذَّابُونَ يَأتُونَكُم مِنَ الْأَحَادِيثِ بِمَا لَا تَسْمَعُوا أَنْتُم وَ لَا آبَاءُ كُم، فَإيَّاكُمْ وَ إيَّاهُم لَا يُضِلُّونَكُم وَ لَا يَفْتِنُونَكُم۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آخر زمانے میں جھوٹے فریبی لوگ پیدا ہوں گے کہ وہ باتیں تمہارے پاس لائیں گے جو نہ تم نے سنیں اور نہ تمہارے باپ دادا نے، تو ان سے دور بھاگو اور انہیں اپنے سے دور رکھو، کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کردیں، کہیں وہ تمہیں فتنہ میں نہ ڈال دیں۔

فتاوی رضویہ جدید ۱/۷۸۲

۷۹۔ **عن** أبی ذر الغفاری رضی الله تعالی عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم: يَا أَبَا ذَرٍ! تَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ شَيَاطِيْنِ الْإِنْسِ وَ الْجِنِّ، قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَلِلْإِنْسِ شَيَاطِيْنُ؟ قَالَ: نَعَمْ۔

۷۸۔ الصحيح لمسلم، المقدمة، ۱/۱۰ ☆ كنز العمال للمتقی، ۲۹۰۲۴، ۱۰/۱۹٤
مشكل الآثار للطحاوی، ٤/۲۰٤ ☆ مشكوة المصابيح، ۱٥٤
۷۹۔ المسند لاحمد بن حنبل، ٥/۱۷۸ ☆ اتحاف السادة للزبيدی، ۸/۳۱۹
الدر المنثور للسيوطی، ۳/۳۹ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی، ۱/۱٦۰
التفسير لابن كثير، ۳/۳۱۲ ☆

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابوذر! اللہ کی پناہ چاہو انسانوں اور جنات کے شیطانوں سے، میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا انسانوں میں سے بھی شیطان ہوتے ہیں؟ فرمایا: ہاں۔

فتاوی رضویہ جدید ١/٧٨٠

﴿٣﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ہمارے حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جوامع الکلم عطا فرمائے گئے مختصر لفظ فرمائیں اور معانی کثیرہ پر مشتمل ہوں۔ شیطان دو قسم ہیں۔

(١) شیاطین الجن، کہ ابلیس لعین اور اسکی اولاد ملاعین ہیں۔ اعاذنا الله تعالىٰ والمسلمين من شرهم و شر الشياطين اجمعين۔

اے اللہ! ہم کو اور تمام مسلمانوں کو انکے شر اور تمام شیاطین کے شر سے پناہ دے۔

(٢) شیاطین الانس، کہ کفار و مبتدعین کے داعی و منادی ہیں۔ لعنهم الله و خذلهم الله ابدا ونصرنا عليهم نصرا مؤبدا۔ آمين بجاه سيدالمرسلين صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اجمعين۔ آمين

ہمارا رب عزوجل فرماتا ہے

وَ كَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَيَاطِيْنَ الْاِنْسِ وَ الْجِنِّ يُوْحِي بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُوْرًا۔

یونہی ہم نے ہر نبی کا دشمن کیا شیطان آدمیوں اور شیطان جنوں کو، آپس میں ایک دوسرے کے دل میں بناوٹ کی بات ڈالتے ہیں دھوکا دینے کیلئے ائمہ دین فرمایا کرتے: شیطان آدمی شیطان جن سے زیادہ سخت ہوتا ہے۔ آیت کریمہ میں ''شیاطین الانس'' کی تقدیم بھی اسی طرف مشیر، ایک حدیث پاک میں ہیکہ ''جب شیطان وسوسہ ڈالے اتنا کہہ کر الگ ہو جاؤ کہ تو جھوٹا ہے۔'' دونوں قسم کے شیطانوں کا علاج فرما دیا۔ شیطان آدمی ہو خواہ جن اسکا قابو اسی وقت تک چلتا ہے جب تک اسکی سنیئے۔ اور تنکا توڑ کر ہاتھ پر رکھدیجئے کہ تو جھوٹا ہے خبیث اپنا سامنہ لیکر رہ جاتا ہے۔

آج کل ہمارے عوام بھائیوں کی سخت جہالت یہ ہے کہ کسی آریہ نے اشتہار دیا کہ

اسلام کے فلاں مضمون کے رد میں فلاں وقت میں لکچر دیا جائیگا۔ یہ سننے کیلئے دوڑے چلے جاتے ہیں۔ کسی پادری نے اعلان کیا کہ نصرانیت کے فلاں مضمون کے ثبوت میں فلاں وقت ندا ہوگی یہ سننے کیلئے دوڑے چلے جاتے ہیں

بھائیو! تم اپنے نفع ونقصان کو زیادہ جانتے ہو، یا تمہارا رب عزوجل اور تمہارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم؟ انکا حکم تو یہ ہے کہ شیطان تمہارے پاس وسوسہ ڈالنے آئے تو سیدھا جواب دیدو کہ تو جھوٹا ہے۔ نہ یہ کہ تم آپ آپ دوڑ دوڑ کر انکے پاس جاؤ اور اپنے رب عزوجل، اپنے قرآن، اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں کلمات ملعونہ سنو۔

یہ آیت جو ابھی تلاوت ہوئی اسی کا تتمہ اور اسکے متصل کی آیات کریمہ تلاوت کرتے جاؤ دیکھو قرآن کریم تمہاری اس حرکت کی کیسی کیسی شناعتیں بتاتا اور ان ناپاک لکچروں نداؤں کی نسبت تمہیں کیا کیا ہدایت فرماتا ہے۔ آیت کریمہ مذکورہ کے تتمہ میں ارشاد ہوتا ہے۔

وَ لَوْ شَاءَ رَبُّكَ مَا فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ وَ مَا يَفْتَرُوْنَ ۔

اور تیرا رب چاہتا تو وہ یہ دھوکے بناوٹ کی باتیں نہ بناتے پھرتے، تو تو انہیں اور انکے بہتانوں کو یک لخت چھوڑ دے۔

دیکھو! انہیں اور انکی باتوں کو چھوڑنے کا حکم فرمایا: یا انکے پاس سننے کیلئے دوڑنے کا۔

اور سنئے! اسکے بعد کی آیت میں فرماتا ہے۔

وَ لِتَصْغٰى اِلَيْهِ اَفْئِدَةُ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ وَ لِيَرْضَوْهُ وَ لِيَقْتَرِفُوْا مَاهُمْ مُقْتَرِفُوْنَ ۔

اور اس لئے کہ ان کے دل اسکی طرف کان لگائیں جنہیں آخرت پر ایمان نہیں اور اسے پسند کریں اور جو کچھ ناپاکیاں وہ کر رہے ہیں یہ بھی کرنے لگیں۔

دیکھو! انکی باتوں کی طرف کان لگانا ان کا کام بتایا جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے، اور اسکا نتیجہ یہ فرمایا کہ وہ ملعون باتیں ان پر اثر کر جائیں اور یہ بھی ان جیسے ہو جائیں۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

لوگ اپنی جہالت سے گمان کرتے ہیں ہم اپنے دل سے مسلمان ہیں ہم پر انکا کیا اثر ہوگا حالانکہ حدیث شریف میں اس طرح کے دجالوں سے دور بھاگنے کی تعلیم گذر چکی۔

اور سنئے! اسکے بعد کی آیات میں فرماتا ہے۔

اَفَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْتَغِى حَكَماً وَّ هُوَ الَّذِىٓ اَنْزَلَ اِلَيْكُمُ الْكِتٰبَ مُفَصَّلًا وَّ الَّذِيْنَ آتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْلَمُوْنَ اَنَّهٗ مُنَزَّلٌ مِّنْ رَّبِّكَ بِالْحَقِّ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ۔ وَ تَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ صِدْقاً وَّ عَدْلاً، لَامُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۔ وَ اِنْ تُطِعْ اَكْثَرَ مَنْ فِى الْاَرْضِ يُضِلُّوْكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَ اِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ ۔ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ مَنْ يَّضِلُّ عَنْ سَبِيْلِهٖ وَ هُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ۔

تو کیا اللہ کے سوا کوئی اور فیصلہ کرنے والا ڈھونڈوں حالانکہ اس نے مفصل کتاب تمہاری طرف اتاری، اور اہل کتاب خوب جانتے ہیں کہ وہ تیرے رب کے پاس سے حق کیساتھ اتری تو خبردار! تو شک نہ کرنا۔

اور تیرے رب کی بات سچ اور انصاف میں کامل ہے کوئی اسکی باتوں کا بدلنے والا نہیں اور وہ شنوا اور دانا ہے۔

اور زمین والوں میں زیادہ وہ ہیں کہ تو انکی پیروی کرے تو وہ تجھے خدا کی راہ سے بہکا دیں۔ وہ تو گمان کے پیرو ہیں اور نری اٹکلیں دوڑاتے ہیں۔

بیشک تیرا رب خوب جانتا ہے کہ کون اسکی راہ سے بہکے گا اور وہ خوب جانتا ہے ہدایت پانیوالوں کو۔

یہ تمام آیات کریمہ انہیں مطالب کے سلسلۂ بیان میں ہیں۔ گویا ارشاد ہوتا ہے: تم جوان شیطان آدمیوں کی باتیں سننے جاؤ کیا تمہیں تلاش ہے کہ دیکھیں اس مذہبی اختلاف میں یہ منادی یا لکچرار کیا فیصلہ کرتا ہے؟ ارے خدا سے بہتر فیصلہ کس کا ہے، اس نے مفصل کتاب قرآن عظیم تمہیں عطا فرمادی۔ اسکے بعد تم کو کسی لکچر یا ندا کی کیا حاجت ہے۔

لکچر والے جو کسی کتاب دینی کا نام نہیں لیتے کس گنتی شمار میں ہیں۔ یہ کتاب والے دل میں خوب جانتے ہیں کہ قرآن حق ہے۔ تعصب کی پٹی آنکھوں پر بندھی ہے کہ ہٹ دھرمی سے مکر جاتے ہیں۔ تو تجھے کیوں شک ہوا کہ تو انکی سننا چاہے۔ تیرے رب کا کلام صدق وعدل میں بھرپور ہے۔ کل تک جو تجھے اس پر کامل یقین تھا آج کیا اس میں فرق آیا کہ اس پر اعتراض سنا چاہتا ہے۔ کیا خدا کی باتیں کوئی بدل سکتا ہے۔ یہ نہ سمجھنا کہ میرا کوئی مقال کوئی خیال خدا سے چھپ رہے گا۔ وہ سنتا جانتا ہے۔

دیکھ! اگر تو نے انکی سنی تو وہ تجھے خدا کی راہ سے بہکا دیں گے۔ یہ خیال کرتا ہے کہ انکا علم دیکھوں انکا علم کہاں تک ہے۔ یہ کیا کہتے ہیں ارے انکے پاس علم کہاں۔ وہ تو اپنے اوہام کے پیچھے لگے ہیں اور نری اٹکلیں دوڑاتے ہیں۔ جنکا تھل نہ بیڑا۔

جب اللہ تعالیٰ واحد قہار کی گواہی ہیکہ ان کے پاس نری مہمل اٹکلوں کے سوا کچھ نہیں تو انکے سننے کے کیا معنی۔ سننے سے پہلے وہی کہہ دے جو تیرے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ''کذبت'' شیطان تو جھوٹا ہے اور اس گھمنڈ میں نہ رہنا کہ مجھے کیا گمراہ کریں گے میں تو راہ پر ہوں۔ تیرا رب خوب جانتا ہے کہ کون اسکی راہ سے بہکے گا اور کون راہ پر ہے۔ تو پورا راہ پر ہوتا تو بے راہوں کی سننے ہی کیوں جاتا۔

حالانکہ تیرا رب فرما چکا۔

ذَرْهُمْ وَ مَا يَفْتَرُوْنَ ۔ چھوڑ دے انہیں اور انکے بہتانوں کو

تیرے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرما چکے۔

ایاکم وایاھم ۔ ان سے دور رہو اور انکو اپنے سے دور رکھو۔

فتاوی رضویہ جدید ۱/۷۸۳

(۱۱) آئندہ گذشتہ سے بدتر ہے

۸۰ ۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال:قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم :لَايَأتِى عَلَيكُمْ زَمَانٌ اِلَّاالَّذِىْ بَعْدَهٗ شَرٌّمِنْهُ حَتىٰ تَلْقَوْا رَبَّكُمْ

فتاوی رضویہ ۲/۱۱۰

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم پر ہر آنے والا وقت گذشتہ سے برا ہوگا یہاں تک کہ تم اپنے رب سے ملاقات کرو۔

۸۰۔ الجامع الصحيح للبخارى، الفتن ، ٢/١٠٤٧ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ٣/١١٧
الشفا للقاضى، ١/٦٦٤ ☆ فتح البارى للعسقلانى، ١٣/١٦
الدر المنتثره للسيوطى، ١٢٤ ☆ البداية و النهاية لابن كثير ، ٩/١٣٥

۸۱۔ **عن** عبد اللّٰہ بن مسعود رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم قال: أَمْسِ خَيْرٌ مِنَ الْيَوْمِ وَ الْيَوْمُ خَيْرٌ مِنَ الْغَدِ، وَ كَذٰلِكَ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گذشتہ کل آج سے بہتر ہوگا اور آج آئندہ کل سے۔ یہ سلسلہ جاری رہے گا یہاں تک کہ قیامت آجائیگی۔

فتاوی رضویہ ۲/۱۰۰

۸۱۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ٢٨٦/٧ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ٢٠/١٣

تنزیه الشریعة لابن عراق، ٢٦٨/٢ ☆

۶۔ شرک وکفر

(۱) بت پرستی کی ابتداء کس طرح ہوئی

۸۲۔ **عن** عبد اللّٰہ بن عباس رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہما قال۔ صَارَتِ الْاَوْثَانُ الَّتی كَانَتْ فِی قَوْمِ نُوْحٍ فِی الْعَرَبِ بَعْدُ، اَمَّا وَدٌّ كَانَتْ لِكَلْبٍ بِدَوْمَةِ الْجَنْدَلِ، وَ اَمَّا سُوَاعٌ كَانَتْ لِهُذَيْلٍ، وَ اَمَّا يَغُوْثُ فَكَانَتْ لِمُرَادٍ، ثُمَّ لِبَنِی غُطَيْفٍ بِالْجَوْفِ عِنْدَ سَبَا، وَ اَمَّا يَعُوْقُ فَكَانَتْ لِهَمْدَان، وَ اَمَّا نَسْرٌ فَكَانَتْ لِحِمْيَرٍ لِآلِ ذِی الْكَلَاعِ، وَ نَسْراً اَسْمَاءُ رِجَالٍ صَالِحِيْنَ مِنْ قَوْمِ نُوْحٍ، فَلَمَّا هَلَكُوْا اَوْحَى الشَّيْطَانُ اِلىٰ قَوْمِهِمْ اَنْ اَنْصِبُوْا اِلىٰ مَجَالِسِهِمُ الَّتی كَانُوا يَجْلِسُوْنَ اَنْصَابًا وَ سَمُّوْهَا بِاَسْمَاءِ هِمْ فَفَعَلُوْا فَلَمْ تُعْبَدْ حَتّٰی اِذَا هَلَكَ اُولٰئِكَ وَ تَنَحَّ الْعِلْمُ عُبِدَتْ۔ اعالی الافادۃ ص ۱۳

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام کی قوم میں جو بت پوجے جاتے تھے وہی اہل عرب نے بعد میں اپنے معبود بنا لئے، ود، بنی کلب کا بت تھا جو دومۃ الجندل کے مقام پر رکھا ہوا تھا، سواع، بنو ہزیل کا بت تھا، یغوث بنو مراد کا بت تھا، پھر بنو غطیف نے اسکو اپنا بنا لیا جو سبا کے پاس جوف میں تھا۔ یعوق ہمدان کا، اور نسر، ذوالکلاع کی آل حمیر کا بت تھا۔ یہ حضرت نوح علیہ السلام کی قوم کے نیک لوگوں کے نام ہیں۔ جب وہ وفات پا گئے تو شیطان نے انکی قوم کے دلوں میں یہ بات ڈالی کہ جن مقامات پر وہ اللہ والے بیٹھا کرتے تھے وہاں انکے مجسمے بنا کر رکھ دو۔ اور ان بتوں کے نام بھی ان نیکوں کے نام پر رکھ دو۔ لوگوں نے عقیدت کی بنیاد پر ایسا کر دیا لیکن انکو وہ پوجتے نہیں تھے جب وہ لوگ دنیا سے چلے گئے اور علم بھی کم ہو گیا تو انکی پوجا ہونے لگی۔ ۱۲ م

۸۳۔ **عن** عبید اللّٰہ بن عبد اللّٰہ بن عمیر رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالی علیہ وسلم: اَوَّلُ مَاحَدَثَتِ الْاَصْنَامُ عَلىٰ عَهْدِ نُوْحٍ وَ كَانَتِ الْاَبْنَاءُ تَبِرُّ الْآبَاءَ فَمَاتَ رَجُلٌ مِنْهُمْ فَجَزَعَ عَلَيْهِ ابْنُهٗ فَجَعَلَ لَايَصْبِرُ عَنْهُ فَاتَّخَذَ مِثَالاً عَلىٰ صُوْرَتِهٖ فَكُلَّمَا اشْتَاقَ اِلَيْهِ نَظَرَهٗ ثُمَّ مَاتَ فَفُعِلَ بِهٖ كَمَا فَعَلَ، ثُمَّ تَتَابَعُوْا

۸۲۔ الجامع الصحیح للبخاری، التفسیر، ۷۳۲/۲

۸۳۔ یہ حدیث مجھے نہیں ملی

عَلیٰ ذٰلِکَ الآبَاءِ فَقَالَ الْاَبْنَاءُ مَا اتَّخَذَ ھٰذِہٖ آبَاءُ نَااِلَّا اَنَّھَا کَانَتْ اٰلِھَتُمْ فَعَبَدُوْھَا۔

اعالی الافادہ ص ۱۳

حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب سے پہلے بت حضرت نوح علیہ الصلوۃ والسلام کے زمانہ میں ایجاد ہوئے۔ اس زمانہ میں بیٹے اپنے آباء واجداد کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آتے۔ ایک مرتبہ ایک شخص کا انتقال ہوا۔ بیٹے نے جزع فزع کی اور صبر نہیں کرسکا تو اس نے باپ کی صورت بنا کر رکھ لی۔ جب والد کو دیکھنا چاہتا اس تمثال کو دیکھ لیتا۔ پھر جب یہ مرا اسکی اولاد نے بھی ایسا ہی کیا۔ یونہی سلسلہ چل پڑا اور اس درمیان کافی آباء واجداد مر گئے۔ چنانچہ بعد کی نسل نے کہا: ہمارے آباء واجداد نے ان کے مجسمے اسی لئے بنائے تھے کہ یہ ان کے معبود تھے تو ان سب نے انکی پوجا شروع کردی۔ ۱۲م

(۲) مشرک سے میل جول منع ہے

۸۴۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: نَھَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یُّصَافِحَ الْمُشْرِکُوْنَ اَوْ یُکَنَّوْ اَوْ یَرَحَّبَ بِھِمْ۔

فتاوی رضویہ ۱۰/۶

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ کسی مشرک سے ہاتھ ملائیں، اسے کنیت سے ذکر کریں، یا اسے آتے وقت مرحبا کہیں۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ ادنی درجہ تکریم کا ہے کہ نام لیکر نہ پکارا فلاں کا باپ کہا، یا آتے وقت جگہ دینے کو آیئے کہا۔ اللہ اکبر حدیث اس سے بھی منع فرماتی ہے۔ ائمہ دین ذمی کافر کی نسبت وہ احکام تحقیر وتذلیل فرماتے ہیں کہ اسے محرر بنانا حرام، کوئی ایسا کام سپرد کرنا جس سے مسلمانوں میں اسکی بڑائی ہو حرام، اسکی تعظیم حرام، مسلمان کھڑا ہو تو اسے بیٹھنے کی اجازت نہیں، بیماری وغیرہ ناچاری کے باعث سواری پر ہو تو جہاں مسلمانوں کا مجمع آئے فوراً اتر پڑے حتی کہ

۸۴۔ حلیۃ الاولیاء لابی نعیم، ۹/ ۲۳۶ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۵۶۸

فتاوی ظہیریہ، الاشباہ والنظائر، تنویر الابصار، اور درمختار وغیر ہا معتمدات اسفار میں ہے۔

لو سلم علی الذمی تبجیلا یکفر۔ لان تبجیل الکافر کفر ۔

اگر ذمی کو تعظیما سلام کرے گا کافر ہو جائیگا کہ کافر کی تعظیم کفر ہے۔

فتاوی امام ظہیر الدین اشباہ اور درمختار وغیر ہا میں ہے۔

لو قال لمجوسی یا استاذ تبجیلا کفر۔

اگر مجوسی کو اے استاذ تعظیما کہا کافر ہو گیا۔

الحجۃ المؤتمنہ ص ۸۵

(۴) مشرک کی صحبت بری ہے

۸۵۔ **عن** سمرۃ بن جندب رضی اللّٰہ تعالی عنہ قال : قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالی علیہ وسلم :مَنْ جَامَعَ الْمُشْرِكَ وَ سَكَنَ مَعَهٗ فَاِنَّهٗ مِثْلُهٗ ۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۳۱/۹

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو مشرکوں کے ساتھ رہے وہ بھی انہیں جیسا ہے۔

۸۶ **عن** سمرۃ بن جندب رضی اللّٰہ تعالی عنہ قال ؛ قال رسو اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالی علیہ وسلم : لَا تُسَاكِنُوا الْمُشْرِكِيْنَ وَ لَا تُجَامِعُوْهُمْ، فَمَنْ سَاكَنَهُمْ اَوْ جَامَعَهُمْ فَهُوَ مِثْلُهُمْ ۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۳۱/۹

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مشرکین کی صحبت میں نہ رہو اور ان سے میل جول نہ رکھو، جس نے انکی صحبت اختیار کی یا میل جول رکھا وہ انہیں کے مثل ہے۔۱۲م

۸۵۔ السنن لابی داؤد ، کتاب الجہاد ، ۳۸۵/۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۱۰۲۹، ۳۸۳/۴

الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۲۳/۲ ☆ شرح السنۃ للبغوی، ۳۷۴/۱۰

۸۶۔ الجامع للترمذی، ، السیر ، ۱۹۴/۱ ☆ المستدرک للحاکم، ۱۴۱/۲

۸۷۔ **عن** أنس بن مالک رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : لَا تَسْتَضِیْئُوْا بِنَارِ الْمُشْرِکِیْنَ ۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۲۸۹/۹

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مشرکین کی آگ سے روشنی حاصل نہ کرو۔ ۱۲م

(۴) کفار ومشرکین کی معیت جائز نہیں

۸۸۔ **عن** قیس بن أبی حازم رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : اَلَا اِنِّی بَرِیْءٌ مِّنْ کُلِّ مُسْلِمٍ مَعَ مُشْرِکٍ ، قَالُوْا : لِمَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! قَالَ : لَا تَرَایَا نَارَهُمَا ۔

حضرت قیس بن ابی حازم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں بیزار ہوں اس مسلمان سے جو مشرکوں کے ساتھ ہو، مسلمان اور کافر کی آگ آمنے سامنے نہیں ہونی چاہیے۔

(۵) مشرکین سے عہد وپیمان نہ کرو

۸۹۔ **عن** عمرو بن العاص رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : لَا تُحْدِثُوْا فِی الْاِسْلَامِ حَلْفاً ۔

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

٨٧۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ٩٩/٣ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ٦٦/٢
کنز العمال للمتقی، ٤٣٧٥٩، ٢١/١٦ ☆ تاریخ بغداد للخطیب ۔ ٢٧٨/١
التاریخ الکبیر للبخاری، ٤٥٥/١ ☆ شرح معانی الآثار للطحاوی، ٢٦٣
السنن الکبری للبیهقی، ٢٧/١٠ ☆
٨٨۔ الجامع للترمذی ، ابو اب السیر ، ١٩٣/١ ☆ السنن للنسائی ، القیامة ، ٢١٢/٢
المعجم الکبیر للطبرانی، ١٣٤/٤ ☆ السنن الکبری للبیهقی ١٣١/٨
کنز العمال للمتقی، ١١٠٣١، ٣٨٤/٤ ☆ التفسیر لابن کثیر ، ٤١/٤
التفسیر للقرطبی، ٦٣/٨ ☆ شرح السنة للبغوی، ٣٧٣/١٠
مجمع الزوائد للهیثمی، ٣٥٣/٥ ☆
٨٩۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ٢١٣/٢ ☆

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسلام میں کوئی حلف پیدا نہ کرو۔ ١٢م

(٦) مشرک سے استعانت نہ کرو

٩٠۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت :قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : اِنَّا لا نَسْتَعِيْنُ بِمُشْرِكٍ ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہم مشرکین سے استعانت نہیں کرتے۔

فتاوی رضویہ ٦/ ٤٥٨

٩١ ۔ **عن** حكيم بن حزام رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم :اِنَّالا نقبلُ شيئاً مِنَ الْمُشرِكِيْنَ ۔

فتاوی رضویہ ٩/ ٤٥٨

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہم مشرکین سے کچھ قبول نہیں کرتے۔

﴿٢﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

لہذا امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے ایک نصرانی غلام وثیق نامی سے کہ دنیوی طور کا امانت دار تھا ارشاد فرماتے: اسلم استعن بك على امانة المسلمين ۔ مسلمان ہو جا کہ میں مسلمانوں کی امانت پر تجھ سے استعانت کروں۔ وہ نہ مانتا تو فرماتے: ہم کافر سے استعانت نہ کریں گے۔ برکات الامداد ص ٧

٩٢۔ **عن** حبيب بن يساف رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : اِنَّا لَا نَسْتَعِيْنُ بِالْمُشرِكِيْنَ عَلىٰ الْمُشرِكِيْنَ ۔

حضرت حبیب بن یساف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

٩٠۔ السنن لابن ماجه ، الاستعانة، ٢/ ٢٠٨ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ٦/ ٦٨

مشكل الآثار للطحاوى ، ٣/ ٢٣٧ ☆ السنن لابى داؤد الجهاد، ٢/ ٣٧٥

٩١۔ الجامع الصغير للسيوطى ، ١/ ١٥٢ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ٢/ ٤٠٣

المستدرك للحاكم ، ٢/ ١٢٢ ☆

٩٢۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ٣/ ٤٥٤ ☆ الجامع الصغير للسيوطى، ١/ ١٥٢

تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہم مشرکوں سے مشرکوں پر استعانت نہیں کرتے۔

۹۳۔ **عن** اُم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی اللّٰه تعالیٰ عنها قالت :ان رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وسلم خَرَجَ اِلیٰ بَدْرٍ فَتَبِعَهٗ رَجُلٌ مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ فَلَحِقَهٗ عِنْدَ الْحَمْرَةِ فقَالَ: اِنِّی اَرَدْتُ اَنْ اَتْبَعَكَ وَ اُصِیْبَ مَعَكَ ، قَالَ : تُوْمِنُ بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ ؟ قَالَ:لَا ،قَالَ: اِرْجِعْ ،فَلَنْ نَسْتَعِیْنَ بِمُشْرِكٍ، قَالَ:ثُمَّ لَحِقَهٗ عِنْدَ الشَّجَرَةِ ، فَفَرِحَ بِذٰلِكَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ كَانَ لَهٗ قُوَّةٌ وَ جَلَدٌ۔ فقال : جِئْتُ لِاَ تْبَعَكَ وَ اُصِیْبَ مَعَكَ ، قَالَ : تُوْمِنُ بَاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ؟ قَالَ: لَا ، قَالَ : اِرْجِعْ ، فَلَنْ اَسْتَعِیْنَ بِمُشْرِكٍ ،قَالَ: ثُمَّ لَحِقَهٗ حِیْنَ ظَهَرَ عَلَی الْبَیْدَاءِ، فَقَالَ لَهٗ: مِثْلَ ذٰلِكَ ، قَالَ: تُؤْ مِنُ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ : فَخرج ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جب حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بدر کوتشریف لے چلے ،سنگستان و برہ (کہ مدینہ طیبہ سے چار میل ہے)ایک شخص جسکی جرأت و بہادری مشہور تھی حاضر ہوا۔صحابہ کرام اسے دیکھ کر خوش ہوئے۔ اس نے عرض کی: میں اس لئے حاضر ہوا ہوں کہ حضور کے ہمراہ رکاب رہوں اور قریش سے جو مال ہاتھ لگے اس میں سے میں بھی پاؤں۔حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تو اللہ ورسول پر ایمان رکھتا ہے؟ کہا: نہ ،فرمایا: پلٹ جا،ہم ہرگز کسی مشرک سے مدد نہ چاہیں گے۔ پھر حضور تشریف لے چلے۔جب ذوالحلیفہ پہونچے (کہ مدینہ طیبہ سے چھ میل ہے)وہ پھر حاضر ہوا،صحابہ کرام خوش ہوئے کہ واپس آیا، وہی پہلی بات عرض کی: حضور نے وہی جواب ارشادفرمایا: کہ کیا تو اللہ ورسول پر ایمان رکھتا ہے؟ کہا: نہ،فرمایا: واپس جا،ہم ہرگز کسی مشرک سے مدد نہ لیں گے۔پھر حضور تشریف لے چلے۔جب وادی میں پہونچے وہ پھر آیا۔صحابہ کرام خوش ہوئے۔اس نے وہی عرض کی :حضور نے فرمایا: کیا تو اللہ و رسول پر ایمان لاتا ہے؟ عرض کیا: ہاں،فرمایا: ہاں اب چلو۔

۹۴۔ **عن** حبیب بن یساف رضی الله تعالیٰ عنه قال:خَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی

۹۳۔ السنن لابن ماجه ، الجهاد ، ۲۰۸/۲ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۲۱٤/۷
نصب الرایة ، للزیلعی ، ٤۲٤/۳ ☆ اتحاف السادة ، للزبیدی، ۱۰۰/۷
۹٤۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۲۳/٤ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ٤٥٤/۳
مجمع الزوائد للهیثمی، ۳۰۲/٥ ☆ التاریخ الکبیر للبخاری، ، ۲۰۹/۱

عَلَيهِ وَسَلَّمَ يُرِيْدُ وَجهاً فَاَتَيْتُ اَنَاوَرَجُلٌ مِنْ قَومِي، فَقُلْنَا: اِنَّا نَكْرَهُ اَنْ يَّشْهَدَ قَوْمُنَا مَشْهَدًا وَ لاَ نَشْهَدُهُ مَعَهُمْ ، فَقَالَ: أَسْلَمْتُمَا ؟ فَقُلْنَا: لَا، قَالَ: فَاِنَّا لاَ نَسْتَعِيْنُ بِالْمُشْرِكِيْنَ، قَالَ: فَاَسْلَمْنَا وَشَهِدْنَامَعَهُ فَضَرَبَنِي رَجُلٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ عَلىٰ عَاتِقِيْ فَقَتَلْتُ رَجُلًا ، وَ تَزَوَّجْتُ بِابْنَتِهِ بَعْدَ ذٰلِكَ ، فَكَانَتْ تَقُولُ: لَاْ عُدِمْتَ رَجُلًا وَ شَحكَ هٰذا الوِشَاحُ ، فَاَقُولُ لَهَا: لَاْ عُدِمْتُ رَجُلًا اُعْجِلَتُ اَبَاكَ اِلىٰ النَّارِ۔

حضرت خبیب بن یساف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک غزوہ (یعنی بدر) کوتشریف لئے جاتے تھے۔ میں اور میری قوم سے ایک شخص حاضر ہوئے، میں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہمیں شرم آتی ہے کہ ہماری قوم کسی معرکہ میں جائے اور ہم نہ جائیں (یہ قوم خزرج سے تھے کہ انصار سے ایک بڑا گروہ ہے) حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم دونوں مسلمان ہوئے؟ کہا: نہ، فرمایا: ہم تم مشرکوں سے مشرکوں پر مدد نہیں چاہتے۔ اس پر ہم دونوں اسلام لائے اور ہمراہ رکاب اقدس شریک جہاد ہوئے۔ ایک مشرک نے میرے کاندھے پر وار کیا تو میں نے اسے قتل کر ڈالا۔ پھر کچھ ایام بعد میں نے اسکی بیٹی سے شادی کر لی۔ وہ کہتی تھی: تم نے اپنی اس تلوار سے ایک مرد کو فنا کر دیا، تو میں کہتا: میں نے فنا نہیں کیا بلکہ تیرے باپ کو جہنم میں جلدی بھیج دیا۔

۹۵۔ **عن** أبی حمید الساعدی رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه قال: خَرَجَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلّٰى اللّٰهُ تَعَالى عَلَيهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اِذَا خَلَّفَ ثَنِيَّةَ الوِدَاعِ اِذَا كَتِيْبَةٌ ، قَالَ: مَنْ هٰؤلَاءِ ، قَالُوا: بَنِي قَينقَاع وَ هُورَهْطُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ، قَالَ: أَسْلَمُوا ؟ قَالُوا: لَا ، بَلْ هُمْ عَلىٰ دِيْنِهِمْ ، قَالَ: قُلْ لَهُمْ: فَلْيَرْجِعُوْا فَاِنَّا لَا نَسْتَعِيْنُ بِالْمُشْرِكِيْنَ۔

المحجۃ المؤتمنہ ص ۶۲

حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روز احد تشریف لے چلے۔ جب ثنیۃ الوداع سے آگے بڑھے ایک بھاری لشکر ملاحظہ فرمایا، ارشاد ہوا: یہ کون؟ عرض کی گئی: یہود بنی قینقاع قوم عبد اللہ بن سلام فرمایا: کیا اسلام لے آئے۔ عرض کی: نہ، وہ اپنے دین پر ہیں۔ فرمایا: ان سے کہہ دو لوٹ جائیں، ہم مشرکین سے

۹۵۔ السنن الکبری للبیہقی، ۹/ ۳۷

مدد نہیں مانگتے۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اسکی سند میں فضل بن موسی اور محمد بن عمرو بن علقمہ دونوں رجال جمیع صحاح ستہ سے ہیں، ثقہ ثبت وصدوق سعد بن منذر بیٹے ہیں ابوحمید ساعدی کے، ابن حبان نے انہیں ثقات میں شمار کیا، تقریب میں کہا مقبول ہے۔

۹۶ ۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : لَا تَسْتَضِيْئُوا بِنَارِ الْمُشْرِكِيْنَ ۔ المحجۃ المؤتمنہ ۶۳

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مشرکوں کی آگ سے روشنی نہ لو۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حضرت امام حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسکی معنی پوچھے گئے تو فرمایا:

لَا تَسْتَشِيْرُوا الْمُشْرِكِيْنَ فِى شَئٍ مِّنْ اُمُوْرِكُمْ ، قَالَ الْحَسَنُ: وَتَصْدِيْقُ ذٰلِكَ فِى كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالىٰ، يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوْا بِطَانَةً مِّنْ دُوْنِكُمْ لَا يَأْلُوْنَكُمْ خَبَالاً۔

ارشاد حدیث کے یہ معنی ہیں کہ مشرکوں سے اپنے کسی معاملہ میں مشورہ نہ لو۔ پھر فرمایا: اسکی تصدیق خود کلام اللہ میں موجود ہے۔ فرمایا: اے ایمان والو! غیروں کو اپنا رازدار نہ بناؤ وہ تمہاری بدخواہی میں گئی نہ کریں گے۔

اقول: یہ حدیث بھی اصول حنفیہ کرام پر حسن ہے، طبری میں اسکی سند یوں ہے۔

حدثنا ابو كريب و يعقوب بن ابراهيم قالا: حدثنا هشيم ، اخبرنا العوام حوشب عن الازهر بن راشد عن انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنهم ۔

اس سند میں ابوکریب سے عوام بن حوشب تک سب اجلۂ مشاہیر ثقہ عدول رجال جملہ صحاح ستہ سے ہیں۔ اورازہر بن راشد رجال سنن نسائی وتابعین سے ہیں۔ ان پر کسی امام معتمد

۹۶۔ المسند لاحمد بن حنبل ۳/ ۹۹ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۲/۶۶

التاریخ الکبیر للبخاری، ۱/۴۵۵ ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۳۷۵۹، ۱۶/ ۲۱

سے کوئی جرح ثابت نہیں۔ ابن معین نے جس ازہر بن راشد کی تضعیف کی ہے وہ کاہلی ہیں نہ کہ بصری۔ ان دونوں میں خود یحیی بن معین نے فرق واضح کیا ہے۔

حافظ مزی نے تہذیب میں اور حافظ عسقلانی نے تقریب میں ایسا ہی کہا: اور ازدی، کا یہ کہنا کہ یہ منکر الحدیث ہیں، تو اس سلسلہ میں عرض ہے: کہ ازدی خود مجروح ہیں اور راویان حدیث پر بلاوجہ جرح کرنے میں مشہور ومعروف ہیں نیز ازدی کا منکر الحدیث کہنا یہ جرح مبہم ہے مفسر نہیں اور ہمارے یہاں اسکا اعتبار نہیں۔

اور یہ کہنا ہے کہ ان سے راوی صرف عوام بن حوشب ہیں جسکی بنا پر تقریب میں حسب اصطلاح محدثین مجہول کہا: لیکن ہمارے یہاں اصلاً جرح نہیں۔ خصوصاً تابعین میں۔

مسلم الثبوت میں ہے

لا جرح بان له راويا و احدا و هو مجهول العين ۔

یہ کوئی جرح کی بات نہیں کہ اس سے ایک ہی شخص نے روایت کی، اسکو مجہول العین کہتے ہیں۔

فواتح الرحموت میں ہے

وقيل لا يقبل عندالمحدثين و هو تحكم ۔

اور بعض نے کہا: ایسا راوی محدثین کے نزدیک مقبول نہیں اور یہ نری زبردستی ہے۔

فصول البدائع میں ہے۔

العدالة فيما بين رواة الحديث هى الاصل ببركته و هو الغالب بينهم فى الواقع كما نشاهده، فلذا قبلنا مجهول القرون الثلثة فى الرواية ۔

راویان حدیث میں حدیث کی برکت سے عدالت ہی اصل ہے اور مشاہدہ شاہد کہ واقع میں ثقہ ہونا ہی ان میں غالب ہے۔ اسی لئے قرون ثلثہ کے مجہول کی روایت ہمارے ائمہ قبول فرماتے ہیں۔

بعض روایات کہ ان احادیث صحیحہ بلکہ آیات صریحہ کے مقابل پیش کی جاتی ہیں ان میں کوئی صحیح ومفید مدعا کے مخالف نہیں محقق علی الاطلاق نے فتح القدیر میں انہیں ذکر کر کے فرمایا۔

و لا شك ان هذه لا تقادم احاديث المنع فى القوة فكيف تعارضها۔

کوئی شک نہیں کہ یہ روایتیں قوت میں احادیث منع کو نہیں پہونچتیں تو کیونکر انکے معارض ہوسکتی ہیں۔

خود ابو بکر حازمی شافعی نے کتاب الاعتبار میں حدیث مسلم دربارۂ ممانعت روایت کر کے کہا:

و یعارضه لا یوازیه فی الصحة و الثبوت فتعذر ادعاء النسخ۔

اور اسکا خلاف جن روایتوں میں آتا ہے وہ صحت وثبوت میں انکے برابر نہیں تو ممانعت استعانت کو منسوخ ماننے کا ادعاء ناممکن ہے۔

یہ اجمالی جواب بس ہے، اور مجمل تفصیل یہ کہ یہاں دو واقعے پیش کئے جاتے ہیں جن سے احادیث منع کو منسوخ بتاتے ہیں، کہ وہ واقعۂ بدر واحد ہیں اور نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے غزوۂ خیبر میں کہ انکے کئی برس بعد ہے۔ بعض یہود بنی قینقاع سے یہود خیبر پر استعانت فرمائی۔ پھر آٹھ ہجری غزوۂ حنین میں صفوان بن امیہ سے اور وہ اس وقت مشرک تھے۔ تو اگر ان پہلے واقعات میں نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا مشرک یا مشرکوں کو رد فرمانا اس بنا پر تھا کہ حضور کو رد وقبول کا اختیار تھا جب تو حدیثوں میں کوئی مخالفت ہی نہیں، اور اگر اس وجہ سے تھا کہ مشرک سے استعانت ناجائز تھی تو ظاہر ہے کہ بعد کی حدیث نے انکو منسوخ کردیا۔ یہ تمام وکمال وکلام امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہے، کہ ان سے فتح اور فتح سے ردالمحتار میں نقل کیا اور ناواقفوں نے نہ سمجھا۔

واقعہ یہود بنی قینقاع کا جواب تو واضح ہے جو محقق علی الاطلاق اور خود حازمی شافعی نے ذکر کیا کہ وہ روایت کیا اس قابل ہے کہ احادیث صحیحہ کے سامنے پیش کی جائے؟ اس کا مخرج۔

الحسن بن عمارة عن الحکم عن مقسم عن ابن عباس ہے۔

قطع نظر انقطاع سے کہ حکم نے مقسم سے صرف چار حدیثیں سنیں جن میں یہ نہیں۔ اور امام شافعی کے نزدیک منقطع مردود ہے۔ حسن بن عمارہ متروک ہے۔ کما فی التقریب اور مرسل زہری مروی جامع ترمذی ومراسیل ابی داؤد ایک تو مرسل کہ امام شافعی کے یہاں مہمل، اور سند مراسیل میں ایک انقطاع حیات بن شریح وزہری کے درمیان ہے۔ تہذیب التہذیب میں امام احمد سے ہے۔

لم یسمع حیاۃ من الزھری ۔

دوسری مرسل زہری کا جسے محدثین پا بر ہوا کہتے ہیں۔ تیسرے ضعیف بھی کما فی الفتح ۔ یوں ہی بیہقی نے کہا: اسنادہ ضعیف و منقطع،

نصب الرایہ میں ہے۔ انہا ضعیفۃ ۔

اقول: اور کچھ نہ ہو تو اس میں یہ ہی تو ہے کہ۔ اَسْهَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالىٰ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِقَوْمٍ مِّنَ الْيَهُوْدِ قَاتَلُوا مَعَهٗ ۔

اس سے استعانت کہاں ثابت ۔ ممکن کہ انہوں نے بطور خود قتال کیا ہو۔ اور پانچواں جواب امام طحاوی سے آتا ہے کہ سرے سے قاطع استناد ہے۔

رہا قصہ صفوان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا، قبل اسلام غزوۂ حنین شریف میں ہمراہ رکاب اقدس ہونا ضرور ثابت ہے مگر ہرگز نہ ان سے قتال منقول، نہ ہی یہ کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے قتال کو فرمایا ہو، صرف اس قدر ہے کہ سو زرہ، خود، بکتر۔ اور ایک روایت میں چار سو ان سے عاریت لئے۔ اور وہ بطمع پرورش سرکار عالم مدار کہ مؤلفۃ القلوب سے تھے ہمراہ لشکر ظفر پیکر ہولئے ۔ انکی مراد بھی پوری ہوگئی اور اسلام بھی پختہ و راسخ ہوگیا ۔ سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غنائم سے اتنا عطا فرمایا اتنا عطا فرمایا کہ یہ بے اختیار کہہ اٹھے۔

و اللہ! ما طابت الانفس نبی ۔ خدا کی قسم! اتنی عطائیں خوش دلی سے دینا نبی کے سوا کسی کا کام نہیں۔ **اشھد ان لا الہ الا اللہ و اشھد ان محمد ا عبدہ و رسولہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم .**

امام ابن سعد طبقات، پھر حافظ الشان عسقلانی الاصابہ فی تمیز الصحابہ میں انہیں صفوان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نسبت فرماتے ہیں۔

لم یبلغنا انہ غزامع النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم

ہمیں روایت نہ پہونچی کہ انہوں نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کیا ہو۔ امام طحاوی مشکل الآثار میں فرماتے ہیں۔

صفوان کان معہ لا باستعانۃ منہ، ففی ھذا ما یدل علی انہ انما امتنع من الاستعانۃ بہ و بامثالہ و لم یمنعھم من القتال معہ باختیار ھم لذلک ۔

یعنی صفوان خود ہی حضور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے ساتھ ہو لئے تھے حضور نے ان سے استعانت نہ فرمائی تھی، اس میں دلیل ہے اس پر کہ حضور مشرکوں سے استعانت سے باز رہتے تھے، اور وہ اپنے اختیار سے ہمراہی میں لڑیں اس سے منع نہ فرماتے تھے۔

اسی میں ہے۔

حدثنا ابو امية قال: حدثنابشر بن الزهرانی قال: قلت لما لك: أليس ابن شهاب كَانَ يُحَدِّثُ اَنَّ صَفْوَانَ بْنَ اُمَيَّةَ سَارَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالیٰ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَشَهِدَ حُنَیْنًا وَ الطَّائِفَ وَ هُوَ كَافِرٌ، قَالَ : بَلیٰ، وَ لٰكِنْ هُوَ سَارَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالیٰ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ یَأْمُرْهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالیٰ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔

ہم سے ابوامیہ نے حدیث بیان کی کہ ہم سے بشر بن عمر زہرانی نے حدیث بیان کی کہ ہم نے امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے گزارش کی: کہ کیا زہری یہ حدیث نہ بیان کرتے تھے کہ صفوان ابن امیہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ رکاب اقدس چل کر حنین اور طائف کے غزووں میں بحالت کفر حاضر ہوئے۔ فرمایا: ہاں، وہ خود رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے ہمراہ رکاب ہو لئے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ان سے نہ فرمایا تھا

علامہ جلال الدین ابوالمحاسن یوسف حنفی معتصر میں فرماتے ہیں:

لا مخالفة بين حديث صفوان و بين قوله صلى الله تعالى عليه وسلم لا نستعين بمشرك ، لان صفوان قتاله كان باختياره دون ان يستعين به النبی صلى الله تعالى عليه وسلم ، و ان الاستعانة بالمشرك غير جائزة لكن تخليتهم للقتال جائزة لقوله تعالیٰ لا تتخذوا بطانة من دونكم ، و الاستعانة اتخاذ بطانة و قتالهم دون استعانة بخلاف ذلك۔

حضرت صفوان اور رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے اس ارشاد میں کہ ہم کسی مشرک سے مدد نہیں لیتے کچھ مخالفت نہیں، کہ صفوان کا قتال کو جانا اپنے اختیار سے تھا نہ کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ان سے استعانت فرمائی ہو، مشرک سے استعانت حرام ہے، لیکن وہ خود لڑیں تو لڑنے دینا جائز ہے۔ اسلئے کہ رب عزوجل نے فرمایا: غیروں کو اپنا رازدار نہ

بتاؤ۔ مشرک سے استعانت کرنا اسے راز دار بنانا ہے اور بلا استعانت خود اسکے لڑنے میں یہ بات نہیں۔ المحجۃ المؤتمنہ ص ۶۳ تا ۶۹

(۷) ہندوؤں کے میلے میں نہ جاؤ

٩٧۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: مَنْ كَثَّرَ سَوَادَ قَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ، وَ مَنْ رَضِيَ عَمَلَ قَوْمٍ كَانَ شَرِيْكَ مَنْ عَمِلَ بِهٖ۔ فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۹۹

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی قوم کا جتھا بڑھائے وہ انہیں میں سے ہے، اور کسی قوم کا کوئی کام پسند کرے وہ اس کام کرنیوالوں کا شریک ہے۔

٩٨۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: مَنْ سَوَّدَ مَعَ قَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ۔ فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۹۹

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی قوم کا سردار بنا وہ انہیں میں سے ہے۔

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ان کا میلا دیکھنے کیلئے جانا مطلقاً ناجائز ہے، اگر انکا مذہبی میلا ہے جس میں وہ اپنا کفر و شرک کریں گے، کفر کی آوازوں سے چلائیں گے جب تو ظاہر ہے اور یہ صورت سخت حرام منجملۂ کبائر ہے پھر بھی کفر نہیں، اگر کفری باتوں سے نافر ہے۔ ہاں معاذ اللہ، ان میں سے کسی بات کو پسند کرے یا ہلکا تو آپ ہی کافر ہے۔ اس صورت میں عورت نکاح سے نکل جائے گی اور یہ اسلام سے۔ ورنہ فاسق ہے اور فسق سے نکاح نہیں جاتا۔ پھر بھی وعید شدید ہے اور کفریات کو

٩٧۔ المطالب العالية لابن حجر، ١٦٠٥ ☆ نصب الراية للزيلعى ٣٤٦/٤
اتحاف السادة للزبيدى، ١٢٦/٦ ☆ كنز العمال للمتقى، ٢٤٧٣٥، ٢٢/٩
كشف الخفاء للعجلونى، ٣٧٨/٢ ☆ السنة لابن ابى عاصم، ٦٢٧/٢
٩٨۔ كنز العمال للمتقى، ٤٦٨١ ٢٠٩/١٠ ☆ تاريخ بغداد للخطيب، ٤١/١٠
السنة لابن ابى عاصم، ٦٢٧/٢ ☆

تماشا بنانا ضلال بعید۔

اور اگر مذہبی میلا نہیں، لہو ولعب کا ہے جب بھی ناممکن کہ منکرات وقبائح سے خالی ہو، اور منکرات کا تماشا بنانا جائز نہیں۔ شعبدہ باز بھان متی بازیگر کے افعال حرام ہیں اور اسکا تماشہ دیکھنا بھی حرام ہے کہ حرام کو تماشہ بنانا حرام ہے، خصوصا اگر کافروں کی کسی شیطانی خرافات کو اچھا جانا تو آفت اشد ہے اور اس وقت تجدید اسلام وتجدید نکاح کا حکم کیا جائیگا۔

اور اگر تجارت کیلئے جائے تو اگر میلا انکے کفر وشرک کا ہے جانا ناجائز وممنوع ہے کہ اب وہ جگہ ان کا معبد ہے اور معبد کفار میں جانا گناہ، اور اگر لہو ولعب کا ہے اور خود اس سے بچے، نہ اس میں شریک ہو، نہ اسے دیکھے، نہ وہ چیزیں بیچے جوان کے لہو ولعب ممنوع کی ہوں تو جائز ہے پھر بھی مناسب نہیں، کہ ان کا مجمع ہر وقت محل لعنت ہے، تو اس سے دوری ہی میں خیر وسلامت ہے۔ لہذا علماء نے فرمایا: کہ انکے محلہ میں ہو کر نکلے تو جلد لمکتا جائے۔

اور اگر خود شریک ہو یا تماشہ دیکھے یا انکے لہو ولعب ممنوع کی چیزیں بیچے تو آپ ہی گناہ وناجائز ہے۔

ہاں ایک صورت جواز مطلق کی ہے، وہ یہ کہ عالم انہیں ہدایت اور اسلام کی طرف دعوت کیلئے جائے جبکہ اس پر قادر ہو، یہ جانا حسن ومحمود ہے اگر چہ انکا مذہبی میلا ہو ایسا تشریف لیجانا خود حضور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے ثابت ہے۔ مشرکین کا موسم حج میں اعلان شرک ہوتا۔ لبیك، میں کہتے، لا شريك لك الا شريكا هو لك تملكه و ما ملك، جب وہ سفہاء لا شريك لك تک پہونچتے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے، و يلكم قط قط خرابی ہو تمہارے لئے بس بس۔ یعنی آگے استثناء نہ بڑھاؤ۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۱۰۰/۹

(۸) کافروں کے بت خانوں میں نہ جاؤ

۹۹۔ **عن** أسلم مولى أمير المؤمنين عمر بن الخطاب رضى اللّٰه تعالىٰ عنه قال: قال عمر: اِنّا لَا نَدْخُلُ الْكَنَائِسَ الَّتِى فِيْهَا هٰذِهِ الصُّوَرُ۔

۹۹۔ الجامع الصحيح للبخارى، الصلوة، ۶۲/۱ ☆

حضرت اسلم مولی امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے فرمایا: ہم عیسائیوں کے کلیسہ میں داخل نہیں ہوتے کہ ان میں تصویریں ہوتی ہیں۔ ۱۲م فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۴۶

(۹) مشرک کا ہدیہ قبول نہ کرو

۱۰۰۔ **عن** كعب بن مالك رضي الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: اِنِّی لَا اَقْبَلُ هَدِيَّةَ مُشْرِكٍ۔

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں مشرک کا ہدیہ قبول نہیں کرتا۔

فتاوی رضویہ ۶/۴۶

۱۰۱۔ **عن** عياض بن حمار المجاشعي رضي الله تعالىٰ عنه و كانت بينه و بين النبي صلى الله تعالى عليه وسلم معرفة قبل أن يبعث، فلما بعث النبي صلى الله تعالى عليه وسلم أهدى له هدية، قال: أحسبها اِبلا، فأبى أن يقبلها و قال: اِنَّا لَا نَقْبَلُ زَبَدَ الْمُشْرِكِيْنَ۔ فتاوی رضویہ ۹/۴۱۰

حضرت عیاض بن حمار مجاشعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انکے اور حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے درمیان بعثت سے پہلے تعارف تھا۔ جب حضور مبعوث ہوئے تو میں نے حضور کی خدمت میں ہدیہ پیش کیا۔ کہتے ہیں: مجھے خیال ہے کہ اونٹ تھا۔ حضور نے لینے سے انکار فرمادیا، اور کہا: میں مشرکین کا ہدیہ قبول نہیں کرتا۔ ۱۲م

۱۰۰۔ الجامع للترمذی، السیر، ۱/۱۹۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۴۴۸۵، ۵/۸۲۲
دلائل النبوۃ للبیہقی، ۳/۳۴۳ ☆ شرح السنۃ للبغوی، ۶/۱۰۸
تاریخ دمشق لابن عساکر، ۲/۳۹۹ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۹/۷۰
المصنف لعبد الرزاق، ۹۷۴۱، ۵/۳۸۲ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۶/۱۲۷
۱۰۱۔ الجامع للترمذی، السیر، ۱/۱۹۱ ☆ السنن لابی داؤد، الامارۃ، ۲/۴۳۴
المسند لاحمد بن حنبل، ۵/۱۶۶ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۸/۳۶۴
فتح الباری للعسقلانی، ۵/۲۳۱ ☆ التمہید لابن عبد البر ۲/۱۲
منحۃ المعبود للساعاتی، ۱۴۱۷ ☆ المصنف لابن ابی شیبۃ، ۶/۵۲۰

١٠٢۔ **عن** كعب بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه اِن عمر بن مالك الذى كان **يقال له: ملاعب الاسنة** قدم على النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم بتبوك، فعرض عليه النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم الاسلام فأبى و أهدى اِلى النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: فقال النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: اِنّالاَ نَقْبَلُ هَدِيَةَ مُشْرِكٍ۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۹۴

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ عمر بن مالک جو ملاعب الاسنہ، نیزوں سے کھیلنے والا مشہور تھا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں مقام تبوک میں آیا۔ حضور نے اس پر اسلام پیش کیا۔ اس نے انکار کردیا، اس نے حضور کی خدمت میں ہدیہ پیش کرنا چاہا لیکن حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ کہہ کر رد فرمادیا کہ ہم مشرک کا ہدیہ نہیں لیتے۔ ۱۲م

١٠٣۔ **عن** حكيم بن حزام قال: كان محمد صلى الله تعالىٰ عليه وسلم أحب رجل فى الناس اِلى فى الجاهلية، فلما تنبأ و خرج اِلى المدينة شهد حكيم بن حزام الموسم و هو كافرفوجد حلة لذى يزن تباع فاشتراها بخمسين دينارا ليهديها رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فقدم بها اِلى المدينة فأراده على قبضها هدية فأبى، قال عبيد الله: حسبت أنه قال: اِنَّا لَا نَقبَلُ شَيْئًا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ، وَ لٰكِنْ اِنْ شِئْتَ أَخَذْنَا هَا بِالثَّمَنِ، فأعطيته حين أبى على الهدية۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۹۴

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایام جاہلیت میں مجھے سب سے زیادہ عزیز ومحبوب تھے۔ جب حضور نے اعلان نبوت فرمایا اور مدینہ طیبہ ہجرت فرمائی تو میں حالت کفر ہی میں موسم حج میں گیا، وہاں میں نے یمن کے بادشاہ ذویزن کا لباس فروخت ہوتے دیکھا۔ میں نے اسکو حضور کی خدمت میں ہدیہ کرنے کیلئے پچاس دینار میں خریدلیا۔ اسکو لیکر حضور کی خدمت میں مدینہ آیا تاکہ حضور اسکو بطور ہدیہ قبول فرمالیں۔ لیکن حضور نے انکار فرمادیا۔ عبیداللہ راوی حدیث کہتے ہیں: مجھے خیال ہے کہ

١٠٢۔ المعجم الكبير للطبرانى، ١٨/١٩ ☆ المصنف لعبد الرزاق، ٣٨٢/٥

١٠٣۔ المسند لاحمد بن حنبل ٤٠٣/٣ ☆ المستدرك للحاكم، ٢٠٢/٣

مصنف ابن ابى شيبة، ٤٦٩/١٢ ☆ مجمع البحرين، ١٥١/٤

حکیم بن حزام نے کہا تھا: کہ حضور نے فرمایا: میں مشرکین سے کچھ نہیں لیتا۔ ہاں تم چاہو تو بطور قیمت ہم لے سکتے ہیں لہذا میں نے آپ کو قیمتاً پیش کر دیا۔ ۱۲م

﴿۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اسی طرح اور بھی حدیثیں ردو قبول میں وارد ہیں۔ اس بارے میں تحقیق یہ ہے کہ یہ امر مصلحت وقت و حالت ہدیہ گیرندہ و آرندہ پر ہے۔ اگر تالیف قلب کی نیت ہے اور امید رکھتا ہے کہ اس سے ہدایا و تحائف لینے دینے کا معاملہ رکھنے میں اسے اسلام کی طرف رغبت ہوگی تو ضرور لے، اور اگر حالت ایسی ہے کہ نہ لینے میں اسے کوفت پہونچے گی اور اپنے مذہب باطل سے بے زار ہوگا تو ہرگز نہ لے، اور اگر اندیشہ ہے کہ لینے کے باعث معاذ اللہ اپنے قلب میں کافر کی طرف کچھ میل یا اس کے ساتھ کسی امر دینی میں نرمی و مداہنت راہ پائے گی، اس ہدیہ کو آگ جانے اور بیشک تحفوں کا رغبت و محبت پیدا کرنے میں بڑا اثر ہوتا ہے۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۹۴

(۱۰) کافر سے ہدیہ لیا جا سکتا ہے

۱۰۴۔ **عن** عبد اللہ الھوزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : لقیت بلالا موذن رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم بحلب فقلت :یا بلال! حدثنی کیف کانت نفقة رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ؟قال: ما کان لہ شئی کنت أنا الذی اِلی ذلک منہ منذ بعث اللہ تعالیٰ حتی توفی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ، و کان اِذا أتاہ مسلما فراہ عاریا ، یامرنی فانطلق فاستقرض فاشتری لہ البردة فأکسوہ و أطعمہ حتی اعترضنی رجل من المشرکین فقال: یا بلال ! اِن عندی سعة فلا تستفرض من أحد اِلا منی ففعلت ، فلما اِن کان ذات یوم توضات ثم قمت لأؤذن بالصلوة فاِذا المشرک قد أقبل فی عصابة من التجار فلما أن رانی قال :یا حبشی! قلت : یا لباہ ، فتجھمنی و قال لی قولا غلیظا: و قال لی : أتدری کم بینک و بین الشمیر قال :قلت : قریب، قال: اِنما بینک و بینہ أربع ، فأحذک بالذی علیک فأردک لرعی الغنم کما کنت قبل ذلک ، فأخذ فی نفسی ما یأخذ فی أنفس الناس حتی اِذا صلیت العتمة رجع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

۱۰۴۔ السنن لابی داؤد، الخراج، ۲/۴۳۴ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۵/۴۲۵

إلى أهله فاستاذنت عليه فأذن لى ، قلت : يا رسو ل اللّٰه ! بأبى أنت وأُمى ، ان المشرك الذى كنت أتدين منه قال لى: كذا و كذا ۔ وليس عندك ما تقضى عنى و لا عندى وهو فاضحى فأذن نى أن أبق إلى بعض هؤلاء الأحياء الذين قد أسلموا حتى يرزق اللّٰه تعالیٰ رسوله صلى اللّٰه تعالیٰ عليه وسلم ما يقضى عنى فخرجت، حتى إذا أتيت منزلى فجعلت سيفى و جرابى و نعلى و مجنى عند راسى حتى إذا إنشق عمود الصبح الأول أردت أن أنطلق فإذا إنسان يسعى يدعوا يا بلال! أجب رسول اللّٰه صلى اللّٰه تعالیٰ عليه وسلم فانطلقت حتى أتيته فإذا أربع ركائب مناخات عليهن أحمالهن فاستاذنت فقال لى رسول اللّٰه صلى اللّٰه تعالیٰ عليه وسلم: اَبْشِرْ فَقَدْ جَاءَ كَ اللّٰهُ تَعَالیٰ بِقَضَائِكَ ، ثُم قال : أ لَمْ تَرَالرَّكَائِبَ الْمُنَاخَاتِ الْاَرْبَعِ فَقُلْتُ: بَلى ، فقا ل: اِنَّ لَكَ رِقَابَهُنَّ وَ مَا عَلَيْهِنَّ ، فَاِنَّ عَلَيْهِنَّ كِسْوَةً وَ طَعَامًا اَهْدَاهُنَّ اِلَىَّ عَظِيْمُ فِدَكِ فَاقْبِضْهُنَّ وَ اقْضِ دَيْنَكَ ، فَفعلت فذكرالحديث ثم انطلقت إلى المسجد ، فإذا رسول اللّٰه صلى اللّٰه تعالیٰ عليه وسلم قاعد فى المسجد فسلمت عليه فقال : مَا فَعَلَ مَا قِبَلَكَ ؟ قلت : قَد قضى اللّٰه كل شئ كان على رسول اللّٰه صلى اللّٰه تعالیٰ عليه وسلم فلم يبق شئ،قال :أ فَضَلَ شَئٌ ، قلت: نعم، قال:اُنْظُرْ اَنْ تُرِيْحَنى مِنْهُ فَاِنِّى لَسْتُ بِدَاخِلِ عَلىٰ أحَدٍ مِنْ أهْلِى حَتّى تُرِيْحَنى مِنْهُ ، فلما صلى اللّٰه تعالیٰ عليه وسلم العتمة دعانى فقال : مَا فَعَلَ الَّذِى قِبَلَكَ ، قال : قلت : هو معى لم ياتنا أحد، فبات رسول اللّٰه صلى اللّٰه تعالیٰ عليه وسلم فى المسجد و قص الحديث حتى اذا صلى العتمة ، يعنى من الغد د عانى قال: مَا فَعَلَ الَّذِى قِبَلَكَ ؟ قال : قلت: قد أراحك اللّٰه منه يا رسول اللّٰه! فكبر و حمد اللّٰه شفق من أن يدركه الموت و عنده ذلك ، ثم أتبعته حتى اذا جآء أزواجه فسلم على إمرة إمراة حتى أتى مبيته فهذا الذى سالتنى منه ۔

حضرت عبداللہ ہوزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت بلال حبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملاقات کی حلب میں۔ تو میں نے کہا: اے بلال! حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اخراجات کے بارے میں بیان کرو کہ کس طرح خرچ فرماتے تھے۔ حضرت بلال نے کہا: آپ کے پاس کوئی چیز نہ ہوتی تو میں ہی اسکا بندوبست کرتا۔ یہ سلسلہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تاحیات مقدسہ جاری رہا۔ حضور کے پاس اگر کوئی شخص ننگا آتا تو آپ مجھے حکم دیتے۔ میں قرض لیکر اسکو چادر خرید دیتا، پھر اسکو پہنا دیتا، اور کھانا کھلاتا۔ ایک دن ایک مشرک

ملا تو کہنے لگا: اے بلال! میرے پاس بہت مال ہے۔ لہذا میرے سوا کسی دوسرے سے تم قرض نہ لیا کرو۔ میں نے ایسا ہی کیا۔ ایک دن میں وضو کر کے اذان پڑھنے کیلئے کھڑا ہوا تو وہی مشرک سوداگروں کا ایک قافلہ لیکر آ پہونچا۔ مجھے دیکھ کر بولا: اے حبشی! میں نے کہا: میں حاضر ہوں۔ وہ سختی کرنے لگا اور نازیبا کلمات بکنے لگا اور بولا: جانتا ہے مہینہ پورا ہونے میں کتنے دن باقی ہیں۔ میں نے کہا: ہاں قریب ہے۔ بولا: دیکھ مہینے میں چار دن باقی ہیں۔ میں اپنا قرض تجھ سے لیکر چھوڑونگا، اور تجھے ایسا ہی کردونگا جیسے تو پہلے بکریاں چرایا کرتا تھا۔ حضرت بلال کہتے ہیں: میرے دل میں ایسا ملال گذرا جیسے لوگوں کے دل میں گذرتا ہے۔ پھر میں نے عشا کی نماز پڑھی اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اندر آنیکی اجازت چاہی۔ آپ نے اجازت مرحمت فرمائی۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ، میرے ماں باپ آپ پر قربان، وہ مشرک جس سے میں قرض لیا کرتا تھا۔ مجھ سے لڑا اور کچھ نازیبا کلمات سے پیش آیا، آپ کے پاس بھی اتنا مال نہیں کہ میرا قرضہ ادا ہو جائے اور نہ میرے پاس ہے۔ لہذا وہ مجھے ذلیل کریگا۔ آپ مجھے اجازت عطا فرما دیں کہ میں مدینہ سے باہر مسلمانوں کی کسی قوم کے پاس چلا جاؤ یہاں تک کہ اللہ عزوجل اپنے رسول کو اتنا مال عطا فرمائے جس سے میرا قرضہ ادا ہو جائے۔ یہ کہہ کر میں نکل آیا اور اپنے مکان پر گیا اور تلوار، موزہ جوتی اور ڈھال کو اپنے سرہانے رکھا۔ یہاں تک کہ جب پو پھٹی تو میں نے بھاگنے کا ارادہ کیا کہ اچانک کیا دیکھتا ہوں کہ ایک شخص تیزی سے آیا اور بولا: اے بلال! تم کو حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یاد فرمایا ہے۔ میں حضور کی خدمت میں حاضر آیا تو کیا دیکھتا ہوں چار جانور لدے بیٹھے ہیں، میں نے اندر آنیکی اجازت چاہی۔ آپ نے فرمایا: اے بلال! خوش ہو جاؤ، اللہ تعالیٰ نے تیرا قرض ادا کرنے کیلئے مال بھیجا ہے۔ پھر فرمایا: کیا تم نے چار جانور لدے ہوئے نہیں دیکھے ہیں؟ میں نے عرض کیا: کیوں نہیں۔ آپ نے فرمایا: جاؤ جانور بھی تم لے لو اور جوان پر اسباب لدا ہے وہ بھی لے لو۔ ان پر کپڑا اور غلہ لدا ہے جو مجھے فدک کے رئیس نے بھیجا ہے۔ جاؤ اپنا قرض ادا کردو۔ میں نے ایسا ہی کیا، پھر میں مسجد نبوی میں آیا تو میں نے دیکھا کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجد میں تشریف فرما ہیں۔ میں نے سلام کیا: آپ نے فرمایا: اس مال سے تمہیں کیا فائدہ ہوا؟ میں نے عرض کی: اللہ تعالیٰ نے وہ تمام قرض ادا کرا دیا جو مجھ پر تھا۔ آپ نے فرمایا:

اے بلال! کیا اس مال سے کچھ بچا ہے؟ میں نے کہا: ہاں، فرمایا: اس مال کو جلدی خرچ کر ڈال ۔ میں گھر نہیں جاؤنگا جب تک تو مجھے بے فکر نہیں کردیگا۔ پھر رات کو حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عشا کی نماز سے فارغ ہوئے تو مجھے بلایا، فرمایا: اے بلال! کیا ہوا وہ مال جو بچ گیا تھا؟ میں نے عرض کیا: آج پورے دن کوئی لینے والا نہیں آیا۔ اس رات حضور مسجد نبوی ہی میں رہے اور لوگوں کو احادیث مبارکہ سے نوازتے رہے۔ دوسرا دن جب ہوا اور نماز عشا سے فارغ ہوئے تو مجھے بلایا اور فرمایا: کیا ہوا وہ مال جو تیرے پاس بچ رہا تھا؟ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں نے آپ کو بے فکر کردیا، یہ سن کر حضور نے تکبیر کہی اور شکر الٰہی ادا کیا اس بات پر کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ میں انتقال کرجاؤں اور یہ مال میری ملکیت میں رہ جائے۔ پھر میں حضور کے ساتھ ہولیا، حضور اپنی ازواج مطہرات کے پاس تشریف لائے اور سب کو فرداً فرداً سلام کیا یہاں تک کہ سونے کی جگہ تشریف لائے۔ تو اے عبد اللہ! جس کے بارے میں تم نے مجھ سے پوچھا وہ یہ ہے۔

۱۰۵۔ **عن** عبد اللّٰہ بن عباس رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال : أھدی الی النبی صلی اللّٰہ تعالی علیہ وسلم بغلۃ أھداھا لہ کسری فرکبھا بحبل من شعر ثم أردفنی خلفہ ثم سار بی ملیا ثم التفت فقال : یَا غُلَامُ! قلت : لبیک یا رسول اللّٰہ ! قال : اِحْفَظِ اللّٰہَ یَحْفَظْکَ، اِحْفَظِ اللّٰہَ تَجِدْہُ أَمَامَکَ، تَعَرَّفْ اِلَی اللّٰہِ فِی الرَّخَاءِ یُعَرِّفْکَ فِی الشِّدَّۃِ، وَ اِذَا سَأَلْتَ فَاسْئَلِ اللّٰہَ، وَ اِذَا اِسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰہِ، قَدْ مَضَی الْقَلَمُ بِمَا ھُوَ کَائِنٌ فَلَوْجَھَدَ النَّاسُ اَنْ یَّنْفَعُوْکَ بِمَا لَمْ یَقْضِہُ اللّٰہُ لَکَ لَمْ یَقْدِرُوْا عَلَیْہِ، وَ لَوْ جَھَدَ النَّاسُ اَنْ یَّضُرُّوْکَ بِمَا لَمْ یَکْتُبْہُ اللّٰہُ عَلَیْکَ لَمْ یَقْدِرُوْا عَلَیْہِ، فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تَعْمَلَ بِالصَّبْرِ مَعَ الْیَقِیْنِ فَافْعَلْ، فَاِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَاصْبِرْ فَاِنَّ فِی الصَّبْرِ عَلیٰ مَا تَکْرَھُہُ خَیْرًا کَثِیْرًا ، وَاعْلَمْ اَنَّ مَعَ الصَّبْرِ النَّصْرَ، وَاعْلَمْ اَنَّ مَعَ الْکَرْبِ الْفَرَجَ ، وَاعْلَمْ اَنَّ مَعَ الْعُسْرِ الْیُسْرَ ۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹۴/۹

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں وہ خچر پیش کیا گیا جو حضور کو کسری نے ہدیہ میں بھیجا تھا۔ حضور اس پر سوار ہوئے ہاتھ میں بالوں کی رسی تھی پھر مجھے پیچھے سوار کرلیا اور مجھے تھوڑی دور لیکر چلے۔

۱۰۵۔ المستدرک للحاکم ، معرفۃ الصحابۃ ، ٦٢٣/٣

پھر میری طرف متوجہ ہو کر ارشاد فرمایا: اے بچے! میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں حاضر ہوں فرمایا: اللہ تعالیٰ کو یاد کر اللہ تعالیٰ تیری حفاظت فرمائے گا۔ اللہ تعالیٰ کو یاد کرتا رہ کہ تو اسکی رحمت اپنے سامنے پائے گا۔ اللہ تعالیٰ کو کشادگی میں یاد رکھ اللہ تعالیٰ تجھ کو تیری پریشانی میں یاد رکھے گا۔ اور جب کوئی چیز مانگے تو اللہ تعالیٰ سے مانگ، جب کسی سے مدد چاہے تو اللہ تعالیٰ سے مدد چاہ، جو کچھ ہونے والا تھا قلم لکھ کر گزر چکا۔ اگر لوگ سب ملکر بھی تجھے نفع پہونچانا چاہیں ایسی چیز سے جو تیری تقدیر میں نہیں تو نہیں پہونچا سکتے۔ اور اگر نقصان پہونچانا چاہیں ایسی چیز کا جو تیری تقدیر میں نہیں تو نہیں پہونچا سکتے۔ اگر تم سے ہو سکے تو یقین کے ساتھ صبر و رضا پر قائم رہنا ورنہ کم از کم صبر کا دامن ہاتھ سے نہ جانے دینا کہ ناپسندیدہ چیزوں پر صبر میں عظیم ثواب ہے۔ جان لو صبر کے ساتھ مدد شامل حال رہتی ہے اور پریشانی کے ساتھ کشادگی اور دشواری کے ساتھ آسانی لگی ہوئی ہے۔ ۱۲م

۱۰۶۔ **عن** أمیر المؤمنین علی کرم اللّٰہ تعالیٰ وجهه الکریم قال: أهدی کسری لرسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالی علیه وسلم فقبل منه، وأهدی قیصر فقبل منه، و أهدت له الملوك فقبل منه ۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۹۴

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں کسری نے ہدیہ بھیجا تو حضور نے قبول فرمایا۔ قیصر نے بھیجا وہ بھی قبول فرمایا۔ اور دوسرے بادشاہوں نے بھیجا وہ بھی قبول فرمایا۔ ۱۲م

(۱۱) غیر مسلم کو مذہبی امور کیلئے ملازم نہ رکھو

۱۰۷۔ **عن** عمر بن الخطاب رضی اللّٰہ تعالی عنه اِنه قیل له: اِن هنا غلاما من أهل الحیرة حافظا کاتبا، فلو اِتخذته کاتبا قال: اِتخذت اِذن بطانة من دون المؤمنین ۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۲۸۹

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ان سے کہا گیا: یہاں ایک لڑکا حیرہ کا باشندہ موجود ہے جو امین و خوشخط ہے، اگر آپ اسکو محرر بنائیں۔ آپ نے فرمایا:

۱۰۶۔ الجامع للترمذی، ۱۹۱/۲

۱۰۷۔ المصنف لابن ابی شیبة ☆ التفسیر لابن ابی حاتم

اگر میں ایسا کروں تو گویا میں مسلمانوں کے مقابل اسکو راز دار بناؤں گا۔۱۲م

۱۰۸۔ عن .... قیل لعمر بن الخطاب رضی الله تعالی عنه ههنا رجل من أهل الحیرة نصرانی لا یعرف أقوی حفظا و لا أحسن خطا منه فإن رأیت أن تتخذه کاتبا، فامتنع عمر رضی الله تعالی عنه من ذلك و قال : إذن اتخذت بطانة من غیر المؤمنین، فقد جعل عمر رضی الله تعالی عنه هذه الآیة دلیلا علی النهی عن اتخاذ النصرانی بطانة۔ فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/ ۲۸۹

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا گیا یہاں ایک حیرہ کا باشندہ نصرانی آیا ہوا ہے۔ امانت وخوشخطی میں نہایت مشہور ومعروف ہے اگر آپ چاہیں تو اسے محرر بنالیں۔ آپ نے منع فرمایا اور فرمایا: اگر میں نے ایسا کیا تو میں اسکو مسلمانوں کا راز دار بنانے والا ہوں گا۔ تو سیدنا حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے اس آیت کو اس بات پر دلیل بتایا کہ غیر مسلم کو مذہبی ودینی امور کیلئے راز دار بنانا جائز نہیں۔

﴿۸﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

کفار وغیر مسلمین سے جملہ انواع معاملت ناجائز نہیں۔ مثلا بیع وشراء، اجارہ و استجارہ وغیرہ میں کیا راز دار بنانا یا اسکی خیر خواہی پر اعتماد کرنا ہے۔ جیسے چمار کو دام دئے جوتا گٹھوالیا، بھنگی کو مہینہ دیا پاخانہ کموالیا، بزاز کو روپے دئے کپڑا مول لے لیا، آپ تاجر ہیں کوئی چیز اسکے ہاتھ بیچی دام لے لئے وغیرہ وغیرہ۔

ہر کافر حربی محارب ہے، حربی ومحارب ایک ہی ہے، جیسے جدلی ومجادل، وہ ذمی ومعاہد کا مقابل ہے۔ راز دار بنانا ذمی ومعاہد کو بھی جائز نہیں۔ امیر المؤمنین کا مذکورہ ارشاد ذمی ہی کے بارے میں ہے۔ یوں ہی موالات مطلقا جملہ کفار سے حرام ہے، حربی ہو یا ذمی۔ ہاں صرف دربارۂ بر واحسان ان میں فرق ہے۔ معاہد سے جائز ہے کہ

لَا یَنْهٰکُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِیْنَ لَمْ یُقَاتِلُوْ کُمْ فِی الدِّیْنِ ،

اللہ تمہیں ان سے منع نہیں کرتا جو تم سے دین میں نہ لڑے۔

اور حربی سے حرام کہ

۱۰۸۔ التفسیر الکبیر للرازی، ☆

اِنَّمَا یَنۡھَاکُمُ اللّٰہُ عَنِ الَّذِیۡنَ قَاتَلُو کُمۡ فِی الدِّیۡنِ ۔

اللہ تمہیں انہیں سے منع کرتا ہے جو تم سے دین میں لڑے ۔

تفسیر کبیر میں یہی فرمایا اور یہی اکثر اہل تاویل کا قول بتایا۔ اسی پر اعتماد و تعویل ہے اور ائمہ حنفیہ کے یہاں تو اس پر اتفاق جلیل ہے۔ حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم بلاشبہ رحمۃ للعلمین ہیں اور ارشاد خداوندی وَاغۡلُظۡ عَلَیۡھِمۡ کے نزول سے قبل انواع انواع کی نرمی اور عفو وصفح فرماتے۔ خود اموال غنیمت میں مؤلفۃ القلوب کا ایک سہم مقرر تھا، مگر اس ارشاد کریم نے ہر عفو وصفح کو نسخ فرمایا اور مؤلفۃ القلوب کا سہم ساقط ہوگیا۔

سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالی عنہ کے افضل الاساتذہ امام عطاء بن ابی رباح رضی اللہ تعالی عنہ جنکی نسبت امام فرماتے: میں نے ان سے افضل کسی کو نہ دیکھا۔ وہ آیت کریمہ ''وَاغۡلُظۡ عَلَیۡھِمۡ'' کے بارے میں فرماتے ہیں۔

نسخت ھذہ الایة کل شئی من العفو و الصفح ۔

اس آیت کریمہ نے نازل ہوکر ہر عفو وصفح کو منسوخ کردیا۔

قرآن عظیم نے یہود ومشرکین کو عداوت مسلمین میں سب کافروں سے سخت تر فرمایا۔

لَتَجِدَنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَۃً لِّلَّذِیۡنَ آمَنُوا الۡیَھُوۡدَ وَ الَّذِیۡنَ اَشۡرَکُوۡا۔

ضرور تم مسلمانوں کا سب سے بڑھ کر دشمن یہودیوں اور مشرکوں کو پاؤگے۔

(کنز الایمان)

مگر ارشاد خداوندی عام ہے

یَا اَیُّھَا النَّبِیُّ! جَاھِدِ الۡکُفَّارَ وَ الۡمُنَافِقِیۡنَ وَ اغۡلُظۡ عَلَیۡھِمۡ وَ مَاۡوَاھُمۡ جَھَنَّمُ وَ بِئۡسَ الۡمَصِیۡرُ ۔ اے غیب بتانے والے (نبی)! کافروں پر اور منافقوں پر جہاد کرو اور ان پر سختی فرماؤ اور ان کا ٹھکانا جہنم ہے اور کیا ہی برا انجام۔

کنز الایمان

اس آیت میں کسی کا استثناء نہ فرمایا۔ کسی وصف پر حکم کا مرتب ہونا اسکی علیت کا مشعر ہوتا ہے۔ یہاں انہیں وصف کفر سے ذکر فرماکر ان پر جہاد وغلظت کا حکم دیا۔ تو یہ سزا انکے نفس کفر کی ہے نہ کہ عداوت مومنین کی، اور نفس کفر میں وہ سب برابر ہیں۔

الکفر ملة واحدة ۔

ہاں معاہد کا استثناء دلائل قاطعہ متواترہ سے ضرورۃً معلوم و مستقر فی الاذہان کہ حکم "جاہد" سن کر اسکی طرف ذہن جاتا ہی نہیں۔ فنفس النص لم يتعلق به ابتداء كما افاده في البحر الرائق۔ تفاوت عداوت پر بنائے کار ہوتی تو یہود کا حکم مجوس سے سخت تر ہوتا حالانکہ امر بالعکس ہے، اور نصاری کا حکم یہود سے کم تر ہوتا حالانکہ یکساں ہے۔ ذمی وحربی کافر کا فرق میں بتا چکا ہوں اور یہ کہ ہر حربی محارب ہے۔

ہاں حسب حاجت ذلیل قلیل ذمیوں سے حربیوں کے مقاتلہ و مقابلہ میں مدد لے سکتے ہیں ایسی جیسے سدھائے ہوئے مسخر کتے سے شکار میں۔

امام سرخسی نے شرح جامع صغیر میں فرمایا۔

و الاستعانة باهل الذمة كالاستعانة بالكلاب۔

اور بروایت امام طحاوی ہمارے ائمہ مذہب امام اعظم و صاحبین وغیرہم رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اس میں بھی کتابی کی تخصیص فرمائی مشرک سے استعانت مطلقا ناجائز رکھی اگرچہ ذمی ہو۔ ان مباحث کی تفصیل جلیل المحجۃ المؤتمنہ میں ملاحظہ ہو۔

رہا کافر طبیب سے علاج کرانا خارجی یا ظاہر مکشوف علاج جس میں اسکی بدخواہی نہ چل سکے وہ تو لَا یَالُوْنَکُمْ خَبَالًا، سے بالکل بے علاقہ ہے۔ اور دنیاوی معاملات بیع و شراء، اجارہ و استجارہ کی مثل ہے۔ ہاں اندرونی علاج جس میں اسکے فریب کو گنجائش ہو۔ اس میں اگر کافروں پر یوں اعتماد کیا کہ انکو اپنی مصیبت میں ہمدرد، اپنا ولی خیر خواہ اپنا مخلص با اخلاص، خلوص کے ساتھ ہمدردی کر کے اپنا ولی دوست بنانے والا اور اسکی بے کسی میں اسکی طرف اتحاد کا ہاتھ بڑھانے والا جانا تو بیشک آیت کریمہ کا مخالف ہے، اور ارشاد آیت جان کر ایسا سمجھا تو نہ صرف اپنی جان بلکہ جان وایمان وقرآن سب کا دشمن۔ اور انہیں اسکی خبر ہو جائے اور اسکے بعد واقعی دل سے اسکی خیر خواہی کریں تو کچھ بعید نہیں کہ وہ تو مسلمان کے دشمن ہیں اور یہ مسلمان ہی نہ رہا۔ فانہ منہم، ہوگیا، انکی تو دلی تمنا یہی تھی۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

وَدُّوْا لَوْ تَکْفُرُوْنَ کَمَا کَفَرُوْا فَتَکُوْنُوْنَ سَوَاءً۔

انکی آرزو ہے کہ کسی طرح تم بھی انکی طرح کافر بنو تو تم اور وہ ایک ہو جاؤ۔ مگر الحمد للہ

کوئی مسلمان آیت کریمہ پر مطلع ہوکر ہرگز ایسا نہ جانے گا۔ اور جانے تو آپ ہی اس نے تکذیب قرآن کی۔ بلکہ یہ خیال ہوتا ہے کہ یہ ان کا پیشہ ہے۔ اس سے روٹیاں کماتے ہیں۔ ایسا کریں تو بدنام ہوں، دوکان پھیکی پڑے، کھل جائے تو حکومت کا مواخذہ ہو، سزا ہو، یوں بد خواہی سے باز رہتے ہیں۔ تو اپنے خیر خواہ ہیں نہ کہ ہمارے۔ اس میں تکذیب نہ ہوئی، پھر بھی خلاف احتیاط و شنیع ضرور ہے۔ خصوصا یہود و مشرکین سے، خصوصا سربرآوردہ مسلمان کو، جس کے کم ہونے میں وہ اشقیاء اپنی فتح سمجھیں، وہ جسے جان و ایمان دونوں عزیز ہیں اسکے بارے میں آیت کریمہ

لَا تَتَّخِذُوْا بِطَانَةً مِّنْ دُوْنِكُمْ لَا يَاْلُوْنَكُمْ خَبَالًا ۔

کسی کافر کو راز دار نہ بناؤ وہ تمہاری بدخواہی میں گئی نہ کریں گے۔

اور آیت کریمہ

وَ لَمْ يَتَّخِذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَ لَا رَسُوْلِهٖ وَ لَا الْمُؤْمِنِيْنَ وَلِيْجَةً ۔

اللہ و رسول اور مسلمانون کے سوا کسی کو دخیل کار نہ بناؤ

اور حدیث مذکور

وَ لَا تَسْتَضِيْئُوْا بِنَارِ الْمُشْرِكِيْنَ ۔

مشرکوں کی آگ سے روشنی نہ لو

بس ہیں، اپنی جان کا معاملہ اسکے ہاتھ میں دینے سے زیادہ اور کیا راز دار و دخیل کار اور مشیر بنانا ہوگا۔

امام محمد بن محمد ابن الحاج عبدری مکی قدس سرہ مدخل میں فرماتے ہیں۔

سخت ترقبیح و شنیع ہے وہ جسکا ارتکاب آجکل بعض لوگ کرتے ہیں، کافر طبیب اور سیتے سے علاج کرانا، جن سے بھلائی اور خیر خواہی کی امید درکنار یقین ہے کہ جس مسلمان پر قابو پائیں اسکی بدسگالی کریں گے اور اسے ایذا پہونچائیں گے، خصوصا جبکہ مریض دین یا علم میں عظمت والا ہو۔

پھر فرمایا۔

وہ مسلمان کو کھلے ضرر کی دوا نہیں دیتے کہ یوں تو انکی بدخواہی ظاہر ہوجائیگی اور انکی

روزی میں خلل آئے گا۔ بلکہ مناسب دوا دیتے اور اس میں اپنی خیر خواہی وفن دانی ظاہر کرتے ہیں۔ اور کبھی مریض اچھا ہوجاتا ہے جس میں انکا نام ہو اور معاش خوب چلے، پھر اسی کے ضمن میں ایسی دوا دیتے ہیں کہ فی الحال مریض کو نفع دے اور آئندہ ضرر لائے یا ایسی دوا کہ اس وقت مرض کھودے مگر جب مریض جماع کرے مرض لوٹ آئے اور مرجائے۔ یا ایسی کہ اس وقت مریض کھڑا ہوجائے اور ایک مدت سال بھر یا کم وبیش کے بعد اپنا رنگ لائے اور ان کے سوا انکے فریبوں کے اور بہت طریقے ہیں، پھر جب مرض پلٹا تو اللہ کا دشمن یوں بہانے بناتا ہے کہ یہ جدید مرض ہے اس میں میرا کیا اختیار ہے، اور مریض کی حالت پر افسوس کرتا ہے، پھر صحیح نافع نسخے بتاتا ہے مگر جب بات ہاتھ سے نکل گئی کیا فائدہ۔ تو اس وقت خیر خواہی دکھاتا ہے جب اس سے نفع نہیں۔ دیکھنے والے اسے خیر خواہ سمجھتے ہیں حالانکہ وہ سخت تر بدخواہ ہے۔ تمام دشمنیوں کا زوال ممکن ہے مگر عداوت دینی کہ یہ نہیں جاتی

پھر فرمایا:

وہ کبھی عوام کے علاج میں خیر خواہی کرتے ہیں اور یہ بھی انکا مکر ہے کہ ایسا نہ کریں تو شہرت کیسے ہو، روٹیوں میں فرق آئے، اور کبھی لوگ انکے فریب پر چرچ جائیں۔ یوں ہی یہ فریب ہے کہ بعض رئیسوں کا علاج اچھا کرتے ہیں کہ شہرت حاصل ہو اور اسکے اور اسکے جلیسوں کی نگاہ میں وقعت ہو۔ پھر علماء وصلحاء کے قتل کا موقع ملے اور ایسے اب موجود وظاہر ہیں، اور کبھی علماء وصلحاء کے علاج میں بھی خیر خواہی کرتے ہیں اور یہ بھی فریب ہے کہ مقصود ساکھ بندھن ہے۔ پھر جس عالم یا دیندار کا قتل مقصود ہے اسکی راہ ملنا اور یہ انکا بڑا مکر ہے۔

پھر ابن حاج مکی نے اپنے زمانہ کا ایک واقعہ ثقہ معتمد کی زبانی بیان فرمایا: کہ مصر میں ایک رئیس کے یہاں ایک یہودی طبیب تھا، رئیس نے کسی بات پر ناراض ہوکر اسے نکال دیا، وہ خوشامدیں کرتا رہا یہاں تک کہ رئیس راضی ہوگیا، کافر وقت کا منتظر رہا پھر رئیس کو کوئی سخت مرض ہوا۔ میں طبیب مغربی سے طب پڑھ رہا تھا لوگ انہیں بلانے آئے۔ انہوں نے عذر کیا، لوگوں نے اصرار کیا، لہذا گئے اور مجھے فرما گئے میرے آنے تک بیٹھے رہنا۔ تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی کہ کانپتے تھراتے واپس آئے۔ میں نے کہا خیر ہے۔ فرمایا: میں نے پوچھا کہ یہودی نے کیا نسخہ دیا؟ معلوم ہوا کہ وہ رئیس کا کام تمام کرچکا ہے۔ اندر نہ گیا کہ ایک تو اسکے بچنے کی امید نہیں، پھر

یہ اندیشہ کہ یہودی کہیں میرے ذمہ نہ رکھدے، کل تک نہ بچے گا، وہی ہوا کہ صبح تک اسکا انتقال ہوگیا۔

پھر فرمایا:

بعض لوگ کافر طبیب کے ساتھ مسلمان طبیب کو بھی شریک کرتے ہیں کہ جو نسخہ وہ بتائے مسلمان کو دکھالیں یوں اسکے مکر سے امن سمجھتے ہیں، اور اس میں کچھ حرج نہیں جانتے، حالانکہ یہ بھی چند وجوہ سے کچھ نہیں۔ ایک تو ممکن کہ جو دوا کافر نے بتائی اس وقت مسلمان طبیب کے خیال میں اسکا ضرر نہ آئے۔ پھر اسکی دیکھا دیکھی اور مسلمان بھی کافر سے علاج کرائیں گے، فیس وغیرہ جو اسے دی جائے وہ اسکے کفر پر مدد ہوگی۔ مسلمان کو اسکے لئے تواضع کرنی پڑے گی علاج کی ناموری سے کافر کی شان بڑھیگی خصوصا اگر مریض رئیس تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انکی تحقیر کا حکم دیا اور یہ اسکا عکس ہے۔ پھر ان سب وجوہ کے ساتھ یہ ہے کہ اس سے انکے ساتھ انس اور کچھ محبت پیدا ہوجاتی ہے اگرچہ تھوڑی ہی سہی، سوا اسکے جسے اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے اور وہ بہت کم ہیں۔ اور کافر سے انس اہل دین کی شان نہیں۔

ان امام ناصح رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ان نفیس بیانوں کے بعد زیادت کی حاجت نہیں اور بالخصوص علماء وعظمائے دین کیلئے زیادہ خطر کا مؤید۔

امام مارزی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا واقعہ ہے، علیل ہوئے، ایک یہودی معالج تھا، اچھے ہوجاتے پھر مرض عود کرتا کئی بار یونہی ہوا۔ آخر اسے تنہائی میں بلاکر دریافت فرمایا۔ اس نے کہا: اگر آپ سچ پوچھتے ہیں تو ہمارے نزدیک اس سے زیادہ کوئی کارثواب نہیں کہ آپ جیسے امام کو مسلمانوں کے ہاتھ سے کھودیں۔ امام نے اسے دفع فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے شفا بخشی۔ پھر امام نے طب کی طرف توجہ فرمائی۔ اس میں تصانیف کیں اور طلبہ کو حاذق اطباء کردیا۔ مسلمانوں کو ممانعت فرمادی کہ کافر طبیب سے کبھی علاج نہ کرائیں۔ یہود کے مثل مشرکین ہیں کہ قرآن عظیم نے دونوں کو ایک ساتھ مسلمانوں کا سب سے سخت تر دشمن بتایا۔ اور لا یالونکم خبالا تو عام کفار کیلئے فرمایا۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۲۹۲/۹

(۱۱) ذمی کافر سے برتاؤ میں نرمی کرو

١٠٩۔ **عن** الصحابة رضی اللّٰه تعالیٰ عنهم عن النبی صلی اللّٰه تعالیٰ عیه وسلم قال: أَلَامَنْ ظَلَمَ مُعَاهِدًا اَوِ انْتَقَصَهٗ اَوْ كَلَّفَهٗ فَوْقَ طَاقَتِهٖ وَ أَخَذَ مِنْهُ شَيْئًا بِغَيْرِ طِيْبِ نِفْسٍ فَاَنَا حَجِيْجَةٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۔ اراءۃ الادب ص ٥

صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خبردار جس نے ذمی کافر پر ظلم کیا، نقصان پہونچایا، طاقت سے زیادہ کام لیا یا بغیر رضا اس کا تھوڑا سا بھی مال لیا کل قیامت میں اس سے میں جھگڑا کرونگا۔

(۱۲) ذمی کو تکلیف پہونچانا جائز نہیں

١١٠۔ **عن** عبد اللّٰه بن مسعود رضی اللّٰه تعالی عنه قال: قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالی علیه وسلم: مَنْ آذٰى ذِمِّيًا فَاَنَا خَصْمُهٗ، وَ مَنْ كُنْتُ خَصْمَهٗ خَصَمْتُهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۔ فتاوی رضویہ حصہ دوم ٩/٣٠٢

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی ذمی کافر کو تکلیف پہونچائی تو میں اسکا مخالف ہوں، اور جس کا میں مخالف ہوا تو اسکا اظہار قیامت کے دن ہوگا۔ ۱۲م

(۱۳) مرتد کی سزا قتل ہے

١١١ ـ **عن** عبد اللّٰه بن عباس رضی اللّٰه تعالی عنهما قال: قال رسول اللّٰه

١٠٩۔ السنن لابی داؤد، الخراج، ٤٣٣/٢
١١٠۔ تاریخ بغداد للخطیب، ٣٧٠/٨ ☆ كنز العمال للمتقی، ١٠٩١٣، ٣٦٢/٤
الاسرار المرفوعة للقاری، ٤٨٢ ☆ الموضوعات لابن الجوزی، ٣٦/٢
تنزیه الشریعة لابن عراق، ١٨١/٢ ☆ اللآلی المصنوعة للسیوطی، ٧٨/٢
١١١۔ الجامع الصحیح للبخاری، الجهاد، ٤٢٣/١ ☆ الجامع للترمذی، الحدود، ١٧٦/١
السنن لابن ماجه، ١٨٥/٢ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ٥٢٠/٢
السنن لابی داؤد، الحدود ٥٩٨/٢ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ٢٣١/٥
السنن للنسائی، المحاربة ١٥١/٢ ☆ المستدرك للحاكم، ٥٣٨/٣
السنن الكبری للبیهقی، ١٩٥/٨ ☆ المعجم الكبیر للطبرانی، ٣٣٠/١٠
السنن للدار قطنی، ١١٣/٣ ☆ بدائع المنن للساعاتی، ١٥٨٠/٤

صلی اللّٰہ تعالی علیه وسلم: مَنْ بَدَّلَ دِيْنَهٗ فَاقْتُلُوْهُ۔ فتاوی رضویہ ۲۲/۱۲

حضرت عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اپنا دین بدل دے اسے قتل کردو۔

(۱۴) معظم دینی کی تصویر سخت حرام وکفر انجام ہے

۱۱۲۔ **عن** أبی جعفر بن المهلب رضی اللّٰہ تعالی عنه قال: کان ود رجلا مسلما و کان محببا فی قومه فلما مات عسکروأحول قبر ه فی أرض بابل و جزعوا علیه ، فلما رأی إبلیس جزعهم علیه تشبه فی صورة إنسان ثم قال: أری جزعکم علی هذا ، فهل لکم أن أصورکم مثله فیکون فی نادیکم فتذکرونه به؟ قالوا: نعم ، فصور لهم مثله فوضعوه فی نادیهم و جعلو یذکرو نه، فلما رأی ما لهم من ذکره قال: هل لکم أن أجعل لکم فی منزل کل رجل منکم تمثالا مثله فیکون فی بیته فتذکرونه ، قالوا: نعم، فصور لکل أهل بیت تمثا لا مثله فأقبلوا فجعلوا یذکرونه به،قال:و أدرك أبنآء هم فجعلوا یرون ما یصنعون به وتناسلوا و درس أمر ذکرهم إیاه حتی إتخذوه آلها یعبدونه من دون الله ، قال : و کان أول ما عبد غیر اللّٰہ فی الارض و الصنم الذی سموه بود۔ فتاوی رضویہ حصہ دوم ۴۷/۹

حضرت ابو جعفر بن مہلب رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ ود نام کے ایک صاحب ایمان شخص تھے جو اپنی قوم میں نہایت محبوب ومعزز رہے۔ جب انکا انتقال ہوا تو لوگ زمین بابل میں ان کی قبر کے پاس جمع ہوئے اور نہایت جزع فزع کی۔ ابلیس مردود نے جب یہ دیکھا تو انسانی شکل میں آکر بولا: میں تمہارا جزع فزع دیکھ رہا ہوں، تو کیا میں تمہارے لئے انکی تصویر بنادوں۔ کہ وہ تمہاری مجلس میں رہے جس سے تم انکو یاد کرتے رہو۔ بولے: ہاں، چنانچہ اس نے تصویر بنادی اور لوگوں نے اپنی مجلس میں اسے رکھ لیا اور اسکی یادگار مناتے رہے ، پھر جب ابلیس نے اسکی یاد کے ساتھ انکا شغف دیکھا تو کہنے لگا: کیا میں تم میں سے ہر ایک

نصب الراية للزيلعي، ٤٠٧/٣ ☆ المصنف لابن ابی شیبة ، ١٣٩/١٠

مجمع الزوائد للهیثمی، ، ٢٦١/٦ ☆ المصنف لعبد الرزاق، ٩٤١٣، ٢١٣/٥

شرح السنة للبغوی، ٢٣٨/١٠ ☆ تلخیص الحبیر لابن حجر ، ١٨٣/٣

١١٢۔ التفسیر لعبد بن حمید،

کے گھر کے لئے ایسی ہی تصویر بنادوں کہ تم میں سے ہر ایک اپنے گھر میں یادگار مناتا رہے ؟ بولے: ہاں، لہذا ہر گھر کیلئے اس نے تصویر بنادی تو سب اس پر جھک گئے اور یادگار مناتے رہے۔ پھر انکی اولاد میں بھی نسلا بعد نسل یہ سلسلہ جاری رہا۔ اور ابلیس انکو یہ سبق پڑھاتا رہا یہاں تک کہ انہوں نے اس تصویر کو اللہ تعالیٰ کے سوا اپنا ایک دوسرا معبود بنالیا، چنانچہ زمین میں یہ سب سے پہلا بت تھا جسکی عبادت ہوئی اور اس طرح غیر خدا کی عبادت کا رواج پڑا۔ ۱۲ام

۱۱۳۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت: لما اشتكى النبى صلى الله تعالى عليه وسلم ذكر بعض نسائه كنيسة رأتها بأرض الحبشة يقال لهامارية، و كانت أم سلمة و أم حبيبة أتتاأرض الحبشة فذ كرتا من حسنها و تصاوير فيها فرفع رأسه فقال: أُولَئِكَ اِذَا مَاتَ مِنهُمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ بَنَوا عَلىٰ قَبرِهِ مَسجِدًا ثُمَّ صَوَّرُوا فِيهِ تِلكَ الصُّوَرَ و أُولَئِكَ شِرَارُ الخَلقِ عِندَ اللّٰهِ ۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم، ۹/۴۷

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیمار ہوئے تو آپکی بعض ازواج مطہرات نے حبشہ میں واقع ماریہ نامی ایک گرجے کا تذکرہ کیا۔ حضرت ام سلمہ اور حضرت ام حبیبہ حبشہ تشریف لے گئی تھیں انہوں نے اسکی خوبصورتی اور اس میں آویزاں تصویروں کا ذکر بھی کیا، آپ نے یہ سنکر سر اٹھایا اور فرمایا: یہ وہ لوگ ہیں کہ جب ان میں کوئی نیک مرد انتقال کر جاتا تو اسکی قبر پر مسجد بناڈالتے اور اسکی تصویر بنا کر آویزاں کرتے یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بدترین مخلوق ہیں۔

﴿۹﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

معظم دین کی تصویر زیادہ موجب وبال ونکال ہے کہ اسکی تعظیم کی جائیگی۔ اور تصویر ذی روح کی تعظیم خاصی بت پرستی کی صورت اور گویا ملت اسلامی سے صریح مخالفت ہے، ابھی حدیث سن چکے کہ وہ اولیاء ہی کی تصویریں رکھتے تھے جن پر انکو بدترین خلق فرمایا۔ انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام سے بڑھ کر کون معظم دین ہوگا۔ اور نبی بھی کون شیخ الانبیاء خلیل کبریا سیدنا

۱۱۳۔ الجامع الصحیح للبخاری، الجنائز، ۱/۱۷۹ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ۶/۵۱
المسند لابی عوانة، ۱/۴۰۰ ☆ البدایة و النهایة لابن کثیر، ۱/۱۰۶

ابراہیم علی ابنہ الکریم وعلیہ افضل الصلوۃ والتسلیم کہ ہمارے حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے بعد تمام جہاں سے افضل واعلی ہیں۔ انکی اور حضرت سیدنا اسمعیل ذبیح اللہ وحضرت بتول مریم علیہم الصلوۃ والسلام کی تصویریں دیوار کعبہ پر کفار نے نقش کی تھیں جب مکہ معظمہ فتح ہوا حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ کو پہلے بھیج کروہ سب محو کرادیں۔ جب کعبہ معظمہ میں تشریف فرما ہوئے بعض کے نشان کچھ باقی پائے۔ پانی منگا کر بنفس نفیس انہیں دھو دیا۔ اور بنانے والوں کو قاتل اللہ فرمایا۔ اللہ انہیں قتل کرے۔

اقول وباللہ التوفیق: یہاں ایک نکتہ بدیعہ ہے جس پر تنبیہ لازم، یہاں چار صورتیں ہیں۔

اول: تصویر کی توہین۔ مثلا فرش پا انداز میں ہونا کہ اس پر چلیں۔ پاؤں رکھیں، یہ جائز ہے اور مانع ملائکہ نہیں۔ اگر چہ بنانا اور بنوانا ایسی تصویروں کا حرام ہے۔ کما فی الحلیہ والبحر وغیرھا۔

دوم: جس چیز میں تصویر ہو اسے بلا اہانت رکھنا مگر وہ ترک اہانت بوجہ تصویر نہ ہو بلکہ اور سبب سے، جیسے روپے کو سنبھال کر رکھنا، زمین پر پھینک نہ دینا۔ کہ یہ بوجہ تصویر نہیں بلکہ بسبب مال ہے۔ اگر سکہ میں تصویر نہ ہوتی جب بھی وہ ایسی ہی احتیاط سے رکھا جاتا، یہ بحال ضرورت جائز ہے۔ جس طرح روپے میں کہ تکریم تصویر مقصود نہیں اور بے تصویر کے یہاں چلتا نہیں اور اس سے تصویر مٹائیں تو چلے گا نہیں۔ الضرورات تبیح المحظورات یونہی اسٹامپ کی تصویریں اور ڈاک کے ٹکٹ کہ اگر انکی تصویر ایسی چھوٹی نہ ہوں کہ زمین پر رکھ کر کھڑے ہو کر دیکھنے سے تفصیل اعضاء ظاہر نہ ہو، جیسے اشرفی مہر۔ اسکے رکھنے کا ویسے ہی جواز ہے کہ اسکی تصویریں ایسی ہی چھوٹی ہیں۔ اور بلاضرورت داخل کراہت کہ اگر چہ ترک اہانت دوسری وجہ سے ہے مگر لازم تو تصویر کی نسبت بھی آیا۔ حالانکہ ہمیں اسکی اہانت کا حکم ہے۔ تو ترک اہانت میں ترک حکم ہے اور ضرورت نہیں کہ حکم جواز لائے، چاقو وغیرہا پر جو تصویریں ہوتی ہیں وہ اسی حکم میں داخل ہیں۔ اگر بڑی ہیں تو انہیں مٹادے یا کاغذ وغیرہ لگادے ورنہ مکروہ ہے۔ یہ بھی اس وقت کہ رکھنے والے کو اس شی سے کام ہو تصویر مقصود نہ ہو ورنہ صورت سوم میں داخل ہوگا۔

سوم: ترک اہانت بوجہ تصویر ہی ہو مگر تصویر کی خاص تعظیم مقصود نہ ہو جیسے جہال زینت و

آرائش کے خیال سے دیواروں پر تصویریں لگاتے ہیں یہ حرام ہے اور مانع ملائکہ علیہم الصلوۃ والسلام ہے کہ خود صورت ہی کا اکرام مقصود ہوا اگرچہ اسے معظم وقابل احترام نہ جانا۔

چہارم: صرف ترک اہانت نہ ہو بلکہ بالقصد تصویر کی عظمت وحرمت کرنا اسے معظم دینی سمجھنا ، اسے تعظیما بوسہ دینا، سر پر رکھنا، آنکھوں سے لگانا، اسکے سامنے دست بستہ کھڑا ہونا، اسکے لائے جانے پر قیام کرنا اسے دیکھ کر سر جھکانا۔ وغیرہ ذلک افعال تعظیم بجالانا۔ یہ سب سے اخبث اور قطعا یقینا اجماعا اشد حرام وسخت کبیرۂ ملعونہ ہے اور صریح کھلی بت پرستی سے ایک ہی قدم پیچھے ہے۔ اسے کسی حال میں کوئی مسلمان حلال نہیں کہہ سکتا۔ اگرچہ لاکھ مقطوع یا صغیر یا مستور ہو۔ یہ قیدیں سب صورت سوم تک تھیں۔ قصداً تعظیم تصویر ذی روح کی حرمت شدیدہ عظیمہ میں نہ کوئی قید ہے۔ نہ کسی مسلمان کا خلاف متصور۔ بلکہ قریب ہے کہ اسکی حرمت شدیدہ اس ملت حنفیہ کے ضروریات سے ہو تو اسکا استحسان بلکہ صرف استحلال یعنی جائز جاننا ہی سخت امر عظیم کا خطرہ رکھتا ہے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۶۲

۷۔ تکفیر

(۱) کسی گناہ کی وجہ سے تکفیر نہ کرو

١١٤۔ **عن** عبد الله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما قال۔ قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : كُفُّوا عَنْ أَهْلِ **لاَ اِلٰهَ اِلاّ اللّٰهُ**، لاَ تُكَفِّرُوْهُمْ بِذَنْبٍ، فَمَنْ أَكْفَرَ اَهْلَ **لاَ اِلٰهَ اِلاّ اللّٰهُ** فَهُوَ اِلَى الْكُفْرِ أَقْرَبُ۔ فتاوی رضویہ ۵/۵۹۶

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: **لا اله الا الله**، کہنے والوں کو کافر کہنے سے زبان روکو، انہیں کسی گناہ پر کافر نہ کہو۔ کیونکہ **لا اله الا الله** کہنے والوں کو جو کافر کہے گا وہ خود کفر سے قریب ہو جائیگا۔

١١٥۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : ثَلٰثٌ مِّنْ أَصْلِ الْاِيْمَانِ ، اَلْكَفُّ عَمَّنْ قَالَ **لاَ اِلٰهَ اِلاّ اللّٰهُ**، وَ لاَ يُكَفِّرُ بِذَنْبٍ ، وَ لاَ يُخْرِجُهُ مِنَ الْاِسْلاَمِ بِعَمَلٍ ، وَ الْجِهَادُ مَا ضٍ مُنْذُ بَعَثَنِى اللّٰهُ تَعَالىٰ اِلىٰ اَنْ يُّقَاتِلَ آخِرُ اُمَّتِى الدَّجَالَ، لاَ يُبْطِلُهُ جَوْرُ جَائِرٍ وَ لاَ عَدْلُ عَادِلٍ ، وَا لْاِيْمَانُ بِالْاَقْدَارِ۔ فتاوی رضویہ ۵/۵۹۶

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین چیزیں اصل ایمان میں داخل ہیں۔ **لا اله الا الله** کہنے والوں سے زبان کو روکنا، اسے کسی گناہ کے سبب کافر نہ کہنا، اور کسی عمل پر اسلام سے خارج نہ کہنا، اور حکم جہاد میری بعثت سے جاری ہے یہاں تک کہ میرا آخری امتی دجال سے قتال کرے، کوئی ظالم یا عادل بادشاہ اسکو منسوخ نہیں کرسکتا، اور تقدیر پر ایمان لانا۔ ۱۲م

١١٤۔ المعجم الكبير للطبرانى، ١٢/ ٢١١ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى، ١/ ١٠٦

١١٥۔ السنن لابى داؤد ، الجهاد، ١/ ٣٤٣ ☆ السنن الكبرى للبيهقى، ٩/ ١٥٩

السنن لسعيد بن منصور ، ٢٣٦٧ ☆ نصب الراية للزيلعى ، ٣/ ٣٧٧

كنز العمال للمتقى، ، ٤٣٢٦، ١٥/ ٨١١ ☆ مشكوة المصابيح ، ٥٩، ١/

۱۱۶۔ عن أبی الدرداء رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم: لَا تُكَفِّرُوْا أَحَدًا مِنْ أَهْلِ الْقِبْلَةِ۔ فتاوی رضویہ ۵/۵۹۶

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اہل قبلہ سے کسی کو کافر نہ کہو۔

(۲) مسلمان کی تکفیر کا وبال قائل پر ہے

۱۱۷۔ عن عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم: أَيُّمَا امْرِئٍ قَالَ لِأَخِيْهِ كَافِرٌ فَقَدْ بَاءَ بِهَا أَحَدُهُمَا إِنْ كَانَ كَمَا قَالَ: وَإِلَّا رَجَعَتْ عَلَيْهِ۔ فتاوی رضویہ ۳/۳۰۸

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی کلمہ گو کو کافر کہے تو ان دونوں میں ایک پر یہ بلا ضرور پڑیگی، اگر جسے کہا وہ حقیقۃ کافر تھا جب تو خیر ورنہ یہ کلمہ اسی کہنے والے پر پڑیگا۔

۱۱۸۔ عن أبی هریرۃ رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم: إِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِأَخِيْهِ يَا كَافِرُ فَقَدْ بَاءَ بِهَا أَحَدُهُمَا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کو او کافر کہے تو ان دونوں میں ایک کی طرف رجوع بیشک ہو۔ فتاوی رضویہ ۳/۳۰۸

۱۱۹۔ عن أبی ذر الغفاری رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله

۱۱۶۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱/۱۰۷ ☆ نصب الرایة للزیلعی، ۲/۲۸
کنز العمال للمتقی، ۱۰۷۸، ۱/۲۱۵ ☆ المغنی للعراقی، ۱/۱۱۷
۱۱۷۔ الصحیح لمسلم، الایمان، ۱/۵۷ ☆ الجامع الصحیح للبخاری، الادب ۲/۹۰۱
المؤطا لمالك، الكلام، ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۱۸
الجامع للترمذی، الایمان، ۲/۸۸ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۷۵
المسند لابی عوانة، ۱/۲۳ ☆
۱۱۸۔ الجامع الصحیح للبخاری، الادب، ۲/۹۰۱ ☆ الصحیح لمسلم، الایمان، ۱/۵۷
الجامع الصغیر للسیوطی ۱/۵٤ ☆ المسند لابی عوانة، ۱/۲۳
۱۱۹۔ الجامع الصحیح للبخاری، الادب، ۲/۸۹۳ ☆ الصحیح لمسلم، ، الایمان، ۱/۵۷

تعالی علیه وسلم : لَیْسَ مَنْ دَعَا رَجُلاً بِالْکُفْرِ اَوْ قَالَ عَدُوَ اللّٰهِ وَلَیْسَ کَذٰلِكَ اِلَّا حَارَ عَلَیْهِ اِنْ لَمْ یَکُنْ صَاحِبُهٗ کَذٰلِكَ ۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی کو کافر یا دشمن خدا کہے اور وہ ایسا نہ ہو یہ کہنا اسی پر پلٹ آئے۔ اور کوئی شخص کسی کو فسق یا کفر کا طعن نہ کرے گا مگر یہ کہ وہ اسی پر الٹا پھرے گا اگر جس پر طعن کیا تھا وہ ایسا نہ ہو۔ فتاوی رضویہ ۳/۳۰۸

۱۲۰۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی اللّٰه تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالی علیه وسلم : مَا أُکْفِرَ رَجُلٌ رَجُلًا قَطُّ اَلَّاباءَ بِهَا اَحَدُهُمَا اِنْ کَانَ کَافِرًا وَ اِلَّا کُفِرَ بِتَکْفِیْرِهٖ ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کبھی ایسا نہ ہوا کہ ایک شخص دوسرے کی تکفیر کرے اور وہ دونوں اس سے نجات پا جائیں بلکہ ان میں ایک پر ضرور گریگی۔ اگر وہ کافر تھا یہ بچ گیا ورنہ اسے کافر کہنے سے یہ خود کافر ہو گیا۔ فتاوی رضویہ ۳/۳۰۸

◆

۱۲۰۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ٤٧٩/٢ ☆ الترغیب و الترہیب للمنذری، ٤٦٤/٣

٨۔ فرق باطلہ

(١) فرق باطلہ کا ظہور

١٢١۔ **عن** أمير المؤمنين على بن ابى طالب كرم الله تعالىٰ وجهه الكريم قال: سمعت رسو ل الله صلى الله تعالى عليه وسلم يقول: يَاتِى فِى آخِرِ الزَّمَان قَوْمٌ حُدَثَاءُ الْاَسْنَا ن، سُفَهَاءُ الْاَحْلَامِ، يَقُولُونَ مِنْ خَيْرِ قَوْلِ الْبَرِيَّةِ يَمْرُقُونَ مِنَ الْاِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ لَا يُجَاوِزُ اِيْمَانُهُمْ حَنَاجِرَ هُمْ، فأَيْنَمَا لَقِيْتُمُوهُمْ فَاقْتُلُوهُمْ، فَاِنَّ فِى قَتْلِهِمْ اَجْرًا لِمَنْ قَتَلَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

امیر المؤمنین حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو فرماتے سنا: آخر زمانے میں کچھ حدیث السن، سفیہ العقل لوگ آئیں گے کہ اپنے زعم میں قرآن وحدیث سے سند پکڑیں گے، اسلام سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر نشانہ سے نکل جاتا ہے، ایمان انکے گلوں سے نیچے نہیں اتریگا۔ تو وہ جہاں ملیں قتل کرو کہ قیامت تک جو بھی انکو قتل کریگا اجر پائے گا۔ فتاوی رضویہ ٣/٢٨٨

١٢٢۔ **عن** أبى سعيد الخدرى رضى الله تعالىٰ عنه قال: بينما نحن عند رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم وهو يقسم قسما أتاه ذوالخو يصرة و هو رجل من بنى تميم فقال: يا رسول الله! اعدل، فقا ل: وَ يْلَكَ وَ مَنْ يَّعْدِ لُ اِذَا لَمْ اَعْدِلُ، قَدْ خِبْتَ وَ خَسِرْتَ اِنْ لَمْ اَكُنْ اَعْدِ لُ، فَقَالَ عُمَرُ: يَا رَسُو لَ اللّٰهِ! اِئْذَنْ لِى فِيْهِ فَاضْرِبُ عُنُقَهُ، فَقَالَ لَهُ: دَعهُ، فَاِنَّ لَهُ أَصْحَابًا يُحَقِّرُ اَحَدُكُمْ صَلَاتَهُ مَعَ صَلَاتِهِمْ وَ صِيَامَهُ مَعَ صِيَامِهِمْ، يَقْرَؤنَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ، يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ، يُنْظَرُ اِلىٰ نَصْلِهِ فَلَا يُوجَدُ فِيْهِ شَىٌْ، ثُمَّ يُنْظَرُ اِلىٰ رِصَافِهِ فَلَا يُوجَدُ فِيْهِ شَىٌْ، ثُمَّ يُنْظَرُ اِلىٰ نَضِيِّهِ وَ هُوَ قِدْ حُهُ فَلَا يُوجَدُ فِيْهِ شَىٌْ، ثُمَّ يُنْظَرُ اِلىٰ قُذَذِهِ فَلَا يُوجَدُ فِيْهِ شَىٌْ، قَدْ سَبَقَ الْفَرْثَ وَ الدَّمَ، آيَتُهُمْ رَجُلٌ اَسْوَدُ اِحْدٰى عَضُدَ يْهِ مِثْلُ ثَدْيِ الْمَرْاَةِ اَوْ مِثْلُ الْبَضْعَةِ تَدَرْدِرُ، وَ يَخْرُجُونَ عَلىٰ حِيْنِ فِرْقَةٍ مِنَ

١٢١۔ الجامع الصحيح للبخارى، المناقب، ١/٥١٠ ☆ السن الكبرى للبيهقى، ٨/١٨٧

١٢٢۔ الجامع الصحيح للبخارى، ١/٥١٠ ☆ الصحيح للمسلم، ١/٣٤١

النَّاسِ ، قَالَ اَبُو سَعِيْدٍ : فَاُشْهِدُ اَنِّی سَمِعْتُ هٰذَا الْحَدِيْثَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ اُشْهِدُ اَنَّ عَلِیَّ بْنَ اَبِی طَالِبٍ قَاتَلَهُمْ وَ اَنَا مَعَهٗ فَاَمَرَ بِذٰلِكَ الرَّجُلِ فَالْتُمِسَ فَاُتِيَ بِهٖ حَتّٰى نَظَرْتُ اِلَيْهِ عَلٰى نَعْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَّذِیْ نَعَتَهٗ ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم ایک مرتبہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر تھے اور سرکار مال غنیمت تقسیم فرما رہے تھے کہ بنو تمیم کا ایک شخص ذوالخویصرہ نامی حاضر ہوا اور آتے ہی بولا: اے اللہ کے رسول! انصاف کیجئے، سرکار نے ارشاد فرمایا: خرابی ہو تیرے لئے اگر میں انصاف نہیں کرونگا تو کون کریگا۔ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے اجازت مرحمت فرمائیں کہ میں اسکی گردن ماردوں۔ حضور نے ارشاد فرمایا: چھوڑ دو کہ اسکے کچھ ساتھی ہونے والے ہیں جنکی نمازوں کے مقابلے میں تم اپنی نمازیں ہیچ جانو گے، انکے روزوں کے مقابلہ میں اپنے روزوں کو حقیر سمجھو گے، قرآن کریم پڑھیں گے لیکن انکے حلق کے نیچے نہیں اتریگا، دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر نشانہ کو پار کرکے نکل جاتا ہے، جب تیر کے پھل کو دیکھا جاتا ہے تو اس پر کوئی بھی اثر نہیں ہوتا، پھر اسکے پر کو دیکھا جاتا ہے تو اس پر بھی کوئی علامت نہیں ہوتی، شکار کے گوبر اور خون سے تیر کا کوئی حصہ آلودہ نہیں ہوتا۔ (یعنی نہایت تیزی سے تیر صاف نکل جاتا ہے اسی طرح یہ لوگ بھی دین سے صاف نکل جائیں گے) انکی نشانی یہ ہوگی کہ ان میں سے ایک شخص سیاہ رنگ کا ہوگا جس کے ایک بازو پر عورت کے پستان کی طرح غدود ہوگا جو چلنے کی حالت میں ہلتا ہوگا، ان لوگوں کا خروج اس وقت ہوگا جب لوگوں میں اختلاف و افتراق ہوگا۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: کہ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ میں نے حضور سے یہ حدیث سنی، اور اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے ان سے قتال فرمایا اور میں انکے ساتھ تھا۔ حضرت علی نے اس آدمی کو تلاش کرنے کا حکم دیا، جب لایا گیا تو اس میں وہ تمام نشانیاں موجود تھیں جو حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیان فرمائی تھیں۔ ۱۲ م

(۱) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ہاں واقعی یہ لوگ وہابیہ نجدیہ دیوبندیہ وغیر مقلدین ان پرانے خوارج کے ٹھیک ٹھیک

بقیہ ویادگار ہیں۔ وہی مسئلے، وہی دعوے، وہی انداز، وہی وطیرے۔ خارجیوں کا داب تھا کہ اپنا ظاہر اس قدر متشرع بناتے کہ عوام مسلمین انہیں نہایت پابند شرع جانتے۔ پھر بات بات پر عمل بالقرآن کا دعوی، عجب دام در سبزہ تھا، اور مسلک وہی کہ ہم مسلمان ہیں باقی سب مشرک۔

یہی رنگ ان حضرات کے ہیں، آپ موحد اور سب مشرکین، آپ محمدی اور سب بددین، آپ عامل بالقرآن والحدیث اور سب چنیں وچناں بزعم خبیث۔ پھر انکے اکثر مکلبین ظاہری پابند شرع میں بھی خوارج سے کیا کم ہیں۔ اہل سنت کان کھول کر سن لیں کہ دھوکے کی ٹٹی میں شکار نہ ہو جائیں۔

پھر شان خدا کہ ان مذہبی باتوں میں خارجیوں کے قدم بقدم ہونا درکنار خارجی بالائی باتوں میں بھی بالکل یک رنگی ہے۔ انہیں ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ کی حدیث میں ہے۔

۱۲۳ ۔ **عن** ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم قال: یَخْرُجُ نَاسٌ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ وَ یَقْرَؤنَ الْقُرْآنَ، لَا یُجَاوِزُ تَرَاقِیْهُمْ، یَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّیْنِ کَمَا یَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِیَّةِ، ثُمَّ لَا یَعُوْدُوْنَ فِیْهِ حَتّٰی یَعُوْدَ السَّهْمُ اِلیٰ فُوْقِهٖ، قِیْلَ: مَا سِیْمَا هُمْ؟ قَالَ: سِیْمَاهُمُ التَّحْلِیْقُ اَوْ قَالَ: التَّسْبِیْدُ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مشرق سے کچھ لوگ نمودار ہونگے، قرآن کثرت سے پڑھیں گے لیکن انکے حلق سے نیچے نہیں اتریگا، دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر نشانہ کو پار کر کے نکل جاتا ہے، پھر دین میں لوٹ کر واپس نہیں آئیں گے جب تک تیر لوٹ کر اپنے چلے پر نہ آجائے۔ عرض کیا گیا: انکی علامت کیا ہوگی؟ فرمایا: سر منڈانا، یا سر منڈائے رکھنا۔ ۱۲م

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

بعض احادیث میں یہ بھی آیا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ان کا پتہ بتایا۔ مشمری الازار، گھٹنی ازار والے۔ بے شمار درودیں حضور عالم ما کان وما یکون پر صلی اللہ تعالی علیہ وسلم۔ بالجملہ یہ حضرات خوارج نہروان کے رشید پس ماندے، بلکہ غلو و بیبا کی میں ان سے بھی آگے۔ فتاوی رضویہ ۳/ ۲۸۸

۱۲۳۔ الجامع الصحیح للبخاری، کتاب الرد علی الجھیمة، ۲/ ۱۱۲۸

(٢) بدمذہب کے ساتھ نہ بیٹھو

١٢٤ـ **عن** أنس بن مالك رضي الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : اِنَّ اللّٰهَ اخْتَارَنِی وَ اخْتَارَلِی أَصْحَابًا وَّ اَصْهَارًا، وَ سَيَأتِی قَوْمٌ يَسُبُّوْنَهُمْ وَ يُنْقِصُوْنَهُمْ فَلَا تُجَالِسُوْهُمْ وَلَا تُشَارِبُوْهُمْ وَ لَا تُؤَاكِلُوْهُمْ وَ لَا تُنَاكِحُوْهُمْ، وَ لَا تُصَلُّوا عَلَيْهِمْ وَ لَا تُصَلُّوا مَعَهُمْ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالی نے مجھے پسند فرمایا اور میرے لئے اصحاب و اصہار چن لئے ، اور عنقریب ایک قوم آئے گی کہ انہیں برا کہے گی اور ان کی شان گھٹائے گی ۔ تم انکے پاس نہ بیٹھنا ، نہ ان کے ساتھ پانی پینا ، نہ کھانا کھانا ، نہ شادی بیاہ کرنا ، نہ انکے جنازہ کی نماز پڑھو، اور نہ انکے ساتھ نماز پڑھو۔

١٢٥ـ **عن** عبد الله بن مسعود رضي الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : تَقَرَّبُوْا اِلَى اللّٰهِ بِبُغْضِ أَهْلِ الْمَعَاصِی وَ الْقَوْهُمْ بِوُجُوْهٍ مُكْفَهِرَةٍ ، وَ الْتَمِسُوْا رِضَا اللّٰهِ بِسَخَطِهِمْ ، وَتَقَرَّبُوْا اِلَى اللّٰهِ بِالتَّبَاعُدِعَنْهُمْ ۔

فتاوی رضویہ ٢٩٤/٣

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی طرف تقرب کرو فاسقوں کے بغض سے ، اور ان سے ترش رو ہو کر ملو ، اور اللہ تعالیٰ کی رضا مندی انکی خفگی میں ڈھونڈو ، اور اللہ تعالیٰ کی نزدیکی ان کی دوری سے چاہو۔

﴿٣﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

جب فساق کی نسبت یہ احکام ہیں تو مبتدعین کا کیا پوچھنا ہے کہ یہ تو فساق سے بزار

١٢٤ـ المستدرك للحاكم، ٦٣٢/٣ ☆ مجمع الزوائد للهيثمي، ١٧/١٠

تاريخ بغداد للخطيب، ٩٩/٢ ☆ حلية الاولياء لابي نعيم، ١١/٢

جمع الجوامع للسيوطي، ٤٦٢٩ ☆ مجمع الزوائد للهيثمي، ١٧/١٠

السنة لابن ابي عاصم، ٤٨٣/٢ ☆ المعجم الكبير للطبراني، ١٤٠/١٧

التفسير للقرطبي، ٢٩٧/١٦ ☆ كنز العمال للمتقي، ٣٢٤٦٦

درجہ بدتر ہیں، ان کی نافرمانی فروع میں ہے، انکی اصول میں، وہ گناہ کرتے اور اسے برا جانتے ہیں، یہ اس سے اشد واعظم میں مبتلا اور اسے عین حق وہدی جانتے ہیں، وہ گاہ گاہ نادم ومستغفر۔ یہ گاہ وبےگاہ مصر ومستکبر، وہ جب اپنے دل کی طرف رجوع لاتے ہیں تو اپنے آپ کو حقیر وبدکار اور صلحاء کو عزیز ومقرب دربار بتاتے ہیں۔ یہ جتنا غلو وتوغل بڑھاتے ہیں اتنا ہی اپنے نفس مغرور کو اعلی وبالا اور اہل حق وہدایت کو ذلیل وپرخطا ٹھہراتے ہیں۔ لہذا حدیث میں انکی نسبت بدترین خلق وارد ہوا۔

غنیۃ شرح منیہ میں ہے

المبتدع فاسق من حیث الاعتقاد هو اشد من الفسق من حیث العمل۔ لان الفاسق من حیث العمل یعترف بانه فاسق و یخاف و یستغفر بخلاف المبتدع۔

بالجملہ بدمذہبی فی نفسہ ایسی چیز ہے جسے امامت دینی سے مباینت یقینی اور اسکے بعد منع پر دوسری دلیل کی چنداں ضرورت نہیں۔ کس کا دل گوارہ کریگا کہ جہنم کے کتوں سے، ایک کتا مناجات الہی میں اسکا مقتدا ہو۔

بحر العلوم عبد العلی لکھنوی نے ارکان اربعہ میں دربارۂ تفضیلہ فرمایا:

اما الشیعة الذین یفضلون علیا علی الشیخین و لا یطعنون متهما اصلا کالزیدیة فتجوز خلفهم الصلوة لکن تکره کراهة شدیدة۔

لیکن وہ شیعہ جو حضرت علی کو حضرات شیخین رضی اللہ تعالی عنہم پر فضیلت دیتے ہیں اور شیخین پر طعن نہیں کرتے جیسے فرقہ زیدیہ، تو انکے پیچھے نماز سخت کراہت کے ساتھ جائز ہے۔

جب تفضیلہ کہ صرف جناب مولی کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم کو حضرات شیخین رضی اللہ تعالی عنہما پر افضل کہنے سے مخالف اہل سنت ہوئے باقی معاذ اللہ انکی سرکار میں، گستاخی نہیں کرتے۔ انکے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہوگی۔ تو یہ اشد مبتدعین جن کی اہل سنت سے مخالفتیں غیر محصور، اور محبوبان خدا پر طعن وتشنیع ان کا دائمی دستور، انکے پیچھے کس عظیم درجہ کی کراہت چاہیئے؟ فتاوی رضویہ ۳/۲۹۵

۱۲۵۔ کنز العمال للمتقی، ۵۵۱۸، ۶۵/۳

۱۲۶۔ **عن** معاذ بن جبل رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالی علیہ وسلم : سَیَکُونُ بَعْدِی قَوْمٌ یُکَذِّبُوْنَ بِالْقَدَرِ ، اَلَافَمَنْ اَدْرَکَھُمْ فَلْیُبَلِّغْھُمْ ، اَنِّی بَرِیْئٌ مِنْھُمْ وَ ھُمْ بُرَاءٌ مِنِّی جِھَادُھُمْ کَجِھَادِ التُّرْكِ وَ الدَّیْلَمِ ۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عنقریب میرے بعد ایسی قوم آئے گی جو تقدیر کا انکار کرے گی خبردار! جو انہیں پائے تو انکو میری طرف سے یہ حکم سنادے، میں ان سے بیزار ہوں اور وہ مجھ سے بے علاقہ ہیں، ان پر جہاد ایسا ہے جیسے کافران ترک و دیلم پر. فتاوی رضویہ ۳/۲۹۵

(۳) بدمذہب سے ترش رو ہوکر بات کرو

۱۲۷۔ **عن** أنس بن مالك رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالی علیہ وسلم : اِذَا رَاَیْتُمْ صَاحِبَ بِدْعَةٍ فَاکْفَھِرُوا فِی وَجْھِہٖ ، فَاِنَّ اللّٰہَ یُبْغِضُ کُلَّ مُبْتَدِعٍ، وَ لَا یَجُوْزُ اَحَدٌ مِنْھُمْ عَلَی الصِّرَاطِ لٰکِنْ یَتَھَافَتُوْنَ فِی النَّارِ مِثْلَ الْجَرَادِ وَ الذُّبَابِ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم کسی بدمذہب کو دیکھو تو اسکے روبرو اس سے ترش روئی کرو۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ ہر بدمذہب کو دشمن رکھتا ہے ،ان میں کوئی پل صراط پر گزر نہ پائے گا بلکہ ٹکڑے ہوکر آگ میں گر پڑیں گے جیسے ٹڈی اور مکھیاں گرتی ہیں۔ فتاوی رضویہ ۶/۱۰۳

(۴) رافضی بدلقب فرقہ ہے

۱۲۸۔ **عن** عبد اللّٰہ بن عمر رضی اللّٰہ تعالیٰ عنھما قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالی علیہ وسلم : سَیَاتِی قَوْمٌ لَھُمْ نَبَزٌ ، یُقَالُ لَھُمْ الرَّافِضَةُ، یَطْعَنُوْنَ السَّلَفِ وَ لَا یَشْھَدُوْنَ جُمُعَةً وَ لَا جَمَاعَةً ، فَلَا تُجَالِسُوھُمْ ، وَ لَا تُوَاکِلُوھُمْ، وَ لَا تُشَارِبُوھُمْ، وَلَا تُنَاکِحُوھُمْ ،وَ اِذا مَرِضُوا فَلَا تَعُوْدُوْھُمْ ،وَ اِذَا مَاتُوا فَلَا تَشْھَدُوْھُمْ ، وَ لَا تُصَلُّوا عَلَیْھِمْ ، وَلَا تُصَلُّوا مَعَھُمْ ۔

۱۲۷۔ تنزیہ الشریعة لابن عراق ، ۱/۳۱۹ ☆ تذکرة الموضوعات للفتنی، ۱۵

۱۲۸۔ کنز العمال للمتقی، ، ۳۱۶۳۴ ، ۱۱/ ۳۲۴ ☆ العلل المتناھیة لابن الجوزی، ۱/۱۵۸

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عنقریب کچھ لوگ آنے والے ہیں انکا ایک بدلقب ہوگا کہ انہیں رافضی کہا جائیگا۔ سلف صالحین پر طعن کریں گے، اور جمعہ وجماعت میں حاضر نہ ہونگے۔ انکے پاس نہ بیٹھنا، نہ انکے ساتھ کھانا کھانا، نہ انکے ساتھ پانی پینا، نہ انکے ساتھ شادی بیاہ کرنا، بیمار پڑیں تو انکو پوچھنے نہ جانا، مرجائیں تو انکے جنازہ میں نہ جانا، نہ ان پر نماز پڑھنا، اور نہ انکے ساتھ نماز پڑھنا۔

۱۲۹۔ **عن** أبي هريرة رضي الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: يَكُونُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ دَجَّالُونَ كَذَّابُونَ يَأْتُونَكُمْ مِنَ الْاَحَادِيْثِ بِمَا لَمْ تَسْمَعُوا اَنْتُمْ وَ لَا آبَاءُ كُمْ، فَإِيَّاكُمْ وَ إِيَّاهُمْ لَا يُضِلُّونَكُمْ وَ لَا يَفْتِنُوْنَكُمْ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آخری زمانہ میں کچھ فریبی جھوٹے پیدا ہونگے جو تمہارے پاس ایسی باتیں لیکر آئیں گے جنکو نہ تم نے سنا ہوگا اور نہ تمہارے آباء واجداد نے۔ لہذا انکو اپنے سے دور رکھنا اور ان سے خود دور رہنا۔ کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کردیں، یا فتنہ میں نہ ڈال دیں۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ فرقے اور اسی طرح دیوبندی اور نیچری غرض کہ جو بھی ضروریات دین میں سے کسی شی کا منکر ہو سب مرتد کافر ہیں۔ ان کے ساتھ کھانا پینا، سلام علیك، کرنا، انکی موت حیات میں کسی طرح کا کوئی اسلامی برتاؤ کرنا سب حرام ہے، نہ انکی نوکری کرنے کی اجازت، نہ انہیں نوکر رکھنے کی اجازت کہ ان سے دور بھاگنے اور انہیں اپنے سے دور رکھنے کا حکم ہے۔

فتاوی رضویہ ٩٥/٦

(۵) بدمذہب کی خوشنودی حاصل نہ کرو

۱۳۰۔ **عن** عبد الله بن عمر رضي الله تعالىٰ عنه قال: قال رسو ل الله صلى

١٢٩۔ الصحيح لمسلم، المقدمة، ١٠/١ ☆ كنز العمال للمتقى، ٢٩٠٢٤، ١٩٤ /١٠

حلية الاولياء لابى نعيم، ٩٥/٤ ☆ دلائل النبوة للبيهقى، ٥٤٨/٦

تنزيه الشريعة لابن عراق، ☆ ميزان الاعتدال للذهبى، ٦٢٨٤

١٣٠۔ كنز العمال للمتقى، ٢٥٢٦١ ☆ تاريخ بغداد للخطيب، ٢٦٤ /١٠

اللہ تعالی علیہ وسلم: مَنْ سَلَّمَ عَلیٰ صَاحِبِ بِدْعَةٍ أَوْ لَقِيَهُ بِالْبِشْرِ أَوِ اسْتَقْبَلَهُ بِمَا يَسُرُّهُ فَقَدِ اسْتَخَفَّ بِمَا أُنْزِلَ عَلیٰ مُحَمَّدٍ ۔ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالیٰ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی بد مذہب کو سلام کرے، یا اس سے بکشادہ پیشانی ملے، یا ایسی بات کے ساتھ اس سے پیش آئے جس میں اسکا دل خوش ہو تو اس نے اس چیز کی تحقیر کی جو محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم پر اتاری گئی۔ فتاوی رضویہ حصہ دوم ۱۹۳/۹

۹۔ تقدیر وتدبیر

(۱) تقدیر کا بیان

۱۳۱۔ **عن** عبد اللّٰہ بن عمرو بن العاص رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہما قال ۔ سمعت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالی علیہ وسلم یقول : کَتَبَ اللّٰہُ مَقَادِیْرَ الْخَلْقِ قَبْلَ اَنْ یَّخْلُقَ قَبْلَ السَّمٰوَاتِ وَ الأَرْضِ بِخَمْسِیْنَ أَلْفَ سَنَۃٍ، قَالَ : وَ کَانَ عَرْشُہٗ عَلَی الْمَاءِ۔

مالی الجیب ص ۲۷

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالی نے مخلوق کی تقدیریں آسمانوں اور زمین کی تخلیق سے پچاس ہزار سال قبل لکھیں اس وقت عرش الہی پانی پر تھا۔

(۲) مسئلہ تقدیر میں بحث منع ہے

۱۳۲۔ **عن** ثوبان رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال :إجتمع أربعون رجلا من الصحابۃ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہم فینظرون فی القدر و الجبر، فمنہم أبو بکر و عمر رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہما ، فنز ل الروح الأمین جبرئیل علیہ الصلوۃو السلام فقال : یا محمد! (صلی اللّٰہ تعالیٰ علیک وسلم) أُخرج علی أُمتك فقد أحدثوا ، فخرج علیہم فی ساعۃ لم یکن یخرج علیہم فیہا فأنکروا ذلك منہ و خرج علیہم ملتمعا لونہ متورئۃ وجنتاہ کأنما نفقا بحب الرمان الحامض، فنہضوا الی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالي علیہ وسلم حاسرین أذرعتہم ترعد أکفہم و أذرعتہم فقالوا: تبنا الی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالی علیہ وسلم فقال : أَوْلیٰ لَکُمْ أَنْ کِدْتُمْ لَتُوْجِبُوْنَ ، أَتَانِی الرُّوْحُ الْاَمِیْنُ فَقَالَ: اُخْرُجْ اِلیٰ اُمَّتِكَ یَا مُحَمَّدُ! فَقَدْ اُحْدِثَتْ۔

حاشیہ مسامرہ ومسایرہ ص ۲۶۷

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ چالیس صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا اجتماع ہوا جس میں مسئلہ تقدیر و جبر پر غور ہونے لگا۔ ان میں سیدنا صدیق

۱۳۱۔ الصحیح لمسلم ، القدر ، ۳۳۵/۲

۱۳۲۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۹۵/۲

اکبر اور سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی تھے، فوراً حضرت جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ اپنی امت کی طرف تشریف لائیے، انہوں نے کچھ نئی باتیں نکالنا شروع کردی ہیں، سرکار فوراً ایسے وقت تشریف لائے جبکہ اس وقت میں عموماً حضور تشریف نہیں لاتے تھے، اور وہ حضرات اس وقت حضور کی آمد سے ناواقف تھے۔ چنانچہ سرکار تشریف لائے اس حال میں کہ آپکا رنگ چمک رہا تھا، رخسار مبارک گلاب کی طرح سرخ تھے گویا انار کے دانوں کا رنگ نچوڑ دیا گیا ہے۔ تمام صحابہ کرام بیساختہ اٹھ کر بارگاہ رسالت میں اس طرح حاضر ہوئے کہ انکی کلائیاں کھلی تھیں اور ہتھیلیوں اور کلائیوں پر کپکپی طاری تھی۔ عرض کرنے لگے: ہم اللہ و رسول کی بارگاہ میں رجوع لائے، حضور نے ارشاد فرمایا: میرے پاس جبرئیل امین آئے مجھ سے کہا: کہ آپ اپنی امت کی طرف تشریف لیجائیے کہ انہوں نے نئی باتیں نکالی ہیں۔ ۱۲م

(۳) تقدیر بحر عمیق ہے

۱۳۳۔ **عن** عبداللّٰہ بن جعفر الطیار رضی اللّٰہ تعالی عنه عن أمیر المؤمنین مولی المسلمین علی کرم اللّٰہ تعالیٰ وجهه الکریم إنه خطب الناس یوما فقام الیه رجل ممن کان شهد معه الجمل، فقال: یاأمیر المؤمنین! أخبر نا عن القدر، فقال: بحر عمیق فلا تلجه، قال: یا أمیر المؤمنین! أخبرنا عن القدر، قال: سر اللّٰہ فلا تتکلفه، قال: یا أمیر المؤمنین! أخبرنا عن القدر، قال: أما اذا أبیت فإنه أمر بین أمرین، لا جبر ولا تفویض، قال: یا أمیر المؤمنین! إن فلانا یقول بالا ستطاعة، وهو حاضر، فقال: علیّ به، فأقاموه، فلما رأه سل سیفه قدر أربع أصا بع، فقال: الاستطاعة تملکها مع اللّٰہ أو من دون اللّٰہ، و إیاك أن تقول أحد هما فترتد فأضرب عنقك، قال: فما أقول یا أمیر المؤمنین! قال: قل: أملکها باللّٰہ الذی إن شآء ملکنیها۔

حضرت عبداللہ بن جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین مولی المسلمین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم ایک دن خطبہ فرما رہے تھے۔ ایک شخص نے کہ واقعہ جمل میں امیر المؤمنین کے ساتھ تھے کھڑے ہو کر عرض کی: یا امیر المؤمنین! ہمیں مسئلہ

۱۳۳۔ حلیة الاولیاء لابی نعیم

تقدیر سے خبر دیجئے، فرمایا: گہرا دریا ہے اس میں قدم نہ رکھ، عرض کی: یا امیر المؤمنین! ہمیں خبر دیجئے، فرمایا: اللہ کا راز ہے، زبردستی اسکا بوجھ نہ اٹھا، عرض کی: یا امیر المؤمنین! ہمیں خبر دیجئے، فرمایا: اگر نہیں مانتا تو امر ہے دو امروں کے درمیان، نہ آدمی مجبور محض ہے، نہ اختیار اسکے سپرد ہے۔ عرض کی: یا امیر المؤمنین! فلاں شخص کہتا ہے: کہ آدمی اپنی قدرت سے کام کرتا ہے اور وہ حضور میں حاضر ہے۔ مولی علی نے فرمایا: میرے سامنے لاؤ، لوگوں نے اسے کھڑا کیا، جب امیر المؤمنین نے اسے دیکھا، تیغ مبارک چار انگل کے قدر نیام سے نکال لی اور فرمایا: کام کی قدرت کا تو خدا کے ساتھ مالک ہے، یا خدا سے جدا مالک ہے؟ اور سنتا ہے، خبردار! ان دونوں میں سے کوئی بات نہ کہنا کہ کافر ہو جائیگا، اور میں تیری گردن ماردوں گا۔ اس نے کہا: اے امیر المؤمنین! پھر میں کیا کہوں؟ فرمایا: یوں کہہ کہ خدا کے دینے سے اختیار رکھتا ہوں کہ اگر وہ چاہے تو مجھے اختیار دے، بے اسکی مشیت کے مجھے کچھ اختیار نہیں۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

پس یہ ہی عقیدۂ اہل سنت ہے کہ انسان پتھر کی طرح مجبور محض ہے نہ خود مختار، بلکہ ان دونوں کے بیچ میں ایک حالت ہے۔ جس کی کنہ راز خدا اور ایک نہایت عمیق دریا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی بیشمار رضائیں امیر المؤمنین مولی علی پر نازل ہوں کہ دونوں الجھنوں کو دو فقروں میں صاف فرمادیا۔ ایک صاحب نے اسی بارے میں سوال کیا کہ کیا معاصی بھی بے ارادۂ الہیہ واقع نہیں ہوتے؟ فرمایا: تو کیا زبردستی کوئی اسکی معصیت کریگا۔ افیعصی قهرا۔ یعنی وہ نہ چاہتا تھا کہ اس سے گناہ ہو مگر اس نے کر ہی لیا۔ تو اسکا ارادہ زبردست پڑا۔ معاذ اللہ، خدا بھی دنیا کے مجازی بادشاہوں کی طرح ہوا کہ ڈاکوؤں، چوروں کا بھتیرا بندوبست کرے پھر بھی ڈاکو اور چور اپنا کام کر ہی گزرتے ہیں۔ حاشا! وہ ملک الملوک بادشاہ حقیقی ہرگز ایسا نہیں کہ بے اسکے حکم اسکی ملک میں ایک ذرہ جنبش کرسکے۔ وہ صاحب کہتے ہیں: فکانما القمنی حجرا، مولی علی نے یہ جواب دیکر گویا میرے منہ میں پتھر رکھ دیا کہ آگے کچھ کہتے بن ہی نہ پڑا۔

عمر بن عبید معتزلی کہ بندے کے افعال خدا کے ارادے سے نہ جانتا تھا، خود کہتا ہے: کہ مجھے ایسا الزام کسی نے نہ دیا جیسا ایک مجوسی نے دیا جو میرے ساتھ جہاز میں تھا۔ میں نے کہا: تو مسلمان کیوں نہیں ہوتا؟ کہا: خدا نہیں چاہتا، میں نے کہا: خدا تو چاہتا ہے، مگر تجھے

شیطان نہیں چھوڑتے ۔ کہا: تو میں شریک غالب کے ساتھ ہوں، اسی ناپاک شناعت کے رد کی طرف مولی علی نے اشارہ فرمایا، کہ وہ نہ چاہے تو کیا کوئی زبردستی اسکی معصیت کرے گا؟ باقی رہا اس مجوسی کا عذر، وہ بعینہ ایسا کہ کوئی بھوکا ہے، بھوک سے دم نکلا جاتا ہے، کھانا سامنے رکھا ہے اور نہیں کھاتا، کہ خدا کا ارادہ نہیں، اس کا ارادہ ہوتا تو میں ضرور کھالیتا۔ اس احمق سے یہ ہی کہا جائے گا کہ خدا کا ارادہ نہ ہونا تونے کا ہے سے جانا؟ اسی سے کہ تو نہیں کھاتا، تو کھانے کا قصد تو کر، دیکھ تو ارادۂ الٰہیہ سے کھانا ہو جائیگا۔ ایسی اوندھی مت اسی کو آتی ہے جس پر موت سوار ہے غرض مولی علی نے یہ تو اسکا فیصلہ فرمایا کہ جو کچھ ہوتا ہے بے ارادہ الٰہیہ نہیں ہو سکتا۔

فتاوی رضویہ ۱۱/ ۱۹۷

(۴) سزا اور جزا کیوں

۱۳۴ ۔ **عن** محمد الباقر رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه قال : قیل لعلی بن أبی طالب کرم اللّٰہ تعالی وجهه الکریم: إن ههنا رجلا یتکلم فی المشیئة فقال : یا عبداللّٰہ! خلقك اللّٰہ لما شآء أو شئت ، قال : لما شآء ، قال : فیمیتك اذا شاء أو اذا شئت ؟ قال: بل اذا شآء، قال : فید خلك حیث شاء أو حیث شئت ؟ قال ، حیث شاء، قال : واللّٰہ لو قلت غیر هذا لضربت الذی فیه عیناك بسیف، ثم تلا علی ، وما تشاء ون الا ان یشاء اللّٰہ ، هو اهل التقوی و اهل المغفرة ۔

فتاوی رضویہ ۱۱/ ۱۹۸

حضرت امام محمد باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت مولی علی سے عرض کی گئی: کہ یہاں ایک شخص مشیت میں گفتگو کرتا ہے، مولی علی نے اس سے فرمایا: اے خدا کے بندے! خدا نے تجھے اس لئے پیدا کیا جس لئے اس نے چاہا، یا اس لئے جس لئے تو نے چاہا؟ بولا: جس لئے اس نے چاہا، فرمایا: تجھے جب وہ چاہے بیمار کرتا ہے، یا جب تو چاہے؟ کہا: بلکہ جب وہ چاہے، فرمایا: تجھے اس وقت وفات دے گا جب وہ چاہے یا جب تو چاہے؟ بولا: جب وہ چاہے، فرمایا تو تجھے وہاں بھیجے گا جہاں وہ چاہے یا جہاں تو چاہے؟ بولا: جہاں وہ چاہے، فرمایا: خدا کی قسم! تو اسکے سوا کچھ اور کہتا تو یہ جس میں تیری آنکھیں ہیں یعنی تیرا سر تلوار سے ماردیتا۔

---

۱۳۴ ۔ کنز العمال للمتقی، ۱۵۵۹، ۱/ ۳۴۴

پھر مولی علی نے یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی۔ اور تم کیا چاہو مگر یہ کہ اللہ چاہے۔ وہ تقوی کا مستحق اور گناہ عفو فرمانے والا ہے۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

خلاصہ یہ کہ جو چاہا کیا، اور جو چاہے گا کریگا۔ بناتے وقت تجھ سے مشورہ نہ لیا تھا، بھیجتے وقت بھی نہ لیگا۔ تمام عالم اسکی ملک ہے اور مالک سے دربارۂ ملک سوال نہیں ہوسکتا۔

ابن عساکر نے حارث ہمدانی سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے آکر امیر المؤمنین حضرت مولی علی کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم سے عرض کی: یا امیر المؤمنین! مجھے مسئلہ تقدیر سے خبر دیجئے، فرمایا: تاریک راستہ ہے اس میں نہ چل، عرض کی: یا امیر المؤمنین! مجھے خبر دیجئے، فرمایا: گہرا سمندر ہے اس میں قدم نہ رکھ۔ عرض کی: یا امیر المؤمنین مجھے خبر دیجئے۔ فرمایا: اللہ کا راز ہے تجھ پر پوشیدہ ہے اسے نہ کھول۔ عرض کی: یا امیر المؤمنین! مجھے خبر دیجئے، فرمایا:

ان الله خلقك كما شاء او كما شئت ۔ اللہ نے تجھے جیسا اس نے چاہا بنایا، یا جیسا تو نے چاہا؟ عرض کی: جیسا اس نے چاہا، فرمایا:

فيستعملك كما شاء او كما شئت ،تو تجھ سے کام ویسا لے گا جیسا کہ وہ چاہے، یا جیسا تو چاہے؟ عرض کی: جیسا وہ چاہے، فرمایا:

فيبعثك يوم القيامة كما شاء او كما شئت؟ تجھے قیامت کے دن جس طرح وہ چاہے اٹھائے گا، یا جس طرح تو چاہے؟ کہا جس طرح وہ چاہے، فرمایا:

ايها السائل! تقول : لاحول ولا قوة الابمن۔ اے سائل! تو کہتا ہے: کہ نہ طاقت ہے نہ قوت ہے مگر کس کی ذات سے؟ کہا: اللہ علی عظیم کی ذات سے، فرمایا: تو اس کی تفسیر جانتا ہے؟ عرض کی: امیر المؤمنین کو جو علم اللہ نے دیا ہے اس سے مجھے تعلیم فرمائیں، فرمایا:

ان تفسيرها لا يقدر على طاعة الله و لايكون قوة معصية الله فى الامرين جميعا الابالله ۔ اسکی تفسیر یہ ہے کہ نہ طاعت کی طاقت، نہ معصیت کی قوت، دونوں اللہ ہی کے دئے سے ہیں۔ پھر فرمایا:

ايها السائل! الك مع الله مشية او دون الله مشية ؟ فان قلت ان لك دون الله مشية ،فقد اكتفيت بها عن مشية الله و ان زعمت ان لك فوق الله مشيئة فقد

ادعیت مع اللہ شرکا فی مشیتہ۔

اے سائل! تجھے خدا کے ساتھ اپنے کام کا اختیار ہے یا، بے خدا کے؟ اگر تو کہے کہ بے خدا کے تجھے اختیار حاصل ہے، تو تو نے ارادۂ الٰہیہ کی کچھ حاجت نہ رکھی جو چاہے خود اپنے ارادے سے کریگا۔ خدا چاہے یا نہ چاہے۔ اور یہ سمجھے کہ خدا سے اوپر تجھے اختیار حاصل ہے، تو تو نے اللہ کے ارادے میں اپنے شریک ہونے کا دعوی کیا۔ پھر فرمایا: ایھا السائل! ان اللہ یشج ویداوی، فمنہ الداء و منہ الدواء، اعقلت عن اللہ امرہ۔

اے سائل! بے شک اللہ زخم پہونچاتا ہے اور اللہ ہی روا دیتا ہے۔ تو اسی سے مرض ہے اور اسی سے دوا۔ کیوں تو نے اب تو اللہ کا حکم سمجھ لیا، اس نے عرض کی: ہاں، حاضرین سے فرمایا:

الآن اسلم اخو کم فقو موا و صافحوا

اب تمہارا یہ بھائی مسلمان ہوا۔ کھڑے ہو اس سے مصافحہ کرو۔ پھر فرمایا:

ان رجلا من القدریۃ لاخذت برقبۃ ثم ازال اجوئھا حتی اقطعھا فانھم یھود ھذہ الامۃ و نصاراھا و مجوسھا۔

اگر میرے پاس کوئی شخص ہو جو انسان کو اپنے افعال کا خالق جانتا اور تقدیر الٰہی سے وقوع طاعت و معصیت کا انکار کرتا ہو تو میں اس کی گردن پکڑ کر دبوچتا رہوں گا یہاں تک کہ الگ کاٹ دوں۔ اس لئے کہ وہ اس امت کے یہودی، نصرانی، اور مجوسی ہیں۔

یہودی اس لئے فرمایا کہ ان پر خدا کا عذاب ہے اور یہود مغضوب علیھم ہیں اور نصرانی و مجوسی اس لئے فرمایا کہ نصاری تین خدا مانتے ہیں۔ مجوس یزدان اور اہرمن دو خالق مانتے ہیں۔ یہ بیشمار خالقوں پر ایمان لا رہے ہیں کہ ہر جن و انس کو اپنے اپنے افعال کا خالق گا رہے ہیں۔ و العیاذ باللہ رب العالمین،

یہ اس مسئلہ میں اجمالی کلام ہے۔ مگر انشاء اللہ تعالیٰ کافی و وافی اور صافی و شافی جس سے ہدایت والے ہدایت پائیں گے۔ اور ہدایت اللہ ہی کے ہاتھ۔ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ وَاللّٰہُ سُبْحَانَہٗ وَ تَعَالٰی أَعْلَمُ۔

فتاوی رضویہ ۱۱/۱۹۹

(۵) تقدیر پر تکیہ کر کے عمل نہ چھوڑیں

۱۳۵۔ **عن** أمير المؤمنين علي كرم اللّٰه تعالىٰ وجهه الكريم قال : كان النبي صلى اللّٰه تعالىٰ عليه وسلم في جنازة فأخذ شيئا فجعل ينكت به الأرض، فقال ما منكم من أحد الا و قد كتب مقعده من النار و مقعد ه من الجنة، قالو: يارسول اللّٰه! أفلا تتكل على كتابنا و ندع العمل (زاد في رواية) فمن كان من أهل السعادة فسيصير الى أهل السعادة ،و من كان من أهل الشقاء فسيصير الى عمل أهل الشقاوة ،قال :إعملو فكل ميسر لما خلق له ، أما من كان من أهل السعادة فييسر لعمل أهل السعادة، و أمامن كان من أهل الشقاء فييسر لعمل أهل الشقاوة،ثم قرء، فَأَمَّا مَنْ أَعْطٰى وَ اتَّقٰى وَ صَدَّقَ بِالْحُسْنٰى اَلْآيَةَ۔

فتاوی رضویہ ۱۱/۱۷۵

امیر المؤمنین مولی المسلمین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ حضور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک جنازہ میں تشریف فرما تھے، آپ نے ایک لکڑی اٹھا کر زمین کریدنا شروع کی، پھر فرمایا: تم میں سے ہر ایک کا ٹھکانا جہنم اور جنت میں لکھ دیا گیا ہے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: یارسول اللہ! تو کیا ہم اپنی تقدیر پر بھروسہ کر کے عمل کرنا نہ چھوڑ دیں؟ ایک روایت میں ہے، جو نیک لوگوں میں ہے وہ عنقریب نیک لوگوں میں ہو جائے گا اور جو بد بختوں میں ہے وہ ان میں سے ہو جائے گا، فرمایا: عمل کرو کہ ہر ایک کیلئے وہ آسان ہے جس کیلئے وہ پیدا کیا گیا ہے، تو جو نیک بخت ہے اس کیلئے نیک بختوں کا کام آسان ہو جاتا ہے۔ اور جو بد بخت ہے اس کیلئے بد بختوں کا عمل آسان ہو جاتا ہے۔ پھر یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی۔

۱۳۵۔ الجامع الصحيح للبخاري ۲/۷۳۷ ☆ الصحيح لمسلم ، القدر ، ۲/۳۳۳
الجامع للترمذي، القدر ۲/۳۶ ☆ السنن لابي داؤد ، السنة ۱۶ ، القدر ، ۲/۶۴۵
المعجم الكبير للطبراني، ۴/۲۸۰ ☆ اتحاف السادة للزبيدي، ۲/۱۹۷
فتح الباري للعسقلاني، ۸/۷۰۸ ☆ تاريخ بغداد للخطيب، ۱۱/۱۱۰
التفسير للبغوي، ۳/۲۵۳ ☆ الدر المنثور للسيوطي، ۶/۱۳۹
كنز العمال للمتقي، ۱۵۵۲، ۱/۳۴۲ ☆ التمهيد لابن عبد البر، ۶/۸

تو وہ جس نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کیا، اللہ تعالیٰ سے ڈرا، اور اچھی طرح تصدیق کی۔ الآیہ۔

(۶) تدبیر تقدیر سے ہے

۱۳۶۔ **عن** عبد اللّٰه بن عباس رضی اللّٰه تعالی عنهما قال: قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وسلم: اَلدَّوَاءُ مِنَ الْقَدَرِ یَنْفَعُ مَنْ یَّشَاءُ لِمَا یَشَاءُ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دواء خود بھی تقدیر سے ہے۔ اللہ تعالیٰ جسے چاہے جس دوا سے چاہے نفع پہونچا دیتا ہے۔

۱۳۷۔ **عن** عبد اللّٰه بن عباس رضی اللّٰه تعالی عنهما قال: اِن عمر بن الخطاب رضی اللّٰه تعالی عنه خرج الی الشام حتی اذا کان بسرغ لقیه اُمراء الأجناد أبو عبیدة بن الجراح و أصحابه فأخبره أن الوباء قد وقع بالشام، قال عبد اللّٰه بن عباس: فقال عمر: اُدع لی المهاجرین الأولین فدعاهم فاستشارهم و أخبرهم أن الوباء قد وقع بالشام، فاختلفوا فقال بعضهم: قد خرجت لأمر و لانری أن ترجع عنه۔ و قال بعضهم: معك بقیة الناس و أصحاب رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وسلم و لا نری أن تقدمهم علی هذا الوباء، فقال: ارتفعوا عنی، ثم قال: اُدع لی الأنصار فدعوتهم فاستشارهم فسلکوا سبیل المهاجرین و اختلفوا کاختلافهم، فقال: ارتفعوا عنی، ثم قال: اُدع من کان هٰهنا من مشیخة قریش من مهاجرة الفتح، فدعوتهم فلم یختلف منهم علیه رجلان فقالوا: نری أن ترجع بالناس و لا تقدمهم علی هذا الوباء، فنادی عمر فی الناس اِنی مصبح علی ظهر فاصبحوا علیه، قال أبوعبیدة: أفرارا من قدر اللّٰه؟ فقال عمر: لو غیرك قالها یاأباعبیدة! ، نعم ،نفرمن قدر اللّٰه الی قدر اللّٰه، أ رأیت لو کان لك اِبل، هبطت وادیا له عدوتان، اِحداهماخصبة والاخری جدبة، ألیس اِن رعیت الخصبة رعیتها بقدر اللّٰه، و اِن

۱۳۶۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۲/۱۳۱ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۵/۸۵
کنز العمال للمتقی، ۲۸۰۸۱، ۱۰/۵ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۲۶۱
۱۳۷۔ الجامع الصحیح للبخاری، الطب، ۲/۸۵۳ ☆ الصحیح لمسلم، السلام، ۲/۲۲۹
المسند لاحمد بن حنبل، ۵/۲۰۳ ☆

رعیت الحدبة رعیتها بقدر اللّٰہ ، قال : فجاء عبد الرحمن بن عوف و کان متغیبا فی بعض حاجته فقال : إن عندی فی هذا علما ، سمعت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه وسلم یقول : إِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بِأَرْضٍ فَلَا تَقْدَمُوا عَلَيْهِ وَ إِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَ أَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا فِرَارًا مِنْهُ قَالَ: فَحَمِدَ اللّٰهَ عُمَرُ وَ انْصَرَفَ ۔

فتاوی رضویہ ۱۱/۱۸۳

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب بقصد شام وادی تبوک میں قریہ سرغ تک پہونچے تو سرداران لشکر ابو عبیدۃ بن الجراح، خالد بن ولید، اور عمرو بن العاص وغیرہم رضوان اللہ تعالیٰ علیہم انہیں ملے اور خبردی کہ شام میں وبا ہے۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: مہاجرین اولین کو میرے پاس بلا کرلاؤ۔ چنانچہ انہیں بلا کرلایا گیا۔ آپ نے ان سے مشورہ لیا اور بتایا کہ سرزمین شام میں وبا ہے۔ یہ سن کرلوگوں میں اختلاف واقع ہوگیا۔ بعض حضرات کا کہنا تھا: کہ ہم ایک کام کیلئے نکلے ہیں اور اسے انجام دیئے بغیر لوٹنا مناسب نہیں جبکہ بعض حضرات کی رائے یہ تھی کہ آپ کے ساتھ منتخب افراد اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب ہیں۔ لہذا مناسب نہیں کہ اس وبا کی طرف پیش قدمی کی جائے، آپ نے فرمایا: میرے پاس سے چلے جاؤ، پھر فرمایا: انصار کو بلاؤ، میں انہیں بلا کرلایا۔ چنانچہ آپ نے ان سے مشورہ کیا تو وہ بھی مہاجرین کے راستہ پر چلے، ان میں بھی اسی طرح اختلاف ہوگیا جس طرح مہاجرین میں ہوا تھا۔ آپ نے فرمایا: میرے پاس سے چلے جاؤ۔ پھر فرمایا: میرے لئے ان اکابر قریش کو بلاؤ جنہوں نے فتح مکہ کیلئے ہجرت کی، انہیں بلایا گیا تو ان میں سے دو آدمیوں نے بھی اختلاف نہ کیا، بلکہ متفقہ طور پر کہا: کہ ہماری رائے میں لوگوں کو لے کر لوٹنا چاہئے اور اس بلا کی طرف پیش قدمی کرنا صحیح نہیں۔ چنانچہ امیر المؤمنین نے منادی کرادی کہ کل میں واپسی کیلئے سوار ہوجاؤنگا۔ حضرت ابوعبیدہ نے کہا: کیا خدا کی تقدیر سے بھاگ رہے ہیں؟ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: کاش تمہارے سوا یہ بات کسی اور نے کہی ہوتی۔ (یعنی تمہارے علم وفضل سے یہ بعید ہے) ہاں ہم اللہ کی تقدیر سے اللہ کی تقدیر ہی کی طرف بھاگ رہے ہیں، بھلا بتاؤ تو تمہارے پاس کچھ اونٹ

ہوں، انہیں لیکر کسی وادی میں اترو جس کے دو کنارے ہوں، ایک سرسبز دوسرا خشک، تو کیا یہ بات نہیں ہے کہ تم شاداب میں چراؤ گے تو خدا کی تقدیر سے، اور خشک میں چراؤ گے تو خدا کی تقدیر سے۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما فرماتے ہیں: اتنے میں حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالی عنہ تشریف لے آئے جو اپنی کسی ضرورت سے تشریف لے گئے تھے۔ ارشاد فرمایا: مجھے اس سلسلہ میں ایک حدیث یاد ہے جو حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمائی تھی، کہ جب تم کسی جگہ وبائی بیماری طاعون وغیرہ کی خبر سنو تو وہاں نہ جاؤ، اور جہاں تم ہو وہاں ہی وبا آجائے تو پھر وہاں سے راہ فرار اختیار نہ کرو۔ راوی کہتے ہیں: یہ حدیث سن کر حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ نے اللہ تعالی کی حمد وثنا بیان کی اور واپس تشریف لائے۔ ۱۲م

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یعنی ہاں کہ سب کچھ تقدیر سے ہے پھر آدمی خشک جنگل چھوڑ کر ہرا بھرا چرائی کیلئے اختیار کرتا ہے۔ اس سے تقدیر الہی سے بچنا لازم نہیں آتا۔ یونہی ہمارا اس زمین میں نہ جانا جس میں وبا پھیلی ہے۔ یہ بھی تقدیر سے فرار نہیں۔ پس ثابت ہوا کہ تدبیر ہرگز منافی توکل نہیں بلکہ صلاح نیت کے ساتھ عین توکل ہے۔

ہاں بیشک یہ ممنوع و مذموم ہے کہ آدمی ہمہ تن تدبیر میں منہمک ہو جائے اور اسکی درستی میں جا و بے جا، نیک و بد، حلال و حرام کا خیال نہ رکھے۔ یہ بات بیشک اسی سے صادر ہوگی جو تقدیر کو بھول کر تدبیر پر اعتماد کر بیٹھا، شیطان اسے ابھارتا ہے کہ اگر یہ بن پڑی جب تو کار برآری ہے ورنہ مایوسی و ناکامی، ناچار سب این و آں سے غافل ہو کر اسکی تحصیل میں لہو پانی کر دیتا ہے۔ اور ذلت و خواری، خوشامد و چاپلوسی، مکر و دغابازی جس طرح بن پڑے اسکی راہ لیتا ہے حالانکہ اس حرص سے کچھ نہ ہوگا۔ ہونا وہی ہے جو قسمت میں لکھا ہے۔ اگر یہ علو ہمت، صدق نیت، پاس عزت، اور لحاظ شریعت ہاتھ سے نہ دیتا رزق کو اللہ عزوجل نے اپنے ذمہ لیا جب بھی پہونچتا۔ اسکی طمع نے آپ اسکے پاؤں میں تیشہ مارا اور حرص و گناہ کی شامت نے خسر الدنیا و الآخرۃ کا مصداق بنایا۔ اور اگر بالفرض آبرو کھو کر گنہگار ہو کر دو پیسہ پائے بھی تو ایسے مال پر ہزار تف، بئس المطاعم حین الذل تکسبها ÷ القدر منتصب و القدر مخفوض

بری خوراک ہے وہ جسے ذلت کی حالت میں حاصل کرو۔ اور اس کہاوت کی مصداق کہ ”ہانڈی تو چڑھ گئی لیکن عزت گھٹ گئی“ فتاوی رضویہ ۱۱/۱۸۴

(۷) تقدیر کا منکر ملعون ہے

۱۳۸۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالى عنها قالت: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: سِتَّةٌ لَعَنْتُهُمْ وَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ وَ كُلُّ نَبِيٍّ مُجَابٌ، اَلزَّائِدُ فِي كِتَابِ اللّٰهِ، وَ الْمُكَذِّبُ بِقَدْرِ اللّٰهِ، وَ الْمُتَسَلِّطُ بِالْجَبَرُوْتِ فَيُعِزُّ بِذٰلِكَ مَنْ اَذَلَّ اللّٰهُ وَ يُذِلُّ مَنْ اَعَزَّ اللّٰهُ، وَ الْمُسْتَحِلُّ لِحَرَمِ اللّٰهِ، وَ الْمُسْتَحِلُّ مِنْ عِتْرَتِي مَا حَرَّمَ اللّٰهُ، وَ التَّارِكُ لِسُنَّتِي۔ شمائم العنبر ص ۱۴

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چھ لوگوں پر میری لعنت کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر لعنت فرمائی اور ہر نبی کی دعا قبول ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی کتاب میں اپنی رائے سے بڑھانے والا، تقدیر کو جھٹلانے والا، اپنی طاقت وقوت کے بل بوتے پر ذلیلوں کو معزز رکھنے والا، شریفوں کو ذلیل کرنے والا، اللہ تعالیٰ کی محرمات کو حلال سمجھنے والا، میرے اہلبیت کے بارے میں جن چیزوں کو اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ان کو حلال سمجھنے والا، اور میری سنت مؤکدہ کو ہلکا سمجھ کر چھوڑنے والا۔ ۱۲م

◆

۱۳۸۔ مجمع الزوائد للهيثمى، ۱/۱۷۶ ☆ الجامع الصغير للسيوطى، ۲۸۶

١٠۔ گناہ صغیرہ وکبیرہ

(١) گناہ صغیرہ وکبیرہ کی پہچان

١٣٩۔ **عن** عبد اللّٰہ بن عباس رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالی علیہ وسلم: لَا صَغِیرَۃَ مَعَ الْاِصْرَارِ وَلَا کَبِیرَۃَ مَعَ الْاِسْتِغْفَارِ۔

فتاویٰ رضویہ ٩/٢٥٨

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی گناہ بار بار کرنے سے صغیرہ نہیں رہتا اور کوئی گناہ توبہ کے بعد کبیرہ نہیں رہتا۔ ١٢م

(٢) جھوٹی گواہی گناہ کبیرہ ہے

١٤٠ ۔ **عن** خریم بن فاتك الأسدی قال: صلی النبی صلی اللّٰہ تعالی علیہ وسلم الصبح فلما انصرف قام قائما فقال: عُدِلَتْ شَہَادَۃُ الزُّوْرِ بِالْاِشْرَاكِ بِاللّٰہِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ تَلَا ھٰذِہِ الْآیَۃَ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ حُنَفَآءَ لِلّٰہِ غَیْرَ مُشْرِکِیْنَ بِہٖ۔

فتاویٰ رضویہ ٥/١٣٤

حضرت خریم بن فاتک اسدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک دن صبح کی نماز پڑھائی۔ جب فارغ ہوئے تو تشریف فرما ہو کر ارشاد فرمایا: جھوٹی گواہی شرک کے برابر ہے۔ یہ جملہ تین بار ارشاد فرمایا۔ پھر یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی، جھوٹے قول سے دور رہو اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کرتے ہوئے اسکا کسی کو شریک نہ ٹھہراتے ہوئے۔ ١٢م

١٤١۔ **عن** أبی بکرۃ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ أن رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالی علیہ وسلم قال: اَلَا أُخْبِرُکُمْ بِاَکْبَرِ الْکَبَائِرِ، قالوا: بلیٰ، یا رسول اللّٰہ، قال: اَلْاِشْرَاكُ

١٣٩۔ تاریخ دمشق لابن عساکر، ٢٠٩/٢ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ٥٧٠/٨
کشف الخفا للعجلونی، ٥٠٨/٢ ☆ الدر المنثورۃ للسیوطی، ١٨٠
١٤٠۔ السنن لابن ماجۃ، الشھادۃ ١٧٣/١ ☆ الترغیب والترھیب للمنذری، ١٢١/٣
١٤١۔ الجامع للترمذی، الشھادات ٥٤/٢ ☆ الترغیب والترھیب للمنذری، ١٢١/٣

بِاللّٰهِ، وَ عُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ، وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ أَوْ قَوْلُ الزُّوْرِ ، قال: فما زال رسول اللّٰه صلى اللّٰه تعالى عليه وسلم يقولها حتى قلنا:ليته سكت ۔

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں کبیرہ گناہوں میں سب سے بڑے گناہ کے بارے میں نہ بتادوں، صحابۂ کرام نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیوں نہیں. سرکار نے ارشاد فرمایا: اللہ کے ساتھ شرک، والدین کی نافرمانی، اور جھوٹی گواہی یا جھوٹی بات بڑے بڑے گناہ ہیں۔ راوی کہتے ہیں: سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسی طرح مسلسل فرماتے رہے یہاں تک کہ (خوف زدہ ہوکر) ہم کہنے لگے: کاش سرکار خاموش ہوجاتے۔ فتاویٰ رضویہ ۱۳۴/۵

(۳) جھوٹا گواہ جہنمی ہے

۱۴۲۔ **عن** عبد اللّٰه بن عمر رضی اللّٰه تعالىٰ عنهماقال: قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه تعالىٰ عليه وسلم : لَنْ تَزُوْلَ قَدَ مَاشَاهِدِ الزُّوْرِ حَتّٰى يُوجِبَ لَهُ النَّارَ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جھوٹی گواہی دینے والا اپنے پاؤں ہٹانے نہیں پاتا کہ اللہ تعالیٰ اسکے لئے جہنم واجب کردیتا ہے۔ فتاویٰ رضویہ ۱۳۴/۵

(۴) گناہ وہ ہے جو دل میں کھٹکے

۱۴۳۔ **عن** النواس بن سمعان الأنصاری رضی اللّٰه تعالىٰ عنه قال: قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه تعالى عليه وسلم : اَلْاِثْمُ مَاحَاكَ فِي صَدْرِكَ۔

حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گناہ وہ ہے جو تیرے دل میں کھٹکے۔

فتاویٰ رضویہ حصہ دوم ۱۹۶/۹

۱۴۲۔السنن لا بن ماجة " الشهادة " ۱/ ۱۷۳ ☆ الترغيب والترهيب للمنذری، ۳/ ۲۲۲

۱۴۳۔المستدرك للحاكم " البيوع، ۲/ ۱۴ ☆

(۵) ارتکاب کبائر سے ایمان نہیں جاتا

١٤٤ـ **عن** أبی ذر الغفاری رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالی علیه وسلم : مَامِنْ عَبْدٍ قَالَ : لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ، ثُمَّ مَاتَ عَلیٰ ذٰلِكَ اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ ، قُلْتُ : وَاِنْ زَنیٰ وَاِنْ سَرَقَ ، قال: وان زنی وان سرق ، قلت: و ان زنی و ان سرق ، قال: وان زنی وان سرق ، ثلاثا ثم قال فی الرابعة :عَلیٰ رَغْمِ اُنُفِ أَبِی ذَرٍّ ، قَال : فخرج أبو ذر وهو یقول : وإن رغم أنف أبی ذر۔

فتاویٰ رضویہ ۳/۳٦٤

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی بندہ ایسا نہیں جو "لاالہ الا اللّٰہ" پڑھ کر مرجائے مگر جنت میں داخل ہوگا۔ میں نے عرض کیا: چاہے وہ زنا کرے، چاہے وہ چوری کرے، حضور نے فرمایا: خواہ وہ زنا کرے، خواہ وہ چوری کرے، میں نے عرض کیا: خواہ وہ زنا کرے، خواہ وہ چوری کرے، فرمایا: چاہے وہ زنا کرے، چاہے وہ چوری کرے۔ یہ عرض ومعروض تین مرتبہ ہوا۔ چوتھی بار میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ابوذر کی ناک غبار آلود ہونے پر (یعنی خواہ ابوذر کو یہ بات ناپسند ہو لیکن ہے ایسا ہی)۔ حضرت ابوذر غفاری جب بارگاہ رسالت سے واپس تشریف لائے تو کہہ رہے تھے: اگرچہ ابوذر کی ناک غبار آلود ہی کیوں نہ ہو۔ ۱۲م

١٤٥ـ **عن** أنس بن مالك رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالی علیه وسلم : ثَلاثٌ مِنْ أَصْلِ الْإِیْمَان : أَلْکَفُّ عَمَّنْ قَالَ "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ"، وَلَا نُکَفِّرُہٗ بِذَنْبٍ ، وَلَا نُخْرِجُهٗ مِنَ الْإِسْلَامِ بِعَمَلٍ۔ اظہار الحق الجلی، ۳۵

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین باتیں ایمان کی جڑ ہیں، جن میں سے ایک بات یہ ہے کہ

١٤٤ـ الجامع الصحیح للبخاری ،اللباس، ٢/ ٧٦٧ ☆ الصحیح لمسلم "الایمان" ١/ ٦٦
المسند لاحمد بن حنبل " ١٦٦/٥ ☆ المسند لابی عوانه " ١/ ١٩
فتح الباری للعسقلانی ، ١٠/ ٢٨٢ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ٢/ ١٧٠
تلخیص المتشابه، ٢/ ١٠٣ ☆
١٤٥ـ السنن لابی داؤد، الجهاد، ١/ ٣٤٣ ☆ نصب الرایه للزیلعی ، ٣/ ٣٧٧
کنزالعمال للمتقی ،٤٣٢٢٦، ١٥/ ٨١١ ☆

جوشخص کلمہ "لاالہ الا اللہ محمد رسول اللہ،، کہےاسکے بارے میں زبان کوروکو۔ہم کسی کوکسی گناہ کی وجہ سے کافرنہیں کہیں گے۔اور نہ کسی کوکسی عمل کی وجہ سے خارج کریں گے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث ان احادیث میں سے ہے کہ جن میں کلمہ ذکر ہےلیکن مرادوہی تصدیق جمیع ضروریات دین ہے۔

(٦) گناہ سے دل سیاہ ہوجاتا ہے

١٤٦۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی عليه وسلم : اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا أَخْطَا خَطِيْئَةً نَكَتَتْ فِی قَلْبِهٖ نُكْتَةٌ سَوْدَآءُ، فَاِنْ هُوَ نَزَعَ وَاسْتَغْفَرَوَ تَابَ صَقَلَ قَلْبُهٗ وَاِنْ عَادَ زِيْدَ فِيْهَا حَتّٰی تَعْلُوَ عَلیٰ قَلْبِهٖ وَهُوَ" اَلرَّانُ" الَّذِی ذَكَرَ اللّٰهُ تَعَالیٰ "كَلَّابَلْ رَانَ عَلیٰ قُلُوبِهِمْ مَاكَانُوا يَكْسِبُوْنَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جب بندہ کوئی گناہ کرتا ہےاسکے دل میں ایک سیاہ دھبہ پڑجاتا ہے۔پس اگروہ اس سے جداہوگیااورتوبہ استغفارکی تواسکے دل پرصیقل ہوجاتی ہے۔اوراگردوبارہ کیاتو اورسیاہی بڑھتی ہے یہاں تک کہ اس کے دل پرچڑھ جاتی ہے۔اوریہ ہی وہ زنگ ہےجس کا اللہ تعالیٰ نے ذکرفرمایاکہ یوں نہیں بلکہ زنگ چڑھادی ہےانکےدلوں پران گناہوں کے سبب کہ وہ کرتے تھے۔ فتاویٰ رضویہ ۱۱/۳۰۸

(۷) سب کوہلاک نہ جانو

١٤٧۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عن قال: قال رسول الله صلی الله تعالی

١٤٦۔ الترغيب و الترهيب للمنذرى، ٢/ ٤٦٩ ☆ اتحاف السادة للزبيدى، ٧/ ٢٢٩
كنزالعمال للمتقى، ١٠١٨٩، ٤/ ٢١٠ ☆ التفسير للطبرى، ٣٠/ ٦٢
فتح البارى للعسقلانى، ٨/ ٦٩٦ ☆ التفسير للقرطبى، ١٩/ ٢٥٩
الجامع الصغير للسيوطى، ١/ ١٢٧ ☆ السنن لا بن ماجة، ٢/ ٣٢٣
جمع الجوامع للسيوطى، ٥٦٩٥ ☆ زاد المسير لا بن الجوزى، ٩/ ٥٦
١٤٧۔ الصحيح لمسلم، البر، ٢/ ٣٢٩ ☆ السنن لا بى داؤد، الادب، ٢/ ٨٠،
المسند لا حمد بن حنبل، ٢/ ٢٧٢ ☆ الجامع الصغير للسيوطى، ١/ ٤٨
شرح السنة للبغوى، ١٣/ ١٤٤ ☆ الادب المفرد للبخارى، ٧٥٩

عليه وسلم :اِذَا سَمِعْتَ الرَّجُل يَقُولُ: هلكَ النَّاسُ فَهُوَ اَهْلَكُهُمْ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تو کسی کو یوں کہتے سنے کہ لوگ ہلاک ہو گئے تو وہ ان سب سے ہلاک ہونے والا ہے۔ فتاوی رضویہ ۳/ ۲۹۹

١٤٨۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : اَلذَّنْبُ شُئُومٌ عَلىٰ غَيْرِ فَاعِلِهِ اِنْ عَيَّرَهُ اِبْتَلىٰ وَ اِنِ اغْتَابَهُ اَثِمَ وَ اِنْ رَضِىَ بِهِ شَارَكَهُ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: گناہ تو ایک شخص کرتا ہے لیکن اسکا وبال دوسروں پر بھی پڑتا ہے۔ اگر اسکو عار دلائے گا تو یہ بھی اس میں مبتلاء ہوگا۔ اور اگر غیبت کریگا تو گنہگار ہوگا۔ اور اگر راضی ہوگا تو شریک گناہ ہے۔ فتاوی رضویہ ۵/ ۲۸۱

(۸) لواطت گناہ کبیرہ ہے

١٤٩۔ **عن** عبد الله بن عباس رضى الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: مَلْعُونٌ مَنْ يَّعْمَلُ عَمَلَ قَوْمِ لُوْطٍ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ملعون ہے جو قوم لوط کا کام کرے۔ فتاوی رضویہ ۳/ ۱۹۰

(۹) مدح فاسق حرام ہے

١٥٠۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : اِذَا مُدِحَ الْفَاسِقُ غَضِبَ الرَّبُّ وَ اهْتَزَّ لِذٰلِكَ الْعَرْشُ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

١٤٨۔ مسند الفردوس للديلمى، ٢/ ٢٤٩ ☆ الجامع الصغير للسيوطى، ٢٦٥

١٤٩۔ الجامع الصغير للسيوطى، ٢/ ٥٠١ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى، ٢/ ٢٧٢

المسند لاحمد بن حنبل، ١/ ٢١٧ ☆ الترغيب والترهيب للمنذرى، ٣/ ٢٨٦

١٥٠۔ الجامع الصغير للسيوطى، / ٥٩ ☆ تاريخ دمشق لابن عساكر، ٦/ ٤٠

اتحاف السادة للزبيدى، ٧/ ٥٧١ ☆ السلسلة الضعيفة للالبانى، ٥٩٥

علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جب فاسق کی مدح کی جاتی ہے رب تعالیٰ غضب فرماتا ہے اور اسکے سبب عرش الٰہی ہل جاتا ہے۔ فتاوی رضویہ ۴/۲۹۳

(۱۰) مؤمن پر لعن طعن حرام ہے

۱۵۱۔ **عن** عبد اللّٰہ بن مسعود رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالی علیہ وسلم :لَيۡسَ الۡمُؤمِنُ بِالطَّعَانِ وَلَااللِّعَانِ وَلَاالۡفَاحِشِ وَلَا الۡبَذِیِّ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: مسلمان نہیں ہوتا طعن کرنے والا۔ بہت لعنت کرنے والا۔ بے حیا۔ فحش گو۔

(۱۱) ایذائے مؤمن حرام ہے

۱۵۲۔ **عن** أنس بن مالك رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالی علیہ وسلم : مَنۡ آذٰی مُسۡلِمًا فَقَدۡ آذٰنِی وَمَنۡ آذٰنِی فَقَدۡ آذَی اللّٰہَ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس نے کسی مسلمان کوایذادی اس نے مجھے ایذادی اور جس نے مجھے ایذادی اس نے اللہ عزوجل کوایذادی۔ فتاوی رضویہ ۵/۸۹۲

(۱۲) مسلمان کی جان ومال حرام

۱۵۳۔ **عن** أبی ہریرۃ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال: قال :رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالی علیہ وسلم : كُلُّ الۡمُسۡلِمِ عَلَى الۡمُسۡلِمِ حَرَامٌ مَالُهٗ وَعِرۡضُهٗ وَدَمُهٗ، حَسۡبُ اِمۡرِءٍ مِنَ الشَّرِّ اَنۡ يُّحَقِّرَ أَخَاهُ الۡمُسۡلِمَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

۱۵۲۔ الترغیب والترهيب للمنذری، ۱/ ۵۰۴ ☆ البداية والنهاية لا بن كثير، ۷/ ۳۴۷

الحاوی للفتاوی للسیوطی، ۲/ ۱۰۹ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۲/ ۱۷۹

۱۵۳۔ الجامع للترمزی، ۲/ ۱۵ ☆ الصحیح لمسلم، ۲/ ۳۱۷

السنن لابی داؤد، الادب، ۲/ ۶۶۹ ☆ السنن لابن ماجة، الفتن، ۲/ ۲۸۹

الدر المنثور للسیوطی، ۲/ ۱۳ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱/ ۴۵

المسند لاحمد بن حنبل، ۳/ ۴۹۱ ☆ الجامع الصغير للسيوطی، ۲/ ۳۹۱

وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر مسلمان کا سب کچھ دوسرے مسلمان پر حرام ہے۔ اسکا مال، اسکی آبرو، اسکا خون۔ آدمی کے بد ہونے کو یہ بہت ہے کہ اپنے مسلمان بھائی کی تحقیر کرے۔

فتاوی رضویہ ۸۱۲/۳

(۱۳) مسلمان کو گالی دینا جائز نہیں

١٥٤۔ **عن** عبد اللّٰه بن عمر و رضی اللّٰه تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللّٰه رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالی علیه وسلم: سَبَابُ الْمُسْلِمِ کَالْمُشْرِفِ عَلَی الْهَلَکَةِ۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان کو گالی دینے والا اسکے مانند ہے جو عنقریب ہلاکت میں پڑا چاہتا ہے۔

فتاوی رضویہ ۱۴۰/۹

(۱۴) مسلمان کا مال لینا بغیر رضا جائز نہیں

١٥٥۔ **عن** أنس بن مالك رضی اللّٰه تعالیٰ قال: قال رسول اللّٰه رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالی علیه وسلم: لَا یَحِلُّ مَالَ اِمْرَءٍ مُّسْلِمٍ اِلَّا بِطِیْبِ نَفْسِهٖ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی مسلمان کا مال حلال نہیں مگر اسکی جی کی خوشی سے۔

فتاوی رضویہ ۲۸/۷

(۱۵) کسی سے جبراً کچھ لینا جائز نہیں

١٥٦۔ **عن** سمرة بن جندب رضی اللّٰه تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالی علیه وسلم: عَلَی الْیَدِ مَا اَخَذَتْ حَتّٰی تُؤَدِّیَهٗ۔

١٥٤۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ٧٣/٨ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ٤٦٧/٣

١٥٥۔ التمهید لا بن عبد البر، ٢٣١/١٠ ☆ ارواء الغلیل للالبانی، ٢٧٩/٥

١٥٦۔ الجامع للترمذی، البیوع، ١٥٢/١ ☆ السنن لابی داؤد، البیوع، ٥٠١/٢

المسند لاحمد بن حنبل، ١٣/٥ ☆ السنن لابن ماجة، الصدقات، ١٧٣/٢

فتح الباری للعسقلانی، ٢٤١/٥ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ٩٠/٦

شرح السنة للبغوی، ٢٢٦/٨ ☆ تلخیص الحبیر لابن حجر، ٥٣/٣

المعجم الکبیر للطبرانی، ٢٥٢/٧ ☆ نصب الرایة، ٣٧٦/٣

حضرت سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو چیز کسی سے لی اس کو واپس کرنا واجب ہے۔ ۱۲م

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۳۱۰

(۱۶) دھوکہ دینا مذموم ہے

۱۵۷ ۔ **عن** أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: فال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم : لَیسَ لَنَا مَنْ غَشَّنَا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو مسلمانوں کی خیر خواہی کے خلاف معاملہ کرے وہ ہمارے گروہ سے نہیں

فتاوی رضویہ ۷/۹۶

۱۵۸ ۔ **عن** أمیر المؤمنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجھہ الکریم قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم : لَیسَ مِنَّا مَنْ غَشَّ مُسلِمًا اَوْ ضَرَّہٗ اَوْ مَاکَرِہٗ۔

امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہم میں سے نہیں جو کسی مسلمان کی بدخواہی کرے، یا اسے ضرر پہونچائے، یا اسے فریب دے۔ فتاوی رضویہ ۷/۹۶

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

احادیث اس باب میں حد تواتر پر ہیں اور خود ان امور کی حرمت ضروریات دین سے ہے۔ فتاوی رضویہ ۷/۹۶

(۱۷) رشوت لینا دینا ناجائز ہے

۱۵۹ ۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال : قال رسول اللہ

---

۱۵۷ ۔ الجامع للترمذی، البیوع، ١/١٥٧ ☆ الصحیح لمسلم، الایمان، ١/٧٠
السنن لابی داؤد، البیوع، ٢/٤٨٩ ☆ السنن لابن ماجۃ، التجارات، ١/١٦١
المسند لاحمد بن حنبل، ٢/٥٠ ☆ المستدرک للحاکم، ٢/٩
۱۵۸ ۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ٢/٤٧٠ ☆
۱۵۹ ۔ مجمع الزوائد للھیثمی، ٤/١٩٩ ☆ المعجم الصغیر للطبرانی، ١/٢٨
اتحاف السادۃ للزبیدی، ٦/١٦٥ ☆ تلخیص الحبیر لابن حجر، ٣/٨

صلی اللّٰہ تعالی علیہ وسلم : اَلرَّاشِی وَالْمُرْتَشِی فِی النَّارِ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: رشوت دینے اور لینے والے مستحق جہنم ہیں۔

فتاوی رضویہ ۷/۳۰۲

(۱۸) مجرم کو پناہ دینا جائز نہیں

۱۶۰۔ **عن** أمیر المؤمنین علی کرم اللّٰہ تعالیٰ وجهه الکریم قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالی علیہ وسلم : لَعَنَ اللّٰہُ مَنْ آوٰی مُحْدِثًا۔

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اللہ تعالیٰ کی لعنت اس شخص پر ہے جو کسی شرعی مجرم کو پناہ دے۔

فتاوی رضویہ ۹/۱۲۹

(۱۹) اسلام میں ضرر رسانی نہیں

۱۶۱۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالی علیہ وسلم : لَا ضَرَرَ وَلَا ضِرَارَ ، مَنْ ضَارَّ ضَارَّہُ اللّٰہُ، وَمَنْ شَاقَّ شَاقَّ اللّٰہُ عَلَیْہِ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: (اسلام میں) نہ ضرر ہے اور نہ مضرت پہونچانا۔ جس نے نقصان پہونچایا اللہ تعالیٰ اس کو نقصان میں مبتلا کریگا۔ اور جس نے کسی کو مشقت میں مبتلا کیا اللہ تعالیٰ اسے مشقت میں ڈالے گا۔

فتاوی رضویہ ۵/۲۹۳

۱۶۰۔ الصحیح لمسلم ، الحج ، ۳/ ۱۶۰ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ۱/ ۸۱

۱۶۱۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ۱/ ۳۱۳ ☆ السنن الکبری للبیهقی ، ۶/ ۶۹

المستدرك للحاکم ، ۲/ ۵۸ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی ، ۲/ ۸۱

مجمع الزوائد للهیثمی ، ۴/ ۱۱۰ ☆ التمهید لابن عبد البر ، ۱۰/ ۲۳۰

کنز العمال للمتقی ، ۹۴۹۸ ، ۴/ ۵۹ ☆ تاریخ دمشق لابن عساکر ، ۶/ ۳۲۵

ارواء الغلیل للالبانی ، ۳/ ۴۸ ☆ حلیة الاولیاء لابی نعیم ، ۹/ ۷۶

تاریخ اصبهان لابی نعیم ، ۱/ ۳۴۴ ☆ کشف الخفا للعجلونی ، ۲/ ۵۰۶

(۲۰) کمزور کی مدد نہ کرنا گناہ ہے

١٦٢۔ **عن** سهل بن حنيف رضی اللّٰه تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالیٰ عليه وسلم : مَنْ اُذِلَّ عِنْدَهٗ مُؤْمِنٌ فَلَمْ يَنْصُرْهُ وَيَقْدِرُ عَلٰى اَنْ يَّنْصُرَهٗ اَذَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى رُؤُسِ الْاَشْهَادِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔ فتاوی رضویہ حصہ اول، ۲۱/۹

حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کے پاس مؤمن کی تذلیل کی جائے پھر وہ اسکی مدد پر قادر ہونے کے باوجود اسکی مدد نہ کرے تو اللہ تعالیٰ اسکو قیامت کے دن بر سر عام رسوا کریگا۔ ۱۲م

(۲۱) حسد ایمان کے ساتھ جمع نہیں ہوتا

١٦٣۔ **عن** أبی هريرة رضی اللّٰه تعالى عنه قال: قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه تعالى عليه وسلم : لَايَجْتَمِعُ فِي جَوْفِ عَبْدٍ الْاِيْمَانُ وَالْحَسَدُ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی بندے کے دل میں ایمان اور حسد دونوں جمع نہیں ہو سکتے۔ ۱۲م

فتاوی رضویہ، حصہ اول، ۲۱/۹

١٦٤۔ **عن** أبی هريرة رضی اللّٰه تعالى عنه قال : قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه تعالى عليه وسلم : اِيَّاكُمْ وَالْحَسَدَ فَاِنَّ الْحَسَدَ يَاْكُلُ الْحَسَنَاتِ كَمَا تَاْكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ اَوْ قَالَ الْعُشْبَ۔ فتاوی رضویہ، حصہ اول، ۲۱/۹

١٦٢۔ المسند لاحمد بن حنبل ،	٨٤٧/٣	☆	المعجم الكبير للطبرانی ،	٨٩/٦
مجمع الزوائد للهيثمی ،	٢٦٧/٧	☆	اتحاف السادة للزبيدی ،	٥٤٤/٧
الجامع الصغير للسيوطی ،	٥١٠/٢	☆		
١٦٣۔ الدر المنثور للسيوطی ،	١٨٣/٢	☆	الترغيب والترهيب للمنذری ،	٥٤٦/٣
١٦٤۔ السنن لابی داؤد ، الادب ،	٢٧٢/٢	☆	السنن لابن ماجة ، الزهد ،	٣٢٠/٢
اتحاف السادة للزبيدی ،	٢٩٤/١	☆	الدر المنثور للسيوطی ،	١٨٢/٢
جمع الجوامع للسيوطی ،	٣٦٦	☆	التمهيد لابن عبد البر ،	١٢٤/٦
التاريخ الكبير للبخاری ،	٢٧٢/١	☆	التفسير للقرطبی ،	٢٥١/٥
الدر المنثور للسيوطی ،	٤١٩/٦	☆	تاريخ بغداد للخطيب ،	٢٢٧/٢
كشف الخفاء للعجلونی ،	٤٢٦/١	☆	الترغيب والترهيب للمنذری ،	٥٤٧/٣

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حسد سے بچو کہ حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جیسے آگ لکڑی کو، یا سوکھی گھاس کو۔ ۱۲م

١٦٥۔ **عن** معاوية بن حيدة رضي اللّٰه تعالى عنه قال : قال: رسول اللّٰه صلى اللّٰه تعالى عليه وسلم : اَلْحَسَدُ يُفْسِدُ الْإِيْمَانَ كَمَا يُفْسِدُ الصِّبْرُ الْعَسَلَ۔

حضرت معاویہ بن حیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حسد ایمان کو ایسا برباد کر دیتا ہے جیسے ایلوا شہد کو۔ ۱۲م

(۲۲) عیب لگانے والے مستحق جہنم ہیں

١٦٦۔ **عن** أبى الدرداء رضى اللّٰه تعالىٰ عنه قال: قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه تعالى عليه وسلم : مَنْ ذَكَرَ امْرَءً بِشَيْءٍ لَيْسَ فِيْهِ لِيَعِيْبَهُ بِهٖ حَبَسَهُ اللّٰهُ فِي نَارِ جَهَنَّمَ حَتّٰى يَاتِيَ بِنِفَاذِ مَا قَالَ۔ فتاوی رضویہ ۳/ ۷۴۷

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی کے عیب لگانے کو وہ بات بیان کرے جو اس میں نہیں اللہ تعالیٰ اسے نار جہنم میں قید کریگا۔ یہاں تک کہ اپنے کہے کی سند لائے۔

١٦٧۔ **عن** أبى الدرداء رضى اللّٰه تعالىٰ عنه قال: قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه تعالى عليه وسلم : أَيُّمَا رَجُلٍ أَشَاعَ عَلٰى رَجُلٍ مُسْلِمٍ بِكَلِمَةٍ وَهُوَ مِنْهَا بَرِئٌ يُشِيْنُهُ بِهَا فِي الدُّنْيَا كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُذِيْبَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتّٰى يَاتِيَ بِنِفَاذِ مَا قَالَ۔

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی شخص نے اپنے مسلمان بھائی کے بارے میں کوئی بات مشہور کی اور وہ اس سے بری ہے جسکا یہ دنیا میں عیب لگا رہا ہے تو اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ جب تک اپنی اس بات کا ثبوت نہ پیش کرے اسے آتش دوزخ میں پگھلائے۔ فتاوی رضویہ ۳/ ۷۴۷

١٦٥۔ اتحاف السادة للزبيدى ، ٨/ ٥٥ ☆ كشف الخفاء للعجلونى ، ١/ ٤٢٦

١٦٦۔ مجمع الزوائد للهيثمى ، ٤/ ٢١٠ ☆ الترغيب والترهيب للمنذرى ، ٣/ ١٩٩

١٦٧۔ الترغيب والترهيب للمنذرى ، ٣/ ٥١٥ ☆

(۲۳) قتل مومن پر اعانت بدتر گناہ ہے

١٦٨۔ **عن** أبی هريرة رضی اللّٰه تعالی عنه قال: قال رسو ل اللّٰه صلی اللّٰه تعالی عليه وسلم : مَنْ أَعَانَ عَلیٰ قَتْلِ مُؤمِنٍ بِشَطْرِ كَلِمَةٍ لَقِیَ اللّٰهَ مَكْتُوبًا بَيْنَ عَيْنَيْهِ آئِسٌ مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی مسلمان کے قتل پر آدھی بات کہہ کر اعانت کرے اللہ تعالیٰ سے اس حالت پر ملے کہ اسکی پیشانی پر لکھا ہو۔ خدا کی رحمت سے ناامید۔

(۲۴) شیطانی وسوسہ

١٦٩۔ **عن** صفية بنت حيی رضی اللّٰه تعا لی عنها قالت : قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالی عليه وسلم : إِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِی مِنَ الْإِنْسَانِ مَجْرَی الدَّمِ۔

حضرت صفیہ بنت حیی رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک شیطان انسان کے خون دوڑنے کی رگوں میں گردش کرتا ہے۔ فتاوی رضویہ حصہ دوم ۱۱۷/۹

١٦٨۔ السنن لا بن ماجة ، ١٨٨/١ ☆ السنن الكبرى للهيثمى ، ٢٢/٨
نصب الراية للزيلعى ، ٣٢٦/٤ ☆ الجامع الصغير للسيوطى ، ٥١٦/٢
كنز العمال للمتقى ، ٣٩٨٩٥، ٢٢/١٥ ☆ حلية الاولياء لا بى نعيم ، ٧٤/٥
الدر المنثور للسيوطى ، ٢٥٥/٢ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذرى، ٢٩٤/٣
تاريخ اصفهان لا بى نعيم ، ١٥٢/١ ☆ المسند للعقيلى ، ٣٨٢/٤
تلخيص الحبير لا بن حجر ، ١٤/٤ ☆ التفسير للقرطبى، ١٥٦/١
الكامل فى الضعفاء لا بن عدى ، ٢٧١٥/٧ ☆ مسند الربيع، ٣/٣
الموضوعات لا بن الجوزى، ١٠٣/٣ ☆
١٦٩۔ المسند لا حمد بن حنبل ، ٣٣٧/٦ ☆ السنن للدارمى ، ٣٢٠/٢
مشكل الآثار للطحاوى ، ٢٩/١ ☆ فتح البارى للعسقلانى ، ٢٨٢/٤
زادالمسير لا بن الجوزى، ٢٧٨/٩ ☆ التفسير للقرطبى ، ٣٠١/١
اتحاف السادة للزبيدى ، ٣٠٥/٥ ☆ التفسير لا بن كثير ، ٥٥٨/٨
البداية النهاية لا بن كثير، ٥٩/١ ☆ تاريخ اصفهان لا بى نعيم ، ٢١٢/٢

(۲۵) تصویر حرام ہے

١٧٠۔ **عن** عبد اللّٰہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم: كُلُّ مُصَوِّرٍ فِي النَّارِ يَجْعَلُ اللّٰهُ لَهُ بِكُلِّ صُورَةٍ صَوَّرَهَا نَفْسًا فَتُعَذِّبُهُ فِي جَهَنَّمَ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر مصور جہنم میں ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر تصویر کے بدلے جو اس نے بنائی تھی ایک مخلوق پیدا کریگا کہ وہ جہنم میں اسے عذاب کریگی۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۱۴۳/۹

١٧١۔ **عن** عبد اللّٰہ بن مسعود رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم: إِنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْمُصَوِّرُونَ۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہیکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک نہایت سخت عذاب روز قیامت تصویر بنانے والوں پر ہے۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۱۴۳/۹

١٧٢۔ **عن** أبی هريرة رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالی علیہ وسلم: قَالَ اللّٰهُ تَعَالیٰ: وَ مَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ ذَهَبَ يَخْلُقُ خَلْقًا كَخَلْقِي فَلْيَخْلُقُوا ذَرَّةً اَوِ لِيَخْلُقُوا حَبَّةً اَوِ لِيَخْلُقُوا شَعِيرَةً۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۱۴۳/۹

١٧٠۔ الصحیح لمسلم، اللباس، ٢/٢٠٢ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ١/٣٠٨

کنز العمال للمتقی، ٩٣٧٨، ٤/٣٧ ☆ تلخیص الحبیر لابن حجر، ٣/١٩٨

الدر المنثور للسیوطی، ٤/٤٢ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ٢/٣٩٥

١٧١۔ الجامع الصحیح للبخاری، اللباس، ٢/ ٨٨٠ ☆ الصحیح لمسلم، اللباس، ٢/ ٢٠١

المسند لاحمد بن حنبل، ١/ ٣٧٥ ☆ البدایہ والنہایة لابن کثیر، ٦/ ١٥٤

المعجم الکبیر للطبرانی، ٤/ ١٢٩ ☆ السنن الکبری للبیہقی، ٧/ ٢٦٧

مجمع الزوائد للہیثمی، ٥/ ٢٣٠ ☆ تاریخ دمشق لابن عساکر، ٢/ ٤١٠

الجامع الصغیر للسیوطی، ١/ ١٣٣ ☆ تاریخ بغداد للخطیب ١٠/ ١٠٨

الترغیب والترہیب للمنذری، ٤/ ٤٣ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ٦١٩٠

١٧٢۔ الجامع الصحیح للبخاری، اللباس، ٢/ ٨٨٠ ☆ الصحیح لمسلم۔ اللباس، ٢/ ٢٠٢

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے: اس سے بڑھ کر ظالم کون جو میرے بنائے ہوئے کی طرح بنانے چلے۔ بھلا کوئی چیونٹی۔ یا گیہوں یا جو کا دانہ تو بنادے۔

۱۷۳۔ **عن** عبد اللّٰه بن عمر رضی اللّٰه تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالی علیه وسلم : اِنَّ الَّذِیْنَ یَصْنَعُوْنَ ھٰذِہِ الصُّوَرَ یُعَذَّبُوْنَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ یُقَالُ لَهُمْ أَحْیُوْا مَاخَلَقْتُمْ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک یہ جو تصویریں بناتے ہیں قیامت کے دن عذاب کئے جائینگے۔ ان سے کہا جائیگا یہ صورتیں جو تم نے بنائیں تھیں ان میں جان ڈالو۔

فتاوی رضویہ، حصہ اول ۹/۱۴۳

۱۷٤۔ **عن** عبد اللّٰه بن عباس رضی اللّٰه تعالیٰ عنهما قال: قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالی علیه وسلم : مَنْ صَوَّرَ صُوْرَةً فَاِنَّ اللّٰهَ مُعَذِّبُهٗ حَتّٰی یَنْفُخَ فِیْهَا الرُّوْحَ وَلَیْسَ بِنَافِخٍ۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۴۴

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کوئی تصویر بنائے تو بیشک اللہ تعالیٰ اسے عذاب کریگا یہاں تک کہ اس میں روح پھونکے اور نہ پھونک سکیگا۔

۱۷۵۔ **عن** أبی هریرة رضی اللّٰه تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالی

۱۷۳۔ الجامع الصحیح للبخاری، التوحید، ۲/ ۱۱۲۸ ☆ الصحیح لمسلم، اللباس، ۲/ ۲۰۱
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/ ۱۲۸ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۰/ ۳۸۳
السنن الکبری للبیهقی، ۷/ ۲٦۸ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ٤/ ٤۱
۱۷٤۔ الجامع الصحیح للبخاری، اللباس، ۲/ ۸۸۱ ☆ الصحیح لمسلم، اللباس، ۲/ ۲۰۲
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ٥۳۳ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ٤/ ٤۱٦
الترغیب والترهیب للمنذری ۳/ ٤۳۸ ☆
۱۷٥۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۲/ ۳۳٦ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ٤/ ٤٦
المصنف لابن ابی شیبة، ۱۳/ ۱۹۰ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۸/ ۳۳۹
الدر المنثور للسیوطی، ٤/ ۷۳ ☆ التفسیر للقرطبی، ۱۳/ ۷
کنز العمال للمتقی، ۹۳۷۱، ٤/ ۳٦ ☆ التفسیر لابن کثیر، ۷/ ۳۸۱

علیہ وسلم : یَخْرُجُ عُنُقٌ مِن النَّارِ یَوْم الْقِیَامَۃِ لَہٗ عَیْنَان یَبْصُرُ بِھِمَا وَاُذْنَان یَسْمَعان وَلِسَانٌ یَنْطِقُ یَقُوْلُ اِنِّی وُکِّلْتُ بِثَلٰثَۃٍ، بِمَنْ جَعَلَ مَعَ اللّٰہِ اِلٰھًا آخَرَ، وَبِکُلِّ جَبَّارٍ عَنِیْدٍ وَ بِالْمُصَوِّرِیْنَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن جہنم سے ایک گردن نکلے گی جسکی دو آنکھیں ہونگی دیکھنے والی، اور دو کان سننے والے، ایک زبان کلام کرتی۔ وہ کہے گی میں تین فرقوں پر مسلط کی گئی ہوں۔ ایک جو اللہ کا شریک بتائے۔ دوسرا ہر ظالم ہٹ دھرم۔ تیسرا تصویر بنانے والا۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۴۴

۱۷۶۔ **عن** عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم : اِنَّ اَشَدَّ اَھْلِ النَّارِ عَذَابًا یَوْمَ الْقِیَامَۃِ مَنْ قَتَلَ نَبِیًّا او قتلہٗ نبیٌّ اَوْاِمَامٌ جائِرٌ وھٰؤلآءِ الْمُصَوِّرُوْنَ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک روز قیامت سب دوزخیوں میں زیادہ سخت عذاب اس پر ہے جس نے کسی نبی کو شہید کیا۔ یا کسی نبی نے جہاد میں اسے قتل کیا، یا بادشاہ ظالم، یا ان تصویر بنانے والوں پر۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۴۴

۱۷۷۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم : اَشَدُّ النَّاسِ عذابًا یَوْمَ الْقِیَامَۃِ رَجُلٌ قَتَلَ نَبِیًّا اَوْ قَتَلَہٗ نَبِیٌّ اَوْ رَجُلٌ یُضِلُّ النَّاسَ بِغَیْرِ عِلْمٍ اَوْ مُصَوِّرٌ یُصَوِّرُ التَّمَاثِیْلَ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک قیامت کے دن سب سے سخت عذاب اس پر ہوگا جس نے

۱۷۶۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۱/۴۲۶ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۰/۲۶۶
مجمع الزوائد للہیثمی، ۵/۲۳۶ ☆ حلیۃ الاولیاء لابی نعیم، ۴/۱۲۲
کنز العمال للمتقی، ۴۳۸۸۲ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ۶۱۹۵
۱۷۷۔ کنز العمال للمتقی، ۹۳۶۶، ۴/۳۵ ☆
مجمع الزوائد للہیثمی، ۱/۱۸۱ ☆ التفسیر لابن کثیر، ۱/۱۴۶
الدر المنثور للسیوطی، ۱/۷۳ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۰/۲۶۰

کسی نبی کو شہید کیا یا کسی نبی نے جہاد میں اسے قتل فرمایا۔ یا بادشاہ ظالم یا جو شخص بے علم حاصل کئے لوگوں کو بہکانے لگے اور تصویر ساز پر۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۱۴۴/۹

۱۷۸۔ **عن** عبد اللّٰہ بن عباس رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسو ل اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالی علیہ وسلم : اِنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا یَوْمَ الْقِیَامَۃِ مَنْ قَتَلَ نَبِیًا اَوْ قَتَلَہٗ نَبِیٌّ اَوْ قَتَلَہٗ اَحَدُ وَالِدَیْہِ وَالْمُصَوِّرُوْ نَ وَعَالِمٌ لَمْ یَنْتَفِعْ بِعِلْمِہٖ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک روز قیامت سب سے زیادہ سخت عذاب میں وہ ہے جو کسی نبی کو شہید کرے یا کوئی نبی جہاد میں اسے قتل فرمائے۔ یا جو اپنے ماں باپ میں سے کسی کو قتل کرے اور تصویر بنانے والے اور وہ عالم جو علم پڑھکر گمراہ ہو۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۱۴۴/۹

۱۷۹۔**عن** أم المؤمنین عائشۃ الصدیقۃ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہا قالت: قدم رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالی علیہ وسلم من سفر و سترت سھوۃ لی بقر ام فیہ تماثیل، فلما رآہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم تلون وجھہ وقال یا عائشۃ! اَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا عِنْدَ اللّٰہِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ الَّذِیْنَ یُضَاھُوْنَ بِخَلْقِ اللّٰہِ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک سفر سے تشریف لائے۔ میں نے دروازہ پر ایک تصویر دار پردہ لٹکا دیا تھا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے دیکھا تو آپکے چہرۂ اقدس کا رنگ بدل گیا اور فرمایا: اے عائشہ! قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سب سے زیادہ سخت عذاب ان مصوروں پر ہے جو خدا کے بنائے ہوئے کی نقل کرتے ہیں۔

فتاوی رضویہ، حصہ اول ۱۴۴/۹

---

۱۷۸ ۔ المسند للعقیلی ، ۱۲٤/۳ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی ، ۳٤۸/۱

کنز العمال للمتقی ، ۲۹۰۹۹، ۲۰۸/۱۰ ☆ لسان المیزان لا بن حجر ، ۳٦٤/٤

۱۷۹۔ الجامع الصحیح للبخاری ، اللباس، ۸۸۰/۲ ☆ الصحیح لمسلم ، اللباس ، ۲۰۱/۲

(۲۶) جہاں تصویر ہو وہاں فرشتے نہیں آتے

۱۸۰۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى اللّٰه تعالىٰ عنها قالت : قدم رسول اللّٰه صلى اللّٰه تعالى عليه وسلم من سفر وقد سترت سهوة لى بقرام فيه تماثيل، فلما رأه رسول اللّٰه صلى اللّٰه تعالى عليه وسلم قام على الباب ولم يدخل فعرفت فى وجهه الكراهية فقلت: يا رسول اللّٰه! اتوب الى اللّٰه والىٰ رسوله ماذا اذنبت؟ فقال رسول اللّٰه صلى اللّٰه تعالى عليه وسلم : اِنَّ أَصْحَابَ هٰذِهِ الصُّوَرِ يُعَذَّبُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُقَالُ لَهُمْ: أَحْيُوا مَاخَلَقْتُمْ ،وَقَالَ :اِنَّ الْبَيْتَ الَّذِى فِيْهِ الصُّوَرُ لَاتَدْخُلُهُ الْمَلَائِكَةُ۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۱۴۴/۹

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک سفر سے تشریف لائے اور میں نے ایک پردہ لٹکا رکھا تھا جس میں تصویریں تھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب اسے ملاحظہ فرمایا تو دروازہ پر ہی رک گئے اور اندر تشریف نہیں لائے۔ میں نے آپکے چہرۂ اقدس میں ناگواری کے اثرات دیکھکر عرض کیا: یا رسول اللہ! میں اللہ و رسول کے حضور توبہ کرتی ہوں۔ مجھ سے کیا گناہ ہوا؟ ارشاد فرمائیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ تصویریں بنانے والے قیامت کے دن سخت عذاب میں ہونگے پھر ان سے کہا جائیگا انکو زندہ کرو جن کو تمنے بنایا تھا۔ اور ارشاد فرمایا۔ جس گھر میں تصویر ہو رحمت کے فرشتے داخل نہیں ہوتے۔ ۱۲م

۱۸۱۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى اللّٰه تعالىٰ عنهاقالت: قدم رسول اللّٰه صلى اللّٰه تعالى عليه وسلم من سفر وقد سترت سهوة لى بقرام فيه تماثيل فلما رأه رسول اللّٰه صلى اللّٰه تعالى عليه وسلم تناول الستر فهتكه وقال: مِنْ أَشَدِّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِيْنَ يُصَوِّرُوْنَ هٰذِهِ الصُّوَرَ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک سفر سے واپس تشریف لائے۔ میں نے دروازہ پر ایک پردہ لٹکا لیا

۱۸۰۔ الجامع الصحيح لسحارى ، المباس ، ۲/ ۸۸۱ ☆ الصحيح لمسلم ، اللباس ، ۲/ ۲۰۱

۱۸۱۔ الجامع الصحيح لنخارى ، اللباس ، ۲/ ۸۸۰ ☆ الصحيح لمسلم ، اللباس ، ۲/ ۲۰۱

تھا جس میں تصویریں تھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب اسے دیکھا تو ہاتھ میں لیکر پھاڑ ڈالا اور ارشاد فرمایا: قیامت کے دن سخت ترین عذاب میں تصویر بنانے والے ہونگے

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۴۴

۱۸۲۔ **عن** ابی ہریرة رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالی علیه وسلم : أَتَانِی جِبرِیلُ اَمِینُ عَلَیهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ فَقَالَ لِی : مُرْ بِرَاسِ التَّمَاثِیلِ یُقْطَعُ فَتَصِیرُ کَهَیْاۃِ الشَّجَرَۃِ أَمَرَ بِالسِّتْرِ فَیُقْطَعُ فَیُجْعَلُ وِسَادَتَینِ مَنْبُوْذَتَینِ تُوطَئانِ هذَا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے پاس جبریل امین علیہ الصلوۃ والسلام نے حاضر ہوکر عرض کیا کہ حضور صورتوں کے بارے میں حکم دیں کہ انکے سر کاٹ دئے جائیں کہ پیڑ کی طرح رہ جائیں۔ اور تصویر دار پردہ کیلئے حکم فرمائیں کہ کاٹ کر دو مسندیں بنالی جائیں کہ زمین پر ڈالکر پاؤں سے روندی جائیں۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۴۴

۱۸۳۔ **عن** عبد اللّٰہ بن عمر رضی اللّٰہ تعالیٰ عنهما قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالی علیه وسلم : اِنَّ جِبرِیلَ عَلَیهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ قَالَ لِی: اِنَّا لَانَدْخُلُ بَیْتًا فِیهِ کَلْبٌ وَلَا صُورَۃٌ۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۴۴

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جبریل امین علیہ الصلوۃ والسلام نے مجھ سے عرض کیا: ہم ملائکہ رحمت اس گھر میں نہیں جاتے جس میں کتا یا تصویر ہو۔

وفی الباب عن ام المئومنین الصدیقة ‘وعن ام المئومنین میمونة وعن اسامة بن زید رضی اللّٰہ تعالیٰ عنهم۔

۱۸٤۔ **عن** أمیر المئومنین علی کرم اللّٰہ تعالیٰ وجهه الکریم قال :قال رسول اللّٰہ

۱۸۲۔ الجامع للترمذی الادب، ۲/ ۱۰٤ ☆ السنن لابی داؤد، اللباس، ۲/ ۵۷۳
المسند لاحمد بن حنبل، ۲/ ۳۰۵ ☆

۱۸۳۔ الجامع الصحیح للبخاری، مغازی، ۲/ ۵۷۰ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۱/ ۸۰

۱۸٤۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۱/ ۸۵ ☆ السنن لابن ماجة، ۲/ ۲٦۸

صلی اللّٰه تعالٰی علیه وسلم :اِنَّ جبرَئِیلَ عَلیهِ الصَّلاۃُ و السَّلامُ قَالَ لِی:اِنَّها ثَلٰثٌ لَم یَلَجْ مَلِكٌ مَادَامَ فِیها وَاحِدٌ مِنهَا کَلْبٌ اَوْجَنَابَةٌ اَوصُورَۃُ رُوْحٍ ۔

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالٰی وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھ سے حضرت جبرئیل علیہ الصلاۃ والسلام نے عرض کیا: تین چیزیں ہیں کہ جب تک ان تین سے ایک بھی گھر میں ہوگی کوئی فرشتہ رحمت و برکت کا اس گھر میں داخل نہ ہوگا، کتا، یاجنب یا جاندار کی تصویر۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۴۴

۱۸۵۔ **عن** أبی طلحة رضی اللّٰه تعالیٰ عنه قال:قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالی علیه وسلم : لَاتَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَیْتًافِیهِ کَلْبٌ وَلَا صُورَةٌ ۔

حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رحمت کے فرشتے اس گھر میں نہیں جاتے جس میں کتا یا تصویر ہو۔

و فی الباب عن ابن عباس ، وعن ام المؤمنین میمونة ، عن ام المؤمنین الصدیقة ، وعن ابی هریرۃ ، عن امیر المؤمنین علی ، وعن ابی سعید الخدری، و عن اسامة بن زید ، وعن ابی ایوب الانصاری رضی اللّٰه تعالیٰ عنهم،

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/ ۱۴۵

۱۸۶۔ **عن** أمیر المؤمنین علی کرم اللّٰه تعالیٰ وجهه الکریم قال : صنعت طعاما فدعوت ، رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالی علیه وسلم فجاء فرأی تصاویر فرجع فقلت : یارسول اللّٰه ! مارجعك بأبی واُمی ، قال : اِنَّ فِی الْبَیْتِ سِتْرًا فِیهِ تَصَاوِیرُ وَاِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَاتَدْخُلُ بَیْتًا فِیهِ تَصَاوِیرُ۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/ ۱۴۵

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالٰی وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ میں نے

۱۸۵۔ الجامع الصحیح للبخاری ، بدء الخلق،۱/ ۴۵۸ ☆ الصحیح لمسلم ، اللباس ، ۲/ ۲۰۰
الجامع للترمذی ، الادب، ۲/ ۱۰۳ ☆ السنن لا بن ماجة ، اللباس ، ۲/ ۲۶۸
المسند لا حمد بن حنبل ، ۳/ ۹۰ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی ، ۴/ ۱۴۴
الترغیب والترهیب للمنذری ، ۴/ ۴۵ ☆ فتح الباری للعسقلانی ، ۷/ ۳۱۵
البدایة والنهایة لا بن کثیر، ۱/ ۵۱ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی ۔ ۴/ ۴۴
۱۸۶۔ السنن لا بن ماجة ، الاطعمة ، ۲/ ۲۴۹ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۱/ ۱۳۰

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی کھانے کی دعوت کی۔ حضور تشریف لائے لیکن تصویریں دیکھ کر واپس تشریف لیجانے لگے۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میرے ماں باپ حضور پر نثار، کس سبب سے حضور واپس ہوئے؟ فرمایا: گھر میں ایک پردے پر تصویریں تھیں اور ملائکہ رحمت اس گھر میں نہیں جاتے جس میں تصویریں ہوں۔

(۲۷) تصویر کو مٹانا ضروری ہے

۱۸۷۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت :ان النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم لم یکن یترک فی بیتہ شیئا فیہ تصالیب الا نقضہ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جس چیز میں تصویر ملاحظہ فرماتے اس کو بے توڑے نہ چھوڑتے۔

۱۸۸۔ **عن** أبی الھیاج الأسدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال لی علی: الا أبعثك علی مابعثنی علیہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم أن لاتدع صورة الا طمستھا ولا قبرا مشرفا الا سویتہ۔

حضرت ابوالھیاج اسدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ سے حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں اس کام پر نہ بھیجوں جس پر مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مامور فرمایا تھا کہ جو تصاویر دیکھو اسے مٹادو اور جو قبر حد شرع سے اونچی پاؤ اسے حد شرع کے برابر کردو۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

بلندی قبر میں حد شرع ایک بالشت ہے۔　فتاوی رضویہ حصہ اول ۱۴۵/۹

۱۸۹۔ **عن** أمیر المؤمنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجھہ الکریم قال: کان رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فی جنازة فقال: اَیُّکُمْ یَنْطَلِقُ اِلَی الْمَدِیْنَةِ فَلَا یَدَعُ لَھَا وَثَنًا اِلَّا کَسَرَہٗ وَلَا قَبْرًا اِلَّا سَوَّاہٗ وَلَا صُوْرَةً اِلَّا طَمَسَھَا، وَمَنْ عَادَ اِلٰی صَنْعَةِ شَیْءٍ مِنْ

۱۸۷۔ الجامع الصحیح للبخاری، اللباس، ۸۸۰/۲ ☆ السنن لابی داؤد، اللباس، ۵۷۲/۲

۱۸۸۔ الصحیح لمسلم، الجنائز، ۳۱۲/۱ ☆

۱۸۹۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۸۷/۱۔ ☆

هٰذا فقد كفر بما أنزل علىٰ محمد صلى الله تعالىٰ عليه وسلم۔

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ ایک جنازہ میں تشریف فرما تھے کہ ارشاد فرمایا: تم میں کون ایسا ہے جو مدینے جا کر ہر بت کو توڑ دے اور ہر قبر کو برابر کر دے اور سب تصویریں مٹا دے۔ پھر فرمایا: جو یہ ساری چیزیں بنائیگا وہ کفر و انکار کریگا اس چیز کے ساتھ جو محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر نازل ہوئی۔ العیاذ باللہ تعالیٰ۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/ ۱۴۵

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مسلمان بنظر ایمان دیکھے کہ صحیح وصریح حدیثوں میں اس پر کیسی سخت وعیدیں فرمائی گئیں اور یہ تمام احادیث عام شامل محیط کامل ہیں جن میں اصلاً کسی تصویر کسی طریقے کی تخصیص نہیں تو معظمین دین کی تصویروں کو ان احکام خدا و رسول سے خارج گمان کرنا محض باطل وہم عاطل ہے، بلکہ شرع مطہر میں زیادہ شدت عذاب تصاویر کی تعظیم ہی پر ہے۔ اور خود ابتدائے بت پرستی انہیں تصویرات معظمین سے ہوئی۔ قرآن عظیم میں جو پانچ بتوں کا ذکر سورۂ نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام میں فرمایا:

ود، سواع، یغوث، یعوق، نسر، یہ پانچ بندگان صالحین تھے کہ لوگوں نے ان کے انتقال کے بعد باغوائے ابلیس لعین ان کی تصویریں بنا کر انکی مجلس میں قائم کیں پھر بعد کی آنے والی نسلوں نے انہیں معبود سمجھ لیا۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/ ۱۴۵

(۲۸) بیت اللہ شریف کی تصاویر مٹائی گئیں

۱۹۰۔ **عن** عبد الله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال: دخل النبى صلى الله تعالى عليه وسلم البيت فوجد فيه صورة ابراهيم وصورة مريم عليهما الصلوٰة والسلام فقال صلى الله تعالى عليه وسلم: اَمَا لَهُم فَقَدْ سَمِعُوا اَنَّ الْمَلاٰئِكَةَ لاَ تَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/ ۱۴۵

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب بیت اللہ شریف میں داخل ہوئے تو وہاں حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام

اور حضرت مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی تصویریں دیکھیں۔ حضور نے ارشاد فرمایا: کیا ہوا ان لوگوں کو کہ اس سے پہلے سن رکھا ہے کہ فرشتے اس گھر میں نہیں آتے جہاں تصویر ہو۔ (پھر بھی باز نہ آئے) ۱۲م

۱۹۱۔ **عن** عبد اللّٰہ بن عباس رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہما قال: إن النبی صلی اللّٰہ تعالی علیہ وسلم لما رأی الصور فی البیت لم یدخل حتی أمر بہا فمحیت ۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/ ۱۴۵

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب خانۂ کعبہ میں تصویریں دیکھیں تو داخل نہیں ہوئے یہاں تک کہ مٹانے کا حکم دیا تو وہ مٹائی گئیں۔ ۱۲م

۱۹۲۔ **عن** عبد اللّٰہ بن عباس رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہما قال: إن النبی صلی اللّٰہ تعالی علیہ وسلم لما رأ ی الصور فی البیت لم یدخل حتی أخرج صورۃ إبراھیم واسمٰعیل علیہما الصلوٰۃ والسلام ۔　فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/ ۱۴۵

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب خانۂ کعبہ میں تصویریں دیکھیں تو اس وقت تک داخل نہیں ہوئے جب تک حضرت ابراہیم وحضرت اسمٰعیل علیہما السلام کی تصاویر نکال نہیں دی گئیں۔ ۱۲م

۱۹۳۔ **عن** جابر بن عبد اللّٰہ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہما قال: کان فی الکعبۃ صور فأمر النبی صلی اللّٰہ تعالی علیہ وسلم عمر بن الخطاب أن یمحوھا فبل عمر رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ ثوبا و محاھا بہ فدخلہا صلی اللّٰہ تعالی علیہ وسلم وما فیہا شیء۔　فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/ ۱۴۶

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خانۂ کعبہ کے اندر تصاویر مٹانے کا حکم حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو صادر فرمایا۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کپڑا پانی میں بھگو کر انکو مٹا دیا پھر حضور داخل

۱۹۱۔ الجامع الصحیح للبخاری ، الانبیاء ، ۱/ ٤٧٣ ☆

۱۹۲۔ الجامع الصحیح للبخاری ، المغازی ، ۲/ ٦١٤ ☆

۱۹۳۔ المسند لا حمد بن حنبل ، ۱/ ٣٦٥ ☆

ہوئے تو اس میں کچھ نہ تھا۔

۱۹۴۔ **عن** جابربن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال: وكان عمرقد ترك صورة ابراهيم فلما دخل صلى الله تعالى عليه وسلم رأها فقال: يَا عُمَرُ! اَلَمْ آمُرْكَ اَنْ لَا تَدَعَ فِيهَا صُورَةً ثُمَّ رأى صُورَةَ مَرْيَمَ فَقَالَ: اُمْحُوا مَافِيهَا مِنَ الصُّوَرِ، قَاتَلَ اللّٰهُ قَوْمًا يُصَوِّرُوْنَ مَالَا يَخْلُقُوْنَ۔ فتاوی رضویہ حصہ اول،۹/ ۱۴۶

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصویر چھوڑ دی تھی۔ جب حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم داخل ہوئے اور تصور دیکھی تو فرمایا: اے عمر! کیا میں نے تمہیں حکم نہیں دیا تھا کہ کوئی تصویر نہ چھوڑنا۔ پھر حضرت مریم کی تصویر دیکھی۔ تو فرمایا: جو تصویریں بھی ہیں سب کو مٹا دو۔ اللہ تعالیٰ اس قوم کو برباد کرے جو ایسی چیزوں کی تصویریں بناتے ہیں جنکو پیدا نہیں کرسکتے۔

۱۹۵۔ **عن** أسامة بن زيد رضى الله تعالىٰ عنهما قال: اِن النبى صلى الله تعالى عليه وسلم دخل الكعبة فامرنى فاتيته بماء فى دلو فجعل يبل الثوب ويضرب به على الصور و يقول: قَاتَلَ اللّٰهُ قَوْمًا يُصَوِّرُوْنَ مَالَا يَخْلُقُوْنَ۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خانۂ کعبہ میں داخل ہوئے تو مجھے حکم دیا۔ میں ایک ڈول میں پانی لیکر حاضر ہوا تو حضور کپڑا تر کر کے تصویروں کو مٹاتے جاتے اور فرماتے: اللہ تعالیٰ اس قوم کو غارت کرے جس نے ایسی چیزوں کی تصویریں بنائیں جن کو پیدا نہیں کرسکتے۔ ۱۲م

۱۹۶۔ **عن** عبد الله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما قال: اِن المسلمين تجردوا فى الآزر وأخذوا الدلاء فانجروا على زمزم يغسلون الكعبة ظهرها وبطنها فلم يدعوا أثرا من المشركين الا محوه وغسلوه۔

۱۹۴۔ المعجم الكبير للطبرانى، ۱/ ۱۳۰ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى، ۵/ ۱۷۳

التفسير للقرطبى، ۲/ ۱۱۶ ☆ فتح البارى، للعسقلانى، ۸/ ۱۷

۱۹۵۔ المصنف لابن ابى شيبة، ۸/ ۲۹۶ ☆

۱۹۶۔ المصنف لابن ابى شيبة، ۸/ ☆

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین چادریں اتار اتار کر امتثال حکم اقدس میں سرگرم ہوئے۔ زمزم شریف سے ڈول کے ڈول بھر کر آئے اور کعبہ کو اندر باہر سے دھویا جاتا۔ یہاں تک کہ مشرکوں کے آثار سب دھو کر مٹا دیئے۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/ ۱۴۶

(۲۹) تصویر بنانے والے بدترین مخلوق ہیں

۱۹۷۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت: لما اشتكى النبى صلى الله تعالى عليه وسلم ذكر بعض نسائه كنيسة يقال لها ماريه، وكانت أُم سلمة وأُم حبيبة أتتا أرض الحبشة فذكرتا من حسنها وتصاوير فيها، فرفع رأسه فقال: أُولَٰئِكَ إِذَا مَاتَ فِيهِمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ بَنَوْا عَلَىٰ قَبْرِهِ مَسْجِدًا ثُمَّ صَوَّرُوْا فِيهِ تِلْكَ الصُّوَرَ، أُولَٰئِكَ شِرَارُ خَلْقِ اللّٰهِ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی علالت کے زمانہ میں بعض ازواج مطہرات نے ماریہ نامی ایک کلیسا کا ذکر کرتے ہوئے عرض کیا: کہ اس کا ظاہری بناؤ سنوار بہت خوب ہے اور اس میں تصویریں ہیں، یہ سنکر حضور نے سر اقدس اٹھایا اور فرمایا: ان لوگوں میں جب کسی نیک آدمی کا انتقال ہو جاتا تو اسکی قبر پر مسجد بناتے پھر اس میں تصویریں بناتے، یہ لوگ بدترین مخلوق ہیں۔ ۱۲م

۱۹۸۔ **عن** أسلم مولىٰ امير المؤمنين عمربن الخطاب رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال عمربن الخطاب رضى الله تعالىٰ عنه: أنا لاندخل الكنائس التى فيهاهذه الصور۔

حضرت اسلم مولیٰ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ نے ارشاد فرمایا: ہم عیسائیوں کے کلیسا میں داخل نہیں ہوتے کہ ان میں یہ تصویریں ہوتی ہیں۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/ ۱۴۶

۱۹۷۔ الجامع الصحيح للبخارى، الصلوة، ١/ ٦٢ ☆ الصحيح لمسلم، المساجد، ١/ ٢٠١

۱۹۸۔ الجامع الصحيح للبخارى، صلوة، ١/ ٦٢ ☆

(۳۰) تصویر میں سر ہی اصل ہے

۱۹۹۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: الصورة الراس فكل شیء ليس له راس فليس بصورة۔ فتاوی رضویہ حصہ دوم۴۸/۹

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سر ہی اصل تصویر ہے تو جس چیز کا سر نہ ہو وہ تصویر نہیں۔۱۲م

۲۰۰۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم: اَتَانِی جِبرَئِيلُ قَالَ: اَتَيتُكَ البَارِحَةَ فَلَم يَمنَعنِی اَن اَكُونَ دَخَلتُ اِلَّا اَنَّهٗ كَانَ عَلَی البَابِ تَمَاثِيلُ وَكَانَ فِی البَيتِ قِرَامٌ سِترٍفِيهِ تَمَاثِيلُ وَكَانَ فِی البَيتِ كَلبٌ فَمُر بِرأسِ التَّمَاثِيلِ الَّذِی عَلیٰ بَابِ البَيتِ فَيُقطَعُ فَيَصِيرُ كَهَيأَةِ الشَّجَرِ وَمُر بِالسِّترِ فَليُقطَعُ فَليُجعَلُ وِسَادَتَينِ مَنبُوذَتَينِ تُوطَئَانِ وَمُر بِالكَلبِ فَليُخرَجُ فَفَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالیٰ عَلَيهِ وَسَلَّمَ۔ فتاوی رضویہ حصہ دوم۵۰/۹

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے پاس حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے اور عرض کیا: میں گذشتہ رات حاضر ہوا تھا اور مجھے گھر میں داخل ہونے سے ان تصویروں ہی نے باز رکھا جو دروازہ پر تھیں۔ اور گھر میں ایک پردہ پر بھی تصویریں تھیں اور گھر میں ایک کتا بھی تھا۔ لہٰذا آپ حکم فرمائیں کہ اس تصویر کا سر کاٹ دیا جائے جو دروازہ پر ہے تاکہ وہ درخت کی شکل پر ہو جائے۔ اور پردہ کے بارے میں حکم فرمائیں کہ اسکو کاٹکر دو مسندیں بنالی جائیں تاکہ انکو روندا جاتا رہے۔ نیز کتے کو نکالنے کا حکم فرمادیں۔ لہٰذا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسا کیا۔

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

دیگر اعضاء وجہ وراس کے معنی میں نہیں اگر چہ مدار حیات ہونے میں مماثل ہوں کہ چہرہ ہی تصویر جانذار میں اصل ہے۔ ولہٰذا سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسی کا

۱۹۹۔ شرح معانی الآثار للطحاوی، ۳۶۶/۲ ☆

۲۰۰۔ الجامع للترمذی، الادب، ۱۰۴/۲ ☆ السنن لابی داؤد اللباس، ۵۷۳/۲
شرح معانی الآثار للطحاوی، ۳۶۵/۲ ☆ السنن للنسائی، الزینة، التصاویر ۲۵۵/۲

نام تصویر رکھا۔ اور شک نہیں کہ فقط چہرہ کو تصویر کہتے اور بنانے والے بارہا اس پر اختصار کرتے ہیں ملوک نصاری کہ سکہ میں اپنی تصویر چاہتے ہیں اکثر فقط چہرہ تک رکھتے ہیں اور بیشک عامہ مقاصد تصویر چہرہ سے حاصل ہوتے ہیں۔

تصویر میں حیات آپ تو کسی حالت میں نہیں ہوتی۔ وہ کسی حال میں جملہ اعضائے مدار حیات کا استیعاب نہیں کرتی عکسی میں تو ظاہر ہے کہ اگر پورے قد کی بھی ہو تو صرف ایک سطح بالا کا عکس لائیگی۔ خول میں نصف جسم بھی ہوتا تو عادتا حیات ناممکن ہوتی نہ کہ صرف نصف سطح۔ اور بت میں بھی اندرونی اعضاء مثل دل وجگر وعروق نہیں ہوتے۔ اور ڈاکٹری کی ایک خاص تصویر لیجئے جس میں اندر باہر کے رگ وپٹھے تک دکھائے جاتے ہیں تو رگوں میں خون کہاں سے آئیگا۔ غرض تصویر کسی طرح استیعاب ما بہ الحیات نہیں ہوسکتی۔ فقط فرق حکایت وفہم ناظر کا ہے۔ اور اسکی حکایت محکی عنہ میں حیات کا پتہ دے۔ یعنی ناظر یہ سمجھے کہ گویا ذوالتصویر زندہ کو دیکھ رہا ہوں۔ تو وہ تصویر ذی روح کی ہے۔ اور اگر حکایت حیات نہ کرے ناظر اسکے ملاحظہ سے جانے کہ یہ حی کی صورت نہیں۔ میت وبے روح کی ہے تو وہ تصویر غیر ذی روح کی ہے۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۵۰

(۳۱) موضع اہانت میں تصویر کا حکم

۲۰۱۔ **عن** أبی هريرة رضی اللّٰه تعالیٰ عنه عن النبی صلی اللّٰه تعالی علیه وسلم انه رخص فیما کان یوطأ و کره ما کان منصوبا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے روندی جانے والی تصویر کو باقی رکھنے کی رخصت عطا فرمائی لیکن لٹکانے والی تصویروں کو ناجائز ہی فرمایا۔ فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۵۳

۲۰۱۔ اس حدیث کا حوالہ نہیں مل سکا۔۱۲م ☆

۱۱۔ شعب ایمان

(۱) حقوق اللہ وحقوق العباد

۲۰۲۔ **عن** أم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہا قالت: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالی علیہ وسلم: اَلدَّوَاوِیْنُ ثَلٰثَةٌ ، فَدِیْوَانٌ لَا یَغْفِرُ اللّٰہُ مِنْہُ شَیْئًا وَدِیْوَانٌ لَایَعْبَأُ اللّٰہُ مِنْہُ شَیْئًا وَدِیْوَانٌ لَا یَتْرُکُ اللّٰہُ مِنْہُ شَیْئًا ۔ فَاَمَّا الدِّیْوَانُ الَّذِی لَایَغْفِرُ اللّٰہُ مِنْہُ شَیْئًا اَلْاِشْرَاکُ بِاللّٰہِ، وَاَمَّا الدِّیْوَانُ الَّذِی لَایَعْبَأُ اللّٰہُ مِنْہُ شَیْئًا ظُلْمُ الْعَبْدِ نَفْسَہٗ فِیْمَا بَیْنَہٗ وَبَیْنَ رَبِّہٖ مِنْ صَوْمِ یَوْمٍ تَرَکَ اَوْ صَلوٰۃٍ تَرَکَھَا فَاِنَّ اللّٰہَ یَغْفِرُ ذٰلِکَ اِنْ شَاءَ وَتَجَاوَزَ ، وَاَمَّا الدِّیْوَانُ الَّذِی لَایَتْرُکُ اللّٰہُ مِنْہُ شَیْئًا فَمَظَالِمُ الْعِبَادِ بَیْنَھُمُ الْقِصَاصُ لَا مُحَالَةَ ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دفتر تین ہیں ۔ ایک دفتر میں سے اللہ تعالیٰ کچھ معاف نہ فرمائیگا ۔ اور دوسرے کی اللہ تعالیٰ کو کچھ پرواہ نہیں ۔ اور تیسرے میں سے اللہ تعالیٰ کچھ نہ چھوڑیگا ۔ وہ دفتر جس میں سے اللہ تعالیٰ کچھ معاف نہ فرمائیگا وہ دفتر کفر ہے ۔ اور جس کی اللہ تعالیٰ کو کچھ پرواہ نہیں وہ بندے کا اپنے رب کے معاملہ میں اپنی جان پر ظلم کرنا ہے کہ کسی دن کا روزہ چھوڑ دیا نماز چھوڑ دی ۔ اللہ تعالیٰ چاہیگا تو معاف کر دیگا اور درگزر فرمائیگا ۔ اور وہ دفتر جس میں سے اللہ تعالیٰ کچھ نہ چھوڑیگا وہ بندوں کے باہم ایک دوسرے پر ظلم ہیں ۔ انکا بدلہ ضرور ہونا ہے ۔

فتاوی رضویہ ۴/ ۸۷

(۲) مسلمان کامل کی علامت

۲۰۳۔ **عن** عبد اللّٰہ بن عمر رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللّٰہ صلی

۲۰۲۔ المستدرک للحاکم ، الاھوال ، ۴/ ۵۷۵ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ۶/ ۲۴۰
الجامع الصغیر للسیوطی ، ۲/ ۲۶۱ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی ، ۸/ ۵۲۹
کنز العمال للمتقی ، ۱۰۳۱۱ ، ۴/ ۲۳۳ ☆ تاریخ اصبھان لابی نعیم ، ۲/ ۲
۲۰۳۔ الجامع الصحیح للبخاری ، الایمان ، ۱/ ۶ ☆ السنن لابی داؤد ، الجھاد ، ۱/ ۳۳۶
الجامع للترمذی، الایمان ، ۲/ ۸۷ ☆ الصحیح لمسلم ، الایمان ، ۱/ ۴۸

اللّٰه تعالی علیه وسلم :اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهٖ وَيَدِهٖ، وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ مَانَهَى اللّٰهُ عَنْهُ ـ

فتاوی رضویہ ۴/ ۶۷

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کامل مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں۔ اور حقیقی مہاجر وہ ہے جس نے ان تمام چیزوں کو چھوڑ دیا جن سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا۔۱۲م

(۳) محبت رسول

٢٠٤۔ **عن** أنس بن مالك رضی اللّٰه تعالیٰ عنهما قال: قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالی علیه وسلم : لَايُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتّٰى أَكُوْنَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَّالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ ـ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں کوئی شخص مسلمان نہیں ہوتا جب تک میں اسے اسکے ماں باپ اولاد اور تمام آدمیوں سے زیادہ پیارا نہ ہوجاؤں۔

فتاوی رضویہ ۳/ ۲۴۰

(۴) حیا ایمان کا حصہ ہے

٢٠٥۔ **عن** أبی هريرة رضی اللّٰه تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالی علیه وسلم : أَلْإِيْمَانُ بِضْعٌ وَّ سِتُّوْنَ شُعْبَةً، وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الْإِيْمَانِ۔

---

٢٠٣ الجامع الصغير للسيوطى، ٢/ ٥٥١ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ٢/ ١٦٠
السنن الكبرى للبيهقى، ١٠/ ١٨٧ ☆ المعجم الكبير للطبرانى، ١/ ٣٥٦
حلية الاولياء لابى نعيم، ٤/ ٣٣٣ ☆ فتح البارى للعسقلانى، / ٥٣
كنز العمال للمتقى، ٧٣٨ ☆ اتحاف السادة للزبيدى، ٦/ ٣٥٣
المستدرك للحاكم، ١/ ١٠ ☆ التفسير للبغوى، ١/ ٢٧
٢٠٤۔ الجامع الصحيح للبخارى، الايمان، ١/ ٧ ☆ الصحيح لمسلم، الايمان، ١/ ٤٩
السنن للنسائى، الايمان، ٢/ ٢٣٢ ☆ السنن لابن ماجة، المقدمة، ١/ .
المسند لاحمد بن حنبل، ٣/ ١٧٧ ☆ السنن للدارمى، ٢/ ٣٠٧
شرح السنة للبغوى، ١/ ٥٠ ☆ المستدرك للحاكم، ٢/ ٤٨٦
اتحاف السادة للزبيدى، ٩/ ٥٤٧ ☆ الجامع الصغير للسيوطى، ٢/ ٥٨٦
٢٠٥۔ الجامع الصحيح للبخارى، الايمان، ١/ ٦ ☆ فتح البارى للعسقلانى، ١/ ٥١

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایمان کے ساٹھ سے زیادہ شعبے ہیں اور حیا بھی ایمان کا ایک حصہ ہے۔

٢٠٦۔ **عن** أبی أمامة الباهلی رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالی علیه وسلم : اَلْحَیَاءُ مِنَ الْاِیْمَانِ وَالْبَذَاءُ مِنَ النِّفَاقِ ۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حیا ایمان کا حصہ ہے اور فحش کلامی نفاق کی علامت۔

فتاوی رضویہ ۳/۲۱۱

٢٠٦۔ المستدرك للحاكم، ١/ ٥٢ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ٩/ ٥٠١
المعجم الكبير للطبرانی، ١٨/ ١٧٨ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ١٠/ ٣٣٨
الجامع الصغیر للسیوطی ١/ ٢٣٤ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ٣/ ٣٩٨
مشكل الآثار للطحاوی، ٤/ ٢٣٨ ☆ التمهید لابن عبد البر، ٩/ ٢٣٦
شرح السنة للبغوی، ١٣/ ١٧٢ ☆ المصنف لابن ابی شیبة، ٨/ ٣٣٤

۱۲۔ صفات مومن

(۱) صفت مومن

٢٠٧۔ **عن** أبی هريرة رضی اللّٰه تعالیٰ عنه قال :قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالی عليه وسلم : اِذَا رَاَيْتُمُ الرَّجُلَ يَعْتَادُالْمَسْجِدَ فَاشْهَدُوْا لَهٗ بِالْاِيْمَانِ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم کسی شخص کو مسجد میں حاضر رہنے کا عادی دیکھو تو اسکے ایمان کے گواہ ہو جاؤ۔ الذلال الانقی ۱۵۲

٢٠٨۔ **عن** أبی هريرة رضی اللّٰه تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالی عليه وسلم: كَرَمُ الْمَرْءِ دِيْنُهٗ وَمُرُوَّتُهٗ عَقْلُهٗ وَحَسَبُهٗ خُلُقُهٗ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی کی عزت اسکا دین ہے اور اسکی مروت اسکی عقل ہے اور اسکا حسب اسکا خلق۔ النزلال الانقی ۱۶۱

(۲) فضیلت مومن

٢٠٩۔ قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالی عليه وسلم : اِن اللّٰه تعالیٰ يقول :عَبْدِی الْمُؤْمِنِ أحَبُّ اِلَیَّ مِنْ بَعْضِ مَلَائِكَتِی ۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرا مسلمان بندہ مجھے میرے بعض فرشتوں سے زیادہ پیارا ہے۔ فتاوی رضویہ ۹/۱۷

٢٠٧۔ المسند لاحمد بن حنبل، ٦٨/٣ ☆ السنن لابن ماجة، لزوم المساجد، ٥٨/١

المستدرك للحاكم، ٢١٢/١ ☆ السنن الكبرى للبيهقی، ٦٦/٣

حلية الاولياء لابی نعيم، ٣٢٧/٨ ☆ الدر المنثور للسيوطی، ٢١٦/٣

اتحاف السادة للزبيدی، ٣٠/٣ ☆ كشف الخفا للعجلونی، ٩٣/١

كنز العمال للمتقی، ٢٠٧٣٨، ٦٥١/٦ ☆ موارد الظمئان للهيثمی، ٣١٠٠

٢٠٨۔ المستدرك للحاكم، ١٢٣/١ ☆ الدر المنثور للسيوطی ٧٤/٢

كشف الخفاء للعجلونی، ١٦١/١ ☆ العلل المتناهية لابن الجوزی، ١٢١/٢

٢٠٩۔ اتحاف السادة للزبيدی، ١٩٢/٤ ☆

(۳) لعن طعن کرنے والا مومن کامل نہیں

۲۱۰۔ **عن** عبد اللّٰه بن مسعود رضی اللّٰه تعالیٰ عنه قال: قال: رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالی علیه وسلم: لَیسَ الْمُؤمِنُ بِالطَّعَانِ وَلَا اللَّعَانِ وَلَا الْفَحَّاشِ وَلَا الْبَذِیِّ۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ شخص مومن کامل نہیں جو طعنہ زنی کرے۔ بہت لعنت کرے، بیہودگی سے پیش آئے اور بکواس کرے۔ فتاوی رضویہ ۳/۴۸۶

(۴) مدح مومن و مذمت فاجر

۲۱۱۔ **عن** عبد اللّٰه بن عمر رضی اللّٰه تعالیٰ عنهما قال: إن رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالی علیه وسلم طاف یوم الفتح علیٰ راحلته یستلم الأرکان بمحجنه فلما خرج لم یجد مناخاً فنزل علیٰ أیدی الرجال ثم قام فخطبهم فحمد الله و أثنی علیه وقال: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ أَذْهَبَ عَنْکُمْ عُبِّیَّةَ الْجَاهِلِیَّةِ وَتَکَبُّرَ هَا، أَیُّهَا النَّاسُ! رَجُلَانِ بَرٌّ تَقِیٌّ کَرِیْمٌ عَلَی اللّٰهِ، وَفَاجِرٌ شَقِیٌّ هَیِّنٌ عَلَی اللّٰهِ، ثُمَّ تَلَا، یَا أَیُّهَا النَّاسُ! إِنَّا خَلَقْنَاکُمْ مِنْ ذَکَرٍ وَّأُنْثٰی، ثُمَّ قَالَ: أَقُوْلُ قَوْلِیْ هٰذَا وَأَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ لِیْ وَلَکُمْ۔

حضرت عمر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن اپنی سواری پر طواف کیا ارکان کعبہ کا بوسہ اپنے عصائے مبارک سے لیتے تھے تو جب باہر تشریف لائے تو سواری کو ٹھہرانے کو جگہ نہ پائی تو لوگوں میں سواری سے اتر گئے پھر کھڑے ہوکر خطبہ دیا۔ اور اللہ تبارک وتعالیٰ کی حمد وثنا کی اور فرمایا: اللہ کیلئے حمد جس نے تم سے جاہلیت کا گھمنڈ اور اس کا غرور دور کیا۔ اے لوگو! لوگوں میں دو قسم کے مرد ہیں۔ ایک نیک متقی، اللہ کے یہاں عزت والا دوسرا بدکار، بد بخت اللہ کی بارگاہ میں ذلیل۔ پھر یہ آیت پڑھی یا ایھا الناس الخ، اے لوگو! ہم نے تم کو مرد و عورت سے پیدا کیا۔ پھر فرمایا: میں یہ بات کہتا ہوں اور اللہ سے اپنے لئے اور تمہارے لئے مغفرت چاہتا ہوں۔ الذلال الانقی

۲۱۰۔ المستدرك للحاكم، الايمان، ۱/ ۱۲ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۱/ ٤٠٥
الجامع الصغير للسيوطی، ۲/ ٤٦٥ ☆

۲۱۱۔ شرح السنة للبغوی، ۱۳/ ۱۲۳ ☆ اتحاف السادة للزبيدی، ۸/ ٤١٩
الدر المنثور للسيوطی، ٦/ ۹۸ ☆ الكشاف للزمخشری، ۱۵۸

(۵) مسلمان کی خیر خواہی ضروری ہے

۲۱۲۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: لَا يُؤمِنُ اَحَدُكُم حَتّىٰ يُحِبُّ لِاَ خِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفسِهٖ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی اس وقت تک مؤمن کامل نہیں ہوسکتا جب تک کہ اپنے مسلمان بھائی کے لئے وہ پسند نہ کرے، جو اپنے لئے کرتا ہے۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۱۰۴/۹

(۶) مسلمان بھائی کو حتی الامکان فائدہ پہنچاؤ

۲۱۳۔ **عن** جابر بن عبد الله رضى الله تعالىٰ عنهما قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: مَنِ استَطَاعَ مِنكُم اَن يَّنفَعَ أخَاهُ فَلْيَنفَعهُ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں جس سے ہو سکے کہ اپنے مسلمان بھائی کو نفع پہنچائے تو پہنچائے۔ فتاوی رضویہ، حصہ دوم ۳/۹

(۷) مؤمن ایک مرتبہ ہی دھوکہ کھاتا ہے

۲۱۴۔ **عن** أبی هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: لَايُلدَغُ المُؤمِنُ مِن جُحرٍ وَّاحِدٍ مَرَّتَينِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مؤمن ایک سوراخ سے دو مرتبہ نہیں ڈسا جاتا۔ فتاوی رضویہ ۳۹۵/۶

۲۱۲۔ المسند لابی داؤد الطیالسی، ۲۶۸/۸ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۵۷/۱
تاریخ دمشق لابن عساکر، ۴۶۱/۲ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۱۷۶/۳
شرح السنة للبغوی، ۶۰/۱۳ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۵۷۰/۲
کنز العمال للمتقی، ۹۶، ۴۱/۱ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۲۹۱/۶
السلسلة الصحیحة للالبانی، ۷۳ ☆ المسند لابی عوانة، ۳۳/۱
۲۱۳۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۳۱۵/۳ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۱۲/۲
کنز العمال للمتقی، ۲۸۳۷۰، ۶۲/۱۰ ☆ المصنف لابن ابی شیبة، ۳۹۳/۷

(۸) مؤمن شریف، اور کافر دغاباز ہوتا ہے

٢١٥۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی عليه وسلم : اَلْمُؤمِنُ غِرٌّ كَرِيْمٌ وَالْفَاجِرُ خِبٌّ لَئِيْمٌ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مؤمن شریف وعظیم اور فاجر دغاباز وکمین ہوتا ہے۔ فتاوی رضویہ ۴۰۱/۷

(۹) اللہ تعالیٰ سے شرم وحیا کرو

٢١٦۔ **عن** أبی أمامة الباهلی رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالی عليه وسلم: اِسْتَحِی مِنَ اللّٰهِ اِسْتِحْيَاءَكَ مِنْ رَجُلَيْنِ مِنْ صَالِحِی عَشِيْرَتِكَ۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ سے شرم کر جیسی اپنے کنبے کے دو نیک مردوں سے کرتا ہے۔

فتاوی رضویہ ۱۷۶/۶

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہاں معاذ اللہ، اللہ تعالیٰ کو کنبے کے دو مردوں سے تشبیہ نہیں۔ نہ یہ کہ اللہ تعالیٰ سے اتنی ہی حیا چاہئے جتنی دو مردوں سے۔ بلکہ اس مقدار حیا کی طرف اشارہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے کرے تو معاصی سے روکنے کو کافی ہے۔

٢١٤۔ الجامع الصحيح للبخاری، ٩٠٥/٢ ☆ الصحيح لمسلم، ٤١٣/٢
حلية الاولياء لابی نعيم، ١٢٧/٦ ☆ تاريخ بغداد للخطيب، ٢١٩/٥
الشفاء للقاضی، ١٧٧/١ ☆ فتح البارى للعسقلانی، ٥٣٠/١٠
مجمع الزوائد للهيثمی، ٩٠/٨ ☆ مشكلُ الآثار للطحاوی، ١٩٧/٢
البدايه والنهاية لابن كثير، ٣١٣/٣ ☆ كنز العمال للمتقی، ٨٣٠، ١٦٦/١
٢١٥۔ الجامع للترمذی، البر، ١٨/٢ ☆ السنن لابی داؤد، الادب، ٦٦٠/٢
المستدرك للحاكم، الايمان، ٤٣/١ ☆ السنن الكبرى للبيهقی، ١٩٥/١٠
التفسير للقرطبی، ١٨٠/٧ ☆ الجامع الصغير للسيوطی، ٥٤٨/٢
٢١٦۔ اتحاف السادة للزبيدی، ٢٠٧/٩ ☆ التفسير لابن كثير، ٣٤/٨
الجامع الصغير للسيوطی، ٦٥/١ ☆ تاريخ واسط، ٢٣٢

(۱۰) اللہ ورسول کے حق کی حفاظت کرو

۲۱۷۔ **عن** خولة بنت قيس رضى الله تعالىٰ عنه قالت: قال النبى صلى الله تعالى عليه وسلم: رُبَّ مُتَخَوِّضٍ فِيمَا شَاءَتْ نَفْسُهُ مِنْ مَالِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لَيْسَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِلَّا النَّارُ ۔

حضرت خول بنت قیس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آج اللہ ورسول کے مال میں اپنی خواہشات نفس کے مطابق تصرف کرنے والے کتنے ہیں جنہیں قیامت کے دن آگ کے سوا کچھ نہ ملیگا۔

(۱۱) مؤمن خود اپنے کو ذلت میں نہ ڈالے

۲۱۸۔ **عن** حذيفة بن اليمان رضى الله تعالىٰ عنه قال: نهى رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم اَلْمُؤْمِنُ اَنْ يُذِلَّ نَفْسَهُ ۔ فتاوی رضویہ ۸/۳۰۲

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مؤمن کو ذلیل ہونے سے منع فرمایا۔

(۱۲) علامت محبت

۲۱۹۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: مَنْ اَحَبَّ شَيْئًا اَكْثَرَ ذِكْرَهُ ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی سے محبت کرتا ہے تو اسکا ذکر زیادہ کرتا ہے۔

فتاوی رضویہ ۳/۱۴۰

۲۲۰۔ **عن** أبى الدرداء رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى

۲۱۷۔ الجامع للترمذی ۔الزهد، ۲/ ۶۰ ☆ المسند لا حمد بن حنبل، ۶/ ۳۷۸

۲۱۸۔ السنن لا بن ماجه، الفتن، ۲/۲۹۹ ☆

۲۱۹۔ الجامع الصغير للسيوطی، ۲/ ۵۰۷ ☆ اتحاف السادة للزبيدی، ۵/ ۲۰

كنز العمال للمتقی، ۱۸۲۹، ۱/ ۴۲۵ ☆ كشف الخفاء للعجلونی، ۲/ ۲۰۷

۲۲۰۔ المسند لا حمد بن حنبل، ۵/ ۱۹۴ ☆ السنن لا بی داؤد، الادب، ۲/۶۹۹

علیه وسلم : حُبُّكَ الشَّيْءَ يُعْمِي وَيُصِمُّ۔ فتاوی رضویہ ۵/ ۱۳۵

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی چیز سے انتہائی محبت تم کو اندھا اور بہرا بنا دیتی ہے۔

(۱۳) مومن کو ہر چیز پر اجر ملتا ہے

۲۲۱۔ **عن** أبی هريرة رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالی علیه وسلم : كُلُّ سُلَامىٰ مِنَ النَّاسِ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ ، كُلَّ يَوْمٍ تَطْلَعُ فِيْهِ الشَّمْسُ تَعْدِلُ بَيْنَ الْاِثْنَيْنِ صَدَقَةٌ بَيْنَهُمَا ، وَتُعِيْنُ الرَّجُلَ عَلىٰ دَابَّتِهٖ فَتَحْمِلُ عَلَيْهَا اَوْتَرْ فَعُ لَهٗ عَلَيْهَا مَتَاعَهٗ صَدَقَةٌ ، وَالْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ ، وَدَلُّ الطَّرِيْقِ صَدَقَةٌ ، وَتَمِيْطُ الْاَذىٰ عَنِ الطَّرِيْقِ صَدَقَةٌ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی پر جسمانی جوڑوں کے برابر صدقہ کرنا واجب ہے۔ تو ہر دن دو آدمیوں کے درمیان صلح کرانا بھی صدقہ ہے۔ کسی کی مدد کر کے اسکو سواری پر سوار کرنا بھی صدقہ ہے۔ سواری پر کسی کا سامان لدوا دینا بھی صدقہ ہے۔ اچھی بات کہنا بھی صدقہ ہے۔ راستہ بتانا صدقہ ہے۔ راستہ سے تکلیف دہ چیز ہٹانا بھی صدقہ ہے۔

(۱۴) پرورش اہل وعیال پر اجر

۲۲۲۔ **عن** المقدام بن معدی کرب رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالی علیه وسلم : مَا أَطْعَمْتَ زَوْجَتَكَ فَهُوَ لَكَ صَدَقَةٌ ، وَمَا أَطْعَمْتَ وَلَدَكَ فَهُوَ لَكَ صَدَقَةٌ ، وَمَا أُطْعَمْتَ خَادِمَكَ فَهُوَ لَكَ صَدَقَةٌ۔

حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

۲۲۰۔ اتحاف السادة للزبیدی، ۷/ ۲۷۶ ☆ التفسیر لا بن کثیر ۱/ ۱۸۱

جامع مسانید ابی حنیفة ، ۱/ ۲۳ ☆ مسند ابی حنیفة ، ۱۶۸

تاریخ بغداد للخطیب ، ۳/ ۱۱۷ ☆ التفسیر للقرطبی ، ۱/ ۳۰۷

تاریخ دمشق لابن عساکر، ۳/ ۲۲۵ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۱/ ٤۱۰

۲۲۱۔ الجامع الصحیح للبخاری ، الجهاد ، ۱/ ٤۱۹ ☆ الصحیح لمسلم ، الزکوة ، ۱/ ۳۲۵

المسند لا حمد بن حنبل ، ۲/ ۳۱۲ ☆ السنن الکبری للبیهقی ، ٤/ ۱۸۸

شرح السنة للبغوی ، ٦/ ۱٤٥ ☆ الدر المنثور للسیوطی ، ۱/ ۲۱۰

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو تم اپنی بیوی کو کھلاؤ وہ تمہارے لئے باعث ثواب ہے۔ اور جو اولاد کو کھلاؤ وہ بھی باعث اجر اور جو تم اپنے خادم کو کھلاؤ وہ بھی ثواب کا کام ہے۔

فتاوی رضویہ ۸/۵۰۶

(۱۵) ہر زمانے میں سات مسلمان دنیا میں ضرور رہے

۲۲۳۔ **عن** أمير المؤمنين علي كرم الله تعالىٰ وجهه الكريم قال: لم يزل على وجه الدهر سبعة مسلمون فصاعداً فلو لا ذلك هلكت الأرض ومن عليها۔

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: روئے زمین پر ہر زمانے میں کم از کم سات مسلمان ضرور رہتے ہیں۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو زمین و اہل زمین سب ہلاک ہو جاتے۔

۲۲۴۔ **عن** عبد الله بن عباس رضي الله تعالىٰ عنهما قال: ما خلت الأرض من بعد نوح من سبعة يدفع الله بهم عن أهل الأرض۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد زمین کبھی سات بندگان خدا سے خالی نہ ہوئی جنکے سبب اللہ تعالیٰ اہل زمین سے عذاب دفع فرماتا ہے۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

جب صحیح حدیثوں سے ثابت کہ ہر قرن و طبقہ میں روئے زمین پر لا اقل سات مسلمان بندگان مقبول ضرور رہے ہیں اور خود صحیح بخاری شریف کی حدیث سے ثابت ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جن سے پیدا ہوئے وہ لوگ ہر زمانہ میں ہر قرن میں خیار قرن سے تھے۔ اور آیت قرآنیہ ناطق، کہ کوئی کافر اگرچہ کیسا ہی شریف القوم، بالا نسب ہو کسی مسلمان غلام سے بھی خیر و بہتر نہیں ہو سکتا۔ تو واجب ہوا کہ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آباء و امہات ہر قرن و

۲۲۲۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۴/۱۳۱ ☆ كنز العمال للمتقى، ۱۶۳۲۱، ۶/۴۱۵

الدر المنثور للسيوطى، ۱/۳۳۷ ☆ التفسير لابن كثير، ۲/۲۶۴

حلية الاولياء لابى نعيم، ۹/۳۰۹ ☆ تاريخ دمشق لابن عساكر، ۵/۸۹

المعجم الكبير للطبرانى، ۲۰/۲۶۸ ☆ الادب المفرد للبخارى، ۳۰

۲۲۳۔ المصنف لعبد الرزاق، یہ حدیث نہیں مل سکی۔ ۱۲ م

طبقہ میں انہیں بندگان صالح ومقبول سے ہوں۔ ورنہ معاذ اللہ صحیح بخاری شریف میں فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قرآن عظیم میں ارشاد حق جل وعلا کے مخالف ہوگا۔

اقول: والمعنى ان الكافر لايستاهل شرعا ان يطلق عليه انه من خيار القرن لاسيما هناك مسلمون صالحون وان لم يرد الخيرية الا بحسب النسب فافهم۔

یہ دلیل امام جلیل خاتم الحفاظ جلال الملت والدین سیوطی قدس سرہ نے افادہ فرمائی۔

فالله يحزيه الجزاء الجميل۔ فتاوی رضویہ ۱۱/۱۵۵

میں کہتا کہوں کہ مراد یہ ہے کہ کافر اس بات کا اہل ہی نہیں کہ اسے بہترین خلائق کہا جائے بالخصوص اس صورت میں کہ وہاں صالح مسلمان بھی موجود ہوں۔ اگر چہ افضلیت سے صرف نسبی افضلیت ہی کیوں نہ مراد ہو۔

◆

۲۲٤۔ اس حدیث کا حوالہ نہیں ملا۔ البتہ کچھ فرق سے حلیۃ الاولیاء ٦/۲۰ ☆ میں حضرت کعب احبار کا قول مروی ہے۔ ۱۲م

۲

کتاب العلم

ابواب

۱۔ضرورت علم دین ۱۶۵
۲۔فضیلت علم دین ۱۶۹
۳۔فضیلت علماء ۱۷۱
۴۔فضیلت طلبہ ۱۷۷
۵۔تبلیغ وعمل ۱۷۸
۵۔توسل واستمداد ۱۹۸

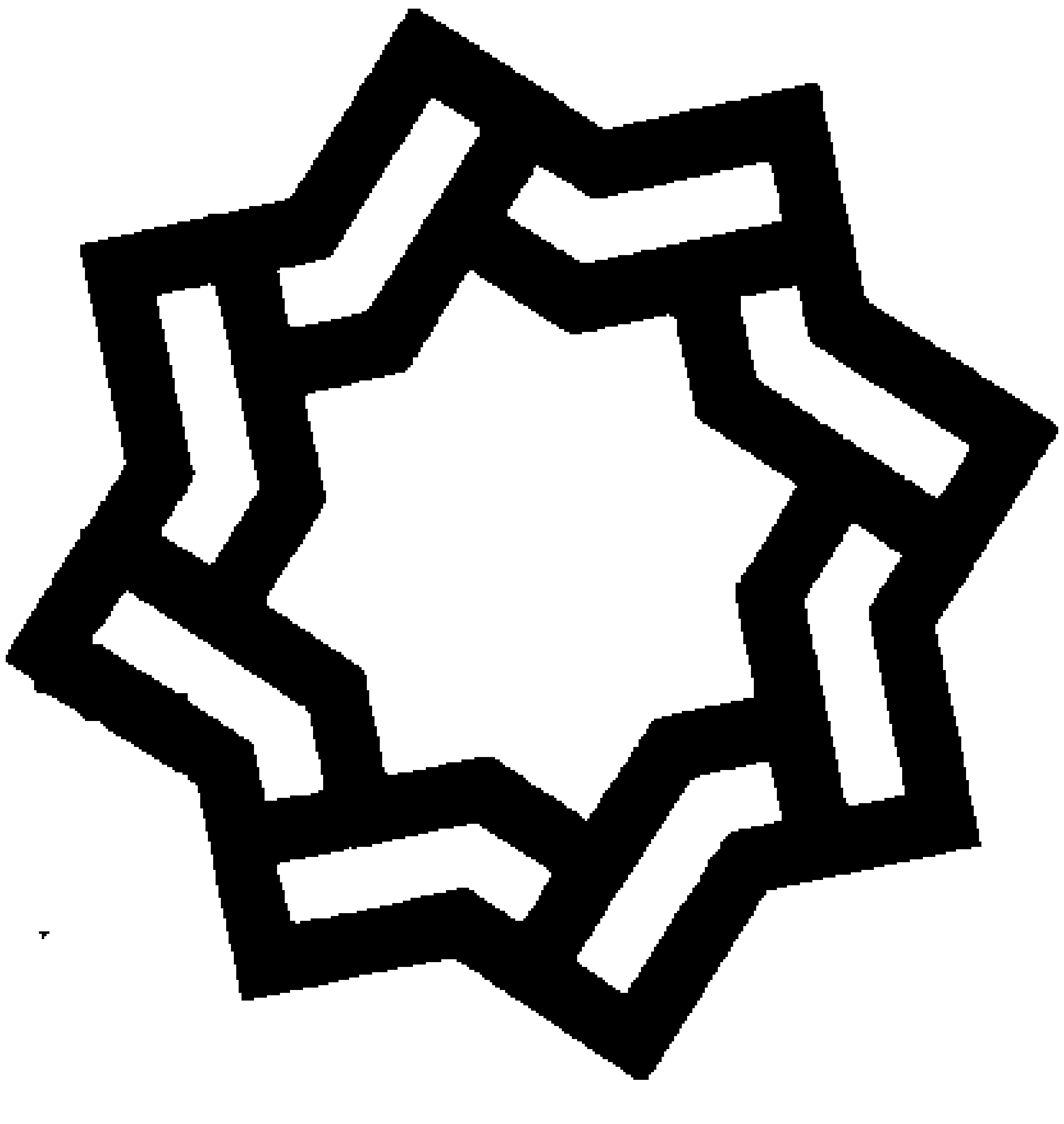

١۔ ضرورت علم دین

(١) ہر مسلمان پر علم دین سیکھنا فرض ہے

٢٢٥۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالى قال: قال رسو ل الله صلى الله تعالى عليه و سلم :طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ وَّ مُسْلِمَةٍ۔

حاشیہ مسند امام اعظم، صفحہ ١٠١

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد وعورت پر فرض عین ہے۔ ١٢م

(٢) اصل علوم تین ہیں

٢٢٦۔ **عن** عبد الله بن عمرو بن العاص رضى الله تعا لى عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم :اَلْعِلْمُ ثَلٰثَةٌ،آيَةٌ مُحْكَمَةٌ اَوْ سُنَّةٌ قائمة اَوْ فَرِيْضَةٌ عَادِلَةٌ، وَمَا كَانَ سِوٰى ذٰلِكَ فَهُوَ فَضْلٌ۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

٢٢٥۔ المعجم الكبير للطبرانى، ١٠/ ٢٤٠ ☆ مسند ابى حنيفة، ٢٠
البداية و النهاية لا بن كثير، ١١/ ٣٢٢ ☆ جامع مسانيد ابى حنيفة، ١/ ٢٣،
المسند للعقيلى، ٢/ ٥٨ ☆ العلل المتناهية لا بن الجوزى، ١/ ٥٤
تذكره الموضوعات للفتنى، ٥٠٨ ☆ المعجم الصغير للطبرانى، ١/ ١٦
مجمع الزوائد للهيثمى، ١/ ١١٩ ☆ كنز العمال للمتقى، ٢٨٦٥١، ١٠/ ١٣٠
الترغيب و الترهيب للمنذرى، ١/ ٩٦ ☆ اتحاف السادة للزبيدى، ١/ ٦٠
التفسير للقرطبى، ٨/ ٢٩٥ ☆ تاريخ اصفهان لا بى نعيم، ٢/ ٥٧
حلية الاولياء لابى نعيم، ٨/ ٣٢٣ ☆ تاريخ دمشق لابن عساكر، ٦/ ٢٧٨
تاريخ بغداد للخطيب، ١٠/ ٣٧٥ ☆ اللالى المصنوعه للسيوطى، ١/ ١٠٨
كشف الخفا للعجلونى، ٢/ ٥٦ ☆ الفقيه و المتفقه للخطيب، ١/ ٤٣
٢٢٦۔ اتحاف السادة للزبيدى، ١/ ٢٢٥ ☆ السنن الكبرى للبيهقى، ٢/ ٢٠٨
كنز العمال للمتقى، ٢٨٦٥٩، ١٠/ ١٣٢ ☆ جامع بيان العلم لا بن عبد البر، ٢/ ٢٣
التفسير لا بن كثير، ٢/ ١٩٥ ☆ امالى الشجرى، ١/ ٥٣
السنن للدار قطنى، ٤/ ٦٨ ☆

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اشاد فرمایا: علم تین ہیں، قرآن، حدیث، یا وہ چیز جو وجوب عمل میں انکی ہمسر ہے (گویا اجماع وقیاس کی طرف اشارہ فرماتے ہیں) اور ان کے سوا جو کچھ ہے سب فضول۔

﴿۲۸﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث کا صریح مفاد ہر مسلمان مرد وعورت پر طلب علم کی فرضیت، تو یہ صادق نہ آئیگا مگر اس علم پر جسکا تعلم فرض عین ہو اور فرض عین نہیں مگر ان علوم کا سیکھنا جنکی طرف انسان بالفعل اپنے دین میں محتاج ہو. انکا اعم واشمل واعلی واکمل واہم واجل علم اصول عقائد ہے جنکے اعتقاد سے آدمی مسلمان سنی المذہب ہوتا ہے اور انکار ومخالفت سے کافر یا بدعتی۔ والعیاذ باللہ تعالی۔ سب سے پہلا فرض آدمی پر اسی کا تعلم ہے اور اسکی طرف احتیاج میں سب یکساں پھر علم مسائل نماز، یعنی اسکے فرائض وشرائط مفسدات جنکے جاننے سے نماز صحیح طور پر ادا کر سکے۔ پھر جب رمضان آئے تو مسائل صوم، مالک نصاب نامی ہو تو مسائل زکوۃ صاحب استطاعت ہو تو مسائل حج نکاح کیا چاہے تو اسکے متعلق ضروری مسئلے۔ تاجر ہو تو مسائل بیع شرع، مزارع پر مسائل زراعت، موجر ومستاجر پر مسائل اجارہ، وعلی ھذا القیاس، ہر شخص پر اس کی حاجت موجودہ کے مسئلے سیکھنا فرض عین ہے۔ اور انہیں میں سے ہیں مسائل حلال وحرام کہ ہر فرد بشر انکا محتاج ہے اور مسائل قلب یعنی فرائض قلبیہ، مثل تواضع واخلاص وتوکل وغیرہا اور انکے طرق تحصیل، اور محرمات باطنیہ تکبر وریا اور عجب وحسد وغیرہا اور انکے معالجات کہ ان کا تعلم بھی ہر مسلمان پر اہم فرائض سے ہے، جسطرح بے نماز فاسق وفاجر ومرتکب کبائر ہے یوں ہی بعینہ ریا سے نماز پڑھنے والا انھیں مصیبتوں میں گرفتار ہے نسئل اللہ العفو والعافیۃ۔ تو صرف یہ ہی علوم حدیث میں مراد ہیں وبس۔ غرض اس حدیث میں اسی قدر علم کی نسبت ارشاد ہے۔

ہاں آیات واحادیث دیگر کہ فضیلت علماء وترغیب علم میں وارد، وہاں ان کے سوا اور علوم کثیرہ بھی مراد ہیں، جنکا تعلم فرض کفایہ یا واجب یا مسنون یا مستحب یا اس کے آگے کوئی درجۂ فضیلت وترغیب، اور جو ان سے خارج ہو ہرگز آیات واحادیث میں مراد نہیں ہو سکتا، اور انکا ضابطہ یہ ہے کہ وہ علوم جو آدمی کو اس کے دین میں نافع ہوں خواہ اصالۃً جیسے فقہ وحدیث وتصوف بے تخلیط وتفسیر قرآن بے افراط وتفریط، خواہ وساطۃً مثلاً نحو وصرف ومعانی وبیان فی

حد ذاتہا امر دینی نہیں مگر فہم قرآن وحدیث کیلئے وسیلہ ہیں۔ اور فقیر غفر اللہ تعالیٰ اس کے لئے عمدہ معیار عرض کرتا ہے مراد متکلم جیسی خود اسکے کلام سے ظاہر ہوتی ہے دوسرے کے بیان سے نہیں ہوسکتی۔

مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جنھوں نے علم اور علماء کے فضائل عالیہ وجلائل غالیہ ارشاد فرمائے انھیں کی حدیث میں وارد ہے کہ علماء وارث انبیا کے ہیں، انبیا نے درم دینار ترکہ میں نہ چھوڑے علم اپنا ورثہ چھوڑا ہے جس نے علم پایا اس نے بڑا حصہ پایا، بس ہر علم میں اسی قدر دیکھ لینا کافی ہے کہ آیا یہ وہی عظیم دولت نفیس مال ہے جو انبیا علیہم الصلوۃ والسلام نے اپنے ترکہ میں چھوڑا، جب تو بیشک محمود اور فضائل جلیلہ موعودہ کا مصداق اور اسکے جاننے والے کو لقب عالم ومولوی کا استحقاق ورنہ مذموم وبد ہے، جیسے فلسفہ ونجوم یا لغو وفضول جیسے قافیہ وعروض یا کوئی دنیا کا کام، جیسے نقشہ ومساحت، بہر حال ان فضائل کا مورد نہیں، نہ اس کے صاحب کو عالم کہہ سکیں، ائمہ دین فرماتے ہیں:

جو علم کلام میں مشغول رہا اس کا نام دفتر علماء سے محو ہو جائے، سبحان اللہ جب متاخرین علما کا علم کلام جسکے اصل اصول عقائد سنت واسلام ہیں بوجہ اختلاط فلسفہ وزیادت مزخرفہ مذموم ٹھہرا اور اسکا مشتغل لقب عالم کا مستحق نہ ہوا تو خاص فلسفہ ومنطق فلاسفہ ودیگر خرافات کا کیا ذکر ہے، لہذا حکم شرعی ہے کہ اگر کوئی شخص علماء شہر کے لیئے کچھ وصیت کر جائے تو ان فنون کا جاننے والا ہرگز اس میں داخل نہ ہوگا۔

فقیر غفر اللہ تعالیٰ لہ قران وحدیث سے صدہا دلائل اس معنیٰ پر قائم کرسکتا ہے کہ مصداق فضائل صرف علوم دینیہ ہیں وبس، انکے سوا کوئی علم شرع کے نزدیک علم نہ آیات واحادیث میں مراد، اگرچہ عرف ناس میں یا باعتبار لغت علم کہا کریں، ہاں آلات ووسائل کے لیئے حکم مقصود کا ہوتا ہے مگر اس وقت تک کہ وہ بقدر توسل وبقصد توسل سیکھے جائیں اس طور پر وہ بھی مورد فضائل ہیں۔ جیسے نماز کے لئے گھر سے جانے والوں کو حدیث میں فرمایا کہ وہ نماز میں ہیں جب تک نماز کا انتظار کریں نہ یہ کہ انھیں مقصود قرار دے لیں اور ان کے توغل میں عمر گزار دیں، نحوی لغوی ادیب منطقی کہ انھیں علوم کا ہو رہے اور مقصود اصلی سے کام نہ رکھے زنہار عالم نہیں کہ جس حیثیت کے صدقہ میں انھیں نام ومقام علم حاصل ہوتا جب وہی نہیں تو یہ اپنی حد ذات میں نہ ان خوبیوں

کے مصداق تھے اور نہ قیامت تک ہوں ہاں اسے یہ کہیں گے کہ ایک صنعت جاننا ہے جیسے آہنگر ونجار، اور فلسفی کے لیے یہ مثال بھی ٹھیک نہیں کہ لوہار بڑھی کو ان کا فن دین میں ضرر نہیں پہونچاتا اور فلسفہ تو حرام ومضر اسلام ہے اس میں منہمک رہنے والا لقب جاہل اجہل بلکہ اس سے زائد کا مستحق ہے، ولا حول ولا قوة الا با لله العلی العظیم۔ هیهات ،هیهات ،اسے علم سے کیا مناسبت، علم وہ ہے جو مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ترکہ ہے نہ وہ جو کفار یونان کا پس خوردہ، اسی طرح وہ ہیئت جسمیں انکار وجود آسمان وتکذیب گردش سیارات وغیرہ کفریات وامور مخالفہ شرع تعلیم کئے جائیں وہ بھی مثل نجوم حرام وملوم اور ضرورت سے زائد حساب یا جغرافیہ وغیرہما داخل فضولیات ہیں۔

امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

کل العلوم سوی القرآن مشغلة = الا الحدیث و الفقه فی الدین ،

قرآن وحدیث اور فقہ کے علاوہ تمام علوم ایک دنیوی مشغلہ ہیں، یہ مجمل کلام ہے باقی تفصیل مقام کے لئے دفتر طویل درکار جسے منظور ہو احیاء العلوم، طریقہ محمدیہ، حدیقہ ندیہ ،درمختار اور ردالمحتار وغیرہا اسفار علماء کی طرف رجوع کرے، وفیما ذکرنا کفایة لاهل الدرایه والله سبحانه وتعالی اعلم وعلمه جل مجده اتم واحکم۔

فتاوی رضویہ ۱۱/ ۱۷

◆

۲۔ فضیلت علم دین

(۱) فضیلت علم

۲۲۷۔ **عن** عبداللّٰہ بن عباس رضی اللّٰہ تعالی عنھما قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالی علیہ وسلم: اَلْعِلْمُ اَفْضَلُ مِنَ الْعِبَادَۃِ۔

حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: علم عبادت سے افضل ہے۔

۲۲۸۔ **عن** أبی ھریرۃ رضی اللّٰہ تعالی عنہ قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالی علیہ وسلم: اَلْعِلْمُ خَیْرٌ مِّنَ الْعِبَادَۃِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: علم عبادت سے بہتر ہے۔

۲۲۹۔ **عن** بعض الصحابہ رضی اللّٰہ تعالی عنھم قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالی علیہ وسلم: اَلْعِلْمُ اَفْضَلُ مِنَ الْعَمَلِ۔

بعض صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: علم عمل سے افضل ہے۔

۲۳۰۔ **عن** عبادۃ بن الصامت رضی اللّٰہ تعالی عنہ قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالی علیہ وسلم: اَلْعِلْمُ خَیْرٌ مِّنَ الْعَمَلِ۔

حضرت عبادۃ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: علم عمل سے بہتر ہے۔

۲۲۷۔ جامع بیان العلم لابن عبد البر، ۱/ ۲۳ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۸۶۵۷، ۱۰/ ۱۳۲
تاریخ بغداد للخطیب، ۴/ ۴۳۶ ☆ کشف الخفا للعجلونی ۲/ ۸۵

۲۲۸۔ جامع بیان العلم لابن عبد البر، ۱/ ۲۳ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۸۶۶۴، ۱۰/ ۱۳۲
کشف الخفا للعجلونی، ۲/ ۸۵ ☆

۲۲۹۔ الدر المنثور للسیوطی، ۱/ ۱۹۳ ☆ کنز العمال للمتقی ۲۸۶۵۸، ۱۰/ ۱۳۱

۲۳۰۔ کنز العمال للمتقی، ۲۸۹۴۵، ۱۰/ ۱۸۲ ☆

(۲) علم خشیت ربانی کا سبب ہے

۲۳۱۔ **عن** أبی درداء رضی الله تعالی عنه قال: قال رسول رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم: لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا أَعْلَمُ لَبَکَیْتُمْ کَثِیْرًا وَلَضَحِکْتُمْ قَلِیْلاً و لخرجتم اِلَی الصَّعُدَاتِ تُجَارُوْنَ اِلَی اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ لَا تَدْرُوْنَ تَنْجُوْنَ أَوْلَا تَنْجُوْنَ ۔

حضرت ابودردا رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو چیز میں جانتا ہوں اگر تم بھی جان لیتے تو زیادہ روتے اور کم ہنستے اور تم ٹیلوں کی طرف نکل کر اللہ عزوجل سے گڑگڑاتے اور تم کو یہ پتہ نہ چلتا کہ تم نجات پاؤ گے یا نہیں۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۷۵

۲۳۱۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۰/۱۸۲ ☆ المستدرک للحاکم، ۴/ ۳۲۰
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۴۵۶ ☆

۳۔ فضیلت علماء

(۱) فضائل علماء

٢٣٢۔ **عن** أبی أُمامة الباهلی رضی اللہ تعالی عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیه وسلم :لَا یَسۡتَخِفُّ بِحَقِّهِمۡ اِلَّا مُنَافِقٌ۔

حضرت ابی امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: علما کے حق کو ہلکا نہ جانے گا مگر منافق۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۴

٢٣٣۔ **عن** جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالی عنهما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیه وسلم : لَا یَسۡتَخِفُّ بِحَقِّهِمۡ اِلَّا مُنَافِقٌ بَیِّنُ النِّفَاقِ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: علماء کے حق کو ہلکا نہ جانیگا مگر کھلا منافق۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۴۰

٢٣٤۔ **عن** عبادة بن الصامت رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیه وسلم: لَیۡسَ مِنۡ اُمَّتِی مَنۡ لَمۡ یَعۡرِفۡ لِعَالِمِنَا حَقَّهٗ۔

حضرت عبادۃ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو ہمارے عالم کا حق نہ پہچانے وہ میری امت سے نہیں۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اگر عالم کو اس لئے برا کہتا ہے کہ وہ عالم ہے جب تو صریح کافر ہے اور اگر بوجہ علم اسکی

٢٣٢۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ٨/٢٠٢ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ١/ ١٢٧

کنز العمال للمتقی، ٤٣٨١٠، ١٦/ ٣٢ ☆ تاریخ بغداد للخطیب، ١٤/ ٦١

اللآلی المصنوعه للسیوطی، ١/ ٧٩ ☆ تنزیه الشریعة لابن عراق، ١/ ٢٠٧

٢٣٣۔ کنز العمال للمتقی، ٤٣٨١١، ١٦/ ٣٢ ☆

٢٣٤۔ المسند لاحمد بن حنبل، ٥/ ٣٢٢ ☆ المستدرك للحاکم، الایمان، ١/ ١٢٢

الترغیب والترهیب للمنذری، ١/ ١١٤ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ١/ ١٢٧

تعظیم فرض جانتا ہے مگر اپنی کسی دنیوی خصومت کے باعث برا کہتا ہے، گالی دیتا تحقیر کرتا ہے تو سخت فاسق و فاجر ہے، اور اگر بے سبب رنج رکھتا ہے تو مریض القلب خبیث الباطن ہے، اور اس کے کفر کا اندیشہ ہے۔ فتاوی رضویہ، جلد اول، ۱۴۰/۹

خلاصہ میں ہے۔

من ابغض عالما من غیر سبب ظاهر خیف علیه الکفر ۔ جس نے کسی عالم سے کسی ظاہری وجہ کے بغیر بغض رکھا اس پر کفر کا اندیشہ ہے۔

منح الروض الازہر میں ہے۔

الظاهر انه یکفر، ظاہر یہ ہے کہ اس پر حکم کفر ہے۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۱۴۰/۹

۲۳۵۔ **عن** ابی هریرة رضی اللّٰه تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالی علیه وسلم: خَمسٌ مِنَ العِبَادَةِ، قِلَّةُ الطَّعَامِ، وَالقُعُودُ فِی المَسَاجِدِ، وَالنَّظرُ اِلَی الکَعبَةِ، وَالنَّظَرُ اِلَی المُصحَفِ، وَالنَّظَرُ اِلَی العَالِمِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانچ چیزیں عبادت سے ہیں، کم کھانا، مسجد میں بیٹھنا، کعبہ دیکھنا، مصحف کو دیکھنا، اور عالم کا چہرہ دیکھنا۔ فتاوی رضویہ ۶۱۶/۴

۲۳۶۔ **عن** أبی هریرة رضی اللّٰه تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالی علیه وسلم: خَمسٌ مِنَ العِبَادَةِ، اَلنَّظَرُ اِلَی المُصحَفِ، وَالنَّظَرُ اِلَی الکَعبَةِ، وَالنَّظَرُ اِلَی الوَالِدَینِ، وَالنَّظَرُ فِی زَمزَمَ، وَهِیَ تَحُطُّ الخَطَایَا، وَالنَّظَرُ فِی وَجهِ العَالِمِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانچ چیزیں عبادت سے ہیں، مصحف کو دیکھنا، کعبہ کو دیکھنا، ماں باپ کو دیکھنا زمزم کے اندر نظر کرنا اور اس سے گناہ اترتے ہیں، اور عالم کا چہرہ دیکھنا۔

فتاوی رضویہ ۶۱۶/۴

۲۳۵۔ مسند الفردوس للدیلمی، ۱۹۵٠/۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲۴۲/۱
کنز العمال للمتقی، ۴۳۴۹۳، ۸۸۰/۱۵ ☆ العلل المتناهیة لابن الجوزی، ۳۴۴/۲
۲۳۶۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲۴۳/۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۳۴۹۴، ۸۸۱/۱۵

۲۳۷۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال! قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم: فَقِیْهٌ وَّاحِدٌ أَشَدُّ عَلَی الشَّیْطَانِ مِنْ أَلْفِ عَابِدٍ۔

فتاوی رضویہ ۴/۶۷۵

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دین کی سمجھ رکھنے والا ایک شخص (عالم) شیطان پر ایک ہزار عابدوں کے مقابلہ میں زیادہ بھاری ہے۔ ۱۲م

(۲) علماء وارثین انبیاء ہیں

۲۳۸۔ **عن** أبی الدرداء رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم: إِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَةُ الْأَنْبِیَاءِ وَإِنَّ الْأَنْبِیَاءَ لَمْ یُوَرِّثُوا دِینَارًا وَلَا دِرْهَمًا فَإِنَّمَا وَرَّثُوا الْعِلْمَ فَمَنْ أَخَذَهُ أَخَذَ بِحَظٍّ وَافِرٍ۔

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: علماء وارث انبیاء ہیں، انبیاء نے درہم و دینار ترکہ میں نہ چھوڑے، علم اپنا ورثہ چھوڑا ہے، جس نے علم پایا اس نے بڑا حصہ پایا۔

(۳) عالم وسلطان عادل کی تعظیم

۲۳۹۔ **عن** أبی موسی الأشعری رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم: إِنَّ مِنْ إِجْلَالِ اللّٰهِ تَعَالیٰ إِكْرَامُ ذِی الشَّیْبَةِ الْمُسْلِمِ وَحَامِلِ الْقُرْآنِ غَیْرِ الْغَالِی فِیهِ وَالْجَافِی عَنْهُ وَإِكْرَامُ السُّلْطَانِ الْمُقْسِطِ۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۲۳۷۔ الجامع للبخاری، العلم، ۱/۱۶ ☆ السنن لابن ماجة، المقدمة، ۱/۲۰
المسند لاحمد بن حنبل، ۵/۱۹۶ ☆ تلخیص الحبیر لابن حجر، ۲/۱۶۴
اتحاف السادة للزبیدی، ۱/۷۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۸۶۷۹، ۱۰/۱۳۵
کشف الخفا للعجلونی، ۲/۲۲ ☆ التفسیر للقرطبی، ۴/۴۱

۲۳۸۔

۲۳۹۔ السنن لابی داؤد، الادب، ۲/۶۶۵ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۸/۱۶۳
اتحاف السادة للزبیدی، ۸/۳۰۹ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۱/۱۳۳

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بوڑھے مسلمان اور سنی عالم اور عادل بادشاہ کی تعظیم میں اللہ ہی کی تعظیم ہیں۔

(۴) اعزاز علماء وسادات

٢٤٠ ـ **عن** ميمون بن شبيب رضى الله تعالى عنه :ان عائشة رضى الله تعالىٰ عنها مر بها سائل فاعطته كسرة ومر بها رجل عليه ثياب وهيئة فاقعدته فاكل فقيل لها ذلك، فقالت : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : أَنْزِلُو النَّاسَ مَنَازِلَهُمْ ـ

حضرت میمون بن شبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں ایک سائل کا گزر ہوا، اسے ایک ٹکڑا عطا فرمادیا، پھر ایک شخص خوش لباس شاندار گزرا اسے بیٹھا کر کھانا کھلایا، اس بارے میں ام المؤمنین سے استفسار ہوا فرمایا: حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر شخص سے اس کے مرتبہ کے لائق برتاؤ کرو۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۷۳

٢٤١ ـ **عن** عبد الله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما قال : القى لعلى كرم الله تعالىٰ وجهه الكريم وسادة فقعد عليها وقال: لا يأبى الكرامة اِلا حمار۔

حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کہیں تشریف فرما ہوئے، صاحب خانہ نے حضرت کے لیئے مسند حاضر کی، آپ اس پر رونق افروز ہوئے، اور فرمایا: کوئی گدھا ہی عزت کی بات قبول نہ کریگا۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۴

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اللہ جل وعلا نے علماء وجہلاء کو برابر نہ رکھا تو مسلمانوں پر بھی ان کا امتیاز لازم ہے، اسی باب سے ہے علماء دین کو مجالس میں صدر مقام ومسند اکرام پر جگہ دینا کہ سلفا وخلفا شائع وذائع اور شرعا وعرفا مندوب ومطلوب، ہاں علماء وسادات کو یہ ناجائز وممنوع ہے کہ آپ اپنے

---

٢٤ ـ السنن لابى داؤد، الادب، ٢/ ٦٦٥ ☆ اتحاف السادة للزبيدى، ٦/ ٢٦٥
كنز العمال للمتقى، ٥٧١٧، ٣/ ١٠٩ ☆ البداية والنهاية لابن كثير، ٨/ ٩
٢٤١ ـ مسند الفردوس للديلمى، ٥/ ١٢١ ☆ زهر الفردوس، ٤/ ٢٢١

لیئے سب سے امتیاز چاہیں اور اپنے نفس کو اور مسلمانوں سے بڑا جانیں کہ یہ تکبر ہے اور تکبر ملک جبار جلت عظمتہ کے سوا کسی کو لائق نہیں، بندہ کے حق میں گناہ اکبر ہے، الیس فی جھنم مثوی للمتکبرین ، کیا جھنم ، میں نہیں ہے ٹھکانہ تکبر والوں کا، جب سب علماء کے آقا سب سادات کے باپ حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انتہا درجہ کی تواضع فرماتے اور مقام ومجلس وخورش وروش کسی امر میں اپنے بندگان بارگاہ پر امتیاز نہ چاہتے تو دوسرے کی کیا حقیقت ہے، مگر مسلمانوں کو یہی حکم ہے کہ سب سے زائد علماء وسادات کا اعزاز وامتیاز کریں، یہ ایسا ہے کہ کسی شخص کو لوگوں سے اپنے لئے طالب قیام ہونا مکروہ اور لوگوں کا معظم دینی کے لئے قیام مندوب، پھر جب اہل اسلام انکے ساتھ امتیاز خاص کا برتاؤ کریں تو اس کا قبول انہیں ممنوع نہیں۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹۷۳/۹

(۵) عالم کی بے ادبی نفاق ہے

۲۴۲۔ **عن** جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسو اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم : ثَلٰثَةٌ لَا يَسْتَخِفُّ بِحَقِّهِمْ اِلَّا مُنَافِقٌ بَيِّنُ النِّفَاقِ، ذُوْ الشَّيْبَةِ فِی الْاِسْلَامِ، وَالْاِمَامُ الْمُقْسِطُ، وَمُعَلِّمُ الْخَيْرِ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین شخص ہیں جن کے حق کو ہلکا نہ جانیگا مگر منافق کھلا منافق، ازاں جملہ ایک بوڑھا مسلمان دوسرا مسلمان بادشاہ عادل، تیسرا عالم کہ مسلمانوں کو نیک بات بتائے۔

فتاوی رضویہ ۹۲/۱۰

(۶) عالم اور جاہل کے گناہ میں فرق

۲۴۳۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلیٰ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ذَنْبُ الْعَالِمِ ذَنْبٌ وَّاحِدٌ وَ ذَنْبُ الْجَاهِلِ ذَنْبَان، قِيلَ : وَ لِمَ يا رسول اللہ ؟ قال صلی اللہ تعالی علیہ وسلم : اَلْعَالِمُ يُعَذَّبُ عَلٰى رُكُوبِهِ الذَّنْبَ،

۲۴۲۔ المعجم الکبیر للطبرانی ، ۲۰۲/۸ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۲۱۴/۱

۲۴۳۔ مسند الفردوس للدیلمی ، ۲۴۸/۲ ☆ کنز العمال للمتقی ، ۲۸۷۸۴، ۱۵۳/۱۰

الجامع الصغیر للسیوطی، ۲۶۴/۱ ☆

وَالْجَاهِلُ عَلیٰ رُکُوْبِهِ الذَّنْبِ وَ عَلیٰ تَرْکِ التَّعَلُّمِ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عالم کا گناہ ایک گناہ ہے اور جاہل کا گناہ دو۔ کسی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! علیک الصلوٰۃ والسلام، کس لئے؟ فرمایا: عالم پر وبال اسی کا ہے کہ گناہ کیوں کیا۔ اور جاہل پر ایک عذاب گناہ کا اور دوسرا نہ سیکھنے کا۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۴۷

۴۔ فضیلت طلبہ

(۱) طالب علم مجاہد ہے

٢٤٤۔ **عن** أنس بن مالك رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالی علیه وسلم : مَنۡ خَرَجَ فِی طَلَبِ الۡعِلۡمِ فَهُوَ فِی سَبِیۡلِ اللّٰهِ حَتّٰی یَرۡجِعَ۔

حاشیہ اشعۃ اللمعات ۸۳

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو طلب علم میں نکلا وہ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں ہے جب تک گھر واپس نہ آجائے۔ ۱۲م

٢٤٤۔ الجامع للترمذی ،باب فضل العلم، ٢/ ٨٩ ☆ المعجم الصغیر للطبرانی، ١/ ١٣٦
الترغیب والترهیب للمنذری، ١/ ١٥ ☆ کمز العمال للمتقی، ٢٨٨١٩، ١٠/ ١٥٨
تاریخ دمشق لابن عساکر، ١/ ٤٥٢ ☆ تاریخ اصفهان لابی نعیم، ١/ ١٠٣
تنزیه الشریعه لابن عراق ١/ ٢٧٤ ☆

۵۔ تبلیغ وعمل

(۱) تبلیغ دین ضروری ہے

۲۴۵۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالي عليه وسلم: كَلَّا وَاللهِ، لَتَأمُرُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَ تَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ اَوْ لَيَضْرِبَنَّ اللّٰهُ بِقُلُوبِ بَعْضِكُمْ عَلىٰ بَعْضٍ ثُمَّ لَيَلْعَنُكُمْ كَمَا لَعَنَهُمْ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یوں نہیں خدا کی قسم یا تو تم ضرور امر بالمعروف کرو گے ضرور نہی عن المنکر کرو گے۔ یا ضرور اللہ تعالیٰ تمہارے دل ایک دوسرے پر مارے گا۔ پھر تم سب پر اپنی لعنت اتاریگا جیسی ان بنی اسرائیل پر اتاری۔　　فتاوی رضویہ حصہ اول ۱۰/۲۱۶

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ امر ونہی نہ ہر شخص پر فرض نہ ہر حال میں واجب، تو بحال عدم وجوب اسکے ترک پر یہ احکام نہیں بلکہ بعض صور میں شرع ہی اسے ترک کی ترغیب دیگی۔ جیسے جبکہ کوئی فتنہ اشد پیدا ہوتا ہو۔ یوں ہی اگر جانے کہ بے سود ہے کارگر نہ ہوگا۔ تو خواہی نخواہی چھیڑنا ضرور نہیں۔ خصوصا جبکہ کوئی امر اہم اصلاح پارہا ہو، مثلا کچھ لوگ حریر کے عادی نماز کی طرف جھکے یا عقائد سنت سیکھنے آتے ہیں اور جب حریر وپابندی وضع میں ایسے منہمک ہیں کہ اس پر اصرار کیجئے تو ہرگز نہ مانیں گے غایت یہ کہ آنا چھوڑ دیں گے، وہ رغبت نماز اور تعلیم عقائد بھی جائیگی تو ایسی حالت میں بقدر تیسر انہیں ہدایت، اور باقی کیلئے انتظار وقت وحالت ترک نہی نہیں بلکہ اسی کی تدبیر وسعی ہے۔

ہاں اگر پیری مریدی کا تعلق ہے اور یہ دل سے ہے تو اب ایسی صورت کا پیدا ہونا جس میں امر ونہی ملجر بضر رہوں ظاہرا نادر ہے۔ ایسے متبوعوں مقتداؤں پیروں پر اس فرض اہم کی اقامت بقدر قدرت ضرور لازم اور اسی میں ان اتباع ومریدوں کے حق سے ادا ہوتا ہے۔ جو

۲۴۵۔ السنن لابی داؤد، الملاحم، ۲/۵۹۶ ☆ السنن الکبری للبیہقی، ۱۰/۹۳
الترغیب والترہیب للمنذری، ۳/۲۲۸ ☆

باوصف قدرت وعدم مضرت ان کے سیاہ وسفید سے کچھ مطلب نہ رکھے بلکہ ہر حال میں خوش گذران کی ٹھہرائی۔ خواہ یوں کہ خود ہی احکام شرعیہ کی پرواہ نہ رکھتا ہو۔ جیسے آج کل بہت آزاد متصوف، یا کسی دنیوی لحاظ سے پابندئ شرع کو نہ کہتا ہو۔ جیسے درصورت امرونہی اپنے پلاؤ قورمے یا آؤ بھگت پر خائف ہو تو یہ ضرور پیر غوایت ہے نہ شیخ ہدایت۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۲۱۶

۲۴۶۔ **عن** أنس بن مالك رضي الله تعالىٰ عنه قال:لما بعث الله تعالىٰ موسىٰ عليه السلا م الى فرعون نو دى لن يفعل فلم افعل ؟ قال: فناداه اثنا عشر ملكا من علماء الملا ئكة ، امض لماامرت به فانا جهدنا ان نعلم هذا فلم نعلمه ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مولیٰ عزوجل نے رسول کرکے فرعون کی طرف بھیجا، موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام چلے تو ندا ہوئی۔ مگر اے موسیٰ، فرعون ایمان نہ لائے گا۔ موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دل میں کہا، پھر میرے جانے سے کیا فائدہ۔ اس پر بارہ علماء ملائکہ عظام علیہم الصلوٰۃ والسلام نے کہا، اے موسیٰ! آپکو جہاں کا حکم ہے جایئے، یہ وہ راز ہے کہ باوصف کوشش آج تک ہم پر بھی نہ کھلا۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

لیکن آخر نفع بعثت سب نے دیکھ لیا کہ دشمنان خدا ہلاک ہوئے۔ دوستان خدا نے انکی غلامی اورانکے عذاب سے نجات پائی۔ ایک جلسہ میں ستر ہزار ساحر سجدہ میں گر گئے اور ایک زبان بولے۔

آمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۰ رَبِّ مُوْسٰی وَھٰرُوْنَ۔

ہم اس پر ایمان لائے جو رب ہے سارے جہان کا۔ رب ہے موسیٰ وہارون علیہما الصلوٰۃ والسلام کا۔ فتاوی رضویہ ۱۱/۱۹۳

۲۴۶۔ التفسیر للطبری، ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۵۵۷۴، ۱۲/۴۷۶

(۲) تبلیغ وہدایت پر اجر عظیم

۲۴۷۔ **عن** سهل بن سعد رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: وَاللّٰهِ لَاَنْ یَّهْدِیَ اللّٰهُ بِكَ رَجُلًا وَاحِدًا خَیْرٌ لَكَ مِنْ اَنْ یَّكُوْنَ لَكَ حُمُرُ النَّعَمِ۔ •

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خدا کی قسم بیشک یہ بات کہ اللہ تعالیٰ تیرے سبب سے ایک شخص کو ہدایت فرمادے تو تیرے لئے سرخ اونٹوں کا مالک ہونے سے بہتر ہے۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

جہاد کہ اعظم وجوہ ازالہ منکر ہے اسکی تقسیم تین اقسام پر ہے۔ سنانی، لسانی، جنانی یعنی کفر وبدعت فسق کو دل سے برا جاننا، یہ ہر کافر مبتدع وفاسق سے ہے اور ہر مسلمان کہ اسلام پر قائم ہوا سے کرنا ہے۔ مگر جنہوں نے اسلام کو سلام اور اپنے آپکو کفار ومشرکین کا غلام کیا انکی راہ جدا ہے۔ انکا دین غیر دین خدا ہے۔

اور لسانی کہ زبان وقلم سے رد، بحمدہ تعالیٰ خادمان شرع ہمیشہ سے کر رہے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کی مدد شامل حال ہو تو دم آخر تک کریں گے، وہابیہ، نیاچرہ، دیوبندیہ، قادیانیہ، روافض غیر مقلدین، ندویہ، آریہ، نصاری وغیرہم کا رد کیا اور اب گاندھویہ سے بھی وہی برسرپیکار ہیں۔ حق کی طرف بلاتے اور باطل کو باطل کر دکھاتے ہیں اور مسلمانوں کو گمراہ گروں سے بچاتے ہیں وللہ الحمد، آگے ہدایت رب عزوجل کے ہاتھ ہے۔

رہا جہاد سنانی، تو ہم بارہا ذکر کر چکے ہیں کہ بنصوص قرآن عظیم ہم مسلمانان ہند کو جہاد برپا کرنے کا حکم نہیں، اسکا واجب بتانے والا مسلمانوں کا بدخواہ مبین، بھکانے والے یہاں واقعۂ کربلا پیش کرتے ہیں یہ محض انکا اغوا ہے۔

۲۴۷۔ الجامع الصحیح للبخاری الجهاد، ☆ الصحیح لمسلم، فضائل الصحابه، ۲/۲۷۹
کنز العمال للمتقی، ۲۸۷۱۳، ۱۰/ ۱۴۰ ☆ السنن لابی داؤد، ۳۶۶۱، العلم، ۲/ ۵۱۵
السنن لسعید بن منصور، ۲۴۷۳، ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۵/ ۳۳۳
شرح معانی الآثار للطحاوی، ۳/ ۲۰۷ ☆

اولاً۔ اس لڑائی میں ہرگز حضرت امام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف سے پہل نہ تھی۔ امام نے خبیث کوفیوں کے وعدوں پر قصد فرمایا تھا۔ جب ان غداروں نے بدعہدی کی قصد رجوع فرمایا۔ اور جب سے شروع جنگ تک اسے بار بار احباب واعداء سب پر اظہار فرمایا۔

الف جب حر بن یزید ریاحی تمیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اول بار ہزار سواروں کے ساتھ حضرت امام عالی مقام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزاحم ہوئے۔ امام نے خطبہ فرمایا: اے لوگو! میں تمہارا بلایا آیا ہوں۔ تمہارے ایلچی اور خطوط آئے کہ تشریف لائیے۔ ہم بے امام ہیں۔ میں آیا۔ اب تم اگر عہد پر قائم ہو تو میں تمہارے شہر میں جلوہ فرما ہوں۔

وان لم تفعلوا او كنتم بمقدمي كارهين انصرفت عنكم الى المكان الذى اقبلت منه ۔

اور اگر تم عہد پر نہ رہو۔ یا میرا تشریف لانا تمہیں ناپسند ہو تو میں جہاں سے آیا وہیں واپس جاؤں۔ وہ خاموش رہے۔

ب پھر بعد نماز عصر خطبہ فرمایا اور آخر میں بھی وہی ارشاد فرمایا کہ۔

ان انتم كرهتمونا انصرفت عنكم ۔

اگر تم ہمیں ناپسند رکھتے ہو میں واپس جاؤں۔

حر نے کہا: ہمیں تو حکم ہے کہ آپ سے جدا نہ ہوں جب تک ابن زیاد کے پاس کوفے نہ پہونچا دیں۔

ج امام نے اس پر بھی ہمراہیوں کو معاودت کا حکم دیا۔ وہ بقصد واپسی سوار ہوئے، حر نے واپس نہ ہونے دیا۔

د جب نینوا پہونچے۔ حر کے نام ابن زیاد خبیث کا خط آیا کہ حسین کو پٹ پر میدان میں اتارو جہاں پانی نہ ہو اور یہ میرا ایلچی تمہارے ساتھ رہیگا کہ تم میرا حکم بجالاتے ہو یا نہیں۔ حر نے حضرت امام کو ناپاک خط کا مضمون سنایا اور ایسی ہی جگہ اترنے پر مجبور کیا۔ فدائیان امام سے زہیر بن القین رحمہ اللہ تعالیٰ نے عرض کی: اے ابن رسول اللہ آگے جو لشکر آنے والا ہے وہ ان سے بہت زاید ہے ہمیں اذن دیجئے کہ ان سے لڑیں۔

فرمایا: ما كنت لابدءهم بالقتال ،

میں ان سے قتال کی پہل کرنے کو نہیں۔

ہ جب خبیث بن طیب یعنی ابن سعد اپنا لشکر لیکر پہونچا۔ حضرت امام سے دریافت کیا۔ کیسے آئے؟ فرمایا: تمہارے شہر والوں نے بلایا تھا۔

اما اذا کرھو نی فانی ا نصرف عنھم ، اب کہ میں انہیں ناگوار ہوں تو واپس جاتا ہوں ابن سعد نے یہ ارشاد ابن زیاد کو لکھا، اس خبیث نے نہ مانا، قاتلہ اللہ۔

و شب کو ابن سعد سے خلوت میں گفتگو ہوئی ، اس میں بھی حضرت امام نے فرمایا،

دعونی ارجع الی المکا ن الذی اقبلت منہ، مجھے چھوڑ دو کہ میں مدینہ طیبہ واپس جاؤں، ابن سعد نے ابن زیاد کو لکھا، اس بار وہ راضی ہوا تھا کہ شمر مردود خبیث نے باز رکھا۔

ز عین معرکہ میں قتال سے پہلے فرمایا۔

ایھا الناس، اذ کرھتمونی فدعونی انصرف الی مأمنی من الارض،

اے لوگو! جب کہ تم مجھے پسند نہیں کرتے تو چھوڑ دو کہ اپنی امن کی جگہ چلا جاؤں۔ اشقیاء نے نہ مانا، غرض جب سے برابر قصد عود رہا، مگر ممکن نہ ہوا کہ منظور رب یہی تھا، جنت آراستہ ہو چکی تھی ، اپنے دولھا کا انتظار کر رہی تھی ، وصال محبوب حقیقی کی گھڑی آ لگی تھی ، تو ہرگز امام کی طرف سے لڑائی میں پہل نہ تھی ان خبیثوں ہی نے مجبور کیا اب دو صورتیں تھیں، یا بخوف جان اس پلید کی وہ ملعون بیعت قبول کی جاتی کہ یزید کا حکم ماننا ہوگا، اگر چہ خلاف قرآن و سنّت ہو، یہ رخصت تھی ثواب کچھ نہ تھا، قال اللہ تعالیٰ ۔

الّا من اکرہ وقلبہ مطمئن بالایمان۔

مگر جو مجبور کیا جائے اور اسکا دل ایمان پر برقرار ہو۔

یا جان دیدی جاتی اور وہ ناپاک بیعت نہ کی جاتی، یہ عزیمت تھی، اور اس پر ثواب عظیم اور یہ انکی شان رفیع کے شایاں تھی اسی کو اختیار فرمایا۔ اسے یہاں سے کیا علاقہ۔

ثانیا۔ بالفرض اس بے سروسامانی میں امام کی طرف سے پہل بھی سہی تو یہاں ایک فرق عظیم ہے، جس سے یہ جاہل غافل۔

فاسقوں پر ازالۂ منکر میں حملہ جائز اگر چہ تنہا ہو اور وہ ہزاروں۔ اور سلطان اسلام جس پر اقامت جہاد فرض ہے اسے بھی کافروں سے پہل حرام، جب کہ ان کے مقابلہ کے قابل نہ ہو

ثالثا حضرت امام پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام لیتے ہوئے شرم چاہیے تھی، کیا امام تو امام انکے غلام، انکے در کے کسی کتے نے بھی معاذ اللہ مشرکوں سے مدد مانگی؟ کیا کسی مشرک کا دامن تھاما؟ کیا کسی مشرک کے پس رو بنے؟ کیا مشرکوں کی جے پکاری؟ کیا مشرکوں سے اتحاد گانٹھا؟ کیا مشرکوں کے حلیف بنے؟ کیا انکی خوشامد کے لیئے شعار اسلام بند کرنے میں کوشاں ہوئے؟ کیا قرآن وحدیث کی تمام عمر بت پرستی پر نثار کردی- وغیرہ وغیرہ شنائع کثیرہ۔

بہتر تن بیس ہزار فجار کا مقابلہ فرمایا: امام کا نام لیتے ہو تو کیا تم میں بہتر مسلمان بھی نہیں؟ جب ۲۲ کروڑ مشرکین تمہارے ساتھ ہوں گے اس وقت تم میں بہتر مسلمانوں کا عدد پورا ہوگا؟۔

قرآن کو پیٹھ دینے والو! کیوں امام کا نام لیتے ہو؟ اسلام سے الٹے چلنے والو! کیوں مسلمانوں کو دھوکہ دیتے ہو؟ دہلی میں فتوی چھاپ دیا کہ اس وقت جہاد واجب ہے، بے سر و سامانی کے جواب کو امام کی نظیر پیش ہوگئی، اور حالت یہ کہ ذرا سی دھوپ سے بچنے کو گئو تیروں کی چھاؤں ڈھونڈ رہے ہیں، کیا تم اپنے فتوے سے نہ صرف تارک فرض و مرتکب حرام بلکہ راضی بہ غلبۂ کفر و ذلت اسلام نہ ہوئے، امام کا توکل اللہ پر تھا، تمہارا اعتماد اعداء اللہ پر ہے، یقین جانو اللہ سچا، اللہ کا کلام سچا، ''لَا یَالُوْ نَکُمْ خَبَالًا'' مشرکین تمہاری بدخواہی میں گئی نہ کرینگے، وہ جھوٹا فتوی اور یہ پوچ بھروسہ، اور خادمان شرع پر الٹا غصہ کہ کیوں خاموش رہے؟ کیوں سینہ سپر نہ ہوئے؟، یہ ہے تمہاری خیر خواہی اسلام، یہ ہیں تمہارے دل ساختہ احکام، جن پر نہ شرع شاہد نہ عقل مساعد۔ مسلمان ہونے کا دعوی ہے تو اسلام کے دائرے میں آؤ، تبدیل احکام الرحمن واختراع احکام الشیطان سے ہاتھ اٹھاؤ مشرکین سے اتحاد توڑو، دیوبندیہ وغیرہم مرتدین کا ساتھ چھوڑو، کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دامن پاک تمہیں اپنے سایہ میں لے دنیا نہ ملے دین تو انکے صدقے میں ملے۔ المحجۃ المؤتمنۃ ۹۴-۹۷

۲۴۸- **عن** أبی رافع رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه قال: قال النبی صلی اللّٰہ تعالی علیه وسلم: لَأَنْ یَّهْدِیَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ عَلیٰ یَدِكَ رَجُلًا خَیْرٌ لَّكَ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَیْهِ الشَّمْسُ وَغَرَبَتْ۔

حضرت ابو رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

۲۴۸- المعجم الکبیر للطبرانی، ۱/ ۳۱۵ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۴۴۴

نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ ایک شخص کو تیرے ذریعہ سے ہدایت فرمادے تو یہ تیرے لئے تمام روئے زمین کی سلطنت ملنے سے بہتر ہے۔ فتاوی رضویہ ۲/۲۳۹

(۳) تبلیغ سامعین کے حال کے مطابق کرو

۲۴۹۔ **عن** عبد اللّٰه ابن عبا س رضی اللّٰه تعالیٰ عنهما قال: قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالی علیه وسلم :مَا أَنتَ مُحَدِّثٌ قَوْمًا حَدِیْثًا لَا تَبْلُغُهٗ عُقُوْ لُهُمْ اِلَّا کَانَ عَلٰی بَعْضِهِمْ فِتْنَةً۔

حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تو کسی قوم کے آگے وہ باتیں بیان کریگا جن تک انکی عقلیں نہ پہونچیں تو ضرور وہ ان میں کسی پر فتنہ ہونگی۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۲۱۵

(۴) بے عمل عالم کی مثال

۲۵۰۔ **عن** جند ب بن عبداللّٰه رضی اللّٰه تعالیٰ عنه قال:قال رسو ل اللّٰه صلی اللّٰه تعالی علیه وسلم :مَثَلُ العَالِمِ الَّذِی یُعَلِّمُ النَّاسَ اَلْخَیْرَ وَیَنْسِی نَفْسَهٗ کَمَثَلِ السِّرَاجِ یُضِیْئُ لِلنَّاسِ وَیُحْرِقُ نَفْسَهٗ۔

حضرت جندب بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عالم اگر اپنے علم پر عمل نہ کرے جب اسکی مثال شمع کی ہے کہ آپ جلے اور لوگوں کو روشنی دے۔ فتاوی رضویہ ۷/۲۷۵

۲۵۱۔ **عن** جندب بن عبداللّٰه رضی اللّٰه تعالیٰ عنه قال :قال رسو ل اللّٰه صلی اللّٰه تعالی علیه وسلم :مَثَلُ مَنْ یُّعَلِّمُ النَّاسَ اَلْخَیْرَ وَیُنْسِی نَفْسَهٗ کَمَثَلِ الْمِصْبَاحِ الَّذِی یُضِیْئُ لِلنَّاسِ وَیُحْرِقُ نَفْسَهٗ۔

حضرت جندب ابن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

۲۴۹۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۴۷۹ ☆

۲۵۰۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲/۱۶۶ ☆

۲۵۱۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲/۱۶۷ ☆

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا! جولوگوں کو نیک باتوں کی تعلیم دے اور خود عمل نہ کرے اسکی مثال چراغ کی ہے کہ خود جلے اور لوگوں کو روشنی دے۔

(۵) ہر صدی میں ایک مجدد

۲۵۲۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالی عليه وسلم: اِنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ عَلٰی رَأْسِ كُلِّ مِاةِ سَنَةٍ مَنْ يُّجَدِّدُهَا دِيْنَهَا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ ہر صدی کے شروع یا آخر میں ایسے شخص کو بھیجتا رہیگا جو تجدید واحیاء دین کا فریضہ انجام دیگا۔

(۶) معلّم ومتعلّم کے آداب

۲۵۳۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالی عليه وسلم: تَوَاضَعُوا لِمَنْ تَتَعَلَّمُوْنَ مِنْهُ وَتَوَاضَعُوا لِمَنْ تُعَلِّمُوْنَهٗ وَلَا تَكُوْنُوا جَبَابِرَةَ الْعُلَمَاءِ فَيَغْلِبُ جَهْلُكُمْ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس سے علم سیکھتے ہو اس کے لیئے تواضع کرو اور جسے سکھاتے ہو اس کے لیئے تواضع کرو اور گردن کش عالم نہ بنو کہ تمہارا جہل تم پر غالب ہو جائے۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

علماء نے تصریح فرمائی کہ غیر خدا کہ لیئے تواضع حرام ہے فتاوی ہندیہ میں ہے۔

التواضع لغير الله حرام كذا فی الملتقط۔

تو بات وہی ہے کہ انبیاء واولیاء، علماء ومسلمین کے واسطے تواضع اس لئے ہے کہ وہ اللہ کے نبی ہیں، یہ اللہ کے ولی ہیں، دین الٰہی کے قیم ہیں، یہ ملّت الٰہیہ پر قائم ہیں، تو علّت تواضع جب وہ نسبت ہے جو انہیں بارگاہ الٰہی میں حاصل، تو یہ تواضع بھی درحقیقت خدا ہی کے لئے ہوئی جیسے صحابہ کرام واہل بیت عظام کی تعظیم ومحبت بعینہ محبت وتعظیم سید عالم ہے۔ صلی اللہ تعالیٰ

۲۵۳۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/ ۲۰۳ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۸/ ۲۷
مجمع الزوائد للهیثمی، ۱/ ۱۲۹ ☆

علیہ وسلم۔

تواضع لغیر اللہ کی شکل یہ ہے کہ العیاذ باللہ کسی کافر یا دنیادار غنی کے لئے اسکے سبب تواضع ہو کہ یہاں وہ نسبت موجود نہیں، یا موجود ہے تو ملحوظ نہیں، اے عزیز، کیا وہ احادیث کثیرہ بشیرہ جن میں صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیئے خشوع وخضوع بجالانا مذکور اس درجہ اشتہار پر نہیں کہ فقیر کو انکے جمع واستیعاب سے غنا ہو۔ فتاویٰ رضویہ ۳/۵۳۳،۵۳۴

(۷) استاد سے انکساری سے پیش آؤ

۲۵٤۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم: تَعَلَّمُوا الْعِلْمَ وَتَعَلَّمُوا لِلْعِلْمِ السَّكِيْنَةَ وَالْوَقَارَ، وَتَوَاضَعُوا لِمَنْ تَتَعَلَّمُوْنَ مِنْهُ۔ فتاویٰ رضویہ حصہ اول ۹/۲۱

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: علم حاصل کرو اور ہر علم کے لیئے سکون قرار بھی سیکھو، اور جس سے علم حاصل کرو اس کے سامنے انکساری اختیار کرو۔۱۲م

(۸) استاد آقا ہے

۲۵۵۔ **عن** أبی امامة الباهلی رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم: مَنْ عَلَّمَ عَبْدًا آيَةً مِنْ كِتَابِ اللهِ فَهُوَ مَوْلَاهُ۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی شخص کو قرآن کریم کی ایک آیت سکھائی وہ اسکا آقا ہے۔

فتاویٰ رضویہ حصہ اول ۹/۲۰

۲۵٤_حلية الاولياء لابی نعيم، ۳٤۲۱٦ ☆ اتحاف السادة للزبيدی، ۱/ ٤۲۰

الترغيب والترهيب، للمنذری، ۱/ ۱۱٤ ☆ الكامل لابن عدی، ٤/ ۳۳٦

مجمع الزوائد للهيثمی، ۱/ ۱۲۹ ☆ امالی الشجری، ۱/ ٤٦

۲۵۵_المعجم الكبير للطبرانی، ۸/ ۱۱۲ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی، ۱/ ۱۲۸

فتح الباری للعسقلانی، ۸/ ۲٤۸ ☆ كنز العمال للمتقی، ۲۳۸٤، ۱/ ۵۳۲

تاريخ دمشق لابن عساكر، ۲/ ۵٦ ☆ تاريخ جرجان للسهمی، ۵۰۵

۲۵۶۔ **عن** امیر المؤمنین علی کرّم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم قال: من علمنی حرفا فقد صیرنی عبدا ان شاء باع وان شاء اعتق۔

امیر المؤمنین مولی المسلمین حضرت علی کرّم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: جسنے مجھے ایک حرف بھی سکھایا اس نے مجھے اپنا غلام بنالیا، اب خواہ وہ مجھے فروخت کرے یا آزاد کردے۔

(۹) کثرت سوال منع ہے

۲۵۷۔ **عن** أبی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم: ذَرُوْنِی مَا تَرَکْتُکُمْ، فَإِنَّمَا ہَلَکَ مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ بِکَثْرَۃِ سُؤَالِہِمْ وَاخْتِلَافِہِمْ عَلٰی أَنْبِیَاءِ ہِمْ فَإِذَا نَہَیْتُکُمْ عَنْ شَیْءٍ فَاجْتَنِبُوْہُ وَإِذَا أَمَرْتُکُمْ بِأَمْرٍ فَأْتُوْا مِنْہُ مَا اسْتَطَعْتُمْ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس بات پر میں نے تم پر تضئیق (تنگی) نہ کی اسمیں مجھسے تفتیش نہ کرو، کہ اگلی امتیں اسی بلا سے ہلاک ہوئیں، میں جس بات کو منع کروں اس سے بچو اور جسکا حکم دوں اسے بقدر قدرت بجالاؤ۔

۲۵۸۔ **عن** سعد بن أبی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: إِنَّ أَعْظَمَ الْمُسْلِمِیْنَ فِی الْمُسْلِمِیْنَ جُرْمًا مَنْ سَأَلَ عَنْ شَیْءٍ

۲۵۶۔

۲۵۷۔ الجامع الصحیح للبخاری، الاعتصام، ۲/ ۱۰۸۲ ☆ الصحیح لمسلم، الحج، ۱/ ۴۳۲

السنن لابن ماجۃ، المقدمہ، ۱/ ۲ ☆ الجامع للترمذی، العلم، ۲/ ۹۳

المسند لاحمد بن حنبل، ۲/ ۲۴۷ ☆ السنن الکبری للبیہقی، ۱/ ۳۸۸

التمہید لابن عبد البر، ۱/ ۱۴۸ ☆ مجمع الزوائد للہیثمی، ۱/ ۱۵۸

اتحاف السادہ للزبیدی، ۲/ ۵۰ ☆ الدر المنثور، ۲/ ۳۳۵

۲۵۸۔ الجامع الصحیح للبخاری، الاعتصام، ۲/ ۱۰۸۲ ☆ الصحیح لمسلم، الفضائل، ۲/ ۲۶۲

السنن لابی داؤد، السنۃ، ۲/ ۲۳۶ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۱/ ۱۷۶

المستدرک للحاکم، ۳/ ۶۲۶ ☆ التفسیر للقرطبی، ۶/ ۳۳۵

مشکل الاثار للطحاوی، ۲۰/ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱/ ۲۶۴

لَمْ یُحَرَّمْ عَلَی النَّاسِ فَحُرِّمَ مِنْ رَجُلٍ مَسْأَلَتِہٖ۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک مسلمانوں کے بارے میں انکا بڑا گنہگار وہ ہے جو ایسی چیز سے سوال کرے کہ حرام نہ تھی، اس کے سوال کے بعد حرام کردی گئی۔

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ احادیث باعلی ندا منادی کہ قرآن وحدیث میں جن باتوں کا ذکر نہیں، نہ انکی اجازت ثابت، نہ ممانعت وارد، وہ اصل جواز پر ہیں، ورنہ اگر جس چیز کا کتاب و سنّت میں ذکر نہ ہو مطلقاً ممنوع ونادرست ٹھہرے تو اس سوال کرنیوالے کی کیا خطا؟ اسکے بغیر پوچھے بھی وہ چیز ناجائز ہی رہتی، بالجملہ یہ قاعدۂ نفیسہ ہمیشہ یاد رکھنے کا ہے کہ قرآن وحدیث سے جس چیز کی بھلائی یا برائی ثابت ہو وہ بھلی یا بری ہے، اور جس کی نسبت کوئی ثبوت نہ ہو وہ معاف وجائز ومباح وروا، اس کو حرام وگناہ ونادرست وممنوع کہنا شریعت پر افتراء ہے۔

فتاویٰ رضویہ ۳/ ۵۲۷، ۵۵۲

(۱۰) زیادہ قیل وقال سے بچو

۲۵۹ ـ **عن** المغیرة بن شعبة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال صلی الله تعالی علیه وسلم : اِنَّ اللّٰهَ کَرِهَ لَکُمْ قِیْلَ وَقَالَ، وَکَثْرَةُ السُّؤَالِ وَاِضَاعَةُ الْمَالِ ـ

حضرت مغیرہ ابن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ بلاوجہ قیل وقال، کثرت سوال، اور مال برباد کرنے کو ناپسند فرماتا ہے۔ فتاوی رضویہ ۶/ ۴۲۲

(۱۱) نااہل کو ذمہ دار نہ بناؤ

۲۶۰ ـ **عن** عبد الله بن عبا س رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله

---

۲۵۹ ـ الجامع الصحیح للبخاری ، الا ستقراض ، ۱/ ۳۲۴ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۴/ ۲۴۹
کنز العمال للمتقی ، ۴۴۰۲۸، ۱۶/ ۸۶ ☆ جمع الجوامع للسیوطی ، ۴۹۴۳

۲۶۰ ـ المستدرك للحاکم ، ۴/ ۱۰۴ ☆ کنز العمال للمتقی ، ۱۴۶۸۷، ۶/ ۲۵
الترغیب والترھیب للمنذری ، ۳/ ۱۷۹ ☆

صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم :مَنِ اسْتَعْمَلَ رَجُلاً مِنْ عِصَابَةٍ وَ فِيهِمْ مَنْ هُوَ أَرْضٰى لِلّٰهِ مِنْهُ فَقَدْ خَانَ اللّٰهَ وَخَانَ رَسُوْلَهٗ وَخَانَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۔ فتاوٰی رضویہ حصہ دوم ۱۴۶/۹

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی قریبی رشتہ دار کو حاکم بنایا اور لوگوں میں اس سے زیادہ کوئی شخص حاکم بننے کے لائق ہے تو اسنے اللہ ورسول اور تمام مؤمنین کی خیانت کی۔ ۱۲م

(۱۲) حصول علم برائے جاہ ومال مذموم ہے

٢٦١۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم :مَنْ أَكَلَ بِالْعِلْمِ طَمَسَ اللّٰهُ عَلٰى وَجْهِهٖ ، وَرَدَّهٗ عَلٰى عَقِبَيْهِ وَ كَانَتِ النَّارُ أَوْلٰى بِهٖ۔ فتاوٰی رضویہ حصہ دوم ۲۲/۹

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے علم دین کو محض کھانے پینے کا ذریعہ بنایا اللہ تعالٰی اسکی صورت بدل دیگا اور اسکو خائب وخاسر لوٹائے گا اور وہ مستحق جہنم ٹھرے گا۔ ۱۲م

(۱۳) فتنوں کے ظہور کے وقت عالم پر علم کا ظاہر کرنا فرض

٢٦٣۔ **عن** معاذ بن جبل رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم :إِذَا ظَهَرَتِ الْفِتَنُ أَوْ قَالَ الْبِدَعُ فَلْيُظْهِرِ الْعَالِمُ عِلْمَهٗ ،وَمَنْ لَّمْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ، لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا ۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! جب ظاہر ہوں فتنے یا فساد یا بدمذھبیاں اور عالم اپنا علم اس وقت ظاہر نہ کرے تو اسپر اللہ اور فرشتوں اور آدمیوں سب کی لعنت ہے اللہ نہ اسکا فرض قبول کرے اور نہ نفل۔ فتاوٰی رضویہ حصہ دوم ۴۰/۹، ۲۸۶،

٢٦٢۔ الفردوس للدیلمی ، ٣/ ٦٠٢ ☆ اتحاف السادة للزبیدی ، ٣/ ١٢٣
کنز العمال للمتقی ، ٢٩٠١٦، ١٠/ ١٩٣ ☆

٢٦٣۔ کنز العمال للمتقی ، ٢٩٠٣ ، ١/ ١٧٩ ☆ لسان المیزان لابن حجر ، ٥/ ٩١١

﴿٦﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

جب کوئی گمراہ بددین رافضی ہو یا مرزائی وہابی ہو یا دیوبندی وغیرہم خذلہم اللہ تعالیٰ اجمعین مسلمانوں کو بہکائے فتنہ وفساد پیدا کرے تو اسکا دفع اور قلوب مسلمین سے شبہات شیاطین کا رفع فرض اعظم ہے جو اس سے روکتا ہے (یَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَ یَبْغُوْنَھَا عِوَجًا) میں داخل ہے کہ اللہ کی راہ سے روکتے ہیں اور اسمیں کجی چاہتے ہیں۔ مسلمانون پر فرض ہے کہ ایسے گمراہوں اور گمراہ گروں بے دینوں کی بات پر کان نہ رکھیں، ان پر فرض ہے کہ روافض ومرزائیہ اور خود ان بے دینوں (خلافت کمیٹی والوں) یا جسکا فتنہ اٹھتے دیکھیں سد باب کریں، وعظ علماء کی ضرورت ہو وعظ کہلوائیں، اشاعت رسائل کی حاجت ہو اشاعت کروائیں، حسب استطاعت اس فرض عظیم میں روپیہ صرف کرنا مسلمانوں پر فرض ہے۔ جب بد مذہبوں کے دفع نہ کرنے والے پر یہ لعنتیں ہیں تو جو خبیث ان کے دفع کرنے سے روکے اس پر کس قدر اشد غضب ولعنت اکبر ہوگی، وَسَیَعْلَمُ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا اَیَّ مُنْقَلَبٍ یَّنْقَلِبُوْنَ۔ فتاوی رضویہ حصہ دوم ۲۸۶/۹

(۱۴) بہت سے عالم غیر فقیہ ہوتے ہیں

٢٦٤۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: نَضَّرَاللّٰهُ عَبْدًا سَمِعَ مَقَالَتِى فَوَعَاهَا ثُمَّ بَلَّغَهَا عَنِّى فَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ غَيْرُ فَقِيْهٍ وَ رُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ اِلىٰ مَنْ هُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس بندے کو خوش وخرم رکھے جس نے میری حدیث سنی اور اسکو خوب یاد کرلیا پھر دوسروں تک پہونچادیا، کیوں کہ بہتیرے وہ ہیں کہ فقہ کے حامل وحافظ وراوی ہیں مگر خود اسکی سمجھ نہیں رکھتے اور بہتیرے حاملان فقہ ان کے پاس فقہ لے جاتے ہیں جو

٢٦٤۔ الجامع للترمذی، العلم، ٩٠/٢ ☆ السنن لابی داؤد، العلم، ٥١٥/٢
المسند لاحمد بن حنبل، ١٨٣/٥ ☆ السنن لابن ماجة المقدمة، ٢١/١
المستدرك للحاكم، ٨٧/١ ☆
اتحاف السادة للزبیدی، ٤٦٤/٨ ☆ كنز العمال للمتقی، ٢٩١٦٣، ٢٢٠/١٠

ان سے زیادہ اسکی سمجھ رکھتے ہیں۔

و فی الباب عن زید بن ثابت وعن جبیر بن مطعم وعن عبد الله ابن مسعود رضی الله تعالیٰ عنهم اجمعین۔

﴿۷﴾امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام اجل سلیمان اعمش رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا علم عزیز وفضل کبیر خیال کیجئے۔ جوخود سیدنا حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شاگرد جلیل الشان اور اجلہ ائمہ تابعین اور تمام ائمہ حدیث کے استاذ الاساتذہ ہیں۔ امام ابن حجر مکی شافعی اپنی کتاب خیرات الحسان میں فرماتے ہیں۔ کسی نے ان امام اعمش رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کچھ مسائل پوچھے۔ ہمارے امام اعظم، امام الائمہ، مالک الازمہ، سراج الامہ، سیدنا ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ اس زمانے میں انہیں امام اعمش سے حدیث پڑھتے تھے اس وقت حاضر مجلس تھے۔ امام اعمش نے وہ مسائل ہمارے امام اعظم سے پوچھے امام نے فوراً جواب دیئے امام اعمش نے کہا یہ جواب آپنے کہاں سے پیدا کئے؟ فرمایا: ان حدیثوں سے جو میں نے خود آپ ہی سے سنی ہیں۔ اور وہ حدیثیں مع سند روایت فرمادیں۔ امام اعمش نے فرمایا:

حسبك ما حدثتك به فی مائة یوم تحدثنی به فی ساعة واحدة ، ما علمت انك تعمل بهذه الاحادیث ، یا معشر الفقهاء انتم الاطباء ونحن الصیادلة ، وانت ایها الرجل اخذت بكلا الطرفین ۔

بس کیجئے، جو حدیثیں میں نے آپکو سو دن میں سنائیں آپ گھڑی بھر میں مجھے سنائے دیتے ہیں، مجھے معلوم نہ تھا کہ آپ ان حدیثوں میں یوں عمل کرتے ہیں اے فقہ والو! تم طبیب ہو اور ہم محدث لوگ عطار ہیں، اور اے ابو حنیفہ! تم نے تو فقہ وحدیث دونوں کنارے لئے۔ و الحمد للہ۔

یہ تو یہ، خود ان سے بھی بدرجہا اجل واعظم انکے استاذ اکرم واقدم امام عامر شعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنہوں نے پانچ سو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو پایا۔ حضرت امیر المؤمنین مولیٰ علی، سعد بن ابی وقاص، سعید بن زید، ابو ہریرہ، انس بن مالک، عبد اللہ بن عمر، عبد اللہ بن عمرو، عبد اللہ بن عباس، عبد اللہ بن زبیر، عمران بن حصین، جریر بن عبد اللہ، مغیرہ بن شعبہ، عدی بن حاتم، امام حسن، اور

امام حسین وغیرہم رضی اللہ تعالیٰ عنہم بکثرت اصحاب کرام کے شاگرد اور ہمارے امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے استاذ ہیں، جنکا پایۂ رفیع حدیث میں ایسا تھا کہ فرماتے۔ بیس سال گزرے ہیں: کسی محدث سے کوئی حدیث میرے کان تک ایسی نہ پہونچی جسکا علم مجھے اس سے زائد نہ ہو ایسے امام والا مقام باں جلالت شان فرماتے۔

انا لسنا بالفقہا ء ولکنا سمعنا الحدیث فروینا ہ للفقہا ء من اذا علم عمل۔

ہم لوگ فقیہ ومجتہد نہیں ہیں۔ ہمیں مطالب حدیث کی کامل سمجھ نہیں۔ ہم نے حدیثیں سن کر فقیہوں کے آگے روایت کردی ہیں۔ جو ان پر مطلع ہو کر کارروائی کریں گے۔ نقلہ الذہبی فی تذکرۃ الحفاظ ، مگر آج کل کے نا مشخص حضرات کو اپنی یادوفہم، اپنے دو حرفی نام علم پر وہ اعتماد ہے جو ابلیس لعین کو اپنی اصل آگ پر تھا۔ کہ دو حرف رٹ کر ہر امام امت کے مقابل ''انا خیر منہ'' کی بنیٹی گھمانے کے سوا کچھ نہیں جانتے۔ ولا حول ولا قوۃ الاباللہ علی العظیم۔

(۱۵) صاحب رائے اپنے دل سے فتوی لے

۲۶۵۔ **عن** وابصۃ بن معبد الجہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اِسۡتَفۡتِ نَفۡسَکَ وَاِنۡ اَفۡتَاکَ الۡمُفۡتُوۡنَ۔

حضرت وابصہ بن معبد جہنی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے دل سے فتوی لے خواہ مفتی تجھے کچھ بھی فتویٰ دیتے رہیں۔

۹۔ امام احمد رضا قدس سرہ فرماتے ہیں

ہمارے امام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک اس کے حق میں کثرت رائے کا کچھ اعتبار نہیں۔ بلکہ ذی رائے ہے تو اپنی رائے کا اتباع کرے اگرچہ تمام رائے دہندہ خلاف پر ہوں۔ اور غیر کے لئے بھی یہی ہے جو ان میں افقہ واعلیٰ واورع ہو اسکی رائے پر چلے اگرچہ وہ اکیلا اور اسکے خلاف پر کثیر ہوں۔ کما فی معین الاحکام۔

فتاویٰ رضویہ ۷/۴۸۱

۲۶۵۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/ ۶۶ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۴/ ۲۲۸

(۱۶) لوگوں سے انکے حال کے مطابق کلام کرو

۲۶۶۔ **عن** أمير المؤمنين علی بن ابی طالب رضی الله تعالیٰ عنه قال : حدثوا الناس بما يعرفون، اتحبّون ان يكذبو الله ورسوله۔

امیر المؤمنین مولی المسلمین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: لوگوں سے وہ باتیں کہو جنکو وہ پہچانیں۔ کیا تم یہ چاہتے ہو کہ لوگ اللہ اور اسکے رسول کی تکذیب کریں۔

۲۶۷۔ **عن** عبد الله بن عباّس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: امرنا ان نكلم الناس علیٰ قدر عقولهم۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: ہمیں یہ حکم دیا گیا کہ لوگوں سے بقدر انکے عقول کلام کیا کریں۔

۲۶۸۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله عليه وسلّم : مَا حَدَّثَ أَحَدُكُم قَوْمًا بِحَدِيْثٍ لَا يَفْهَمُوْنَهُ اِلَّا كَانَ فِتْنَةً عَلَيْهِم۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کسی نے اگر ایسی حدیث قوم کے سامنے بیان کی جسکو وہ نہیں سمجھتے تو وہ حدیث ان کے لئے فتنہ ہو جائیگی۔

۲۶۹۔ **عن** عبد الله بن عبّاس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلّم : لَا تُحَدِّثُوا أُمَّتِي مِنْ أَحَادِيْثِي اِلَّامَا تَحْتَمِلُهُ عُقُوْلُهُم فَيَكُوْنُ

۲۶۶۔ الجامع الصحيح للبخاری، العلم، ۱/ ۲۴ ☆ الجامع الصغير للسيوطی، ۱/۲۲۵

كنز العمال للمتقی، ۲۹۳۱۸، ۱۰/ ۲۴۷ ☆ مسند الفردوس للديلمی، ۲۶۵۶، ۲/۱۲۹

۲۶۷۔ مسند الفردوس للديلمی، ☆ اتحاف السادة للزبيدی، ۸/۵۴۹

كنز العمال للمتقی، ۲۹۲۸۲، ۱۰/ ۲۴۲ ☆ جمع الجوامع للسيوطی، ۴۴۴۱

كشف الخفاء للعجلونی، ۱/ ۲۲۵ ☆ الدر المنثور للسيوطی، ۲۱

۲۶۸۔ اتحاف السادة للزبيدی، ۱/ ۲۵۳ ☆ كشف الخفا للعجلونی، ۱/۲۲۶

۲۶۹۔ مسند الفردوس للديلمی، ۵/ ۱۷ ☆ زهر الفردوس، ۴/ ۱۷۷

اتحاف السادة للزبيدی، ۸/ ۵۵۰ ☆ كنز العمال للمتقی، ۲۹۲۸۴، ۱۰/ ۲۴۲

حلية الاولياء لابی نعيم، ۲/ ۲۸۶ ☆

فِتْنَةً عَلَيْهِمْ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: میری امت سے میری وہی حدیثیں بیان کرو جوانکی عقلیں اٹھا لیں کہ کہیں وہ ان پر فتنہ نہ ہوجائیں۔

۲۷۰۔ **عن** عبداللہ بن عبّاس رضی اللہ تعالیٰ عنہماقال: قال رسو ل اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم:یا اِبْنَ عَبَّاسٍ! لَاتُحدِّثْ قَوْمًا حَدِيْثًا لَاتَحْتَمِلُهُ عُقُوْلُهُمْ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے ارشادفرمایا: اے ابن عباس لوگوں سے وہ حدیث نہ بیان کرنا جوانکی عقل میں نہ آئے۔

﴿۸﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ان احادیث کے پیش نظر حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما کا یہ طریقہ تھا کہ بعض احادیث کے ٹکڑے ہر ایک کے سامنے بیان نہیں کرتے بلکہ انکو اہل علم کے سامنے پیش کرتے تھے۔　　فتاویٰ رضویہ ۵/۵۹۴

۲۷۱۔ **عن** عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ما انت بمحدّث قوما لا تبلّغہ عقولھم الا کان لبعضھم فتنۃ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے ارشادفرمایا: جب تم کسی قوم سے ایسی حدیث بیان کروگے جس تک انکی عقل نہ پہونچے تو وہ ضرور ان میں سے کسی پر فتنہ ہوجائیگی۔

﴿۹﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہی وجہ ہے کہ امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی بعض مجالس میں اس بات کو چھپاتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے معراج کی رات باری تعالیٰ کا دیدار کیا۔

فتاویٰ رضویہ ۵/۵۹۴

۲۷۰۔ الجامع الکبیر، ۲/۴٦٤ ☆

۲۷۱۔ کنزالعمال للمتقی، ۲۹۰۱۱، ۱۰/۱۹۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۴۷۹

(۱۷) کتابت کے قواعد کی تعلیم

۲۷۲۔ **عن** عبد الله بن عبّاس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلّم: لَاتَمِدُّوْا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو دراز کر کے نہ لکھو۔

۲۷۳۔ **عن** معاویة ابی سفیان رضی الله تعالیٰ عنهما انّه کان یکتب بین یدیه صلی الله علیه وسلّم فقال له: اَلْقِ الدَّوَاةَ وَ حَرِّفِ الْقَلَمَ وَ اَقِمِ الْبَاءَ وَ فَرِّقِ السِّیْنَ وَلَا تُعَوِّرِ الْمِیْمَ وَ حَسِّنِ اللّٰهَ وَمُدَّ الرَّحْمٰنَ وَجَوِّدِ الرَّحِیْمَ۔

کاتب وحی حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر لکھ رہے تھے، حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے معاویہ! دوات رکھو اور قلم میں ٹیڑھا قط لگاؤ با کو سیدھا رکھو اور سین کے شوشوں میں فرق کرو۔ میم کو کانا مت کرو۔ اسم جلالت کو خوبصورت لکھو۔ رحمٰن کو دراز کر کے اور میم کو عمدہ کر کے لکھو۔　مالی الجیب بعلوم الغیب، ص،۴

(۱۸) علم دین سیکھنے کے لیئے پیر کا دن

۲۷۴۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسو ل الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلّم: اُطْلُبُوا الْعِلْمَ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ فَاِنَّهٗ مُیَسَّرٌ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ سلم نے ارشاد فرمایا: پیر کے دن علم حاصل کرو کہ اسمیں آسانی ہے۔

فتاویٰ رضویہ ۱۹۱/۴

۲۷۵۔ **عن** جا بربن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلیّ

۲۷۲۔ مسند بن شعبان، ☆

۲۷۳۔ مسند الفردوس للدیلمی، ☆

۲۷۴۔ کنز العمال للمتقی، ۲۹۳٤۰، ۲۵۰/۱۰ ☆ کشف الخفا للعجلونی، ۱۵٤/۱

۲۷۵۔ کنز العمال للمتقی، ۲۹۲٦۸، ۲۲۹/۱۰ ☆ کشف الخفا للعجلونی، ۱۵۵/۱

الله تعالیٰ علیہ وسلّم : اُطْلُبُوا الْعِلْمَ كُلَّ اِثْنَيْنِ وَخَمِيْسٍ فَاِنَّهٗ مُيَسَّرٌ لِمَنْ طَلَبَ، فَاِذَا اَرَادَ اَحَدُكُمْ حَاجَةً فَلْيُبَكِّرْ اِلَيْهَا فَاِنِّيْ سَاَلْتُ رَبِّيْ اَنْ يُبَارِكَ لِاُمَّتِيْ فِيْ بُكُوْرِهَا۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: ہر پیر اور جمعرات کو علم حاصل کرو کہ اسمیں طلب کے کیلئے آسانی ہے۔ اور جب تم میں کا کوئی اپنی حاجت کیلئے نکلے تو صبح سویرے نکلے۔ کیوں کہ میں نے اپنے رب عزّ وجل سے اپنی امت کے لئے صبح کے کاموں میں برکت کی دعا کی ہے۔ ۱۲م

(۱۹) بے علم فتویٰ دینا موجب لعنت ہے

۲۷۶۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلّم : مَنْ اَفْتٰی بِغَيْرِ عِلْمٍ لَعَنَتْهُ مَلٰئِكَةُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: جو بے علم فتویٰ دے آسمانوں اور زمین کے فرشتے اسپر لعنت کرتے ہیں۔

فتاویٰ رضویہ ۷/۳۹۲

فتاویٰ رضویہ

(۲۰) بے علم فتویٰ موجب جہنّم

۲۷۷۔ **عن** عبيد الله بن ابی جعفر رضی الله تعالیٰ عنه مرسلا قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلّم : اَجْرَؤُكُمْ عَلَى الْفُتْيَا اَجْرَؤُكُمْ عَلَى النَّارِ۔

حضرت عبید اللہ بن ابی جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: جو تم میں فتویٰ دینے پر زیادہ جری ہے۔ وہ آتش دوزخ پر زیادہ جرات رکھتا ہے۔

فتاویٰ رضویہ ۴/۹۴

۲۷۶۔ السنن لابی داؤد، العلم، ۲/ ۵۱۵ ☆ الفقیه والمتفقه للخطیب، ۲/ ۱۵۵

الحبائك فی الملائك، ۴۵ ☆ السنن لابن ماجة، المقدمة، ۱/ ۶

کنز العمال للمتقی، ۲۹۰۱۸، ۱۰/ ۱۹۳ ☆ تاریخ دمشق لابن عساکر، ۱/۱۲۶

۲۷۷۔ کنز العمال للمتقی ۲۸۹۶۱، ۱۰/ ۱۸۴ ☆ کشف الخفا للعجلونی، ۱/ ۵۱

(۲۱) بے علم فتویٰ باعث گمراہی ہے

۲۷۸۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسو ل الله صلی الله تعا لیٰ علیه وسلّم: اِنّ اللّٰهَ لَا یَقْبِضُ الْعِلْمَ اِنْتِزَاعًا یَنْتَزِعُهٗ مِنَ النَّاسِ وَلٰکِنْ یَّقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعَلَمَاءِ، فَاِذَا لَمْ یَبْقِی عَالِمًا اِتَّخَذَ النَّا سُ رُؤُ سًا جُهَّالًا فَسُئِلُوا فَاَفْتَوْا بِغَیْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوا وَ اَضَلُّوْا ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ علم دین لوگوں کے دلوں سے محو کر کے نہیں اٹھائیگا بلکہ علماء ہی اٹھا لئے جائیں گے، جب علماء باقی نہ رہیں گے تو لوگ جاہلوں کو سردار بنالیں گے۔ لٰہذٰا ان سے مسائل دریافت کیئے جائیں گے تو وہ بغیر علم فتویٰ دیں گے۔ خود بھی گمراہ ہونگے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔ فتاویٰ رضویہ ۵۰۲/۴

(۲۲) شریعت وطریقت کا ثبوت

۲۷۹۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : حفظت عن رسو ل الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلّم وعائین ،فامّا احدهما فبثته وامّا الا خر فلو بثثته قطع هذاالبلعوم ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دو طرح کے علم سیکھے۔ ایک تو وہ جس کو میں نے پھیلا دیا۔ اور دوسرے کو اگر میں عام طور پر شائع کردوں تو میرا یہ حلق کاٹ دیا جائے۔ فتاویٰ رضویہ ۲۸۴/۳

﴿۱۰﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث صحیح ہے۔ فتاویٰ رضویہ ۵۹۴/۵

۲۷۸۔ السنن لا بن ماجة ، مقدمة ، ۶/۱ ☆ الجامع الصحیح للبخاری ،العلم، ۲۰ /۱
الصحیح لمسلم ، العلم ، ۳۴۰ /۲ ☆ الجامع للترمذی ، العلم ، ۹۰ /۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۱۶۲/۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱۱۴/۱
۲۷۹۔ الجامع الصحیح للبخاری ، العلم، ۲۳ /۱ ☆

۹۔ توسل واستمداد

(۱) توسل برائے استسقاء

۲۸۰۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه أن عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه كان اذا قحطوا استسقٰی بالعباس بن عبد المطلب رضی الله تعالیٰ عنه قال: أللهم إنا كنا نتوسل اليك بنبينا صلی الله عليه وسلم فتسقنا وإنا نتوسل اليك بعم نبينا فاسقنا قال فيسقون۔ **فتاوی رضویہ ۳/۵۲۸**

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا طریقہ تھا کہ جب لوگ قحط میں مبتلا ہوتے تو سیدنا حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے وسیلہ سے بارش کی دعا کرتے اور یوں عرض کرتے: اے اللہ! ہم تیری بارگاہ میں اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ لیکر آتے تھے تو تو ہمیں سیراب فرماتا۔ اور اب ہم تیری بارگاہ میں اپنے نبی کے محترم چچا کا وسیلہ پیش کرتے ہیں ہمیں سیراب فرما۔ تو خوب بارش ہوتی۔ ۱۲م

(۲) توسل

۲۸۱۔ **عن** عثمان بن حنيف رضی الله تعالیٰ عنه قال: إن رجلا ضرير البصر أتی النبی صلی الله عليه وسلم فقال: أُدع الله أن يعافينی، قال: إن شئت دعوت وإن شئت صبرت فهو خير لك، قال: فادع، قال: فأمره أن يتوضأ فليحسن وضوئه ويدعو بهذه الدعاء، أللهم إنی أسئلك وأتوجه اليك بنبيك محمدصلی

۲۸۰۔ الجامع الصحيح للبخاری، الاستسقاء، ۱/۱۳۷

۲۸۱۔ الجامع للترمذی، الدعوات، ۲/۱۹۷ ☆ السنن لابن ماجة، الصلوه، ۱/۱۰۰
المستدرك للحاكم الدعاء، ۱/۵۱۹ ☆ دلائل النبوة للبيهقی، ۴/۱۶۶
الترغيب والترهيب للمنذری، ۱/۴۷۲ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۴/۱۳۸
كنز العمال للمتقی، ۳۶۰۴۰، ۲/۱۸۱ ☆ جمع الجوامع للسيوطی، ۹۸۵۲
تاريخ دمشق لابن عساكر، ۲/۹۸ ☆ مشكوة المصابيح للمنذری، ۲۴۹۵
الاذكار النووية، ۱۶۷ ☆ التوسل للالبانی، ۶۸

الله تعالیٰ علیه وسلم ، نبی الرحمة ، اِنی توجهت بك اِلی ربی فی حاجتی هذه لتقتضی لی، أللهم فشفعه فی۔

حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک نابینا شخص حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! میرے لئے اللہ عزوجل سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے بینائی عطا فرمادے۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر چاہو تو دعا کرو اور چاہو تو صبر کرو کہ یہ تمہارے لئے زیادہ بہتر ہے۔ عرض کیا: دعا کریں۔ راوی کہتے ہیں حضور نے فرمایا: اچھی طرح وضو کرکے یہ دعا کرو۔ الٰہی میں تجھ سے مانگتا ہوں اور تیری طرف تیرے نبی رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وسیلے سے دعا کرتا ہوں۔ یارسول اللہ! میں حضور کے وسیلہ سے اپنے رب کی طرف اس حاجت میں توجہ کرتا ہوں کہ میری حاجت روا ہو۔ الٰہی انکی شفاعت میرے حق میں قبول فرما۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

لطف یہ ہے کہ بعض روایات حصن حصین میں " لتقضی لی "بصیغۂ معروف واقع ہوا ہے۔ یعنی یارسول اللہ! میں آپکے توسل سے خدا کی طرف توجہ کرتا ہوں کہ آپ میری حاجت روائی کریں۔

(۲۵) حضور سے توسل اور نماز حاجت

۲۸۲۔ **عن** أبی أُمامة بن سهل بن حنیف رضی الله تعالیٰ عنه : اِن رجلا کان یختلف الی عثمان بن عفان رضی الله تعالیٰ عنه فی حاجة له ، فکان عثمان لا یلتفت الیه ولا ینظر فی حاجته ، فلقی عثمان بن حنیف فشکی ذلك الیه ، فقال له عثمدان بن حنیف : اِئت المیضاة فتوضا ثم ائت المسجد فصل فیه رکعتین ثم قل : أللهم اِنی أسئلك و أتوجه الیك بنبینا محمد صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ،نبی الرحمه ، یا محمد ! اِنی أتوجه بك اِلی ربی فتقضی لی حاجتی، وتذکر حاجتك و رح حتی أروح معك، فانطلق الرجل فصنع ما قال له ، ثم أتی عثمان بن

۲۸۲۔ المعجم الکبیر للطبرانی ، ۹/ ۳۱ ☆ دلائل النبوة للبیهقی ، ۶/ ۱۶۷
الترغیب والترهیب للمنذری ، ۱/ ۴۷۳ ☆ المعجم الصغیر للطبرانی ، ۱/ ۱۸۳

عفان رضى الله تعالىٰ عنه ، فجاء البواب حتى أخذ بيده ، فأدخله على عثمان بن عفان رضى الله تعالىٰ عنه فأجلسه معه على الطنفسة، فقال : حاجتك ، فذكر حاجته وقضاها له ثم قال له ، ما ذكرت حاجتك حتى كان الساعة وقال : ما كانت لك من حاجة فاذكرها ، ثم اِن الرجل خرج من عنده فلقى عثمان بن حنيف ، فقال له: جزاك الله خيرا، ما كان ينظر فى حاجتى ولا يلتفت اِلى حتى كلمته فى ، فقال عثمان بن حبيف : والله ما كلمته ، ولكنى شهدت رسول الله صلى الله وسلم وأتاه ضرير ، فشكى اليه ذهاب بصره ، فقال له النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : فتصبر ه، فقال : يا رسول الله اليس لى قائد وقد شق على۔ فقال النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اِئت الميضاة فتوضا ثم صل ركعتين ثم ادع بهذه الدعوات ، قال اِبن حنيف : والله ما تفرقنا ، وطال بنا الحديث حتى دخل علينا الرجل كأنه لم يكن به ضرقط۔

حضرت ابو امامہ بن سھل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک حاجتمند اپنی حاجت کیلئے امیر المؤمنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں آتا جاتا، امیر المؤمنین نہ اسکی طرف التفات کرتے نہ اسکی حاجت پر نظر فرماتے، اسنے حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس امر کی شکایت کی۔ انھوں نے فرمایا: وضو کر کے مسجد میں دو رکعت نماز پڑھ پھر یوں دعا مانگ، الٰہی میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیری طرف اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نبی رحمت کے وسیلے سے توجہ کرتا ہوں، یارسول اللہ میں حضور کے توسل سے اپنے رب کی طرف متوجہ ہوتا ہوں کہ میری حاجت روا فرمائے اور اپنی حاجت کا ذکر کر۔ شام کو پھر میرے پاس آنا کہ میں تیرے ساتھ چلوں۔ حاجتمند نے یوں ہی کیا، پھر آستانہ خلافت پر حاضر ہوا۔ دربان آیا اور ہاتھ پکڑ کر امیر المؤمنین کے حضور لے گیا۔ امیر المؤمنین نے اپنے ساتھ مسند پر بٹھایا، مطلب پوچھا، عرض مطلب بیان کیا: فوراً روا فرمایا اور ارشاد کیا اتنے دنوں میں اسوقت تم نے اپنا مطلب بیان کیا، پھر فرمایا: جو حاجت تمہیں پیش آیا کرے ہمارے پاس چلے آیا کرو۔ یہ شخص وہاں سے نکل کر حضرت عثمان بن حنیف سے ملا اور کہا، اللہ تعالیٰ تمہیں جزائے خیر دے، امیر المؤمنین میری حاجت پر نظر اور میری طرف التفات نہ فرماتے تھے یہاں تک کہ آپ نے ان سے میرے بارے میں عرض کی۔ عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ

نے ارشاد فرمایا: خدا کی قسم میں نے تو تیرے معاملہ میں امیر المؤمنین سے کچھ نہ کہا۔ مگر ہوا یہ کہ میں نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ حضور کی خدمت اقدس میں ایک نابینا حاضر ہوا اور نابینائی کی شکایت کی۔ حضور نے یوں ہی ارشاد فرمایا: کہ وضو کر کے دو رکعت پڑھے پھر یہ دعا کرے۔ خدا کی قسم ہم اٹھنے نہ پائے تھے باتیں ہی کر رہے تھے کہ وہ ہمارے پاس آیا، گویا کبھی اندھا نہ تھا۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ایها المسلمون ، حضرات منکرین (توسل) کی غایت دیانت سخت محل افسوس و عبرت، اس حدیث جلیل کی عظمت رفیعہ وجلالت منیعہ اوپر معلوم ہو چکی اور اسمیں ہم اہلسنّت وجماعت کے لیئے جواز استمداد والتجا، وہنگام توسل ندائے محبوبان خدا کا بحمد اللہ کیسا روشن و واضح وبیّن ولائح ثبوت جس سے اہل انکار کو کہیں مفر نہیں۔ اب انکے ایک بڑے عالم مشہور نے باوجود اسقدر دعوی بلند علم وتدین کے اپنے مذہب کی حمایت بے جا میں جس صریح بے باکی وشوخ چشمی کا کام فرمایا ہے انہیں اس سے شرم چاہئے تھی۔ حضرت نے حصن حصین شریف کا ترجمہ لکھا۔ جب اس حدیث پر آئے اسکی قاہر شوکت عظیم عزت نے جرات نہ کرنے دی کہ نفس متن میں اسپر طعن فرمائیں، اور ادھر پاس مشرب، ناخن بدل، جوش عصبیّت، تاب گسل ناچار حاشیہ کتاب پر یوں ہجوم ہموم کی تسکین فرمائی کہ۔

یک راوی ایں حدیث عثمان بن خالد بن عمر بن عبد اللہ متروک الحدیث ست چنانکہ درتقریب موجود ست وحدیث راوی متروک الحدیث قابل حجّت نمی شود۔ انّا للہ وانّا الیہ رٰجعون، انصاف ودیانت کا تو یہ مقتضی تھا کہ جب حق واضح ہو گیا تھا تو تسلیم فرما لیتے۔ ارشاد مفترض الانقیاد حضور پرنور سید الانبیاء صلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلیٰ آلہ الامجاد کی طرف رجوع لاتے نہ کہ خواہی نہ خواہی بزور تحریف ایسی صحیح رجیح حدیث کو جسکی اس قدر ائمہ محدّثین نے یک زبان تصحیح فرمائی۔ معاذ اللہ ساقط ومردود قرار دے دیجئے۔ اور انتقام خدا ومطالبہ حضور سیّد روز جزا علیہ افضل الصلوٰۃ والثناء کا کچھ خیال نہ کیجئے۔ اب حضرات منکرین کے تمام ذی علموں سے انصاف طلب کہ اس حدیث کا راوی عثمان بن خالد بن عمر بن عبد اللہ متروک الحدیث ہے جس سے ابن ماجہ کے سوا کتب ستہ میں کہیں روایت نہیں۔ یا عثمان بن عمر بن فارس عبدی

بصری ثقہ، جو صحیح بخاری صحیح مسلم وغیرھما جو تمام صحاح کے رجال سے ہیں۔ کاش اتنا ہی نظر فرمالیتے کہ جو حدیث کئی صحاح میں مروی اسکا مدار روایت وہ شخص کیوں کر ممکن جو ابن ماجہ کے سوا کسی کے رجال سے نہیں۔ وائے بے باکی مشہور ومتداول صحاح کی حدیث جنکے لاکھوں نسخے ہزاروں بلاد میں موجود انکی اسانید میں صاف صاف ''عن عثمان بن عمر'' مکتوب، پھر کیا کہا جائے کہ ابن عمر کا ابن خالد بنالینا کس درجے کی حیا ودیانت ہے۔ ولاحول ولا قوة الا باللہ العلی العظیم۔ امام منذری نے ترغیب میں فرمایا، طبرانی نے اس حدیث کی متعدد سندیں ذکر کرکے فرمایا کہ حدیث صحیح ہے۔ فتاوی رضویہ ۳/۵۲۹، ۵۳۰

(۲۶) غیر خدا سے استمداد

٢٨٣۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلّم: اِسْتَعِيْنُوْا بِالْغُدْوَةِ وَالرَّوْحَةِ وَشَیْءٍ مِّنَ الدَّلْجَةِ۔ برکات الامداد، ٦

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صبح شام اور رات کے آخر حصہ میں عبادت کرکے مدد حاصل کرو۔ ۱۲م

٢٨٤۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلّم: اِسْتَعِيْنُوْا بِطَعَامِ السَّحْرِ عَلیٰ صِيَامِ النَّهَارِ وَ بِالْقَيْلُوْلَةِ عَلیٰ قِيَامِ اللَّيْلِ۔ برکات الامداد صفحہ ٦

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سحری کے ذریعہ روزے اور قیلولے کے ذریعہ رات کی عبادت پر مدد چاہو۔ ۱۲م

٢٨٣۔ الجامع الصحیح للبخاری ، الایمان ، ١/ ١٠ ☆ السنن للنسائی ، الایمان، ٢/ ٢٣٣
السنن الکبری للبیهقی ، ٢/ ١٨ ☆ فتح الباری للعسقلانی ، ١/ ٩٣
التفسیر للبغوی ، ٣/ ٢٥٦ ☆ التمهید لابن عبد البر ، ٥/ ١٢١
اتحاف السادة للزبیدی ، ٦/ ٤٠٦ ☆ المستدرك للحاکم ، ١/ ٥٨٨
٢٨٤۔ السنن لابن ماجة ، الصیام ، ١/ ١٢٣ ☆ المستدرك للحاکم ، ١/ ٥٨٨
الترغیب والترهیب للمنذری ، ٢/ ١٣٨ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی ، ١١/١٩٥

٢٨٥۔ **عن** أبي هريرة رضي الله تعالیٰ عنه قال: قال رسو ل الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلّم: إِسْتَعِنْ بِيَمِيْنِكَ عَلىٰ حِفْظِكَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: داہنے ہاتھ کے ذریعہ اپنی حفاظت پر مدد چاہو۔

٢٨٦۔ **عن** عبد الله بن عمر رضي الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلّم: إِسْتَعِيْنُوْا عَلَى الرِّزْقِ بِالصَّدَقَةِ۔

بركات الامداد صفحہ ٦

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صدقہ کے ذریعہ رزق کے حصول پر مدد چاہو۔ ١٢م

٢٨٧۔ **عن** أنس بن مالك رضي الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلّم: إِسْتَعِيْنُوْا عَلَى النِّسَاءِ بِالْعُرِيِّ فَإِنَّ إِحْدَاهُنَّ إِذَا كَثُرَتْ ثِيَابُهَا وَأَحْسَنَتْ زِيْنَتَهَا أَعْجَبَهَا الْخُرُوْجُ۔ بركات الامداد صفحہ ٦

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بقدر ضرورت لباس کے ذریعہ عورتوں پر مدد چاہو، ورنہ لباس کی کثرت کے وقت انکو زینت کا خیال ہوگا اور باہر گھومنے پھرنے کی خواہش۔ ١٢م

٢٨٨۔ **عن** معاذ بن جبل رضي الله تعالیٰ عنه قال: قال النبي صلی الله تعالیٰ

٢٨٥۔ الجامع للترمذی العلم، ٢/ ٩١ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی، ١/ ٢٥٢
كنز العمال للمتقی، ٢٩٣٠٥، ١٠/ ٢٤٥ ☆ كشف الخفاء للعجلونی، ١/ ١٢٩
الجامع الصغير للسيوطی، ١/ ٦٦ ☆
٢٨٦۔ كنز العمال للمتقی، ١٥٩٦١، ٦/ ٣٤٣ ☆ الجامع الصغير للسوطی، ١/ ٦٦
٢٨٧۔ المصنف لا بن ابی شيبة، ١٧٧٠٥، ☆ تنزيه الشريعة لا بن عراق، ٢/ ٢١٣
كنز العمال للمتقی، ٤٤٩٥٢، ١٦/ ٣٧٢ ☆ تذكرة الموضوعات للفتنی، ١٢٩
اللآلی المصنوعة للسيوطی، ٢/ ٩٩ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی، ٥/ ١٣٨
الجامع الصغير للسيوطی، ١/ ٦٦ ☆
٢٨٨۔ المعجم الكبير للطبرانی، ٢٠/ ١٨٢ ☆ المعجم الصغير للطبرانی، ٢/ ١٤٩
المسند للعقيلی، ٢/ ١٠٩ ☆ كشف الخفا للعجلونی، ١/ ١٣٥
كنز العمال للمتقی، ١٦٨٠٠، ٦/ ٥١٧ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی، ٨/ ١٩٥

علیہ وسلّم: اِسۡتَعِیۡنُوۡا عَلیٰ اِنۡجَاحِ الۡحَوَائِجِ بِالۡکِتۡمَانِ ۔

برکات الامداد صفحہ ٦

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: حاجتوں کو پوشیدہ رکھ کر انکی کامیابی پر مدد چاہو۔ ۱۲م

وفی الباب عن عبد اللہ بن عباس ، وعن امیر المؤ منین علی ، وعن امیر المؤ منین عمربن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم ۔

۲۸۹ ۔ **عن** عتبۃ بن غزوان رضی اللہ تعالی عنہ قال : قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم : اِذَا اَضَلَّ اَحَدُکُمۡ شَیۡئًا وَاَرَادَ عَوۡنًا وَھُوَ بِاَرۡضٍ لَیۡسَ بِھَا اَنِیۡسٌ فَلۡیَقُلۡ : یَاعِبَادَ اللّٰہِ ! اَعِیۡنُوۡنِی، یَاعِبَادَ اللّٰہِ! اَعِیۡنُوۡنِی، یَاعِبَادَ اللّٰہِ ! اَعِیۡنُوۡنِی، فَاِنَّ لِلّٰہِ عِبَادًا لَا یَرَاھُمۡ۔

حضرت عتبہ بن غزوان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کسی کی کوئی چیز گم ہو جائے یا راہ بھولے اور مدد چاہے اور ایسی جگہ پر ہو جہاں کوئی ہمدم نہیں تو چاہئے یوں پکارے ، اے اللہ کے بندو ! میری مدد کرو، کہ اللہ کے کچھ بندے ہیں جنہیں یہ نہیں دیکھتا وہ اسکی مدد کریں گے ۔

برکات الامداد صفحہ ۱۴ ☆ فتاویٰ رضویہ ۳/۵۳۱

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

عتبہ بن غزوان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: قد جرب ذلك بالیقین ۔ بالیقین یہ بات آزمائی ہوئی ہے ۔ فاضل علی قاری علامہ میرک سے وہ بعض ثقات سے ناقل ۔ ہذا حدیث حسن ، یہ حدیث حسن ہے ، اور فرمایا: مسافروں کو اسکی ضرورت ہے ۔ اور فرمایا: مشائخ کرام قدست اسراہم سے مروی ہوا ۔ انہ مجرّب قرن بہ النجح ، یہ مجرّب ہے اور مراد ملنی اسکے ساتھ مقرون ۔ ذکرہ فی الحرز الثمین ۔

اس حدیث میں جن بندگان خدا کو وقت حاجت پکارنے اور انسے مدد مانگنے کا صاف حکم

---

۲۸۹ ۔ المعجم الکبیر للطبرانی ، ۱۷/۱۱۷ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی ، ۱۰/۱۳۲

کنز العمال للمتقی ، ۱۷۴۹۸ ، ۶/۷۰۶ ☆

ہے وہ ابدال ہیں کہ ایک قسم ہے اولیاء کرام سے قدس اللہ تعالیٰ اسرارھم وافاض علینا انوارھم ۔ یہی قول اظہر واشہر ہے۔ کما نصّ علیہ فی الحرز الثمین، اور ممکن کہ ملائکہ یا مسلمان صالح جن مراد ہوں۔ وکیف ما کان ، ایسے توسّل وندا کو شرک وحرام اور منافی توکل واخلاص جاننا معاذ اللہ شرع مطہر کو اصلاح دینا ہے۔

تنبیہ:- یہاں تو حضرات منکرین کے انہیں عالم نے یہ خیال فرما کر کہ معجم طبرانی بلاد ہند میں متداول نہیں۔ بے خوف خطر خاص متن ترجمہ میں اپنے زور علم ودیانت وجوش تقویٰ وامانت کا جلوہ دکھایا۔

فرماتے ہیں۔

اس حدیث کے راویوں میں سے عتبہ ابن غزوان مجہول الحال ہے تقویٰ اور عدالت اسکی معلوم نہیں۔ جیسا کہ کہا ہے تقریب میں کہ نام ایک کتاب کا ہے اسماء الرجال کی کتابوں میں سے۔

اقول: مگر بحمد اللہ آپکا تقویٰ وعدالت تو معلوم کیسا طشت از بام ہے، خدا کی شان، کہاں عتبہ بن غزوان رقاشی کہ طبقہ ثالثہ سے ہیں، جنہیں تقریب میں مجہول الحال اور میزان میں لایعرف کہا، اور کہاں اس حدیث کے راوی حضرت عتبہ بن غزوان بن جابر مزنی بدری کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلّم کے صحابی جلیل القدر مہاجر ومجاہد غزوۂ بدر ہیں۔ جنکی جلالت شان بدر سے روشن مہر سے ابین۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ عنا۔

مترجم صاحب دیباچہ ترجمہ میں معترف کہ حرز ثمین انکے پیش نظر ہے۔ شاید اس حرز میں یہ عبارت تو نہ ہوگی۔

رواہ طبرانی عن زید بن علی عن عتبۃ بن غزوان عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم ۔

یا جس تقریب کا آپ نے حوالہ دیا اسمیں خاص برابر کی سطر میں یہ تحریر تو نہ تھی

عتبۃبن غزوان بن جابربن المزنی صحابی جلیل مہاجر بدری مات سنۃ سبعہ عشرۃ اہ ملخصا ۔

پھر کون سے ایمان کا مقتضی ہے کہ اپنے مذھب فاسد کی حمایت میں ایسے صحابی رفیع

الشان عظیم المکان کو بزور زبان وزور جنان درجۂ صحابیت سے طبقہ ثالثہ میں لا ڈالنے اور شمس عدالت وبدر جلالت کو معاذ اللہ مردود الروایت ومطعون جہالت بنانے کی بدراہ نکالے۔

ولکن صدق نبیّنا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم اذا لم تستحی فاسنع ما شئت۔

لیکن حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے سچ فرمایا۔ جب تجھے حیا نہیں تو پھر جو چاہے کر۔

مسلمان دیکھیں کہ حضرات منکرین انکار حق واصرار باطل میں کیا کچھ کر گزرے پھر ادعائے حقانیت گویا تمیز کا وضوئے محکم ہے۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

خیر یہ تو حدیثیں تھیں اب شاہ ولی اللہ صاحب کی سنئے اپنے قصیدے اطیب النغم کی شرح میں پہلی بسم اللہ یہ لکھتے ہیں۔ لابد است از استمداد بروح آں حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم۔

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی روح پاک سے مدد حاصل کرنا ضروری ہے۔

اور اسی میں ہے۔

بنظر نمی آید مگر آں حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کہ جائے دست زدن اندوہگین ست درہر شدتے۔

مجھے تو ہر مصیبت میں ہر پریشان حال کے لئے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کا دست تصرف ہی نظر آتا ہے۔

اسی میں ہے۔

بہترین خلق خداست درخصلت ودرشکل ونافع ترین ایشاں است مردماں را نزدیک ہجوم حوادث جہاں۔

زمانے کے حوادث میں لوگوں کے لئے آپ سے بڑھکر کوئی نافع نہیں۔

اسی میں ہے۔

فصل یازدہم درابتہال بجناب آں حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم رحمت فرستد برتو خدائے تعالیٰ اے بہترین کسیکہ امید داشتہ شود، اے بہترین عطا کنندہ۔

گیارہویں فصل حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مدح میں ہے، اے بہترین مددگار اور جائے امید اور بہترین عطا کرنے والے، آپ پر اللہ تعالیٰ کی بے شمار رحمتیں ہوں۔

اور اسی میں ہے۔

اے بہترین کسیکہ امید داشتہ شود برائے ازالۂ مصیبتے۔

اے بہترین امیدگاہ مصیبتوں کے ازالہ کے لئے۔

اسی میں ہے۔

تو پناہ دہندۂ منی از ہجوم کردن مصیبتے وقتیکہ بخلاند در دل بدترین چنگلہا را۔

آپ مجھے ہر ایسی مصیبت میں جو دل میں بدترین اضطراب پیدا کرے پناہ دیتے ہیں

اور اپنے قصیدۂ ہمزیہ کی شرح میں تو قیامت ہی توڑ گئے، لکھتے ہیں، اگر حالتے کہ ثابت است مادح آں حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وقتیکہ احساس کند نارسائی خود را از حقیقت ثنا آنست کہ ندا کند زار و خوار شدہ بشکستگی دل و اظہار بیقدری خود با اخلاص در مناجات و پناہ گرفتن بایں طریق، اے رسول خدا، اے بہترین مخلوقات، عطائے ترا می خواہم روز فیصل کردن

مایوسی کے وقت مدح کرنے والے کی آخری حالت میں یہ دعا اور ثنا ہونی چاہئے کہ وہ اپنے کو انتہائی گریہ وزاری اور دلجمعی اور اظہار بے قدری کے ساتھ پناہ حاصل کرتے ہوئے یہ مناجات کرے اور کہے اے رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، اے اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں بہترین ذات قیامت کے روز میں آپ کی عطا کا خواستگار ہوں۔

اسی میں ہے۔

وقتیکہ فرود آید کار عظیم در غایت تاریکی پس توئی پناہ از ہر بلا۔

جب کوئی کام تاریکی کی گہرائی میں گر جائے تو آپ ہی ہر بلا میں پناہ دیتے ہیں،

اسی میں ہے۔

بسوئے تست آوردن من و بہ تست پناہ گرفتن من و در تست امید داشتن من،

میری جائے پناہ، میری جائے امید اور میرے مرجع آپ ہی ہیں بالجملہ بندگان خدا سے توسل کو اخلاص و توکل کے خلاف نہ جانے گا مگر سخت جاہل محروم، یا ضال مکابر ملوم۔

فتاویٰ رضویہ ۳/۵۳۱، ۵۳۲

۲۹۰۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلّم: اِذَا انْفَلَتَتْ دَابَّةُ اَحَدِكُمْ بِاَرْضِ فَلَاةٍ فَلْيُنَادِ، يَاعِبَادَاللّٰهِ! اُحْبِسُوْا عَلَيَّ، يَا عِبَادَ اللّٰهِ! اُحْبِسُوْا عَلَيَّ، فَاِنَّ لِلّٰهِ فِی الْاَرْضِ حَاضِرًا سَيَحْبِسُهُ عَلَيْكُمْ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کسی کا جانور جنگل میں چھوٹ جائے تو چاہئے یوں ندا کرے اے خدا کے بندو روک لو، اے خدا کے بندو روک لو، کہ اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے اسمیں ہیں جو اسے روک لیں گے۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان لفظوں کے بعد رحمکم اللہ، اور زیادہ فرماتے، امام نووی رحمہ اللہ اذکار میں فرماتے ہیں، ہمارے بعض اساتذہ نے کہ عالم کبیر تھے ایسا ہی کیا چھوٹا ہوا جانور فوراً رک گیا۔ اور فرماتے ہیں۔

ایک بار ہمارا جانور چھوٹ گیا، لوگ عاجز آگئے ہاتھ نہ لگا، میں نے یہی کلمہ کہا، فوراً رک گیا، جسکا اس کہنے کے سوا کوئی سبب نہ تھا۔ نقله سیدی علی القاری فی الحرز الثمین۔

فتاویٰ رضویہ ۵۳۱/۳

۲۹۱۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال: انّ للہ ملائكة فضلا سوی الحفظة يكتبون ما سقط من ورق الشجر، فاذا أصابت أحد كم حرجة فی سفر فلينا د، أعينوا عبا د اللہ رحمكم اللہ۔ برکات الامداد صفحہ ۱۴

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ بیشک اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے محافظ فرشتوں کے علاوہ ہیں جو درختوں سے گرنے والے پتّوں کو بھی لکھتے رہتے ہیں، لہٰذا تمہیں سفر میں کوئی دشواری لاحق ہو تو بلند آواز سے کہو، اے اللہ کے بندو میری مدد کرو اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے۔ ۱۲م

۲۹۰_ مجمع الزوائد للهيثمی، ۱۳۲/۱۰ ☆ المعجم الكبير للطبرانی، ۲۶۷/۱۰
كنز العمال للمتقی، ۱۷۴۹۶، ۷۰۵/۶ ☆ الجامع الصغير للسيوطی، ۳۷/۱
۲۹۱_ عمل اليوم والليلة لابن السنی، ۵۰۲ ☆ المصنف لابن ابی شيبة، ۲۹۷۱۲، ۹۲/۶

(۲۷) اپنی حاجتیں رحمدل لوگوں سے مانگو

۲۹۲۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی الله تعالی عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلّم: اُطْلُبُوا الْحَوَائِجَ اِلیٰ ذَوِی الرَّحْمَةِ مِنْ اُمَّتِی تُرْزَقُوْا وَ تُنْجَحُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ یَقُوْلُ: رَحْمَتِی فِی ذَوِی الرَّحْمَةِ مِنْ عِبَادِیْ، وَلَا تَطْلُبُوا الْحَوَائِجَ عِنْدَ الْقَاسِیَةِ قُلُوْبُهُمْ فَلَا تُرْزَقُوْا وَلَا تُنْجَحُوا فَاِنَّ اللّٰهَ یَقُوْلُ: اِنَّ سُخْطِی فِیْهِمْ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: مرے رحمدل امتیوں سے حاجتیں مانگو، رزق پاؤگے اور مرادوں کو پہونچوگے، کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میری رحمت میرے رحمدل بندوں کے پاس ہے، اور سخت دل لوگوں سے اپنی حاجتیں طلب نہ کرو کہ رزق ومراد کچھ حاصل نہ ہوگا، کیوں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میری ناراضگی ان کے پاس ہے۔

۲۹۳۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنهم قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلّم: اُطْلُبُو الْفَضْلَ عِنْدَ رُحَمَاءِ مِنْ اُمَّتِی، تَعِیْشُوْا فِی اَکْنَافِهِمْ فَاِنَّ فِیْهِمْ رَحْمَتِی۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: میرے رحمدل امتیوں سے فضل طلب کرو کہ انکے دامن میں آرام سے رہوگے کہ میری رحمت انکے پاس ہے۔ الامن والعلی صفحہ ۷۰

۲۹۴۔ **عن** أمیرالمؤمنین علی بن ابی طالب کرّم الله تعالیٰ وجهه الکریم قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلّم: أُطْلُبُوا الْمَعْرُوْفَ مِنْ رُحَمَاءِ اُمَّتِی تَعِیْشُوْا فِی اَکْنَافِهِمْ۔

۲۹۲۔ کنز العمال للمتقی، ۱۶۸۰۱، ۶/ ۵۱۸ ☆ میزان الاعتدال، ۱/ ۱۳۶
اتحاف السادة للزبیدی، ۸/ ۱۷۳ ☆

۲۹۳۔ کنز العمال للمتقی، ۱۶۸۰۶، ۶/ ۵۱۹ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۸/ ۱۷۲
تنزیه الشریعة لابن عراق، ۲/ ۱۳۲ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۱/ ۱۵۶

۲۹۴۔ المستدرك للحاکم، ٤/ ۳۲۱ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۸/ ۱۷۳
اللآلی المصنوعة للسیوطی، ۲/ ٤۱ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۳/ ۲۵۶
کنز العمال للمتقی، ۱۲۸۰۷، ۶/ ۵۱۹ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۱/ ۱۵۶

امیر المؤمنین مولی المسلمین حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے رحمدل امتیوں سے بھلائی مانگو ان کی پناہ میں چین کروگے۔

۲۹۵۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: إِنَّ اللّٰہَ تَعَالیٰ یَقُوْلُ: اُطْلُبُوا الْفُضُوْلَ مِنَ الرُّحَمَاءِ مِنْ عِبَادِیْ تَعِیْشُوْنَ فِیْ اَکْنَافِھِمْ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے میرے رحمدل بندوں سے فضل مانگو انکی پناہ میں چین سے رہوگے۔

۲۹۶۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اُطْلُبُوا الْخَیْرَ عِنْدَ حِسَانِ الْوُجُوْہِ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بھلائی خوش رویوں سے مانگو۔

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ع۔ کہ معنی بود صورت خوب را۔ یہ خوش رو حضرات اولیائے کرام ہیں کہ حسن ازلی جن سے محبت فرماتا ہے۔ من کثرت صلوٰتہ باللیل حسن وجھہ با النھار۔

جورات کو کثرت سے عبادت میں مشغول ہوگا دن کو اسکا چہرہ نورانی ہوگا۔

اور جود کامل وسخائے شامل بھی انہیں کا حصہ کہ وقت عطا شگفتہ روئی جس کا ادنیٰ ثمرہ۔

الامن والعلی صفحہ ۱۷۰

امام محقق جلال الملۃ والدین سیوطی فرماتے ہیں.

الحدیث فی نقدی حسن صحیح۔

۲۹۵_ مسند العقیلی، ۳/۳ ☆

۲۹۶_ المعجم الکبیر للطبرانی، ۶۷/۱۱ ☆ مجمع الزوائد للہیثمی، ۱۹۴/۸

تاریخ بغداد للخطیب، ۱۸۵/۴ ☆ لسان المیزان لابن حجر، ۴۱۸/۴

اللآلی المصنوعۃ للالبانی ۴۱/۲ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۹۱/۹

یہ حدیث میری پرکھ میں حسن صحیح ہے۔

قلت وقوله هذا لا شك حسن صحيح فقد بلغ حد تواتر علىٰ رائى ۔

برکات الامداد ۱۱

۲۹۷۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالىٰ عنه قال: قال رسو ل الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلّم : اِبْتَغُوا الْخَيْرَ عِنْدَ حِسَانِ الْوُجُوْهِ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بھلائی ڈھونڈو خوش رویوں کے پاس۔

۲۹۸۔ **عن** عبد الله بن جراد رضی الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اِذَا ابْتَغَيْتُمُ الْمَعْرُوْفَ فَاطْلُبُوْهُ عِنْدَ حِسَانِ الْوُجُوْهِ۔

حضرت عبداللہ بن جراد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم بھلائی چاہو تو خوش رویوں سے چاہو۔

۲۹۹۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضی الله تعالىٰ عنها قالت: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : أُطْلُبُوْا الْحَاجَاتِ عِنْدَ حِسَانِ الْوُجُوْهِ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خوش رویوں کے پاس اپنی حاجتیں طلب کرو۔

۳۰۰۔ **عن** يزيد القسملی رضی الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اِذَا طَلَبْتُمُ الْحَاجَاتِ فَاطْلُبُوهَا اِلَى الْحِسَانِ۔

حضرت یزید قَسملی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

۲۹۷۔ کنز العمال للمتقی، ۱۶۷۹۶، ۶/ ۵۱۶ ☆ اللآلی المصنوعة للسیوطی، ۲/ ۴۲
کشف الخفاء للعجلونی، ۱/ ۱۵۲ ☆

۲۹۸۔ میزان الاعتدال للذهبی، ۹۸۳۴، ☆ لسان المیزان لا بن حجر، ۶/۱۲۲۵
کنز العمال للمتقی، ۱۶۷۹۴، ۶/ ۵۱۶ ☆ الکامل لا بن عدی، ۷/ ۲۸۷

۲۹۹۔ میزان الاعتدال للذهبی، ۱۷۵۰ ☆ لسان المیزان لا بن حجر ۲/ ۸۰۵
اللآلی المصنوعة للسیوطی، ۲/ ۴۳ ☆

۳۰۰۔ اتحاف السادة للزبیدی، ۹/ ۹۱ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۱/ ۱۰۵۲
المطالب العالیة لا بن حجر، ۱۶۴۱ ☆ اللآلی المصنوعة للسیوطی، ۲/ ۴۲

جب تم حاجتیں طلب کروتو خوش رویوں سے کرو۔

وفی الباب عن انس بن مالك ، وعن جابر بن عبدا لله، وعن عبد الله بن عمر ، وعن ابی بکرة ، رضی الله تعالیٰ عنهم۔

۳۰۱۔ **عن** أبی خصیفة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اِلۡتَمِسُوۡا الۡخَیۡرَ عِنۡدَ حِسَانِ الۡوُجُوۡهِ۔

حضرت ابوخصیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بھلائی خوب صورت لوگوں سے چاہو۔

الامن والعلی ۱۷/ برکات الامداد ۹ تا ۱۱

۳۰۲۔ **عن** أبی ربیع رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسو ل الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : أُطۡلُبُوۡا الۡاَیَادِیۡ عِنۡدَ فُقَرَاءِ الۡمُسۡلِمِیۡنَ ، فَاِنَّ لَهُمۡ دَوۡلَةً یَوۡمَ الۡقِیَامَةِ۔

حضرت ابوربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: نعمتیں مسلمان فقیروں کے پاس طلب کروکہ روز قیامت انکی دولت ہے۔

الامن والعلی ص ۷

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

انصاف کی آنکھیں کہاں ہیں؟ ذرا ایمان کی نگاہ سے دیکھیں یہ احادیث کیسا صاف صاف واشگاف فرماتی ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے نیک امتیوں سے استعانت کرنے، ان سے حاجتیں مانگنے، ان سے خیر واحسان طلب کرنے کا حکم دیا، کہ وہ تمہاری حاجتیں بکشادہ پیشانی رواکریں گے۔ ان سے مانگوتو رزق پاؤگے، مرادیں پاؤگے، انکے دامن حمایت میں چین کروگے، ان کے سایۂ عنایت میں عیش اٹھاؤگے۔

یارب! مگر استعانت اور کس چیز کا نام ہے اس سے بڑھکر اور کیا صورت استعانت

۳۰۱۔ کنز العمال للمتقی ، ۱۶۷۹۶ ، ۵۱۷/۶ ☆ اللآلی المصنوعة للسیوطی ۴۲/۲

مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۹۵/۸ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی ، ۹۸۳ ۳۹۶/۲۲

اتحاف السادة للزبیدی ، ۹۱/۹ ☆ کشف الخفاء للعجلونی ، ۱۵۲/۱

تاریخ دمشق لابن عساکر ، ۱۸۸/۵ ☆ تاریخ بغداد للخطیب ، ۲۲۶/۳۔

۳۰۲۔ حلیة الاولیاء لابی نعیم ، ۲۹۷/۸ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۶۱۶۹، ۸۵/۶

ہوگی۔ پھر حضرات اولیاء سے زیادہ کون سا امتی نیک اور رحم دل ہوگا کہ ان سے استعانت شرک ٹھہرا کر غیر سے حاجتیں مانگنے کا حکم دیا جائیگا۔ الحمدللہ، حق کا آفتاب بے پردہ و حجاب روشن ہوا مگر وہابیہ ملاعنہ کو خدا نے مارا ہے انہیں اس عیش، چین آرام، خیر، برکت، سایۂ رحمت اور دامن رافت میں حصہ کہاں۔ اسکی طرف مہربان خدا جل وعلا اپنے بندوں اور مہربان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے امتیوں کو بلا رہا ہے۔

ع۔ گر بر تو حرام ست حرامت بادا۔

گزشتہ صفحات میں،، حدیث اجل واعظم ،یا محمد انی توجهت بك الیٰ ربی" ملاحظہ فرما چکے۔ وہ حدیث صحیح وجلیل ومشہور منجملہ اعظم واکبر احادیث استعانت ہے جس سے ہمیشہ ائمہ دین مسئلہ استعانت میں استدلال فرماتے رہے۔

رہے اقوال علماء اسکا نام لینا تو وہابی صاحبوں کی بڑی حیا داری ہے صدہا قول علمائے اہلسنت وائمہ ملت کے نہ صرف ایک بار بلکہ بارہا۔ نہ صرف ایک آدھ رسالے بلکہ تصانیف کثیرۂ اہل سنت میں ان حضرات کے سامنے پیش ہو چکے۔ دیکھ چکے، سن چکے، جانچ چکے، جنکے جواب سے آج تک عاجز ہیں۔ اور بعونہ تعالیٰ قیامت تک عاجز رہیں گے مگر آنکھوں کے ڈھلے پانی کا علاج کیا کہ اب بھی اقوال علماء کا نام لئے جاتے ہیں۔ یعنی ہزار بار مارا تو مارا، اب کی مارو تو جانیں۔ سبحان اللہ۔ برکات الامداد، ۱۲، ۱۳

◆

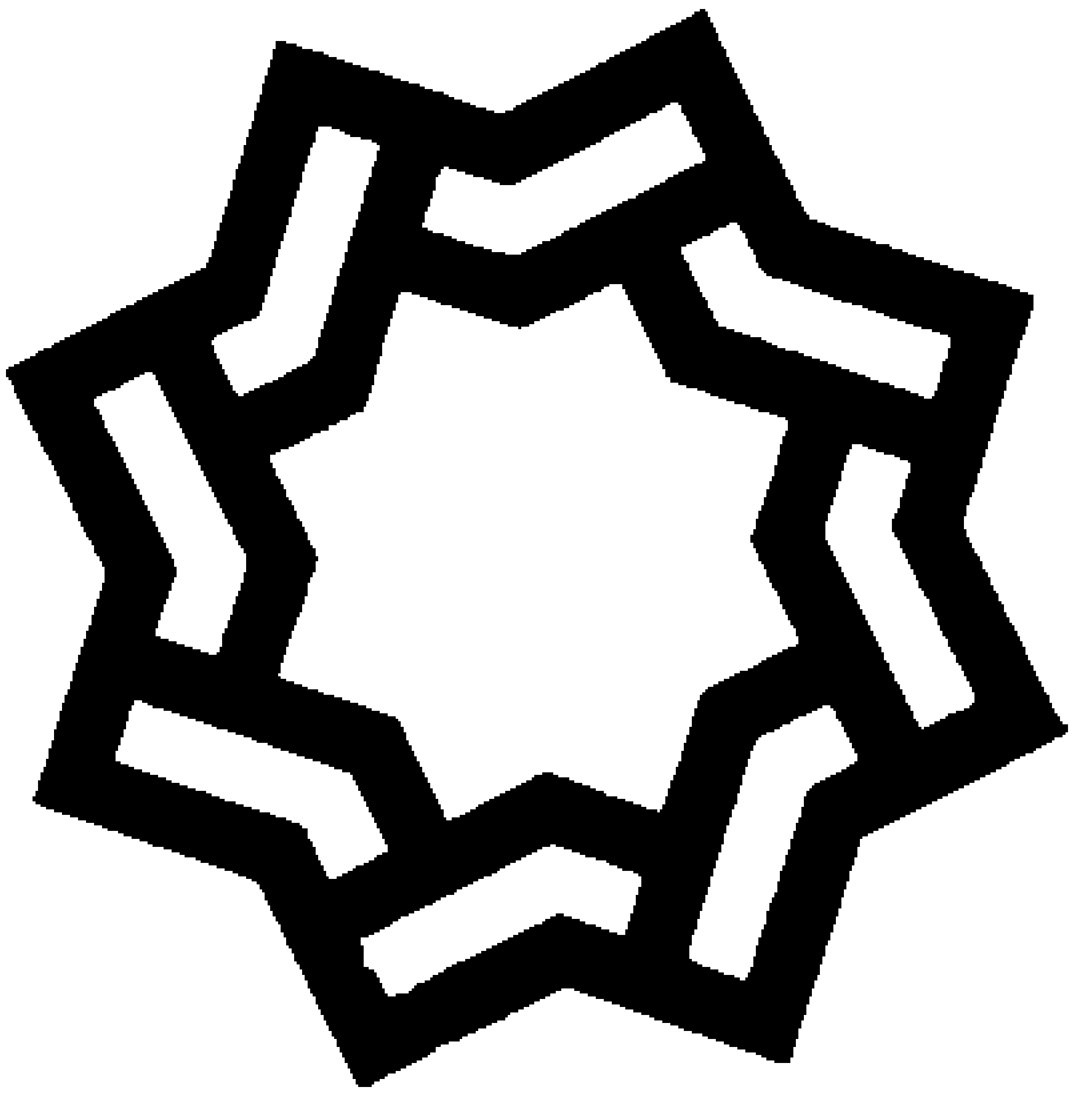

۳

کتاب الطہارۃ

ابواب

۱۔ ضرورت طہارت ۲۱۷
۲۔ احکام آب ۲۱۸
۳۔ آداب استنجاء ۲۲۸
۴۔ احکام حیض ۲۳۷
۵۔ وضو ۲۴۲
۶۔ تیمم ۲۷۲
۷۔ نواقض وضو ۲۷۵
۸۔ مسواک ۲۸۴
۹۔ غسل ۲۹۵

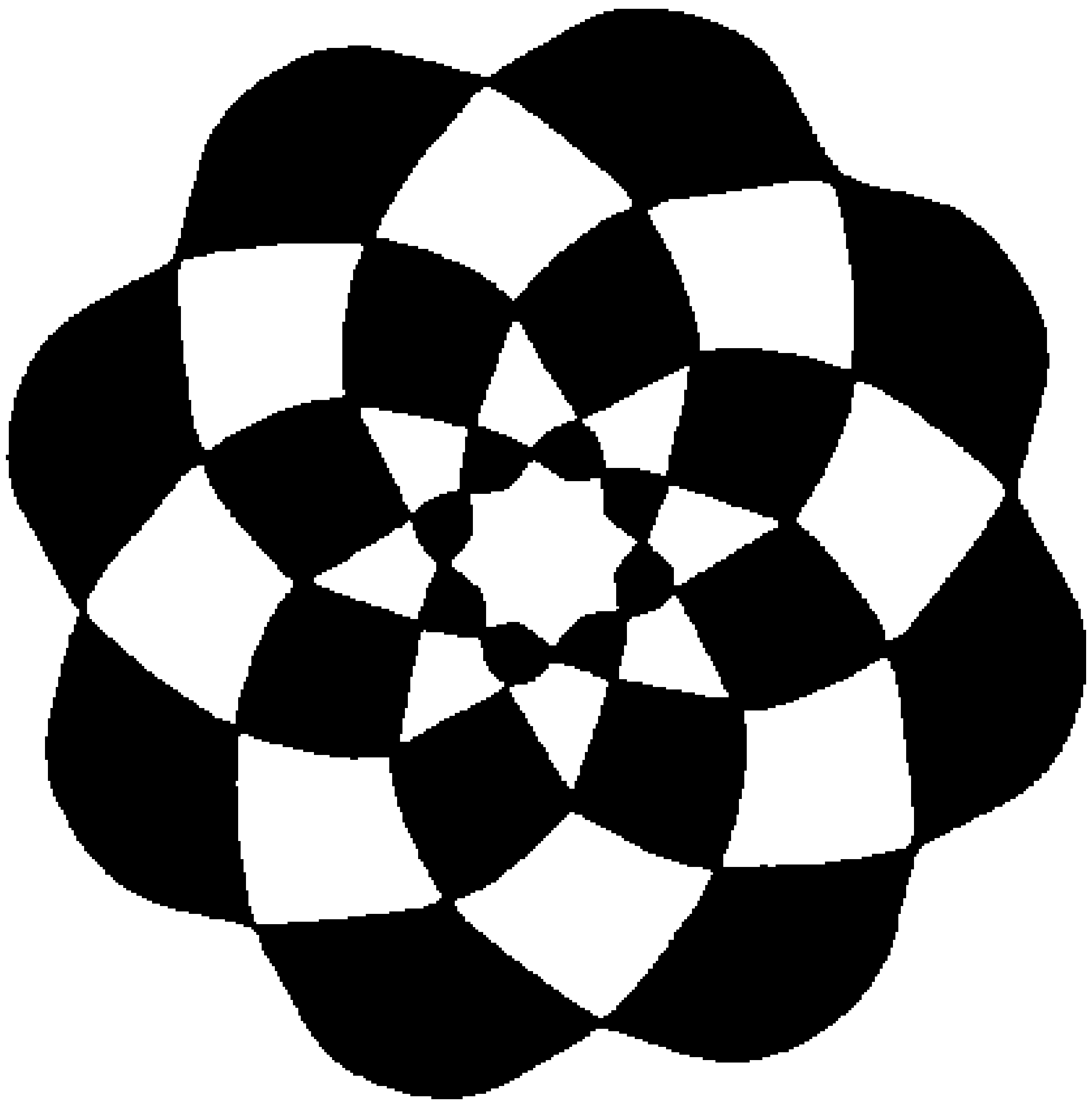

١۔ ضرورت طہارت

(١) طہارت کے بغیر نماز مقبول نہیں

٣٠٣۔ **عن** أبی هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قا ل رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ صَلٰوةَ أَحَدُ كُمْ إِذَا حَدَثَ حَتّٰى يَتَوَضَّأَ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب حدث لاحق ہو جائے تو اللہ تعالیٰ تم میں سے کسی کی نماز اسوقت تک قبول نہیں فرماتا جب تک تم وضو نہ کرلو۔

٣٠٤۔ **عن** عبد الله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : لَا تُقْبَلُ الصَّلٰوةُ بِغَيْرِ الطُّهُوْرِ وَلَا صَدَقَةٌ مِنْ غُلُوْلٍ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بغیر طہارت نماز مقبول نہیں اور خیانت کے مال سے صدقہ قبول نہیں۔

٣٠٣۔ الجامع الصحيح للبخارى ، الوضو، ٢٥/١ ☆ الصحيح لمسلم ، الطهارة ، ١١٩/١
الجامع للترمذى ، الطهارة، ٢/١ ☆ السنن لابى داؤد ، الطهارة ، ٩/١
المسند لاحمد بن حنبل ، ٣٠٨/٢ ☆ الجامع الصغير للسيوطى، ٥٨٨/٢
التمهيد لابن عبد البر، ١٨٠/١ ☆ السنن الكبرى للبيهقى، ٢٢٩/١
لرواء الغليل للالبانى، ١٥٤/١ ☆ نصب الراية للزيلعى، ١٦٠/١
٣٠٤۔ الصحيح لمسلم ، الطهارة، ١١٩/١ ☆ الجامع للترمذى، الطهارة، ٢/١
السنن لابن ماجه، الطهارة ، ٢٤/١ ☆ الجامع الصغير للسيوطى، ٥٨٢/٢
حلية الاولياء لابى نعيم ، ٢٥١/٩ ☆ المسند لابى عوانة ، ٢٣٥/١
تاريخ بغدادللخطيب، ٤٢١/٤ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى، ٢٨٤/٢

۲۔ احکام آب

(۱) پانی اصل میں طاہر ومطہر ہے

٣٠٥۔ **عن** أبی أمامة الباهلی رضی الله تعالیٰ عمه قال : قال رسو ل الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلّم: اِنَّ الْمَاءَ طَهُوْرٌلَا یَنْجِسُهٗ اِلَّا مَا غَلَبَ عَلیٰ رِیْحِهٖ وَ طَعْمِهٖ وَلَوْنِهٖ ۔

حضرت ابی امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بیشک پانی پاک ہےاسے کوئی چیزنجس نہیں بناتی مگر وہ چیز جو پانی کی بو، ذائقہ اوررنگ پرغالب ہوجائے۔

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ وعلیہ وسلم نے ارشادفرمایا: ہر پانی پاک کرنے والا ہے سوااس پانی کے جس کا ذائقہ، بورنگ مغلوب ہوگیا ہو۔

٣٠٧۔ **عن** راشد بن سعد رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسو ل الله صلی الله تعالی علیه وسلّم : اَلْمَاءُ لَا یَنْجِسُهٗ شَیْءٌ اِلَّا مَاغَلَبَ عَلیٰ رِیْحِهٖ اَوْ طَعْمِهٖ اَوْ لَوْ نِهٖ۔

حضرت راشدبن سعدرضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: پانی کوکوئی چیزنجس نہیں بناتی مگر وہ چیز جو پانی کے رنگ، بو، یاذائقہ پر غالب آجائے۔

٣٠٥۔ الجامع للترمذی ، الطهارة ، ١٠/١ ☆ السنن لابی داؤد ، الطهارة ، ١٠/١
المسند لاحمد بن حنبل ، ٨٦/٣ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ٧٣/٥
تلخیص الحبیرلابن حجر ، ١٣/١ ☆ شرح معانی الآثار للطحاوی ، ١١/١
المصنف لابن ابی شیبة، ١٤٢/١ ☆ السنن لابن ماجه ، ٤٠/١
السنن للدار قطنی، ٣٠/١ ☆ مشکوة المصابیح للتبریذی ، ٤٧٨
٣٠٦۔ السنن للدارقطنی، ٢٨/١ ☆ نصب الرایة للزیلعی، ٩٥/١
٣٠٧۔ شرح معانی الآثارللطحاوی، ١٨/١ ☆ المسند لاحمد بن حبل، ٣١/٣
السنن الکبری لبیهقی، ٤/١ ☆ المصنف لابن ابی شیبة، ١٣/٣
السنن للدارقطنی، ٣٠/١ ☆ التمهیدلابن عبدالبر، ٢٣٢/١

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اور صحیح یہ ہے کہ پانی ذی لون ہے، یہی امام فخر الدین رازی وغیرہ کا مختار ہے۔ کلام فقہاء، مسائل آب کثیر و آب مطلق وغیرہما میں ذکر لون متواتر ہے۔ معہذا مقرر ہو چکا کہ ابصار عادی دینوی کیلئے مرئی کا ذی لون ہونا شرط ہے۔ بلکہ مرئی نہیں مگر لون وضیا۔ تو پانی بے لون کیوں کر ہو سکتا ہے۔ ولہذا ابن کمال پاشا نے اسکے حقیقۃ ذی لون ہونے پر جزم کیا۔ پھر اسکے رنگ میں اختلاف ہوا بعض نے کہا سپید ہے، اور بعض نے پانی کا رنگ سیاہ بتایا اور اس پر حدیث سے سند لائے۔ (امام احمد رضا قدس سرہ نے دونوں اقوال پر کلام فرماتے ہوئے آخر میں یوں فیصلہ فرمایا۔

اقول: حقیقت امر یہ ہے کہ پانی خالص سیاہ نہیں مگر اسکا رنگ سپید بھی نہیں۔ میلا مائل بیک گونہ سواد خفیف ہے اور وہ صاف سپید چیزوں کے بمقابل آ کر کھل جاتا ہے۔ جیسا کہ ہم نے سفید کپڑے کا ایک حصہ دھونے اور دودھ میں پانی ملانے کی حالت بیان کی۔ واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم۔

فتاویٰ رضویہ جدید ۳/ ۲۳۷ تا ۲۴۵ ملخصا

فتاویٰ رضویہ قدیم ۱/ ۵۴۷ تا ۵۵۱

(۲) بڑے حوض کا پانی بے کھٹک استعمال کرو

۲۰۸۔ **عن** یحی بن عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنه أن عمر الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنه خرج فی رکب فیهم عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنه حتی وردوا حوضا فقال عمرو: یا صاحب الحوض! هل ترد حوضك السباع، فقال عمر بن الخطاب: یاصاحب الحوض! لا تخبرنا فانا نرد علی السباع وترد علینا۔

حضرت یحیی بن عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک جماعت کے ساتھ ایک حوض کے پاس سے گزرے۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ ساتھ تھے۔ حوض والے سے پوچھنے لگے: کیا تیرے حوض میں درندے بھی پانی پیتے ہیں؟ امیر المؤمنین نے فرمایا: اے حوض والے! ہمیں نہ بتا۔ کہ

۲۰۸۔ مؤطا لمالک ۸ ☆

ہم اور درندے ایک ہی حوض سے باری باری پیتے ہیں اور ہم کو اسکی خبر نہیں ہوتی۔

فتاوی رضویہ ۲/۱۲۰

۳۰۹۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: خرج رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی بعض أسفارہ فسار لیلا، فمروا علیٰ رجل عند مقراۃ لہ، فقال عمر: یا صاحب المقراۃ أولغت السباع اللیلۃ فی مقراتك، فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: یَا صَاحِبَ الْمِقْرَاۃِ! لَا تُخْبِرْہُ، ھٰذَا مُکَلَّفٌ لَھَا مَا حَمَلَتْ فِی بِطُوْنِھَا وَلَنَا مَا بَقِیَ شَرَابٌ وَّطَھُوْرٌ۔ فتاوی رضویہ ۲/۱۲۰

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک سفر میں تشریف لے گئے۔ رات کو بھی سفر جاری رہا۔ ایک شخص کے پاس سے گزر ہوا جو اپنے حوض کے کنارے بیٹھا تھا۔ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سے فرمایا: اے حوض والے! یہ بتاؤ کہ کیا تمہارے حوض میں درندے بھی منہ ڈالتے ہیں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے حوض والے! انکو یہ بات مت بتانا کہ پریشانی کا باعث ہے۔ وہ ان کا حصہ تھا جو اپنے پیٹوں میں بھر کر لے گئے اور ہمارا حصہ وہ ہے جو باقی رہا کہ ہم پئیں اور طہارت حاصل کریں۔ ۱۲م

(۳) دھوپ سے گرم شدہ پانی استعمال نہ کرو

۳۱۰۔ **عَنْ** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: لا تغتسلوا بماء الشمس فانہ یورث البرص۔

حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: دھوپ میں گرم ہوئے پانی سے غسل نہ کرو کہ اس سے برص کی بیماری پیدا ہوتی ہے۔

۳۱۱۔ **عن** أم المؤمنین عائشۃ الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا انہا سخنت للنبی

۳۰۹۔ السنن للدارقطنی، ۲۶/۱ ☆ التفسیر للقرطبی، ۲۳۰/۱۵

۳۱۰۔ السنن للدار قطنی ۳۹/۱ ☆ نصب الرایۃ للزیلعی، ۱۰۲/۱

۳۱۱۔ السنن الکبری للبیہقی، ۶/۱ ☆ تلخیص الحبیر لابن حجر، ۲۰/۱

نصب الرایۃ للزیلعی، ۱۰۲/۱ ☆ الموضوعات لابن الجوزی، ۷۹/۲

تنزیۃ الشریعۃ لابن عراق، ۶۹/۲ ☆ الفوائد المجموعۃ للشوکانی، ۸

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ماء فی الشمس فقال: لَا تَفْعَلِی یَا حُمَیْرَاءُ! فَاِنَّہٗ یُوْرِثُ الْبَرَصَ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے دھوپ میں پانی گرم کیا۔ تو حضور نے ارشاد فرمایا: اے حمیراء آئندہ ایسا نہ کرنا کیونکہ اس سے برص پیدا ہوتا ہے۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

دھوپ کا گرم پانی مطلقا جائز ہے مگر گرم ملک گرم موسم میں جو پانی سونے چاندی کے سوا کسی اور دھات کے برتن میں دھوپ سے گرم ہو جائے وہ جب تک ٹھنڈا نہ ہووے بدن کو کسی طرح نہ پہونچانا چاہئے۔ وضو سے نہ غسل سے نہ پینے سے، یہاں تک کہ جو کپڑا اس سے بھیگا ہو جب تک سرد نہ ہو جائے پہننا مناسب نہیں۔ کہ اس پانی کے پہونچنے سے معاذ اللہ احتمال برص ہے۔ اختلافات اسمیں بکثرت ہیں اور ہم نے اپنی کتاب منتہی الآمال فی الآفاق والاعمال میں ہر اختلاف سے قول اصح وارجح چنا اور مختصر الفاظ میں اسے ذکر کیا۔

فتاوی رضویہ جدید ۲/۴۶۴، ۴۶۵

فتاوی رضویہ قدیم ۱/۴۱۲

(۴) عورت ومرد کے بچے پانی کا استعمال

۳۱۲۔ **عن** عبد اللہ بن سرجس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: نہی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم أن تغتسل المرأۃ بفضل الرجل أو یغتسل بفضل المرأۃ۔

حضرت عبد اللہ بن سرجس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس چیز سے منع فرمایا کہ عورت مرد کے بچے ہوئے پانی سے غسل کرے یا مرد عورت کے بچے ہوئے پانی سے غسل کرے۔

۳۱۳۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: اِن رسول اللہ صلی

۳۱۲۔ شرح معانی الآثار للطحاوی، ۱/۲۴ ☆ السنن للدار قطنی ۱/۱۱۷
مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۱/۵۰ ☆
۳۱۳۔ الصحیح لمسلم، الطہارۃ، ۱/۱۴۹ ☆

الله تعالیٰ علیه وسلم کان یغتسل بفضل میمونة رضی الله تعالیٰ عنها۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ام المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے غسل کے بچے ہوئے پانی سے غسل فرماتے۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

زیادہ صحیح بات یہ ہے کہ نہ تو پہلی حدیث میں نہی تحریمی ہے اور نہ دوسری حدیث ناسخ بلکہ نہی صرف نہی تنزیہی ہے اور فعل بیان جواز کے لئے ہے۔

ملاعلی قاری نے بھی مرقات میں سیّد جمال الدین حنفی سے یہی نقل کیا ہے اور لمعات التنقیح میں محدث عبدالحق دھلوی نے بھی یہی جواب دیا ہے کہ نہی تنزیہی ہے، تحریمی نہیں۔ تو دونوں میں کوئی منافات نہیں۔ اس سے پہلے باب میں فرمایا: ایک جواب یہ دیا گیا ہے کہ وہ عزیمت تھی اور یہ رخصت ہے۔ اشعۃ اللمعات میں اسی پر جزم کیا ہے۔ عینی عمدۃ القاری میں فرمایا ہے۔ عورت کے بچے ہوئے پانی سے امام شافعی کے نزدیک مرد کے لئے وضو جائز ہے خواہ اس عورت نے اس پانی کو خلوت میں استعمال کیا ہو یا نہیں۔ بغوی وغیرہ نے فرمایا: اس میں کراہت نہیں کہ صحیح احادیث اس بارے میں موجود ہیں۔

یہی قول مالک، ابوحنیفہ اور جمہور کا ہے۔ ملخصا

فتاویٰ رضویہ جدید ۲/ ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱

فتاویٰ رضویہ قدیم ۱/۴۱۲، ۴۱۳

(۵) جنبی اور حائضہ سے متعلق پانی کے احکام

۳۱۴۔ **عن** الحسن رضی الله تعالیٰ عنه قال : فی الجنب یدخل یده فی الإناء قبل أن یغسلها أو الرجل یقوم من منامه فیدخل یده فی الإناء قبل أن یغسلها قال اِن شاء توضأ واِن شاء أهراقه۔

حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ۔ آپ نے ارشاد فرمایا: جنبی بے دھوئے اپنا ہاتھ برتن میں ڈال دے، یا نیند سے بیدار ہونے والا شخص دھونے سے پہلے اپنا

۳۱۴۔ المصنف لابن ابی شیبة، ۸۱/۱

ہاتھ برتن میں داخل کردے تو چاہے تو اس سے وضو کرے اور چاہے تو بہادے۔

۳۱۵۔ **عن** سعید بن مسیب رضی اللہ تعالی عنہ یقول: لا باس بأن یغمس

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ارشاد فرماتے ہیں: جنبی اگر ہاتھ دھونے سے پہلے برتن میں ڈال دے تو اسمیں کچھ حرج نہیں۔

۳۱۶۔ **عن** عائشة اِبنة سعد رضی الله تعالیٰ عنها قالت: کان سعد یامر جاریته فتناوله الطهور من الجرة فتغمس یدها فیها، یقال: اِنها حائض، فیقول: اِن حیضتها لیست فی یدها۔

حضرت عائشہ بنت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت سعد اپنی باندی کو حکم دیتے کہ وہ حوض سے پانی لاکر دے، وہ حوض میں جا کر اپنا ہاتھ ڈبوتی، حضرت سعد سے کہا جاتا وہ حائضہ ہے تو آپ فرماتے: اسکا حیض اسکے اختیار کی چیز نہیں ہے۔

۳۱۷۔ **عن** عامر الشعبی رضی الله تعالیٰ عنه قال: کان أصحاب رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ید خلون أیدیهم فی الإناء وهم جنب والنساء وهنّ حیض لایرون بذلك باسا، یعنی قبل أن یغسلوها۔

حضرت عامر شعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین حالت جنابت میں اپنے ہاتھ اور صحابیات حالت حیض میں اپنے ہاتھ بغیر دھوئے پانی میں ڈالنے میں حرج نہیں سمجھتے۔

۳۱۸۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: الرجل الذی یغتسل من الجنابة فینضح فی اِنائه من غسله لا باس به۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جو شخص غسل جنابت کرے اور اسکے غسالہ کی چھینٹیں برتن میں گریں تو حرج نہیں۔

۳۱۵۔ المصنف لابن ابی شیبة، ۸۱/۱

۳۱۶۔ المصنف لابن ابی شیبة، ۸۱/۱

۳۱۷۔ المصنف لابن ابی شیبة، ۸۱/۱

۳۱۸۔ المصنف لابن ابی شیبة، ۷۲/۱

۳۱۹۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم: لَا یَبُوْلَنَّ أَحَدُکُمْ فِی الْمَاءِ الدَّائِمِ ثُمَّ یَغْتَسِلُ فِیْهِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ تم میں سے کوئی شخص ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب نہ کرے کہ پھر اسمیں غسل بھی کرے گا۔

۳۲۰۔ **عن** جابربن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال: کنّا نستحّب أن ناخذ من ماء الغدير وتغتسل به ناحية۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم اس چیز کو پسند کرتے تھے کہ تالاب سے پانی لاکر ایک کونے میں جاکر غسل کریں۔

۳۲۱۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: لاباس بأن يغتسل الرجل بفضل وضوء المراةمالم تکن جنبا أو حائضا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ انھوں نے فرمایا: اسمیں کوئی حرج نہیں کہ مرد عورت کے وضو سے بچے ہوئے پانی سے غسل کرے جب تک کہ وہ عورت جنبی یا حائضہ نہ ہو۔

فتاویٰ رضویہ جدید ۲/ ۱۳۹،۱۴۰
فتاویٰ رضویہ قدیم ۱/۲۷۰

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

راجح ومعتمد یہ ہے کہ مکلّف پر جس عضو کا دھونا کسی نجاست حکمیہ مثل حدث وجنابت وانقطاع حیض ونفاس کے سبب بالفعل واجب ہے وہ عضو یا اسکا کوئی حصہ اگرچہ ناخن یا ناخن کا کنارہ آب غیر کثیر میں کہ نہ جاری ہے نہ دہ دردہ، بے ضرورت پڑ جانا پانی کو قابل وضو وغسل نہیں رکھتا۔ یعنی پانی مستعمل ہو جاتا ہے کہ خود پاک ہے اور نجاست حکمیہ سے تطہیر نہیں کر سکتا اگرچہ نجاست حقیقیہ اس سے دھو سکتے ہیں۔ یہی صحیح ورجیح ہے۔ عامۂ کتب میں اسکی تصریح ہے۔ اور یہ خود ائمہ ثلاثہ امام اعظم وامام ابو یوسف وامام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے منصوص و

۳۱۹۔ المصنف لابن ابی شيبة، ۱/۱۳۱

۳۲۰۔ المصنف لابن ابی شيبة، ۱/۱۳۰

۳۲۱۔ الموطا لامام محمد، ۱/۸۳

مروی آیا۔ اکابر مشائخ مثل امام ابوعبداللہ جرجانی، وامام ابوالحسین قدوری، وامام ملک العلماء ابوبکر کاشانی، وامام فقیہ النفس فخر الدین خاں قاضی وغیرہم رحمہم اللہ تعالیٰ نے اسے ہمارے ائمہ کا مذہب متفق علیہ بتایا۔ فقیر غفرلہ المولی القدیر نے اپنی ایک تحریر میں اس پر ائمہ ثلثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے سوا چالیس ائمہ وکتب کے نصوص نقل کیے اور بعض علمائے متاخرین رحمہم اللہ تعالیٰ کو جو اسمیں شبہات واقع ہوئے انکے جواب دیئے۔

یہاں فوائد وقیود اور انکے متعلق مسائل ذکر ہیں۔

فائدہ ۱۔ نابالغ اگرچہ ایک دن کم پندرہ برس کا ہو جب کہ آثار بلوغ مثل احتلام و حیض ہنوز شروع نہ ہوئے ہوں۔ اسکا پاک بدن جس پر کوئی نجاست حقیقیہ نہ ہو اگرچہ تمام وکمال آب قلیل میں ڈوب جائے اسے قابلیت وضو سے خارج نہ کر سکے گا۔ (لعدم الحدث) ناپاک نہ ہونے کی وجہ سے، اگرچہ بحال احتمال نجاست جیسے ناسمجھ بچوں میں ہے بچنا افضل ہے۔ ہاں بنیت قربت سمجھ والا بچہ سے واقع ہو تو مستعمل کر دیگا۔

فائدہ ۲۔ قول بعض پر موت نجاست حکمیہ ہے، اگر میت کا ہاتھ یا پاؤں مثلاً آب قلیل میں قبل غسل پڑ جائے اگرچہ بے نیت غسل تو پانی کو مستعمل کر دیگا کہ زوال نجاست کے لیئے نیت کی حاجت نہیں اگرچہ احیاء پر سے اس فرض کفایہ کے سقوط کو انکی جانب سے وقوع فعل قصدی لازم ہے۔ لھٰذا اگر میت دریا میں ملے تو جب تک احیاء اپنے قصد سے اسے پانی میں جنبش نہ دیں ان پر سے فرض نہ اتریگا مگر میت کے سب بدن پر پانی گذر گیا تو اسے طہارت حاصل ہوگئی۔ یوں ہی بے غسل دیئے اسپر نماز جنازہ جائز ہے۔ اور خاص غسل میت کی نیت تو احیاء پر بھی ضروری نہیں، اپنا قصدی فعل کافی ہے۔ یہی اس مسئلے میں توفیق وتحقیق ہے۔ اس لیئے ہم نے (مکلف پر جس عضو کا دھونا واجب) کہا نہ مکلف کا عضو کہ میت مکلف نہیں۔

فائدہ ۳۔ عورت ابھی حیض یا نفاس میں ہے خون منقطع نہ ہوا اس حالت میں اگر اسکا ہاتھ یا کوئی عضو پانی میں پڑ جائے مستعمل نہ ہوگا کہ ہنوز اس پر غسل کا حکم نہیں اس لیئے ہم نے بالفعل کی قید ذکر کی۔

فائدہ ۴۔ جس عضو کا جہاں تک پانی میں ڈالنا بضرورت ہو اتنا معاف ہے۔ پانی کو مستعمل نہ کریگا۔ مثلا

(۱) پانی لگن یا چھوٹے حوض میں ہے کہ دہ دردہ نہیں اور کوئی برتن نہیں جس سے نکال کر وضو کرے تو چلّو لینے کے لیئے اس میں ہاتھ ڈالنے سے مستعمل نہ ہوگا۔

(۲) اسی صورت میں اگر ہاتھ مثلاً کہنی یا نصف کلائی ڈال کر چلّو لیا یعنی جس قدر کے ادخال کے چلّو میں حاجت نہ تھی، مستعمل ہو جائیگا کہ زیادت بے ضرورت واقع ہوئی۔

(۳) کونی یا مٹکے میں کٹورا ڈوب گیا اس کے نکالنے کو جتنا ہاتھ ڈالنا ہوگا مستعمل نہ کریگا اگرچہ بازو تک ہو کہ ضرورت ہے۔

(۴) برتن میں پاؤں پڑ گیا پانی مستعمل ہو گیا کہ اسکی ضرورت نہ تھی۔

(۵) کوئیں یا حوض میں ٹھنڈ لینے کے لئے غوطہ مارا یا صرف ہاتھ پاؤں ڈالا مستعمل ہو گیا کہ ضرورت نہیں ہے۔

(۶) برتن یا حوض میں ہاتھ ڈالا تو تھا چلّو لینے کے لئے پھر اسمیں ہاتھ دھونے کی نیت کر لی مستعمل ہو گیا کہ حوض میں دھونا بضرورت نہ تھا صرف چلّو لینے کی حاجت تھی۔

(۷) کوئیں سے ڈول نکالنے گھسا اور وہاں غسل یا وضو کی نیت کر لی بالاتفاق مستعمل ہو گیا، اگرچہ امام محمد نے ڈول نکالنے کے لئے اجازت دی تھی کہ قصد طہارت کی ضرورت نہ تھی، وقس علیہ۔

(۸) امام ابو یوسف سے روایت معروفہ یہ ہے کہ عضو کا ٹکڑا ڈوب جانے سے پانی مستعمل نہیں ہوتا جب تک پورا عضو نہ دھلے مثلاً انگلیاں پانی میں ڈالیں تو مستعمل نہ ہوگا کف دست کے ڈوبنے سے حکم استعمال دیا جائیگا۔ اور صحیح یہ ہے کہ بے ضرورت کتنا ہی ٹکڑا ہو مستعمل کر دیگا۔ ولھذا ہم نے حکم عام رکھا باقی فوائد ہمارے رسالۂ الطرس المعدل سے ظاہر ہیں۔ اسے قابل وضو بنانے کے دو طریقے ہیں۔

ایک یہ کہ اپنی مقدار سے زائد آب طاہر مطہر میں ملا دیا جائے سب قابل وضو ہو جائیگا

دوسرے یہ کہ اس میں طاہر مطہر پانی ڈالتے رہیں یہاں تک کہ اسکا برتن بھر کر ابلے اور بہنا شروع ہو جائے سب طاہر مطہر ہو جائیگا، کہ اس طرح پانی کے ساتھ بہانے سے ناپاک پانی پاک ہو جاتا ہے تو غیر مطہر کا مطہر ہو جانا بدرجہ اولیٰ۔

فتاوی رضویہ جدید ۲/۱۱۱، ۱۲۱ ملخصا ☆ فتاوی رضویہ قدیم ۱/۲۶۱، تا ۲۶۴ ملخصا

اس تفصیل سے احادیث وآثار مذکورہ کے معانی ومطالب بخوبی واضح ہوگئے ۔۱۲م

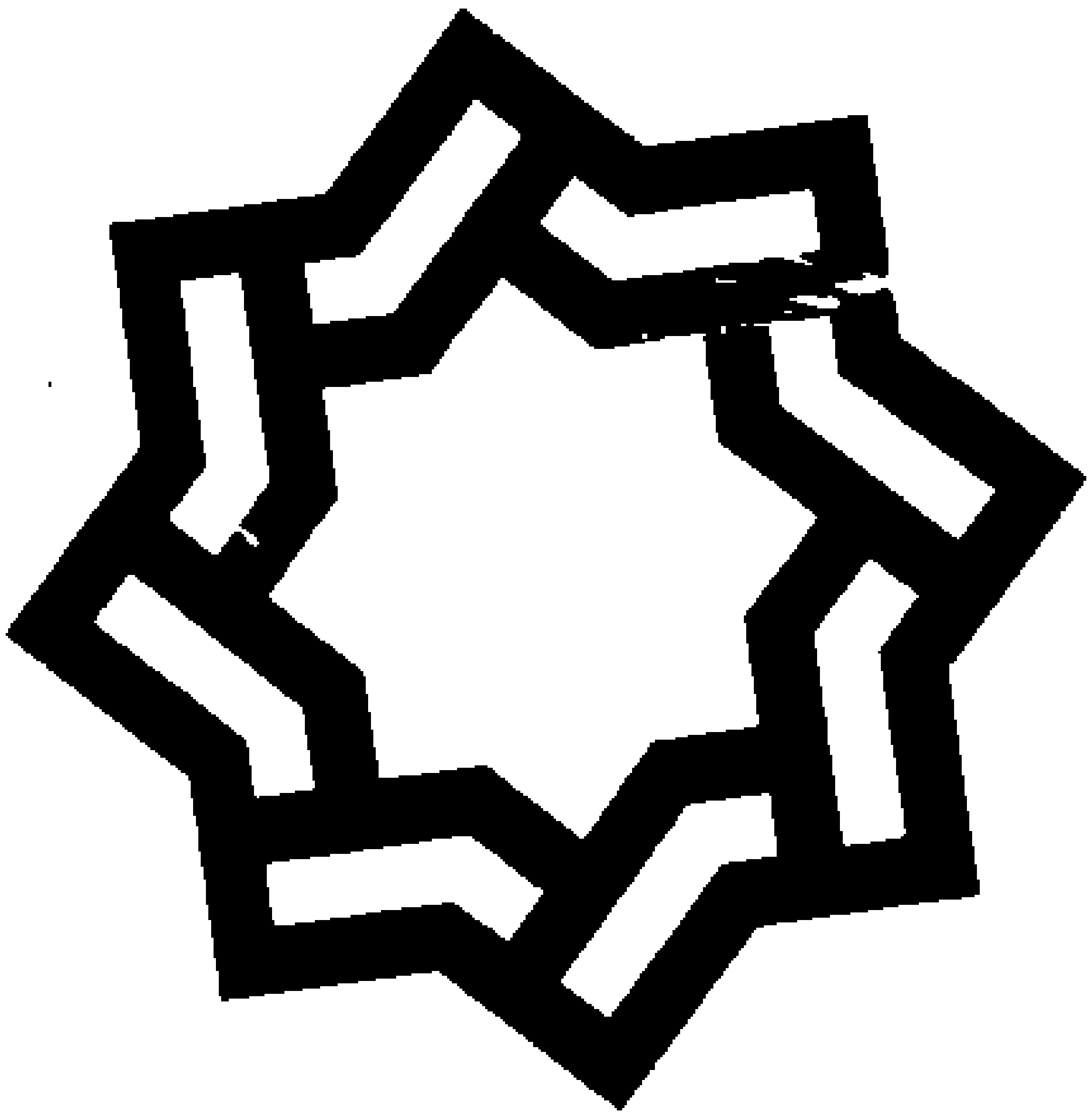

۳۔ آداب استنجاء

(۱) بیت الخلاء کے آداب

۳۲۲۔ **عن** أبی أیّوب الأنصاری رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلّم: اِذَا أَتیٰ أَحَدُکُمُ الْغَائِطَ فَلاَ یَسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةَ وَلاَ یُوَلِّهَا ظَهْرَهٗ وَلٰکِنْ شَرِّقُوْا أَوْ غَرِّبُوْا۔

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں کوئی شخص پاخانے کو جائے تو نہ قبلہ کی طرف منہ کرے اور نہ پیٹھ ہاں پورب پچھم منہ کرو۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مدینہ طیبہ کا قبلہ جانب جنوب ہے۔ لہٰذا شرقاً غرباً منہ کرنا فرمایا ہمارے بلاد میں جنوباً شمالاً ہوگا حدیث میں شمال وجنوب کے کسی حصہ کو رو یا پشت کرنے کی اجازت نہ ہوئی اور مشرق اور مغرب کے کسی حصہ کا استثناء نہ فرمایا۔ تو دائرہ افق کے صاف چار حصے ظاہر ہوئے جس میں ایک جہت استقبال ہے۔ فتاویٰ رضویہ ۳۲/۳

(۲) بیت الخلاء جانے کی دعا

۳۲۳۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال: کان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلّم اذا دخل الخلاء قال: اَللّٰهُمَّ اِنِّی أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۳۲۲۔ الجامع الصحیح للبخاری، الوضو ۲۶/۱ ☆ الصحیح لمسلم، الطهارة، ۱۳۰/۱
السنن لابی داؤد، الطهارة، ۳/۱ ☆ السنن للنسائی، ۵/۱
الجامع للترمذی، الطهارة، ۳/۱ ☆ السنن لابن ماجه، الطهارة، ۲۷/۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۵۱۶/۵ ☆ المسند لابی عوانة، ۱۹۹/۱
۳۲۳۔ الجامع الصحیح للبخاری، الوضوء، ۲۶/۱ ☆ الصحیح لمسلم، الحیض، ۱۲۳/۱
السنن لابی داؤد، الطهارة، ۲/۱ ☆ الجامع للترمذی، الطهارة، ۳/۱
السنن للدارمی، الوضوء ۹۱ ☆ السنن للنسائی، الطهارة ۵/۱

علیہ وسلم کی یہ عادت مبارکہ تھی جب بیت الخلاء جاتے تو یہ دعا پڑھتے۔ اللھم انی اعوذبك من الخبث و الخبائث، اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں کافر جن اور جنی سے۔

فتاویٰ رضویہ جلد۴/۴۵۴

(۴) داہنے ہاتھ سے استنجاء ممنوع ہے

۳۲۴۔ **عن** أبی قتادة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسو ل الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اِذَابَالَ اَحَدُکُم فَلَا یَاْخُذَنَّ ذَکَرَهٗ بِیَمِیْنِهٖ وَلَا یَتَنَفَّسْ فِی الْمَاءِ۔

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی پیشاب کرے تو عضو تناسل کو داہنے ہاتھ سے نہ پکڑے اور نہ داہنے ہاتھ سے استنجاء کرے اور نہ پانی پیتے وقت پانی میں سانس لے۔ ۱۲م

فتاویٰ رضویہ ۱/۶۶۱

۳۲۵۔ **عن** أبی قتا دة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِذَا شَرِبَ اَحَدُکُم فَلَا یَتَنَفَّسْ فِی الْمَاءِ وَاِذَا اَتیٰ الْخَلَاءَ فَلَا یَمُسّ ذَکَرَهٗ بِیَمِیْنِهٖ وَلَا یَتَمَسَّحْ بِیَمِیْنِهٖ ۔ فتاویٰ رضویہ ۲/۱۶۶

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی پانی پیئے تو برتن میں سانس نہ لے۔ اور جب بھی بیت الخلاء

٢٣۔ الجامع الصغير للسيوطى، ٤١٤/٢ ☆ السنن لابن ماجه الطهارة، ٢٦/١
المسند لاحمد بن حنبل، ٩٩/٣ ☆ السنن الكبرى للبيهقى، ٩٥/١
اتحاف السادة للزبيدى، ٣٣٩/٢ ☆ كنز العمال للمتقى، ١٧٨٧٧
المسند لابى عوانة، ٢١٦/١ ☆ عمل اليوم و الليلة لابن السنى، ٢٤/١٦
ارواء الغليل للالبانى، ٩٠/١ ☆ فتح البارى للعسقلانى، ١٢٩/١١
٣٢٤۔ الجامع الصحيح للبخارى، الوضوء، ٢٧/١ ☆ الصحيح لمسلم، الطهارة، ١٣١/١
المسند لاحمد بن حنبل ٣٠٠/٥ ☆ السنن الكبرى للبيهقى، ١١٢/١
الصحيح لابن خزيمة ٦٨ ☆ نصب الراية للزيلعى، ٢٥٤/١
٣٢٥۔ الجامع الصحيح للبخارى، الوضوء ٢٧/١ ☆ الصحيح لمسلم، الطهارة، ١٣١/١
المسند لاحمد بن حنبل، ٣٨٣/٤ ☆ الجامع للترمذى، الطهارة، ٤/١
شرح السنة للبغوى، ٣٧١/١١ ☆ الجامع الصغير للسيوطى، ٣٧/١
السنن للنسائى، ١٨/١ ☆ السنن لابن ماجه، الطهارة، ١١/١
كنز العمال للمتقى، ٤١٠٧٢، ٢٩٤/١٥ ☆ فتح البارى للعسقلانى، ٢٥٣/١

جائے تو اپنے عضو تناسل کو داہنے ہاتھ سے نہ پکڑے اور نہ داہنے ہاتھ سے استنجاء کرے۔

(۴) ڈھیلوں سے استنجاء جائز

۳۲۶۔ عن خزیمة بن الثابت رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسو ل الله صلی الله تعالیٰ عله وسلّم : مَنِ اسۡتَطَابَ بِثَلٰثَةِ أَحۡجَارٍ لَیۡسَ فِیۡهِنَّ رَجِیۡعٌ کُنَّ لَهٗ طُهُوۡرٌ۔

فتاویٰ رضویہ جدید ۲۷۳/۳

فتاویٰ رضویہ قدیم

حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے صفائی کے لئے تین ڈھیلے استعمال کیئے اور انمیں گوبر نہ ہو ان سے طہارت حاصل ہو جائیگی۔ ۱۲م

۳۲۷۔ عن أم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت :بال رسو ل الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلّم فقام عمر خلفه بکوز من الماء فقال: مَاهٰذَا یَا عُمَرُ! فَقَالَ:مَاءٌ تَتَوَضَّأُ بِه، قَالَ:مَا أُمِرۡتُ کُلَّمَا بُلۡتُ اَنۡ أَتَوَضَّأَ وَلَوۡفَعَلۡتُ لَکَانَتۡ سُنَّةً۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ پیشاب فرمایا: امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ خدمت اقدس میں پانی لیکر کھڑے ہوئے، فرمایا کیا ہے، عرض کی: استنجے کے لئے پانی۔ فرمایا: مجھ پر واجب نہیں کیا گیا کہ ہر پیشاب کے بعد پانی سے طہارت کروں۔

فتاویٰ رضویہ ۱۶۶/۲

(۵) ڈھیلوں کے بعد پانی سے استنجا افضل ہے

۳۲۸۔ عن أم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنهاقالت : مرن

۳۲۶۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۸۷/٤

۲۳۷۔ السنن للنسائی، باب النهی عن مس الذکر، ۵/۱

۲۲۸۔ المسند لاحمد بن حنبل ۱۱۳/۶ ☆ الجامع للترمذی، الطهارة، ۵/۱

أزو حكنّ أن يغسلو أثر الغائط و البول فان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلّم کان یفعله۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کی: اے عورتو! اپنے شوہروں سے کہو کہ پانی سے استنجاء کیا کریں کیوں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم ایسا ہی کرتے تھے۔

(۶) کھڑے ہوکر پیشاب ممنوع ہے

۳۲۹۔ **عن** أنس رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلّم: تَنَزَّهُوا مِنَ الْبَوْلِ فَاِنَّ عَامَّةَ عَذَابِ الْقَبْرِ مِنْهُ۔ فتاویٰ رضویہ ۲/۱۴۶

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: پیشاب سے بچو عام طور پر عذاب اسی کی وجہ سے ہوتا ہے۔۱۲م

۳۳۰۔ **عن** أنس رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسو ل الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اِسْتَنْزِهُوا عَنِ الْبَوْلِ فَاِنَّ عَامَّةَ عَذَابِ الْقَبْرِ مِنْهُ۔

فتاویٰ رضویہ ۲/۱۴۶

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: پیشاب سے بچو کہ عموما عذاب قبر اسی کی وجہ سے ہوتا ہے۔۱۲م

۳۳۱۔ **عن** عبدالله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: مرّ النبی صلی الله تعالیٰ

۳۲۹۔ السنن للدار قطنی ۱/۴۷ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۲۰۲
ارواء الغلیل للالبانی ۱/۳۱۰ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری ۱/۱۳۹
۳۳۰۔ المستدرك للحاكم ۱/۱۸۳ ☆ السنن للدار قطنی، ۱/۱۲۸
نصب الرایة للزیلعی، ۱/۱۲۸ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۲/۳۱٤
تلخیص الحبیر لابن حجر، ٤/۱۳۸ ☆ ارواء الغلیل للالبانی، ۱/۳۱۱
۳۳۱۔ الجامع الصحیح للبخاری، الجنائز، ۱/۱۸۲ ☆ الصحیح لمسلم، الطهار ۱/۱٤۱
الجامع للترمذی، الطهارة، ۱۱۱ ☆ السنن لابی داؤد، الطهارة ۱/٤
المسند لاحمد بن حنبل، ۱/۲۲۵ ☆ السنن لابن ماجه، الطهارة، ۱/۲۹
الترغیب و الترهیب للمنذری، ۱/۱۳۸ ☆ المعجم الكبیر للطبرانی، ۸/۲۵۸
كنز العمال للمتقی، ۲۷۲۸۹، ۹/۵۳۱ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ٤۳٦۱،

تعالیٰ علیه وسلّم بقبرین فقال : اِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَان ، وَمَا يُعَذَّبَانِ مِنْ كَبِيْرٍ ، أَمَّا أحَدُهُمَا فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ عَنِ الْبَوْلِ ، وَأَمَّا الْآخَرُ فَكَانَ يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ ۔

فتاویٰ رضویہ ۲/۱۴۶

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کا گزر دو قبروں کے پاس سے ہوا فرمایا: ان دونوں کو عذاب ہو رہا ہے۔ اور کسی ایسے گناہ کی وجہ سے نہیں جس سے بچنا کچھ مشکل ہو ان میں سے ایک پیشاب سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا چغلخوری کرتا تھا۔ ۱۲م

۳۳۲۔ **عن** اُم المؤ منین عائشة الصديقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : من حدّثكم أن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلّم كان يبول قائما فلا تصدّقوه ، ما كان يبول الا قاعدا ۔ فتاویٰ رضویہ ۲/۱۴۷

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے۔ فرماتی ہیں کہ جو تم سے بیان کرے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کھڑے ہو کر پیشاب فرماتے تھے تو تم اسکی تصدیق نہ کرو، کیونکہ سرکار ہمیشہ بیٹھ کر ہی پیشاب فرماتے تھے۔ ۱۲م

۳۳۳۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت: من حدثكم ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم كان يبول قائما فلا تصدقوه، مابال قائما منذ أُنزل علیه القرآن۔ فتاویٰ رضویہ ۲/۱۴۷

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں، جب تم سے کوئی کہے کہ حضور اقدس، اطہر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کھڑے ہو کر پیشاب فرماتے تھے تو اسے سچا نہ جاننا۔ کیوں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم پر جب سے وحی آنا شروع ہوئی کبھی کھڑے ہو کر پیشاب نہ فرمایا۔

۳۳٤۔ **عن** بريدة الأسلمی رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسو ل الله صلی الله

۳۳۲۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۱۵۲/٦ ☆ الجامع للترمذی ، الطهارة، ٤/١

السنن لابن ماجه، ۲٦/۱ ☆ السنن للنسائی، باب البول فی البيتالخ ٦/١

۳۳۳۔ المستدرك للحاكم ، الطهارة، ۱۸۱/۱ ☆ الصحيح لابی عوانة، ۱۹۸/۱

۳۳٤۔ كنز العمال للمتقی، ٤۳۷۸۲، ۲٦/۱٦ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی، ۸۳/۲

تعالیٰ علیه وسلّم : ثَلٰثٌ مِنَ الْجَفَاءِ ، اَنْ یَّبُوْلَ قَائِمًا ، اَوْ یَمْسَحُ جَبْهَتَهٗ قَبْلَ اَنْ یَّفْرُغَ مِنْ صَلٰوتِهٖ ، اَوْ یَنْفَخَ مِنْ سُجُوْدِهٖ۔

فتاویٰ رضویہ ۲/۱۴۷

حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: تین باتیں جفاو بے ادبی سے ہیں، یہ کہ آدمی کھڑے ہوکر پیشاب کرے، یا نماز میں اپنی پیشانی سے (مثلا مٹی یا پسینہ) پونچھے یا سجدہ کرتے وقت زمین پر (مثلا غبار صاف کرنے کو) پھونکے۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

تیسیر میں ہے۔ رجا له رجا ل الصحیح، اس حدیث کے سب راوی ثقہ و معتمد صحیح کے راوی ہیں۔ عمدۃ القاری میں ہے۔ رواہ البزار بسند صحیح، اسے بزار نے بسند صحیح روایت کیا ثم قال : وقال الترمذی حدیث بریدة فی هذا غیر محفوظ۔ و قول التر مذی یرد به، پھر فرمایا: امام ترمذی کا اس حدیث کو غیر محفوظ کہنا اس سے رد ہو جاتا ہے۔

فتاویٰ رضویہ ۲/ ۱۴۷

۳۳۵۔ **عن** أمیر المؤمنین عمر الفاروق رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: رأنی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلّم وأنا أبول قائما فقال : یَا عُمَرُ! لَا تَبُلْ قَائِمًا ، فَمَا بُلْتُ قَائِمًا بَعْدُ۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے مجھے کھڑے ہوکر پیشاب کرتے ہوئے دیکھا۔ فرمایا: اے عمر، کھڑے ہوکر پیشاب نہ کرو۔ اس دن سے میں نے کھڑے ہوکر پیشاب نہ کیا۔

فتاویٰ رضویہ ۲/ ۱۴۸

۳۳۶۔ **عن** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: نهی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه

۳۳۵۔ الجامع للترمذی ، الطهارة، ۱/٤ ☆ السنن لابن ماجه، الطهارة، ۱/ ۲٦
السنن الکبری للبیهقی، ۱/۱۰۲ ☆ المستدرك للحاکم ، ۱/۱۸۵
اتحاف السادة للزبیدی ۲/۳۳۸ ☆ شرح السنة للبغوی ، ۱/۳۸۷
کنز العمال للمتقی، ۲۷۱۸۹ ، ۹/۵۰۹ ☆ المغنی للعراقی، ۱/۱۳۰
۳۳٦۔ السنن لابن ماجه ، الطهارة، ۱/۲۷ ☆ السنن الکبری ، للهیثمی، ۱/۱۰۲
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/٥٦٧ ☆

وسلم أن يبول الرجل قائما۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کھڑے ہوکر پیشاب کرنے سے منع فرمایا۔

فتاویٰ رضویہ ۲/۱۴۸

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام خاتم الحفاظ قدس سرہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

(۷) حضور نے ایک مرتبہ کھڑے ہوکر پیشاب فرمایا

۳۳۷۔ **عن** حذيفة بن اليمان رضي الله تعالىٰ عنه قال: أتى النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلّم سباطة قوم فبال قائما۔

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم ایک گھورے پر تشریف لے گئے اور وہاں کھڑے ہوکر پیشاب فرمایا۔

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ائمہ کرام وعلمائے اعلام رحمہم اللہ تعالیٰ نے اسکے بہت جواب دیئے ہیں۔

(۱) یہ حدیث ام المؤمنین حضرت صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے منسوخ ہے۔ اسکو امام ابوعوانہ نے اپنی صحیح اور ابن شاہین نے کتاب السنۃ میں اختیار فرمایا۔ لیکن اس جواب پر امام عسقلانی اور امام عینی نے جرح کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ منسوخ نہیں۔ پھر امام عینی نے فرمایا: حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو دیکھا وہ بیان فرمایا میں کہتا ہوں کہ حضرت حذیفہ کی حدیث کے بارے میں اتنی بات ظاہر ہے کہ یہ آخر عمر کی نہیں۔ اور حضرت صدیقہ حضور کے ان افعال پر بھی مطلع رہیں جو وصال اقدس کے زمانے تک حضور سے صادر ہوئے۔ اور اعتبار آخر فعل کا ہے۔ لہٰذا طریقہ بول میں سرکار کے افعال سے اگر آخر فعل بیٹھ کر پیشاب فرمانا تھا تو بلا شبہ کھڑے ہوکر پیشاب کرنا منسوخ قرار دیا جائیگا اور حضرت

۳۳۷۔ الجامع الصحيح للبخاري، الوضوء، ۱/ ۳۵ ☆ الصحيح لمسلم، الطهارة، ۱۲۳/۱

الجامع للترمذي، الطهارة، ٤/١ ☆ السنن لابن ماجه، الطهارة، ٢٦/١

المسند لاحمد بن حنبل، ٢٨٤/١ ☆ السنن لابي داؤد الطهارة، ٤/١

المسند لابي عوانة، ١٩٨/١ ☆

حذیفہ کا مشاہدہ مانع نسخ نہیں ہوسکتا۔

(۲) اس وقت زانوئے اقدس میں زخم تھا۔ بیٹھ نہ سکتے تھے یہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہوا۔

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: انّ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم بال قائما من جرح کان بمأبضہ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے کھڑے ہوکر پیشاب فرمایا کہ حضور کے زانو کے اندرونی حصہ میں زخم تھا۔ ۱۲م

(۳) وہاں نجاست کے سبب بیٹھنے کی جگہ نہ تھی امام ابوالمنذری نے اسکی ترجی کی۔

(۴) اس میں ڈھال ایسا تھا کہ بیٹھنے کا موقع نہ تھا اسے ابہری وغیرہ نے نقل کیا۔

(۵) اس وقت پشت مبارک میں درد تھا اور عرب کے نزدیک یہ فعل اس سے استشفاء ہے یہ جواب حضرت امام شافعی اور حضرت امام احمد بن حنبل کا ہے۔

اقول و با اللہ التوفیق۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایک بار یہ فعل وارد ہوا اور صحیح حدیث سے ثابت کہ روز نزول قرآن کریم سے آخر عمر اقدس تک عادت کریم ہمیشہ بیٹھ ہی کر پیشاب فرمانے کی تھی اور صحیح حدیث سے ثابت ہوا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے کھڑے ہوکر پیشاب کرنے کو جفاو بے ادبی فرمایا اور متعدد احادیث میں اس سے نہی و ممانعت آئی تو واجب کہ ممنوع ہو، اور انہیں احادیث کو ان پر ترجیح بوجوہ ہو۔

اولا۔ وہ ایک بار کا واقعہ حال ہے کہ صدگونہ احتمال ہے۔

ثانیا۔ فعل وقول میں جب تعارض ہو تو قول واجب العمل ہے کہ فعل احتمال خصوصی وغیرہ رکھتا ہے۔

ثالثا۔ مبیح وحاظر جب متعارض ہوں حاظر مقدم ہے۔

ثم اقول: نفس حدیث حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان مقلدان نصرانیت پر رد ہے۔ وہاں کافی بلندی تھی اور نیچے ڈھال، اور زمین گھورے کے سبب نرم کہ کسی طرح چھینٹ آنے کا احتمال نہ تھا، سامنے دیوار تھی اور گھورا فنائے دار میں تھا نہ کہ گذرگاہ پر۔ پس پشت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کھڑا کرلیا تھا۔ اس طرف کا بھی پردہ فرمایا کہ اس حالت میں پشت اقدس پر بھی نظر

پڑنا پسند نہ آیا، ان احتیاطوں کے ساتھ تمام عمر مبارک میں ایک بار ایسا منقول ہوا۔ کیا یہ نئی روشنی کے مدعی ایسی ہی صورت کے قائل ہیں سبحان اللہ کہاں یہ اور کہاں ان بے ادبوں کے نا مہذب افعال، اور ان پر معاذ اللہ حدیث سے استدلال۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

کار پاکاں را قیاس از خود مگیرد،
(پاک لوگوں کے کام کو اپنے اوپر قیاس نہ کرو)

اوگماں بردہ کہ من کردم چو او ☆ فرق را کہ بیند آں استیزہ جو

اس نے گمان کیا کہ میں نے اس جیسا عمل کیا، وہ لڑائی ڈھونڈھنے والا فرق کب دیکھ سکتا ہے۔ واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم۔

فتاوی رضویہ جدید ۴/۵۹۰ تا ۵۹۷ ملخصا
فتاویٰ رضویہ قدیم ۲/۱۴۸ تا ۱۵۱ ملخصا

۴۔ احکام حیض

(۱) حائضہ اور جنبی قرآن نہ پڑھیں

۳۳۸۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لَا تَقرءُ الْحَائِضُ وَلَا الْجُنُبُ شَیْئًا مِنَ الْقُرْآن۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حائضہ اور جنبی قرآن کریم کی ایک آیت کی بھی تلاوت نہ کریں۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ معلوم رہے کہ قرآن کریم کی وہ آیات جو ذکر وثنا ومناجات ودعا ہوں اگر چہ پوری آیت ہو۔ جیسے آیت الکرسی، متعدد آیات کاملہ۔ جیسے سورۂ حشر کی اخیر تین آیتیں۔ ھُوَ اللّٰہُ الَّذِی لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ عَالِمُ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ، سے آخر سورہ تک۔ بلکہ پوری سورہ، جیسے الحمد شریف، بنیت ذکر ودعا بے نیت تلاوت پڑھنا جنب وحائض ونفساء سب کو جائز ہے اسی لئے کھانے یا سبق کی ابتداء میں، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، کہہ سکتے ہیں اگر چہ یہ ایک آیت مستقلہ ہے کہ اس سے مقصود تبرک واستفتاح ہی ہوتا ہے نہ تلاوت، تو حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ، اور اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ، کہ کسی مہم یا مصیبت پر بہ نیت ذکر ودعا نہ بہ نیت تلاوت پڑھے جاتے ہیں۔ اگر پوری آیت بھی ہوتی تو مضائقہ نہ تھا۔ جس طرح کسی چیز کے گمنے پر عَسٰی رَبُّنَا اَنْ یُّبْدِلَنَا خَیْرًا مِنْھَا اِنَّا اِلٰی رَبِّنَا رَاغِبُوْنَ۔ کہنا۔

فتاوی رضویہ قدیم ۱/۷۹۶

۳۳۹۔ **عن** أمیر المؤمنین مولی المسلمین علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجھہ الکریم قال: اقرؤا القرآن ما لم یصب أحدکم جنابۃ فإن أصابہ فلا ولو حرفا واحدا۔

۳۳۸۔ الجامع للترمذی، ۱/۱۹ ☆ شرح السنۃ للبغوی، ۲/۴۲

نصب الرایۃ، للزیلعی، ۱۹۵ ☆ المسند للعقیلی، ۱/۹۰

المغنی للعراقی، ۲/۲۴۷ ☆

۳۳۹۔ السنن للدار قطنی، ۱/۱۱۸ ☆

امیر المؤمنین مولی المسلمین علی مرتضی کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم نے ارشاد فرمایا: قرآن پڑھو جب تک تمہیں نہانے کی حاجت نہ ہو اور جب حاجت غسل ہو تو قرآن کا ایک حرف بھی نہ پڑھو۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ہاں جو پارۂ آیت (آیت کا حصہ) ایسا قلیل ہو کہ عرفا اسکے پڑھنے کو قرآن نہ سمجھیں اس سے فرض قرأت یک آیت ادا نہ ہو اتنے کو بہ نیت قرآن پڑھنے میں اختلاف ہے۔ لیکن ممانعت بوجوہ اقوی ہے۔ تصحیحات اسی طرف ہیں۔ امام فقیہ النفس جیسے اکابر اسکے مصححین میں ہیں۔ احتیاط اسی میں ہے۔ اطلاق احادیث اور خود یہ حدیث اس جزئیہ میں صریح ہے۔

فتاوی رضویہ جدید ۱/۷۹۹

فتاوی رضویہ قدیم

(۲) حائضہ سے میل جول جائز

۳۴۰۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت: كنت اغتسل أنا و النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم من اِناء واحد و كلا نا جنب و كا ن يامر نی فاتزر فيبا شرنی و أنا حائض و كان يخرج راسه الى و هو معتكف فاغسله و أنا حائض۔

الزمزمہ ۱۰

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کرتے جبکہ ہم جنبی ہوتے۔ جب میں حائضہ ہوتی تو تہبند باندھنے کا حکم فرماتے اور مباشرت فرماتے (ساتھ لیٹتے) اور حالت اعتکاف میں سر میری طرف نکال دیتے میں اسکو دھوتی حالانکہ میں حائضہ ہوتی۔ ۱۲م

۳۴۰۔ الجامع الصحيح للبخارى، الحيض، ۱/۴۴ ☆ الجامع للترمذى، الطهارة، ۱/۱۰
السنن لابى داؤد، الطهارة، ۱/۳۵ ☆ السنن لابن ماجه، الطهارة، ۱/۴۷
الصحيح لمسلم، الحيض، ۱/۱۴۲ ☆ السنن للنسائى بعبارۃ، ۱/۴۳

۳٤۱۔ **عن** أم المؤمنين عائشه الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت: كان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يدنى راسه الكريم الى وأنا فى بيتى وهو معتكف فى المسجد لاغسله فنقول أنا حائض ، فيقول : حَيُضَتُكِ لَيَسَتُ فِى يَدِكِ۔

فتاوی رضویہ ۲/۲۷

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ طریقہ تھا کہ حالت اعتکاف میں سر مبارک کو میری طرف کر دیتے اور میں اپنے حجرہ میں ہوتی تا کہ میں اسکو دھو دوں۔ میں عرض کرتی میں حائضہ ہوں۔ ارشاد فرماتے یہ تمہارے بس میں نہیں۔

(۳) حالت حیض میں وطی کا کفارہ

۳٤۲۔ **عن** عبد الله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : إِذَا وَقَعَ الرَّجُلُ بِا هُلِهٖ وَهِىَ حَائِضٌ فَلْيَتَصَدَّقُ بِنِصُفِ دِيُنَارٍ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص حالت حیض میں اپنی بیوی سے وطی کر بیٹھے تو نصف دینار صدقہ کرے۔ فتاوی رضویہ ۲/۲۹

۳٤۳۔ **عن** عبد الله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اَلَّذِى يَاتِىَ اِمرَاَتَهٗ وَهِىَ حَائِضٌ قَالَ يَتَصَدَّقُ بِدِيُنَارٍ اَوْ

۳٤۱۔ الجامع الصحيح للبخارى، الحيض ، ۱/٤۳ ☆ الصحيح لمسلم ، الحيض، ۱/۱٤۲
الجامع للترمذى ، الطهارة، ۱/٥۳ ☆ السنن لابن ماجه ، الطهارة، ۱/٤٦
المسند لاحمد بن حنبل ، ٦/۲٦۲ ☆ السنن للنسائى، الحيض ، ۱/٥۳
المعجم الكبير للطبرانى، ۲/۱۰٦ ☆ التفسير لابن كثير ۱/۳۲٥
المصنف لابن ابى شية ۱/۲۰۲ ☆ المتهيد لابن عبد امر ، ۸/۳۲۲
الجامع الكبير ، ۲/۷٤۸ ☆
۳٤۲۔ الجامع للترمذى، الطهارة، ۱/۹۱ ☆ السنن لابى داؤد، النكاح، ۱/۲۹٥
السنن للدارمى، ۱۳۲ ☆ السنن لابن ماجه، الطهارة، ۱/٤۷
كنز العمال للمتقى، ٤٤۸۹۷، ۱٦/۳٥٤ ☆ السنن الكبرى للبيهقى، ۱/۳۱٦
۳٤۳۔ السنن لابن ماجه ، الطهارة، ۱/٤۷ ☆ السنن للنسائى ، من آتى حليته الخ ٤۳۱

بِنِصْفِ دِیْنَارٍ۔　　فتاوی رضویہ ۲۹/۲

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس شخص کے بارے میں فرمایا: جو حالت حیض میں اپنی بیوی سے ہم بستر ہو جائے کہ وہ ایک دینار یا نصف دینار صدقہ کرے۔ ۱۲م

۳۴۴۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اِذَا کَانَ دَمًا اَحْمَرَ فَدِیْنَارٌ وَاِنْ کَانَ دَمًا اَصْفَرَ فَنِصْفُ دِیْنَارٍ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب خون سرخ ہو تو ایک دینار صدقہ کرے اور جب پیلا ہو تو نصف دینار۔ ۱۲م

۳۴۵۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَنْ اَتیٰ اِمْرَأَتَہٗ فِی حَیْضَتِھَا فَلْیَتَصَدَّقْ بِدِیْنَارٍ، وَمَنْ اَتَاھَا وَقَدْ اَدْبَرَ الدَّمُ عَنْھَا وَلَمْ تَغْتَسِلْ فَنِصْفُ دِیْنَارٍ۔　　فتاوی رضویہ ۲۹/۲

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اپنی بیوی سے حالت حیض میں ہمبستر ہو جائے تو ایک دینار صدقہ کرے۔ اور جس نے ایسے وقت میں جماع کیا کہ خون تو بند ہو چکا تھا لیکن اس نے غسل نہیں کیا تھا تو نصف دینار صدقہ کرے۔ ۱۲م

۳۴۶۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: تَصَدَّقْ بِدِیْنَارٍ فَاِنْ لَمْ تَجِدْ دِیْنَارًا فَنِصْفُ دِیْنَارٍ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ایک دینار صدقہ کرے اور اگر اتنا نہ ہو تو نصف دینار پر ہی

۳۴۴۔ الجامع للترمذی الطھارۃ، ۲۰/۱ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۲۲۰/۱
کنز العمال للمتقی، ۴۴۸۹۹، ۳۵۴/۱۶ ☆
۳۴۵۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۰۲/۱۱ ☆ المستدرک للحاکم، الطھارۃ، ۱۷۲/۱
الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۰۶/۲ ☆
۳۴۶۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۳۶۳/۱

اکتفا کرے۔ ۱۲م

۳۴۷۔ عن عبد الحميد بن زيد بن الخطاب رضى الله تعالىٰ عنه قال: كان لعمر بن الخطاب رضى الله تعالىٰ عنه اِمرأة تكره الجماع فكان اذا أراد أن يا تيهااعتلت عليه بالحيض فوقع عليها فاذا هي صادقة فأتى النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فأمره أن يتصدق بخمس دينار۔

حضرت عبد الحمید بن زید بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک بیوی تھیں جو جماع کو پسند نہیں کرتی تھیں۔ چنانچہ جب بھی حضرت عمر جماع کا ارادہ کرتے تو وہ حیض کا بہانہ کر کے چھٹ جاتیں۔ ایک دن انہوں نے مجامعت کر ہی لی تو وہ سچی ثابت ہوئیں۔ یہ حضور کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دینار کا پانچواں حصہ صدقہ کرنے کا حکم فرمایا۔ ۱۲م

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حاصل جمع حدیث یہ ٹھہرا کہ جس سے نادانستہ ایسا واقع ہوا اگر آخر حیض میں تھا اور اسی میں حکما وہ صورت داخل کہ خون دس دن سے کم میں منقطع ہوا اور عورت نے ابھی غسل نہ کیا نہ اس پر کوئی نماز دین ہوئی تو وہ ایک خمس دینار کفارہ دے۔ اور اگر شباب حیض میں تھا تو دو خمس۔ اور جس نے دانستہ ایسا کیا اگر آخر حیض میں تھا نصف دینار دے اور اول میں تھا تو ایک دینار دے۔ ہاں ایک کی طاقت نہ ہو تو نصف ہی دے۔ یہ سب حکم استحبابی ہے۔ واجب نہیں مگر استغفار۔ یہ سب دربارۂ حیض تھا اور اس پر نفاس واضح القیاس۔

فتاوی رضویہ ۲/۲۲

۳۴۷۔ مرقاۃ شرح المشکوۃ ۲/۱۰۱

السنن للدارمی، ۱۳۲

۵۔ وضو

(۱) وضو کا مسنون طریقہ

٣٤٨ ـ **عن** عبد الله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال : إنه توضأ فغسل وجهه أخذ غرفة من ماء فتمضمض بها واستنشق ثم أخذ غرفة من ماء فجعل بها هكذا أضافها الى يده الأُخرى فغسل بها وجهه ثم أخذ غرفة من ماء فغسل بها يده اليمنى ثم أخذ غرفة من ماء فغسل بها يده اليسرى ثم مسح براسه ثم أخذ غرفة من ماء فرش على رجله اليمنى حتى غسلها ثم أخذ غرفة أُخرى فغسل بها رجله اليسرى ثم قال : هكذا رأيت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يتوضأ ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وضو فرمایا تو اپنا چہرہ دھویا اس طرح کہ ایک چلو پانی لیا اس سے کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا۔ پھر ایک چلو پانی لیا اور اس سے وہی عمل دہرایا۔ اور اسکے ساتھ دوسرے ہاتھ کو ملا کر اپنا چہرہ دھویا۔ پھر پانی کا ایک چلو لیا اور اس سے اپنا دایاں ہاتھ دھویا۔ پھر ایک چلو پانی لیا اور اس سے اپنا بایاں ہاتھ دھویا۔ پھر اپنے سر کا مسح کیا۔ پھر ایک چلو پانی لیا اور دائیں پاؤں پر چھڑکا یہاں تک کہ اسکو دھولیا۔ پھر دوسرا چلو لیا اور بایاں پاؤں دھویا۔ پھر فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اسی طرح وضو کرتے دیکھا تھا۔ فتاوی رضویہ جدید ۱/۶۲۶

٣٤٩ ـ **عن** أمير المؤمنين على المرتضى كرم الله تعالىٰ وجهه الكريم أنه دعا بكوز من ماء فغسل وجهه و كفيه ثلاثا و تمضمض ثلاثا فأدخل بعض أصابعه في فيه واستنشق ثلاثا وغسل الكعبين ثلاثا ولحيته تهطل على صدره ثم حسا حسوة بعد الوضوء ثم قال: أين السائل عن وضوء رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كذا كان وضوء نبى الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے پانی کا لوٹا منگایا اور اپنا چہرہ اور دونوں ہاتھ تین مرتبہ دھوئے اور تین مرتبہ کلی فرمائی اور بعض انگلیاں

---

٣٤٨ ـ الجامع الصحيح للبخاري، الوضوء، ١/٢٦

٣٤٩ ـ المسند لاحمد بن حنبل، ١/١٥٨

اپنے منہ میں داخل کیں۔ تین مرتبہ ناک میں پانی چڑھایا اور دونوں ٹخنوں تک تین مرتبہ پاؤں دھوئے۔ آپکی داڑھی سینہ تک خوب گھنی تھی پھر آپ نے وضو کے بعد گھونٹ گھونٹ پانی پیا۔

پھر فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وضو کے بارے میں سوال کرنے والا کہاں ہے؟ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس طرح وضو فرماتے تھے۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث اس امر میں نص نہیں کہ منہ میں انگلی ڈالنا مسواک کا بدل ہے انگلی کبھی منہ سے بلغم وغیرہ اخراج کیلئے بھی ڈالی جاتی ہے۔ اسی کی طرف محقق علی الاطلاق نے لفظ 'ربما' سے اشارہ فرمایا۔ علاوہ ازیں حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مسواک سے شدت سے محبت کرنا معلوم ہے۔ یہ آپ نے ایک مرتبہ اس لئے کیا ہوگا کہ بیان جواز ہو جائے۔

فتاوی رضویہ جدید ۱/۶۰۱

(۲) قیامت میں آثار وضو چمکتے ہونگے

۳۵۰۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اِنَّ اُمَّتِی یُدْعَوْنَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ غُرًّا مُحَجَّلِیْنَ مِنْ آثَارِ الْوُضُوْءِ فَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْکُمْ اَنْ یُّطِیْلَ غُرَّتَهٗ فَلْیَفْعَلْ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک میری امت کے لوگ قیامت کے دن وضو کے آثار کی وجہ سے پنج کلیاں کہلائیں گے۔ تو تم میں سے کوئی شخص اپنی سپیدی کو دراز کرنا چاہے تو وہ ایسا کرے۔

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مسلم کی روایت میں اس طرح ہے کہ وضو مکمل کرنے کی وجہ سے تم ہی پنج کلیاں ہو۔ تو تم میں سے جو شخص چاہتا ہو کہ اپنی پیشانی اور پیروں کی سپیدی زائد کرے تو وہ زائد کرے۔ یعنی

۳۵۰۔ الجامع الصحیح للبخاری، الوضو، ۱/۲۵ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱/۱۳۵
اتحاف السادة للزبیدی، ۲/۳۶۱ ☆ شرح السنة للبغوی، ۱/۴۲۵
التفسیر لابن کثیر، ۳/۴۵ ☆ ارواء الغلیل للالبانی ۱/۱۳۳
الترغیب والترهیب للمنذری، ۱/۱۴۹ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ۶۲۷۷

میری امت کے چہرے اور چاروں ہاتھ پاؤں روز قیامت وضو کے نور سے روشن و منور ہوں گے۔ تو تم میں جس سے ہوسکے اسے چاہئے کہ اپنے اس نور کو زیادہ کرے۔ یعنی چہرے کے اطراف میں جو حدیں شرعا مقرر ہیں اس سے کچھ زیادہ دھوئے اور ہاتھ نصف بازو اور پاؤں نصف ساق تک۔ فتاوی رضویہ جدید ۱/۶۳۱

(۳) ایک چلو سے کلی اور ناک میں پانی چڑھانا

۳۵۱۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم مضمض و استنشق من غرفة و احدة۔

حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کلی فرمائی۔ اور ناک میں پانی ڈالا ایک ہی چلو سے۔

۳۵۲۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: رأیت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم تؤضأ فغسل یدیه ثم تمضمض و استنشق من غرفة واحدة۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو میں نے دیکھا کہ آپ نے وضو کیا تو اپنے دونوں ہاتھ دھوئے پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا ایک ہی چلو سے۔ فتاوی رضویہ جدید ۱/۶۴۲

(۴) وضو میں ایک مرتبہ ہر عضو دھونا

۳۵۳۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: إنه توضأ فغسل کل عضو منه غسلة واحدة ثم ذکر ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان یفعله۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے وضو کیا اور ہر عضو ایک مرتبہ دھویا۔ پھر فرمایا: حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی ایسا ہی کرتے تھے۔

۳۵۱۔ السنن لابن ماجه، الطهارة، ۱/۳۳

۳۵۲۔ السنن للنسائی، الطهارة، ۱/۲۹

۳۵۳۔ المصنف لعبد الرزاق، الطهارة، ۱/۴۱

٣٥٤۔ عن عبد الله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهماقال: توضأ النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فأدخل يده فى الإناء فمضمض و استنشق مرة واحدة ثم أدخل يده فصب على وجهه مرة و صب على يده مرة مرة و مسح براسه و اُذنيه مرة ثم أخذ ملأ كفه من ماء فرش على قدميه و هومتنعل۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وضوفرمایا اوراپنا ہاتھ برتن میں ڈالکرکلی کی اور ناک میں پانی ڈالا ایک مرتبہ پھر طشت میں ہاتھ ڈال کر چہرے پر ایک مرتبہ پانی ڈالا اور پھر ایک مرتبہ ہاتھ پر پانی ڈالا اور اپنے سراور کانوں کا ایک مرتبہ مسح کیا۔ پھر ایک چلو پانی لیکر اپنے قدموں پر ڈالا حالانکہ آپ چپل پہنے ہوئے تھے۔

٣٥٥۔ عن عبد الله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال: توضأ النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم مرةمرة ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وضو کیا ایک ایک مرتبہ۔

٣٥٦۔ عن عبد الله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال: الا اخبركم بوضوء رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فتوضأ مرة مرة۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: سن لو میں تم کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وضو کا طریقہ بتارہا ہوں۔ پھر آپ نے ایک ایک مرتبہ وضوفرمایا۔

٣٥٧۔ عن عبد الله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال : توضأ رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فغرف غرفة فتمضمض و استنشق ثم غرف غرفة فغسل يده اليمنى ثم غرف غرفة فغسل يده اليسرى ثم مسح برأسه و اُذنيه

٣٥٤۔ كنز العمال للمتقى، الوضوء ٤٥٤/٩

٣٥٥۔ الجامع الصحيح للبخارى، الوضوء ٢٧/١

٣٥٦۔ السنن لابى داؤد الوضوء ١٨/١ ☆

٣٥٧۔ السنن للنسائى، الوضوء ٢٩/١ ☆ المصنف لابن ابى شيبة، ١٦/١

باطنهما بالسبا حتين وظاهرهما بإبهاميه ثم غرف غرفة فغسل رجله اليمنى ثم غرف غرفة فغسل رجله اليسرى۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وضو فرمایا؛ تو ایک چلو پانی لیکر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا۔ پھر ایک چلو لیا اور اپنا چہرہ دھویا۔ پھر ایک چلو لیا اور اپنا داہنا ہاتھ دھویا۔ پھر ایک چلو لیا اور اپنا بایاں ہاتھ دھویا۔ پھر اپنے سر کا مسح کیا اور دونوں کانوں کے ظاہری حصہ کا انگوٹھوں اور باطنی کا انگشتان شہادت سے مسح کیا۔ پھر ایک چلو لیا اور اپنا داہنا پاؤں دھویا۔ پھر ایک چلو لیا اور بایاں پاؤں دھویا۔

﴿۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

وہ چلو جس سے چہرہ، ہاتھ اور پیروں کو دھویا اگر وہ سر میں استعمال ہوتا تو وہ سر کو بھی دھو دیتا۔ لہٰذا انکا ارادہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہر مرتبہ مع تجدید کے پانی لیا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

اور اللہ تعالیٰ ابو حاتم پر رحم فرمائے۔ وہ فرمایا کرتے تھے کہ ہم حدیث کو اس وقت تک نہیں پہچانتے تھے جب تک کہ اسکو ساٹھ وجوہ سے نہ لکھ لیتے تھے۔ اور مجھے معلوم ہے کہ واقعات کی روایات میں طریقہ یہ ہے کہ اعم اخص پر محمول کیا جاتا ہے۔ لیکن تصحیح کیلئے اسکے برعکس میں بھی کوئی تعجب نہیں۔ فتاوی رضویہ جدید ۱/۶۴۵

۳۵۸۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: إن النبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم توضأ غرفة غرفة فقال: لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ صَلٰوةً إِلَّا بِهٖ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک ایک چلو سے وضو فرمایا۔ اور فرمایا یہ وضو ہے کہ اللہ تعالیٰ اس وضو کے بغیر نماز قبول نہیں فرماتا۔

۳۵۹۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: توضأ رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم واحدة فقال: هٰذَا وُضُوْءٌ مَنْ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ صَلٰوةً إِلَّا بِهٖ ثُمَّ

۳۵۸۔ کنز العمال للمتقی، ۲۶۸۳۱، ☆ تاریخ بغداد للخطیب، ۳۵۷/۳

۳۵۹۔ السنن لابن ماجه، الطهارة، ۳۴/۱ ☆

توضأ ثنتین ثنتین فقال: هٰذَا وُضُوْءُ الْقَدْرِ مِنَ الْوُضُوْءِ ،وتوضأ ثلاثا ثلاثا و قال: هٰذَا أَسْبَغُ الْوُضُوْءِ وَهُوَ وَضُوْئِی وَوُضُوْءُ خَلِیْلِ اللّٰهِ اِبْرَاهِیْمَ وَ مَنْ تَوَضَّأَ هٰکَذَا ثُمَّ قَالَ عِنْدَ فَرَاغِهٖ ، اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ فُتِحَ لَهٗ ثَمَانِیَةُ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ یَدْخُلُ مِنْ اَیِّهَا شَاءَ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک ایک مرتبہ اعضاء دھو کر ارشاد فرمایا: یہ ایسا وضو ہے کہ اسکے بغیر اللہ تعالیٰ نماز قبول نہیں فرماتا۔ پھر دو مرتبہ اعضاء دھوئے اور فرمایا: یہ وضو کی درمیانی مقدار ہے۔ پھر تین تین مرتبہ اعضاء دھوئے اور فرمایا: یہ کامل واکمل وضو ہے۔ اور فرمایا: یہ وضو میرا اور اللہ تعالیٰ کے خلیل حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والتسلیم کا ہے۔ تو جس نے اسطرح وضو کیا اور وضو سے فارغ ہو کر کلمہ شہادت پڑھا اسکے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دئے جائیں گے جس سے چاہے داخل ہو۔ فتاوی رضویہ ۱/ ۶۴۸

(۵) وضو میں تین تین بار اعضا دھونا

۳۶۰۔ **عن** عمر و بن شعیب عن ابیه عن جده رضی اللہ تعالیٰ عنهم قال: اِن رجلا أتی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فقال: یا رسول اللہ ! کیف الطهور ، فدعا بماء فی اِناء فغسل کفه ثلاثا ثم غسل ذراعیه ثلاثا ثم مسح برأسه وأدخل اصبعیه السباحتین فی أُذنیه و مسح بِإبهامیه علی ظاهر أُذنیه و بالسباحتین باطن أُذنیه ثم غسل رجلیه ثلاثا ثلاثا ثم قال: هٰکَذَا الْوُضُوْءُ فَمَنْ زَادَ عَلٰی هٰذَا اَوْ نَقَصَ فَقَدْ أَسَاءَ وَظَلَمَ، اَوْ ظَلَمَ وَأَسَاءَ۔

حضرت عمر بن شعیب سے یہ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں، رضی اللہ تعالیٰ عنہم، کہ ایک اعرابی نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر وضو کے بارے میں دریافت کیا۔ تو حضور نے ایک برتن میں پانی منگایا اور اپنے ہاتھوں کو گٹوں تک تین مرتبہ دھویا۔ پھر چہرہ تین مرتبہ دھویا۔ پھر کہنیوں تک تین مرتبہ دونوں ہاتھ دھوئے۔ پھر سر کا مسح کیا اور شہادت کی انگلیوں کو کان میں داخل کیا۔ پھر انگوٹھے سے کان کے ظاہر کا مسح کیا اور شہادت کی انگلی سے کان کے باطن کا پھر دونوں پاؤں تین تین مرتبہ

۳۶۰۔ السنن لابی داؤد ، الطہارۃ، ۱/ ۱۸ ☆

دھوئے۔ پھر ارشاد فرمایا: وضو اس طرح ہوتا ہے۔

جس شخص نے اس سے کم یا زیادہ مرتبہ اعضا کو دھویا تو اس نے برا کیا اور حد سے تجاوز کیا۔ فتاوی رضویہ جدید ۱/۷۳۳

(۶) وضو بر وضو باعث اجر ہے

۳۶۱۔ **عن** أبی غطیف الهذلی رضی الله تعالیٰ عنه قال : كنت عند عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنه فلمانودی بالظهر توضأ فصلی ، فلما نودی با لعصر توضأ فقلت له فقال: كان رسول اللّٰه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یقول: مَنْ تَوَضَّأَ عَلٰی طُهْرٍ كُتِبَ لَهٗ عَشْرُ حَسَنَاتٍ ۔

حضرت ابو غطیف ہذلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں حاضر تھے۔ جب ظہر کی اذان ہوئی تو آپ نے وضو فرمایا اور نماز پڑھی۔ پھر جب عصر کی اذان ہوئی تو وضو فرمایا۔ میں نے اسکے متعلق آپ سے عرض کیا۔ تو آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے۔ جس نے وضو پر وضو کیا اسکے نامۂ اعمال میں دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ فتاوی رضویہ جدید ۱/۷۰۴

۳۶۲۔ **عن** بعض الصحابة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اَلْوُضُوْءُ عَلَی الْوُضُوْءِ نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وضو پر وضو نور پر نور ہے۔

﴿۷﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اسی حدیث کی نسبت امام عبد العظیم منذری نے کتاب الترغیب اور امام عراقی نے تخریج احادیث احیاء العلوم میں تصریح کردی کہ " لم نقف علیه ،، ہمیں اس پر اطلاع نہیں، حالانکہ یہ مسند رزین میں موجود ہے۔ تیسیر میں ہے۔

حدیث الوضوء علی الوضوء نور علی نور اخرجه رزین ولم یطلع علیه

۳۶۱۔ السنن لابی داؤد ، الطهارة، ۱/۹ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۱/۱۶۳
التفسیر للطبرانی، ۱۶/۷۴ ☆ شرح السنة للبغوی، ۱/۴۴۹
۳۶۲۔ اتحاف السادة للزبیدی، ۲/۳۷۵ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱/۲۳۴

العراقی کالمنذری فقالا: لم نقف علیه ۔   صفائح اللجین ۲۹

(۷) وضو سے گناہ جھڑتے ہیں

۳۶۳۔ **عن** عثمان بن عفان رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوْءَ خَرَجَتْ خَطَایَاهُ مِنْ جَسَدِهٖ حَتّٰی تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ أَظْفَارِهٖ۔

امیر المؤمنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے اچھی طرح وضو کیا اسکے گناہ اسکے جسم سے نکلے یہانتک کہ ناخن کے نیچے سے نکلے۔   فتاوی رضویہ جدید ۲/۶۲

۳۶۴۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : إِذَا تَوَضَّأَ الْعَبْدُ الْمُسْلِمُ أَوِ الْمُؤْمِنُ فَغَسَلَ وَجْهَهٗ خَرَجَ مِنْ وَجْهِهٖ كُلُّ خَطِیْئَةٍ نَظَرَ إِلَیْهَا بِعَیْنَیْهِ مَعَ الْمَاءِ أَوْمَعَ آخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ، فَإِذَا غَسَلَ یَدَیْهِ خَرَجَ مِنْ یَدَیْهِ كُلُّ خَطِیْئَةٍ كَانَ بَطَشَتْهَا یَدَاهُ مَعَ الْمَاءِ أَوْ مَعَ آخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ، فَإِذَا غَسَلَ رِجْلَیْهِ خَرَجَتْ كُلُّ خَطِیْئَةٍ مَشَتْهَا رِجْلَاهُ مَعَ الْمَاءِ أَوْ مَعَ آخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ حَتّٰی یَخْرُجَ نَقِیًّا مِنَ الذُّنُوْبِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب مسلمان یا مؤمن بندہ وضو کرتا ہے اور چہرہ دھوتا ہے تو اسکے چہرہ سے پانی کے ساتھ ہر وہ گناہ جھڑ جاتا ہے جسکی طرف اسکی نگاہ پڑی تھی یا پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ، اور جب وہ اپنے دونوں ہاتھ دھوتا ہے تو جو گناہ اس نے اپنے ہاتھوں سے کئے وہ پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ نکل جاتے ہیں۔ اور جب وہ اپنے پیر دھوتا ہے تو اسکے پیروں

۳۶۳۔ الصحیح لمسلم، الطهارة، ١٢٥/١ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری ١٥١/١
المسند لابی عوانة، ٢٢٩/١ ☆ مشکوة المصابیح للتبریزی، ٢٨٤
۳۶۴۔ الصحیح لمسلم، الطهارة، ١٢٥/١ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ٣٠٣/٢
اتحاف السادة لزبیدی، ٣٧٥/٢ ☆ المسند للعقیلی، ١٣٤/٣
السنن الکبری لبیهقی، ٨١/١ ☆ شرح السنة للبغوی، ٣٢٢/١
المؤطا لمالك، ٣٢ ☆ التفسیر لابن کثیر ٥٦/٣

کے گناہ پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ نکل جاتے ہیں یہاں تک کہ وہ گناہ سے پاک وصاف ہو جاتا ہے۔

﴿۸﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس مفہوم کی احادیث بکثرت مشہور و معروف ہیں اور اصحاب مشاہدہ اپنی آنکھوں سے وضو کے پانی سے لوگوں کے گناہوں کو دھلتا ہوا دیکھتے ہیں۔ اور یہی وجہ ہے کہ اہل شہود کے امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ والرضوان نے فرمایا: مستعمل پانی نجاست غلیظہ ہے۔ کیونکہ وہ اس پانی کو گندگیوں سے ملوث دیکھتے تھے۔ تو ظاہر ہے کہ وہ اسکے علاوہ کیا حکم لگاتے۔

امام شعرانی قدس سرہ النورانی نے میزان الشریعت الکبری میں فرمایا: میں نے سید علی الخواص (جو جلیل القدر شافعی عالم تھے) کو فرماتے سنا۔ کہ امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مشاہدات اتنے دقیق ہیں جن پر بڑے بڑے صاحبان کشف، اولیاء اللہ ہی مطلع ہو سکتے ہیں۔

فرماتے ہیں: امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب وضو میں استعمال شدہ پانی دیکھتے تو اس میں جتنے صغائر و کبائر اور مکروہات ہوتے انکو پہچان لیتے تھے۔ اسلئے جس پانی کو مکلف نے استعمال کیا ہو اسکے تین درجات آپ نے مقرر فرمائے۔

اول: وہ نجاست غلیظہ ہے۔ کیونکہ اس امر کا احتمال ہے کہ مکلف نے گناہ کبیرہ کا ارتکاب کیا ہو۔

دوم: نجاست متوسطہ یعنی خفیفہ، اس لئے کہ احتمال ہے کہ مکلف نے گناہ صغیرہ کا ارتکاب کیا ہو۔

سوم: طاہر غیر مطہر، کیونکہ احتمال ہے کہ اس نے مکروہ کا ارتکاب کیا ہو۔

لہٰذا امام اعظم کے یہ تین اقوال گناہوں کے اعتبار سے ہیں۔

انکے بعض مقلدین سمجھ بیٹھے کہ یہ ابو حنیفہ کے تین اقوال ہیں ایک ہی حالت میں۔ حالانکہ امر واقعہ یہ ہے کہ یہ تین اقوال گناہوں کے اقسام کے اعتبار سے ہیں۔ جیسا کہ ہم نے ذکر کیا۔

اور اسی کتاب میں ہے کہ امام اعظم ابو حنیفہ اور انکے اصحاب نے نجاست کو مغلظہ اور

تحفہ میں تقسیم کیا ہے۔ کیونکہ معاصی کبائر ہونگے یا صغائر اور میں نے سید علی الخواص کو فرماتے سنا کہ اگر انسان پر کشف ہو جائے تو وہ طہارت میں استعمال کئے جانے والے پانی کو انتہائی گندہ اور بدبودار دیکھیگا۔ اور وہ اس پانی کو اسی طرح استعمال نہ کر سکے گا جیسے اس پانی کو استعمال نہیں کرتا ہے جس میں کتا یا بلی مرگئی ہو۔ میں نے ان سے کہا اس سے معلوم ہوا کہ ابو حنیفہ اور ابو یوسف اہل کشف سے تھے کیونکہ یہ مستعمل کی نجاست کے قائل تھے۔ تو انہوں نے کہا جی ہاں۔ ابو حنیفہ اور انکے صاحب بڑے اہل کشف سے تھے۔ جب وہ اس پانی کو دیکھتے جس کو لوگوں نے وضو میں استعمال کیا ہوتا تو وہ پانی میں گرتے ہوئے گناہوں کو پہچان لیتے تھے۔ اور کبائر کے دھوون کو صغائر کے دھوون سے الگ اور ممتاز کر سکتے تھے۔ اور صغائر کے دھوون کو مکروہات سے مکروہات کے دھوون کو خلاف اولی سے ممتاز کر سکتے تھے، اسی طرح جیسے محسوس اشیاء ایک دوسرے سے الگ ممتاز ہوا کرتی ہیں۔

پھر فرمایا: ہمیں یہ روایت پہونچی ہے کہ ایک مرتبہ آپ جامع کوفہ کے طہارت خانہ میں داخل ہوئے۔ تو دیکھا کہ ایک جوان وضو کر رہا ہے اور پانی کے قطرات اس سے ٹپک رہے ہیں۔ تو فرمایا: اے میرے بیٹے! والدین کی نافرمانی سے توبہ کر اس نے فورا کہا: میں نے توبہ کی۔ ایک دوسرے شخص کے پانی کے قطرات دیکھے تو فرمایا: اے میرے بھائی زنا سے توبہ کر۔ اس نے کہا میں نے توبہ کی۔ ایک اور شخص کے وضو کا پانی گرتا ہوا دیکھا تو اس سے فرمایا: شراب نوشی اور فحش گانے بجانے سے توبہ کر اس نے کہا میں نے توبہ کی۔

اسی میں حضرت امام ابو حنیفہ کے بعض مقلدین سے مروی ہے کہ انہوں نے ان وضو خانوں کے پانی سے وضو کو منع کیا ہے جن میں پانی جاری نہ ہو۔ کیونکہ اس میں وضو کرنے والوں کے گناہ بہتے ہیں۔ اور انہوں نے حکم دیا کہ وہ نہروں، کوؤں اور بڑے حوضوں کے پانی سے وضو کریں۔

سید علی الخواص باوجود شافعی المذہب ہونے کے مساجد کے طہارت خانوں میں اکثر اوقات وضو نہیں کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ یہ پانی ہم جیسے لوگوں کے جسموں کو صاف نہیں کرتا ہے۔ کیونکہ یہ ان گناہوں سے آلودہ ہے جو اس میں مل گئے ہیں۔ اور وہ گناہوں کے دھوون میں یہ فرق بھی کر لیتے تھے کہ یہ حرام کا ہے یا مکروہ کا یا خلاف اولیٰ کا۔

ایک دن میں انکے ساتھ مدرسۃ الازہر کے وضوخانہ میں گیا تو انہوں نے ارادہ کیا کہ حوض سے استنجاء کریں۔ تو اس کو دیکھکر لوٹ آئے۔ میں نے دریافت کیا کیوں؟۔ فرمایا: کہ میں نے اس میں ایک گناہ کبیرہ کا دھوون دیکھا ہے جس نے اسکو متغیر کر دیا ہے۔ میں نے اس شخص کو بھی دیکھا تھا جو حضرت شیخ سے قبل وضوخانے میں داخل ہوا تھا۔ پھر میں اسکے پیچھے پیچھے گیا اور اس کو حضرت شیخ نے جو کہا تھا اسکی خبر دی۔ اس نے تصدیق کی اور کہا مجھ سے زنا واقع ہوا پھر حضرت شیخ کے ہاتھ پر آکر تائب ہوا یہ میرا اپنا مشاہدہ ہے۔

فتاوی رضویہ جدید ۲/۶۲ تا ۶۶

(۸) وضو میں بسم اللہ پڑھنے کی فضیلت

۳۶۵۔ **عن** عبد الله بن مسعو د رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِذَا تَطَهَّرَ اَحَدُكُم فَذَكَرَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ فَاِنَّهٗ يَطْهُرُ جَسَدُهٗ كُلُّهٗ، فَاِنْ لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ تَعَالىٰ عَلىٰ طُهُوْرِهٖ لَمْ يَطْهُرْ اِلَّا مَا مَرَّ عَلَيْهِ الْمَاءِ۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی پاکی حاصل کرے اور اللہ تعالیٰ کا نام لے تو اسکا پورا جسم پاک ہو جائے گا۔ اور اگر اللہ تعالیٰ کا نام نہ لے تو صرف وہی عضو پاک ہوگا جس پر پانی گزرا۔

﴿۹﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث کو امام بیہقی نے سنن کبری میں انہیں الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔ لیکن حدیث کو نقل کرکے فرماتے ہیں۔ یہ حدیث ضعیف ہے۔ نیز مجھے یہ بھی علم نہیں کہ حضرت اعمش سے یحیی بن ہاشم کے علاوہ کسی اور نے بھی یہ حدیث روایت کی ہے یا نہیں۔ اور یحیی متروک الحدیث ہیں۔ ابن عدی نے اسکو وضاع حدیث قرار دیا ہے۔ ابن معین اور صالح نے اسکی تکذیب کی ہے۔ امام نسائی نے متروک کہا ہے۔ محقق علی الاطلاق نے فتح القدیر میں بھی یہ ہی کہا۔

۳۶۵۔ السنن للدار قطنی، ۱/۷۳ ☆ السنن الکبری للبیھقی، ۱/۴۴
نصب الرایۃ للزیلعی، ۱/۷ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۲/۳۷۹

لیکن میں کہتا ہوں۔ اس حدیث کے بعض طرق ایسے ہیں جو اس کی کمزوری کو رفع کرتے ہیں۔ اس لئے کہ امام دارقطنی اور امام بیہقی نے خود ہی اسکو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے۔ اور انہیں دونوں حضرات نے نیز ابوالشیخ نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے۔ جو اسطرح ہے۔

٣٦٦۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالىٰ عليه وسلم: مَنْ تَوَضَّأَ وَ ذَكَرَ اسْمَ اللّٰهِ عَلٰى وُضُوْئِهٖ تَطَهَّرَ جَسَدُهٗ كُلُّهٗ، وَمَنْ تَوَضَّأَ وَلَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ عَلٰى وُضُوْئِهٖ لَمْ يَطْهُرْ اِلَّا مَوْضِعَ الْوُضُوْءِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے وضو کیا اور اپنے وضو کے شروع میں بسم اللہ پڑھی تو اسکا پورا جسم پاک ہوگیا۔ اور جس نے وضو کیا لیکن بسم اللہ نہ پڑھی تو وہی اعضا پاک ہونگے جن پر وضو میں پانی بہا ہو۔

٣٦٧۔ **عن** الحسن الضبی الكوفی رضی الله تعالىٰ عنه مرسلا قال: قال رسول الله صلی الله تعالىٰ عليه وسلم: مَنْ ذَكَرَ اللّٰهَ عِنْدَ الْوُضُوْءِ طَهُرَ جَسَدُهٗ كُلُّهٗ، فَاِنْ لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ لَمْ يَطْهُرْ مِنْهُ اِلَّا مَا أَصَابَ الْمَاءُ۔

حضرت حسن ضبی کوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے وضو کے وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا اسکا تمام جسم پاک ہو جائے گا اور اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کیا تو صرف وہی حصہ پاک ہوگا جس پر پانی گزرا ہو۔

٣٦٨۔ **عن** أبی بكر الصديق رضی الله تعالىٰ عنه انه قال: اذا توضأ العبد فذكر اسم الله تعالىٰ طهرٗ جسده كله وإن لم يذكر لم يطهر الا ما أصاب الماء۔

امیر المؤمنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بندہ جب وضو

٣٦٦۔ السنن الكبرى للبيهقی، ١/٤٤ ☆ السنن للدار قطنی ١/٧٤
تلخيص الحبير لابن حجر، ١/٦٧ ☆ اتحاف السادة للزبيدی، ٢/٣٥٢
مشكوة المصابيح للزبيدی، ٤٢٨ ☆
٣٦٧۔ كنز العمال للمتقی، ٩/٢٩٤ ☆ اتحاف السادة للزبيدی، ٢/٢٧٤
المغنی للعراقی، ١/١٣٤ ☆
٣٦٨۔ المصنف لابن ابی شيبة، ١/٣ ☆

کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے تو اسکا سارا جسم پاک ہوجاتا ہے۔ اور اگر اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کیا تو صرف وہی حصہ پاک ہوتا ہے جس پر پانی پہونچا ہو۔

۳۶۹۔ **عن** مکحول رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: اذا تطہر الرجل وذکر اسم اللہ طہر جسدہ کلہ واذالم یذکر اسم اللہ حین یتوضأ لم یطہر منہ الا مکان الوضوء۔

حضرت مکحول تابعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب کوئی شخص پاکی حاصل کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے تو اسکا سارا جسم پاک ہوجاتا ہے اور جب بوقت وضو اللہ تعالیٰ کا نام نہیں لیتا تو صرف وضو کی جگہ پاک ہوتی ہے۔

﴿۱۰﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

لہٰذا ان تمام طرق کی موجودگی میں اس حدیث کو ساقط الاعتبار کہنا محال ہے بلکہ وہ ضعف بھی جاتا رہا جو بعض رواۃ کے حالات کے پیش نظر ہوا تھا۔ نیز مرقات میں اس حدیث کو صراحۃً حسن قرار دیا ہے۔ علامہ زیلعی محدث جمال الدین عبد اللہ شاگرد امام زیلعی فقیہ فخر الدین عثمان شارح کنز، نصب الرایہ میں حدیث " لا وضوء لمن لم یسم اللہ،، کے تحت فرماتے ہیں۔ کہ امام ابو الفرج ابن جوزی حنبلی نے ہم پر حجت قائم کرنے کیلئے فرمایا: محدث کو سینہ سے مصحف کا چھونا جائز نہیں۔ فتاوی رضویہ جدید ۹۲/۲

(۹) وضو کرتے وقت ڈاڑھی میں خلال کرو

۳۷۰۔ **عن** أبی أیوب الأنصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا توضأ تمضمض و استنشق وأدخل أصابعہ من تحت لحیتہ فخللہا۔

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب بھی وضو فرماتے تو کلی کرتے۔ ناک میں پانی ڈالتے اور اپنی انگلیاں داڑھی کے نیچے سے ڈالکر داڑھی کا خلال فرماتے۔

۳۶۹۔ کنز العمال للہ‌نی، ۴۵۷/۹

۳۷۰۔ المسند لاحمد بن حبنل ۴۱۷/۵ ☆ مجمع الزوائد للہیثمی، ۳۳۰/۱

(۱۰) وضو کے بعد اعضا پوچھنے کا بیان

۳۷۱۔ **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: أَشْرِبُوْا أَعْيُنَكُمْ مِنَ الْمَاءِ عِنْدَ الْوُضُوءِ وَلَا تَنْفُضُوا أَيْدِيَكُمْ فَإِنَّهَا مَرَاوِحُ الشَّيْطَانِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وضو کرتے ہوئے کچھ پانی اپنی آنکھوں کو پلاؤ اور اپنے ہاتھوں کو نہ پونچھو کہ یہ شیطان کے پنکھے ہیں۔

(۱۱) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث میں ہاتھ پونچھنے کی ممانعت صریح طور پر ہے لیکن حدیث ضعیف ومنکر ہے۔ ابن حبان نے اسے ''الضعفاء،، میں ذکر کیا۔ اسکی سند میں بختری راوی ضعیف ومتروک ہے ''تقریب،، ابوحاتم نے بختری کو ضعیف قرار دیا۔ اور دیگر محدثین نے اسے ترک کیا۔ ابن عدی کہتے ہیں: میں نے اپنے والد سے اسطرح کی بیس احادیث روایت کیں جن میں اکثر منکر ہیں اور یہ حدیث بھی انہی میں سے ہے عراقی کہتے ہیں اسکی سند ضعیف ہے ابن صلاح امام نووی نے کہا ہمیں اسکی اصل نہیں ملی۔

۳۷۲۔ **عن** أم المؤمنین میمونۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت: إن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم أتی بمندیل فلم یمسہ وجعل یفعل بالماء ھکذا یعنی ینفضہ۔

ام المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں رومال پیش کیا گیا تو آپ نے اسے چھوا بھی نہیں اور پانی کو اس طرح کرنے لگے یعنی نچوڑنے لگے۔

۳۷۳۔ **عن** أم المؤمنین میمونۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت: وضعت للنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غسلا یغتسل بہ من الجنابۃ فأکفأ الإناء علی یدہ الیمنی فغسلھا مرتین او ثلاثاثم صب علیٰ فرجہ فغسل فرجہ بشمالہ ثم ضرب یدہ

۳۷۱۔ کنز العمال للمتقی، ۳۲۶/۹ ☆

۳۷۲۔ الصحیح لمسلم، الطھارۃ، ۱۴۷/۱ ☆

۳۷۳۔ السنن لابی داؤد، الطھارۃ، ۳۲/۱ ☆ الجامع الصحیح للبخاری، الغسل ۴۱/۱

الارض فغسلها ثم تمضمض واستنشق و غسل وجهه و يديه ثم صب علىٰ رأسه وجسده ثم تنحى ناحية فغسل رجليه فناولته المنديل فلم يأخذه وجعل ينفض الماء عن جسده فذكرته ذالك لإبراهيم فقال كانوا لايرون بأسا بالمنديل ولكن كانوا يكرهون العادة۔

ام المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے غسل جنابت کیلئے پانی رکھا تو حضور نے اسکو اپنے داہنے ہاتھ پر انڈیلا پھر دومرتبہ یا تین مرتبہ اسکو دھویا پھر اپنی شرم گاہ پر پانی ڈالا اور بائیں ہاتھ سے استنجاء کیا پھر اس ہاتھ کو زمین پر رگڑا اور دھویا پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا اور اپنے چہرے اور ہاتھوں کو دھویا پھر سر اور تمام جسم پر پانی بہایا پھر اس مقام سے جدا ہوکر اپنے دونوں پاؤں دھوئے میں نے تولیہ پیش کی تو حضور نے اسکو نہیں لیا اور اپنے جسم اطہر سے پانی پوچھنے لگے راوی کہتے ہیں میں نے اس کا تذکرہ حضرت ابراہیم سے کیا تو آپ نے فرمایا: تولیہ سے پوچھنے میں صحابہ کرام کوئی حرج نہیں جانتے تھے البتہ عادت بنانا ناپسند فرماتے۔ ۱۲م

﴿۱۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ان روایات سے واضح طور پر معلوم ہوا کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وضو غسل کے بعد اعضا سے پانی پونچھا ہے اکثر اوقات کپڑے سے اور بعض اوقات ہاتھوں سے لیکن پونچھنا دونوں صورتوں میں پایا گیا لہٰذا احادیث مذکورہ میں تاویلات کی چنداں ضرورت نہیں بلکہ وہ تاویلات باطل ہیں۔

۳۷۴۔ **عن** عبد الله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما أنه كره أن يمسح بالمنديل من الوضوء ولم يكرهه اذا اغتسل من الجنابة۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے وضو کے بعد رومال سے جسم خشک کرنے کو مکروہ قرار دیا غسل جنابت کے بعد نہیں۔

﴿۱۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حلیہ میں اس کی توجیہ یہ کی گئی کہ وضو کی تری تولی جائے گی اور غسل کیلئے منقول نہیں لیکن میں کہتا ہوں اعضاء کا پونچھنا اس بنیاد پر مکروہ نہیں قرار دیا جاسکتا کہ تری تولی جائے گی کیونکہ اس سے قبل

۳۷۴۔ المصنف لعبد الرزاق، الطهارة، ۱/۱۸۲

یہ بات واضح ہو چکی ہیکہ بارہا حضور نے اعضاء کو پونچھا اور کبھی چھوڑا تو یہ دلیل کراہت نہیں بلکہ دلیل سنیت ہے۔ اور اگر یہ تسلیم بھی کرلیا جائے تو ہم کہیں گے کہ جو روایت وضو کے بارے میں ہے وہی غسل کیلئے بھی قرار دی جاسکتی ہے اور یہ بات قیاس جلی بلکہ دلالۃ النص سے ثابت ہے کیونکہ غسل وضو کی طرح نیکی ہے چنانچہ اگر وضو کا پانی تولا جائے گا تو غسل کا بھی تولا جائے گا بلکہ غسل کا پانی اس کے زیادہ لائق ہے کہ یہ طہارت کبری ہے اور اسکا پانی بھی زیادہ ہوتا ہے۔

میرے نزدیک حبر الامت حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے مکروہ کہنے کی وجہ یہ ہے کہ آپنے دیکھا کہ غسل میں رومال سے منع کرنے میں حرج ہے لہذا منع نہیں فرمایا جیسا کہ پہلے معلوم ہوا۔ بالجملہ تحقیق مسئلہ وہی ہے کراہت اصلا نہیں۔ ہاں حاجت نہ ہو تو عادت نہ ڈالے اور پوچھے بھی تو حتی الوسع کچھ نم باقی رکھنا افضل ہے ایسا ہی کتب فتاوی میں مصرح ہے مزید تفصیل اس طرح احادیث میں وارد۔

۳۷۵۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم: مَنْ تَوَضَّأَ فَمَسَحَ بِثَوْبٍ نَظِيفٍ فَلَابَأْسَ بِهٖ، وَمَنْ لَّمْ يَفْعَلْ فَهُوَأَفْضَلُ، لِأَنَّ الْوُضُوْءَ يُوْزَنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ سَائِرِ الْأَعْمَالِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو وضو کر کے پاکیزہ کپڑے سے پونچھ لے تو کچھ حرج نہیں اور جو ایسا نہ کرے تو بہتر ہے اس لئے کہ قیامت کے دن آب وضو بھی سب اعمال کے ساتھ تولا جائے گا۔

﴿۱۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث سے یہ بات واضح ہوگئی کہ ان حضرات کا استدلال درست نہیں جنہوں نے وضو کے بعد اعضا کے پونچھنے کو مکروہ لکھا ہے کیونکہ اس حدیث میں جہاں وضو کی تری تولے جانے کی صراحت ہے وہیں کراہت کی نفی بھی واضح طور پر موجود ہے کیونکہ رومال کا وضو کے بعد استعمال کرنا خلاف مستحب ہے اور مستحب کی خلاف ورزی مکروہ تنزیہی نہیں جیسا کہ بحر وشامی میں اسکی تحقیق ہے۔　فتاوی رضویہ جدید ۱/۲۳۹

۳۷۵۔ كنز العمال للمتقی، ۹/۳۰۷

۳۷۶۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت: كان لرسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم خرقة ينشف بها بعد الوضوء۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک رومال رکھتے کہ وضو کے بعد اعضاء مقدسہ اس سے صاف فرماتے

۳۷۷۔ **عن** معاذ بن جبل رضی الله تعالیٰ عنه قال: رأيت النبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم اذا توضأ مسح وجهه بطرف ثوبه۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب وضو فرماتے تو اپنے آنچل سے روئے مبارک صاف فرماتے

۳۷۸۔ **عن** سلمان الفارسی رضی الله تعالیٰ عنه قال: اِن رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم توضأ فقلب جبة صوف كانت عليه فمسح بها وجهه۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وضو فرمایا پھر اس اونی کرتے سے جسکو آپ زیب تن فرمائے ہوئے الٹ کر اس سے چہرۂ اقدس پونچھا۔

﴿۱۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ احادیث اگرچہ ضعیف ہیں مگر تعدد طرق سے انکا ضعف دور ہوگیا نیز حلیہ میں فرمایا گیا کہ جب فضائل میں حدیث ضعیف بالاجماع مقبول ہے تو اباحت میں بدرجہ اولیٰ مقبول ہوگی ۔ اسکے علاوہ ایک حدیث حسن قولی بھی موجود ہے۔

۳۷۹۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم: لَا بَأسَ بِالْمِنْدِيْلِ بَعْدَ الْوُضُوْءِ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وضو کے بعد رومال میں کچھ حرج نہیں۔

۳۷۷۔ الجامع للترمذی، الطهارة، ۹/۱

۳۷۸۔ السنن لابن ماجه، الطهارة، ۳۷/۱

۳۷۹۔ كتاب الآثار لمحمد، ۸

﴿۱۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام ابوالمحاسن محمد بن علی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کتاب الالمام فی آداب دخول الحمام میں اس حدیث کو روایت کر کے فرماتے ہیں۔ ھذا الاسناد لا بأس بہ ۔یعنی اس سند میں کوئی حرج نہیں حلیہ میں فرمایا گیا کہ امام ترمذی نے فرمایا اس سلسلہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کوئی چیز سند صحیح سے ثابت نہیں انکے اس قول کا یہ مطلب نہیں کہ حدیث حسن یا اسکے قریب ہی کوئی حدیث موجود نہیں اور ہمارے اس مقصد کا ثبوت حدیث صحیح پر موقوف نہیں بلکہ حدیث صحیح کی طرح حسن سے بھی ثابت ہو جاتا ہے۔

امام اجل ابراہیم نخعی سے اس باب میں استفتاء ہوا کہ آدمی وضو کر کے کپڑے سے منھ پونچھے فرمایا: کچھ حرج نہیں پھر فرمایا بھلا دیکھو تو اگر ٹھنڈی رات میں نہائے تو کیا یوں ہی کھڑا رہیگا یہاں تک کہ بدن خشک ہو جائے۔ امام محمد نے فرمایا: ہم اسی کو اختیار کرتے ہیں ہمارے نزدیک اس میں کچھ حرج نہیں اور یہی امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان ہے یہاں سے یہ بات بھی ظاہر ہوئی کہ وضو غسل دونوں کا ایک حکم ہے بلکہ بسا اوقات غسل میں بہ نسبت وضو کے کپڑے سے بدن خصوصا سر پونچھنے کی ضرورت زیادہ ہوتی ہے اور اگر تجربہ صحیحہ یا خبر طبیب حاذق مسلم مستور سے معلوم ہو کہ نہ پونچھنا ضرر شدید کا باعث ہوگا جب تو صاف کر لینا واجب ہو جائے گا۔ اگر چہ وضو میں اگر چہ بہ نہایت مبالغہ کہ تری کا نام نہ رہے۔ حلیہ میں ہے کہ اگر پونچھنے کی حاجت ہو تو حاجت کے مطابق مستحب یا واجب ہونے میں اختلاف مناسب نہیں۔

فتاوی رضویہ جدید ۱/۲۴۱

۳۸۰۔ **عن** أم المؤمنین میمونة رضی اللہ تعالیٰ عنہا أنہا أتت ا لنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بخرقة بعد الغسل فلم یرد ھا وجعل ینفض الماء بیدہ۔

ام المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ یہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں اس وقت ایک کپڑا لیکر حاضر ہوئیں جب سرکار غسل سے فارغ ہوئے تو حضور نے وہ کپڑا نہ لیا اور ہاتھ سے پانی جھاڑا۔

۳۸۰۔ الجامع الصحیح للبخاری، ۱/۴۱

﴿۱۷﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس سے کراہت ثابت نہیں ہوتی کہ یہ معین واقعہ ہے اس میں عموم نہیں۔

امام نووی نے اسکی متعدد تاویلیں کی ہیں۔

(۱) ممکن ہے کہ وہ کپڑا میلا تھا پسند نہ فرمایا۔ امام نووی نے یہ وجہ شرح مہذب میں بیان فرمائی۔

اقول: یہ وجہ بعید ہے۔ یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ ام المؤمنین میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مزاج مقدس کی کمال نظافت، لطافت اور پاکیزگی جانتے ہوئے میلا رومال پیش کردیا ہو۔ ہاں البتہ یہ کہا جاسکتا ہے کہ سردی وغیرہ کی وجہ سے انہوں نے گمان کیا ہو کہ حضور کو رومال کی حاجت ہے اور انہیں صرف میلا رومال ملا وہی لاکر پیش کردیا۔

(۲) ممکن ہے کہ نماز کی جلدی تھی اس لئے نہ لیا۔

(۳) ممکن ہے کہ اپنے رب عزوجل کے حضور تواضع کیلئے ایسا کیا ہو۔

اقول: یعنی رومال سے بدن صاف کرنا ارباب تنعم کی عادت ہے اور ہاتھ سے پانی پونچھ ڈالنا مساکین کا طریقہ ہے۔ تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تواضعا طریقہ مساکین پر اکتفاء فرمایا۔

ملا علی قاری نے مرقات میں فرمایا: ممکن ہے وقت گرم تھا۔ اور اس وقت بقائے تری ہی مطلوب تھی۔

بلکہ ام المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا کپڑا پیش کرنا ظاہرا اسی طرف ناظر کہ ایسا ہوتا تھا مگر اس وقت کسی خاص وجہ سے قبول نہ فرمایا۔

بالجملہ اس قدر میں شک نہیں کہ ترک احیانا دلیل کراہت نہیں ہوسکتا۔ بلکہ وہ تمرۂ دلیل سنیت ہوتا ہے۔ اور احسن تاویلات حدیث وہ ہے جو امام اجل ابراہیم نخعی استاذ الاساتذہ سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے افادہ فرمائی۔ کہ سلف کرام کپڑے سے پونچھنے میں حرج نہ جانتے مگر اسکی عادت ڈالنا پسند نہ فرماتے کہ وہ باب ترفہ وتنعم (خوشحالی اور دولت مندی کی علامت) سے ہے۔

فتاوی رضویہ جدید ۱/۲۴۲

(۱۱) وضو میں دونوں پاؤں دھونا فرض ہیں

۳۸۱۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: دخل علیّ علی یعنی اِبن أبی طالب وقد أهراق الماء فدعا بوضوء فأتیناه بتور فیه ماء حتی وضعناه بین یدیه فقال لی یا اِبن عباس ! ألا أُریك کیف کان یتوضأ رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قلت : بلی ، قال: فأصغی الاِناء علیٰ یدیه فغسلها ثم أدخل یدیه الیمنی فأفرغ بها علی الأُخری ثم غسل کفیه ثم تمضمض واستنثر ثم أدخل یده فی الاِناء جمیعا فأخذ بهما حفنة من ماء فضرب بها علی وجهه ثم اُلقم اِبهامیه ما أقبل من أُذنیه ثم الثانیة ثم الثالثةمثل ذلك ثم أخذ بکفه الیمنی قبضة من ماء فصبها علی ناصیته فترکها تستن علی وجهه ثم غسل ذراعیه الی المرفقین ثلاثا ثلاثا ثم مسح رأسه وظهور أُذنیه ثم أدخل یدیه جمیعا فأخذحفنة من ماء فضرب بها علی رجله وفیها النعل ففتل بها ثم الأُخری مثل ذالك قال قلت: و فی النعلین قال: وفی النعلین قال: قلت وفی النعلین ، قال وفی النعلین ، قال: قلت وفی النعلین ، قال: وفی النعلین۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میرے پاس حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیشاب سے فارغ ہوکر تشریف لائے اور وضو کیلئے پانی منگایا۔ میں ایک چھوٹے برتن میں پانی لیکر آیا اور آپکے سامنے رکھ دیا تو مجھ سے فرمایا: اے ابن عباس! کیا میں تمہیں نہ دکھاؤں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کس طرح وضو فرماتے تھے۔ میں نے کہا کیوں نہیں۔ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ پھر آپنے اس لوٹے سے داہنے ہاتھ پر پانی ڈالا اور اسکو دھویا۔۔ پھر داہنے ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی بہایا۔ پھر دونوں ہاتھ دھوئے پھر کلی کی اور ناک مین پانی ڈالا۔ پھر دونوں ہاتھوں کو برتن میں ڈالکر ایک چلو پانی لیا اور اس سے اپنے چہرہ پر چھپاکا مارا۔ پھر دونوں انگوٹھوں کو کانوں کے اندر سامنے کے رخ پر پھیرا۔ پھر دوسری بار اور تیسری بار ایسا ہی کیا۔ پھر داہنے ہاتھ سے ایک چلو پانی پیشانی پر ڈالا اور اسکو چھوڑ دیا چہرہ پر بہتا ہوا۔ پھر دونوں ہاتھ کہنیوں تک تین تین بار دھوئے پھر سر اور کانوں کی پشت پر مسح کیا۔ پھر دونوں ہاتھ پانی میں ڈالکر ایک چلو بھر لیا اور اپنے پاؤں پر مارا اور پاؤں میں چپل

۳۸۱۔ السنن لابی داؤد ، الطهارة، ۱۶/۱

پہنے تھے۔ پھر دوسرے پاؤں پر اسی طرح مارا۔ میں نے کہا: جوتا پہنے پہنے، آپ نے فرمایا: جوتا پہنے پہنے، میں نے کہا: جوتا پہنے پہنے۔ آپ نے فرمایا: جوتا پہنے پہنے۔

﴿۱۸﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حضرت عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ تابعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا: کہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا وضو میں پاؤں دھونے پر اجماع ہے۔

۳۸۲۔ **عن** الربیع بنت معوذ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت: أتانی اِبن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فسألنی عن ھذا الحدیث ، یعنی حدیثھا الذی ذکرت أن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم توضأ وغسل رجلیہ فقال اِبن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما : اِن الناس أبو اِلا الغسل ولا أجد فی کتاب اللہ تعالیٰ اِلا المسح۔

حضرت ربیع بنت معوذ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میرے پاس حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے آکر اس حدیث کے بارے میں پوچھا جسکی وہ روایت کرتی تھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وضو کیا اور دونوں پاؤں دھوئے حضرت ابن عباس نے فرمایا: لوگ دھونے کے علاوہ کسی چیز کو مانتے ہی نہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ کی کتاب میں صرف مسح پاتا ہوں۔

﴿۱۹﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ہمارے لئے خود حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا یہ فرمان حجت ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین پاؤں دھونے کے علاوہ کسی چیز کو مانتے ہی نہیں۔ اور حق جماعت کے ساتھ ہے پھر یہ کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس قول مذکور کے خلاف ان سے ایک دوسرا قول ثابت۔

۳۸۳۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما أنہ قرأھا و أرجلکم بالنصب۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے وارجلکم کو نصب کے ساتھ پڑھا۔

۳۸۲۔ السنن لابن ماجہ، ۳۶/۱

۳۸۳۔ التفسیر لابن جریر ۷۲/۶

﴿۲۰﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

گویا حضرت ابن عباس نے فرمایا: کہ میں نے پاؤں دھونے کی طرف رجوع کرلیا ہے۔

۳۸٤۔ **عن** عطاء بن أبي رباح رضى الله تعالىٰ عنه قال: لم أر أحدا يمسح على القدمين۔

حضرت عطاء بن ابی رباح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے کسی کو پاؤں پر مسح کرتے نہیں دیکھا۔

﴿۲۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حضرت عطاء حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے خاص شاگرد ہیں تو لازمی بات ہے کہ حضرت عطاء کا قول حضرت ابن عباس کے رجوع پر دلالت کر رہا ہے لہٰذا حضرت ابن عباس سے اس مسئلہ میں رجوع ثابت ہو گیا جیسے متعہ کے بارے میں آپ نے رجوع کرلیا تھا اسی طرح ان تمام حضرات سے رجوع ثابت ہے جن سے مسح کا قول نقل کیا گیا ہے اور وہ مختصر سا گروہ ہے تو پاؤں کے دھونے پر اجماع کے منعقد ہونے میں کوئی شک نہیں جیسا کہ جلیل القدر کبیر الشان تابعی حضرت عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: واللہ الہادی۔

فتاوی رضویہ جدید ۱/۲۱۲ ۲۱۳

(۱۲) وضو میں اسراف نہ کرو

۳۸۵۔ **عن** عبد الله بن عمرو رضى الله تعالىٰ عنهما قال: ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم مر بسعد وهو يتوضأ فقال: مَا هٰذَا السَّرَفُ ؟ فقال: افى الوضوء اسراف ؟ قال: نَعَمْ وَاِنْ كُنْتَ عَلىٰ نَهْرٍ جَارٍ۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

۳۸٤۔ التفسير لابن جرير، ٧٢/٦

۳۸۵۔ السنن لابن ماجه، باب ما جاء فى كراهية التعدى فى الوضوء ٣٤/١

تلخيص لابن حجر، ١٠١/١ ☆ ارواء العليل، للالبانى، ١٧١/١

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت سعد کے پاس سے گزرے جب کہ وہ وضو کر رہے تھے۔ ارشاد فرمایا: یہ اسراف کیسا؟ عرض کیا۔ کیا وضو میں بھی اسراف ہوتا ہے۔ فرمایا: ہاں، اگر چہ تم نہر رواں پر بیٹھے وضو کر رہے ہو۔

۳۸۶۔ **عن** عبد الله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما قال: رأى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم رجلا يتوضأ فقال :لَاتَسْرِفْ لَاتَسْرِفْ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک شخص کو وضو کرتے ہوئے دیکھا تو فرمایا: اسراف نہ کر اسراف نہ کر۔

فتاوی رضویہ جدید ۱/۷۳۱

۳۸۷۔ **عن** اِبن شهاب الزهرى رضى الله تعالىٰ عنه مرسلا قال: رأى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم رجلا يتوضأ فقال: يَا عَبْدَ اللّٰهِ ! لَاتَسْرِفْ، قال: يانبى الله ! افى الوضوء اسراف؟ قال: نَعَمْ وَفِى كُلِّ شَىْءٍ اِسْرَافٌ۔

حضرت ابن شہاب زہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک شخص کو وضو کرتے ہوئے دیکھا تو فرمایا: اے اللہ کے بندے اسراف مت کر۔ انہوں نے عرض کی، یا رسول اللہ! کیا وضو میں بھی اسراف ہے؟ فرمایا: ہاں اور ہر شئی میں اسراف کو دخل ہے۔

۳۸۸۔ **عن** أبى نعامة رضى الله تعالىٰ عنه ان عبد الله بن مغفل رضى الله تعالىٰ عنه سمع اِبنه يزيد يقول : أللهم اِنى أسئلك القصر الأ بيض عن يمين الجنة اذا أدخلتها ، قال: يابنى ! سل الله الجنة و تعوذ به من النار فانى سمعت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يقول:اِنَّهٗ سَيَكُوْنُ فِى هٰذِهِ الْاُمَّةِ قَوْمٌ يَعْتَدُوْنَ فِى الطُّهُوْرِ وَ الدُّعَاءِ۔

۳۸۶۔ السنن لابن ماجه، الطهارة، ٣٤/١ ☆

۳۸۷۔ كنز العمال للمتقى، ٣٢٥/٩ ☆

۳۸۸۔ السنن لابى داؤد ، الطهارة، ١٣/١ ☆ السنن الكبرى للبيهقى، ١٩٧/١

ارواء الغليل للالبانى، ١٧١ ☆ اتحاف السادة للزبيدى، ٣٧٠/٢

التفسير للبغوى ، ٢٤١ ☆

حضرت ابونعامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے بیٹے یزید کو یہ دعا کرتے ہوئے سنا۔ اے اللہ! میں تجھ سے جنت کی داہنی جانب والا سفید محل مانگ رہا ہوں جبکہ تو مجھے جنت میں داخل فرمائے۔ آپ نے فرمایا: اے میرے بیٹے! اللہ تعالیٰ سے جنت مانگ اور جہنم سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہکیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا۔ بیشک عنقریب اس امت میں وہ لوگ ہونگے کہ طہارت اور دعا میں حد سے بڑھ جائیں گے۔

۳۸۹۔ **عن** أنس بن مالك رضي الله تعالیٰ عنه قال: لاخير في صب الكثير في الوضوء وإنه من الشيطان۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وضو میں بہت سا پانی بہانے میں کچھ خیر نہیں۔ اور وہ شیطان کی طرف سے ہے۔ فتاوی رضویہ جدید ۷۳۲/۱

﴿۲۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

نفی خیر اپنے معنی لغوی پر اگر چہ مباح سے بھی ممکن کہ جب طرفین برابر ہیں تو کسی میں نہ خیر نہ شر۔

مگر نظر دقیق 'لیس بخیر، اور لا خیر فیه، میں فرق کرتی ہے مباح ضرور نہ خیر نہ شر مگر اسکے فعل پر مواخذہ نہیں اور مواخذہ نہ ہونا خود خیر کثیر و نفع عظیم ہے۔ تو لا خیر فیه ، کا وہیں اطلاق ہوگا جہاں شر حاصل ہے۔ فتاوی رضویہ جدید ۷۳۳/۱

(۱۳) وضو میں وسوسہ شیطان کی طرف سے ہے

۳۹۰۔ **عن** أبي بن كعب رضي الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول صلى الله تعالیٰ عليه وسلم: اِنَّ لِلْوُضُوْءِ شَيْطَانًا يُقَالُ لَهٗ وَلَهَانَ فَاتَّقُوْا وَسْوَاسَ الْمَاءِ۔

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

۳۸۹۔ كنز العمال للمتقي، ۳۲۷/۹ ☆ تاريخ اصفهان لابي نعيم، ۱۲/۲

الكامل لابن عدي، ۳۸۷/۳ ☆

۳۹۰۔ السنن لابن ماجه، الطهارة، ۳٤/۱ ☆ السنن الكبرى للبيهقي، ۱۹۷/۱

تلخيص الحبير لابن حجر ۱۰۱/۱ ☆ اتحاف السادة للزبيدي، ۲۸۸/۷

وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک وضو کیلئے ایک شیطان ہے جسکا نام ولہان ہے تو پانی کے وسواس سے بچو۔ فتاوی رضویہ جدید ۱/۷۳۲

(۱۴) وضو کے بعد رومالی پر چھینٹے دینا

۳۹۱۔ **عن** أسامة بن زيد رضى الله تعالىٰ عنهما عن ابيه قال: ان جبرئيل عليه السلا م أتى النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فى أول ما أوحى اليه فأراه الوضوء والصلوٰة، فلما فرغ من الوضو ء أخذ غرفة من ماء فنضح بها فرجه۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے وہ اپنے والد زید بن حارثہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں پہلی وحی لیکر حاضر ہوئے۔ تو وضو کر کے اور نماز پڑھ کے دکھائی۔ جب وضو سے فارغ ہوئے تو ایک چلو پانی لیکر رومالی پر چھڑکا۔ ۱۲م فتاوی رضویہ ۲/۲۱۴

۳۹۲۔ **عن** أبى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: جَاءَ نِى جِبْرَئِيْلُ فَقَالَ : يَا مُحَمَّدُ ! اِذَا تَوَضَّأتَ فَانْتَضِحْ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے پاس جبرئیل علیہ السلام آئے اور کہا: اے محمد! صلی اللہ علیک وسلم، جب آپ وضو کریں تو چھینٹا دے لیا کریں۔

۳۹۳۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : عَشْرٌمِنَ الْفِطْرَةِ، قَصُّ الشَّارِبِ وَاِعْفَاءُ اللُّحىٰ

٣٩١۔ المسند لاحمد بن حنبل ٣/٤١٠ ☆ السنن لابن ماجه، ١/٣٦

٣٩٢۔ الجامع للترمذى، الطهارة، ١/٩ ☆ العلل المتناهية، ١/٣٥٦

٣٩٣۔ الصحيح لمسلم، الطهارة، ١/١٢٩ ☆ المصنف لابن ابى شيبة، ١/١٩٥
السنن لابن ماجه، ١/٢٥ ☆ السنن للدار قطنى، ١/٩٥
السنن الكبرى للبيهقى، ١/٣٦ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ٦/١٢٧
المسند لابى عوانة، ١/١٩١ ☆ مشكل الآثار للطحاوى، ١/٢٩٧
شرح السنة للبغوى، ١/٣٩٨ ☆ اتحاف السادة للزبيدى، ٢/٣٥٠
الدر المنثور للسيوطى، ١/١١٢ ☆ كنز العمال للمتقى، ١٧٢٣٤، ٦/٦٥٤
نصب الراية، للزيلعى، ١/٧٦ ☆

وَالسِّوَاكُ وَاِسْتِنْشَاقُ الْمَاءِ وَقَصُّ الْاَظْفَارِ وَغَسْلُ الْبَرَاجِمِ وَنَتْفُ الْاِبِطِ وَحَلْقُ الْعَانَةِ وَانْتِقَاصُ الْمَاءِ ، قَالَ زَكَرِيَّا: قال مصعب : ونسيت العاشرة إلا أن تكون المضمضة

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دس باتیں قدیم زمانہ سے انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی سنت ہیں۔ لبیں کترنا، داڑھی بڑھانا، مسواک کرنا، وضو وغسل میں پانی سونگھ کر اوپر چڑھانا، ناخن تراشنا، انگلیوں کے جوڑ (یعنی جہاں میل جمع ہونے کا محل ہے) دھونا، بغل کے بال صاف کرنا، زیر ناف بال مونڈنا، شرمگاہ پر پانی ڈالنا، راوی حضرت زکریا نے کہا کہ حضرت مصعب اس حدیث کی بابت فرماتے کہ میں دسویں چیز بھول گیا۔ شاید کلی ہو۔

﴿۲۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام قاضی عیاض پھر امام نووی قدس سرہما نے استظہار فرمایا کہ غالبا دسویں ختنہ ہو کہ دوسری حدیث میں ختنہ بھی خصال فطرت سے شمار کرایا۔

۳۹۴۔ **عن** أبی هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال:قال رسول صلى الله تعالىٰ عليه وسلم :اَلْفِطْرَةُ خَمْسٌ، اَلْاِخْتِتَانُ وَالْاِسْتِحْدَادُ وَقَصُّ الشَّارِبِ و تَقْلِيْمُ الْاَظْفَارِ وَنَتْفُ الْاِبِطِ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانچ چیزیں انبیائے کرام علیہم الصلوۃ والسلام کی سنت قدیمہ سے ہیں۔ ختنہ اور استرہ لینا۔ لبیں اور ناخن ترشوانا اور بغل کے بال دور کرنا۔

﴿۲۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ایک حدیث میں کلی کو بھی خصال فطرت سے گنا ہے۔

۳۹۵۔ **عن** عمار بن ياسر رضى الله تعالىٰ عنهما قال :قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اِنَّ مِنَ الْفِطْرَةِ الْمَضْمَضَةَ وَالْاِسْتِنْشَاقَ وَالْاِنْتِضَاحُ بِالْمَاءِ وَ

۳۹۴۔ الصحيح لمسلم ، الطهارة، ۱۲۹/۱ ☆ السنن الكبرى للبيهقى، ۱٤۹/۱
كنز العمال للمتقى، ، ۱۷۲۳۲، ٦٥٤/٦ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۲۲۹/۲
المصنف لابن ابى شيبة، ۱۹٥/۱ ☆ فتح البارى للعسقلانى، ۳۳٤/۱۰
۳۹۵۔ السنن لابى داؤد ، الطهارة، ۸/۱ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ۲٦٤/٤

الاِخْتِتَان۔

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک انبیائے کرام کی سنت قدیمہ سے کلی کرنا، ناک میں پانی ڈالنا، رومال پر چھینٹا دینا اور ختنہ کرانا ہے۔

﴿۲۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

شرمگاہ پر پانی ڈالنے کی علماء نے دو تفسیریں کی ہیں۔ ایک استنجاء، دوسرے وہی چھینٹا، اسکی موید یہی روایت ہے کہ اس میں بجائے ''انتقاص الماء،، لفظ ''الانتضاح،، آیا ہے۔ جمہور علماء نے فرمایا: انتضاح وہی چھینٹا ہے۔

اور یہاں سے ظاہر ہوا کہ یہ چھینٹا خاص اہل وسوسہ کیلئے نہیں بلکہ سب کیلئے سنت ہے کہ انبیائے کرام علیہم الصلوۃ والسلام سے وسوسہ کو کیا علاقہ۔ قال تبارك و تعالیٰ ان عبادی لیس لك علیهم سلطان ،،

بے شک میرے بندوں پر تیرا غلبہ اور تسلط نہیں ہوسکتا۔

فتاوی رضویہ جدید ۱/۷۷۶

٣٩٦۔ **عن** سفيان بن الحكم أو الحكم بن سفيان الثقفي رضي الله تعالىٰ عنه قال: كان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اذا بال يتوضأ وينتضح۔

حضرت سفیان بن حکم یا حکم بن سفیان ثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب پیشاب فرماتے تو وضو فرماتے اور شرمگاہ اقدس پر چھینٹا دیتے۔

٣٩٧۔ **عن** جابر بن عبد الله رضي الله تعالىٰ عنه قال: توضأ رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فنضح فرجه۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وضو فرما کر ستر مبارک پر چھینٹا دیا۔

٣٩٦۔ السنن لابی داؤد، الطہارۃ، ١/٢٢

٣٩٧۔ السنن لابن ماجه، الطهارة، ١/٣٦

٣٩٨۔ **عن** زید بن حارثۃ رضی اللہ تعالیٰ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: عَلَّمَنِی جِبْرَئِیْلُ عَلیہِ السَّلَامُ الْوُضُوءَ وَأَمَرَنِی اَنْ اَنْضَحَ تَحْتَ ثَوْبِی لِمَا یَخْرُجُ مِنَ الْبَوْلِ بَعْدَ الْوُضُوْءِ۔

حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے جبرئیل علیہ السلام نے وضو کی تعلیم دی اور بتایا کہ زیر جامہ پانی چھڑکوں اس خدشہ کو ختم کرنے کیلئے کہ وضو کے بعد کوئی قطرہ نکلا ہو۔

٣٩٩۔ **عن** أبی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: جَاءَنِی جِبْرَئِیْلُ عَلَیْہِ السَّلَامُ فَقَالَ: یَا مُحَمَّدُ! اِذَا تَوَضَّأْتَ فَانْتَضِحْ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے پاس جبرئیل امین علیہ الصلوۃ والتسلیم حاضر ہوئے تو عرض کیا: یارسول اللہ! آپ جب وضو فرمائیں تو چھنٹا دے لیا کریں۔

﴿۲۷﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

جبرئیل علیہ السلام کا اپنی صورت مثالیہ کے ستر پر پانی چھڑکنا۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور طریقہ وضو عرض کرنے کیلئے تھا اور حضور کا فعل اقدس تعلیم امت کیلئے۔

معہذا اس میں اقویا کیلئے جن کو برودت مثانہ کا عارضہ نہ ہو ایک نفع اور بھی ہے کہ شرمگاہ پر سرد پانی پڑنے سے اس میں تکاثف واستمساک پیدا ہو کر قطرہ موقوف ہو جاتا ہے۔ کما ارشد الیہ حدیث زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ فتاوی رضویہ جدید ۷۷۸/۱

٤٠٠۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: اذا وجدت شیأ من البلۃ فانضحہ ما یلیہ من ثوبک بالماء ثم قل ہو من الماء قال حماد: قال لی سعید بن جبیر: انضحہ بالماء ثم اذا وجدتہ فقل ہو من الماء، قال محمد: ولہذا

٣٩٨۔ السنن لابن ماجہ، الطہارۃ، ٣٦/١ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ٤٢٩/٢
السلسلۃ الصحیحۃ للالبانی ٥٢٠/٢ ☆

٣٩٩۔ الجامع للترمذی، الطہارۃ، ٩/١ ☆ السنن لابن ماجہ، الطہارۃ، ٣٦/١
اتحاف السادۃ للزبیدی، ٤٢٩/٢ ☆

٤٠٠۔ کتاب الآثار لمحمد، ☆

نا خذ اذا کان کثر ذالك من الانسان وهو قول أبی حنیفة۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ تری پاؤ تو شرمگاہ اور وہاں کے کپڑے پر چھینٹا دے لیا کرو پھر شبہ گزرے تو خیال کرو کہ پانی کا اثر ہے۔ امام حماد نے فرمایا: کہ ایسا ہی سعید بن جبیر نے مجھ سے فرمایا: امام محمد فرماتے ہیں ہم اسی کو اختیار کرتے ہیں۔ جب آدمی کو شبہ زیادہ ہوا کرے تو یہی طریقہ برتتے۔ اور یہی قول امام اعظم کا ہے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔ فتاوی رضویہ ۱/۸۷۷

﴿۲۸﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مگر یہاں اولا: یہ ملحوظ رہے کہ مقصود نفی وسوسہ ہے نہ ابطال حقیقت، تو جسے قطرہ اترنے کا یقین ہو جائے وہ پانی پر حوالہ نہیں کر سکتا۔ یونہی جسے معاذ اللہ سلسل البول کا عارضہ ہوا سے یہ چھینٹا مفید نہیں بلکہ بسا اوقات مضر ہے کہ پانی کی تری سے نجاست بڑھ جائے گی۔

ثانیا: سفید کپڑا پانی پڑنے سے بدن پر چپکنے سے بے حجابی لاتا ہے۔ اس کا خیال فرض ہے۔

ثالثا: یہ حیلہ اسی وقت تک نافع ہے کہ چھڑکا ہوا پانی خشک نہ ہو گیا ہو۔ ورنہ اس پر حوالہ نہیں کر سکیں گے۔ فتاوی رضویہ جدید ۱/۸۷۷

(۱۵) کامل طہارت کے بعد نماز کی فضیلت

۴۰۱۔ **عن** عقبة بن عامر رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَامِنْ مُسْلِمٍ یَتَوَضَّأُ فَیُسْبِغُ الْوُضُوْءَ ثُمَّ یَقُوْمُ فِی صَلٰوتِهٖ فَیَعْلَمُ مَا یَقُوْلُ اِلَّا انْفَتَلَ کَیَوْمٍ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ مِنَ الْخَطَایَا لَیْسَ عَلَیْهِ ذَنْبٌ۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی مسلمان ایسا نہیں جو کامل وضو کر کے پھر نماز کیلئے کھڑا ہو اور نماز میں پڑھی جانے والی چیزیں جانتا ہو مگر اس حال میں واپس ہوا جیسے آج ہی گناہوں سے پاک اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا کہ گناہ کا شائبہ تک نہیں۔

۴۰۱۔ المستدرك للحاکم، ۲/۳۹۹ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۱/۱۵۷

٤٠٢۔ **عن** عمر بن علية رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا تَوَضَّأَ فَغَسَلَ يَدَيْهِ خَرَجَتْ خَطَايَا مِنْ يَدَيْهِ (الىٰ ان قال) فَاِنْ هُوَ قَامَ فَصَلّٰى فَحَمِدَ اللّٰهَ وَ اَثْنٰى عَلَيْهِ وَ مَجَّدَهٗ بِالَّذِىْ هُوَ لَهٗ اَهْلٌ وَ فَرَّغَ قَلْبَهٗ لِلّٰهِ تَعَالٰى اِلَّا انْصَرَفَ مِنْ خَطِيْئَتِهٖ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ۔

حضرت عمر بن علیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک بندہ جب وضو کرے اور ہاتھوں کو دھوئے تو گناہ اسکے ہاتھوں سے جھڑتے ہیں (یہاں تک کہ فرمایا) پھر اس نے کھڑے ہوکر نماز پڑھی اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا اور بڑائی بیان کی جو اسکی شان کے لائق ہے اور اسکا دل اللہ تعالیٰ کی یاد میں مشغول رہا مگر وہ اس حال میں واپس ہوا جیسے آج ہی بے گناہ اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا۔

٤٠٢۔ كنز العمال للمتقى، ١٨٩٩٥، ٣٠٤/٧ ☆

۶۔ تیمّم

(۱) آیت تیمّم کا واقعۂ نزول

۴۰۳۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : خرجنا مع رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فى بعض أسفاره حتى اذا كنا با لبيد اء أو بذا ت الجيش انقطع عقدى ، فأقام رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم على التماسه وأقام الناس معه ، وليسوا على ماء وليس معهم ماء ، فأتى الناس الى أبى بكر الصديق فقالوا : ألا ترى ماصنعت عائشة ، أقامت برسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم والناس ليسوا علىٰ ماء وليس معهم ماء ، فجاء أبو بكر و رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم واضع راسه على فخذ ى قد نام فقال : حبست رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم والناس ليسو ا علىٰ ماء وليس معهم ماء ، فقالت عائشة : فعاتبنى أبو بكر وقال ما شاء الله تعالىٰ أن يقول وجعل يطعننى بيده فى خاصرتى فلا يمنعنى من التحرك إلا مكان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم علىٰ فخذى ، فقام رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم حين أصبح على غيرماء فأنزل الله تعالىٰ عز وجل آية التيمم فتيمموا فقال أسيد بن حضير ، ما هى بأول بر كتكم يا ال أبى بكر قالت: فبعثنا البعير الذى كنت عليه أصبنا العقد تحته۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں نکلے۔ تو جب ہم مقام بیداء میں یا ذات جیش میں پہونچے تو میرا ہار گم ہوگیا۔ تو حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس ہار کو تلاش کرنے کیلئے قیام فرمایا تو ساتھ کے تمام صحابہ کرام بھی وہیں ٹھہر گئے۔ اس وقت نہ لوگوں کے پاس پانی تھا اور نہ اس مقام پر پانی کا کہیں پتہ ونشاں۔ لوگ پریشان ہوکر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت حاضر ہوئے اور عرض کرنے لگے کیا آپ نہیں دیکھ رہے ہیں کہ حضرت عائشہ نے کیا کر رکھا ہے کہ سرکار اور تمام لوگوں کو اس حال میں روک رکھا ہے کہ نہ یہاں کہیں

۴۰۳۔ الصحیح لمسلم ، الطہارۃ، ۱/۱۶۰ ☆ الجامع الصحیح للبخاری، التیمم ، ۱/۴۸
المسند لابی عوانۃ، ۱/۳۰۲ ☆

پانی ہے اور نہ لوگوں کے پاس۔ تو حضرت ابوبکر صدیق میرے پاس اس وقت آئے جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے زانو پر سر رکھے آرام فرما تھے۔ مجھ سے فرمانے لگے اے عائشہ! تم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو روک رکھا ہے اور لوگ پریشان ہیں کہ نہ انکے پاس پانی ہے اور نہ یہاں کہیں پانی کا پتہ۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں: مجھے جو کچھ بھی کہہ سکتے تھے سخت سست کہا اور اپنے ہاتھ سے میری کوکھ میں کونچے مارے میرے زانو پر سرکار کا سر تھا اس لئے میں ہل نہ سکی۔ سرکار صبح کے وقت بیدار ہوئے اس حال میں کہ پانی نہیں تھا۔ تو اللہ تعالیٰ نے آیت تیمم نازل فرمائی۔ چنانچہ سب نے تیمم کرکے نماز پڑھی۔ حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اے آل ابی بکر! یہ تمہاری پہلی برکت نہیں (بلکہ اس جیسی دوسری تمہارے صدقے میں پہلے بھی حاصل ہوچکی ہیں) حضرت عائشہ فرماتی ہیں: پھر جب ہم نے اپنا اونٹ اٹھایا تو اسکے نیچے ہار مل گیا۔ ۱۲م

(۲) تیمّم میں دو فرض ہیں

٤٠٤۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: أَلتَّيَمُّمُ ضَرْبَةٌ لِلْوَجْهِ وَضَرْبَةٌ لِلذِّرَاعَيْنِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تیمم ایک ضرب چہرے کیلئے ہے اور ایک ضرب کہنیوں تک کلائیوں کیلئے۔ فتاوی رضویہ جدید ۳۳۴/۳

٤٠٥۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: أَلتَّيَمُّمُ ضَرْبَتَانِ، ضَرْبَةٌ لِلْوَجْهِ وَضَرْبَةٌ لِلْيَدَيْنِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تیمم دو ضربیں ہیں۔ ایک ضرب چہرے کیلئے اور دوسری ضرب ہاتھوں کے لئے کہنیوں تک۔ فتاوی رضویہ جدید ۳۳۴/۳

٤٠٤۔ السنن للدار قطنی، ١/١٨١ ☆ نصب الرایة، للزیلعی، ١/١٥١
المستدرك للحاکم، الطهارة، ١/٢٨٨ ☆
٤٠٥۔ المستدرك للحاکم، الطهارة، ١/٢٨٨ ☆ السنن للدار قطنی، ١/١٨

٤٠٦۔ **عن** عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اِنَّمَا کَانَ یَکْفِیْکَ اَنْ تَضْرِبَ بِیَدَیْکَ اِلَی الْاَرْضِ وَتَمْسَحَ بِہِمَا وَجْہَکَ وَکَفَّیْکَ۔

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ مجھ سے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے لئے یہ کافی تھا کہ تم اپنے دونوں ہاتھوں کو زمین پر مارتے پھر پھونک دیتے پھر ان سے اپنے چہرے اور ہاتھوں کا مسح کرتے۔

٤٠٧۔ **عن** اُم المؤمنین عائشۃ الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت: قال رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اَلتَّیَمُّمُ ضَرْبَتَانِ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تیمم کیلئے دو مرتبہ زمین پر ہاتھ مارنا ہے۔

فتاوی رضویہ جدید ۳/۳۴۴

(۳) مٹی سے پاکی حاصل کرو

٤٠٨۔ **عن** سلمان الفارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: تَمَسَّحُوا بِالْاَرْضِ فَاِنَّہَا بِکُمْ بَرَّۃٌ۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: زمین سے مسح کرو۔ کیونکہ یہ تمہارے ساتھ نیک سلوک کرنے والی ہے۔

فتاوی رضویہ جدید ۳/۳۶۳

٤٠٦۔ الجامع الصحیح للبخاری، التیمم، ١/ ٥٠ ☆ السنن لابن ماجہ، الطہارۃ، ١/ ٤٣
الجامع للترمذی، الطہارۃ ١/ ٢١ ☆ السنن لابی داؤد الطہارۃ ١/ ٤٧
الصحیح لمسلم، الطہارۃ، ١/ ١٦١ ☆
٤٠٧۔ کشف الاستار عن زوائد البزار، ١/ ١٥٩ ☆
٤٠٨۔ المعجم الصغیر للطبرانی، ١/ ١٤٨ ☆

۷۔ نواقض وضو

(۱) ریح خارج ہونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے

٤٠٩۔ **عن** أبي هريرة رضي الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: لَا وُضُوْءَ اِلَّا مِنْ صَوْتٍ اَوْ رِيْحٍ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وضو آواز ریح یا ہوا کی بو سے ہے۔

٤١٠۔ **عن** عبد الله بن زيدبن عاصم رضي الله تعالىٰ عنه قال: شكى الى النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم الرجل يخيل اليه انه يجد الشيء في الصلوٰة قال: لَاتَنْصَرِفْ حَتّٰى تَسْمَعَ صَوْتًا اَوْ تَجِدَ رِيْحًا۔

حضرت عبد اللہ بن زید بن عاصم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نماز میں محسوس کرتا ہوں کہ کچھ خارج ہوا۔ آپ نے فرمایا: تو اس وقت تک نماز کو نہ چھوڑے یہاں تک کہ تو آواز سنے یا ہوا کی بو آئے۔ فتاویٰ رضویہ جدید ۷۷۳/۱

(۲) اونگھنے کے بعد وضو مستحب

٤١١۔ **عن** عبدالله بن عمر رضي الله تعالىٰ عنهما قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: اِذَا نَعِسَ اَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَلْيَتَوَضَّأْ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی جمعہ کے دن اونگھے تو چاہئے کہ وضو کرے۔ شمائم العنبر ۸

٤٠٩۔ الجامع للترمذي، الطهارة، ١١١ ☆ السنن لابن ماجه، الطهارة، ٣٩/١
المسند لاحمد بن حنبل، ٤٧١/٢ ☆ السنن الكبرى للبيهقي، ٢١٧/١
شرح السنة للبغوي، ٣٩٧/١ ☆ تلخيص الحبير لابن حجر، ١١٧/١
الصحيح لابن خزيمة، ٢٧ ☆ السنن للنسائي، الطهارة، ٢٠/١
٤١٠۔ الصحيح لمسلم، الطهارة، ١٥٨/١ ☆ تاريخ بغداد للخطيب، ٤١٤/٣
٤١١۔ جزء القرأة للبخاري، ☆

(۳)شرمگاہ چھونے کے بعد وضو مستحب

۴۱۲۔ **عن** زيد بن خالد رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: إِذَا مَسَّ أَحَدُ كُم فَرجَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ۔

حضرت زید بن خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنی شرمگاہ کو چھوئے تو چاہئے کہ وضو کرے۔

شمائم العنبر ۸

(۴)ریح کے شبہ سے وضو نہیں جاتا

۴۱۳۔ **عن** أبى سعيد الخدرى رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله تعالىٰ عليه وسلم: إِنَّ الشَّيطَانَ لَيَأتِيَ أَحَدَ كُم وَهُوَ فِي صَلوٰتِهِ فَيَاخُذُ بِشَعرَةٍ مِنْ دُبُرِهٖ فَيَمُدُّ هَا فَيَرٰى أَنَّهٗ قَدْ أَحدَثَ فَلَا يَنْصَرِ فُ حَتّٰى يَسْمَعَ صَوْتًا أَوْ يَجِدَ رِيْحًا۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شیطان تم میں سے کسی کے پاس آتا ہے اور وہ حالت نماز میں ہوتا ہے۔ پھر وہ اسکی دبر کا کوئی بال کھینچتا ہے تو اسکو محسوس ہوتا ہے کہ وہ بے وضو ہو گیا ہے حالانکہ ایسا نہیں تو اگر کسی کے ساتھ یہ معاملہ ہو تو وہ نماز نہ توڑے تاوقتیکہ آواز یا بدبو محسوس نہ کرے۔

۴۱۴۔ **عن** عبد الله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال: قال: رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: يَأتِي أَحَدَكُمُ الشَّيطَانُ فِي الصَّلٰوةِ فَيَنْفُخُ فِي مِقْعَدَتِهٖ فَيُخَيَّلُ أَنَّهٗ أَحدَثَ وَلَمْ يُحدِثُ، فَإِذَا وَجَدَ ذٰلِكَ فَلَا يَنْصَرِفُ حَتّٰى يَسْمَعَ صَوْتًا أَوْ يَجِدَ رِيْحًا۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے پاس نماز میں شیطان آتا ہے اور مقعد میں پھونک مارتا ہے۔ تو خیال ہوتا ہے کہ بے وضو ہو گیا حالانکہ ایسا نہیں۔ تو اگر کسی کو یہ معاملہ پیش آئے تو وہ نماز

۴۱۴۔ الجامع الصحيح للبخارى، الوضوء ۱/ ۳۰ ☆ الصحيح لمسلم، الطهارة، ۱/۱۵۸
فتح البارى لعسقلانى، ۱/۲۳۸ ☆ السنن للنسائى، الوضو من الريح، ۱/ ۲۰
الصحيح لابن خزيمة ۲۵ ☆ السنن لابن ماجه، الطهارة، ۱/۳۹
المسند لابى عوانة، ۱/۲۶۷ ☆ السنن الكبرى للبيهقى ۲/۵۴

نہ توڑے تاوقتیکہ آواز یا بو محسوس نہ کرے۔

۴۱۵۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَنْ خُيِّلَ لَهٗ فِي صَلوتِهٖ اَنَّهٗ قَدْ أَحْدَثَ فَلَا يَنْصَرِفَنَّ حَتّٰى يَسْمَعَ صَوْتًا اَوْ يَجِدَ رِيْحًا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جسکو نماز میں یہ خیال آئے کہ وہ بے وضو ہو گیا ہے تو جب تک آواز نہ سنے یا بو نہ سونگھے نماز نہ توڑے۔

۴۱۶۔ **عن** عبد الله بن مسعو د رضی الله تعالیٰ عنه قال: ان الشيطان يطيف باحدكم فی الصلوة ليقطع عليه صلوته فاذا اعياه ان ينصرف نفخ فی دبره يريه انه قد احدث فلا ينصرفن احدكم حتی يجد ريحا او يسمع صوتا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب تم میں سے کوئی نماز پڑھتا ہے تو شیطان اسکے گرد چکر لگاتا ہے تاکہ اسکی نماز خراب کردے۔ جب تھک جاتا ہے تو اسکی دبر میں پھونک مارتا ہے تاکہ اسکو بے وضو ہونے کا وہم ہو جائے۔ تو تم میں سے کوئی شخص اپنی نماز اس وقت تک نہ توڑے جب تک کہ آواز نہ سنے یا بو نہ پائے۔

۴۱۷۔ **عن** عبد الله بن مسعو د رضی الله تعالیٰ عنه قال: ان الشيطان يطيف باحدكم حتی ياتی أحدكم وهو فی الصلوة فينفخ فی دبره و يبل إحليله ثم يقول: قد أحدثت فلا ينصرفن أحدكم حتی يجد ريحا و يسمع صوتا ويجد بللا

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ شیطان تم میں سے کسی کے گرد چکر لگاتا ہے یہاں تک کہ وہ نماز میں آتا ہے اور اسکی دبر میں پھونک مارتا ہے اور اسکے ذکر کے سوراخ کو تر کرتا ہے اور اس سے کہتا ہے تو بے وضو ہو گیا۔ تو تم اپنی نماز اس وقت تک نہ توڑنا جب تک آواز نہ سن لو یا بو نہ سونگھ لو۔ یا تری نہ پاؤ۔

۴۱۵۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۴۱/۱۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۳۴/۹

۴۱۶۔ المنصنف لعبد الرزاق، ۱۴۱/۱

۴۱۷۔ مصنف لعبد الرزاق، ۱۴۱/۱

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ان حدیثوں کا حاصل یہ ہے کہ شیطان نماز میں دھوکا دینے کیلئے کبھی انسان کی شرمگاہ پر آگے سے تھوکتا ہے کہ اس سے قطرہ آنے کا گمان ہوتا ہے۔ کبھی پیچھے پھونکتا ہے یا بال کھینچتا ہے کہ ریح خارج ہونے کا خیال گزرتا ہے۔ اس پر حکم ہوا کہ نماز سے نہ پھرو جب تک تری یا آواز یا بونہ پاؤ۔ یعنی جب تک وقوع حدث پر یقین نہ ہووے۔

ہمارے امام اعظم کے شاگرد جلیل سیدنا حضرت عبداللہ بن مبارک فرماتے ہیں: اذا شك في الحدث فانه لا يجب عليه الوضوء حتى يستيقن استيقانا يقدر ان يحلف عليه

ترمذی شریف ۱/۱۲

جب حدث میں شک ہو تو وضو واجب نہیں یہاں تک کہ یقین کامل ہو کہ قسم کھا سکے۔ یعنی یقین ایسا درکار ہے جس پر قسم کھا سکے کہ ضرور حدث ہوا۔ اور جب قسم کھاتے ہچکچائے تو معلوم ہوا کہ معلوم نہیں مشکوک ہے۔ اور شک کا اعتبار نہیں کہ طہارت پر یقین تھا۔ اور یقین شک سے نہیں جاتا۔ اسی لئے سنت ہوا کہ وضو کے بعد ایک چھینٹا رومالی یا تہبند ہو تو اسکے اندرونی حصہ پر جو بدن کے قریب ہے دے لیا کرے۔ پھر اگر قطرہ کا شبہ ہو تو خیال کرلیں کہ پانی جو چھڑکا تھا اسکا اثر ہے۔

(۵) شیطانی وسوسہ سے وضو نہیں ٹوٹتا

۴۱۸۔ **عن** أبي سعيد الخدري رضي الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : إِذَا جَاءَ أَحَدَكُمُ الشَّيْطَانُ فَقَالَ : إِنَّكَ أَحْدَثْتَ فَلْيَقُلْ إِنَّكَ كَذِبْتَ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں کسی کے پاس آکر شیطان وسوسہ ڈالے کہ تیرا وضو جاتا رہا تو فوراً جواب دے کہ تو جھوٹا ہے۔ (اور اگر مثلاً نماز میں ہے تو دل ہی میں کہے)۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مطلب وہی ہے کہ وسوسہ کی طرف التفات نہ کرے اور سیدھا جواب دے کہ خبیث تو

۴۱۸۔ المستدرك للحاكم، ۱/۱۳٤　☆　موارد الظمئان للهيثمي، ۷۳

جھوٹا ہے۔

اقول: حالتیں تین ہوتی ہیں۔

(۱) یہ کہ عدو کا وسوسہ مان لیا۔ اس پر عمل کیا۔ یہ تو اس ملعون کی عین مراد ہے اور جب یہ ماننے لگا تو وہ کیا ایک ہی بار وسوسہ ڈال کر تھک رہے گا۔ حاشا۔ وہ ملعون آٹھ پہر اسکی تاک میں ہے۔ جتنا جتنا یہ مانتا جائیگا وہ اس کا سلسلہ بڑھاتا جائیگا۔ یہاں تک کہ نتیجہ یہ ہوگا کہ دو دو پہر کامل دریا میں غوطے لگا کر بھی یہ ہی گمان ہوگا کہ سر نہ دھلا۔

(۲) یہ کہ اسکی ماننے تو نہیں مگر اسکے ساتھ بحث ونزاع میں مصروف ہو جائے۔ یہ بھی اسکے مقصد ناپاک کا حصول ہے کہ اسکی غرض تو یہ ہی تھی کہ یہ اپنی عبادت سے غافل ہو کر کسی دوسرے جھگڑے میں پڑ جائے اور پھر اس حیص بیص میں پڑ کر ممکن ہے کہ خبیث غالب آئے اور صورت ثانیہ صورت اولی کی طرف عود کر جائے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ

(۳) لہذا نجات اسی تیسری صورت میں ہے جو ہمارے نبی کریم حکیم علیم رؤف رحیم علیہ وعلی آلہ افضل الصلوۃ والتسلیم نے تعلیم فرمائی۔ کو فوراً اتنا کہکر الگ ہو جاؤ کہ خبیث تو جھوٹا ہے۔ یعنی یہ نہیں کہ صرف اس معنی کا تصور کر لیا۔ کہ یہ کافی نہ ہوگا۔ بلکہ دل میں جمالے کہ ملعون تو جھوٹا ہے۔ یعنی پھر اسکی طرف التفات اور اس سے بحث کی کیا حاجت۔

فتاوی رضویہ جدید ۱/۷۸۰

۴۱۹۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسو ل الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم: إِذَا وَجَدَ أَحَدُکُمْ فِی بَطَنِهِ شَيْأً فَا شْکَلَ عَلَيْهِ، أَخَرَجَ مِنْهُ شَیْءٌ اَمْ لَا، فَلاَ يَخْرُجَنَّ مِنَ الْمَسْجِدَ حَتّٰی يَسْمَعَ صَوْتًا اَوْيَجِدَ رِيْحًا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر کوئی شخص اپنے پیٹ میں گڑبڑ محسوس کرے اور اسکو شک ہو کہ آیا اس سے کوئی چیز خارج ہوئی یا نہیں۔ تو وہ مسجد سے اس وقت تک نہ نکلے جب تک کہ آواز نہ سنے یا بو

۴۱۸۔ المستدرك للحاكم، ۱/۱۳۴ ☆ موارد الظمئان للهيثمی، ۷۳

۴۱۹۔ الصحيح لمسلم، الطهارة، ۱/۱۵۸ ☆ السنن الكبری للبيهقی، ۱/۱۱۷

الصحيح لابن خزيمة، ۲۸۲۴ ☆ تلخيص الحبير لابن حجر، ۱/۱۲۷

فتح الباری للعسقلانی ۱/۲۳۸ ☆

محسوس نہ کرے۔ فتاویٰ رضویہ جدید ۱/۲/۷۷

(۶) سجدہ میں نیند ناقض وضو نہیں

۴۲۰۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: لَيْسَ عَلَى مَنْ نَامَ سَاجِدًا وُضُوْءٌ حَتّٰى يَضْطَجِعَ فَاِنَّهٗ اِذَا اِضْطَجَعَ اِسْتَرْخَتْ مَفَاصِلُهٗ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو سجدہ میں سو گیا اس پر وضو نہیں جب تک کہ لیٹ نہ جائے۔ کیونکہ جب لیٹے گا تو جوڑ ڈھیلے پڑ جائیں گے۔

۴۲۱۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: كان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یسجد و ینام وینفخ ثم یقوم فیصلی ولا یتوضأ فقلت له صلیت ولم تتوضأ وقد نمت فقال: اِنَّمَا الْوُضُوْءُ عَلٰى مَنْ نَامَ مُضْطَجِعًا، فَاِنَّهٗ اِذَا اضْطَجَعَ اِسْتَرْخَتْ مَفَاصِلُهٗ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سجدہ میں سو جاتے یہاں تک کہ خراٹوں کی آواز سنائی دیتی اس کے باوجود کھڑے ہو کر نماز پڑھتے اور وضو نہیں فرماتے۔ میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! آپ نے نماز پڑھی لیکن وضو نہیں فرمایا کہ ابھی سو رہے تھے۔ فرمایا: وضو تو اس پر لازم ہے جو لیٹ کر سوئیگا اسکے جوڑ ڈھیلے ہو جائیں گے۔

۴۲۲۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: لَا يَجِبُ الْوُضُوْءُ عَلٰى مَنْ نَامَ جَالِسًا اَوْ قَائِمًا اَوْ سَاجِدًا حَتّٰى يَضْطَجِعَ جَنْبُهٗ اِسْتَرْخَتْ مَفَاصِلُهٗ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس پر وضو واجب نہیں جو بیٹھ کر یا کھڑے ہو کر یا سجدہ کی

۴۲۰۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۱/۲۵۲ ☆ المصنف لابن ابی شیبة، ۱/۱۳۲

۴۲۱۔ السنن لابی داؤد، الطهارة، ۱/۲۷ ☆

۴۲۲۔ السنن الکبری للبیهقی، ۱/۱۲۱ ☆ نصب الرایة للزیلعی، ۱/۴۴

حالت میں سوئے۔ جب تک کہ وہ اپنا پہلو زمین پر رکھ دے۔ کیونکہ جب وہ لیٹے گا تو اسکے جوڑ ڈھیلے پڑ جائیں گے۔

۴۲۳۔ **عن** عمربن شعب عن ابیه عن جده رضی الله تعالیٰ عنهم قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :لَیْسَ عَلیٰ مَنْ نَامَ قَائِمًا اَوْ قَاعِدًا وُضُوْءٌ حَتّٰی یَضْطَجِعَ جَنْبُهٗ اِلَی الْاَرْضِ۔

حضرت عمر بن شعب نے اپنے والد سے اور انہوں نے اپنے دادا سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس پر وضو واجب نہیں جو کھڑے ہوکر یا بیٹھ کر سویا جب تک کہ وہ اپنا پہلو زمین سے ملا کر نہ لیٹے۔

۴۲۴۔ **عن** حذیفة بن الیمان رضی الله تعالیٰ عنه قال: کنت جالسا فی مسجد المدینة اخفق فاحتضننی رجل من خلفی فا لتفت فاذا أنا بالنبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقلت: یا رسول الله !وجب علی وضو ء؟ قال: لَا حَتّٰی تَضَعَ جَنْبُكَ عَلَی الْاَرْضِ۔

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں مسجد نبوی میں بیٹھا نیند کے غلبہ سے ڈول رہا تھا کہ پیچھے سے آکر مجھے کسی نے گود میں لے لیا۔ میں نے پلٹ کر دیکھا تو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تھے۔ میں نے عرض کیا؛ یارسول اللہ! کیا مجھ پر وضو واجب ہوگیا۔ حضور نے ارشاد فرمایا: نہیں جب تک تم اپنا پہلو زمین پر نہ رکھو۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام ابن ہمام صاحب فتح القدیر نے متعدد روایات نقل کر کے فرمایا: کہ ہماری نقل کردہ احادیث مں اگر غور کریں تو یہ حدیث بھی حسن کے درجہ سے کم نہ ہوگی۔ غنیہ میں ہے کہ جب یہ بات ثابت ہوگئی کہ راوی کا ضعف اگر غفلت کے باعث ہونہ کہ فسق کی وجہ سے تو یہ ضعف متابعت سے ختم ہوجاتا ہے۔

فتاوی رضویہ جدید ۱/ ۴۰۷

۴۲۳۔ الکامل لابن عدی، ۲/۴۶۸ ☆ فتح القدیر لابن الھمام، ۱/ ۴۵

۴۲۴۔ السنن الکبری للبیھقی، الطھارۃ، ۱/ ۱۲۰ ☆

۴۲۵۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: إِذَا نَامَ الْعَبْدُ فِي سُجُودِهِ يُبَاهِي اللّٰهُ تَعَالىٰ بِهِ مَلَآئِكَةً فَيَقُولُ: اُنْظُرُوا اِلىٰ عَبْدِي، رُوْحُهُ عِنْدَهُ وَجَسَدُهُ فِي طَاعَتِي۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب بندہ سجدہ میں ہوتا ہے تو اللہ تعالی اپنے فرشتوں سے فخریہ فرماتا ہے۔ میرے بندہ کو دیکھو اسکی روح تو اسکے پاس ہے اور اسکا جسم میری اطاعت میں مصروف ہے۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ظاہر ہے کہ بندہ کا جسم اللہ تعالی کی اطاعت میں اسی وقت ہوگا جبکہ اسکا وضو باقی ہو۔ صاحب اسرار نے اس حدیث کو مشہور قرار دیا ہے۔ نیز یہ کہ چستی باقی رہے اور یہ اسی وقت ہوگا جبکہ سجدہ مسنون ہیئت پر ہو اس طرح کہ پیٹ رانوں سے الگ ہو اور دونوں بانہیں زمین پر نہ ہوں۔ اگر ایسا نہ ہوا تو چستی باقی نہیں رہیگی اور ساجد ایک طرف کو لڑھک جائے گا۔ تو اس صورت میں نیند ناقض وضو قرار دی جائے گی۔

فتاوی رضویہ جدید ۱/۳۸۴

(۷) حضور کی نیند ناقض وضو نہیں

۴۲۶۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت: قال رسول

۴۲۵۔

۴۲۶۔ الجامع الصحيح للبخارى، الوضوء، ۱/۱۵۴ ☆ الصحيح لمسلم، صلاة المسافرين ۱/۲۶۱
الجامع للترمذى، ۲/۴۸ ☆ كنز العمال للمتقى، ۳۱۹۰۰، ۱۱/۴۰۷
المسند لاحمد بن حنبل ۲/۱۰۴ ☆ الصحيح لابن خزيمة، ۴۹، ۱/۳۰
تلخيص الحبير لابن حجر، ۳/۱۳۵ ☆ فتح البارى للعسقلانى، ۱/۴۵۰
مشكل الآثار للطحاوى، ۴/۳۵۳ ☆ الشفاء للقاضى عياض، ۱/۱۸۹
التمهيد لابن عبد البر، ۵/۲۰۸ ☆ الشمائل للترمذى، ۱۴۴
الاستذكار لابن عبد البر ۱/۹۹ ☆

المصنف لعبد الرزاق، ۳۸۶۴، ۲/۴۵۰ ☆ موارد الظمآن، ۲۱۲۴

الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اِنَّ عَیْنَیَّ تَنَامَانِ وَلَا یَنَامُ قَلْبِی۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری آنکھیں سوتی ہیں دل نہیں سوتا۔

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اسکو علمائے کرام نے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خصائص میں شمار کیا۔

لیکن میرے نزدیک یہ خصوصیت امت کی طرف نسبت کرتے ہوئے ہے۔ کیونکہ انبیاء کرام میں سے تو ہر نبی ورسول کی یہ ہی شان ہے۔

(۸) انبیائے کرام کی نیند ناقض وضو نہیں

۴۲۷۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اَلْاَنْبِیَاءُ تَنَامُ اَعْیُنُهُمْ وَ لَا تَنَامُ قُلُوْبُهُمْ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انبیاء کرام کی آنکھیں سوتی ہیں اور انکے دل نہیں سوتے۔

﴿۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہاں یہ سوال باقی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علاوہ اکابر امت میں سے کسی اور کو بھی یہ اعزاز حاصل ہے۔

تو اس سلسلہ میں علامہ بحر العلوم ارکان اربعہ (ص، ۸) میں فرماتے ہیں: اگر کسی شخص نے یہ کہا: کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے متبعین میں آپکی اتباع کے باعث کچھ حضرات ایسے گزرے ہیں کہ نیند سے انکا دل غافل نہیں ہوتا صرف انکی آنکھیں غافل ہوتی ہیں۔ جیسے حضرت شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور جو اولیاء کرام اس رتبہ تک پہونچے اگر چہ غوث اعظم کے مرتبہ کو نہ پہونچے تو ایسے شخص کا قول صحت وصواب سے بعید نہ ہوگا۔ فتاوی رضویہ جدید ۱/ ۴۲۸

۴۲۷۔ الجامع الصحیح للبخاری، المناقب، ۱/ ۵۰۴ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۲۲۴۸، ۱۱/ ۴۷۷

۸۔ مسواک

(۱) مسواک کا بیان

۴۲۸۔ **عن** أمير المؤمنين على المرتضى كرم الله تعالىٰ وجهه الكريم قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: طَيِّبُوْا اَفْوَاهَكُمْ بِالسِّوَاكِ فَاِنَّهَا طُرُقُ الْقُرْآن

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: منہ مسواک کے ذریعہ صاف کرو کہ یہ قرآن کا راستہ ہیں۔

(۲) مسواک کی اہمیت

۴۲۹۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت: كان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اذا دخل بيته بدأ بالسواك۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کاشانۂ اقدس میں تشریف لاتے تو پہلے مسواک فرماتے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

علامہ مناوی تیسیر شرح جامع صغیر میں فرماتے ہیں۔ لاجل السلا م على اهله فان السلا م اسم شريف فاستعمل السواك للاتيان به ۔ یہ مسواک اپنے اہل پاک پر سلام فرمانے کیلئے تھی کہ سلام معظم نام ہے تو اسکے ادا کو مسواک فرماتے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹۰/۹

(۳) مسواک کی تاکید

۴۳۰۔ **عن** عبد الله بن حنظلة بن أبى عامر رضى الله تعالىٰ عنه قال: ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم أمر الوضوء عند كل صلوة فلما شق ذالك عليه أمر

۴۲۸۔ السنن لابن ماجه، الطهارة، ٢٥/١ ☆ كنز العمال للمتقى، ٢٧٥٢، ٦٠٣/١
الجامع الصغير للسيوطى، ٣٢٨/٢ ☆

۴۲۹۔ الصحيح لمسلم، الطهارة، ١٢٨/١ ☆ السنن لابى داؤد، الطهارة، ٨/١
الجامع الصغير للسيوطى، ٤١٤/٢ ☆ السنن لابن ماجه، الطهارة، ٢٥١

بالسواك لكل صلوة۔

حضرت عبداللہ بن حنظلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ نے ہرنماز کیلئے جدید وضو کا حکم فرمایا: لیکن جب حضور نے اس میں دشواری محسوس کی تو ہر نماز کیلئے مسواک کا حکم فرمایا۔

۴۳۱۔ **عن** واثلة بن الأسقع رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: اُمِرْتُ بِالسِّوَاكِ حَتّٰى خَشِيْتُ اَنْ يُكْتَبَ عَلَيَّ۔ شمائم العنبر ۷

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے مسواک کا حکم اتنا زیادہ ملا کہ مجھے اس بات کا خوف ہوا کہ کہیں فرض نہ قرار دے دیا جائے۔

(۴) وضو کے شروع میں مسواک سنت ہے

۴۳۲۔ **عن** عبد الله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال: ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم رجع فتوسك ثم قام فصلى۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب لوٹے (رفع حاجت وغیرہ سے) پھر مسواک کی پھر وضو فرمایا۔ پھر کھڑے ہوکر نماز پڑھی۔

۴۳۳۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت: ان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كان لا يرقد من ليل ولا نهار فيستيقظ إلا توسك قبل أن يتوضأ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خواہ دن میں بیدار ہوتے یا رات میں مگر وضو سے قبل مسواک فرماتے تھے۔

۴۳۱۔ مسند لاحمد بن حنبل، ۳/۴۹۰ ☆ الترغیب و الترهيب للمنذری، ۱/۱۶۶

۴۳۲۔ الصحيح لمسلم، باب السواك، ۱/۱۲۷

۴۳۳۔ السنن لابی داؤد الطهارة، باب الطهارة، ۱/۸

(۵) مسواک ضرور کرے خواہ انگلی سے

٤٣٤۔ **عن** أبی أیوب الأنصاری رضی الله تعالیٰ عنه قال: کا ن رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا توضأ تمضمض واستنشق ثلاثا وأدخل إصبعه فی فمه۔

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب وضو فرماتے تو کلی کرتے اور ناک میں پانی ڈالتے تین مرتبہ اور اپنی انگلی اپنے منہ میں ڈالتے تھے۔

٤٣٥۔ **عن** أمیر المؤمنین عثمان بن عفان رضی الله تعالیٰ عنه انه اذا توضأ یسوك فاه بإصبعه۔

امیر المؤمنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب آپ وضو فرماتے تو اپنے منہ میں انگلی سے مسواک فرماتے۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ ایک اہم مسئلہ ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جو افعال بطور استمرار کرتے تھے انکی کیا حیثیت ہے۔ میں نے اس پر ایک مستقل رسالہ لکھا جسکا نام " التاج المکلل فی انارۃ مدلول کان یفعل " رکھا۔

اقول: باللہ التوفیق۔

اولاً: یہ معلوم ہو کہ دربارۂ مسواک کلمات علماء مختلف ہیں کہ سنت ہے یا مستحب۔ عامۂ متون میں سنت ہونے کی تصریح فرمائی، اور اسی پر اکثر ہیں۔ لیکن ہدایہ اور اختیار میں استحباب کو اصح اور تبیین وخیر مطلوب میں صحیح بتایا: فتح میں اسی کو حق ٹھہرایا۔ حلیہ و بحر نے اسی کا اتباع کیا۔

اقول: جب تصحیح مختلف ہو تو متون پر عمل لازم ہے۔ کما نصوا علیہ۔ بلکہ ہمارے صاحب مذہب کے تلمیذ جلیل، امام الفقہاء والمحدثین، امام الاولیاء عبد اللہ بن مبارک رضی اللہ تعالیٰ عنہما

٤٣٤۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ٥٨٠/٦

٤٣٥۔ کتاب الطهور لابی عبید،

نے فرمایا: اگر کسی بستی کے لوگ سنیت مسواک کے ترک پر اتفاق کرلیں تو ہم ان سے اس طرح جہاد کریں جیسا مرتدوں سے کرتے ہیں۔ تاکہ لوگ اس سنت کے ترک پر جرأت نہ کریں۔ نیز احادیث متواترہ اسکی تاکید اور اس میں قولا وفعلا اہتمام شدید پر ناطق، جن سے کتب احادیث مملو ہیں۔ بلکہ حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اس پر مواظبت و مداومت گویا ضروریات وبدیہیات سے ہے۔ ہر شخص کہ احوال قدسیہ پر مطلع ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اس پر مداومت فرمانا جانتا ہے۔

ثانیا: سنت کو مواظبت درکار۔ اب ہم وضو میں کلی کے وقت احادیث کو دیکھتے ہیں تو ہرگز اس وقت مسواک پر مواظبت ثابت نہیں ہوتی۔ خود امام محقق علی الاطلاق کو اسکا اعتراف ہے اور اسی بنا پر قول استحباب اختیار فرمایا۔ بلکہ مواظبت تو درکنار چوبیس صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے صفت وضو قولا وفعلا نقل فرمائی۔

(۱) امیر المؤمنین حضرت عثمان غنی
(۲) امیر المؤمنین حضرت مولی علی
(۳) عبداللہ بن عباس
(۴) عبداللہ بن زید بن عاصم
(۵) ابو مالک اشعری
(۶) وائل بن حجر
(۷) مغیرہ بن شعبہ
(۸) ابوبکرہ نفیع بن الحارث
(۹) نفیر بن مالک حضرمی
(۱۰) مقدام بن معدی کرب
(۱۱) ابوہریرہ
(۱۲) ابوامامہ باہلی
(۱۳) انس بن مالک
(۱۴) ابوایوب انصاری
(۱۵) کعب بن عمرو یامی
(۱۶) عبداللہ بن ابی اوفی
(۱۷) براء بن عازب
(۱۸) قیس بن عائذ
(۱۹) ام المؤمنین صدیقہ
(۲۰) ربیع بنت معوذ بن عفراء
(۲۱) عبداللہ بن انیس
(۲۲) عبداللہ بن عمرو بن عاص
(۲۳) امیر معاویہ
(۲۴) رجل من الصحابۃ

رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

اول کے بیس علامہ محدث جلیل زیلعی نے ذکر کیے۔ انکے بعد دو امام محقق علی الاطلاق

نے زیادہ فرمائے۔ اخیر کے دو اس فقیر غفرلہ القدیر نے بڑھائے۔ فتاوی رضویہ جدید ۶۱۳/۱

انکے پچیسویں امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں مگر ان سے خود انکے وضو کی صفت مروی اگرچہ وہ بھی حکم مرفوع میں ہے۔

ان پچیسوں صحابہ کی بہت کثیر التعداد حدیثیں اس وقت فقیر کے پیش نظر ہیں۔ ان میں کہیں وضو یا کلی کرنے میں مسواک فرمانے کا اصلا ذکر نہیں۔ جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا طریقہ وضو زبان سے بتایا انہوں نے مسواک کا ذکر نہ کیا۔ جنہوں نے اس لئے وضو کر کے دکھایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا طریقہ مسنونہ بتائیں انہوں نے مسواک نہ کی۔ علی الخصوص امیر المؤمنین ذو النورین وامیر المؤمنین مرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہ دونوں حضرات سے بوجوہ کثیرہ بارہا بکثرت حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وضو کر کے دکھانا مروی ہوا۔ کسی بار میں مسواک کا ذکر نہیں۔

بلکہ صدہا احادیث متعلق وضو ومسواک اس وقت سامنے ہیں کسی ایک حدیث صحیح صریح سے اصلا مسواک کیلئے وقت مضمضہ یا داخل ہونے کا پتہ نہیں چلتا۔

جن بعض احادیث سے اشتباہ ہوا ان سے دفع شبہ کریں وہ احادیث مندرجہ ذیل ہیں۔

حدیث اول۔

٤٣٦۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ

٤٣٦۔ الجامع الصحیح للبخاری، الجمعة، ١٢٢/١ ☆ الصحیح لمسلم، الطهارة، ١٢٨/١
الجامع للترمذی، الطهارة، ٥/١ ☆ السنن لابی داؤد الطهارة، ٧/١
السنن للنسائی، باب الرخصة فی السواك بالعشی الخ، ٣/١ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ٣٥/١
السنن لابن ماجه الطهارة، ٢٥/١ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ٢٨٠/٥
المسند لاحمد بن حنبل ٢٢١/١ ☆ التمهید لابن عبد البر، ١٩٦/٨
مجمع الزوائد للهیثمی، ٢٢١/١ ☆ المسند لابی عوانة، ١٩١/١
الدر المنثور للسیوطی، ١١٢/١ ☆ حلیة الاولیاء لابی نعیم، ٣٨٦/٨
فتح الباری للعسقلانی، ٤٧٤/٢ ☆ الترغیب الترهیب للمنذری، ١٦٤/١
الکامل لابن عدی، ٤٢١/١ ☆ ارواء الغلیل للالبانی، ١٠٨/١
شرح معانی الآثار للطحاوی، ٣٣/١ ☆ ارواء الغلیل للالبانی، ١٠٨/١

علیہ وسلم: لَوۡ لَا اَنۡ اَشُقَّ عَلیٰ اُمَّتِی لَاَمَرۡتُهُمۡ بِالسِّوَاكِ مَعَ كُلِّ صَلٰوةٍ اَوۡ عِنۡدَ كُلِّ صَلٰوةٍ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر مجھ کو یہ خیال نہ ہوتا کہ میری امت مشقت میں پڑ جائیگی تو میں انکو ہر نماز کے ساتھ یا ہر نماز کے وقت مسواک کا حکم دیتا۔

وفی الباب عن زید بن خالدوعن ام المؤمنین زینب بنت جحش ،وعن ام المؤمنین ام حبیبة ، وعن انس بن مالك ، وعن العباس بن مطلب ، وعن تمام بن العباس ، وعن تمام بن قثم ، وعن امیر المؤمنین علی المرتضی ، وعن ابن عبا س ، وعن ابن عمر، وعن مكحول ، وعن حسان بن عطية رضی الله تعالیٰ عنهم اجمعین۔

٤٣٧۔ **عن** أمیر المؤمنین علی المرتضی رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لَوۡ لَا اَنۡ اَشُقَّ عَلیٰ اُمَّتِی لَاَمَرۡتُهُمۡ بِالسِّوَاكِ مَعَ كُلِّ وُضُوۡءٍ اَوۡ عِنۡدَ كُلِّ وُضُوۡءٍ۔

امیر المؤمنین حضرت مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر مجھ کو اپنی امت کے مشقت میں پڑنے کا خیال نہ ہوتو میں انکو ہر وضو کے ساتھ یا ہر وضو کے وقت مسواک کا حکم دیتا۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

محقق علی الاطلاق صاحب فتح القدیر نے یہ حدیث نقل کر کے فرمایا کہ مسواک کے وضو میں ہونے پر صرف یہی دلالت کرتی ہے اور اس سے آخری بات جو مفہوم ہوتی ہے وہ ندب ہے۔

اور یہ صرف استحباب کا مستلزم ہے۔ کیونکہ کسی چیز کا مستحب قرار دینے کیلئے صرف اتنا کافی ہے جبکہ سنت میں مواظبت لازمی چیز ہے۔

٤٣٧۔ السنن الکبری للبیہقی ، ٢٣٥ ☆ شرح معانی الآثار للطحاوی، ٣٤/١
المصنف لابن ابی شیبة ١٦٨/١ ☆ الکامل لابن عدی ، ٣٨٢/٣

احادیث میں یہاں مشہور و مستفیض ذکر نماز ہے۔ یعنی (لفظ کل صلوۃ) یا (مع کل صلوۃ) اور ہمارے ائمہ کرام کے نزدیک نماز سے اتصال بھی ثابت نہ ہوا بلکہ حقیقی اصلا کسی کا قول نہیں حتی کہ شافعیہ جو اسے سنن نماز سے مانتے ہیں۔ تو بعض روایات میں (عند کل وضوء) آنے سے داخل وضو ہونا کیونکر رنگ ثبوت پائے گا۔

تو 'عند' اس لئے نہیں کہ اپنے مدخول کو موصوف کا ظرف بنائے اور وہ اس میں واقع ہو۔ اسکا مفاد تو صرف قرب اور حضور ہے خواہ حسی ہو یا معنوی۔ تو 'زید عند الدار' اس وقت نہیں کہا جاتا جب زید گھر کے اندر ہو بلکہ اس وقت کہا جاتا ہے جب وہ گھر کے قریب ہو۔ اور جو قرب مفہوم ہے وہ عرفی ہے حقیقی نہیں۔ اور اس میں کافی گنجائش ہے۔

مثلاً " عند سدرة المنتهی عند ها جنة المأوی۔ جب سدرہ چھٹے آسمان پر ہے جیسا کہ حدیث مسلم میں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ ہی منقول ہے۔ اور جنت آسمانوں کے اوپر ہے۔ لہٰذا حقیقت ظرفیہ نماز میں معقول نہیں اور جیسا کہ آپ نے جان لیا کہ 'عند' کا مفہوم بھی نہیں (ورنہ حقیقت ظرفیہ کی صورت میں نماز میں اور مسجد میں مسواک کرنا جائز و مباح ہوگا۔ حالانکہ مسجد میں ہرگز جائز نہیں کہ اس کے ذریعہ نجس رطوبتوں سے مسجد کے ملوث ہونے کا پورا پورا خطرہ موجود ہے۔

نیز (عند الوضوء) میں خصوصیت وقت مضمضہ بھی نہیں۔ تو حدیث اگر بوجہ عدم افادۂ مواظبت سنت ثابت نہ کریگی تو بوجہ عدم تعیین وقت استحباب عند المضمضہ بھی نہ بتائے گی۔

فافہم۔

حدیث دوم

۴۳۸۔ **عن** أبی أمامة الباهلی رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اِنَّ العَبْدَ اِذَا غَسَلَ رِجلَیهِ خَرَجَتْ خَطَایَاهُ وَاِذَا غَسَلَ وَجْهَهٗ وَ تَمَضْمَضَ وَ تَشَوَّصَ وَاسْتَنْشَقَ وَمَسَحَ بِرَأْسِهٖ خَرَجَتْ خَطَایَا سَمْعِهٖ وَ بَصَرِهٖ وَلِسَانِهٖ وَاِذَا غَسَلَ ذِرَاعَیْهِ وَقَدَمَیْهِ کَانَ کَیَوْمٍ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ۔

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وسلم نے ارشاد فرمایا: بندہ جب اپنے دونوں پیر دھوتا ہے تو اسکے گناہ نکل جاتے ہیں اور وہ جب اپنا چہرہ دھوتا ہے اور کلی کرتا ہے اور دانت مانجھتا ہے اور ناک میں پانی ڈالتا ہے اور سر کا مسح کرتا ہے تو اسکے کانوں، ہاتھوں، اور زبان کے گناہ نکل جاتے ہیں۔ اور جب وہ اپنے دونوں ہاتھ کہنیوں تک دھوتا ہے اور دونوں قدم دھوتا ہے تو ایسا پاک صاف ہو جاتا ہے گویا آج ہی پیدا ہوا ہے۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث میں ''شوص'' سے مسواک پر استدلال کیا جاتا ہے۔

''شوص'' کے معنی دھونا اور پاک کرنا ہیں۔ کما فی الصحاح۔ امام رازی فرماتے ہیں۔ الشوص الغسل و التنظیف ، قاموس میں ہے ہاتھ سے ملنا اور مسواک کرنا۔ داڑھ اور پیٹ کا درد، دھونا اور صاف کرنا۔

نیز اس حدیث میں افعال بترتیب نہیں تو ممکن کہ مسواک سب سے پہلے ہو۔ اور یہ ہی حدیث کہ امام احمد نے بسند حسن مرتبا روایت کی اس میں ذکر 'شوص' نہیں اسکے الفاظ یہ ہیں۔

۴۳۹۔ **عن** أبی أمامة الباھلی رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم قال : اَیُّمَا رَجُلٍ قَامَ اِلَی وُضُوئِهٖ یُرِیْدُ الصَّلوٰۃَ ثُمَّ غَسَلَ کَفَّیْهِ نَزَلَتْ کُلُّ خَطِیْئَةٍ مِنْ کَفَّیْهِ مَعَ اَوَّلِ قَطْرَةٍ، فَاِذَا مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَاسْتَنْثَرَ نَزَلَ کُلُّ خَطِیْئَةٍ مِنْ لِسَانِهٖ وَشَفَتَیْهِ مَعَ اَوَّلِ قَطْرَةٍ، فَاِذَا غَسَلَ یَدَیْهِ اِلَی الْمِرْفَقَیْنِ وَرِجْلَهٗ اِلَی الْکَعْبَیْنِ سَلِمَ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ کَهَیْاَۃِ یَوْمٍ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بیشک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب آدمی نماز کے ارادے سے وضو کو اٹھے پھر ہاتھ دھوئے تو ہاتھ کے سب گناہ پہلے قطرہ کے ساتھ نکل جائیں، پھر جب کلی کرے اور ناک میں پانی ڈالے اور صاف کرے تو زبان ولب کے سارے گناہ پہلی بوند کے ساتھ ٹپک جائیں، پھر جب منہ دھوئے تو آنکھ اور کان کے سب گناہ پہلے قطرہ کے ساتھ اتر جائیں، پھر جب کہنیوں تک

۴۳۹۔ المسند لاحمد بن حنبل ۴/۳۸۶ ☆ الدر المنثور للسیوطی ، ۲/۲۶۴
الترغیب و الترهیب للمنذری، ۱/۱۵۴ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ۹۴۷۶
مجمع الزوائد للهیثمی، ۱/۲۲۲ ☆

ہاتھ اور گٹوں تک پاؤں دھوئے تو سب گناہوں سے ایسا خالص ہو جائے جیسا اس دن تھا جبکہ پیٹ سے پیدا ہوا تھا۔

بہر حال خاص کلی کے وقت مسواک کرنا اس سے بھی ثابت نہ ہوا۔

حدیث سوم

٤٤٠۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه أن رجلا من الأنصار من بنی عمرو بن عوف قال: یا رسول الله ! انك رغبتنا فی السواك فهل دون ذالك من شیٔ قال : اِصْبَعُكَ سِوَاكٌ عِنْدَ وُضُوئِكَ تَمُرُّ بِهَا عَلیٰ أَسْنَانِكَ، اِنَّهٗ لَا عَمَلَ لِمَنْ لَانِیَّةَ لَهٗ وَلَا أَجرَ لِمَنْ خَشْیَةَ لَهٗ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انصار میں سے بنو عمرو بن عوف کے ایک صاحب نے عرض کیا: یارسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپنے مسواک کی بہت رغبت دلائی ہے۔ تو کیا اس سے کم درجہ کی بھی کوئی چیز ہے۔ آپنے فرمایا: تمہاری انگلی تمہاری مسواک ہے اس سے دانتوں کو رگڑ لیا کرو۔ جسکی نیت نہ ہو اسکا عمل نہیں اور جس میں خشیت الٰہی نہ ہو اسکا اجر نہیں۔

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اولا : یہ حدیث ضعیف ہے۔ لما تری من الجهالة فی سند ه وقد ضعفه البیهقی۔

ثانیا و ثالثا: لفظ 'عند وضوئك' میں مباحث ہیں کہ گزرے۔

حدیث چہارم

٤٤١۔ **عن** حسان بن عطیة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اَلْوُضُوءُ شَطْرُ الْاِیْمَانِ وَالسِّوَاكُ شَطْرُ الْوُضُوْءِ۔

حضرت حسان بن عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

٤٤٠۔ نصب الرایة للزیلعی، ١٠/١

٤٤١۔ الجامع للترمذی ☆ الدر المنثور للسیوطی ١١٤/١

شرح السنة للبغوی، ٤٠٢/١ ☆ المصنف لابن ابی شیبة ١٧٠/١

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وضو ایمان کا حصہ ہے اور مسواک وضو کا۔

﴿۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث مرسل ہے۔ اس حدیث کا مطلب ہے ایمان بے وضو کامل نہیں اور وضو بے مسواک۔ اس سے مسواک کا داخل وضو ہونا ثابت نہیں ہوتا جس طرح وضو داخل ایمان نہیں۔

ہاں وجہ تکمیل ہونا مفہوم ہوتا ہے۔ وہ ہر سنت کیلئے حاصل ہے۔ قبلیہ ہو یا بعدیہ۔ جس طرح صبح و ظہر کی سنتیں فرضوں کی مکمل ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

جب محقق ہو گیا کہ مسواک سنت ہے اور ہمارے علماء اسے سنت وضو مانتے ہیں۔ اور شافعیہ کے ساتھ اپنا خلاف یونہی نقل فرماتے ہیں کہ انکے نزدیک سنت نماز ہے اور ہمارے نزدیک سنت وضو ہے۔

اور متون مذہب قاطبہ یک زبان تصریح فرمارہے ہیں کہ مسواک سنن وضو سے ہے تو اس سے عدول کی کیا وجہ ہے۔ سنت شی قبلیہ ہوتی ہے یا بعدیہ یا داخلہ۔ جیسے رکوع میں تسویہ ظہر۔ مگر روشن بیانوں سے ثابت ہوا کہ مسواک وضو کی سنت داخلہ نہیں۔

اور وضو کرتے میں مسواک فرمانے پر مداومت در کنار اصلا ثبوت ہی نہیں۔ اور سنت بعدیہ نہ کوئی مانتا ہے نہ اسکا محل ہے کہ مسواک سے خون نکلے تو وضو بھی جائے۔ لاجرم ثابت ہوا کہ سنت قبلیہ ہے اور یہی مطلوب تھا۔ اور خود حدیث صحیح اسکی طرف ناظر اور حدیث سنن ابی داؤد اس میں نص ہے۔

فتاوی رضویہ جدید ۱/ ۶۰ تا ۶۱۹
فتاوی رضویہ قدیم ۱/ ملخصا

(۶) مسواک سے وضو مکمل کرو

۴۴۲۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اِذَا قَامَ اَحَدُکُمْ یُصَلِّی مِنَ اللَّیْلِ فَلْیَسْتَكْ، فَاِنَّ اَحَدَکُمْ اِذَا قَرَءَ فِی صَلٰوتِهٖ وَضَعَ مَلِكٌ فَاهُ عَلٰی فِیْهِ وِلَا یَخْرُجُ مِنْ فِیْهِ شَیْءٌ اِلَّادَخَلَ فَمَ الْمَلَكِ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

۴۴۲۔ کنز العمال لمتقی ۹/ ۲۱۹ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۲/ ۲۳۲

جمع الجوامع للسیوطی، ۳۲۹۲ ☆

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی رات کو نماز پڑھنے کیلئے کھڑا ہو تو چاہیئے کہ مسواک کرے۔ کیونکہ جب وہ اپنی نماز میں قرأت کرتا ہے۔ تو فرشتہ اپنا منھ اسکے منہ پر رکھ لیتا ہے اور جو چیز اسکے منہ سے نکلتی ہے وہ فرشتہ کے منہ میں داخل ہو جاتی ہے۔

(۷) فرشتوں کو کھانے کے ریزوں سے اذیت ہوتی ہے

۴۴۳۔ **عن** أبی أیوب الأنصاری رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : لَیۡسَ شَیۡءٌ أَشَدَّ عَلَی الۡمَلَکَیۡنِ مِنۡ اَنۡ یَّرَیَا بَیۡنَ أُسۡنَانِ صَاحِبِهِمَا وَهُوَ قَائِمٌ یُصَلِّی۔

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دونوں فرشتوں پر اس سے زیادہ کوئی چیز گراں نہیں کہ وہ اپنے ساتھی کو نماز پڑھتا دیکھیں اور اسکے دانتوں میں کھانے کے ریزے پھنسے ہوں۔

وفی الباب عن علی المرتضی ، وعن عبد اللہ بن جعفر الطیار ، عن الزهری مرسلا ، وعن علی المرتضی موقوفا، رضی اللہ تعالیٰ عنهم۔

◆

۹۔ غسل

(۱) طریقۂ غسل

۴۴۴۔ **عن** أبی جعفر قال لی جابر : أتانی ابن عمك یعرض بالحسن بن محمد بن الحنیفة رضی اللہ تعالیٰ عنہم قال: کیف الغسل من الجنابة فقلت : کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یاخذ ثلث أکف فیفضیها علی رأسه ثم یفیض علی سائر جسده فقال لی الحسن : إنی رجل کثیر الشعر فقلت : کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم أکثر منك شعرا۔

حضرت ابوجعفر سے روایت ہے کہ مجھ سے جابر نے کہا کہ تمہارے چچازاد میرے پاس آئے تھے۔ انکا اشارہ حسن بن محمد بن حنیفہ کی طرف تھا۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ انہوں نے مجھ سے دریافت کیا کہ غسل جنابت کس طرح ہوتا ہے میں نے کہا: حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تین چلو پانی لیکر اپنے سر پر بہاتے تھے پھر باقی جسم پر پانی بہاتے تھے۔ تو حسن نے کہا: میرے بال گھنے ہیں۔ اس پر میں نے ان سے کہا: حضور کے بال تم سے زیادہ گھنے تھے۔

۴۴۵۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا اغتسل من جنابة صب علی رأسه ثلث حفنات من ماء فقال له الحسن بن محمد : إن شعری کثیر ، قال: جابر : فقلت له: یا ابن أخی ! کان شعر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم أکثر من شعرك و أطیب۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ جب جنابت کا غسل فرماتے تو تین لپ پانی سر پہ بہاتے۔ تو ان سے حسن بن محمد نے کہا: میرے بال تو زیادہ ہیں۔ حضرت جابر کہتے ہیں کہ میں نے کہا: اے میرے بھتیجے! حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بال مبارک تجھ سے زیادہ اور تجھ سے اچھے تھے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ اس امر کی تصریح ہے کہ محمد بذات خود جابر اور حسن کی گفتگو کے وقت موجود نہ تھے۔

۴۴۴۔ الجامع الصحیح للبخاری ، الغسل ، ۳۹/۱ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی ، ۳۷۸/۲

۴۴۵۔ الصحیح لمسلم، الطهارة، ۱۴۹/۱ ☆ السنن الکبری للبیهقی ۱۷۶/۱

جابر نے ان سے یہ گفتگو نقل کی ہے۔ بخلاف حدیث الباب، اور کلام میں کچھ فرق بھی ہے۔ بلکہ کہنے والے خود امام جعفر ہی ہیں۔ یا وہ جس نے ان میں سے کہا اور باقی نے تسلیم کیا۔

فتاوی رضویہ جدید ۱/۶۳۴

٤٤٦۔ **عن** اُم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت: ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان اذا اغتسل من الجنابة بدأ فغسل یدیه ثم یتوضأ کما یتوضأ للصلوة ثم یدخل اصابعه فی الماء فیخلل بها اصول الشعر ثم یصب علی رأسه ثلث غرف بیده ثم یفیض الماء علی جلده کله۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب جنابت سے غسل فرماتے تو ہاتھوں سے شروع کرتے اور دونوں ہاتھ دھوتے۔ پھر نماز کے وضو کی طرح وضو فرماتے۔ پھر اپنی انگلیاں پانی میں بھگو کر ان سے بالوں کا خلال فرماتے۔ پھر آپ اپنے سر پر دونوں ہاتھوں سے تین مرتبہ پانی ڈالتے پھر پانی تمام جسم پر بہاتے۔

٤٤٧۔ **عن** شریح بن عبید رضی الله تعالیٰ عنه قال: أفتانی جبیر بن نفیر عن الغسل من الجنابة ان ثوبان حدثهم انهم استفتوا النبی صلی الله تعالی علیه وسلم عن ذالك فقال: أما الرجل فلینثر رأسه فلیغتسله حتی یبلغ اُصول الشعر، وأما المرأة فلا علیها أن لا تنقضه لتغرف علی رأسها ثلث غرفات یکفیها۔

حضرت شریح بن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے جبیر بن نفیر نے جنابت سے غسل کے بارے میں بتایا کہ حضرت ثوبان نے صحابہ کرام کی ایک جماعت سے حدیث بیان کی کہ صحابہ کرام نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے جنابت کے بارے میں استفتاء کیا۔ تو حضور نے فرمایا: مرد پر لازم ہے کہ وہ اپنے سر کے بال کھولے اور انکو خوب دھوئے یہاں

٤٤٦۔ الجامع الصحیح للبخاری، الغسل، ٣٩/١ ☆ الصحیح لمسلم، الطهارة، ١٤٧/١
المسند لاحمد بن حنبل، ٣٠٧/١ ☆ اتحاف السادة لزبیدی، ٣٧٧/٢
شرح السنة للبغوی، ١٠/٢ ☆ السنن للدارمی قطنی، ١١٣/١
٤٤٧۔ السنن لابی داؤد، الطهاره، ٣٤/١ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ٤٣٠٦
نصب الرایه للزیلعی، ٨٠/١ ☆

تک کہ ہر بال کی جڑ تک پانی بہ جائے، اور عورت پر اپنا جوڑا کھولنا لازم نہیں۔ البتہ اسکو چاہئے کہ وہ اپنے دونوں ہاتھوں سے تین مرتبہ اپنے سر پر پانی ڈالے۔ اسکے لئے اتنا ہی کافی ہے۔

فتاوی رضویہ جدید ۱/۶۴۹

(۲) عورتوں کے غسل کا طریقہ

۴۴۸۔ **عن** أم المؤمنين أم سلمة رضی الله تعالیٰ عنها قالت: قلت یا رسول الله! إنی امرأة اشد ضفر رأسی افانقضه بغسل الجنا بة قال: لَا، إِنَّمَا يَكْفِيكِ أَنْ تَحْثِيَ عَلىٰ رَأْسِكِ ثَلٰثَ حَثْيَاتٍ مِنْ مَاءٍ ثُمَّ تَفِيْضِي عَلىٰ سَائِرِ جَسَدِكِ الْمَاءَ فَتَطْهُرِيْنَ أَوْ قَالَ فَإِذَا أَنْتِ قَدْ تَطَهَّرْتِ۔

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا: یارسول اللہ! میں سر گندھواتی ہوں۔ تو کیا نہانے میں کھول دیا کروں۔ فرمایا: سر پر تین لپ پانی ڈالکر پورے جسم پر پانی بہالیا کرو یہ ہی تمہارے لئے کافی ہے۔

۴۴۹۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت: كان رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم يتوضأ وضؤه للصلوة ثم يفيض على رأسه ثلث مرار ونحن نفيض على رؤسنا خمسا من اجل الضفر۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غسل سے پہلے نماز کا سا وضو فرماتے پھر سر اقدس پر تین بار پانی بہاتے اور ہم بیبیاں سر گندھے ہوئے کی وجہ سے سروں پر پانچ بار پانی بہاتیں۔

۴۵۰۔ **عن** عبد بن عمير رضی الله تعالیٰ عنه قال: بلغ عائشة رضی الله تعالیٰ

۴۴۸۔ الجامع للترمذی، الطهارة، ۱/۲۹ ☆ الصحيح لمسلم، الطهارة، ۱/۱۴۹
السنن الكبرى للبيهقی، ۱/۱۷۸ ☆ المسند لابی عوانة، ۱/۳۰۱
۴۴۹۔ السنن لابی داؤد، الطهارة، ۱/۳۲ ☆ السلسة الصحيحة للالبانی ۱۸۹
المعجم الكبير للطبرانی، ۱۷/۱۰۵ ☆ المسند لابی عوانة، ۱/۹۱۳
مجمع الزوائد للهيثمی، ۱/۲۷۴ ☆ حلية الاولياء لابی نعيم، ۷/۳۲۶
كنز العمال للمتقی، ۴۱۳۳۱، ۱/۲۷۴ ☆ حلية الاولياء لابی نعيم، ۷/۳۲۶
۴۵۰۔ الصحيح لمسلم، الطهارة، ۱/۱۵۰ ☆ المسند لابی عوانة، ۱/۳۱۵۰

عنہا ان عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما یامر النساء اذا اغتسلن ان ینقضن رؤسہن فقالت یا عجبا لابن عمر ھذا : یامر النساء اذا اغتسلن ان ینقضن رؤسہن ، أفلا یامرھن أن یحلقن رؤسہن ، لقد کنت اغتسل أنا و رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من إناء واحد وما أزید علی أن أفرغ علی رؤسی ثلاث أفراغات۔

حضرت عبید بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ اطلاع ملی کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما عورتوں کو حکم دے رہے ہیں کہ جب وہ غسل کریں تو اپنے سر کھولیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ نے یہ سنکر فرمایا: مجھے تعجب ہے ابن عمر پر۔ کہ غسل کے وقت وہ عورتوں کو اپنا سر کھولنے کا حکم دے رہے ہیں۔ ایسا کیوں نہیں کرتے کہ عورتوں کو سر منڈانے کا حکم دیں۔ پھر فرماتی ہیں۔ میں اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک برتن سے غسل کرتے اور میں اپنے سر پر تین مرتبہ پانی ڈالتی (یعنی اپنے بال مبارک نہ کھولتیں۔ فتاوی رضویہ جدید ۱/ ۷۲۸

(۳) غسل کے پانی کی مقدار

٤٥١ـ **عن** أبی جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : تمارینا فی الغسل عند جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فقال جابر : یکفی من الغسل من الجنابۃ صاع من ماء قلنا: ما یکفی صاع ولا صاعان قال جابر: قد کان یکفی من کان خیرا منکم وأکثر شعرا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

حضرت ابو جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے سامنے ہمارے درمیان غسل کی بابت بحث چھڑ گئی۔ تو حضرت جابر نے فرمایا: غسل جنابت کیلئے ایک صاع پانی کافی ہے۔ ہم نے کہا: نہ ایک صاع کافی ہے اور نہ دو صاع۔ تو حضرت جابر نے فرمایا: یہ مقدار انکو تو کافی تھی جو تم سے بہتر تھے اور جنکے بال تم سے زیادہ تھے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

٤٥٢ـ **عن** أبی اسحاق حدثنا أبو جعفر أنه کان عند جابر بن عبد اللہ ھو

٤٥١ـ السنن للنسائی ، باب ذکر القدر الذی یکتفی ، الخ، ۲۹/۱

و أبوہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ، وعندہ قوم فسألہ عن الغسل فقال یکفیك صاع فقال رجل : ما یکفینی ، فقال جابر : کان یکفی من ھو أوفی منك شعرا وخیرا منك ثم أمّنا فی ثوب۔

حضرت ابواسحاق سے روایت ہے کہ ہم سے حضرت ابوجعفر نے حدیث بیان کی۔ انکے پاس کچھ اور لوگ بھی تھے۔ انہوں نے آپ سے غسل کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا: تمہیں ایک صاع کافی ہے۔ تو ایک شخص نے کہا: مجھے ایک صاع کافی نہیں۔ تو آپنے فرمایا: ایک صاع انکو تو کافی تھا جنکے بال بھی تم سے زیادہ تھے۔ پھر انہوں نے ایک کپڑا پہن کر ہماری امامت فرمائی۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

عمدۃ القاری میں فرمایا کہ مسند ابی اسحاق بن راہویہ میں ہے کہ سائل خود حضرت ابوجعفر ہی تھے۔ اور قال رجل سے مراد حسن ابن محمد بن علی بن ابی طالب تھے جنکے والد ابن الحنفیہ کے نام سے مشہور تھے یہی بات قسطلانی نے بھی کہی ہے۔ فتاوی رضویہ جدید ۱/۶۳۴

(۴) غسل اور وضو کے پانی کی مقدار

۴۵۳۔ **عن** أنس بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یغتسل بالصاع الی خمسة امداد ویتوضأ بالمد۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک صاع سے پانچ مد تک غسل فرماتے تھے، اور ایک مد پانی سے وضو فرماتے تھے۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

صاع ایک پیمانہ ہے چار مد کا۔ اور مد کہ اسی کو من بھی کہتے ہیں۔ ہمارے نزدیک دو رطل ہے۔ اور ایک رطل شرعی یہاں کے روپئے سے چھتیس روپئے بھر۔ کہ رطل بیس استار ہے اور استار ساڑھے چار مثقال اور مثقال ساڑھے چار ماشہ۔ اور انگریزی روپیہ سوا گیارہ ماشہ۔ یعنی

۴۵۳۔ الجامع اسلصحیح للبخاری ، الوضوء، ۱/۳۳ ☆ السنن الکبری للھیثمی، ۱/۱۹۴
شرح السنة للبغوی ، ۲/۵۱ ☆ المسند لابی عوانة، ۱/۲۳۳
شرح معانی الآثار للطحاوی ، ۲/۴۹ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی ، ۴/۵۷

ڈھائی مثقال۔ تو رطل شرعی کہ نوے مثقال ہوا۔ ڈھائی پر تقسیم کئے سے چھتیس آئے تو صاع کہ ہمارے نزدیک آٹھ رطل ہے۔ دو سو اٹھاسی روپئے بھر ہوا۔ رام پور کے سیر سے کہ چھیانوے روپئے بھر کا ہے پورا تین سیر ہوا اور مد تین پاؤ۔

امام ابو یوسف اور ائمہ ثلاثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے نزدیک صاع پانچ رطل اور ایک ثلث رطل کا ہے۔ اور اس پر اجماع ہے کہ چار مد کا ایک صاع ہے۔ تو انکے نزدیک مد ایک رطل اور ایک ثلث رطل ہوا یعنی رامپوری سیر سے آدھا سیر اور صاع دو سیر کا ہوا۔

فتاوی رضویہ جدید ۱/۵۷۹

۴۵۴۔ **عن** عائشة الصديقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت: كان رسو ل الله صلی الله تعالی عليه وسلم يتوضأ بالمد و يغتسل بالصاع۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک مد پانی سے وضو فرماتے اور ایک صاع پانی سے غسل۔

۴۵۵۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالی عنه قال: كان رسول الله صلی تعالیٰ عليه وسلم يتوضأ من مد فيسبغ الوضوء وعسیٰ ان يفضل منه۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک مد پانی سے خوب اچھی طرح وضو فرما لیتے تھے اور قریب تھا کہ کچھ پانی بچ بھی رہتا۔

۴۵۶۔ **عن** أبی أمامة الباهلی رضی الله تعالیٰ عنه قال: ان رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم توضأ بنصف مد۔

۴۵۴۔ السنن لابی داؤد، الطهارة ۱/۱۳ ☆ الصحيح لمسلم، الطهارة، ۱/۱۴۹
الجامع للترمذی الطهارة، ۱/۹ ☆ السنن لابن ماجه، الطهارة، ۱/۲۴
السنن للنسائی، الطهارة، ۱/۴۰ ☆ السنن الكبری للبيهقی، ۱/۱۹۴
المسند لاحمد بن حنبل، ۶/۱۲۱ ☆ المعجم الكبير للطبرانی، ۷/۹۶
مجمع الزوائد للهيثمی، ۱/۲۱۱ ☆ المسند لابی عوانة، ۱/۲۳۳
اتحاف السادة لزبيدی، ۴/۵۵ ☆ شرح معانی الآثار للطحاوی، ۲/۵۰

۴۵۵۔ شرح معانی الآثار للطحاوی، وزن الصاع، ۱/۳۷۶
اتحاف السادة للزبيدی ۴/۵۵

۴۵۶۔ مجمع الزوائد للهيثمی، ۱/۲۱۹

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نصف مد سے وضو فرمایا۔

٤٥٧ ۔ **عن** أم عمارة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : ان النبى صلى الله تعالى عليه وسلم توضأ فاتى باناء فيه ماء قدر ثلثى المد۔

حضرت ام عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وضو فرمانا چاہا تو ایک برتن حاضر لایا گیا جس میں دو تہائی مد کی مقدار میں پانی تھا۔

٤٥٨۔ **عن** أم عمارة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : ان النبى صلى الله تعالى عليه وسلم توضأ فاتى بماء فى اناء قدر ثلثى المد۔

حضرت ام عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وضو فرمانا چاہا تو ایک برتن میں جو دو تہائی مد کی مقدار تھا پانی حاضر کیا گیا۔

٤٥٩۔ **عن** عبد الله بن زيد رضى الله تعالىٰ عنه انه رأى النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم توضأ بثلث مد۔

حضرت عبد اللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضور نبی کریم صلی تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ ایک تہائی مد سے وضو فرمایا۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

احادیث سے ثابت ہے کہ وضو میں عادت کریمہ تثلیث تھی۔ یعنی ہر عضو تین بار دھونا۔ اور کبھی دو بار بھی دھوتے اور کبھی ایک بار دھونے پر بھی قناعت فرمائی۔ غالبا جب ایک ایک بار اعضاء کریمہ دھوئے تو تہائی مد پانی خرچ ہوا۔ دو بار میں دو تہائی۔ اور تین بار دھونے میں پورا خرچ ہوتا تھا۔

اگر کوئی یہ کہنے لگے کہ ام عمارہ کی حدیث میں یہ نہیں ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو تہائی مد سے وضو فرمایا۔

اس میں تو صرف یہ ہے کہ آپ کے پاس برتن میں دو تہائی مد پانی لایا گیا۔ تو اسکا جواب

٤٥٧۔ السنن لابی داؤد، الطهارة ١/١٣

٤٥٨۔ السنن للنسائی، الطهارة ١/٢٤

یہ ہے کہ انکی غرض اس سے صرف اس مقدار کا بیان ہے جو وضو کیلئے کافی ہے۔ ورنہ پانی کی مقدار اور برتن کا ذکر بے فائدہ ہوگا۔ علاوہ ازیں انہوں نے یہ بھی ذکر نہیں کیا کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے زیادہ پانی طلب فرمایا۔ اس لئے سیاق کلام سے معلوم ہوا کہ آپنے اسی پانی پر اکتفاء فرمایا۔

بالجملہ وضو میں کم سے کم تہائی مد اور زیادہ سے زیادہ ایک مد کی حدیثیں آئی ہیں۔ البتہ ایک حدیث انکے خلاف ہے۔ فتاوی رضویہ جدید ۱/۵۸۲

٤٦٠۔ **عن** ربيع بنت معوذ رضى الله تعالىٰ عنها قالت : وضأت رسول الله تعالىٰ عليه وسلم فى الاناء نحو من هذا الانا۔ تشير الى ركوة تاخذ مدا او ثلثا۔

حضرت ربیع بنت معوذ بن عضراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس برتن کی طرح کے برتن سے وضو کرایا۔ انہوں نے چمڑے کے ایک چھوٹے برتن کی طرف اشارہ کیا جس میں ایک مد۔ یا ایک مد اور تہائی مد پانی آسکتا تھا۔

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس برتن سے وضو فرمایا جس میں ایک مد۔ یا سوا مد۔ اور دوسری روایت میں ایک مد اور تہائی مد یا صرف ایک مد پانی تھا۔ تو یہ مقدار مشکوک ہے اور شک سے زیادت ثابت نہیں ہوتی۔

٤٦١۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : كان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يتوضأبمكوك ويغتسل بخمسة مكاكى۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک مکوک سے وضو فرماتے اور پانچ مکوک سے غسل فرماتے تھے۔

﴿٦﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مکوک تین کیلہ ہے اور کیلہ نصف صاع ہے۔ تو مکوک ڈیڑھ صاع ہوا اور ایک صاع کو بھی کہتے ہیں۔ بعض علماء نے حدیث میں یہی مراد لی ہے۔ تو وضو کیلئے چار مد ہو جائیں گے۔

٤٦٠۔ السنن لسعيد بن منصور ، ☆

٤٦١۔ السنن للنسائى ، الطهارة ٢٩,١

مگر راجح یہ ہے کہ یہاں مکوک سے مد مراد ہے۔ جیسا کہ خود انہیں کی دیگر روایات میں تصریح ہے

و الروایات تفسر بعضها بعضا۔

امام طحاوی قدس سرہ فرماتے ہیں۔ یہ احتمال ہے کہ مکوک سے مراد مد ہی ہو کیونکہ وہ مد کو مکوک کہتے تھے۔ نہایہ بن اثیر جزری میں ہے، مکوک سے مراد مد ہے۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ صاع ہے اور پہلا زیادہ صحیح ہے۔ کیونکہ دوسری حدیث میں مکوک کی تفسیر مد سے کی گئی ہے۔ اور مکوک ایک پیمانہ ہے جسکی مقدار مختلف شہروں میں لوگوں کے عرف کے باعث مختلف ہوتی ہے۔

فتاوی رضویہ جدید ۱/۵۸۳

اب رہا غسل تو اس میں کمی کی جانب یہ حدیث ہے۔

۴۶۲۔ **عن** أم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنها انها کانت تغتسل هی و النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فی إناء واحد یسع ثلثة أمداد أو قریبا من ذالك۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ وہ اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک ایسے برتن سے غسل کرتے جس میں تین مد یا اسکے قریب پانی آتا تھا۔

﴿۷﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اسکے ایک معنی یہ ہوتے ہیں کہ دونوں کا غسل اسی تین مد سے ہو جاتا تھا۔ تو ایک غسل کو ڈیڑھ مد ہی رہا۔ مگر علماء نے اسے بعید جانکر تین توجیہیں کی ہیں۔

توجیہ اول: یہ کہ ہر ایک کے جداگانہ غسل کا بیان ہے۔ کہ حضور اسی ایک برتن سے جو تین مد کی قدر تھا غسل فرمالیتے اور اسی طرح میں بھی۔

امام قاضی عیاض نے فرمایا:

اگر اس توجیہ پر یوں اعتراض کیا جائے کہ اس طرح انکا قول "فی اناء واحد" ضائع ہو جائیگا۔ کیونکہ انکی مراد اس سے یہی ہے کہ وہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ اکٹھے ایک ہی برتن سے غسل کیا کرتی تھیں۔ جیسا کہ خود انہوں نے دوسری روایت میں اسکی

۴۶۲۔ الصحیح لمسلم، الطہارۃ ۱/۱۴۸

صراحت کرتے ہوئے فرمایا۔

میں اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل جنابت کرتے تھے اور ہم دونوں کے ہاتھ اس برتن میں پڑتے تھے۔

اور ایک روایت میں ہے کہ وہ برتن میرے اور آپکے درمیان ہوتا تھا۔ آپ مجھ سے سبقت کی کوشش فرماتے تھے اور میں کہتی تھی میرے لئے چھوڑئے۔

نیز ایک روایت میں ہے کہ ایک ہی برتن سے آپ مجھ سے سبقت لے جانے کی کوشش کرتے اور میں آپ سے۔ آپ مجھ سے فرماتے: میرے لئے چھوڑ دو اور میں آپ سے عرض کرتی میرے لئے چھوڑئے۔

تو اسکا جواب یہ ہے کہ ان کا یہ مقصد نہیں کہ وہ جب بھی غسل کرتی تھیں تو یہ ہی کلمات ادا کرتی تھیں۔ کیونکہ انکا قول یہ بھی ہے کہ یہ برتن انکو کافی ہو جاتا تھا۔ اس سے زیادہ کا مطالبہ نہیں فرماتے۔ اور میں بھی غسل کرتے وقت ایسا ہی کرتی تھی۔　　فتاوی رضویہ جدید ۱/ ۵۸۵

توجیہ دوم: یہاں مد سے مراد صاع ہے۔ تاکہ اس حدیث سے مطابقت ہو جائے۔ جس میں لفظ ''فرق'' مذکور ہے جو تین صاع کا ہوتا ہے۔

لیکن یہ توجیہ اس بات کی محتاج ہے کہ مد بمعنی صاع زبان عرب میں آتا ہو۔ اور اس میں سخت تامل ہے۔ صحاح وصراح ومختار وقاموس وتاج العروس لغات عرب اور مجمع البحار ونہایہ ومختصر السیوطی لغات حدیث اور طلبۃ الطلبۃ ومصباح المنیر لغات فقہ میں فقیر نے اسکا پتہ نہ پایا۔ اور بالفرض شاذ ونادر ورود ہو بھی تو اس پر حمل تجویز بے قرینہ کچھ معتبر نہیں۔

توجیہ سوم: اس حدیث میں زیادہ کا انکار نہیں۔ حضور اور ام المؤمنین معاً تین مد سے نہاتے ہوں۔ جب پانی ختم ہو چکا ہو اور زیادہ فرمالیا ہو۔

یہ توجیہ بھی بعید ہے کہ اس تقدیر پر ذکر مقدار عبث وبیکار ہوا جاتا ہے۔ تو قریب تر وہی توجیہ اول ہے۔　　فتاویٰ رضویہ جدید ۱/ ۵۸۵

۴۶۳۔ **عن** اُم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت: إن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان یغتسل من إناء واحد ھو الفرق من الجنابة۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک برتن سے غسل جنابت فرماتے تھے اور وہ ''فرق'' تھا۔

﴿۸﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

''فرق'' میں اختلاف ہے۔ اکثر تین صاع کہتے ہیں اور بعض دو صاع۔ مسلم کی روایت ہے کہ حضرت سفیان نے کہا کہ ''فرق'' تین صاع ہے۔ امام طحاوی نے یہ ہی صراحت کی۔ امام نووی نے فرمایا: جمہور کا یہ ہی قول ہے۔ عینی وغیرہ نے کہا کہ دو صاع۔ نجم الدین نسفی نے طلبۃ الطلبۃ میں فرمایا: فرق، میں سولہ رطل آتے ہیں۔ نہایہ ابن اثیر اور صحاح جوہری میں یہ ہی ہے۔

شرح غریبین میں ہے کہ یہ بارہ مد کا ہوتا ہے۔ ابوداؤد نے کہا میں نے امام احمد بن حنبل کو کہتے سنا۔ کہ فرق سولہ رطل ہوتا ہے حافظ نے فتح میں ابو عبداللہ سے اس بات پر اتفاق نقل کیا اور اس پر بھی کہ یہ تین صاع ہوتا ہے۔ اور کہا: شاید انکی مراد اتفاق سے اہل سنت کا اتفاق ہے۔
پھر فرماتے ہیں: مجھے ایسا لگتا ہے کہ اس میں کوئی مخالفت نہیں کہ سولہ رطل کے عراق میں دو صاع ہوتے ہیں۔ اور حجاز میں تین صاع۔

امام نووی اس حدیث سے یہ جواب دیتے ہیں کہ پورے ''فرق'' سے تنہا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا غسل فرمانا مراد نہیں۔ کہ یہ ہی حدیث بخاری میں یوں ہے۔

۴۶۴۔ **عن** أم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت: کنت اغتسل انا والنبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم من اناء واحد من قدح یقال له الفرق۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک برتن سے نہاتے وہ ایک قدح تھا جسے فرق کہتے ہیں۔

﴿۹﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث اجتماع میں نص نہیں جیسا کہ ہم نے پہلے ذکر کیا، لہذا اس پر جزم نہیں کرنا چاہیئے کہ انفراد مراد نہیں، امام طحاوی فرماتے ہیں کہ حدیث میں صرف برتن کا ذکر ہے کہ اس ظرف سے نہاتے، بھرا ہوا نہ ہونا مذکور نہیں۔

اقول: صرف برتن کا ذکر قلیل الجدوی ہے، اس سے ظاہر مفاد وہی مقدار آپکا ارشاد ہے خصوصاً

۴۶۴۔ الجامع الصحیح للبخاری، الغسل ۱/ ۳۹

حدیث لیث وسفیان میں لفظ ''فی'' سے تعبیر کہ ایک قدح میں غسل فرماتے " اذ من المعلوم ان المراد لیس الظرفیه "اور حدیث مالک میں لفظ، واحد کی زیادت ، اذ من المعلوم ان لیس المراد نفی الغسل من غیره قط۔

بہر حال اس قدر ضرور ہے کہ حدیث اس معنی میں نص صریح نہیں زیادت کی صریح نص اسی قدر ہے جو حدیث انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں گزرا کہ پانچ مد سے غسل فرماتے۔ اور پھر بھی اکثر واشہر وہی وضو میں ایک مد اور غسل میں ایک صاع ہے۔ اور حدیث کے ارشادات قولیہ تو خاص اسی طرف ہیں۔

٤٦٥۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: يُجزِئ مِنَ الْغُسْلِ الصَّاعُ وَالْوُضُوْءِ الْمُدُّ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: غسل میں ایک صاع اور وضو میں ایک مد کفایت کرتا ہے۔

٤٦٦۔ **عن** عقیل بن أبی طالب رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : يُجزِئ مِنَ الْوُضُوْءِ مُدٌّ وَمِنَ الْغُسْلِ صَاعٌ۔

حضرت عقیل بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وضو میں ایک مد اور غسل میں ایک صاع کافی ہے

٤٦٧۔ **عن** عبدالله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :يُجزِئ فِي الْوُضُوْءِ مُدٌّ وَ فِي الْغُسْلِ صَاعٌ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وضو میں ایک مد اور غسل میں ایک صاع کفایت کرتا ہے۔

٤٦٨۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی

٤٦٥۔ السنن الکبری للبیهقی، ١٩٥/١ ☆ المستدرك للحاکم، ١٦١/١

٤٦٦۔ السنن لابن ماجه ، الطهارة ١/ ٢٤ ☆

٤٦٧۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ٢١٩/١ ☆

٤٦٨۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ٢٦٢/٣ ☆

الله تعالیٰ علیه وسلم: یَکْفِی أَحَدَکُمْ مُدٌّ مِنَ الْوُضُوْءِ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں ایک شخص کے وضو کو ایک مد کافی ہے۔

٤٦٩۔ **عن** اُم سعد بنت زید بن ثابت الانصاری رضی الله تعالیٰ عنهما قالت: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اَلْوُضُوْءُ مُدٌّ وَالْغُسْلُ صَاعٌ۔

حضرت ام سعد بنت زید بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وضو میں ایک مد اور غسل میں ایک صاع ہے۔

﴿١٠﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اب یہاں چند امر تنقیح طلب ہیں۔

امر اول: صاع اور مد باعتبار وزن مراد ہیں یعنی دو اور آٹھ رطل وزن کا پانی ہو۔ کہ رامپور کے سیر سے وضو میں تین پاؤ اور غسل میں تین سیر پانی ہوا، اور امام ابو یوسف وائمہ ثلثہ کے طور پر وضو میں آدھ سیر اور غسل میں دو سیر۔ اور جانب کی وضو میں پونے تین چھٹانک سے بھی کم اور غسل میں ڈیڑھ ہی سیر۔

یا باعتبار کیل و پیمانہ، یعنی اتنا پانی کہ ناج کے پیمانہ اور مد یا صاع کو بھر دے۔ ظاہر ہے کہ پانی ناج سے بھاری ہے۔ تو پیمانہ بھر پانی اس پیمانے کے رطلوں سے وزن میں زائد ہوگا۔

کلمات ائمہ میں معنی دوم کی تصریح ہے اور اسی طرف بعض روایات احادیث ناظر۔

امام عینی عمدۃ القاری شرح بخاری میں فرماتے ہیں۔

باب الغسل بالصاع ای بالماء قدر ملأ الصاع۔

ایک صاع سے غسل کا بیان یعنی ایک صاع پانی کی مقدار۔

امام ابن حجر عسقلانی فتح الباری میں فرماتے ہیں۔

المراد من الروایتین ان الاغتسال وقع بملأ الصاع من الماء۔

دونوں روایتوں سے مراد یہ ہے کہ غسل پانی کا ایک صاع بھر کر برتن سے ہوا۔

امام احمد قسطلانی ارشاد الساری میں فرماتے ہیں۔

٣٦٩۔ السنن لابن ماجه، الطهارة، ١/٢٤ ☆ تلخیص الحبیر لابن حجر ١/١٤٤

ای بالماء الذی قدر ملأ الصاع ۔

یعنی وہ پانی جوایک صاع بھر مقدار میں ہوتا تھا۔

نیز عمدۃ القاری میں حدیث طحاوی مجاہد سے بایں الفاظ ذکر کی۔

٤٧٠ ۔ **عن** مجاهد رضی الله تعالیٰ عنه قال : دخل عائشة الصديقة رضی الله تعالیٰ عنها فاستسقى بعضنا فأتى بعس ، قالت عائشة رضی الله تعالیٰ عنها : كان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یغتسل بملأ هذا ، قال مجاهد : فحزرته فیما احزر ثمانیة أرطال ، تسعة أرطال ، عشرة أرطال، قال : وأخرجه النسائی فقال : حزرته ثمانیة ارطال۔

حضرت مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ہم میں سے کسی نے پانی مانگا تو ایک برتن میں پیش کیا گیا۔ ام المؤمنین نے فرمایا: حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کو بھر کر غسل فرماتے تھے۔ حضرت مجاہد فرماتے ہیں۔ میں نے اسکا اندازہ لگایا تو وہ آٹھ رطل، نو رطل، دس رطل تھا۔

امام نسائی نے اسکو ذکر کر کے فرمایا: میں نے اسکا اندازہ آٹھ رطل یقینی طور پر لگایا۔

اقول: ظاہر ہے کہ پیمانے ناج کیلئے ہوتے ہیں۔ پانی کیلی نہیں کہ اسکے لئے کوئی مد وصاع جدا موضوع ہوں۔ بلکہ ہمارے علماء نے تصریح کی ہے کہ یہ قیمت والی چیز ہے تو یہ نہ کیلی ہے نہ موزون۔ تو اندازہ نہ بتایا گیا مگر انہیں مد وصاع سے جو ناج کیلئے تھے۔ اور کسی برتن سے پانی کا اندازہ بتایا جائے تو اس سے یہ مفہوم ہوگا کہ اس بھر پانی۔ نہ یہ کہ اس برتن میں جتنا ناج آئے اسکے وزن کے برابر پانی۔

امر دوم: غسل میں کہ ایک صاع بھر پانی ہے اس سے مراد مع اس وضو کے ہے جو غسل میں کیا جاتا ہے۔ یا وضو سے جدا۔

امام اجل طحاوی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ نے معنی دوم پر تنصیص فرمائی۔ اور وہ جو اکثر احادیث میں ایک صاع اور حدیث انس میں پانچ مد ہے اس میں یہ تطبیق دی کہ ایک مد کا اور ایک صاع بقیہ غسل کا۔ یوں غسل میں پانچ مد ہوئے۔

٤٧٠۔ عمدۃ القادری للعینی، ١٩٦/٣

امر سوم: یہ صاع کسی ناج کا تھا۔ ظاہر ہے کہ ناج ہلکے بھاری ہوتے ہیں۔ جس پیمانے میں تین سیر جو آئیں گے گیہوں تین سیر سے زیادہ آئیں گے۔ اور ماش اور بھی زاید۔

ابوشجاع ثلجی نے صدقۂ فطر میں ماش یا مسور کا پیمانہ لیا کہ انکے دانے یکساں ہوتے ہیں۔ تو انکا کیل و وزن برابر ہوگا بخلاف گندم یا جو کہ ان میں بعض کے دانے ہلکے اور بعض کے بھاری ہوتے ہیں۔ تو دو قسم کے گیہوں اگر چہ ایک ہی پیمانے سے لیں وزن میں مختلف ہو سکتے ہیں، اور اسی طرح جو۔

ظاہر ہے کہ صاع اس ناج کا تھا جو اس زمان برکت نشان میں عام طعام تھا۔ اور معلوم ہے کہ وہاں عام طعام جو تھا۔ گیہوں کی کثرت زمانۂ امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوئی۔

۴۷۱۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: لما کثر الطعام فی زمن معاویۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جعلوہ مدین من حنطۃ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت امیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں گندم کا استعمال عام ہوا تو علماء نے صدقۂ فطر کی مقدار گندم سے دو مد مقرر کی۔

۴۷۲۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: لم یکن الصدقۃ علی عہد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الا التمر والزبیب والشعیر ولم تکن الحنطۃ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں زکوۃ کھجور، منقی اور جو سے ہی دی جاتی تھی۔ گیہوں اس وقت عام مروج نہیں تھا۔

۴۷۳۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: کان طعامنا یومئذ الشعیر۔

۴۷۱۔ شرح معانی الآثار للطحاوی، صدقۃ الفطر ۱/۳۷۲

۴۷۲۔ الصحیح لابن خزیمۃ، ۴/۴۵

۴۷۳۔ الجامع الصحیح للبخاری، صدقۃ الفطر ۱/۲۰۴

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہمارا کھانا جو تھا۔

﴿۱۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اوراس سے قطع نظر بھی ہو تو شک نہیں کہ مدوصاع کا اطلاق مدوصاع شعیر کو شامل۔ تو اس پر عمل ضرور اتباع حدیث کی حد میں داخل۔ فقیر نے ۲۷ ماہ مبارک رمضان ۱۳۲۷ھ کو نیم صاع شعیری کا تجربہ کیا جو ٹھیک چار رطل کا پیمانہ تھا اس میں گیہوں برابر ہموار مسطح بھر کر تولے تو ثمن رطل کم پانچ رطل آئے۔

یعنی ایک سو چوالیس روپے بھر جو کی جگہ ایک سو پچھتر روپے آٹھ آنے بھر گیہوں۔ کہ بریلی کے سیر سے اٹھنی بھر اوپر پونے دو سیر ہوئے۔ یہ محفوظ رکھنا چاہئے کہ صدقہ فطر وکفارات وفدیہ صوم وصلوۃ میں اسی انداز سے گیہوں ادا کرنا احوط وانفع للفقراء ہے۔ اگرچہ اصل مذہب پر بریلی کی تول سے چھ روپے بھر کم ڈیڑھ سیر گیہوں ہیں۔ پھر اسی پیمانے میں پانی بھر کر وزن کیا تو دو سو چودہ روپے بھر ایک دوانی کم آیا کہ کچھ کم چھ رطل ہوا۔ تو تنہا وضو کا پانی رامپوری سیر سے تقریبا آدھ پاؤ ایک سیر ہوا۔ اور باقی پانی غسل کا قریب ساڑھے چار سیر کے۔ اور مجموع غسل کا چھٹانک اوپر ساڑھے پانسیر سے کچھ زیادہ۔

یہ بحمد اللہ تعالیٰ قریب قیاس ہے بخلاف اسکے کہ اگر تنقیحات مذکورہ نہ مانی جائیں تو مجموع غسل کا پانی صرف تین سیر رہتا ہے۔ اور امام ابو یوسف کے طور پر دو ہی سیر۔ اسی میں وضو، اسی میں غسل، اور ہر عضو پر پانی کا تین تین بار بہنا۔ یہ سخت دشوار بلکہ بہت دور از کار ہے۔

فتاوی رضویہ جدید ۱/۵۸۵ تا ۵۹۵

(۵) حالت جنابت میں ہر بال کے نیچے ناپاکی

۴۷۴۔ **عن** أمير المؤمنين علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجهه الكريم قال: ان تحت كل شعرة جنابة، ثم قال: ومن ثم عاديت رأسي، من ثم عاديت رأسي۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۱۸۵

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ ہر بال کی جڑ میں نجاست حکمی ہے۔ پھر فرمایا: اسی لئے میں نے اپنے سر سے دشمنی کر لی۔ اسی لئے میں نے

۴۷۵۔ السنن لابی داؤد الطہارۃ، ۱/۳۱ ☆ التمهيد لابن عبد البر، ۸/۳۳۷

اپنے سر سے دشمنی کر لی۔ ١٢م

(٦) تری پائے اور احتلام یاد نہ ہو تو غسل کرے

٤٧٥۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت: سئل رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم عن الرجل يجد البلل ولا يتذكر احتلاما، قال صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يغتسل، وعن الرجل الذى يرى انه قد احتلم ولا يجد بللا قال: لَا غُسْلَ عَلَيْهِ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس شخص کی بابت دریافت کیا گیا جو تری تو دیکھے لیکن اسکو احتلام یاد نہ ہو۔ تو حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ غسل کریگا۔ اور اس شخص کی بابت دریافت کیا گیا جو سمجھتا ہو کہ اسکو احتلام ہوا اور وہ تری محسوس نہ کرے تو آپ نے فرمایا: اس پر غسل نہیں۔

فتاوی رضویہ جدید ۱/ ۴۸۸

(٧) عورت کو احتلام یاد ہو تو غسل کرے

٤٧٦۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال: لما سألته أم سليم رضى الله تعالىٰ عنها يا رسول الله! إن الله لا يستحيى من الحق فهل على المرأة من غسل اذا احتلمت، قال: نَعَمْ اِذَا رَأَتِ الْمَاءَ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے پوچھا، یا رسول اللہ! بے شک اللہ تعالیٰ حق سے حیا نہیں فرماتا۔ کیا احتلام کی صورت میں عورت پر بھی غسل ہے جبکہ وہ قطعی طور پر پانی دیکھے۔

٤٧٦۔ الجامع الصحيح للبخارى، الغسل، ١/٤٢ ☆ الصحيح لمسلم، الطهارة
الجامع للترمذى، الطهارة ☆ السنن للنسائى، ١/٢٩٢
المسند لاحمد بن حنبل، ٢/٢٩٢ ☆ السنن لابن ماجه،
المصنف لعبد الرزاق، ١٠٩٤ ☆ السنن الكبرى للبيهقى، ١/١٦٨
المؤطا لمالك، ☆ السنن الكبرى للهيثمى، ١/٢٦٧
مشكوة الصابيح ☆ مجمع الزوائد، للهيثمى، ١/١٦٨
لرواء الغليل لا للبانمى ١/١٦٢ ☆ بدائع المن للساعاتى، ١٠٢
تجريد التمهيد لابن عبد البر، ٦٥٨ ☆

حضور نے ارشاد فرمایا: ہاں جب بھی تری دیکھے۔

﴿۱۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث میں دیکھنے سے مراد آنکھ سے دیکھا مراد نہیں بلکہ رویت علمیہ اور ظن غالب مراد ہے۔ یہ ہی چیز علم فقہ میں معروف ہے اور خروج ہی انزال میں مظنون ہوتا ہے۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ منی کا نہ دیکھنا اور اس کو نہ چھونا اس ظن کے منافی نہیں۔ اہل لغت کا اس بات پر اتفاق ہے کہ علم اور رویت حقیقی طور پر علم کے معنی میں استعمال ہوتے ہیں۔

فتاوی رضویہ جدید ۱/۵۴۲

(۸) مؤمن حقیقت میں ناپاک نہیں ہوتا

۴۷۷۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لقیه وهو جنب قال: فانحنیت فاغتسلت ثم جئت فقال: اَیْنَ کُنْتَ اَوْ اَیْنَ ذَهَبْتَ، قلت : انی کنت جنبا، قال: اِنَّ الْمُؤمِنَ لَایَنْجِسُ۔

فتاوی رضویہ جدید ۴/۳۵۱

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے میری حالت جنابت میں ملاقات ہوئی تو میں موقع پاکر آہستہ سے کھسک آیا اور غسل کرکے واپس خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ حضور نے فرمایا: کہاں تھے۔ میں نے عرض کیا: میں جنبی تھا۔ فرمایا: مومن درحقیقت کبھی ناپاک نہیں ہوتا۔

(۹) تطہیر نجاست

۴۷۸۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِذَا وَقَعَتِ الْفَارَةُ فِی السَّمَنِ فَاِنْ کَانَ جَامِدًا فَالْقُوْهَا وَمَاحَوْلَهَا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر جمے ہوئے گھی میں چوہیا گرجائے تو چوہیا اور اسکے آس پاس کا گھی نکال کر پھینک دو۔ فتاوی افریقہ ۱۰۸

۴۷۹۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۱/۲۱۹

۴۷۹۔ **عن** عبد الله بن عباس رضي الله تعالىٰ عنهما قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: أَيُّمَا اِهَاب دُبِغَ فَقَدْ طَهُرَ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر چمڑا پکانے سے پاک ہوجاتا ہے۔

فتاوی رضویہ جدید ۳/۲۷۳

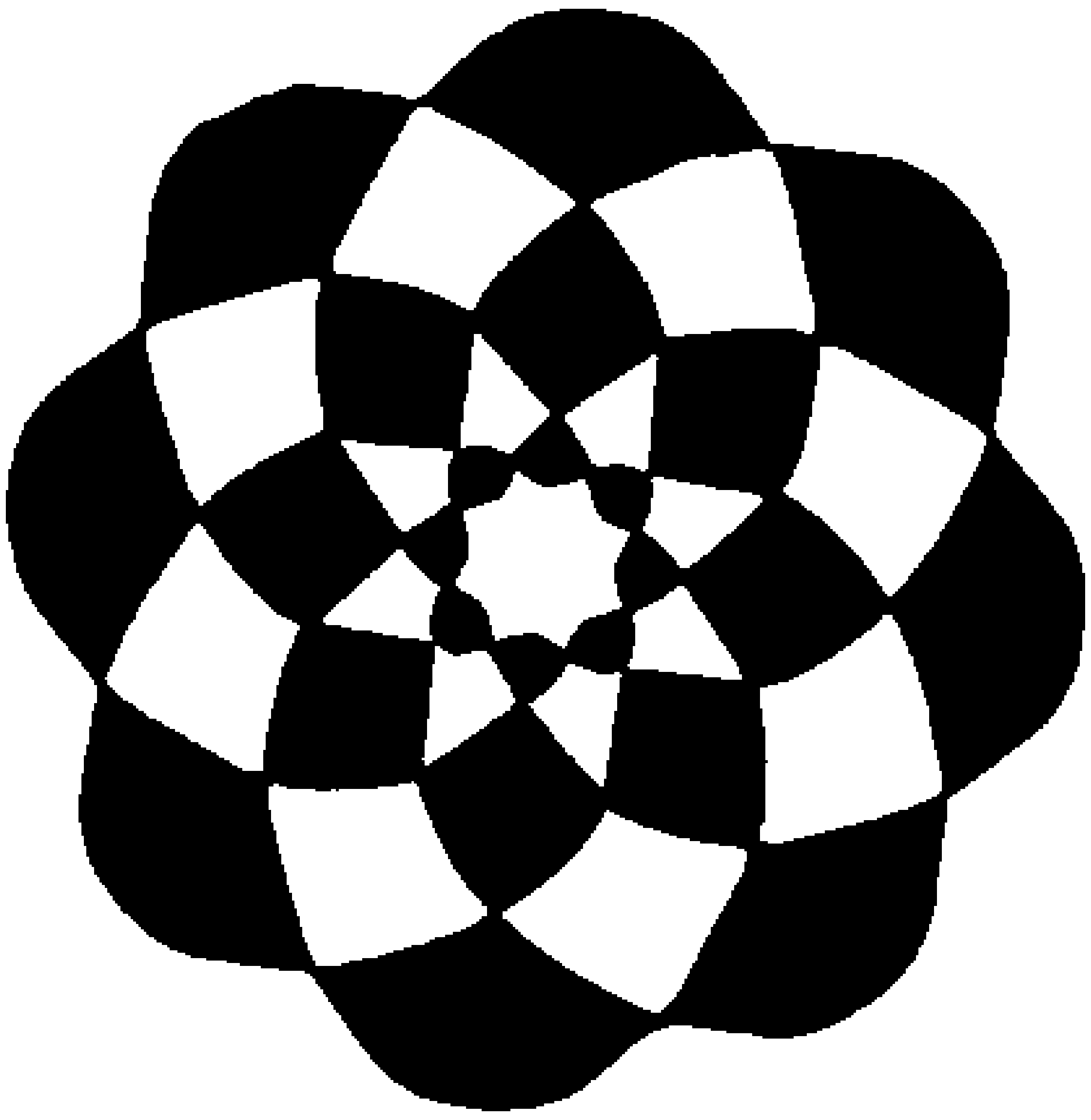

۴

کتاب الصلوۃ

ابواب

۱۔ اوقات نماز ۳۱۷
۲۔ اذان ۴۱۸
۳۔ فضائل اذان ۴۴۱
۴۔ فضائل نماز ۴۴۶
۵۔ شرائط وارکان نماز ۴۶۷
۶۔ سنن وآداب نماز ۴۸۳
۷۔ مساجد ۵۰۳
۸۔ امامت ۵۳۹
۹۔ جماعت ۵۴۶
۱۰۔ صفوف ۵۵۴
۱۱۔ سترہ ۵۶۳
۱۲۔ مساجد سے متعلق ۵۶۸
۱۳۔ وتر ۵۷۵
۱۴۔ نوافل ۵۸۰
۱۵۔ قیام اللیل ۶۰۲
۱۶۔ جمعہ ۶۱۰
۱۷۔ عیدین ۶۱۸
۱۸۔ نماز کسوف ۶۲۶
۱۹۔ نماز استسقاء ۶۳۰
۲۰۔ سہو ۶۳۲
۲۱۔ مکروہات ۶۳۴
۲۲۔ عمامہ ۶۳۹
۲۳۔ قضائے فوائت ۶۴۹
۲۴۔ فضائل درود ۶۵۵

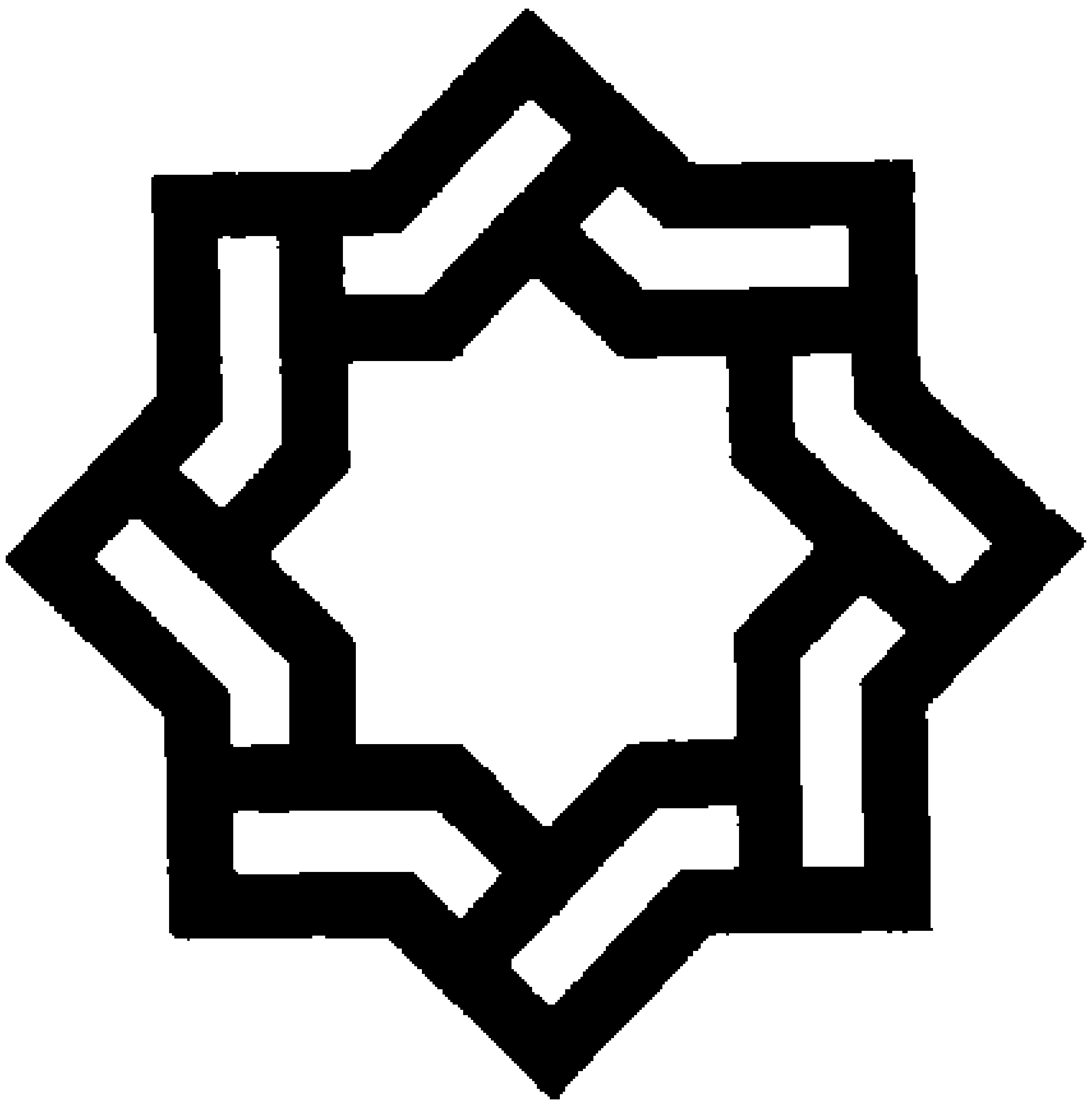

۱۔ اوقات نماز

(۱) نماز وقت پر ادا کرو

٤٨٠۔ **عن** أمير المؤمنين على المرتضى رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: ثَلاثٌ لَا تُؤَخِّرُ وْهُنَّ، الصَّلٰوةُ اِذَا اَتَتْ، وَالْجَنَازَةُ اِذَا حَضَرَتْ، وَالْاَيِّمُ اِذَا وَجَدْتَ لَهَا كُفُوًا۔

حضرت علی مرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین چیزوں میں دیر نہ کرو۔ نماز جب اسکا وقت آ جائے۔ جنازہ جس وقت حاضر ہو۔ اور زن بے شوہر جب اسکا کفو ملے۔

فتاوی رضویہ ۵۰/۴

فتاوی رضویہ ۱۳۸/۵

(۲) نماز کے وقت کی حفاظت کرو

٤٨١۔ **عن** حنظلة الكاتب رضى الله تعالىٰ عنه قال: سمعت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يقول: مَنْ حَافَظَ عَلَى الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ رُكُوْعِهِنَّ وَسُجُوْدِهِنَّ وَمَوَاقِيْتِهِنَّ وَعَلِمَ اَنَّهُنَّ حَقٌّ مِنْ عِنْدِاللّٰهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ اَوْ قَالَ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ اَوْ قَالَ حُرِّمَ عَلَى النَّارِ۔ فتاوی رضویہ ۳۷۷/۲

حضرت حنظلہ کاتب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ جو شخص ان پانچوں نمازوں کی انکے رکوع وسجود واوقات پر محافظت کرے اور یقین جانے کہ وہ اللہ عزوجل کی طرف سے ہیں جنت میں جائے۔ یا فرمایا: جنت اسکے لئے واجب ہو جائے۔ یا فرمایا: دوزخ اس پر حرام ہو جائے۔

٤٨٠۔ الجامع للترمذی ، الصلوٰۃ ، ٢٤/١ ☆ السنن لابن ماجه ، الجنائز ، ٥٢/١
المستدرك للحاكم ، ١٦٢/٢ ☆ تاريخ بغداد للخطيب، ١٧٠٨١
اتحاف السادة للزبيدى ، ٢٥٢/٥ ☆ المغنى للعراقى، ١٧/٢
٤٨١۔ المسند لاحمد بن حنبل ١٦٠/٢ ☆ مجمع الزوائد لهيثمى، ٢٨٨/١
العلل المتناهية لابن الجوزى ، ٤٢٠ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذرى ، ٢٤٧/١

(۳) نماز کے وقت کی حفاظت محبوب عمل

۴۸۲ـ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال: سألت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ای العمل احب الی الله تعالیٰ، قال: اَلصَّلٰوۃُ لِوَقْتِھَا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ اللہ عزوجل کو سب سے زیادہ پیارا کونسا عمل ہے۔ فرمایا: نماز اسکے وقت پر ادا کرنا۔

۴۸۳ـ **عن** أمیر المؤمنین عمربن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه قال: جاء رجل فقال: یا رسول الله ! ای شیء احب الی "، تعالیٰ فی الاسلام قال : اَلصَّلٰوۃُ لِوَقْتِھَا، وَمَنْ تَرَکَ الصَّلٰوۃَ فَلَا دِیْنَ لَهٗ، وَالصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْنِ۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص آئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! اسلام میں کیا چیز سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کو پیاری ہے۔ فرمایا: نماز وقت پر پڑھنی۔ جس نے نماز چھوڑی اسکے لئے دین نہ رہا۔ نماز دین کا ستون ہے۔

۴۸۴ـ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ثَلٰثٌ مَنْ حَفِظَھُنَّ فَھُوَ وَلِیٌّ حَقًّا وَمَنْ ضَیَّعَھُنَّ فَھُوَ عَدُوٌّ حَقًّا، اَلصَّلٰوۃُ وَالصِّیَامُ وَالْجَنَابَۃُ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین چیزیں ہیں کہ جو انکی حفاظت کرے وہ سچا ولی ہے۔ اور جو انہیں ضائع کرے وہ پکا دشمن۔ نماز، روزے، اور غسل جنابت۔

۴۸۲ـ الجامع الصحیح للبخاری، المواقیت، ۱/۷۶ ☆ المسند للدارمی، ۱۴۴
الجامع للترمذی ☆ المسند للدارمی، ۱۴۴
السنن للنسائی، فضل الصلوۃ المواقیتها، ۱/۷۱ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ۲/۱۷۶
۴۸۳ـ الترغیب و الترهیب للمنذری ۱/۳۸۵ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۱/۲۹۲
کنز العمال للمتقی، ۲۱۶۱۸ ☆ السنن للنسائی، الصلوٰۃ ۱/۸۸
۴۸۴ـ کنز العمال للمتقی، ۴۳۲۲۱ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۱/۲۹۵
مجمع الزوائد للهیثمی، ۱/۲۹۳ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ۱/۲۰۶

٤٨٥۔ عن نافع رضي الله تعالىٰ عنه قال: ان عمر بن الخطاب رضي الله تعالىٰ عنه كتب الى عماله اِن أهم أمركم عندي الصلوة فمن حفظها و حافظ عليها حفظ دينه ومن ضيعها فهو ما سواها أضيع۔

حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے عاملوں کو فرمان بھیجے کہ تمہارے کاموں میں مجھے زیادہ فکر نماز کی ہے ۔ جو اسے حفظ اور اس پر محافظت کرے اس نے اپنے دین کی حفاظت کرلی ۔ اور جس نے اسے ضائع کیا وہ اور کاموں کو زیادہ ترک کریگا۔

فتاوی رضویہ ۲/۳۸۰

(۴) اوقات نماز

٤٨٦ ۔عن جابر بن عبد الله رضي الله تعالىٰ عنهما قال: سأل رجل رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم عن مواقيت الصلوة ، فقال : صل معي، صلى الظهر حين زاغت الشمس، والعصر حين كان في كل شيء مثله ،والمغرب حين غابت الشمس، والعشاء حين غاب الشفق ، قال: ثم صلى الظهر حين كان في الانسان مثله والعصر حين كان في الانسان مثليه والمغرب حين كان قبيل غيبوبة الشفق ، قال: عبد الله بن الحارث ثم قالفي العشاء ارى ثلث الليل۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صاحب نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اوقات نماز معلوم کئے تو حضور نے فرمایا: میرے ساتھ نماز پڑھ، چنانچہ حضور نے ظہر کی نماز سورج ڈھلنے پر پڑھی اور عصر کی ایک مثل سایہ ہونے کے بعد ۔ اور مغرب کی غروب آفتاب کے وقت ۔ اور عشا کی شفق غائب ہونے پر ۔ پھر دوسرے دن ایک مثل سایہ ہونے پر ظہر پڑھی ۔ دو مثل پر عصر ادا کی ۔ شفق کے غائب ہونے سے کچھ پہلے مغرب پڑھی حضرت عبد اللہ بن حارث کہتے ہیں پھر فرمایا: مجھے خیال ہے کہ عشا تہائی رات گزرنے پر پڑھی ۔ ۱۲م

٤٨٥۔ الموطا لمالك ،

٤٨٦۔ السنن للنسائي، المواقيت ١/٨٨ ☆ شرح معاني الآثار للطحاوي ، ١/٨٨

۴۸۷۔ **عن** أبی موسی الأشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان سائلا سأل البنی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فلم یرد علیہ شیئا حتی امر بلالا فاقام للفجر حین انشق الفجر فصلی حین کان الرجل لایعرف وجہ صاحبہ او ان الرجل لا یعرف من الی جنبہ ثم امر بلالا فاقام الظہر حین زالت الشمس حتی قال القائل انتصف النہار وہو اعلم، ثم امر بلالا فاقام العصر والشمس بیضاء مرتفعۃ، وامر بلالا فاقام المغرب حین غابت الشمس، وامر بلالا فاقام العشاء حین غابت الشفق، فلما کان من الغد صلی الفجر وانصرف، فقلنا اطلعت الشمس فاقام الظہر فی وقت العصر الذی کان قبلہ وصلی العصر وقد اصفرت الشمس او قال امسی وصلی المغرب قبل ان یغیب الشفق وصلی العشاء الی ثلث اللیل ثم قال: اَیۡنَ السَّائِلُ عَنۡ وَقۡتِ، الصَّلٰوۃُ فِیۡمَا بَیۡنَ ہٰذَیۡنِ۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایک صاحب نے نماز کے اوقات پوچھے۔ حضور نے کچھ جواب نہیں دیا۔ یہانتک کہ حضرت بلال کو صبح صادق کے وقت اذان کا حکم دیا۔ اور نماز پڑھی جبکہ اتنا اندھیرا تھا کہ آدمی برابر والے کے چہرہ کو صاف نہیں دیکھ پارہا تھا۔ یا برابر والے کو اچھی طرح نہیں پہچان پاتا۔ پھر حضرت بلال کو ظہر کی اذان کا حکم دیا جبکہ سورج ڈھل چکا تھا اور نماز پڑھی یہانتک کہ کہنے والے نے کہا ابھی تو دوپہر ہوئی ہے حالانکہ حضور خوب جانتے تھے کہ کیا وقت ہوا ہے۔ پھر حضرت بلال کو عصر کی اذان کا حکم ملا جبکہ سورج خوب چمک رہا تھا اور عصر کی نماز پڑھی۔ پھر حکم ملا مغرب کی اذان کا جب سورج غروب ہوا اور نماز ادا کی۔ پھر عشا کی اذان کا حکم ملا جب شفق غائب ہوگئی اور نماز ادا کی۔ جب دوسرا دن آیا تو فجر کی نماز پڑھی۔۔ جب واپس ہوئے تو ہم کہنے لگے کیا سورج نکل آیا۔ اور ظہر کی نماز کل کے عصر کے وقت میں پڑھی۔ اور عصر کی نماز جب سورج خوب زرد ہوگیا تھا یہانتک کہ ہم بولے شام ہوگئی۔ مغرب کی نماز شفق کے غائب ہونے سے پہلے پڑھی۔ اور عشا کی نماز تہائی رات کے گزر جانے پر۔ پھر فرمایا: کہاں ہے نماز کے اوقات پوچھنے والا شخص؟ ان اوقات کے درمیان نماز کا وقت ہے۔ ۱۲م

۴۸۷۔ السنن لابی داؤد، المواقیت ۵۷/۱ ☆ الصحیح لمسلم، الصلوٰۃ ۲۲۳/۱

٤٨٨۔ **عن** عبد الله بن عمروبن العاص رضی الله تعالیٰ عنهما ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال: وَقْتُ الظُّهْرِ اِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ وَكَانَ ظِلُّ الرَّجُلِ كَطُوْلِهٖ مَالَمْ تَحْضُرِ الْعَصْرُ، وَوَقْتِ الْعَصْرِ مَا تَصْفَرُّ الشَّمْسُ، وَوَقْتُ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ مَالَمْ يَغِبِ الشَّفَقُ، وَوَقْتُ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ اِلٰى نِصْفِ اللَّيْلِ الْاَوْسَطِ، وَوَقْتُ صَلٰوةِ الصُّبْحِ مِنْ طُلُوْعِ الْفَجْرِ مَالَمْ يَطْلُعِ الشَّمْسُ، فَاِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَاَمْسِكْ عَنِ الصَّلٰوةِ فَاِنَّهَا تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَیِ الشَّيْطَانِ۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ظہر کا وقت سورج ڈھلنے سے شروع ہوتا ہے اور ایک مثل سایہ تک رہتا ہے جب تک کہ عصر کا وقت نہ آجائے۔ اور عصر کا وقت جب تک سورج پیلا نہ ہو جائے۔ مغرب کا وقت جب تک شفق غائب نہ ہو۔ عشا کا وقت درمیانی رات کے نصف تک۔ فجر کا وقت صبح صادق سے سورج طلوع ہونے تک۔ جب سورج طلوع ہو تو نماز سے رک جائے کہ وہ شیطان کے دو سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے۔ فتاوی رضویہ ۳۴۵/۲

٤٨٩۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: وقت الظهر الی العصر ووقت العصر الی المغرب ووقت المغرب الی العشا والعشاء الی الفجر۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ظہر کا وقت عصر تک اور عصر کا مغرب تک اور مغرب کا عشا تک اور عشا کا فجر تک ہے۔

فتاوی رضویہ ۳۸۵/۲

٤٩٠۔ **عن** عبد الله بن عمر و رضی الله تعالیٰ عنهماقال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : وَقْتُ صَلٰوةِ الظُّهْرِ مَالَمْ يَحْضُرِ الْعَصْرُ، وَوَقْتُ صَلٰوةِ الْعَصْرِ مَالَمْ تَصْفَرَّ الشَّمْسُ، وَوَقْتُ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ مَالَمْ يَسْقُطْ فَوْرُ الشَّفَقِ، وَوَقْتُ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ اِلٰى نِصْفِ اللَّيْلِ، وَوَقْتُ صَلٰوةِ الْفَجْرِ مَالَمْ يَطْلُعْ قَرْنُ الشَّمْسِ۔

٤٨٨۔ الصحیح لمسلم، الصلوة، ۲۲۳/۱

٤٨٩۔ کنز العمال لعلی المتقی، ٢١٧٣٣، ۳۵/۸

٤٩٠۔ المسند لاحمد بن حنبل ۲۱۰/۲ ☆ الصحیح لمسلم، ۲۲۳/۱
السنن لابی داؤد، الصلوة ۵۸/۱ ☆ السنن للنسائی، المواقیت، ۹۱/۱

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ظہر کی نماز کا وقت عصر شروع ہونے تک ہے۔ اور عصر کا سورج کے زرد ہونے تک، اور مغرب کا شفق غائب ہونے تک۔ عشاء کا نصف رات تک اور فجر کا جب تک سورج طلوع نہ ہو۔ ۱۲م جدالممتار ۱/۱۹۲

۴۹۱۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : اِنَّ لِلصَّلٰوةِ اَوَّلًا وَّآخِرًا وَاِنَّ اَوَّلَ وَقْتِ صَلٰوةِ الظُّهْرِ حِيْنَ تَزُوْلُ الشَّمْسُ، وَآخِرُ وَقْتِهَا حِيْنَ يَدْخُلُ وَقْتُ الْعَصْرِ، وَاِنَّ اَوَّلَ وَقْتِ الْعَصْرِ حِيْنَ يَدْخُلُ وَقْتُهَا، وَاِنَّ آخِرَ وَقْتِهَا حِيْنَ تَصْفَرُّ، وَاِنَّ اَوَّلَ وَقْتِ الْمَغْرِبِ حِيْنَ تَغْرُبُ الشَّمْسُ، وَاِنَّ آخِرَ وَقْتِهَا حِيْنَ يَغِيْبُ الشَّفَقُ، وَاِنَّ اَوَّلَ وَقْتِ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ حِيْنَ يَغِيْبُ الْاُفُقُ، وَاِنَّ آخِرَ وَقْتِهَا حِيْنَ يَنْتَصِفُ اللَّيْلُ، وَاِنَّ اَوَّلَ وَقْتَ الْفَجْرِ حِيْنَ يَطْلَعُ الْفَجْرُ، وَاِنَّ آخِرَ وَقْتِهَا حِيْنَ تَطْلَعُ الشَّمْسُ۔ فتاوی رضویہ ۳/۶۲۲

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک نماز کے اوقات کی ابتداء اور انتہاء ہے۔ تو ظہر کا وقت سورج کے زوال سے شروع ہوکر عصر کا وقت آنے تک رہتا ہے۔ اور عصر کا وقت سورج کے زرد ہونے تک، اور مغرب کا وقت غروب آفتاب سے شفق غائب ہونے تک، اور عشا کا وقت شفق کے غائب ہونے سے نصف شب تک، اور فجر کا وقت صبح صادق سے طلوع آفتاب تک۔ ۱۲م

۴۹۲۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : اَمَّنِیْ جِبْرَئِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَرَّتَيْنِ عِنْدَ بَابِ الْبَيْتِ فَصَلّٰی بِیَ الظُّهْرَ حِيْنَ مَالَتِ الشَّمْسُ، وَصَلّٰی بِیَ الْعَصْرَ حِيْنَ صَارَ ظِلُّ كُلِّ شَیْءٍ مِثْلَهٗ، وَصَلّٰی بِیَ الْمَغْرِبَ حِيْنَ اَفْطَرَ الصَّائِمَ ، وَصَلّٰی بِیَ الْعِشَاءَ حِيْنَ غَابَ الشَّفَقُ، وَصَلّٰی بِیَ الْفَجْرَ حِيْنَ حَرُمَ الطَّعَامُ وَالشَّرَابُ عَلَی الصَّائِمِ، وَصَلّٰی بِیَ الظُّهْرَ مِنَ الْغَدِ حِيْنَ صَارَ ظِلُّ كُلِّ شَیْءٍ مِثْلَهٗ، وَصَلّٰی بِیَ الْعَصْرَ حِيْنَ صَارَ ظِلُّ كُلِّ شَیْءٍ مِثْلَيْهِ، وَصَلّٰی الْمَغْرِبَ حِيْنَ اَفْطَرَ الصَّائِمَ، وَصَلّٰی بِیَ الْعِشَاءَ حِيْنَ مَضٰی ثُلُثُ اللَّيْلِ وَ صَلّٰی بِیَ الْغَدَاةَ عِنْدَمَا اَسْفَرَ، ثُمَّ الْتَفَتَ اِلَیَّ فَقَالَ : يَا مُحَمَّدُ ! اَلْوَقْتُ فِيْمَا بَيْنَ هٰذَيْنِ الْوَقْتَيْنِ

وهٰذَا وَقْتُ الْاَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِكَ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت جبرئیل علیہ السلام نے دو مرتبہ باب بیت اللہ کے پاس میری امامت فرمائی۔ تو ظہر کی نماز سورج کے زوال کے وقت پڑھائی۔ اور عصر کی ایک مثل سایہ ہونے پر۔ اور مغرب کی افطار کے وقت۔ اور عشا کی شفق غاب ہونے پر اور فجر کی سحری کے اختتام پر پھر دوسرے دن ظہر کی نماز ایک مثل پر اور عصر کی دو مثل پر اور مغرب کی وہی افطار کے وقت اور عشاء تہائی رات گزرنے پر۔ اور فجر کی خوب روشن کرکے، ۔ پھر میری طرف متوجہ ہوکر کہا: یا رسول اللہ! نمازوں کے اوقات ان کے درمیان ہیں ۔ اور یہ اوقات آپ سے قبل انبیاء کرام کیلئے بھی متعین تھے۔

۴۹۳۔ عن أبی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اَمَّنِی جِبْرَئِیْلُ عَلَیْهِ السَّلَامُ فِی الصَّلٰوةِ فِی الظُّهْرِ حِیْنَ زَاغَتِ الشَّمْسُ، وَ صَلَّی الْعَصْرَ حِیْنَ قَامَتْ قَائِمَةٌ، وَ صَلَّی الْمَغْرِبَ حِیْنَ غَابَتِ الشَّمْسُ، وَصَلَّی الْعِشَاءَ حِیْنَ غَابَتِ الشَّفَقُ، وَصَلَّی الصُّبْحَ حِیْنَ طَلَعَ الْفَجْرُ ، ثُمَّ اَمَّنِی فِی الْیَوْمِ الثَّانِی فَصَلَّی الظُّهْرَ وَفَیْءُ کُلِّ شَیْءٍ مِثْلُهٗ، وَ صَلَّی الْعَصْرَ وَالْفَیْءُ قَامَتَان ،وَصَلَّی الْمَغْرِبَ حِیْنَ غَابَتِ الشَّمْسُ، وَصَلَّی الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ اِلٰی ثُلُثِ اللَّیْلِ الْاَوَّلِ، وَصَلَّی الصُّبْحَ حِیْنَ کَادَتِ الشَّمْسُ اَنْ تَطْلَعَ ثُمَّ قَالَ: اَلصَّلٰوةُ فِیْمَا بَیْنَ هٰذَیْنِ الْوَقْتَیْنِ

فتاوی رضویہ ۶۲۲/۳

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت جبرئیل علیہ السلام نے میری امامت فرمائی ظہر کی نماز میں جب سورج ڈھل گیا۔ اور عصر کی ایک مثل سایہ ہونے پر۔ اور مغرب کی غروب آفتاب کے وقت، اور عشا کی شفق ڈوبنے پر۔ اور صبح کی صبح صادق پر۔ پھر دوسرے دن امامت فرمائی تو ظہر کی نماز ایک مثل سایہ پر پڑھی۔ اور عصر کی دو مثل سایہ پر۔ اور مغرب کی سورج غروب ہونے پر۔ اور عشا کی تہائی رات گزرنے پر۔ اور صبح کی سورج طلوع ہونے کے قریب، پھر کہا: نماز کے اوقات ان وقتوں کے درمیان ہیں۔ ۱۲م

۴۹۳۔ شرح معانی الآثار للطحاوی، ۸۸/۱ ☆ السنن للنسائی، المواقیت، ۸۹/۱

٤٩٤ ـ **عن** جابر بن عبد الله رضى الله تعالىٰ عنه قال: ان جبرئيل عليه السلام اتى النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يعلمه مواقيت الصلوة فتقدم جبرئيل ورسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم خلفه والناس خلف رسول الله صلى تعالىٰ عليه وسلم فصلى الظهر حين زالت الشمس و اتاه حين كان الظل مثل شخصه فصنع كما صنع فتقدم جبرئيل و رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم خلفه و الناس خلف رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فصلى العصر، ثم أتاه جبرئيل عليه السلا م حين وجبت الشمس فتقدم جبرئيل عليه الصلوةوالسلام و رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم خلفه والنا س خلف رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فصلى المغرب، ثم أتاه حين غابت الشفق فتقدم جبرئيل عليه السلام ورسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم خلفه والناس خلف رسول الله تعالىٰ عليه وسلم فصلى الغداة، ثم أتاه اليوم الثانى حين كان ظل الرجل مثل شخصه فصنع مثل ما صنع بالأمس فصلى الظهر، ثم أتاه حين كا ن ظل الرجل مثل شخصيه فصنع مثل ما صنع بالأمس فصلى العصر ثم أتاه حين وجبت الشمس فصنع كما صنع بالأمس فصلى المغرب فنمنا ثم قمنا ثم نمنا،ثم قمنا فأتاه فصنع كما صنع بالأمس فصلى العشاء ثم أتاه حين امتد الفجر والصبح والنجوم باقية مشتبكة فصنع كما صنع بالأمس فصلى الغداة ثم قال: مَا بَيْنَ هَا تَيْنِ الصَّلوتَيْنِ وَقْتٌ ـ

فتاوی رضویہ۲/۳۴۳

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اوقات نماز بتانے آئے ۔ تو حضرت جبرئیل آگے کھڑے ہوئے اور حضور پیچھے اور بقیہ تمام لوگ حضور کی اقتدا میں لہذا سورج ڈھلنے پر ظہر کی نماز پڑھائی اور جب سایہ ایک مثل ہوا تو پہلی مرتبہ کے مطابق حضرت جبرئیل آگے کھڑے ہوئے اور حضور پیچھے اور باقی لوگ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے تھے ۔ اور عصر کی نماز پڑھائی ۔ پھر غروب آفتاب کے وقت ایسا ہی ہوا کہ سب لوگ حضور کی اقتدا میں تھے اور حضور

---

٤٩٤ ـ السنن للنسائى ، المواقيت ، ١/٨٩ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ٣/١١٢
المعجم الاوسط للطبرانى ، ٢/١٩٢ ☆ المستدرك للحاكم ، المواقيت ، ١/١٩٦

حضرت جبریل کے پیچھے۔ اور نماز مغرب پڑھائی۔ پھر شفق غائب ہونے پر عشا کی نماز اسی طرح پڑھائی۔ پھر صبح صادق کے وقت فجر کی نماز میں بھی ایسا ہی ہوا۔ پھر دوسرے دن سایہ ایک مثل ہونے پر ظہر کی نماز مثل سابق پڑھی۔ اور دو مثل سایہ ہونے پر دوسرے دن عصر اسی طرح پڑھی۔ پھر آفتاب غروب ہونے پر گذشتہ کل کی طرح نماز مغرب ادا کی۔ پھر ہم لوگ سو گئے۔ پھر جاگے۔ پھر سو گئے۔ پھر جاگے تو تشریف لائے اور کل کی طرح کیا اور نماز عشا پڑھائی۔ پھر جب صافی پھیل گئی اتنی کہ ستارے باقی تھے اور آپس میں گتھے ہوئے تو کل کی طرح کیا اور فجر کی نماز پڑھائی۔ پھر فرمایا: ان نمازوں کے درمیان وقت ہے۔ ۱۲م

(۵) وقت فجر

٤٩٥۔ **عن** زيد بن ثابت رضى الله تعالىٰ عنه قال: تسحر نامع رسول صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ثم قمنا الى الصلوة، قلت كم كان قدر ما بينهما؟ قال: خمسين آية۔

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ سحری کھائی پھر نماز فجر کیلئے کھڑے ہوگئے۔ میں نے کہا: بیچ میں کتنا فاصلہ دیا۔ فرمایا: پچاس آیت پڑھنے کا۔

٤٩٦۔ **عن** قتادة عن أنس رضى الله تعالىٰ عنهما قال: ان نبى الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم وزيد بن ثابت تسحرار فلما فرغا من سحور هما قام نبى الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم الى الصلوة فصلى قلت لانس: كم كان فراغهما من سحوهما و دخولهما فى الصلوة قال: قد ر ما يقرء الرجل خمسين آية۔

حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت زید بن

٤٩٥۔ الجامع الصحيح للبخارى، الصوم ١/٢٥٧ ☆ الصحيح لمسلم، الصيام، ١/٣٥٠
الجامع للترمذى، الصوم ١/٨٨ ☆ السنن للنسائى الصوم، ١/٣٠٤
السنن لابن ماجه ١/١٢٣ ☆ السند لاحمد بن حنبل ٥/١٨٢
٤٩٦۔ الجامع الصحيح للبخارى ١/١٥٢ ☆ السنن للنسائى، الصوم ١/٣٠٤
المسند لاحمد بن حنبل، ٣/١٧٠

ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سحری تناول فرمائی۔ جب فارغ ہوئے تو حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز کیلئے کھڑے ہوگئے۔ اور نماز پڑھ لی۔ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا۔ سحری سے فارغ ہونے اور نماز میں داخل ہونے میں کتنا فصل ہوا۔ کہا اس قدر کہ آدمی پچاس آیتیں پڑھ لے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ اندازہ وہ ہے کہ عام امت کو اسے اختیار کرنا جائز نہیں۔ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے اس لئے اختیار فرمایا کہ رب العزت جل وعلا نے حضور کو وقت حقیقی کی اطلاع فرمائی تھی۔ اور حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دین میں خطا سے معصوم تھے۔

فتاوی رضویہ ۲/۳۶۰

(۶) نماز فجر میں تاخیر افضل ہے

٤٩٧۔ **عن** داؤد بن یزید الأودی عن ابیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: کان علی بن ابی طالب یصلی بنا الفجر و نحن نترأ الی الشمس مخافة ان تکون قد طلعت۔

حضرت داؤد بن یزید اودی سے وہ اپنے والد اودی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ امیر المومنین حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم ہمیں نماز فجر پڑھاتے اور ہم دیکھتے آفتاب کی جانب کہ کہیں نکل تو نہیں آیا۔ فتاوی رضویہ ۲/۲۷۱

(۷) نماز فجر روشن کر کے پڑھو

٤٩٨۔ **عن** رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ

٤٩٧۔ شرح معانی الآثار للطحاوی ١٠٦/١

٤٩٨۔ الجامع للترمذی، الصلوة ٢٢/١ ☆ السنن لابی داؤد الصلوة ٦١/١
المسند لاحمد بن حنبل ١٤٢/٤ ☆ السنن للنسائی، المواقیت، ٩٤/١
السنن الکبری للبیهقی، ٤٥٧/١ ☆ المسند للدارمی، ١٤٣
المعجم الکبیر للطبرانی، ٢٩٥/٤ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ٦٨/١
نصب الرایة للزیلعی، ٢٣٥/١ ☆ میزان الاعتدال، ١٠٨٠
لسان المیزان لابن حجر، ١٤٨٧/١ ☆ کنز العمال للمتقی ١٩٢٧٤، ٣٦٢/٧
فتح الباری للعسقلانی، ٥٥/٢ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ١٣٢/١
مجمع الزوائد للهیثمی، ٣١٥/١ ☆ تلخیص الحبیر لابن حجر، ١٨٢

تعالیٰ علیه وسلم: أَسۡفِرُوۡا بِالۡفَجۡرِ فَاِنَّهٗ أَعۡظَمُ لِلۡاَجۡرِ۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صبح کی نماز خوب روشن کر کے پڑھو کہ اس میں اجر زیادہ ہے۔

۴۹۹۔ **عن** رافع بن خدیج رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :فَكُلَّمَا أَسۡفَرۡتُمۡ بِالۡفَجۡرِ فَاِنَّهٗ أَعۡظَمُ لِلۡاَجۡرِ۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب فجر کو روشن کرو گے اجر زیادہ ملیگا۔

۵۰۰۔ **عن** رافع بن خدیج رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :كُلَّمَا أَصۡبَحۡتُمۡ بِالصُّبۡحِ فَاِنَّهٗ أَعۡظَمُ لِاُجُوۡرِكُمۡ۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب نماز فجر روشن کر کے پڑھو گے تو تمہارے ثواب میں اضافہ ہوگا۔

۵۰۱۔ **عن** رافع بن خدیج رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لبلال: يَا بِلَالُ ! نَادِ الصَّلٰوةَ الصُّبۡحِ حَتّٰى يُبۡصِرَ الۡقَوۡمُ مَوَاقِعَ نَبۡلِهِمۡ مِنَ الۡاِسۡفَارِ۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت بلال سے ارشاد فرمایا: اے بلال! فجر کی اذان اس وقت دیا کرو لوگ جب تیر گرنے کی جگہ دیکھ لیا کریں روشنی کی وجہ سے۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

پر ظاہر کہ یہ بات اس وقت حاصل ہو گی جب صبح خوب روشن ہو جائے اور جب اذان ایسے وقت میں ہوگی تو نماز تو اس سے بھی زیادہ روشنی میں ہوگی۔

۵۰۲۔ **عن** اِبراهیم النخعی رضی الله تعالیٰ عنه قال: ما اجتمع اصحاب

۴۹۹۔ معجم الکبیر للطبرانی، ۲۴۹/۴

۵۰۰۔ الصحیح لابن حبان ☆ ۲۶۳

۵۰۱۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ☆ ۲۴۹/۴

۵۰۲۔ الصحیح لابن خزیمة ☆ شرح معانی الآثار للطحاوی، ۱۰۹/۱

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علی شی کما اجتمعوا علی التنویر۔

حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابہ کرام نے ایسا کسی چیز پر اتفاق نہ کیا جیسا فجر کے روشن کر کے پڑھنے پر۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حدیث صحیحین سے ثابت کہ نماز فجر اول وقت میں پڑھنا سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عادت شریف کے خلاف تھا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مزدلفہ میں حضور کے مغرب کو بوقت عشا اور فجر کو اول وقت پڑھنے کی نسبت فرمایا: ان ھاتین الصلاتین حولتا عن وقتیھما فی ھذا المکان ۔ یعنی یہ دونوں نمازیں اپنے وقت سے پھیر دی گئیں اس مکان میں۔ بخاری ومسلم کی دوسری روایت میں بھی صلی الفجر قبل وقتھا بغلس ۔ صبح کی نماز پڑھی قبل اسکے وقت کے تاریکی میں ۔ اور قبل وقت سے قبل از طلوع فجر مراد نہیں کہ یہ خلاف اجماع ہے۔ معہذا احدیث بخاری سے ثابت کہ فجر طالع ہو چکی تھی تو بالضرور قبل از وقت معہود مقصود ہے۔ وہو المطلوب

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ اس حدیث کے راوی ہیں حضر وسفر میں ملازمت والا سے مشرف رہے یہاں تک کہ لوگ انہیں اہل بیت نبوت سے گمان کرتے اور انکے لئے استیذان معاف تھا۔ کل ذلک ثابت بالاحادیث ، توانکا یہ فرمانا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نہ دیکھا کہ کسی نماز کو غیر وقت پر پڑھا ہو سوا ان دو نمازوں کے۔ اس مضمون کا اور مؤید وموکد ہے۔ اور حکمت فقہی اس باب میں یہ ہے کہ اسفار میں تکثیر جماعت ہے جو شارع کو مطلوب ومحبوب، اور تغلیس میں تقلیل اور لوگوں کو مشقت میں ڈالنا اور یہ دونوں ناپسند ومکروہ ۔ اسی لئے امام کو تخفیف صلوۃ اور کبیر وضعیف ومریض وحاجت مند کی مراعات کا حکم فرمایا: سیدنا حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جماعت میں قرأت طویل پڑھی۔ لوگ شاکی ہوئے۔ ارشاد ہوا۔ یا معاذ ! افتان انت ، یا معاذ ! افتان انت ، قالہ ثلثاً اور اول وقت نماز کی افضلیت اگر مطلقا تسلیم بھی کرلی جائے۔ تاہم دفع مفاسد جلب مصالح سے اہم واقدم ہے۔ آخر نہ دیکھا کہ تطویل قرأت پر عتاب ہوا حالانکہ قرآن کریم جس قدر بھی پڑھا جائے احسن وافضل ہی ہے۔ معہذا نماز فجر کے بعد تا بہ اشراق ذکر الٰہی میں بیٹھنا

مستحب ہے اور یہ امر اسفار میں آسان اور تغلیس کے ساتھ دشوار ہے۔

اب رہا یہ کہ حد اسفار کیا ہے۔ بدائع الصنائع اور سراج وہاج سے ثابت کہ وقت فجر کے دو حصہ کئے جائیں۔ حصہ اول تغلیس اور آخر میں اسفار ہے۔ امام حلوانی، قاضی امام علی نسفی وغیرہما عامہ مشائخ فرماتے ہیں کہ ایسے وقت شروع کرے کہ نماز بقرأت مسنونہ ترتیل و اطمینان کے ساتھ پڑھ لے۔ بعدہ نسیان حدث پر متنبہ ہو تو وضو کر کے پھر اسی طرح پڑھ سکے اور ہنوز آفتاب طلوع نہ کرے۔ بعض کہتے ہیں کہ نہایت تاخیر چاہئے کہ فساد موہوم ہے اور اسفار مستحب۔

مستحب کو موہوم کیلئے نہ چھوڑیں گے مگر ایسے وقت تک تاخیر کہ طلوع کا اندیشہ ہو جائے بالاجماع مکروہ ہے۔ فتاوی رضویہ ۲/۴۳۹، ۴۴۰

(۸) ظہر ٹھنڈی کر کے پڑھو

۵۰۳۔ **عن** أبی ذر الغفاری رضی الله تعالیٰ تعا لی عنه قال: کنا مع رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی سفر فاراد المؤذن ان یؤذن للظهر فقال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: أَبْرِدْ، ثم اراد ان یؤذن فقال له: أَبْرِدْ، حتی ساوی ظل التلول، فقال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَیْحِ جَهَنَّمَ، فَاِذَا اِشْتَدَّ الْحَرُّ فَاَبْرِدُوْا بِالصَّلٰوةِ۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے۔ مؤذن نے ظہر کی اذان دینی چاہی فرمایا: وقت ٹھنڈا کر۔ کچھ دیر کے بعد پھر انہوں نے اذان دینے کا قصد کیا۔ پھر فرمایا: وقت ٹھنڈا کر، کچھ دیر کے بعد انہوں نے پھر ارادہ کیا۔ فرمایا: ٹھنڈا کر۔ یہاںتک کہ ٹیلوں کا سایہ انکے برابر آ گیا۔ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گرمی کی شدت جہنم کے جوش سے ہے تو اس میں نماز ظہر ٹھنڈے وقت میں پڑھو۔

۵۰۳۔ الجامع الصحیح للبخاری، المواقیت، ٨٧/١ ☆ السنن الکبری للبیهقی، الصلوة ٤٣٨/١ ☆ نصب الرایة للزیلعی، ٢٢٨/١ ☆ کنز العمال للمتقی، ٢٢٦٤٠، ٢١٩/٨

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ظاہر ہے کہ ٹھیک دوپہر خصوصا موسم گرما کہ وہی زمانہ ابراد ہے ٹیلوں کا سایہ اصلا نہیں ہوتا۔ بہت دیر کے بعد ظاہر ہوتا ہے۔

امام اجل ابوزکریا نووی شافعی شرح مسلم شریف میں فرماتے ہیں۔

التلول منطحة غر منتصبة و لا يصير لها فئ فى العادة الا بعد زوال الشمس بكثير

ٹیلے زمین پر پھیلے ہوتے ہیں نہ بلند۔ عادۃ انکا سایہ نہیں پڑتا مگر سورج ڈھلنے کے بہت دیر بعد۔

امام ابن اثیر جزری شافعی نہایہ میں فرماتے ہیں۔

هى منبطحة لا يظهر لها ظل الا ذهب اكثر وقت الظهر۔

ٹیلے پست ہوتے ہیں۔ انکے لئے سایہ ظاہر ہی نہیں ہوتا مگر جب ظہر کا اکثر وقت جاتا رہے۔

جب خود ائمہ شافعیہ کی شہادت سے ثابت اور نیز مشاہدہ وعقل وقواعد علم ظل شاہد کہ ٹیلوں کے سایہ کی ابتدا از وال سے بہت دیر کے بعد ہوتی ہے تو ظاہر ہے کہ سایہ ٹیلوں کے برابر اس وقت پہونچے گا جب بلند چیزوں کا سایہ ایک مثل سے بہت گذر جائیگا۔ اس وقت تک حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گرمیوں میں ظہر ٹھنڈی کرنے کا حکم فرمایا: اور اسکے بعد مؤذن کو اجازت عطا ہوئی۔ تو بلا شبہ دوسرے مثل میں وقت ظہر باقی رہنا ثابت ہوا۔ جیسا کہ ہمارے امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مذہب ہے۔۔

یہ دلیل ساطع بحمد اللہ تعالیٰ لاجواب تھی یہاں ملاجی (میاں نذیر حسین غیر مقلد) حالت اضطراب میں فرما گئے کہ مساوی کہنا راوی یعنی سیدنا ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سایہ ٹیلوں کو ظاہر ہے کہ تخمینا اور تقریبا ہے نہ بایں طور پر کہ گز رکھ کر ناپ لیا تھا۔

کیوں، حضرت سیدنا ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تو گز رکھ کہ نہ ناپا یوں ہی تخمینا مساوات بتادی، مگر حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا گز رکھ کر ناپ لینا آپ کو معلوم ہو گیا ہوگا۔ آخر دخول وقت عصر یوں ہی تو معلوم ہوگا کہ اس مقدار کو پہنچ جائے اس کا علم بے ناپے کیوں کر

ہوا بلکہ یہاں تو غالباً دو ناپوں کی ضرورت ہے ایک وقت نصف نہار سے سایہ اصلی کی مقدار ناپ دوسرے اس وقت سایہ بعد ظل اصلی مقدار مطلوب پہنچا یا نہیں، جب انہوں نے ایک ناپ نہ کی یونہی تخمیناً فرمادیا تو انہوں نے دو ناپیں کا ہے کو کی ہونگی۔ یونہی تخمینا فرمادیا ہوگا کہ عصر کا اول وقت داخل ہوگیا۔

جیسے آپ وہاں احتمال نکالا چاہتے ہیں کہ واقع میں مساوی نہ ہوا ہوگا اور ظہر ایک مثل کے اندر ہوئی یہاں بھی وہی احتمال پیدا رہے گا کہ واقع میں وقت عصر نہ آیا تھا۔ ظہر اپنے ہی وقت پر ہوئی۔

یہ کیا حیاداری و مکابرہ ہے کہ جابجا جو باتیں خود اختیار کرتے جاؤ دوسرا کرے تو آنکھیں دکھاؤ۔ تحریف نصوص بتاؤ۔ اس تحکم کی کوئی حد ہے۔

فتاوی رضویہ ۲/۳۶۱، ۳۶۳

٥٠٤۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم انه قال : اِذَا اِشْتَدَّ الْحَرُّ فَاَبْرِدُوْا بِالصَّلٰوةِ فَاِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب گرمی سخت ہو تو ظہر کو ٹھنڈا کرو کہ شدت گرمی وسعت دم دوزخ سے ہے۔

٥٠٥۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : كان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا كان الحر ابر د بالصلوٰة و اذا كان البرد عجل۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

٥٠٤۔ الجامع الصحيح للبخاری ، المواقيت ، ١/٧٦ ☆ الصحيح لمسلم ، ١/٢٢٤
الجامع للترمذی ، الصلوة ٢٢١ ☆ السنن لابی داؤد ، ١/٥٨
المسند لاحمد بن حنبل ٢/٢٦٦ ☆ السنن لابن ماجه الصلوة ١/٤٩
السنن الكبری للبيهقی، ١/٤٣٧ ☆ المعجم الكبير للطبرانی، ١/١٣٧
نصب الراية للزيلعی، ١/٢٤٥ ☆ المعجم الصغير للطبرانی ١/١٣٧
الترغيب و الترهيب للمنذری ، ٤/٣١٦ ☆ شرح السنة للبغوی ٢/٢٠٤
٥٠٥۔ الجامع الصحيح للبخاری ، المواقيت الصلوة ١/٧٦ ☆ التمهيد لابن عبد البر ، ٥/٧
السنن للنسائی، تعجيل الظهر فی البرد ، ١/٥٨ ☆

وسلم جب گرمی ہوتی نماز ٹھنڈی کرتے اور جب سردی ہوتی تعجیل فرماتے۔

٥٠٦۔ **عن** أبی ذر الغفاری رضی الله تعالیٰ عنه قال : اذن موذن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم الظهر فقال : أَبْرِدْ ، او قال : اِنْتَظِرْ اِنْتَظِرْ و قال : شِدَّةُ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَاِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَاَبْرِدُوْا عَنِ الصَّلٰوةِ، حتی رأینا فئ التلول۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مؤذن نے اذان ظہر دینا چاہی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ٹھنڈا کر، ٹھنڈا کر۔ یا فرمایا: انتظار کر انتظار کر۔ اور فرمایا۔ گرمی کی سختی جہنم کی وسعت نفس سے ہے۔ تو جب گرمی زائد ہو تو نماز ٹھنڈی کرو یہاں تک کہ ہم نے ٹیلوں کا سایہ دیکھا۔

فتاوی رضویہ ۴۴۳/۲

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اب یہاں سے مبلغ تاخیر کا اندازہ کرنا چاہیئے کہ مؤذن نے تین بار اذان کا ارادہ کیا اور ہر دفعہ ابراد کا حکم ہوا۔ اور یقیناً معلوم ہے کہ ہر دو ارادوں میں اس قدر فاصلہ ضرور تھا جسکو ابراد کہہ سکیں۔ اور وہ وقت بہ نسبت پہلے وقت کے ٹھنڈا ہو۔ ورنہ لازم آئے کہ سیدنا حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے معاذ اللہ تعمیل حکم نہ کی۔ اور اذان میں یہ تاخیر ہوئی تو نماز تو اور دیر میں ہوئی ہوگی۔

علماء فرماتے ہیں۔ ٹیلے غالبا بسیط اور پھیلے ہوئے ہوتے ہیں کہ انکا سایہ دوپہر کے بہت بعد ظاہر ہوتا ہے بخلاف اشیاء مستطیلہ مانند مناروں دیواروں وغیرہما۔

امام احمد بن خطیب قسطلانی ارشاد الساری شرح صحیح البخاری میں فرماتے ہیں۔ ٹیلوں کا سایہ ظاہر نہیں ہوتا مگر جب اکثر وقت ظہر کا جاتا رہے۔

فتاوی رضویہ ۴۴۳/۲

٥٠٧۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : کان قدر صلوة رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم الظهر فی الصیف ثلثة اقدام الی خمسة اقدام۔

٥٠٦۔ السنن الکبری للبیهقی، الصلوة، ۱/ ٤٣٨ ☆ کنز العمال للمتقی، ٢٢٦٤٠

٥٠٧۔ السنن لابی داؤد، الصلوة ۱/ ٥٨ ☆ السنن للنسائی، الصلوة ۱/ ٥٩

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ گرمی میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز ظہر کی مقدار تین قدم سے پانچ قدم تک تھی۔

﴿۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یعنی جب سایہ ہر چیز کا اسکے ساتویں حصہ کے تین یا پانچ مثل ہو جاتا تھا تو حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز ادا فرماتے۔ اور معلوم ہے کہ حرمین شریفین زادھما اللہ شرفا وتعظیما میں گرمی کے موسم میں اس قدر سایہ نہایت دیر سے واقع ہوگا۔ کہ وہاں سایہ اصلی اس موسم میں نہایت قلت پر ہوتا ہے۔ بعض اوقات میں انگل دو انگل سے زائد نہیں پڑتا۔ اور مکہ معظمہ میں تو بعض اوقات یعنی جب آفتاب سمت الراس پر گزرے مطلقا نہیں ہوتا۔ یہ بات وہاں اس وقت ہوتی ہے جب آفتاب ہشتم جوزا یا بست و دوم سرطان پر ہو۔ یعنی ۳۰ مئی اور ۲۴ جولائی۔ فتاوی رضویہ ۲/۴۴۳

۵۰۸۔ **عن** عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اَمَّنِی جِبْرَئِیْلُ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ والسَّلَامُ عِنْدَ الْبَیْتِ مَرَّتَیْنِ فَصَلّٰی بِیَ الظُّهْرَ حِیْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ وَکَانَتْ قَدْرَ الشِّرَاکِ۔

فتاوی رضویہ۔ ۲/۴۴۴

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت جبرئیل علیہ الصلوۃ والتسلیم دو مرتبہ بیت اللہ شریف کے پاس میرے امام ہوئے تو ظہر کی نماز مجھے اس وقت پڑھائی جب سورج ڈھل گیا اور سایہ تسمہ کے برابر ہوگیا۔ ۱۲م

﴿۷﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

صاحب بحر الرائق نے مبسوط سے نقل کیا۔ جان لو کہ زوال کے وقت ہر چیز کا سایہ ہوتا ہے۔ مگر سال کے سب سے طویل دن میں مکہ اور مدینہ میں سایہ نہیں ہوتا۔ کیونکہ ان دنوں سورج چاروں دیواروں پر پڑ رہا ہوتا ہے۔

اقول: یوں لگتا ہے کہ صاحب مبسوط نے سایہ نہ ہونے سے مراد سایہ تھوڑا ہونا لیا ہے۔ ورنہ

۵۰۸۔ السنن لابی داؤد، الصلوۃ ۱/۵۶ ☆

مدینہ طیبہ کا عرض "الہٰ" ہے جو میل کلی سے ایک درجہ اور تینتیس دقیقہ زائد ہے۔ تو وہاں سایہ کیسے معدوم ہوسکتا ہے۔ اور مکہ کا عرض "کام" ہے جو میل اعظم سے ایک درجہ اور سینتالیس دقیقہ کم ہے۔ اس لئے سب سے طویل دن میں وہاں سایہ معدوم نہیں ہوتا بلکہ جنوبی طرف ہوتا ہے۔ معدوم ہونے کا وقت وہ ہے جو ہم ذکر کرآئے ہیں (یعنی جب آفتاب سمت الراس پر گزرے۔)

اور حد ابراد فعل شریف رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے باحادیث سیدنا ابوذر غفاری وسیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما معلوم ہوچکی۔ مگر سایہ کا حال اختلاف بلاد سے مختلف ہوتا ہے۔ اور فقہ میں اسکی یہ حد ذکر کی گئی کہ سایہ سایہ میں مسجد تک چلا آئے۔ فی الدر المختار، وتاخیر الصیف بحیث یمشی فیٔ الظل۔

اور اسی طرح ایک حدیث میں وارد ہوا۔ اور بحر الرائق میں ہے کہ قبل اسکے کہ سایہ ایک مثل کو پہونچے ادا کرے۔ حیث قال: وحدہ ان یصلی قبل المثل۔

شاید یہ اس پر مبنی ہے کہ انتہائے وقت ظہر میں علماء مختلف ہیں۔ امام کے نزدیک دومثل اور صاحبین کے نزدیک ایک مثل معتبر ہے۔ تو بہتر یہ ہے کہ ایک مثل تک ہوجائے۔ ورنہ ھدایہ میں تصریح کرتے ہیں کہ ظہر میں ابراد کا حکم ہے۔ اور حرمین شریفین زادہما اللہ شرفا وتعظیما میں جب سایہ ایک مثل کو پہونچتا ہے عین اشتداد گرمی کا وقت ہوتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فتاوی رضویہ ۲/۴۴۴

(۹) ظہر کا آخری اور عصر کا ابتدائی وقت

۵۰۹۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال: خرج رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فصلی بالظهر حین زالت الشمس وکان الفیٔ قدر الشراك ثم صلی العصر حین کان الفی قدر الشراك وظل الرجل۔

حاشیۃ مرقاۃ المفاتیح ۲

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے اور سورج ڈھلنے پر ظہر کی نماز پڑھائی۔ جبکہ سایہ اصلی تسمہ کے برابر تھا۔

پھر عصر کی نماز اس وقت پڑھائی جب سایہ اصلی تسمہ کے برابر ہو کر مزید ایک مثل ہو چکا تھا۔ ۱۲ام

(۱۰) عصر میں تاخیر افضل ہے

۵۱۰۔ **عن** زیاد بن عبد اللہ النخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: کنا جلوسا مع علی کرم اللہ تعالیٰ وجهه الکریم فی المسجد الاعظم بالکوفة فجاء المؤذن فقال: یا امیر المؤمنین! فقال: اجلس فجلس ثم عاد فقال له ذالك، فقال کرم اللہ تعالیٰ وجهه الکریم هذا الکلب یعلمنا السنة فقام علی فصلی بنا العصر ثم انصرفنا فرجعنا الی المکان الذی کنا فیه جلوسا فجثونا للرکب لنزول الشمس للغروب نترأها۔

حضرت زیاد بن عبد اللہ نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم کوفہ کی جامع مسجد میں امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے پاس بیٹھے تھے۔ مؤذن آیا اور عرض کی: یا امیر المؤمنین! (یعنی نماز عصر کو تشریف لے چلئے) امیر المؤمنین نے فرمایا: بیٹھو وہ بیٹھ گیا۔ پھر دوبارہ حاضر ہوا اور وہی عرض کی۔ مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے فرمایا: یہ کتا ہمیں سنت سکھاتا ہے۔ بعدہ مولی علی کھڑے ہوئے اور ہمیں عصر پڑھائی۔ پھر ہم نماز کا سلام پھیر کر مسجد میں جہاں بیٹھے تھے وہیں آئے تو گھٹنوں کے بل کھڑے ہو کر سورج کو دیکھنے لگے۔ اس لئے کہ وہ ڈوبنے کے لئے اتر گیا تھا۔

۵۱۱۔ **عن** زهیر بن کیسان رضی اللہ تعالیٰ عنه قال صلیت مع الرصافی العصر ثم انطلقت الی مسجد الامام فاخر العصر حتی خفت فوات الوقت، ثم انطلقت الی مسجد سفیان فاذا هو لم یصل العصر فقلت رحم اللہ ابا حنیفة ما اخرها مثل ما اخر سفیان۔

حضرت زہیر بن کیسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت رصافی کے ساتھ نماز عصر پڑھ کر مسجد امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں گیا حضرت امام نے عصر میں اتنی تاخیر فرمائی کہ مجھے خوف ہوا کہ وقت جاتا رہیگا۔ پھر میں مسجد امام سفیان ثوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں گیا تو

۵۱۰۔ المستدرك للحاکم، الصلوۃ ۱۹۲/۱

۵۱۱۔ مسند الفردوس للدیلمی،

دیکھوں کہ انہوں نے ابھی نماز پڑھی بھی نہیں ہے۔ میں نے کہا ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر رحمت ہو، انہوں نے اتنی تاخیر کی بھی نہیں جتنی حضرت سفیان نے کی۔ فتاوی رضویہ ۲/۲۷۱

(۱۱) وقت مغرب

۵۱۲۔ **عن** عبد الرحمٰن النخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: صلی عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ باصحابہ صلوۃ المغرب فقام اصحابہ یتراؤن الشمس ،فقال:ما تنظرون ، قالوا : ننظر اغابت الشمس فقال عبد اللہ : ھذا واللہ الذی لا الہ الا ھو ،وقت ھذہ الصلوۃ۔　فتاوی رضویہ ۲/

حضرت عبد الرحمٰن نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے اصحاب کو مغرب کی نماز پڑھائی تو آپکے ساتھی کھڑے ہو کر سورج کو دیکھنے لگے۔ آپ نے فرمایا: کیا دیکھ رہے ہو؟ بولے ہم دیکھ رہے ہیں کہ کیا سورج غروب ہو چکا ہے۔ تو حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: قسم اس اللہ تعالیٰ کی جسکے سوا کوئی معبود نہیں، اس نماز کا یہی وقت ہے۔ ۱۲م

(۱۲) مزدلفہ میں مغرب وعشا جمع کر کے پڑھے

۵۱۳۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ما رأیت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صلی صلوۃ لغیر میقاتھا الا صلوتین جمع بین المغرب والعشاء وصلی الفجر قبل میقاتھا۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے کبھی نہ دیکھا کہ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کبھی کوئی نماز اسکے غیر وقت میں پڑھی ہو۔ مگر دو نمازیں کہ ایک ان میں سے مغرب ہے جسے عشا کے وقت مزدلفہ میں پڑھا تھا۔ اور وہاں فجر بھی روز کے معمولی وقت سے پیشتر تاریکی میں پڑھی۔

۵۱۴۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ما رأیت رسول اللہ

۵۱۲۔ شرح معانی الآثار للطحاوی، المواقیت ۹۲۱

۵۱۳۔ الجامع الصحیح للبخاری، ۱/۲۲۸ ☆ السنن لابی داؤد، المناسک، ۱/۲۶۷

۵۱۴۔ الصحیح المسلم، الحج ۱/۴۱۷ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۱/۳۸۴

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صلی صلوۃ الا لمیقاتھا الا صلو تین صلوۃ المغرب والعشاء یجمع وصلی الفجر یومئذ قبل میقاتھا۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو معین اوقات ہی میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔ ہاں البتہ دو نمازیں یعنی مغرب وعشا جمع کیں اور فجر کی نماز معمول سے پہلے کچھ اندھیرے میں پڑھی۔ ۱۲م

۵۱۵۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال: ما جمع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بین المغرب والعشاء قط فی السفر الامرۃ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کبھی کسی سفر میں مغرب وعشا ملا کر نہ پڑھی سوا ایک بار کے۔

﴿۸﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ظاہر ہے کہ وہ ایک بار وہی سفر حجۃ الوداع ہے کہ شب نہم ذی الحجہ مزدلفہ میں جمع فرمائی جس پر سب کا اتفاق ہے۔ اس حدیث کی سند جید ہے۔ قتیبہ تو قتیبہ ہیں ثقہ ثبت رجال ستہ سے اور عبد اللہ بن نافع ثقہ صحیح الکتاب، رجال صحیح مسلم اور سلیمان بن ابی یحیی لاباس بہ، ابن حبان نے انہیں ثقات تابعی میں شمار کیا۔ ابو مودود عبد العزیز بن ابی سلیمان مدنی ہزلی مقبول ہیں کما فی التقریب، حافظ الشان نے تہذیب التہذیب میں فرمایا:

سلیمان بن ابی یحی حجازی روی عن ابی ھریرۃ وابن عمرو عنہ ابن عجلان وداؤد بن قیس وابو مودود وعبد العزیز بن ابی سلیمان، قال ابو حاتم ما بحدیثہ بأس، وذکرہ ابن حبان فی الثقات روی لہ ابو داؤد حدیثا واحدا فی الجمع بین المغرب والعشاء۔

ثم اقول: بعد نظافت سند مثل حدیث کا بروایت ایوب عن نافع عن ابن عمر بلفظ لم یر ابن عمر جمع بینھما قط الا تلک اللیلۃ، مروی ہونا کچھ مضر نہیں۔ اگر یہاں نافع نقل ابن عمر اور وہاں ابن عمر فعل سید البشر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روایت کریں کیا منافات ہے

۵۱۵۔ السنن لابی داؤد، الصلوۃ ۱/۱۷۱ ☆

خصوصاً یروی عن ایوب معضل ہے اور معضل ملاجی کے نزدیک محض مردود ومہمل اور وہ بھی بصیغۂ مجہول کہ غالباً مشیر ضعف ہے۔ تو ایسی تعلیق حدیث مسند متصل کے کب معارض ہوسکتی ہے
فتاوی رضویہ ۲/۳۹۳

(۱۴) عرفات ومزدلفہ کے علاوہ جمع بین الصلوتین گناہ کبیرہ

۵۱۶۔ قال محمد رضی الله تعالیٰ عنه بلغنا عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی الله تعالیٰ عنه أنه كتب فی الآفاق، بنهاهم أن يجمعوا بين الصلوۃ وأخبرهم ان الجمع بين الصلوتين فی وقت واحد كبيرة من الكبائر أخبرنا بذالك الثقات عن العلاء بن الحارث عن مكحول۔

سیدنا حضرت امام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمیں یہ حدیث پہونچی کہ امیر المؤمنین امام العادلین ناطق بالحق والصواب عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تمام آفاق میں فرمان واجب الاذعان نافذ فرمائے۔ کہ کوئی شخص ایک وقت میں دو نمازیں نہ جمع کرنے پائے اور ان میں ارشاد فرمایا: ایک وقت میں دو نمازیں ملانا گناہ کبیرہ ہے۔

﴿۹﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

الحمد لله، امام عادل فارق الحق والباطل نے حق واضح فرمایا۔ اور انکے فرمانوں پر کہیں سے انکار نہ آنے نے گویا مسئلہ درجہ اجماع تک مترقی کیا۔

اقول: یہ حدیث بھی ہمارے اصول پر حسن جید حجت ہے۔ علاء بن الحارث تابعی صدوق فقیہ رجال صحیح مسلم وسنن اربعہ سے ہیں۔

نیز علاء کا مختلط ہونا ہمارے نزدیک مضر نہیں جب تک یہ ثابت نہ ہو کہ یہ روایت اس اختلاط سے بعد لی گئی ہے۔ کیونکہ شیخ ابن ہمام نے فتح القدیر کتاب الصلوۃ باب الشہید میں احمد کی روایت ذکر کی ہے جسکا ایک راوی عطاء بن سائب ہے اور عطاء بن سائب کا مختلط ہونا سب کو معلوم ہے۔ مگر ابن ہمام نے کہا مجھے امید ہے کہ حماد بن سلمہ نے یہ روایت عطاء کے اختلاط میں مبتلاء ہونے سے پہلے اس سے اخذ کی ہوگی۔ پھر اسکی دلیل بیان کی کہ اگر ابہام پایا بھی جائے تو حسن کے درجے سے کم نہیں۔

اورامام مکحول ثقہ فقیہ حافظ جلیل القدر بھی رجال مسلم واربعہ سے ہیں۔

نیز مرسل ہمارے اور جمہور کے نزدیک حجت ہے۔ رہا امام محمد کے اساتذہ کا مبہم ہونا، تو مبہم کی توثیق ہمارے نزدیک مقبول ہے۔ جیسا کہ مسلم وغیرہ میں ہے۔ خصوصا جب توثیق کرنے والی امام محمد جیسی ہستی ہو۔

اوراس سے قطع نظر یہ بھی کہا جاسکتا ہے کہ متعدد اسنادوں سے مروی ہونے کی وجہ سے اسکی یہ خامی دور ہوگئی ہے۔ فتح المغیث میں مقلوب کا ذکر کرتے ہوئے کہا ہے کہ مشائخ بخاری میں احمد بن عدی سے مروی ہے کہ میں نے متعدد مشائخ کو یہ حدیث بیان کرتے سنا ہے ابن عدی کے واسطے سے یہ بات خطیب نے بھی اپنی تاریخ میں ذکر کی ہے اور دیگر علماء نے بھی اور ابن عدی کے اساتذہ کا مبہم ہونا مضر نہیں کیونکہ انکی تعداد اتنی ہے کہ اسکی وجہ سے وہ مجہول نہیں رہے۔

فتاوی رضویہ جدید ۲۹۲/۵
فتاوی رضویہ قدیم ۳۹۴/۲

۵۱۷۔ **عن** أبی قتادة العدوی رضی الله تعالیٰ عنه قال سمعت قرأة کتاب عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه ،ثلث من الکبائر الجمع بین الصلوتین و الفرار من الزحف و النهبة۔

حضرت ابوقتادہ عدوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا شقہ وفرمان سنا کہ تین باتیں کبیرہ گناہوں سے ہیں۔ دونمازیں جمع کرنا۔ جہاد میں کفار کے مقابلہ سے بھاگنا۔ اور کسی کا مال لوٹ لینا۔

﴿۱۰﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث اعلی درجہ کی صحیح ہے۔ اسکے سب رجال اسمعیل بن ابراہیم ابن علیہ سے آخر تک ائمہ ثقات عدول رجال صحیح مسلم سے ہیں۔ وللہ الحمد،

طیفہ: حدیث مؤطا کے جواب میں تو ملا جی کو وہی انکا عذر معمولی عارض ہوا کہ منع کرنا عمر کا حالت اقامت میں بلاعذر تھا۔

۵۱۷۔ کنز العمال للمتقی، ۲۲۷۶۵۔ ۲۴۶/۸ ☆

اقول: اگر ہر جگہ ایسی ہی تخصیص تراش لینے کا دروازہ کھلے تو تمام احکام شرعیہ سے بے قیدوں کو سہل چھٹی ملے۔ جہاں چاہیں کہدیں یہ حکم خاص فلاں لوگوں کیلئے ہے۔ حدیث صحیحین کو تین طرح رد کرنا چاہا۔

اول: انکار جمع اس سے بطور مفہوم نکلتا ہے اور حنفیہ قائل مفہوم نہیں۔ اس جواب کی حکایت خود اسکے رد میں کفایت ہے۔ اس سے اگر بطور مفہوم نکلتی ہے تو مزدلفہ کی جمع۔ کہ مابعد الا ہمارے نزدیک مسکوت عنہ ہے۔ انکار جمع تو اسکا صریح منطوق و مدلول مطابقی و منصوص عبارۃ النص ہے

اقول: اولاً۔ اسکی نسبت اگر بعض اجلۂ شافعیہ کے قلم سے براہ بشریت لفظ مفہوم نکل گیا۔ ملا مدعی اجتہاد و حرمت تقلید ابوحنیفہ و شافعی کو کیا لائق تھا کہ حدیث صحیح بخاری و صحیح مسلم رد کرنے کیلئے ایسی بدیہی غلطی میں ایک متاخر مقلد کی تقلید جامد کرتے۔ شاید رد احادیث صحیحہ میں یہ شرک صریح جائز و صحیح ہوگا۔ اب نہ اس میں شائبہ نصرانیت ہے نہ " اتخذوا احبار ھم و رھبانھم اربابا من دون اللہ " کی آفت۔ کبر مقتا عند اللہ ان تقولوا مالا تفعلون۔

ثانیاً: بفرض غلط مفہوم ہی سہی اب یہ نا مسلم کہ حنفیہ اس کے قائل نہیں۔ صرف عبارات شارع غیر متعلقہ بعقوبات میں اسکی نفی کرتے ہیں۔ کلام صحابہ و من بعد ھم من العلماء میں مفہوم مخالف بے خلاف مرعی و معتبر۔ کما نص علیہ فی تحریر الاصول والنھر الفائق والدر المختار وغیرھا من الاسفار، قد ذکرنا نصوصھا، فی رسالتنا القطوف الدانیۃ لمن احسن الجماعۃ الثانیہ۔ ۱۳۱۳ھ

دوم: ایک رامپوری ملا سے نقل کیا کہ ابن مسعود سے مسند ابی یعلی میں روایت یہ بھی ہے کہ "کان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یجمع بین الصلوتین فی السفر۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سفر میں دو نمازیں جمع کرتے تھے۔ تو ضرور ہے کہ حدیث صحیحین کو حالت نزول منزل اور روایت ابی یعلی کو حالت سیر پر عمل کریں۔ یہ مذہب امام مالک کی طرف عود کر جائیگا۔

اقول: اولاً۔ ملا جی خود ہی اسی بحث میں کہہ چکے ہو کہ شاہ صاحب نے مسند ابی یعلی کو طبقہ ثالثہ میں جس میں سب اقسام کی حدیثیں صحیح، حسن، غریب، معروف، منکر، شاذ، مقلوب موجود ہیں ٹھہرایا ہے۔ پھر خود ہی اس طبقے کی کتاب کو کہا کہ اس کتاب کی حدیث بدوں تصحیح کسی محدث

کے یا پیش کرنے سند کے کیونکر تسلیم کی جاوے۔ یہ کتاب اس طبقے کی ہے جس میں سب اقسام کی حدیثیں صحیح اور سقیم مختلط ہیں۔ یہ کیا دھرم ہے کہ اوروں پر منہ آؤ اور اپنے لئے ایک رامپوری ملا کی تقلید سے حلال بتاؤ۔ اتخذوا احبارھم ورھبانھم

ثانیا: ملاجی، کسی ذی علم سے التجا کرو تو وہ تمہیں صریح ومجمل اور متعین ومحتمل کا فرق سکھائے۔ حدیث صحیحین انکار جمع حقیقی میں نص صریح ہے اور روایت ابی یعلی حقیقی جمع کا اصلاً پتہ نہیں دیتی۔ بلکہ احادیث جمع صوری میں عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیثیں صاف صاف جمع صوری بتا رہی ہیں۔ تمہاری ذی ہوشی کہ نص ومحتمل کو لا کر اختلاف محامل سے راہ توفیق ڈھونڈتے ہو۔

لطیفہ اقول: ملاجی کا اضطراب قابل تماشہ ہے کہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کہیں راوی جمع ٹھہرا کر عدد رواۃ پندرہ بتاتے ہیں۔ کہیں نافی سمجھ کر چودہ۔ صدر کلام میں جہاں راویان جمع گنائے صاف صاف کہا ابن مسعود فی احدی الروایتین، اب رامپوری ملا کی تقلید سے وہ احدی الروایتین بھی گئی۔ ابن مسعود خاصے مثبتان جمع ٹھہر گئے۔

سوم: جسے ملاجی بہت ہی علق نفیس سمجھے ہوئے ہیں۔ ان دو کو عربی میں بولے تھے۔ یہاں چمک چمک کر اردو میں چہک رہے ہیں کہ۔

> اگر کہو جس جمع کو ابن مسعود نے نہیں دیکھا وہ درست نہیں تو تم پر یہ پہاڑ مصیبت کا ٹوٹیگا کہ جمع بین الظہر اور عصر کو عرفات میں کیوں درست کہتے ہو باوجودیکہ اس قول ابن مسعود سے تو نفی جمع فی العرفات کی بھی مفہوم ہوتی ہے۔ پس جو تم جواب رکھتے ہو اسی کو ہماری طرف سے سمجھو یعنی اگر کہو نہ ذکر کرنا ابن مسعود کا جمع فی العرفات کو بنابر شہرت عرفات کے تھا تو ہم کہینگے کہ جمع فی السفر بھی قرن صحابہ میں مشہور تھی۔ کیونکہ چودہ صحابی سوا ابن مسعود کے اسکے ناقل ہیں۔ تو اسی واسطے ابن مسعود نے اسکا استثناء نہ کیا۔ اور اب محتمل نفی کا جمع بلا عذر ہوگی۔ اور اگر کہو کہ جمع فی العرفات بالمقائسہ معلوم ہوتی ہے تو ہم کو کون مانع ہے مقائسہ سے۔ وعلی ہذا القیاس جو جواب تمہارا ہے وہی ہمارا ہے۔

معیار الحق مصنفہ میاں نذیر حسین ملاجی

اس جواب کو ملاجی نے گل سر سبد بنا کر سب سے اول ذکر کیا۔ ان دو کی تو امام نووی وسلام اللہ

رامپوری کی طرف نسبت کی۔ مگر اسے بہت پسند کر کے بلانقل ونسبت اپنے نامہ اعمال میں ثبت رکھا حالانکہ یہ بھی کلام امام نووی میں مذکور اور فتح الباری وغیرہ میں ماثور تھا۔ شہرت جمع عرفات سے جو جواب امام محقق علی الاطلاق محمد بن الہمام وغیرہ علماء اعلام حنفیہ کرام نے افادہ فرمایا۔ اس کا نفیس وجلیل مطلب ملاجی کی فہم تنگ میں اصلا نہ دھنسا۔ اجتہاد کے نشہ میں ادعائے باطل شہرت جمع سفر کا آوازہ کسا، اب فقیر غفرلہ القدیر سے تحقیق حق سنئے۔

اولا: فاقول وبحول ربی اصول۔ ملاجی جواب علماء کا یہ مطلب سمجھے کہ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیکھیں تو تین نمازیں غیر وقت میں۔ مگر ذکر دو کیں۔ مغرب و صبح مزدلفہ، اور تیسری یعنی عصر عرفہ کو بوجہ شہرت ذکر نہ فرمایا: جس پر آپ نے یہ کہنے کی گنجائش سمجھی کہ یونہی جمع سفر بھی بوجہ شہرت ترک کی۔ اس ادعائے باطل کا لفافہ تو بحمد اللہ اوپر کھل چکا کہ شہرت درکنار نفس ثبوت کے لالے پڑے ہیں۔

حضرت نے چودہ صحابہ کرام کا نام لیا پھر آپ ہی دس سے دست بردار ہوئے۔ چار باقی ماندہ میں دو کی روایتیں نری بے علاقہ اتر گئیں۔ رہے دو، وہاں بعونہ تعالیٰ وہ قاہر جواب پائے کہ جی ہی جانتا ہوگا۔

اگر بالفرض دو سے ثبوت ہو بھی جاتا تو کیا صرف دو کی روایت قرن صحابہ میں شہرت ہے۔ مگر یہاں تو کلام علماء کا وہ مطلب ہی نہیں بلکہ مراد یہ ہے کہ حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے صرف انہیں دو نمازوں عصر عرفہ ومغرب مزدلفہ کا غیر وقت میں پڑھنا ثابت۔ انہیں دو کو ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیکھا۔ انہیں دو کو صلاتین کہہ کر یہاں ارشاد فرمایا۔ اگرچہ تفصیل میں بوجہ شہرت عامہ تامہ ایک کا نام لیا۔ صرف ذکر مغرب پر اقتصار فرمایا۔ ایسا اکتفا کلام صحیح میں شائع۔

قال عزوجل۔

وجعل لکم سرابیل تقیکم الحر۔

اور تمہارے لئے لباس بنائے جو تمہیں گرمی سے بچاتے ہیں۔

خود انہیں نمازوں کے بارے میں امام سالم بن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا ارشاد دیکھئے۔ کہ پوچھا گیا۔ کیا عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سفر میں کوئی نماز جمع کرتے تھے۔

فرمایا: لا الا بجمع، نہ مگر مزدلفہ میں، کما قدمنا عن سنن النسائی، یہاں بھی کہہ دیجیو کہ جمع سفر کو شہرۃ چھوڑ دیا ہے۔

اور سنئے، امام ترمذی اپنی صحیح میں فرماتے ہیں۔

العمل علی هذا عند اهل العلم ان لا یجمع بین الصلاتین الا فی السفر او بعرفة ۔

اہل علم کے یہاں عمل اسی پر ہے کہ بغیر سفر اور یوم عرفہ دو نمازیں جمع نہ کریں۔

امام ترمذی نے صرف نماز عرفہ کا استثناء کیا نماز مزدلفہ کو چھوڑ دیا۔ تو ہے یہ کہ دونوں جمعین متلازم ہیں اور ایک کا ذکر دوسری کا یقیناً مذکر۔ خصوصاً نماز عرفہ کہ اظہر واشہر۔ تو مزدلفہ کا ذکر دونوں کا ذکر ہے، غرض ان 'صلاتین' کی دوسری نماز ظہر عرفہ ہے نہ فجر نحر۔ وہ مسئلہ جداگانہ کا افادہ ہے۔ کہ دو نمازیں تو غیر وقت میں پڑھیں اور فجر وقت معمول سے پیشتر تاریکی میں، اور بلا شبہ اجماع امت ہے کہ فجر حقیقۃً وقت سے پہلے نہ تھی، نہ ہرگز کہیں کبھی اس کا جواز اور خود اسی حدیث ابو مسعود کے الفاظ مسلم کے یہاں بروایت جریر عن الاعمش، قال قبل وقتها بغلس اس پر شاہد، اگر رات میں پڑھی جاتی تو ذکر غلس کے کیا معنی تھے۔

صحیح بخاری میں تو تصریح صریح ہے کہ فجر بعد طلوع فجر پڑھی۔

۵۱۸۔ عن عبدالرحمن بن یزید رضی الله تعالیٰ عنه قال خرجت مع عبدالله الی مكة ثم قدمنا جمعا فصلی الصلاتین كل صلوة وحدها بأذان و اِقامة و العشاء بینهما ثم صلی الفجر حین طلع الفجر۔

حضرت عبدالرحمٰن بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ مکہ گیا۔ پھر ہم مزدلفہ آئے تو آپ نے دو نمازیں جمع کیں ایک ہی اذان واقامت سے۔ درمیان میں رات کا کھانا کھایا۔ پھر طلوع فجر کے بعد صبح کی نماز پڑھی۔ ۱۲م

۵۱۹۔ عن عبد الرحمن بن یزید رضی الله تعالیٰ عنه یقول : حج عبد الله فاتینا

۵۱۸۔

۵۱۹۔ الجامع للبخاری المناسک، ۱/۲۲۸ ☆ الجامع الصحیح للبخاری، المناسک، ۱/۲۲۷

المزدلفة حين الاذان بالعتمة اوقريبا من ذالك فامر رجلا فاذن واقام ثم صلى المغرب وصلى بعد ها ركعتين ثم دعا بعشائه فتعشى ثم صلى العشاء ركعتين فلما طلع الفجر قال ان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كان لايصلى هذه الساعة الا هذه الصلوة فى هذا المكان من هذا اليو م۔

حضرت عبدالرحمٰن بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حج ادا فرمایا پھر ہم مزدلفہ آئے جب عشا کی اذان کا وقت ہو چکا تھا یا قریب تھا۔ ایک شخص کو اذان واقامت کا حکم دیا اور نماز مغرب ادا کی اور بعد کی دو رکعتیں بھی۔ پھر شام کا کھانا منگا کر تناول فرمایا: پھر عشا کی دو رکعتیں پڑھیں جب صبح صادق ہوئی تو فرمایا: حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس نماز فجر کے علاوہ اس دن اور اس مقام کے سوا کبھی نماز فجر اتنے اول وقت میں نہیں پڑھتے تھے۔

﴿۱۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اور یہ بھی اجماع موافق ومخالف ہے کہ عصر عرفہ ومغرب مزدلفہ حقیقۃ غیر وقت میں پڑھیں۔ تو فجر نحر و مغرب مزدلفہ کا حکم یقیناً مختلف ہے۔ ہاں عصر عرفہ ومغرب مزدلفہ متحد الحکم اور غیر وقت میں پڑھنے کے حقیقی معنی انہیں کے ساتھ خاص۔ اور جب تک حقیقت بنتی ہو مجاز کی طرف عدول جائز نہیں۔ نہ جمع بین الحقیقۃ والمجاز ممکن۔ خصوصا ملاجی کے نزدیک تو جب تک مانع قطعی موجود نہ ہو ظاہر پر حمل واجب۔

اور شک نہیں کہ بے وقت پڑھنے سے ظاہر متبادر وہی معنی ہیں جو ان عصر ومغرب میں حاصل نہ وہ کہ فجر میں واقع۔ تو واجب ہوا کہ جملہ ’صلی الفجر‘ ان ’’صلوتین‘‘ کا بیان نہ ہو بلکہ یہ جملہ مستقلہ ہے اور صلوتین سے وہی عصر ومغرب مراد۔ تو ان میں اصلا ہر گز کسی کا ذکر متروک نہیں۔ ہاں تفصیل میں پتے کیلئے ایک ہی کا نام لیا بوجہ کمال اشتہار۔ دوسری کا ذکر مطوی کیا۔

بحمد اللہ یہ معنی ہیں جواب علماء کے جس سے ملاجی کی فہم بے مس اور ناحق آنچہ انساں می کند کی ہوس۔ ملاجی! اب اس برابری کے بڑے بول کی خبریں کہئے کہ جو جواب تمہارا ہے وہی ہمارا سمجھئے۔ خدا کی شان۔ ع، اوگماں بردہ کہ من کردم چواو ☆ فرق را کے بیند آں استیزہ جو

فائدہ: یہ معنی نفیس فیض فتاح علیم جل مجدہ سے قلب فقیر پر القا ہوئے۔ پھر ارکان اربعہ ملک العلماء بحر العلوم قدس سرہ مطالعہ میں آئی دیکھا تو بعینہ یہی معنی افادہ فرمائے ہیں۔ والحمد لله علی حسن التفهیم۔

ثانیا: اقول و بالله التوفیق ۔ اگر نظر تتبع کو جولاں دیجئے تو بعونہ تعالیٰ واضح ہو کہ یہ جواب علماء محض تنزلی تھا۔ ورنہ اسی حدیث میں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ جمع عرفات بھی ذکر فرما چکے۔ یہ حدیث سنن نسائی کتاب المناسک باب الجمع بین الظهر والعصر بعرفہ میں یوں ہے۔

۵۲۰۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال: کان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یصلی الصلوة لوقتها الا بجمع فی مزدلفة وعرفات ۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر نماز اس کے وقت ہی میں پڑھتے تھے مگر مزدلفہ اور عرفات میں۔ ۱۲م

﴿۱۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ملاجی! اب کہئے: مصیبت کا پہاڑ کس پر ٹوٹا؟ ملاجی! ابھی آپکی نازک چھاتی پر دلی کی پہاڑی آتی ہے۔ سخت جانی کے آسرے پر سانس باقی ہو تو سر بچایئے کہ عنقریب مکہ کا پہاڑ ابو قبیس آتا ہے۔ ملاجی! دعوی اجتہاد پر ادھار کھائے پھرتے ہو اور علم حدیث کی ہوا نہ لگی احادیث مرویہ بالمعنی صحیحین وغرہما صحاح وسنن، مسانید ومعاجیم، جوامع واجزاء وغیر ہا میں دیکھئے صدہا مثالیں اس کی پایئے گا کہ ایک ہی حدیث کو رواۃ بالمعنی کس کس متنوع طور سے روایت کرتے ہیں۔ کوئی ایک ٹکڑا کوئی دوسرا کوئی کسی طرح، کوئی کسی طرح۔ جمع طرق سے پوری بات کا پتہ چلتا ہے۔

ولہذا امام الشان ابو حاتم رازی معاصر امام بخاری فرماتے ہیں جب تک حدیث کو ساٹھ وجہ سے نہ لکھتے اسکی حقیقت نہ پہچانتے۔

یہاں بھی مخرج " اعمش بن عمارة عن عبد الرحمن عن عبد الله " ہے۔ اعمش کے بعد حدیث منتشر ہوئی۔ ان سے حفص بن غیاث، ابو معاویۃ، ابو عوانۃ، عبد الواحد بن زیاد، جریر سفین، داؤد، شعبہ وغیر ہم اجلہ نے روایت کی۔

۵۲۰۔ السنن للنسائی، المناسک، ۲/۴۴

میں سنت کیا ہے؟ اس وقت یہ پچھلی حدیث مختصر افادہ فرمائی۔

ثم اقول: لطف یہ کہ یہی حدیث ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ دوسرے مخرج مروی صحیح بخاری وسنن نسائی سے سیدنا امام محمد نے آثار مرویہ کتاب الحج میں بسند صحیح وجلیل جس کے سب رواۃ اجلۂ ثقات وائمۂ ثبات ورجال صحیحین بلکہ صحاح ستہ سے ہے۔ یوں روایت فرمائی۔

۵۲۲۔ **عن** علقمة بن قيس رضی الله تعالیٰ عنه قال : كان عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه يقول : لا جمع بين الصلوتين الا بعرفة الظهر والعصر۔

حضرت علقمہ بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے تھے۔ جمع بین الصلوتین جائز نہیں مگر عرفہ میں ظہر وعصر

﴿۱۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

کیوں ملاجی! اب یہاں کہدینا کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود نے فقط جمع عرفات دیکھی ۔ جمع مزدلفہ خارج رہی۔ حالانکہ ہرگز نہ اس سے اعراض نہ اس پر اعتراض بلکہ ہر محل وموقع کلام میں وہاں کی قدر حاجت پر اقتصار ہے یہاں مسافر کے جمع بین الظہر والعصر کا ذکر ہوگا اس پر فرمایا: کہ ان میں جمع صرف روز عرفہ عرفات میں ہے۔ اسکے سوا ناجائز۔ ولہذا الصلوتین، معرف بلام فرمایا جس میں اصل عہد ہے۔

ملاجی! کتب احادیث آنکھ کھول کر دیکھو۔ روایات بالمعنی کے یہ ہی انداز آتے ہیں۔ خصوصا امام بخاری تو خود اپنی جامع صحیح میں اس کے عادی ہیں۔ حدیث کو ابواب مختلفہ میں بقدر حاجت پارہ پارہ کرکے لاتے ہیں۔ اس سے ایک پارہ دوسرے کو رد نہیں کرتا۔ بلکہ وہ مجموعی کامل حدیث ٹھہرتی ہے۔

پس بحمد اللہ تعالیٰ واضح وآشکارا ہوا کہ یہ حدیث بھی تمام وکمال یوں ہے۔

میں نے کبھی نہ دیکھا کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دونمازیں جمع فرمائی ہوں۔ کبھی کوئی نماز اپنے وقت سے پہلے یا وقت کے بعد پڑھی ہو مگر صرف دو۔ عصر عرفہ وقت ظہر میں۔ اور مغرب مزدلفہ وقت عشاء میں۔ اور اس دن فجر کو بھی وقت مسنون معمول قبل سے طلوع فجر کے بعد ہی تاریکی میں پڑھ لیا تھا۔ اس دن کے سوا کبھی ایسا نہ کیا۔

☆

۵۲۲۔ السنن للنسائی

الحمد للہ کہ آفتاب حق وصواب بے پردہ حجاب رابعۃ النہار پر پہونچا۔ اب اس حدیث نسائی جامع ذکر عرفہ ومزدلفہ پر ملاجی نے بکمال مکابرہ جو چوٹیں کی ہیں ان کی خدمت گزاری کیجئے اور ماہ صدیا پناہ رسالہ کو باذنہ تعالی شب تمام کا مژدہ دیجئے۔ واللہ المعین وبہ نستعین۔

لطیفہ: یارب جہل جاہلین سے تیری پناہ۔ ملاجی تو رد احادیث وجرح ثقات وقدح صحاح کے دھنی ہیں۔ عمل بالحدیث کے ادعائی راج میں انہیں مکابروں کی دیواریں چنی ہیں۔ حدیث صحیح نسائی شریف کو دیکھا کہ انہیں مصیبت کا پہاڑ توڑ یگی۔ حضرت کے گل سر سبد کو، گل تہ گل خن بنا چھوڑ یگی۔ لہذا نیام حیا سے تیغ ادا نکالی اور احادیث صحاح میں تکمیل مضمون " فریقا تکذبون و فریقا تقتلون ،، کی یوں بنا ڈالی۔

حدیث نسائی کی نامقبول اور مجروح اور متروک ہے۔ دو راوی اسکے مجروح ہیں۔ ایک سلیمان بن ارقم کہ اسکی توثیق کسی نے نہیں کی۔ بلکہ ضعیف کہا اسکو تقریب میں، سلیمان بن ارقم ضعیف، اور ایک خالد بن مخلد کہ یہ شخص رافضی تھا اور صاحب احادیث افراد کا، کہا تقریب میں خالدبن مخلد صدوق متشیع وله افراد ۔

''معیار الحق مصنفہ میاں نذیر حسین ملاجی''

اقول: اولا۔ وہی ملاجی کی قدیمی سفاہت، تشیع ورفض کے فرق سے جہالت۔

ثانیا: صحیحین سے وہی پرانی عداوت، خالد بن مخلد نہ صرف نسائی بلکہ بخاری ومسلم وغیرہما جملہ صحاح ستہ کے رجال سے ہیں۔ امام بخاری کے استاد، اور مسلم وغیرہ کے استاذ الاستاذ۔

ثالثا: ملاجی! تم نے تو علم حدیث کی الف، ب، بھی نہ پڑھی۔ اور ادعائے اجتہاد کی یوں بے وقت چڑھی۔ ذرا کسی پڑھے لکھے سے ضعیف ومتشیع، صاحب افراد ومتروک الحدیث میں فرق سیکھو۔ متشیع وصاحب افراد ہونا تو اصلا موجب ضعف نہیں۔ صحیحین دیکھئے۔ انکے رواۃ میں کتنے متشیع موجود ہیں۔ اور "له افراد ،، والوں کی کیا گنتی۔ جبکہ ہم حواشی فصل اول میں بکثرت له اوهام يهم ، ربما وهم ، يخطى ، يخطى كثيرا ، كثير الخطاء ، كثير الغلط ، وغیرہا والے ذکر کر آئے۔ رہا ضعیف، اس میں اور متروک میں بھی زمین آسمان کا بل ہے ضعیف کی حدیث معتبر ومکتوب اور متابعت وشواہد میں مقبول ومطلوب ہے۔ بخلاف متروک،

اس معنی اور اسکے متعلقات کی تحقیقات جلیلہ فقیر غفرلہ القدیر کے رسالہ، الهاد الكاف فی حکم الضعاف ۱۳۱۳ھ میں مطالعہ کیجئے۔ اور سردست اپنی مبلغ علم تقریب ہی دیکھئے کہ ضعیف درجہ ثانیہ اور متروک اسکے دو پایہ نیچے درجہ عاشرہ میں ہے۔ خود بعض ضعفا رجال شیخین میں اگرچہ متابعۃ یا یوں بھی واقع جس سے انکار نا متروک ہونا واضح۔

رابعاً: یہ سب کلام ملاجی کی غیبی بولی، عیبی احکام مان کر تھا۔ حضرت کی اندرونی حالت دیکھئے تو پھر حسب عادت جو رواۃ حدیث بے نسب ونسبت پائے ان میں جہاں تحریف وتصرف کا موقع ملا وہی تبدیل کا رنگ لائے۔ سند میں تھا" عن شعبة عن سليمان "

اب ملاجی اپنی مبلغ علم تقریب کھول کر بیٹھے۔ رواۃ نسائی میں شعبہ نام کا کوئی نہ ملا جس پر تقریب میں کچھ بھی جرح کی ہو۔ لہذا وہاں بس نہ چلا۔ سلیمان کو دیکھیں تو پہلی بسم اللہ یہ ہی سلیمان بن ارقم ضعیف نظر پڑا۔ حکم جڑ دیا کہ سند میں وہی مراد اور حدیث مردود۔

ملاجی! اپنے دھرم کی قسم سچ بتانا، یہ جبروتی حکم آپ نے کس دلیل سے جمایا۔ کیا اسی کا نام محدثی ہے۔ سچے ہو تو برہان لاؤ۔ ورنہ کذب وعیب رجم بالغیب پر ایمان۔ قل هاتوا برهانكم ان كنتم صادقين۔

حق طلباں وحق نیوش کو اوپر معلوم ہو چکا کہ مخرج حدیث "اعمش عن عمارة عبد الرحمٰن عن عبد الله، ہے بخاری، مسلم، ابو داؤد، اور نسائی وغیرہم سب کے یہاں حدیث عمارة بطریق اعمش ہی مذکور، صحیحین کی تین سندیں بطریق" حفص بن غياث و ابى معاوية و جرير كلهم عن الاعمش عن عمارة " صدر کلام میں۔ ایک سند نسائی بطریق" داؤد عن الاعمش عن عمارة ، اسکے بعد سن چکے، پنجم نسائی کتاب الصلوۃ میں ہے"اخبر نا قتيبة ثنا سفين نا الاعمش عن عمارة الخ، ششم مناسک باب الوقت الذى يصلى فيه الصبح بالمزدلفة اخبرنا محمد بن العلاء ثنا ابو معاوية عن الاعمش عن عمارة الخ، ہفتم سنن ابی داؤد حدثنا مسدد ان عبد الواحد بن زياد وابا عوانة و ابا معاوية حدثوهم عن الاعمش عن عمارة بن عمير الخ،،

یہ امام اعمش امام اجل ثقہ ثبت حجت حافظ ضابط کبیر القدر جلیل الفخر اجلۂ ائمہ تابعین و رجال صحاح ستہ سے ہیں۔ جنکی وثاقت عدالت جلالت آفتاب نیمروز سے روشن تر۔ انکا اسم

مبارک سلیمان ہے۔ وہی یہاں مراد۔ کاش تضعیف ابن ارقم دیکھ پانے کی خوشی ملاجی کی آنکھیں بند نہ کر دیتی تو آگے سوجھتا کہ دنیا میں ایک یہ ہی سلیمان نہیں۔ دو ورق لوٹتے تو اسی تقریب میں تھا۔

سلیمان بن مهران الاعمش ثقة عارف بالقراء ة ورع۔

سلیمان بن مہران اعمش ثقہ ہیں۔ حافظ ہیں۔ قرأت کو جاننے والے ہیں اور متقی ہیں۔

بن حضرات کا جوش تمیز اس حد تک پہونچا ہو ان سے کیا کہا جائے کہ ان سلیمان سے راوی بھی آپ نے دیکھا کون ہیں۔ امیر المؤمنین فی الحدیث۔

امام شعبہ بن الحجاج جنہیں التزام تھا کہ ضعیف لوگوں سے روایت نہ کریں گے۔ جسکی تفصیل فقیر کے رسالہ منیر العين فی حکم تقبيل الابهامين ؁۱۳۰۱ھ میں مذکور۔ وہ اور ابن ارقم سے روایت، مگر ناواقفوں سے ان باتوں کی کیا شکایت۔

خامساً: حضرت کو اپنی پرانی مشق صاف کرنے کو اسی طرح کا ایک اور نام ہاتھ لگا۔ یعنی خالد۔

امام نسائی نے فرمایا تھا: اخبرنا اسمعيل بن مسعود عن خالد عن شعبة، بے دھڑک حکم لگا دیا۔ کہ یہاں اس سے مراد خالد بن مخلد رافضی ہے۔

ملاجی! پانچ پیسے کی شیرینی تو ہم بھی چڑھائیں گے اگر ثبوت دو کہ یہاں خالد سے یہ شخص مراد ہے۔ ملاجی! تم کیا جانو کہ ائمہ محدثین کس حالت میں اپنے شیخ کے مجرد نام بے ذکر ممیز پر اکتفا کرتے ہیں۔

ملاجی! صحابہ کرام میں عبد اللہ کتنے بکثرت ہیں۔ خصوصا عبادلہ خمسہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ پھر کیا وجہ کہ جب بصری "عن عبد الله"، کہیں تو عبد الله بن عمرو بن العاص، مفہوم ہونگے اور کوئی کہے تو عبد اللہ بن مسعود، رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

پھر رواۃ مابعد میں تو عبد اللہ صدہا ہیں۔ مگر جب سوید کہیں حدثنا عبد اللہ، تو خواہ مخواہ ابن المبارک ہیں۔ محمدین کا شمار کون کر سکتا ہے۔ مگر جب بندار کہیں عن محمد عن شعبۃ، تو غندر کے سوا کسی طرف ذہن نہ جائیگا۔ وعلى هذا القياس۔ صدہا مثالیں ہیں جنہیں ادنی خدام، حدیث جانتے پہچانتے سمجھتے ہیں۔

ملاجی! یہ خالد امام اجل ثقہ ثبت حافظ جلیل الشان خالد بن حارث بصری ہیں۔ کہ امام شعبہ بن الحجاج بصری کے خلص تلامذہ اور امام اسمعیل بن مسعود بصری کے اجل اساتذہ اور رجال صحاح ستہ سے ہیں۔

اسمعیل بن مسعود کو ان سے اور انہیں شعبہ سے اکثار روایت بدرجہ غایت ہے۔

اسی سنن نسائی میں اسمعیل کی بیسوں روایات ان سے موجود، ان میں بہت خاص اسی طریق سے ہیں۔ کہ اسمعیل خالد بن حارث سے اور خالد شعبہ بن الحجاج سے۔ ان میں بہت جگہ خود اسمعیل نے نسب خالد مصرحا بیان کیا ہے۔ بہت جگہ انہوں نے حسب عادت مطلق چھوڑا اور امام نسائی نے واضح فرمادیا ہے۔ بہت جگہ سابق ولاحق بیانوں کے اعتماد پر یونہی مطلق باقی رکھا ہے۔

میں آپکا حجاب ناواقفی توڑنے کو ہر قسم کی مصرح روایات سے بہ نشان کتاب و باب کچھ حاضر کروں۔

طریق شعبۃ:

(١) كتاب الافتتاح باب التطبيق ،اخبرنا اسمعيل بن محمد بن مسعود حدثناخالد بن الحارث عن شعبة عن سليمان۔

(٢) كتاب الطهارة باب النضح ،اخبرنا اسمعيل بن محمد بن مسعود حدثنا خالد بن الحارث عن شعبة ،

(٣) كتاب المواقيت باب الرخصة فى الصلوة بعد العصر ، اخبرنا اسمعيل بن مسعود عن خالد بن الحارث عن شعبة ،

(٤) كتاب الامامة باب الجماعة اذا كانوا اثنين ، اخبرنا اسمعيل بن مسعود ثنا خالد بن الحارث عن شعبة،

(٥) كتاب السهو باب التحرى ، اخبرنا اسمعيل بن مسعود ثنا خالد بن الحارث عن شعبة ،

تصریح اسمعیل سوی مامر:

(٦) كتاب الامامة باب الرخصة للامام فى التطويل ، اخبرنا اسمعيل بن مسعود ثنا خالد بن الحارث ۔

(۷) کتاب قیام اللیل باب وقت رکعتی الفجر ، اخبرنا اسمعیل بن مسعود قال ثنا خالد بن الحارث۔

(۸) کتاب الزکوۃ باب عطیۃ المرأۃ بغیر اذن زوجھا ، اخبرنا اسمعیل بن مسعود قال ثنا خالد بن الحارث۔

(۹) کتاب المزارعۃ باب احادیث النھی عن کری الارض بالثلث والربع، اخبرنا اسمعیل بن مسعود قال ثنا خالد بن الحارث۔

(۱۰) کتاب القسامۃ والقود باب عقل الاصابع ، اخبرنا اسمعیل بن مسعود قال ثنا خالد بن الحارث۔

تصریح النسائی،،

(۱۱) کتاب الحیض باب مضاجعۃ الحیض فی ثیاب حیضھا ، اخبرنا اسمعیل بن مسعود ثنا خالد ھوبن الحارث ۔

(۱۲) کتاب السھو باب اذا قیل للرجل ھل صلیت ، اخبرنا اسمعیل بن مسعود ومحمد بن عبد الاعلی قالوا حدثنا خالد ھو ابن الحارث ۔

(۱۳) کتاب الصیام باب التقدم قبل شھر رمضان ، اخبرنا اسمعیل بن مسعود ثنا خالدھوا بن الحارث ۔

(۱۴) کتاب المزارعۃ باب احادیث النھی عن کری الارض بالثلث والربع، اخبرنا اسمعیل بن مسعود ثنا خالد وھوابن الحارث،۔

(۱۵) کتاب الاشربۃ باب الترخیص فی انتباذ البسر ، اخبرنا اسمعیل بن مسعود ثنا خالدیعنی ابن الحارث۔

کیوں ملاجی! یہ کیا دین و دیانت ہے کہ حدیثیں رد کرنے کو ایسے جھوٹے فقرے بناؤ اور بے تکان جزم کرتے ہوئے پلک تک نہ جھپکاؤ وہ تو خدا نے خیر کرلی کہ امام نسائی نے اسمعیل بن مسعود کہہ دیا تھا۔ کہیں نرا اسمعیل ہوتا تو ملاجی کو کہتے کیا لگتا۔ کہ یہ حدیث تم اہل سنت کے نزدیک سخت مردود کہ اسکی سند میں اسمعیل دہلوی موجود ہے۔

ملاجی ! صرف ایک مسئلہ میں اول تا آخر اتنی خرافات ، علم حدیث کی کھلی کھلی باتوں سے یہ جاہلانا ژ‌الفات ۔ اگر دیدہ و دانستہ ہیں تو شکایت کیا کہ اخفائے حق تلمیع باطل، تلبیس عامی ، اور اغوائے جاہل ، طوائف ضالہ کا ہمیشہ داب رہا ہے ۔ اور اگر خود حضرت کی

حدیث دانی اتنی ہے تو خدارا، خدا ورسول سے حیا کیجئے۔ اپنے دین دھرم پر دیا کیجئے۔ یہ منہ اور اجتہاد کی لپک، یہ لیاقت اور مجتہدین پر ہمک، عمر وفا کرے تو آٹھ دس برس کسی ذی علم مقلد کی کفش برداری کیجئے، حدیث کے متون شروح واصول ورجال کی کتابیں سمجھ کر پڑھ لیجئے، اور یہ نہ شرمایئے کہ بوڑھے طوطوں کے پڑھنے پر لوگ ہنستے ہیں، ہنسنے دو ہنستے ہی گھر بستے ہیں۔ اگر علم مل گیا تو عین سعادت، یا طلب میں مر گئے تو جب بھی شہادت، بشرط صحت ایمان وحسن نیت، و اللہ الھادی لقلب اخبت،

الحمد للہ، مہر حق منجلی ہوا، اور آفتاب صواب متجلی، جن جن احادیث سے جمع بین الصلوتین کا ثبوت نہ سہل ثبوت بلکہ قطعی ثبوت زعم کیا گیا تھا واضح ہوا کہ ان میں ایک حرف مثبت مقال نہیں۔ مذہب حنفی اثبات صوری ونفی حقیقی دونوں میں بے دلیل بتا دیا تھا۔ روشن ہوا کہ قرآن وحدیث اسی کے موافق، دلائل ساطعہ اسی پر ناطق، جن میں رد وانکار کی اصلا مجال نہیں۔

اور بعونہ تعالیٰ بطفیل مسئلہ وہ تازہ مجہلہ، کہنہ مشغلہ، ادعائے عمل بالحدیث کا اشغلہ، اسکا بھرم بھی من مانتا کھلا کہ ہوا سے غرض، ہوس سے کام، اور اتباع حدیث کا نام بدنام۔ پرانے پرانے، حد کے سیانے۔ جب اپنی تخن پردی پر آئیں صحیح حدیثوں کو مردود بتائیں، ثقہ ائمہ کو مطعون بتائیں۔ بخاری ومسلم پس پشت ڈالیں، انکے رواۃ واسانید میں شاخسانے نکالیں۔ ہزار چھل کریں سو ہزار پیچ جیسے بنے صحیح حدیثیں پیچ۔ امام مالک وامام شافعی کی تقلید حرام، نہ فقط حرام کہ شرک کا پیغام۔ مگر جب حنفیہ کے مقابل دم پر بنے، مجتہد چھوڑ کر مقلدوں کی تقلید سے گاڑھی چھنے۔ اب ایک ایک شافعی مالکی کو جھک جھک کر سلام، اس کے پاؤں پکڑ اسکا دامن تھام یہ بڑا پیشوا وہ بھاری امام۔ ان میں جس کا کلام کہیں ہاتھ لگ گیا اگر چہ کیسا ہی ضعیف، کتنا ہی خطا بس خضر مل گئے، غنچے کھل گئے، اندر کے جی کے کواڑ کھل گئے سب کوفت سوخت کے غبار دھل گئے۔ وحی مل گئی ایمان لے آئے، اسی سے حنفیہ پر حجت لائے۔ اب خبردار کوئی پیچھے نہ پڑو، احبار ورہبان کی آیت نہ پڑھو۔

چھٹکارے کی گھڑی بچاؤ کا وقت ہے۔ شرک بلا سے ہو، اب مکت ہے۔

مسلمانو! حضرت کے یہ انداز دیکھے بھالے، اپنا ایمان بچائے سنبھالے۔ فریب میں نہ آنا یہ زہر درجام ہیں دھوکا نہ کھانا سبزہ زیر دام ہیں۔ بے مہاروں کی چال ہر حال بری ہے۔ تقلید

سے بری ائمہ سے بری ہے۔ بے راہ روی کا دھیان نہ لانا، چادر سے زیادہ پاؤں نہ پھیلانا۔ اتباع ائمہ راہ ہدی ہے، راہ ہدی کا والی خدا ہے۔ لله الحمد و لی الهداية منه البداية و اليه النهاية۔

خلاصۃ الکلام وحسن الختام

الحمد للہ، سخن اپنے ذروۂ اقصی کو پہونچا۔ اب ملخص کلام وحاصل مرام چند باتیں یاد رکھیے۔

اولا: جمع صوری بدلائل صحیحہ روشن ثبوت سے بے پردہ حجاب، اور اسکا انکار آفتاب

ثانیا: کسی حدیث صحیح میں جمع تقدیم کا نام کو بھی اصلا پتہ نہیں، اسکی نسبت ادعائے قطعی ثبوت محض نسج العنکبوت۔

ثالثا: جمع تاخیر میں بھی کوئی حدیث صحیح صریح جیسا کہ ادعا کیا جاتا ہے ہرگز موجود نہیں۔ یا ضعاف ومناکیر ہیں یا محض بے علاقہ یا صاف محتمل، اور محتملات سے ہوس اثبات مہمل ومختل۔

رابعا: جب جمع صوری پر ثبوت مفسر متعین ناقابل تاویل قائم، تو محتملات خصوصاً حدیث ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا اسی کی طرف رجوع لازم۔ کہ قاعدہ ارجاع محتمل بہ متعین ہے نہ عکس، کہ سراسر نکس۔

خامسا: نماز بعد شہادتین اہم فرائض واعظم ارکان اسلام ہے، اور اس میں رعایت وقت کی فرضیت اظہر ضروریات دین سے جسے مسلمانوں کا ایک ایک بچہ جانتا ہے۔ یوہیں اوقات خمسہ غایت شہرت واستفاضہ پر بالغ حد تواتر ہیں۔ اگر حضور پرنور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حالت سفر میں جس کی ضرورت ہمیشہ ہر زمانہ میں ہر شخص کو رہی اور رہتی ہے، چار نمازوں کیلئے اوقات مشہورہ معلومہ معروفہ کے سوا قولا یا فعلا کوئی اور حکم عطا فرمایا ہوتا تو واجب تھا کہ جس شہرت جلیلہ کے ساتھ اوقات خمسہ منقول ہوئے اسی طرح یہ نیا وقت بھی نقل کیا جاتا۔ آخر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ فعل کسی خلوت میں نہ کیا غزوۂ تبوک میں ہزار ہا صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہمراہ رکاب سعادت مآب تھے۔ اگر حضور جمع فرماتے بلاشبہ وہ سب کے سب دیکھتے اور کثرت رواۃ سے اسے بھی مشہور کر چھوڑتے۔ یہ کیا کہ ایسی عظیم بات ایسے جلیل فرض کے ایسے ضروری لازم میں ایسی صریح تبدیل ایسے مجمع کثیر کے سامنے واقع ہو

اور اسے یہ ہی ایک دو راوی روایت فرمائیں۔

تو بلاشبہ یہ ہی جمع صوری فرمائی جس میں نہ وقت بدلا، نہ کسی حکم میں تغیر نے راہ پائی کہ اسکے اشتہار پر دواعی متوفر ہوتے نظر انصاف صاف ہو تو صرف ایک یہ ہی کلام تمام دلائل خلاف کو بس ہے۔ کہ جب باوصف توفر دواعی نقل احاد ہے تو لاجرم جمع صوری پر محمول کہ تو فرمہجور، اور بالفرض کوئی روایت مفسرہ ناقابل تاویل ملے تو متروک العمل کہ ایسی جگہ احاد رہنا عقل سے دور

سادسا: نمازوں کیلئے تعیین وتخصیص اوقات آیات قرآن عظیم واحادیث حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے قطعی الثبوت ہے۔ اگر کہیں اسکا خلاف مانیئے تو وہ بھی ویسا ہی قطعی چاہئے جیسے عصر عرفہ ومغرب مزدلفہ کا اجماعی مسئلہ، ورنہ یقینی کے مقابل ظنی مضمحل۔

سابعا: بالفرض اگر مثل منع دلائل جمع بھی قابل سماع تسلیم کیجئے تاہم ترجیح منع کو ہے کہ جب حاضر و مبیح مجتمع ہوں تو حاضر مقدم ہے۔

ثامنا۔ جانب جمع صرف نقل فعل ہے، قول اگر ہے تو جمع صوری میں، جانب منع دلائل قولیہ و فعلیہ دونوں موجود اور قول فعل پر مرجح تو مجموع قول وفعل محض نقل فعل پر بدرجہ اولی۔

تاسعا: افقہیت راوی اور مرجح منع ہے کہ ابن عمر وانس میں کسی کو فقاہت جلیلہ عبد اللہ بن مسعود تک رسائی نہیں، رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

یہ وہی ابن مسعود ہیں جنکی نسبت حدیث میں ہے۔ حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تمسکوا بعهد ابن ام عبد

ام عبد کے عہد کو لازم پکڑو،

مرقاۃ میں ہے۔ اسی لئے ہمارے امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ انکی روایت وقول کو خلفائے اربعہ کے بعد سب صحابہ کے قول پر ترجیح دیتے ہیں۔

یہ وہی ابن مسعود ہین جنہیں حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ صاحب سر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے۔

۵۲۳۔ **عن** حذيفة رضى الله تعالىٰ عنه قال: ان اشبه الناس دلا و سمتاوهديا

۵۲۳۔ الجامع للترمذی باب مناقب عبد الله من مسعود ۲۲۲/۲

برسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عبد الله بن مسعود ۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بیشک چال، ڈھال اور روش میں سب سے زیادہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مشابہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔

یہ وہی ابن مسعود ہیں جنہیں امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔

۵۲۴۔ کنیف ملئ علما۔

ایک گٹھری ہیں علم سے بھری ہوئی۔

نہایت یہ کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

۵۲۵۔ رضیت لامتی ما رضی لها ابن ام عبد۔

میں نے اپنی امت کیلئے پسند فرمالیا جو کچھ عبد اللہ بن مسعود اسکے لئے پسند کرے۔

لاجرم ہمارے ائمہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے نزدیک خلفائے اربعہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے بعد وہ جناب تمام صحابہ کرام علیہم الرضوان سے علم وفقاہت میں زائد ہیں۔

مرقاۃ شرح مشکوۃ میں ہے۔

هو عندا ائمتنا افقه الصحابة بعد الخلفا ء الاربعة۔

ہمارے ائمہ کے نزدیک ابن مسعود خلفاء اربعہ کے بعد سب سے زیادہ فقیہ ہیں۔

عاشراً: اگر بالفرض براہین منع وادلۂ جمع کانٹے کی تول برابر ہی سہی۔ تاہم منع ہی کو ترجیح رہے گی کہ اس میں احتیاط زائد ہے۔ اگر عند اللہ جمع درست بھی ہوئی تو ایک جائز بات ہے۔ جسکے ترک میں بالاجماع گناہ نہیں بلکہ بالاتفاق اسکا ترک ہی افضل ہے۔ اور اگر عند اللہ نادرست ہے تو جمع تاخیر میں نماز دانستہ قضا کرنی ہوگی۔ اور جمع تقدیم میں سرے سے ادا ہی نہ ہوگی۔ فرض گردن پر رہے گا۔ تو ایسی بات جسکا ایک پہلو خلاف اولی اور دوسری جانب گناہ کبیرہ ہو تو عاقل کا کام یہ ہی ہے کہ اس سے احتراز کرے۔

یہاں جو ملاجی ایمان کی آنکھ پر ٹھیکری رکھ کر لکھ گئے ہیں کہ۔

۵۲۴۔ المستدرك للحاكم، معرفة الصحابة، ۳۱۸/۳

> تشکیک مذکور اس صورت میں جاری ہوتی ہے جس میں طرفین کا مذہب مدلل بدلائل ہو اور صورت اختلاف کی ہو حالانکہ مسئلہ جمع میں مانعین کا دعوی بلا دلیل ہے اور نا جائز کہنا انکا خلاف ہے اختلاف نہیں۔ پس اگر صحت میں عمل مدلل بدلائل کے قول بلا دلیل شک ڈال دیا کرے تو سینکڑوں اعمال باطل ہو جائیں اور حق و باطل میں کچھ تمیز نہ رہے۔"

معیار حق مصنفہ ملاجی

ان جھوٹی بالا خوانیوں، سینہ زوری کی لن ترانیوں کا کچا چٹھا بعونہ تعالیٰ سب کھل چکا۔ مگر حیا کا بھلا ہو جس کے آسرے جیتے ہیں، یونہی تو آفتاب پر خاک اڑا کر اندھوں کو سمجھا دیا کرتے ہیں کہ حنفیہ کا مذہب بے دلیل و خلاف حدیث ہے۔

خدا کی شان قرآن عظیم واحادیث رسول کریم علیہ وعلی آلہ افضل الصلوۃ والتسلیم کی ان قاہر دلیلوں کو جنہیں سن کر جگر تک دھمک پہونچی ہوگی بے دلیل ٹھہراؤ۔ اور اپنے ضعیف و بے ثبوت قول کو قطعی یقینی مدلل بتاؤ۔ اور عمل بالحدیث و دین و دیانت کا نام لیتے نہ شرماؤ۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

آدمیاں گم شدند ملک گرفت اجتہاد

فقیر غفرلہ المولی القدیر نے یہ چند اوراق کہ بنظر احقاق حق لکھے۔ مولیٰ عزوجل اپنے کرم سے قبول فرمائے۔ شر حساد و شامت ذنوب سے محفوظ رکھے۔ وجہ ثبات و استقامت مقلدین کرام بنائے۔ یہ امید تو ان شاء اللہ القریب المجیب نقد وقت ہے۔ مگر دشمنان حنفیت کو ہدایت ملنے، عناد حنفیہ کی راہ نہ چلنے کی طرف سے یاس سخت ہے۔ کہ کھلے مکابروں میں جن صاحبوں کی یہ ہمتیں بڑھی ہیں۔ یہ مشقیں چڑھی ہیں۔ انہیں آئندہ ایسی اور ان سے بڑھ کر اور ہزار ہٹ دھرمیاں کرتے کیا لگتا ہے۔ تحریف، تعصب، مکابرے اور تحکم کا کیا علاج ہے۔ سوا اسکے کہ شر شریران سے اپنے رب عزوجل کی پناہ لوں اور بتوسل روح اکرم امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس سے عرض کروں۔

رب انی اعوذبك من همزات الشياطين و اعوذ بك رب ان يحضرون و صلى الله تعالى على الهادى الامين الامان المامون محمد و آله و صحبه الكرام و الذين هم بهديهم يهتدون ۔

الحمد للہ کہ یہ مبارک رسالہ، نفیس عجالہ یازدہم ماہ رجب المرجب ۱۳۱۳ ہجریہ علی صاحبہا افضل الصلوۃ و التحیۃ کو تمام اور بلحاظ تاریخ حاجز البحرین الواقی عن جمع الصلوتین، نام ہوا۔

ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم و صلى الله تعالىٰ على سيد المرسلين محمد و آله و صحبه اجمعين ۔ آمين۔ سبحانك اللهم و بحمدك اشهد ان لا اله الا انت استغفرك و اتوب اليك ، و الله سبحانه و تعالىٰ اعلم وعلمه جل مجده اتم و احكم ۔

فتاوی رضویہ قدیم ۲/۲۱۴

فتاوی رضویہ جدید ۵/۲۹۲ تا ۳۱۳ مخلصا

(۱۴) بحالت سفر ایک نماز آخر وقت اور دوسری اول وقت میں پڑھنا

۵۲۶۔ **عن** نافع وعبد الله بن و اقد رضى الله تعالىٰ عنهما ان مؤذن ابن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما قال : الصلوة ، قال : سر ، حتى اذاكان ، قبل غيوب الشفق نزل ، فصلى المغرب ، ثم انتظر حتى غاب الشفق فصلى العشاء ، ثم قال : ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كان أعجل به أمر صنع مثل الذى صنعت فسار فى ذلك اليوم و الليلة ميسرة ثلث۔

حضرت نافع و حضرت عبد اللہ بن واقد رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے مؤذن نے نماز کا تقاضا کیا۔ فرمایا: چلو، یہاں تک کہ شفق ڈوبنے سے پہلے اتر کر مغرب پڑھی۔ پھر انتظار فرمایا یہاں تک کہ شفق ڈوب گئی۔ اس وقت عشاء پڑھی۔ پھر فرمایا: حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جب کوئی جلدی ہوتی تو ایسا ہی کرتے جیسا میں نے کیا۔ حضرت ابن عمر نے اس دن رات میں تین رات دن کی راہ قطع کی۔ ۱۲م

۵۲۷۔ **عن** نافع رضى الله تعالىٰ عنه قال : خرجت مع عبد الله ابن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما فى سفر يريد ارضاله ، فاتاه آت فقال : ان صفية بنت ابى عبيد لما

۵۲۶۔ السنن لابی داؤد، الجمع بین الصلوتین، ۱۷۱/۱

۵۲۷۔ السنن للنسائی، المواقیت، ۹۹/۱

بها ، فانظر ان تدركها فخرج سرعا و معه رجل من قريش يسايره ، و غابت **الشمس فلم يصل الصلوة** ، و كان عهدى به و هو يحافظ على الصلوة فلما ابطأ **قلت : الصلوة ، يرحمك الله** ، فالتفت الى و مضى ، حتى اذا كان فى آخر الشفق **نزل فصلى** المغرب، ثم اقام العشاء و قد توارى الشفق فصلى بنا، ثم أقبل علينا **فقال :** اِن رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كان اذا أ عجل به السير صنع هكذا ۔

حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ ایک سفر میں گیا جبکہ وہ اپنی ایک زمین دیکھنے تشریف لے گئے تھے۔ کسی نے آکر کہا: آپکی زوجہ صفیہ بنت ابی عبید اپنے حال میں مشغول ہیں۔ شاید ہی آپ انہیں زندہ پائیں۔ یہ سن کر بہ سرعت چلے اور انکے ساتھ ایک مرد قریشی تھا۔ سورج ڈوب گیا اور نماز نہ پڑھی۔ اور میں نے ہمیشہ انکی یہ ہی عادت پائی تھی کہ نماز کی محافظت فرماتے تھے۔ جب دیر لگائی تو میں نے عرض کیا: نماز، خدا آپ پر رحم فرمائے۔ میری طرف پھر کر دیکھا اور آگے روانہ ہوئے۔ جب شفق کا اخیر حصہ رہا اتر کر مغرب پڑھی۔ پھر عشاء کی تکبیر اس حال میں کہی کہ شفق ڈوب چکی تھی۔ اس وقت عشاء پڑھائی۔ پھر ہماری طرف منھ کر کے کہا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جب سفر میں جلدی ہوتی ایسا ہی کرتے۔ ۱۲م

۵۲۸۔ **عن** نافع رضى الله تعالىٰ عنه قال: اقبلنا مع ابن عمر من مكة حتى اذا كان ببعض الطريق استصرخ على زوجته فقيل له : انها فى الموت، فاسرع السيرو كان اذا نودى بالمغرب نزل مكانه فصلى فلما كان تلك الليلة نودى بالمغرب فسار حتى امسينا ، فظننا أنه نسى فقلنا: الصلوة ، فسار حتى اذا كان الشفق قرب أن يغيب نزل فصلى المغرب ، و غاب الشفق فصلى العشاء ، ثم أقبل علينا فقال : هكذا كنا نصنع مع رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اذا جد بناالسير۔

حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ مکہ سے واپس ہوئے تو راستہ ہی میں تھے کہ انکو انکی بیوی حضرت صفیہ

۵۲۸۔ السنن للنسائی، المواقیت، ۷۰/۱ ☆ شرح معانی الآثار للطحاوی، ۱۱۲/۱

السنن للدار قطنی، ۳۹۴/۱ ☆

بنت ابو عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بارے میں اطلاع ملی کہ وہ موت کے قریب ہیں تو آپ نے سفر تیز کردیا۔ انکی عادت کریمہ یہ تھی کہ جب مغرب کی اذان ہوتی تو نماز کے لئے فوراً اترتے۔ لیکن اس رات اذان کے بعد بھی سفر جاری رکھا یہاں تک کہ رات آ گئی۔ ہم سمجھے کہ شاید نماز کے بارے میں بھول گئے۔ لہذا یاد دلانے کی غرض سے ہم نے کہا: نماز، لیکن پھر بھی سفر جاری رکھا یہاں تک کہ جب شفق ڈوبنے کے قریب ہوئی تو سواری سے اترے اور مغرب پڑھی، اور شفق ڈوب گئی تو عشاء پڑھی، پھر ہماری طرف منہ کرکے کہا: ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایسا ہی کیا کرتے تھے جب سفر میں جلدی ہوتی۔

۵۲۹۔ **عن** عبدالله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما قال: رأيت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اذا عجله السير فى السفر يؤخر صلوة المغرب حتى يجمع بينها و بين العشاء، قال: سالم و كان عبدالله يفعله اذا عجله السير، و يقيم المغرب فيصليها ركعتين۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب سفر میں جلدی ہوتی تو مغرب کی نماز اتنی مؤخر کردیتے کہ مغرب اور عشاء کی ساتھ ساتھ پڑھتے۔ حضرت سالم بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو بھی جب سفر میں جلدی ہوتی تو ایسا ہی کرتے۔ کہ مغرب کی اقامت کہہ کر تین رکعتیں پڑھ لیتے پھر سلام پھیر کر تھوڑی دیر ٹھہرتے۔ پھر عشاء کی اقامت کہہ کر دو رکعتیں پڑھتے۔ ۱۲م

۵۳۰۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت: كان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فى السفر يؤخر الظهر و يقدم العصر و يؤخر المغرب و يقدم العشاء۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سفر میں ظہر کو دیر فرماتے اور عصر کو اول وقت پڑھتے، مغرب کی تاخیر فرماتے

۵۲۹۔ الجامع الصحیح للبخاری، الصلوة ١٤٩/١ ☆ المسند للشافعی، ٣٨٧

۵۳۰۔ شرح معانی الآثار للطحاوی، ١١٣/١

عشاء کو اول وقت پڑھتے۔

۵۳۱۔ **عن** سالم بن عبدالله رضی الله تعالیٰ عنهما قال: ان صفية بنت ابی عبيد كانت تحته فكتبت اليه ، وهو فی زراعته له ، انی فی آخر يوم من ايام الدنيا و اول يوم من الاخرة ، فركب فاسرع السير اليها ، حتى اذا حانت صلوة الظهر قال له المؤذن ، الصلوة يا ابا عبد الرحمٰن افلم يلتفت ، حتى اذا كان بين الصلوتين نزل فقال ؛ اقم ، فاذا سلمت فاقم ، فصلی ثم ركب حتى اذا غابت الشمس ، قال له المؤذن : الصلوة فقال: كفعلك فی صلوة الظهر والعصر ، ثم سار حتى اذا اشتبكت النجوم نزل ، ثم قا ل للمؤذن :اقم ،فاذاسلمت فاقم ،فصلی ثم انصرف فالتفت الينا فقال : قال رسول الله صلى الله تعالیٰ عليه وسلم : اِذَا حَضَرَ اَحَدَ كُمُ الْاَمْرُ الَّذِی يَخَافُ فَوْتَهٗ فَلْيُصَلِّ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ ۔

حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت صفیہ بنت ابی عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے میرے والد کو خط لکھا کہ اب میرا دم واپسیں ہے جب آپ اپنے کھیت پر تشریف فرماتھے۔ تو آپ نہایت تیز چلے۔ یہاں تک کہ جب ظہر کا وقت قریب ہوا تو مؤذن نے عرض کیا: اے ابوعبدالرحمٰن ! نماز، آپ نے کوئی توجہ نہ فرمائی۔ یہاں تک کہ جب دونوں نمازوں کے درمیان کا وقت قریب آیا تو اترے، فرمایا: اقامت کہواور جب میں سلام پھیروں تو عصر کی اقامت کہنا، پھر عصر کی نماز پڑھ کر سوار ہوئے یہاں تک کہ سورج غروب ہونے کے قریب ہوگیا، مؤذن نے پھر عرض کیا: نماز، فرمایا: جیسے تو نے ظہر وعصر میں کیا، پھر چلتے رہے یہاں تک کہ جب تارے خوب کھل آئے تو سواری سے اترے، پھر مؤذن سے فرمایا: اقامت کہہ، اور جب میں سلام پھیر کر فارغ ہو جاؤں تو عشاء کے لئے اقامت کہنا، چنانچہ آپ نماز سے فارغ ہوکر ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کسی کو کوئی کام پیش آئے اور اسکے فوت ہونے کا خوف ہو تو اس طرح نماز پڑھے۔ ۱۲م

۵۳۲۔ عن عمربن علی رضی الله تعالیٰ عنهما قال : ان علياً كان اذا سافر

۵۳۱۔ السنن للنسائی، باب الوقت الذی يجمع فيه المسافر ، الخ ۱/۶۸

۵۳۲۔ السنن لابی داؤد، الصلوة ۱/۱۷۳

سار بعد ما تغرب الشمس حتی تکاد ان تظلم ثم ینزل فیصلی المغرب ثم یدعو بعشائه فیتعشی ثم یصلی العشاء ثم یرتحل و یقول هکذا کان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یصنع۔

حضرت عمر بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ بیشک امیر المؤمنین مولی المسلمین سیدنا حضرت علی، مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الاسنی جب سفر فرماتے، سورج ڈوبنے پر چلتے رہتے یہاں تک کہ قریب تھا کہ تاریکی ہو جائے پھر اتر کر مغرب پڑھتے۔ پھر کھانا منگا کر تناول فرماتے۔ پھر عشاء پڑھکر کوچ کرتے اور کہتے اسی طرح حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیا کرتے تھے۔

امام عینی نے فرمایا: لا باس به، اسکی سند میں کوئی نقص نہیں۔

٥٣٣۔ **عن** أبی عثمان رضی الله تعالیٰ عنه قال: و فدت انا و سعد بن مالك و نحن فبادر للحج، فکنا نجمع بین الظهر والعصر، نقدم من هذه و نؤخر من هذه، ونجمع بین المغرب والعشاء نقدم من هذه ونؤخر من هذه حتی قدمنا مکة۔

حضرت ابو عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں اور حضرت سعد بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ حج کے ارادے۔ نکلے۔ تو حج کی جلدی میں مکہ معظمہ تک ظہر و عصر اور مغرب و عشاء کو یوں جمع کرتے [illegible] مغرب دیر کرکے پڑھتے اور عصر و عشاء جلد۔

٥٣٤۔ **عن** عبد الرحمٰن بن یزید رضی الله تعالیٰ عنه قال: صحبت عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه فی حجه فکان یؤخر الظهر و یعجل العصر، و یؤخر المغرب و یعجل العشاء، و لیسفر لصلوة الغداة۔

حضرت عبد الرحمن بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ حج کو گیا، تو میں نے آپ کا طریقہ مبارکہ دیکھا کہ ظہر میں تاخیر فرماتے اور عصر میں جلدی، مغرب میں تاخیر اور عشاء میں جلدی، اور صبح روشن کرکے

٥٣٣۔ شرح معانی الآثار للطحاوی، ١١٤/١

٥٣٤۔ شرح معانی الآثار للطحاوی، ١١٤/١

پڑھتے۔

﴿۱۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اللہ عزوجل نے اپنے نبی کریم علیہ افضل الصلوۃ والتسلیم کے ارشادات سے نماز فرض کا ایک خاص وقت جداگانہ مقرر فرمایا کہ نہ اس سے پہلے نماز کی صحت نہ اس کے بعد تاخیر کی اجازت، ظہرین عرفہ وعشائین مزدلفہ کے سوا دو نمازوں کا قصداً ایک وقت میں جمع کرنا سفراً حضراً ہرگز کسی طرح جائز نہیں۔

قرآن عظیم واحادیث صحاح سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسکی ممانعت پر شاہد عدل ہیں۔ یہی مذہب ہے حضرت ناطق بالحق والصواب، موافق الرائے بالوحی والکتاب امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم وحضرت سیدنا سعد بن وقاص احد العشرۃ المبشرۃ، وحضرت سیدنا عبد اللہ بن مسعود من اجل فقہاء الصحابۃ البررۃ، وحضرت سیدنا وابن سیدنا عبد اللہ بن عمر فاروق، وحضرت سیدتنا ام المؤمنین الصدیقہ بنت الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین اعاظم صحابہ کرام کا۔

وخلیفہ راشد امیر المؤمنین عمر بن عبد العزیز وامام سالم بن عبد اللہ بن عمر، وامام علقمہ بن قیس، وامام اسود بن یزید نخعی وامام حسن بصری، وامام ابن سیدین، وامام ابراہیم نخعی، امام مکحول شامی، وامام جابر بن زید، وامام عمر بن دینار، وامام حماد بن ابی سلیمان، وامام اجل ابوحنیفہ اجلہ ائمہ تابعین رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

وامام سفیان ثوری، امام لیث بن سعد، امام قاضی الشرق والغرب ابو یوسف، وامام ابو عبد اللہ محمد الشیبانی، وامام زفر بن الہذیل، وامام حسن بن زیاد، وامام دار الہجرۃ عالم المدینہ مالک بن انس فی روایۃ ابن قاسم اکابر تبع تابعین رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

وامام عبد الرحمٰن بن قاسم عتقی تلمیذ امام مالک، وامام عیسی بن ابان، وامام ابوجعفر احمد بن سلامہ مصری وغیرہم ائمہ دین، رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔

تحقیق مقام یہ ہے کہ جمع بین الصلوتین (یعنی دو نمازوں کو ملا کر پڑھنا) دو قسم ہیں۔

۱۔ **جمع فعلی**: جسے جمع صوری بھی کہتے ہیں۔

کہ واقع میں ہر نماز اپنے وقت میں واقع مگر ادا میں مل جائیں۔ جیسے۔ ظہر اپنے آخر وقت میں پڑھی کہ اسکے ختم پر وقت عصر آگیا۔ اب فوراً عصر اول وقت پڑھ لی۔ ہوئیں تو دونوں

اپنے اپنے وقت پر اور فعلا وصورۃ مل گئیں۔ اسی طرح مغرب میں دیر کی یہاں تک کہ شفق ڈوبنے پر آئی اس وقت پڑھی۔ ادھر فارغ ہوئے کہ شفق ڈوب گئی عشا کا وقت ہو گیا وہ پڑھ لی۔ ایسا ملانا بعذر مرض وضرورت سفر بلا شبہ جائز ہے۔ ہمارے علماء کرام بھی اسکی رخصت دیتے ہیں

۲۔ جمع وقتی: جسے جمع حقیقی بھی کہتے ہیں۔

یعنی بمعنی مصطلح قائلان جمع کہ جو معنی جمع انکا مذہب ہے وہ حقیقۃ اسی صورت میں ہے۔ ورنہ جمع اپنے اصل معنی پر دونوں جگہ حقیقی ہے کما لا یخفی۔

اور اسی لحاظ سے جمع فعلی کو صوری کہتے ہیں ورنہ حقیقۃ فرائض میں یہ جمع بھی جمع صوری ہی ہے۔ ان میں تداخل محال تو جب ملیں گے صورۃ ملیں گے۔ اور معنی جدا فافھم فانہ نفیس جدا اس جمع کے یہ معنی ہیں کہ ایک نماز دوسری کے وقت میں پڑھی جائے جس کی دو صورتیں ہیں

جمع تقدیم

کہ وقت کی نماز مثلا ظہر یا مغرب پڑھ کر اسکے ساتھ ہی متصل بلا فصل پچھلے وقت کی نماز مثلا عصر یا عشا پیشگی پڑھ لیں۔

جمع تاخیر

کہ پہلی نماز مثلا ظہر یا مغرب کو باوصف قدرت واختیار قصدا اٹھا رکھیں کہ جب اسکا وقت نکل جائے گا۔ پچھلی نماز مثلا عصر یا عشا کے وقت میں پڑھ کر اس کے بعد متصل خواہ منفصلا اس وقت کی نماز ادا کریں گے۔

یہ دونوں صورتیں بحالت اختیار صرف حجاج کرام کو صرف حج میں صرف عصر اور مغرب مزدلفہ میں جائز ہے۔ اول میں جمع تقدیم اور دوم میں جمع تاخیر عام ازیں کہ وہ مسافر ہوں یا خاص ساکنان مکہ ومنٰی وغیرہا موانع قربانی کہ وہ بوجہ نسک ہے نہ بوجہ سفر، اور بحالت اضطرار و عدم قدرت سفر حضر، یا ظہر عصر وغیرھا کی۔ تخصیص نہیں جتنی نمازوں تک مشغولی جہاد، یا شدت مرض یا غشی وغیرہا کے سبب قدرت نہ ملے ناچار سب مؤخر رہیں گی۔ اور وقت قدرت بحالت عدم سقوط ادا کی جائیں گی۔ جس طرح حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم وصحابۂ کرام رضی اللہ تعالٰی عنہم نے غزوۂ خندق میں ظہر وعصر ومغرب عشا کے وقت پڑھیں۔ انکے سوا

کبھی کسی شخص کو کسی حالت میں کسی صورت جمع وقتی کی اصلا اجازت نہیں۔ اگر جمع تقدیم کریگا نماز اخیر محض باطل و ناکارہ جائے گی۔ جب اسکا وقت آئے گا فرض ہوگی۔ نہ پڑھیگا ذمہ پر رہے گی۔ اور جمع تاخیر کریگا تو گنہگار ہوگا۔ عمدا نماز قضا کردینے والا ٹھہرے گا۔ اگرچہ دوسرے وقت میں پڑھنے سے فرض سر سے اتر جائے گا۔

یہ تفصیل مذہب مہذب ہے اور اسی پر دلائل قرآن و حدیث ناطق بلکہ توقیت صلوۃ کا مسئلہ متفق علیہا ہے۔ ہر مسلمان جانتا ہے کہ نماز کو دانستہ قضا کردینا بلاشبہ حرام، تو جس طرح صبح یا عشا قصدا نہ پڑھنی کہ ظہر یا فجر کے وقت پڑھ لیں گے حرام قطعی ہے یوں ہی ظہر یا مغرب قصدا نہ پڑھنی کہ عصر یا عشا کے وقت ادا کریں گے حرام ہونا لازم۔ اور وقت سے پہلے تو حرمت درکنار نماز ہی بیکار۔

جیسے کوئی آدھی رات سے صبح کی نماز یا پہر دن چڑھے سے ظہر پڑھ رکھے قطعا نہ ہوگی۔
یونہی جو ظہر کے وقت عصر یا مغرب کے وقت عشا نبٹا لے اس کا بھی نہ ہونا واجب۔

احادیث میں کہ حضور پر نور صلوات اللہ تعالٰی وسلامہ علیہ سے جمع منقول اس میں صراحتا وہی جمع صوری مذکور، یا مجمل محتمل اسی صریح مفصل پر محمول۔ جمع حقیقی کے باب میں اصلا کوئی حدیث صحیح صریح مفسر وارد نہیں جمع تقدیم تو اس قابل بھی نہیں کہ اس پر کسی حدیث صحیح کا نام لیا جائے۔ جمع تاخیر میں احادیث کثیرہ کے خلاف دو حدیثیں ایسی آئیں جن سے بادی النظر میں دھوکا ہو۔ مگر عند التحقیق جب احادیث متنوعہ کو جمع کرکے نظر انصاف کی جائے فورا حق ظاہر ہوجاتا ہے کہ یہ بھی وجوبا یا امکانا اسی جمع صوری کی خبر دے رہی ہے۔ غرض جمع وقتی پر شرع مطہرہ سے کوئی دلیل واجب القبول اصلا قائم نہیں بلکہ بکثرت صحیح حدیثیں اور قرآن عظیم کی متعدد آیتیں اور اصول شرع کی واضح دلیلیں اس کی نفی پر حجت مبین، یہ اجمال کلام و دلائل مذہب ہے۔

اس مسئلہ میں ہمارے زمانے کے امام لامذہباں، مجتہد نامقلداں، مخترع طرز نوی مبتدع آزادروی، میاں نذیر حسین صاحب دہلوی، ہداہ اللہ الی الصراط السوی نے کتاب عجب العجاب معیار الحق کے آخر میں اپنی چلتی حد بھر کا کلام مشبع کیا، مباحث مسئلہ میں اگلے پچھلے، مالکیوں، شافعیوں وغیرہم کا الٹا پلٹا، الجھا سلجھا، جیسا کلام حنفیہ کے خلاف جہاں کہیں ملا سب

جمع کرلیا، اور کھلے خزانے، احادیث صحاح کو رد فرمانے، رواۃ صحیحین کو مردود بتانے، بخاری و مسلم کی صدہا حدیثوں کو واہیات بتانے، محدثی کا بھرم، عمل بالحدیث کا دھرم دن دہاڑے دھڑی دھڑی کرکے لٹانے میں رنگ رنگ سے اپنی نئی ابکار افکار کو جلوہ دیا۔

تو بعون قدیم اس تحریر عدیم التحریر، حائز ہر غث و یابس ونقیر وقطمیر کے رد میں تمام مسائل نو و کہن کا جواب، اور ملاجی کے ادعائے باطل عمل بالحدیث ولیاقت اجتہاد وعلم حدیث کے روئے نہانی سے کشف حجاب، بعض علمائے عصر وعظمائے وقت غفر اللہ تعالٰی لنا و له و شكر فى انتصارنا الحق سعينا و سعيه نے ملاجی پر تعقبات کثیرہ بسیطہ کئے مگر ان شاء الله العزيز الكريم و لا حول و لا قوه الا بالله العلى العزيز ، یہ افاضات تازہ چیزے دیگر ہوں گے جنہیں دیکھ کر ہر مصنف حق پسند بے ساختہ پکار اٹھے۔ کہ

کم ترك الاول للآخر۔

بہت سی چیزیں پہلوں نے پچھلوں کیلئے چھوڑ دی ہیں۔

فتاوی رضویہ جدید، ۵/۱۶۰۔۱۶۴

حضور پرنور سید یوم النشور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے جمع صوری کا ثبوت اصلا محل کلام نہیں اور وہی مذہب مہذب ائمہ حنفی ہے اس میں صاف صریح جلیل وصحیح احادیث مروی، مگر ملاجی تو انکار آفتاب کے عادی، بکمال شوخ چشمی بے نقط سنادی، کہ کوئی حدیث صحیح ایسی نہیں جس سے ثابت ہو کہ آنحضرت جمع صوری سفر میں کیا کرتے تھے۔

(معیار الحق مصنفہ نذیر حسین ملاجی)

بہت اچھا ذرا نگاہ روبرو۔۔

ہم نے گذشتہ اوراق میں متعدد احادیث اس معنی کے ثبوت میں نقل کیں اسی کی طرف امام احمد رضا قدس سرہ اشارہ کررہے ہیں اور پھر ان احادیث کے طرق اسانید مجملا بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں ''مرتب'' حدیث جلیل وعظیم سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما کہ اس جناب سے مشہور مستفیض ہے۔ جسے امام بخاری وابوداؤد ونسائی نے اپنی صحاح امام عیسٰی بن ابان نے کتاب الحج علی اہل مدینہ، امام طحاوی نے شرح معانی الآثار، ذہلی نے زہریات، اور اسمٰعیل نے مستخرج صحیح بخاری میں بطرق عدیدہ کثیرہ روایت کیا۔

☆ بخاری، اسماعیل اور ذہلی نے لیث بن سعد کے طریقے سے یونس سے۔ انہوں نے زہری سے روایت کی ہے۔

☆ نسائی نے یزید بن زریع اور نضر بن شمیل کے دو طریقوں سے کثیر بن قاروندا سے روایت کی ہے۔

یہ دونوں یعنی زہری اور کثیر بن قاروندا سالم سے راوی ہیں۔

☆ نسائی نے قتیبہ سے۔ طحاوی نے ابو عامر عقدی سے اور فقیہ امام عیسیٰ بن ابان، کے جج میں یہ تینوں حضرات عطاف سے روایت کرتے ہیں۔

☆ ابوداؤد نے فضیل بن غزوانی اور عبداللہ بن علاء سے روایت کی۔

☆ ابوداؤد نے ہی عیسیٰ سے، نسائی نے ولید سے، طحاوی نے بشر بن بکر سے۔

یہ تینوں یعنی عیسیٰ، ولید بشر بن بکر جابر سے روایت کرتے ہیں۔

☆ طحاوی نے اسامہ بن زید سے روایت کی۔

یہ پانچوں یعنی عطاف، فضیل بن غزوان، عبداللہ بن العلاء، جابر، اور اسامہ بن زید نافع سے راوی ہیں۔

☆ ابوداؤد عبداللہ بن واقد سے راوی۔

☆ طحاوی اسماعیل بن عبدالرحمٰن سے راوی۔

یہ چاروں یعنی سالم، نافع، عبداللہ بن واقد، اور اسمٰعیل بن عبدالرحمٰن، سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ناقل ہیں۔

ان طرق عدیدہ کثیرہ نیز دیگر طرق واسانید صحابہ کرام سے متعدد احادیث گذشتہ اوراق میں نقل ہوئیں۔ اب امام احمد رضا قدس سرہ کے بعض افادات اور ملا جی کی خرافات پر چند لطائف ملاحظہ ہوں۔

﴿۱۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

الحمدللہ، جمع صوری کا طریقہ حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، وحضرت مولیٰ علی، وعبداللہ بن مسعود، وسعد بن مالک وعبداللہ بن عمر وغیرہم صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روشن وجہ پر ثابت ہوا۔ اور امام لامذہباں کا وہ جبروتی ادعا کہ اس میں کوئی حدیث صحیح نہیں۔ اور

اس سے بڑھ کر یہ بانگ بے معنی کہ۔

''یہ روایات جن سے جمع صوری کرنی ابن عمر کی واضح ہوتی ہے سب واہیات اور مردود ،اور شاذ و مناکیر ہیں۔ معیا الحق''

اور بشدت حیا یہ خاص جھو دو افتراء کہ

''ابن عمر نے اس کیفیت سے ہرگز نمازیں جمع نہیں کیں جیسا کہ ان روایتوں سے معلوم ہوتا ہے۔ معیار الحق''

اپنی سزائے کردار کو پہونچا۔ اب ایضاح مرام وازاحت اوہام کو چند افادات کا استعمال کیجئے۔

افادۂ اولیٰ :لا مذہب ملا کو جب کہ انکار جمع صوری میں چاند پر خاک اڑانی تھی۔ اور احادیث مذکور صحاح مشہورہ میں موجود و متداول ،تو بے رد صحاح چارۂ کار کیا تھا۔ لہذا ایں پیرانہ سالی، حضرت کے رقص جمالی ملاحظہ ہوں۔

لطیفہ ا: ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی حدیث جلیل و عظیم کے پہلے طریق صحیح مروی سنن ابی داؤد کو محمد بن فضیل کے سبب ضعیف کہا۔

اقول:

اولا: یہ بھی شرم نہ آئی کہ یہ محمد بن فضیل صحیح بخاری و صحیح مسلم کے رجال سے ہے۔

ثانیا: امام ابن معین جیسے شخص نے ابن فضیل کو ثقہ، امام احمد نے حسن الحدیث، امام نسائی نے لابأس (اس میں کوئی نقص نہیں) کہا، امام احمد نے اس سے روایت کی اور وہ جسے ثقہ نہیں جانتے اس سے روایت نہیں فرماتے، میزان نے اصلا کوئی جرح مفسر اسکے حق میں ذکر نہ کی۔

ثالثا: یہ بکف چراغی قابل تماشا کہ ابن فضیل کے منسوب برفض ہونے کا دعوی کیا اور ثبوت میں عبارت تقریب ' رمی بالتشیع۔ '

ملاجی کو بایں سالخوردی و دعوی محدثی آج تک اتنی خبر نہیں کہ محاورات سلف و اصطلاح محدثین میں تشیع و رفض میں کتنا بڑا فرق ہے۔

زبان متاخرین شیعہ روافض کو کہتے ہیں۔ خذلھم اللہ تعالیٰ جمیعا ،بلکہ آج کل کے بیہودہ مہذبین روافض کو رافضی کہنا خلاف تہذیب جانتے اور انہیں شیعہ ہی کے لقب سے

یاد کرنا ضروری مانتے ہیں۔ خود ملاجی کے خیال میں اپنی ملائی کے باعث یہ ہی تازہ محاورہ تھا یا عوام کو دھوکا دینے کیلئے متشیع کو رافضی بنایا۔ حالانکہ سلف میں جو تمام خلفائے کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ساتھ حسن عقیدت رکھتا اور حضرت امیر المؤمنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کو ان میں افضل جانتا شیعی کہلاتا۔ بلکہ جو صرف امیر المؤمنین عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر تفضیل دیتا اسے بھی شیعہ کہتے۔ حالانکہ یہ مسلک بعض علمائے اہل سنت کا تھا۔ اسی بنا پر متعدد ائمہ کوفہ کو شیعہ کہا گیا۔ بلکہ کبھی محض غلبۂ محبت اہل بیت کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کو شیعت سے تعبیر کرتے حالانکہ یہ محض سنیت ہے۔

امام ذہبی نے تذکرۃ الحفاظ میں خود انہیں محمد بن فضیل کی نسبت تصریح کی کہ ان کا تشیع صرف موالات تھا وبس۔

رابعا: ذرا رواۃ صحیحین دیکھ کر شیعی کو رافضی بنا کر تضعیف کی ہوتی۔ کیا بخاری و مسلم سے بھی ہاتھ دھونا ہے۔ انکے رواۃ میں تیس سے زیادہ ایسے لوگ ہیں جنہیں اصطلاح قدماء پر بلفظ تشیع ذکر کیا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ تدریب میں حاکم سے نقل کیا۔

کتاب مسلم ملآن من الشیعۃ ،

مسلم کی کتاب شیعوں سے بھری ہوئی ہے۔

دور کیوں جایئے خود یہی ابن فضیل کہ واقع کے شیعی صرف بمعنی محب اہل بیت کرام اور آپ کے زعم میں معاذ اللہ رافضی صحیحین کے راوی ہیں۔

لطیفہ ۴: امام طحاوی کی حدیث بطریق، ابن جابر عن نافع، پر بشر بن بکر سے طعن کیا کہ ”وہ غریب الحدیث ہے، ایسی روایتیں لاتا ہے کہ سب کے خلاف، قالہ الحافظ فی التقریب، معیار الحق“

اقول:

اولا: ذرا شرم کی ہوتی کہ یہ بشر بن بکر رجال صحیح بخاری سے ہیں۔ صحیح حدیثیں رد کرنے بیٹھے تو اب بخاری بھی بالائے طاق ہے۔

ثانیا: اس صریح خیانت کو دیکھئے کہ تقریب میں صاف صاف بشر کو ثقہ فرمایا تھا ہضم کر گئے۔

ثالثا: محدث جی! تقریب میں ''ثقۃ یغرب'' ہے۔ کسی ذی علم سے سیکھو کہ ''فلان یغرب'' اور ''فلان غریب الحدیث'' میں کتنا فرق ہے۔

لطیفہ ۳: طریق ابن جابر سے سنن نسائی کی حدیث کو ولید بن قاسم سے رد کیا کہ ''روایت میں اس سے خطا ہوتی تھی، کہا تقریب میں ''صدوق یخطئی''

معیار الحق

اقول:

اولا: مسلمانو! اس تحریف شدید کو دیکھنا۔ اسناد نسائی میں یہاں نام ولید غیر منسوب واقع تھا۔ کہ ' اخبر محمد بن خالد ثنا الولید ثنا ابن جابر ثنانا فع الحدیث ۔

ملاجی کو چالاکی کا موقع ملا کہ تقریب میں اسی طبقہ کا ایک شخص رواۃ نسائی سے کہ نام کا ولید اور قدرے متکلم فیہ ہے چھانٹ کر اپنے دل سے ولید بن قاسم تراش لیا۔ حالانکہ یہ ولید بن قاسم نہیں ولید بن مسلم ہیں۔ رجال صحیح مسلم وائمہ ثقات وحفاظ اعلام سے اسی تقریب میں انکے ثقہ ہونے کی شہادت موجود۔ ہاں تدلیس کرتے ہیں۔ مگر بحمد اللہ اسکا احتمال یہاں مفقود کہ وہ صراحۃ ' حدثنا ابن جابر قال حدثنی نافع فرمارہے ہیں۔

تم نے جانا کہ آپ کے کید پر کوئی آگاہ نہ ہوگا۔ ذرا بتایئے تو کہ آپ نے ولید کا ولید بن قاسم کس دلیل سے متعین کرلیا کیا اس طبقہ میں اس نام کا راوی نسائی میں کوئی اور نہ تھا۔ اگر اب عاجز آکر ہم سے پوچھنا ہو کہ تم نے ولید بن مسلم کیسے جانا۔ اول تو بقانون مناظرہ جب آپ غاصب منصب ہیں ہم سے سوال کا محل نہیں۔ اور استفادۃ پوچھو تو پہلے اپنی جزاف کا صاف صاف اعتراف کرو پھر شاگردی کیجئے تو ایک یہی کیا بعونہ تعالیٰ بہت کچھ سکھادیں۔ وہ قواعد بتادیں جن سے اسمائے مشترکہ میں اکثر جگہ تعیین نکال سکو۔

ثانیا: بفرض غلط ابن قاسم ہی سہی پھر وہ بھی کب مستحق رد ہیں امام احمد نے ان کی توثیق فرمائی ان سے روایت کی محدثین کو حکم دیا کہ ان سے حدیث لکھو۔ ابن عدی نے کہا: اذا روی عن ثقۃ فلا باس بہ (وہ جب کسی ثقہ سے روایت کریں تو ان میں کوئی عیب نہیں) اور ابن جابر کا ثقہ ہونا خود ظاہر۔

ثالثا: ذرا رواۃ صحیح بخاری ومسلم پر نظر ڈالے ہوتے کہ ان میں کتنوں کی نسبت

تقریب میں بھی 'صدوق یخطی' بلکہ اس سے زائد کہا۔ کیا قسم کھائے بیٹھے ہو کہ صحیحین کا رد ہی کروگے؟

لطیفہ ۴: حدیث صحیح نسائی وطحاوی وعیسیٰ بن ابان بطریق عطاف عن نافع، کو عطاف سے معلول کیا کہ "وہ وہمی ہے۔ کہا تقریب میں 'صدوق یہم'"۔ معیار الحق

اقول:

اولا: عطاف کو امام احمد وامام ابن معین نے ثقہ کہا۔ و کفی بهما قدوة، میزان میں انکی نسبت کوئی جرح مفسر منقول نہیں۔

ثانیا: کسی سے پڑھو کہ وہمی اور 'صدوق یہم' میں کتنا فرق ہے۔

ثالثا: صحیحین سے عداوت کہاں تک بڑھے گی۔ تقریب ملاحظہ ہو کہ آپ کے وہم کے ایسے وہمی ان میں کس قدر ہیں۔

رابعا: بالفرض یہ سب رواۃ مطعون ہی سہی مگر جب بالیقین ان میں کوئی درجۂ سقوط میں نہیں۔ تو تعدد طرق سے پھر حجت تامہ ہے۔ و لكن الوهابية قوم يجهلون ۔

لطیفہ ۵: آپ کے امتحان علم کو پوچھا جاتا ہے کہ روایت طحاوی " حدثنا فهد ثنا الحماني ثنا ابن المبارك عن اسامة بن زيد اخبرني نافع" میں آپ نے کہاں سے معین کرلیا کہ یہ اسامہ بن زید عدوی مدنی ضعیف الحافظ ہے۔ اسی طبقہ سے اسامہ بن زید لیثی مدنی بھی تو ہے کہ رجال صحیح مسلم وسنن اربعہ وتعلیقات بخاری سے ہے۔ جسے یحییٰ بن معین نے کہا ۔ثقہ ہے، ثقہ صالح ہے، ثقہ حجت ہے۔ دونوں ایک طبقہ ایک شہر ایک نام کے ہیں اور دونوں نافع کے شاگرد۔ پھر منشاء تعیین کیا ہے؟

اور آپ کو تو شاید اس سوال میں بھی دقت پڑے کہ کہاں سے مان لیا کہ یہ حمانی حافظ کبیر یحییٰ بن عبد الحمید صاحب مسند ہے جسکی جرح آپ نے نقل کی۔ اور امام یحییٰ بن معین وغیرہ کا ثقہ۔ اور ابن عدی کا ارجو انه لا باس به، مجھے امید ہے اس میں کوئی حرج نہیں۔ اور ابن نمیر کا 'هو اكبر من هئولاء كلهم فاكتب عنه ' وہ ان سب میں بڑا ہے اس لئے میں اس سے حدیث لکھتا ہوں۔ کہنا چھوڑ دیا۔ اسی طبقہ تاسعہ سے اس کا والد عبد الحمید بن عبد الرحمٰن بھی تو ہے کہ رجال صحیحین سے اور دونوں حمانی کہلائے جاتے ہیں۔

لطیفہ ۶: روایات نسائی بطریق کثیر بن قاروندا عن سالم عن ابیہ، میں جھوٹ کو بھی کچھ گنجائش نہ ملی تو اسے یوں کہہ کر ٹالا کہ۔

"وہ شاذ ہے اس لئے کہ مخالف ہے روایات شیخین وغیرہما کے وہ ارجح ہیں سب سے بالاتفاق اور مقدم ہوتی ہیں سب پر جب کہ موافقت اور نسخ نہ بن سکے۔ معیار الحق"

اقول:

اولا: شیخین کا نام کس منہ سے لیتے اور انکی احادیث کو ارجح کہتے ہو۔ یہ وہی شیخین تو ہیں جو محمد بن فضیل سے حدیثیں لاتے ہیں۔ جسے تمہارے نزدیک رافضی کہا گیا اور حدیثوں کا پلٹ دینے والا اور موقوف کو مرفوع کردینے کا عادی تھا۔

ثانیا: یہ وہی شیخین تو ہیں جن کے یہاں سب کے خلاف حدیثیں لانے والے، حدیثوں میں خطا کرنے والے، وہمی کئی درجن بھرے ہوئے ہیں۔

ثالثا: مخالفت شیخین کا دعوی محض باطل ہے جیسا کہ بعونہ تعالیٰ عنقریب ظاہر ہوتا ہے۔ فتاوی رضویہ جدید، ۵/۱۷۴، ۱۸۱ ملخصا

لطیفہ ۷: ملاجی کی ساری کارگذاریاں، حیاداریاں حدیث صحیح عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے متعلق تھیں۔ حدیث ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا مروی امام طحاوی ونیز امام احمد وابن شیبہ استاذان بخاری ومسلم کے رد کو پھر وہی معمولی شگوفہ چھوڑا کہ۔

"ایک راوی اس کا مغیرہ بن زیاد موصلی ہے اور یہ مجروح ہے کہ وہمی تھا۔ قالہ الحافظ فی التقریب

معیار الحق"

اقول:

اولا: تقریب میں صدوق کہا تھا وہ صندوق میں رہا۔

ثانیا: وہی اپنی وہمی نزاکت کہ 'لہ اوہام' کو وہمی کہنا سمجھ لیا۔

ثالثا: وہی صحیحین سے پرانی عدوات، تقریب دور نہیں دیکھئے تو کتنے رجال بخاری ومسلم کو یہ ہی 'صدوق لہ اوہام' کہا ہے۔

رابعا: مغیرہ رجال سنن اربعہ سے ہے۔ امام ابن معین وامام نسائی دونوں صاحبوں

نے بآں تشدد وشدید فرمایا۔ 'لیس بہ بأس' اس میں کوئی برائی نہیں۔ زاد یحیی لہ حدیث واحد منکر، اسکی صرف ایک حدیث منکر ہے لاجرم وکیع نے ثقہ، ابوداؤد نے صالح، ابن عدی نے عندی لا باس بہ (میرے نزدیک اس میں کوئی نقص نہیں) کہا۔

تو اس کی حدیث حسن ہونے میں کلام نہیں اگر چہ درجہ صحاح پر بالغ نہ ہوجسکے سبب نسائی نے 'لیس بالقوی' اس درجے کا قوی نہیں ہے۔ ابواحمد حاکم نے لیس بالمتین عندہم، اس درجہ کا متین نہیں محدثین کے نزدیک، کہا۔

لا انہ لیس بقوی لیس بمتین و شتان ما بین العبارتین ۔ نہ کہ سرے سے قوی اور متین نہیں ہے۔ ان دونوں عبارتوں میں بہت فرق ہے۔

حافظ نے ثقہ سے درجہ صدوق میں رکھا۔ اس قسم کے رجال اسانید صحیحین میں صدہا ہیں،

لطفیہ ۸: حدیث مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم مروی سنن ابی داؤد کے رد کو طرفہ تماشہ کیا مسند ابی داؤد میں یوں تھا۔

" قال اخبر نی عبد اللہ بن محمد بن عمر بن علی بن ابی طالب عن ابیہ عن جد ہ ان علیا کان اذا سافر الحدیث "

جس کا صاف صریح حاصل یہ تھا کہ عبد اللہ بن محمد بن عمر بن علی اپنے والد محمد سے راوی ہیں۔ اور وہ انکے دادا یعنی اپنے والد عمر سے کہ انکے والد ماجد مولی علی نے جمع صوری خود بھی کی اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بھی روایت فرمائی۔

ابیہ اور جدہ میں دونوں ضمیریں عبد اللہ کی طرف تھیں ۔ حضرت نے بزور زبان ایک ضمیر عبد اللہ دوسری محمد کی قرار دیکر یہ معنی ٹھہرائے کہ۔

" عبد اللہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ محمد سے اور وہ محمد اپنے دادا علی سے، اور محمد کو اپنے دادا علی سے ملاقات نہیں تو مرسل ہوئی اور مرسل حجت نہیں۔ معیار الحق "

قطع نظر اس سے کہ مرسل ہمارے اور جمہور ائمہ کے نزدیک حجت ہے۔ ایمان سے کہنا ان ڈھٹائیوں سے صحیح وثابت حدیثوں کو رد کرنا کونسی دیانت ہے۔ میں کہتا ہوں آپنے ناحق اتنی محنت بھی کی اور حدیث متصل کو صرف مرسل بنایا۔ حیا و دیانت کی ایک ادنی جھلک میں بھی باطل وموضوع ہوئی جاتی تھی اور بات بھی مدلل ہوتی کہ ضمیر اقرب کی طرف پھرتی ہے۔ اور ابیہ

سے اقرب ابو طالب اور جدہ سے اقرب ابیہ ،تو معنی یوں کہے ہوتے کہ،

عبد اللہ نے روایت کی ابو طالب کے باپ حضرت عبد المطلب سے اور عبد المطلب نے اپنے دادا عبد مناف سے کہ مولیٰ علی نے جمع صوری کی۔

اب ارسال بھی دیکھئے کتنا بڑھ گیا کہ مولیٰ علی کے پرپوتے مولا علی کے دادا سے روایت کریں۔ اور حدیث صراحۃً موضوع بھی ہوگئی کہ کہاں عبد المطلب وعبد مناف اور کہاں مولی علی سے روایت حدیث مفید احناف، و لا حول و لا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ۔

مسلمانو! دیکھا یہ عمل بالحدیث کا جھوٹا دعوی کرنے والے جب صحیح حدیثوں کو رد کرنے پر آتے ہیں تو ایسی ایسی بد دیانتوں بے غیرتوں بیباکیوں چالاکیوں سے صحیح بخاری کو بھی پس پشت ڈال کر ایک ہانک بولتے ہیں کہ سب واہیات اور مردود ہیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون ۔ فتاوی رضویہ جدید،۱۸۴_۱۸۶

٥٣٥_ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : صلیت مع النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ثمانیا جمیعا و سبعا جمعیا ، قلت : یا ابا الشعثاء !اظنہ اخر الظھر و عجل العصر و اخر المغرب و عجل العشاء ، قال و انا اظن ذلك ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ اکٹھی آٹھ رکعتیں بھی پڑھی ہیں اور اکٹھی سات رکعتیں بھی۔ اس حدیث کے راوی کہتے ہیں میں نے کہا۔ اے ابو الشعثاء! میرے خیال میں انہوں نے ظہر و عصر کو اور مغرب وعشاء کو اکٹھا پڑھا ہوگا۔ ابو الشعثاء نے کہا: میرا خیال بھی یہی ہے۔

٥٣٦_ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : صلی رسول اللہ صلی

٥٣٥_ الصحیح لمسلم ، الصلوۃ، ٢٤٦/١ ☆ المصنف لابن ابی شیبة ، ٢١١/٢
المسند لاحمد بن حنبل ٣٤٩/١ ☆ السنن لابی داؤد ، الصلوۃ ، ١٧١/١
شرح معانی الآثار للطحاوی ، ٩٥/١ ☆
السنن للنسائی، باب الوقت الذی یجمع فیہ المقیم ، ٦٨/١
٥٣٦_ الصحیح لمسلم ، الصلوۃ ، ٢٤٦/١ ☆ المؤطا لمالك ، ٥١
الجامع للترمذی ، الصلوہ ، ٢٦/١ ☆ السنن لابی داؤد ، الصلوۃ ، ١٧١/١
السنن للنسائی، باب الجمع بین الصلوتین فی الحضر ، ٧٠/١
شرح معانی الآثار للطحاوی، ٩٥/١

الله تعالیٰ علیه وسلم الظهر و العصر جمیعا بالمدینة فی غیر خوف و لا سفر، قال ابو الزبیر: فسألت سعیدا لم فعل ذلك، فقال: سألت ابن عباس كما سألتنی، فقال: اراد ان لا یحرج احد من امته۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بغیر کسی خوف اور سفر کے مدینہ میں ظہر وعصر اکٹھی پڑھیں، ابو الزبیر نے کہا میں نے سعید سے پوچھا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس طرح کیوں کیا؟ تو انہوں نے کہا کہ جس طرح تم نے مجھ سے پوچھا ہے اسی طرح میں نے ابن عباس سے پوچھا تھا تو انہوں نے جواب دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چاہتے تھے کہ آپ کی امت پر کوئی تنگی نہ ہو۔

۵۳۷۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: جمع رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بین الظهر و العصر و بین المغرب و العشاء بالمدینة فی غیر خوف و لا مطر۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بغیر خوف اور بارش کے مدینہ میں ظہر وعصر اور مغرب وعشا کو جمع کیا۔

۵۳۸۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: صلیت مع النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بالمدینة ثمانیا جمیعا و سبعا جمیعا، اخر الظهر و عجل العصر، اخر المغرب و عجل العشاء۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ مدنیہ میں اکٹھی آٹھ رکعتیں بھی پڑھی ہیں اور سات رکعتیں بھی ۔ آپ نے ظہر کو مؤخر کیا تھا اور عصر میں جلدی کی تھی۔ اسی طرح مغرب کو مؤخر کیا تھا اور عشاء میں جلدی کی تھی۔

۵۳۹۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما انه صلی بالضرورة الاولیٰ

۵۳۷۔ الصحیح لمسلم، ۲۴۶/۱ ☆ الجامع للترمذی، الصلوۃ، ۲۶/۱
شرح معانی الآثار للطحاوی، ۹۵/۱ ☆
۵۳۸۔ السنن للنسائی، باب الوقت الذی یجمع فیه، ۶۸/۱
۵۳۹۔ السنن للنسائی، باب وقت الذی یجمع فیه الخ، ۶۹

و العصر ليس بينهما شئى ، و المغرب و العشاء ليس بينها شئى ، فعل ذلك من شغل ، و زعم ابن عباس انه مع رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم بالمدينة الاولىٰ و العصر ثمان سجدات ليس بينهما شئى ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے بارے میں روایت ہے کہ انہوں نے بصرہ میں ظہر وعصر کو اکٹھا پڑھا۔ انکے درمیان کوئی شئی حائل نہ تھی۔ اور مغرب و عشاء کو اکٹھا پڑھا۔ ان کے درمیان کوئی شئی حائل نہ تھی۔ اس طرح انہوں نے ایک مصروفیت کی وجہ سے کیا تھا۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ بھی ظہر وعصر اکٹھی پڑھی تھیں۔ یہ آٹھ رکعتیں تھی اور ان کے دو درمیاں اور کوئی شئی نہ تھی۔

٥٤٠ ـ **عن** عبد الله بن شقيق رضى الله تعالىٰ عنه قال :خطبنا ا بن عباس يوما بعد العصر حتى غربت الشمس و بدت النجوم و جعل الناس يقلولون الصلوة الصلوة ، قال : فجاء ه رجل من بنى تميم لا يفتروا لا ينثنى الصلوة الصلوة ، فقال ابن عباس ، العلمنى بالسنه لا ام لك ، ثم قال :رأيت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم جمع بين الظهر و العصر و المغرب و العشاء ، قال عبد الله بن شقيقى فحاك فيصلرى من ذلك شئى فأتيت أبا هريرة فسالته فصدق مقالته ۔

حضرت عبد اللہ بن شقیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ایک دن عصر کے بعد خطبہ دیا یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا اور تارے کھل گئے۔ لوگ کہنے لگے نماز، نماز، ایک تمیمی نے آکر آپ سے عرض کی: نماز، نماز، اور وہ برابر یہی کہتا آیا۔ آپ نے فرمایا۔ کیا تو مجھے سنت سکھا رہا ہے تیری ماں نہ رہے پھر کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ظہر وعصر اور مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کرتے ہوئے دیکھا ۔ حضرت عبد اللہ بن شقیق کہتے ہیں: میرے دل میں یہ بات کھٹکی تو میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں یہ بات معلوم کرنے کی غرض سے حاضر ہوا۔ آپ نے بھی نمازوں کے جمع کرنے کی تصدیق کی۔

---

٥٤٠ ـ الصحيح لمسلم، الصلوة، ٢٤٦/١

۵۴۱۔ **عن** عبد اللہ بن شقیق العقیلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رجل لابن عباس : الصلوۃ فسکت ، ثم قال : الصلوۃ ، فسکت ثم قال : الصلوۃ ، فسکت ، ثم قال : الصلوۃ ، فسکت ، ثم قال : لا أم لک ، أتعلمنا بالصلوۃ ، کنا بجمع بکن الصلوتین علی عہد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

حضرت عبد اللہ بن شقیق عقیلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے عرض کی: نماز، آپ خاموش رہے۔ پھر اس نے نماز کا تذکرہ کیا آپ پھر بھی خاموش رہے۔ اسنے پھر تیسری مرتبہ تقاضا کیا۔ آپنے کچھ دیر خاموش رہ کر ارشاد فرمایا: تیری ماں نہ رہے کیا تو مجھے نماز سکھاتا ہے۔ سن لے۔ ہم حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں نمازیں جمع کر کے پڑھتے۔

۵۴۲۔ **عن** عبد اللہ شقیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما أخر صلوۃ المغرب ذات لیلۃ فقال رجل : الصلوۃ الصلوۃ ، فقال : لا ام لک ، اتعلمنا بالصلوۃ و قد کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ربما جمع بینہما بالمدینۃ۔

حضرت عبد اللہ بن شقیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ایک رات نماز مغرب میں تاخیر کی۔ تو ایک مرد نماز نماز، پکارنے لگے۔ آپ نے غصہ میں فرمایا: تیری ماں نہ رہے۔ کیا تو ہمیں نماز سکھا رہا ہے۔ سن، حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بہت مرتبہ دو نمازیں مدینہ میں جمع فرمائیں۔

«۱۷» امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ان روایات صحاح سے واضح کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسی حالت میں کہ نہ خوف تھا، نہ سفر، نہ مرض، نہ مطر، محض بلا عذر خاص مدینہ طیبہ میں ظہر وعصر اور مغرب وعشا بجماعت جمع فرمائیں۔ سفر وخطر ومطر کی نفی تو خود احادیث میں مذکور۔ اور مرض بلکہ ہر مرض ملجی کی نفی سوق بیان سے صاف مستفاد، معہذا جب نمازیں جماعت سے تھیں تو سب کا مریض ومعذور ہونا مستبعد، پھر راوی حدیث حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا اسی

۵۴۱۔ الصحیح لمسلم، الصلوۃ، ۲٦٤/۱

۵۴۲ ۔شرح معانی الآثار للطحاوی، الصلوۃ، ۹۵/۱

بناپر صرف طول خطبہ کے سبب تاخیر مغرب واستناد بجمع مذکور انتفائے اعذار پر صریح دلیل، حالانکہ بے عذر جمع وقتی ملاجی بھی حرام جانتے ہیں۔

تو اس حدیث ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما میں جمع فعلی مراد لینے سے چارہ نہیں۔ اور خود ملاجی نے امام ابن حجر شافعی اور انکے توسط سے امام قرطبی، امام الحرمین، ابن المامون، اور ابن سید الناس وغیرہم سے یہاں ارادۂ جمع فعلی کی تقویت وترجیح نقل کی۔ مع ہذا قطع نظر اس سے کہ روایت صحیحین میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے تلامذہ وراویان حدیث جابر بن زید وعمرو ابن دینار نے ظنا حدیث کا یہی محمل مانا۔ ابن سید الناس نے کہا کہ حدیث کا راوی دوسرے شخص کی نسبت حدیث کی مراد سے زیادہ آگاہ ہوتا ہے۔

روایت نسائی میں خود ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اس جمع کے جمع فعلی ہونے کی تصریح فرمادی کہ ظہر ومغرب میں دیر کی اور عصر وعشاء میں جلدی۔ یہ خاص جمع صوری ہے۔ کسی کو محل سخن نہ رہا۔

تمہارے امام شوکانی غیر مقلد نے نیل الاوطار میں کہا۔ جو چیزیں اس پر دلالت کرتی ہیں کہ اس باب سے متعلق حدیث کا جمع صوری پر حمل کرنا متعین ہے ان میں سے ایک وہ روایت ہے جو نسائی نے ابن عباس سے نقل کی ہے۔ اور یہ ابن عباس جو اس موضوع سے متعلق حدیث کے اولین راوی ہیں خود تصریح کررہے ہیں کہ انہوں نے جمع بین الصلوتین کی جو روایت بیان کی ہے اس سے مراد جمع صوری ہے۔

شوکانی نے اس ارادہ کے اور چند مؤیدات بھی بیان کئے ہیں اور انکار جمع صوری اور آپکے زعم باطل مصیبت کی اپنی بساط بھر خوب خوب خبریں لی ہیں۔ جی میں آئے تو ملاحظہ کرلیجئے بالجملہ شک نہیں کہ حدیث میں مراد صوری ہے۔

فتاوی رضویہ ۵/۱۹۳۔۱۹۴

٥٤٣۔ **عن** عمر و بن شعيب رضي الله تعالىٰ عنه قال: قال عبد الله بن عمر رضي الله تعالىٰ عنهما: جمع لنا رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم مقيما غير مسافر بين الظهر و العصر، و لامغرب و العشاء، فقال رجل لابن عمر، لم ترى

٥٤٣۔ المصنف لعبد الرزاق، الصلوة، ٢/٥٥٦

النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فعل ذلك ؟ قال : لان لا تحرج اُمته ، اِن جمع رجل۔

حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمارے لئے دو نمازیں جمع فرمائیں جبکہ آپ مقیم تھے مسافر نہ تھے۔ یعنی ظہر وعصر کو اور مغرب وعشاء کو ایک شخص نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا۔ آپ کے خیال میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسا کیوں کیا تھا؟ تو آپ نے جواب میں ارشاد فرمایا: تاکہ امت پر تنگی نہ ہو اگر کوئی شخص جمع کرے۔

٥٤٤۔ **عن** صفوان بن سليم رضى الله تعالىٰ عنه قال : جمع عمر بن الخطاب بين الظهر و العصر فى يوم مطير ۔

حضرت صفوان بن سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بارش کے سبب ظہر وعصر جمع کی۔

٥٤٥۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضى الله تعالىٰ عنه قال : خرج علينا رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ، فكان يؤخر الظهر و يعجل العصر فيجمع بينهما ، و يوخر المغرب و يعجل العشاء فيجمع بينهما ۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہم پر جلوہ فرمائے تو آپ نے ظہر میں تاخیر کی اور عصر میں جلدی کر کے دونوں کو جمع کرلیا ، اسی طرح مغرب میں تاخیر اور عشا میں تعجیل کر کے دونوں کو جمع کیا۔

٥٤٦۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضى الله تعالىٰ عنه قال : اذا بادر احدكم الحاجة فشاء ان يؤخر المغرب يعجل العشاء ثم لصليهما ثم يصليما جمعيا فعل

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: اگر تم میں سے کسی کو ضرورت کی بنا پر جلدی ہو اور وہ چاہے کہ مغرب کو مؤخر کرکے اور عشا میں جلدی کر کے دونوں کو یکجا پڑھے تو ایسا کرے۔

٥٤٤۔ المصنف لعبد الرزاق ، الصلوة ، ٢/٥٥٦

٥٤٥۔ كنز العمال للمتقى، ٢٢٧٨٦، ٨/٢٥٠

٥٤٦۔ كنز العمال للمتقى، ٢٠١٩٠، ٧/٥٤٧

٥٤٧_ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان یجمع بین المغرب والعشاء یئوخر هذه فی آخر وقتها یعجل هذه فی اول وقتها۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مغرب وعشا کو جمع فرماتے ۔ مغرب کو اسکے آخر وقت میں پڑھتے اورعشا کو اسکے اول وقت میں ۔

٥٤٨_ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : کان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یجمع بین المغرب و العشاء اذا جدبه السیر ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جب چلنے میں جلدی ہوتی تو آپ مغرب وعشا کو جمع کرتے تھے ۔

٥٤٩_ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : رأت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا عجله السیر فی السفر یئوخر سصلوة المغرب حتی یجمع بینها و بین الصلوة العشاء۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب آپ کو سفر کے دوران چلنے میں جلدی ہوتی تو مغرب کی نماز کو اتنا مؤخر کردیتے تھے کہ عشا کے ساتھ ملا لیتے تھے ۔

٥٥٠_ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : کان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یجمع بین الصلوة الظهر والعصر اذا کان علی ظهر سیر ویجمع بین المغرب و العشاء۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سفر کیلئے چلنے والے ہوتے تو ظہر وعصر کو جمع فرما لیتے ۔ اور مغرب وعشاء کو جمع

٥٤٧_ المعجم الکبیر للطبرانی، ٩٨٨٠، ٤٧/١٠

٥٤٨_ شرح معانی الآثار للطحاوی، ٩٥/١

٥٤٩_ الصحیح لمسلم، الصلوة، ٢٤٥/١

٥٥٠_ الصحیح الجامع للبخاری، ١٤٩/١

فرماتے۔

۵۵۱۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان یجمع بین المغرب و العشاء فی السفر من غیر ان یعجله شئی ولا یطلبه عدو و لا یخاف شئیا ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سفر میں مغرب وعشا جمع فرما لیتے تھے حالانکہ نہ آپ کو جلدی ہوتی تھی، نہ دشمن تعاقب میں ہوتا تھا، اور نہ کسی چیز کا خوف ہوتا تھا۔

۵۵۲۔ **عن** انس رضی الله تعالیٰ عنه قال: ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان یجمع بین هاتین الصلوتین فی السفر یعنی المغرب و العشاء ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سفر میں ان دونوں نمازوں کو جمع فرماتے۔ یعنی مغرب وعشا۔

۵۵۳۔ **عن** معاذ بن جبل رضی الله تعالیٰ عنه قال : جمع رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی غزوة تبوك بین الظهر و العصر و بین المغرب و العشاء، قال قلت ما حمله علی ذلك قال : فقال : اراد ان لا یحرج امته۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غزوۂ تبوک میں ظہر وعصر اور مغرب وعشا کو جمع کیا۔ حضرت واثلہ نے کہا: میں نے حضرت معاذ سے پوچھا اسکی وجہ کیا تھی۔ تو حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا کہ آپ یہ چاہتے تھے کہ آپ کی امت کو کوئی تنگی نہ ہو۔

۵۵٤۔ **عن** معاذ بن جبل رضی الله تعالیٰ عنه قال : خرجنا مع رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عام غزوة تبوك، فکان، یجمع الصلوة فصلی الظهر و العصر

۵۵۱۔ السنن لابن ماجه، ١/٧٦

۵۵۲۔ الجامع الصحیح للبخاری، ١/١٤٩

۵۵۳۔ الصحیح لمسلم، باب الجواز الجمع بین الصلوتین الخ، ١/٢٤٦

۵۵٤۔ الصحیح لمسلم، باب الجواز بین الصلوتین، ١/٢٤٦

الموطا لمالك، الجمع بین الصلوتین، ٥٠

جميعا و المغرب و العشاء جمعيا ، حتی اذا كان يوما اخر الصلوة ثم خرج فصلی الظهر و العصر جمعيا ثم دخل ثم خرج بعد ذلك فصلی المغرب و العشاء جميعا، ثم قال : اِنَّكُم سَتَاتُوْنَ غَدًا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَيْنَ تَبُوْكَ وَ اِنَّكُم لَمْ تَاتُوهَا حَتّٰى يَضْحَى النَّهَارُ ، فَمَنْ جَاءَ هَا مِنْكُم فَلَا يَمُسَّ مِنْ مَائِهَا شَيْأً حَتّٰى اٰتِى ،فجئناهاقدسبقنا عليها رجلان و لاعين مثل الشراك تبض بشئی من ماء ، قال : فسلهما رسول الله صلى الله تعالیٰ علیه وسلم هَلْ مَسَسْتُمَا مِنْ مَائِهَا شَيْأً ، قالا: نعم ، سبها لانبی صلى الله تعالیٰ علیه وسلم و قال لهما ما شاء الله ان يقول ، ثم قال : غَرِفُوْا بِاَيْدِ هِمْ مِنَ الْعَيْنِ قَلِيْلًا قَلِيْلًا، حتی اجتمع فی شئی و غسل رسول الله صلى الله تعالیٰ علیه وسلم فيه يديه و جهه ثم اعاده فيها فجرت العين بماً منهمرا ،و غزير ، شك ابو علی ايهما قال فاستقا الناس ثم قال ، يُوْشِكُ يَا مُعَاذُ ! اِنْ طَالَتْ بِكَ الْحَيَاةُ اَنْ تَرٰى مَاءَ هَا هُنَا قَدْ مُلِئَ جِنَانًا ۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ غزوۂ تبوک کے سال نکلے تو حضور نمازیں جمع کرتے ہوئے تشریف لیجاتے، چنانچہ آپ نے ظہر وعصر کو جمع کیا پھر مغرب اور عشاء کو جمع کیا یہاں تک کہ جب کوئی دن آتا تو آپ نماز کو مؤخر کرتے پھر آپ ظہر وعصر کو جمع کر کے پڑھتے، پھر آپ خیمہ میں داخل ہوتے اور پھر باہر تشریف لاکر مغرب وعشاء کو جمع کر کے پڑھتے۔ پھر فرمایا: ان شاء اللہ تعالیٰ تم لوگ کل تبوک کے چشمہ پر پہونچو گے، تمہارا پہونچنا وہاں چاشت کے وقت ہوگا۔ لہذا سن لو، جب تم میں کوئی وہاں پہونچ جائے تو اس چشمہ کا پانی ہرگز نہ پئے جب تک کہ میں نہ پہونچ جاؤں۔ تو ہم وہاں پہونچے لیکن ہم سے پہلے دو شخص وہاں پہونچ چکے تھے۔ چشمہ نہایت قلیل پانی جیسے جوتی کا تسمہ کے برابر بہہ رہا تھا۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان دونوں حضرات سے پوچھا: کیا تم دونوں نے اس چشمہ کا کچھ پانی پیا ہے؟ دونوں نے عرض کیا ہاں، حضور نے ان کو نہایت سخت سست کہا۔ پھر فرمایا: تم سب لوگ اپنے اپنے چلو سے تھوڑا تھوڑا پانی جمع کرو یہاں تک کہ ایک برتن میں جمع کیا۔ راوی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس میں اپنے دونوں مبارک ہاتھ اور چہرا اقدس کو دھویا اور پھر اس پانی کو اسی چشمہ کی جگہ ڈال دیا پھر اس چشمہ سے نہایت تیزی کے ساتھ پانی بہنا شروع ہوا، لوگ اس سے سیراب ہوئے۔ پھر

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے معاذ! تمہاری عمر اگر وفا کرے تو تم دیکھو گے کہ یہ چشمہ اتنا بڑھ جائے گا کہ اس سے اردگرد کے باغ وغیرہ بھی بھر جائیں گے۔

۵۵۵۔ **عن** عبد الرحمن بن هرمز الاعرج رضى الله تعالىٰ عنه مرسلا ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كان يجمع بين الظهر و العصر فى سفره الى تبوك۔

حضرت عبد الرحمٰن بن ہرمز اعرج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غزوۂ تبوک کے سفر میں تبوک تک ظہر وعصر کی نمازوں کو جمع کرتے ہوئے تشریف لے گئے۔

۵۵۶۔ **عن** أبى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال: ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كان يجمع بين الصلوتين فى سفر۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سفر میں دو نمازوں کو جمع کرتے تھے۔

۵۵۷۔ **عن** عبد الله بن عمرو بن العاص رضى الله تعالىٰ عنهما قال: جمع رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم بين الصلوتين فى غزوة بنى المصطلق۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو ابن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غزوۂ بنی مصطلق میں دو نمازوں کو جمع کیا۔

۵۵۸۔ **عن** أُسامة بن زيد رضى الله تعالىٰ عنهما قال: كان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اذا جد به السير جمع بين الظهر و العصر، و المغرب و العشاء، قال الترمذى سألت محمداً يعنى البخارى عن هذا الحديث فقال: الصحيح هو موقوف عن اسامة بن زيد۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۵۵۵۔ الموطا لمالك الصلوة، ۵۰ المصنف لابن ابى شيبة، ۲۱۲

۵۵۶۔ كشف الاستار عن زوائد لابزار، ۱/۳۳۰

۵۵۷۔ المصنف لابن ابى شيبة، الصلوة، ۲/۲۱۳

۵۵۸۔ عمدة القارى للعينى، الصلوة ۷/۱۴۹

علیہ وسلم کو جب چلنے میں جلدی ہوتی تھی تو ظہر وعصر اور مغرب وعشا کو جمع کرتے تھے۔ امام ترمذی نے کہا کہ میں نے محمد یعنی امام بخاری سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا: صحیح یہ ہے کہ اسامہ بن زید پر موقوف ہے۔

۵۵۹۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم كان یجمع بین الصلوتین فی السفر ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دو نمازوں کو سفر کے دوران جمع کیا کرتے تھے۔

۵۶۰۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : جمع رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بین الظهر و العصر ، و المغرب و العشاء ، فقیل له فی ذلك ، فقال : صنعت ذلك لئلا تحرج امتی۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ظہر وعصر اور مغرب وعشا کو جمع کیا، آپ سے اس بارے میں عرض کیا گیا تو آپ نے فرمایا: میں نے اس طرح اس لئے کیا تا کہ میری امت پر کوئی تنگی نہ ہو۔

۵۶۱۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم كان یجمع بین الصلوتین فی السفر ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سفر میں دو نمازوں کو جمع فرماتے۔

۵۶۲۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم كان یجمع بین الصلوتین فی السفر ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ

۵۵۹۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۳۴۸/۳

۵۶۰۔ المصنف لابن ابی شیبة، ۲۱۲/۲

۵۶۱۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۶۹/۱۰

۵۶۲۔ مجمع الزوائد للهیثمی، الصلوة ۱۵۹/۲

علیہ وسلم سفر میں دو نمازوں کو جمع کیا کرتے تھے۔

۵۶۳۔ **عن** علی بن الحسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرسلا انہ کان یقول : کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا اراد ان یسیر یومہ جمع بین الظھر والعصر و اذا ارادا ان یسیر لیلہ جمع بین المغرب و العشاء۔

حضرت امام زین العابدین علی بن حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب دن کو سفر کا ارادہ فرماتے تو ظہر وعصر کو جمع فرماتے، اور جب رات کو سفر کا ارادہ فرماتے تو مغرب وعشا کو جمع فرمالیتے۔

﴿۱۸﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم اسی کو اختیار کرتے ہیں اور جمع بین الصلاتین کا طریقہ یہ ہے کہ پہلی نماز کو مؤخر کر کے آخر وقت میں پڑھا جائے اور دوسری کو جلدی کر کے اول وقت میں۔

ملاجی تو ایک ہوشیار، ان احادیث اور انکے امثال کو محتمل و بے سود سمجھ کر خود بھی زبان پر نہ لائے اور اغوائے عوام کیلئے یوں گول زر پردہ کہہ گئے کہ،۔

”جمع بین الصلاتین فی سفر صحیح اور ثابت ہے رسول اللہ سے بروایت جماعت عظیمہ کے صحابہ کبار سے۔ معیار الحق“

پھر پندرہ صحابہ کرام کے اسمائے طیبہ گنا کر خود ہی کہا:

”لاکن مجموعہ روایات میں بعض ایسی ہیں کہ ان میں فقط جمع کرنا رسول اللہ کا دو نمازوں کو بیان کیا ہے کیفیت جمع کی بیان نہیں کی، بس حنفی لوگ ان حدیثوں میں یہ تاویل کرتے ہیں کہ مراد اس سے جمع صوری ہے اسی لئے وہ حدیثیں جن میں تاویل کو مخالف کی دخل نہیں ذکر کرتے ہیں تو منصفین بافہم ان حدیثوں مجمل الکیفیۃ کو بھی انہیں احادیث مبینۃ الکیفیۃ پر محمول سمجھیں۔اھ ملخصا معیار الحق“

اقول:

بالفرض اگر جمع صوری ثابت نہ ہوتی تاہم محتمل تھی اور احتمال قطع استدلال، نہ کہ جب

آفتاب کی طرح روشن دلیلوں سے جمع صوری کا احادیث صحیحہ سے ثبوت ظاہر تو اب براہ تلبیس پندرہ صحابہ کی روایات سے اپنے مطلب کا ثبوت صحیح بتانا اور جابجا عوام کو دہشت دلانے کیلئے کہیں چودہ کہیں پندرہ سنانا کیا مقتضائے ملائیت ہے۔ اب تو ملاجی کی تحریر خود ان پر بازگشتی تیر ہوئی کہ جب احادیث صحیحہ صریحہ سے جمع صوری ثابت تو منصفین بافہم ان حدیثوں مجمل الکیفیۃ کو بھی انہیں احادیث مبینۃ الکیفیۃ پر محمول سمجھیں۔ رہے وہ صحابہ جن کی روایات اپنے زعم میں صریح سمجھ کر لائے اور نص مفسر نا قابل تاویل کہتے ناظرین نقاد کا خوف نہ لائے وہ صرف چار ہیں۔ دو جمع تقدیم دو جمع تاخیر میں، ان روایات کا حال بھی عنقریب ان شاء اللہ القریب المجیب کھلا جاتا ہے۔ اس وقت ظاہر ہوگا کہ دعوی کر دینا آسان ہے مگر ثبوت دیتے تین ہاتھ ہیرا تا ہے۔ وللہ الحجہ السامیۃ ، فتاوی رضویہ جدید ۵/۲۰۲،۲۰۳

٥٦٤۔ **عن** أبی الطفیل عامر بن واثلة رضی الله تعالیٰ عنه عن معاذ بن جبل رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان فی غزوة تبوك ، اذا ارتحل قبل ان تزیغ الشمس اخر الظهر حتی یجمعها الی العصر فیصلهما جمیعا ، واذا ارتحل بعد زیغ الشمس صلی الظهر و العصر جمیعا ثم سار ، و کان اذا ارتحل بعد المغرب عجل العشاء فصلاها مع المغرب ۔

حضرت ابوالطفیل عامر بن واثلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غزوۂ تبوک میں جب سورج ڈھلنے سے پہلے کوچ فرماتے تو ظہر میں دیر کرتے یہاں تک کہ اسے عصر سے ملاتے دونوں کو ساتھ پڑھتے۔ اور جب دوپہر کے بعد کوچ فرماتے تو عصر میں تعجیل کرتے اور ظہر وعصر ساتھ پڑھتے۔ اور مغرب کے بعد کوچ فرماتے تو عشا میں تعجیل کرتے اسے مغرب کے ساتھ پڑھتے۔

﴿۱۹﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

واضح ہو کہ جمع تقدیم غایت درجہ ضعف وسقوط میں ہے حتی کہ بہت علمائے شافعیہ و مالکیہ تک معترف ہیں کہ اس باب میں کوئی حدیث صحیح نہیں ہوئی۔ مگر ملاجی اپنی ملائیت کے بھروسے بیڑا اٹھا کر چلے ہیں کہ اسے احادیث صحیحہ صریحہ مفسرہ قاطعہ سے ثابت کر دکھائیںگے۔

٥٦٣۔ الموطا لمالک ، الصلوۃ ،

چلا تو ہے وہ بت سمیتن شب وعدہ
اگر حجاب نہ رو کے حیا نہ یاد آئے

جمع تقدیم وتاخیر دونوں کی نسبت حضرت کے یہ ہی دعوی ہیں ابھی سن چکے کہ" وہ حدیثیں جن میں تاویل کو مخالف کی دخل نہیں" پھر بعد ذکر احادیث فرمایا:

" یہ ہیں دلائل ہمارے جواز جمع پر جن میں کسی عذر اور تاویل اور جرح اور قدح کو دخل نہیں۔
معیار الحق"

آخر کتاب میں فرمایا: نصوص قاطع تاویل اس سے اوپر لکھا احادیث صحاح جو جمع بین الصلاتین پر قطعاً اور یقیناً دلالت کرتی ہے۔

بہت اچھا ہم بھی مشتاق ہیں مگر بے حاصل،

بہت شور سنتے تھے پہلو میں دل کا
جو چیرا تو ایک قطرۂ خوں نہ نکلا

حضرت بکمال عرق ریزی دو حدیثیں تلاش کر کے لائے وہ بھی ثمرۂ نظر شریف نہیں بلکہ مقلدین شافعیہ کی تقلید جامد ہے۔

حدیث اول : یہ ہی ایک روایت غریبہ شاذہ جو بطریق لیث عن یزید بن ابی حبیب عن ابی الطفیل عامر بن واثلہ عن معاذ بن جبل، بھی مذکور ہوئی۔

امام ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ غریب ہے معروف روایت ابو ہریرہ ہے۔ نیز فرمایا: وہ حدیث جو لیث نے یزید بن ابی حبیب سے، اس نے ابو الطفیل سے، انہوں نے معاذ سے روایت کی ہے وہ غریب ہے اور اہل علم کے نزدیک معروف معاذ کی وہ حدیث ہے جو ابو زبیر نے بواسطہ ابو الطفیل معاذ سے روایت کی کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غزوۂ تبوک میں ظہر وعصر اور مغرب وعشاء کو جمع کیا۔ اس کو قرۃ بن خالد، سفیان ثوری، مالک اور دوسروں نے ابو زبیر مکی سے روایت کیا ہے۔

پھر ائمہ شان مثل ابو داؤد وترمذی وابو سعید بن یونس فرماتے ہیں: اسے سوا قتیبہ بن سعید کے کسی نے روایت نہ کیا۔ یہاں تک کہ بعض ائمہ نے اس پر غلط ہونے کا حکم لگایا۔ جیسا کہ امام بدر الدین عینی نے عمدۃ القاری اور شوکانی ظاہری نے شرح منتقی میں حافظ ابی سعید

بن یونس سے نقل کیا۔ امام ابوداؤد نے منکر کہا۔ جیسا کہ بدر منیر میں ہے اور اسی سے نیل الاوطار نے نقل کیا۔

بلکہ رئیس الناقدین امام بخاری نے اشارہ فرمایا کہ یہ حدیث نہ لیث نے روایت کی نہ قتیبہ نے لیث سے سنی، بلکہ خالد بن قاسم مدائنی متروک بالاجماع مطعون بالکذب نے قتیبہ کو دھوکا دے کر ان سے روایت کرادی۔ اسکی عادت تھی کہ براہ مکر وحیلہ شیوخ پر انکی ناشنیدہ روایتیں داخل کردیتا۔ لاجرم حاکم نے علوم الحدیث میں اسکے موضوع ہونے کی تصریح کی۔

یہ سب باتیں علمائے حنفیہ مثل امام زیلعی شارح کنز وامام بدر عینی شارح صحیح بخاری و علامہ ابراہیم حلبی شارح منیہ کے سوا شافعیہ و مالکیہ وظاہریہ قائلان جمع بین الصلاتین مثل امام قسطلانی شافعی شارح بخاری وعلامہ زرقانی مالکی شارح مؤطا ومواہب وشوکانی ظاہری شارح منتقی وغیرہم نے امام ابن یونس، امام ابوداؤد ابوعبداللہ حاکم اور امام المحدثین بخاری سے نقل کیں بلکہ انہیں نے اور انکے غیر مثل صاحب بدر منیر وغیرہ نے امام ابوداؤد سے حکم مطلق نقل کیا کہ جو مضمون اس روایت کا ہے اس باب میں اصلا کوئی حدیث قابل استناد نہیں۔

تو باوصف تصریحات ائمہ شان خصوصا بخاری کے پھر ملاجی کا اس روایت کی تصحیح میں عرقریزی کرنا بے حاصل، اور توثیق لیث وقتیبہ وغیرہما رواۃ وقبول تفرد ثقہ کے اثبات میں تطویل لاطائل کرنا کیسی جہالت فاحشہ ہے۔ کس نے کہا تھا کہ قتیبہ، یا لیث، یا یزید بن حبیب، یا معاذ اللہ حضرت ابوالطفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ ضعیف ہیں۔

ملاجی بایں پیرانہ سالی و دعویٰ محدثی ابھی حدیث معلول ہی کو نہیں جانتے کہ اس کیلئے کچھ ضعف راوی ضرور نہیں بلکہ باوصف وثاقت وعدالت رواۃ حدیث میں علت قادحہ ہوتی ہے کہ اس کا رد واجب کرتی ہے جسے بخاری وابوداؤد وغیرہما سے ناقدین پہچانتے ہیں۔ بخاری وابو سعید وحاکم نے بھی تو قتیبہ پر جرح نہ کی تھی بلکہ یہ کہا تھا کہ انہیں دھوکا دیا گیا۔ غلط میں پڑ گئے۔

پھر اس سے عدالت قتیبہ کو کیا نقصان پہونچا، وثاقت قتیبہ سے حدیث کو کیا نفع ملا۔

ہاں یہ دفتر توثیق اپنے پیشوا ابن حزم غیر مقلد لامذہب کو سنائیے جس خبیث اللسان نے آپ کی اس روایت کے رد میں سیدنا ابوالطفیل صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو وعیاذا باللہ مقدوح ومجروح بتایا۔ جسے دوسرے غیر مقلد شوکانی نے نقل کیا۔ غیر مقلدوں کی عادت ہے کہ جب

حدیث کے رد پر آتے ہیں خوف خدا وشرم دنیا سب بالائے طاق رکھ جاتے ہیں۔ اسی ابن حزم نے باجے حلال کرنے کے لئے صحیح بخاری شریف کی صحیح ومتصل حدیث کو بزعم تعلیق رد کیا جس کا بیان امام نووی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے شرح صحیح مسلم شریف میں فرمایا۔ وہی ڈھنگ موصول کو معلق، مسند کو مرسل بنا کر احادیث صحیحہ جیدہ کو رد کرنے کیلئے آپ نے سیکھے ہیں۔ کما تقدم، و من یشبہ آباءہ فما ظلم۔

ثم اقول: اس روایت میں اسی طرح مقال واقع ہوئی اور اور ہنوز کلام علماء طویل ہے۔ مگر فقیر غفر اللہ تعالیٰ لہ کہتا ہے۔

نظر تحقیق کو رخصت تدقیق دیجئے تو اس روایت کا کونسا حرف جمع حقیقی میں نص ہے۔ اسکا حاصل تو صرف اس قدر ہے حضور والا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سفر تبوک میں ظہر وعصر کو جمع فرماتے۔ اگر دو پہر سے پہلے کوچ ہوتا تو راہ میں اتر کر ورنہ منزل پر ہی۔ پہلی صورت میں جمع بعد سیر ہوتی، اور دوسری صورت میں سیر بعد جمع پھر اس میں جمع صوری کا خلاف کیا ہوا، حدیث کا کونسا لفظ حقیقی کی تعیین کر رہا ہے۔ اذا ارتحل بعد زیغ الشمس، میں خواہی نخواہی بعدیت متصلہ پر کیا دلیل ہے بلکہ اسکے عدم پر دلیل قائم کہ جزا" صلی ثم سار، ہے بلکہ الفاظ " اخر الظھر و عجل العصر " سے جمع صوری ظاہر ہے۔ ظہر دیر کر کے پڑھی عصر جلدی پڑھی۔ اس سے یہی معنی مفہوم ومتبادر ہوتے ہیں کہ ظہر اپنے آخر وقت میں عصر اپنے شروع وقت میں، نہ یہ کہ ظہر عصر میں پڑھی جائے یا عصر ظہر میں۔

۵۶۵۔ **عن** أبی جحیفۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : خرج علینا النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بالھاجرۃ الی البطحاء، فتوضأ فصلی لنا الظھر و العصر، و لفظ البخاری، خرج علینا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بالھاجرۃ فصلی بالبطحاء الظھر و رکعتین و العصر رکعتین۔

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دو پہر کے وقت مقام بطحاء میں ہمارے پاس تشریف لائے، تو وضو کیا اور ہمیں ظہر وعصر کی نماز پڑھائی۔ اور بخاری کے الفاظ یوں ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دو پہر کے

۵۶۵۔ الصحیح لمسلم، الصلوۃ، ۱/۱۹۶ ☆ الجامع الصحیح للبخاری، المناقب، ۱/۵۰۲

وقت ہمارے پاس تشریف لائے اور مقام بطحاء میں ظہر کی دو رکعتیں اور عصر کی بھی دو رکعتیں ادا فرمائیں۔

﴿۲۰﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اورتم نے کیا جانا کہ یہ حدیث دوم وہ حدیث ہے جسے جمع صلاتین سے اصلا علاقہ نہیں۔ جس میں اثبات جمع کا نام نہیں نشان نہیں، بو نہیں، گمان نہیں، خود قائلین جمع نے بھی اسے مناظرہ میں پیش نہ کیا ہاں بعض علمائے شافعیہ نے شرح حدیث میں استطراداً جس طرح شراح بعض فوائد زوائد حدیث سے استنباط کر جاتے ہیں لکھ دیا کہ اس میں جمع سفر پر دلیل ہے۔

ملاجی چارطرف ٹٹول میں تھے ہی تقلید جامد شافعیہ کی لاٹھی پکڑے آنکھیں بند کئے پہونچے، فیه دلیل، پر ہاتھ پڑا بحکم لکل ساقط لا قطة، ہر گری ہوئی چیز کو کوئی اٹھانے والا ہے، جھٹ خوش خوش اٹھا لائے اور معرکہ مناظرہ میں جمادی۔

سچ تو ہے ملاجی کی داد نہ فریاد، اب کون کہہ سکتا ہے کہ حضرت اسے جمع حقیقی کی دلیل نہ صرف دلیل بلکہ صاف صریح ناصالح تاویل بتانا کن کھلی آنکھوں کا کام ہے، سبحان اللہ۔

حدیث کا مفاد صرف اتنا کہ حضور والا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دوپہر کو یا ظہر کے اول وقت یا عصر سے پہلے خیمۂ اقدس سے برآمد ہو کر وضو کیا اور ظہر وعصر دونوں اسی موضع بطحا میں ادا فرمائیں۔ اس میں تو مطلق جمع بھی نہ نکلی نہ کہ جمع حقیقی میں نص ہو۔ ملاجی تو آپ جانیں ایک ہوشیار ہیں۔ خود سمجھے کہ حدیث مطلب سے محض بے علاقہ ہے۔ لہذا یہ نا مندمل زخم بھرنے کو بشرم عوام کچھ عربی بولے، اور یوں اپنی نحودانی کے پردے کھولے۔ کہ،

" ہاجرہ خروج و وضو و صلاۃ سب کی ظرف ہے اور فا ترتیب بے مہلت کیلئے، تو بمقتضائے فا معنی یہ ہوئے کہ سب کام ہاجرہ ہی میں ہوئے، ظاہر یہ ہی ہے تو اس سے عدول بے مانع قطعی ناروا۔ علاوہ بریں عصر ظہر پر معطوف اور صلی توضأ سے بے مہلت مربوط تو معطوف معمول کو جدا کر لینا کیونکر جائز۔ معیار الحق"

اس پر بہت وجوہ سے رد ہیں۔

اولیٰ: فا کو ترتیب ذکری کافی۔ مسلم الثبوت میں ہے۔

"الفاء للترتيب على سبيل التعقيب و لو في الذكر"

فاء ترتیب کیلئے بطور تعقیب ہے خواہ یہ ترتیب ذکر میں ہو۔

ثانی: عدم مہلت ہر جگہ اس کے لائق ہوتی ہے۔ کما فی فواتح الرحموت ''تزوج فولد له ، میں کون کہے گا کہ نکاح کرتے ہی اسے آن میں بچہ پیدا ہوا۔ تو جیسے وہاں تقریباً ایک سال کا فاصلہ منافی مقتضائے فا نہیں، ظہر وعصر میں دو ساعت کا فاصلہ کیوں منافی ہوگا۔

ثالث: ہاجرہ ظرف خروج ہے، ممکن کہ خروج آخر ہاجرہ میں ہو کے وضو ونماز ظہر تک تمام ہو جائے اور نماز عصر بلا مہلت اسکے بعد ہو۔ ہاجرہ کچھ دوپہر ہی کو نہیں کہتے، زوال سے عصر تک سارے وقت ظہر کو بھی شامل ہے۔ کما فی القاموس، تو مخالفت ظاہر کا ادعا بھی محض باطل۔

رابع: حدیث مروی بالمعنی ہے، اور شاہ ولی اللہ صاحب نے تصریح کی کہ ایسی حدیث کے فاد واو وغیرہما سے استدلال صحیح نہیں۔ کما فی الحجۃ البالغۃ ،،

خامس: ذرا صفت حجۃ الوداع میں حدیث طویل سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحیح مسلم وغیرہ میں ملاحظہ ہو۔

۵٦٦۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال : فلما كان يوم التروية توجهوا الى منى فاهلوا بالحج و ركب رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فصلى بها الظهر و العصر و المغرب و العشاء و الفجر ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب ذوالحجہ کی آٹھ تاریخ ہوئی تو صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم حج کا احرام باندھ کر منی کو چلے اور حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سوار ہوئے۔ تو منی میں ظہر وعصر ومغرب وعشاء وفجر پانچوں نمازیں پڑھیں۔

ملا جی! وہی فا ہے وہی ترتیب وہی عطف وہی ترکیب، اب یہاں کہہ دینا کہ سوار ہوتے ہی معاً بے مہلت پانچوں نمازیں ایک وقت میں پڑھ لیں، جو معنی ' صلى الظهر و العصر الخ '' کے یہاں ہیں وہی وہاں، اور یہ قطعاً محاورۂ عامہ شائعہ سائغہ ہے کہ اصلاً مفید وصل صلوات نہیں ہوتا۔ و من ادعى فعليه البيان۔

سادس: آپکی فضولیات کی گنتی کہاں تک، اصل مقصود کی دھجیاں لیجئے۔ صحیحین میں حدیث مذکور کے یہ لفظ تو دیکھے جن میں فا سے یہ فی نکالی، مگر یہی حدیث انہیں صحیحین میں متعدد طرق سے بلفظ ثم آئی جو آپ کی تعقیب بے مہلت کو تعاقب سے دم لینے کی مہلت نہیں دیتی۔ صحیح

بخاری شریف باب صفۃ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

٥٦٧_ **عن** ابی جحیفة رضی الله تعالیٰ عنه قال : خرج رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بالهاجرة الی البطحاء فتوضأ ثم صلی الظهر رکعتین و العصر رکعتین۔

حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دوپہر کے وقت بطحا کی طرف نکلے تو وضو کیا۔ پھر ظہر کی دو رکعتیں پڑھیں اور عصر کی دو رکعتیں۔

٥٦٨_ **عن** أبی جحیفة رضی الله تعالیٰ عنه قال : دفعت الی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و هو بالأبطح فی قبة کان بالهاجرة فخرج بلال فنادی بالصلوة ثم دخل فاخرج فضل و ضوء رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فوقع الناس علیه، یاخذون منه، ثم دخل فأخرج العنزة و خرج رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم کأنی أنظر الی و بیص ساقیه، فرکز العنزة ثم صلی الظهر رکعتین و العصر رکعتین۔

حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں اچانک پہونچ گیا جب آپ مقام بطحاء میں ایک خیمہ میں تشریف فرماتھے۔ دوپہر کا وقت ہوا تو حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ خیمے سے باہر آئے اور نماز کیلئے اذان کہی۔ پھر خیمہ کے اندر گئے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وضو کا بچا ہوا مبارک پانی لیکر آئے تو اسکو حاصل کرنے کیلئے لوگ اس پر ٹوٹ پڑے۔ حضرت بلال پھر اندر گئے اور ایک چھوٹا نیزہ نکال کر لائے۔ اسی وقت حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی باہر تشریف لائے۔ گویا میں اب بھی آپ کی مبارک ساقوں کی چمک دیکھ رہا ہوں۔ حضرت بلال نے وہ نیزہ بطور سترہ زمین پر گاڑ دیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ظہر اور عصر کی دو دو رکعتیں پڑھیں۔

ملا جی! چلے کہاں کو، ان دو نے تو آپکی تعقیب ہی بگاڑ دی ہے۔ تیسرا اور نہ لے جاؤ جو خود ظہر وعصر میں فاصلہ کر دکھائے۔

٥٦٧_ الجامع الصحیح للبخاری، المناقب، ٥٠٢/١

٥٦٨_ الجامع الصحیح لمسلم، المناقب، ٥٠٣/١

۵۶۹۔ **عن** أبی حجیفة رضی الله تعالیٰ عنه قال : أتیت النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بمکة و هو بالأبطح فی قبة له حمراء من اُدم ، قال : فخرج بلال بوضوءه فمن نائل و ناضح ، قال : فخرج النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم حلة حمراء کأنی اُنظر الی بیاض ساقیه ، قال : فتوضأ و اذان بلال قال : فجعلت اتبع فاه هاهنا و ها هنا یقول یمینا و شمالا ، یقول حی علی الصلوة ، حی علی الفلاح ، قال : ثم رکزت له عنزة فتقدم فصلی الظهر رکعتین ، یمر بین یدیه الحمار والکلب لا یمنع ثم صلی العصر رکعتین ثم لم یزل یعصلی رکعتین حتی رجع الی المدینة۔

حضرت ابوحجیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا جب حضور مکہ مکرمہ کے قریب مقام بطحاء میں سرخ چمڑہ کے ایک خیمہ میں تشریف فرما تھے۔ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور کے وضو کا مبارک غسالہ لے کر باہر آئے تو کسی۔ نے وہ غسالہ لیا اور جس کو وہ نہ ملا تو اپنے ساتھی سے تری ہی لے لی ، اور اپنے اعضاء پر مل لی۔ پھر حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سرخ لباس میں ملبوس تشریف لائے ، گویا کہ میں آج بھی حضور کی مبارک پنڈلیوں کی چمک دیکھ رہا ہوں۔ حضور نے وضو فرمایا اور حضرت بلال نے اذان پڑھی۔ میں آپ کے چہر کو اذان میں ادھر ادھر یعنی دائیں اور بائیں پلٹتا ہود یکھ رہا تھا جب انہوں نے حی علی الصلوۃ اور حی علی الفلاح ، کہا۔ پھر ایک بلم گاڑا گیا ، حضور نے آگے تشریف فرما ہو کر ظہر کی دو رکعتیں پڑھائیں ، سامنے سے گدھے اور کتے گذرتے رہے لیکن کسی کو نہیں روکا گیا۔ پھر عصر کی دو رکعتیں پڑھائیں۔ پھر اسی طرح دو دو رکعتیں مدینہ منورہ واپسی تک پڑھاتے رہے۔

ملاجی! اب مزاج کا حال بتایئے؟

حفظت شئیا و غابت عنك اشیاء۔

تو نے ایک چیز یاد رکھی اور بہت سی چیزیں تجھ سے اوجھل رہ گئیں۔

فتاوی رضویہ جدید ۵/۲۰۳۔۲۱۲ ملخصا

۵۷۰۔ **عن** عکرمة و کریب رضی الله تعالیٰ عنهما عن ابن عباس رضی الله

تعالی عنهما قال : ألاأخبر كم عن صلاة رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم في السفر ، قلنا : بلى ، قال : كان اذازاغت الشمس في منزله جمع بين الظهر و العصر قبل ان يركب ، و اذا لم تزغ له في منزله سار حتى اذا كانت العصر نزل فجمع بين الظهر و العصر۔

حضرت عکرمہ وحضرت کریب رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: کیا میں تمہیں سفر کے دوران رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں نہ بتاؤں؟ ہم نے کہا: کیوں نہیں، تو آپ نے فرمایا: اگر جائے قیام پر زوال ہو جاتا تھا تو سوار ہونے سے پہلے ظہر وعصر کو اکٹھا پڑھ لیتے تھے۔ اور اگر جائے قیام پر زوال نہیں ہوتا تھا تو چل پڑتے تھے۔ اور جب عصر قریب ہوتی تو اتر کر ظہر وعصر اکٹھا پڑھ لیتے تھے۔

﴿۲۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

خود قائلان جمع اس کا ضعف تسلیم کر گئے۔ شاید اسی لئے کچھ سوچ سمجھ کر ملا جی بھی اس کا ذکر زبان پر نہ لائے۔ لہذا اس میں زیادہ کلام کی ہمیں حاجت نہیں۔ تاہم اتنا معلوم رہے کہ اسکی سند میں راوی 'حسین' ائمہ شان کے نزدیک ضعیف ہیں۔ یحیی نے فرمایا: ضعیف، ابوحاتم رازی نے فرمایا: ضعیف، يكتب حديثه و لا يحتج به، ضعیف ہیں، اسکی حدیث لکھی جائے مگر اس سے استدلال نہ کیا جائے" ابوزرعہ وغیرہ نے کہا: ليس بقوى، قوی نہیں، جوزجانی نے کہا: لا يشتغل به، اس کے ساتھ مشغول نہیں ہونا چاہیئے۔ ابن حبان نے کہا: يقلب الاسانيد و يرفع المراسيل، اسنادوں کو پلٹ دیتا اور مراسیل کو مرفوع بنا دیتا تھا، محمد بن سعد نے کہا: كان كثير الحديث، و لم ارهم يحتجون بحديثه، حدیثیں بہت بیان کرتا تھا، علماء اسکی حدیث سے استدلال نہیں کرتے تھے۔ یہاں تک کہ نسائی نے فرمایا: متروك الحديث، امام بخاری نے فرمایا کہ علی بن مدینی نے کہا: تركت حديثه، میں نے اسکی حدیث کو ترک کر دیا ہے۔ لاجرم حافظ نے تقریب میں کہا: ضعیف۔

اس حدیث کی تضعیف شرح بخاری قسطلانی شافعی، شرح مؤطا زرقانی مالکی اور شرح منتقی شوکانی میں دیکھئے۔

ارشاد الساری میں فتح الباری سے ہے۔

لیکن اس کا ایک شاہد ہے جو بطریقۂ حماد مروی ہے۔

۵۷۱۔ **عن** أبی قلابة عن إبن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم ، (لا اعلمه الا مرفوعا و الا فهو عن ابن عباس) انه کان اذا نزل منزلا فی السفر فاعجبه المنزل اقام فیه حتی یجمع بین الظهر و العصر ثم یرتحل ، فاذا لم یتهئیا له لاالمنزل مدفی السیر فسار حتی ینزل فیجمع بین الظهر و العصر ۔

حضرت ابو قلابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں (ابو قلابہ کہتے ہیں میں تو اسکو مرفوع ہی جانتا ہوں ورنہ یہ حضرت ابن عباس پر موقوف ہے کہ جب آپ سفر کے دوران کسی منزل پر اترتے تھے اور وہ جگہ پسند آجاتی تھی تو وہاں ٹھہر جاتے تھے یہاں تک کہ ظہر وعصر کو یکجا پڑھتے تھے۔ پھر سفر شروع کرتے تھے۔ اور اگر کوئی ایسی منزل مہیا نہیں ہوتی تھی تو چلتے رہتے تھے یہاں تک کہ کسی جگہ اتر کر ظہر وعصر کو جمع کر لیتے تھے۔

امام بیہقی نے اسکی تخریج کی اور اسکے تمام راوی ثقہ ہیں لیکن اسکا مرفوع ہونا مشکوک ہے۔ لائق اعتماد یہ ہی ہے کہ یہ موقوف ہے، کیوں کہ امام بیہقی نے ایک دوسری سند سے اس کو موقوف ہی ذکر کیا ہے۔ جو اس طرح ہے۔

۵۷۲۔ **عن** أبی قلابه رضی اللہ تعالی عنه عن إبن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال : اذا کنتم سائر ین فنابك المنزل فسیرو ا حتی تصیبوا منزلا تجمعون بینهما و ان کنتم نزولا فعجل بکم أمر فأجمعو ا بینهما ثم ارتحلوا ۔

حضرت ابو قلابہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: جب تم سفر میں ہو اور تمہاری منزل قریب ہو تو چلتے رہو یہاں تک کہ منزل پر پہونچ کر نمازوں کو جمع کرو۔ اور اگر تم کسی جگہ قیام پذیر ہو اور کسی جگہ جانے کی جلدی ہو تو نمازیں جمع کر کے کوچ کرو۔

۵۷۱۔ السنن الکبری للبیهقی، الصلوة ۳/۱٦٤

۵۷۲۔ السنن الکبری للبیهقی، الصلوة ۳/۱٦٤

شرح مؤطا میں اسے ذکر کرکے فرمایا: و قد قال ابو دائود لیس فی تقدیم الوقت حدیث قائم ابوداؤد نے فرمایا: تقدیم وقت پر کوئی حدیث ثابت نہیں۔

اقول: وہ حدیث ضعیف اور اسکا یہ شاہد موقوف، اگر بالفرض صحیح ومرفوع بھی ہوتے تو کیا کام دیتے کہ ان کا حاصل تو یہ کہ جو منزل حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پسند آتی اور دوپہر وہیں ہوجاتا تو ظہر وعصر دونوں سے فارغ ہوکر سوار ہوتے اس میں عصر کا پیش از وقت پڑھ لینا کہاں نکلا۔ بعینہ اسی بیان سے شاہد کا " سار حتی ینزل فیجمع " جمع حقیقی پر اصلا شاہد نہیں۔
اور ' کانت العصر ' کا جواب بعونہ تعالیٰ بیانات آئندہ سے لیجئے، وباللہ التوفیق۔

اگر کہیئے کہ روایت شافعی یوں ہے۔

۵۷۳۔ **اخبرنی** ابن یحی عن حسین بن عبد اللہ بن عبید اللہ بن عباس بن کریب عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما انہ قال: الا اخبر کم عن صلاۃ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی السفر، کان اذا زالت الشمس و ھو فی منزلہ جمع بین الظھر و العصر فی الزوال فاذا سافر قبل ان تزول الشمس اخر الظھر حتی یجمع بینھما و بین العصر فی وقت العصر قال و احسبہ قال فی المغرب و العشاء مثل ذلک۔

حضرت امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے خبر دی ابن ابی یحیی نے روایت کرتے ہوئے حسین بن عبد اللہ بن عبید اللہ بن عباس سے وہ روایت کرتے ہیں کریب سے اور وہ روایت کرتے ہیں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ آپ نے فرمایا: کیا میں تمہیں سفر کے دوران رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں نہ بتاؤں؟ جب سورج ڈھل جاتا اور حضور ابھی اپنی جائے قیام ہی میں تشریف فرما ہوتے تو زوال کے وقت ہی ظہر وعصر کو جمع کرتے اور جب سورج ڈھلنے سے پہلے سفر کرتے تو ظہر کو مؤخر کرتے یہاں تک کہ عصر کے وقت میں دونوں کو جمع کرتے۔

راوی کہتے ہیں کہ مجھے خیال ہے کہ مغرب وعشا کے بارے میں بھی اسی طرح فرمایا۔

اقول: اسکی سند میں ابن ابی یحیی رافضی قدری معتزلی جہمی متروک واقع ہے۔ امام اجل یحیی بن سعید قطان و امام اجل یحیی بن معین و امام اجل علی بن مدینی و امام یزید بن ہارون و

امام ابوداؤد وغیرہم اکابر نے فرمایا: کذاب تھا۔ امام احمد نے فرمایا: ساری بلائیں اس میں تھیں۔ امام مالک نے فرمایا: نہ وہ حدیث میں ثقہ ہے نہ دین میں۔ امام بخاری نے فرمایا: ائمۂ محدثین کے نزدیک متروک ہے۔

حدثنا احمد بن محمد بن سعید ثنا المنذر بن محمد ثنا ابی ثنا محمد بن الحسین بن علی بن الحسین ثنی ابی عن ابیه عن جده عن علی رضی الله تعالیٰ عنه قال: کان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا ارتحل حین تزول الشمس جمع بین الظهر و العصر ، فاذا جدبه السیر اخر الظهر و عجل العصر ، ثم جمع بینهما ۔

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب زوال آفتاب کے وقت کوچ فرماتے تو ظہر وعصر کو جمع فرماتے۔ اور جب سفر میں جلدی ہوتی تو ظہر کو مؤخر کرتے اور عصر میں جلدی پھر دونوں ملا کر پڑھتے۔

اس حدیث میں سوا عترت طاہرہ کے کوئی راوی ثقہ معروف نہیں۔

عمدۃ القاری میں ہے کہ۔

اسکی اسناد صحیح نہیں۔ کیوں کہ دار قطنی کا استاد احمد ابو العباس بن عقدہ ہے جو اگر چہ حفاظ حدیث میں سے ہے لیکن شیعہ ہے۔

میں کہتا ہوں۔ بلکہ میزان کے ایک اور مقام پر اسکے اور ابن خراش کے متعلق لکھا ہے کہ ان میں رفض اور بدعت پائی جاتی ہے۔ خود دار قطنی اور حمزہ سہمی وغیرہ نے بھی اس پر جرح کی ہے۔ اور اسکا استاد منذر بن محمد بن منذر بھی زیادہ قوی نہیں۔ یہ بات بھی دار قطنی نے کہی ہے اور منذر کا باپ اور دادا وغیرہ دونوں غیر معروف ہیں۔

اقول: وہ صحیح ہی سہی۔ تو انصافا صاف صاف ہمارے مفید وموافق ہے۔ اس کا صریح مفاد یہ ہے کہ سورج ڈھلتے ہی کوچ ہوتا تو ظہرین جمع فرماتے۔ پر ظاہر کہ زوال ہوتے ہی کوچ اور جمع تقدیم کا جمع محال۔ کیا پیش از زوال ظہر وعصر پڑھ لیتے لاجرم وہی جمع مراد جس کا صاف بیان آگے موجود کہ ظہر بدیر اور عصر جلد پڑھتے۔ یہ ہی جمع صوری ہے۔ کما لا یخفی۔

فتاوی رضویہ جدید ۲۲۱/۵

٥٧٤۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : كان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اذا ارتحل قبل أن تزيغ الشمس أخر الظهر الى وقت العصر ثم يجمع بينهما ، و اذا زاغت الشمس قبل أن يرتحل ، صلى الظهر ثم ركب ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اگر زوال سے پہلے روانہ ہوتے تو ظہر کو عصر تک مؤخر کر دیتے تھے۔ پھر دونوں کو اکٹھا پڑھ لیتے تھے۔ اور اگر روانگی سے پہلے زوال ہو جاتا تھا تو ظہر پڑھ کر سوار ہوتے تھے۔

٥٧٥۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىى عنه قال : كان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اِذا أراد أن يجمع بين الصلاتين فى السفر أخر الظهر حتى يدخل أول وقت العصر ثم يجمع بينهما ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سفر میں نمازیں جمع کرنے کا ارادہ فرماتے تو ظہر کو مؤخر کرتے یہاں تک کہ عصر کا ابتدائی وقت داخل ہو جاتا۔ پھر دونوں کو جمع فرماتے۔

٥٧٦۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه عن النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اذا عجل عليه السفر يؤخر الظهر الى أول وقت العصر فيجمع بينهما و يؤخر المغرب حتى يجمع بينهما و بين العشاء حين يغيب الشفق ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جب سفر میں جلدی ہوتی تو ظہر کو عصر کے اول وقت تک مؤخر فرماتے اور دونوں کو جمع کر کے پڑھتے۔ اور مغرب کو مؤخر فرماتے پھر مغرب وعشا کو جمع کر کے پڑھتے شفق غائب ہونے کے وقت۔

٥٧٧۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالى عنه قال: كان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اذا عجل به السير يوما جمع بين الظهر و العصر ، و اذا أراد السفر

٥٧٤۔ الجامع الصحيح للبخارى، الصلوة ١/١٥٠

٥٧٥۔ الصحيح لمسلم ، الصلوة، ١/٢٤٥ ☆

٥٧٦۔ الصحيح لمسلم ، الصلوة، ١/٢٤٠ ☆ السنن الكبرى للنسائى، الصلوة، ١/٩٩

٥٧٧۔ شرح معانى الآثار للطحاوى ، الصلوة، ١/٩٧

لیلة جمع بن المغرب و العشاء یؤخر الظهر الی اول وقت العصر فیجمع بینهما و یؤخر المغرب حتی یجمع بینها و بین العشاء حتیٰ یغیب الشفق ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جب کسی دن سفر میں جلدی ہوتی تو ظہر و عصر کو جمع فرماتے ۔ اور جب رات میں سفر فرماتے تو مغرب و عشاء کو جمع کرتے ۔ ظہر کو عصر کے اول وقت تک مؤخر فرماتے اور دونوں کو جمع کرتے اور مغرب کو مؤخر فرماتے یہاں تک کہ مغرب و عشا کو جمع فرماتے شفق غائب ہونے تک ۔

۵۷۸۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : كان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا كان فی سفر فان زاغت الشمس قبل أن يرتحل صلی الظهر و العصر ثم ركب ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سفر میں ہوتے اور کوچ کرنے سے پہلے ہی زوال ہو جاتا تو ظہر و عصر پڑھ سوار ہوتے ۔

۵۷۹۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم كان اذا كان فی سفر فزاغت الشمس قبل ان يرتحل صلی الظهر و العصر جميعا ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم جب سفر میں ہوتے اور کوچ سے پہلے ہی سورج ڈھل جاتا تو ظہر و عصر دونوں نمازیں جمع فرماتے ۔

۵۸۰۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : كان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا كان فی سفر فزالت الشمس صلی الظهر و العصر جميعا ثم ارتحل۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سفر میں ہوتے اور زوال ہو جاتا تو ظہر و عصر کو اکٹھا پڑھ لیتے پھر روانہ ہوتے ۔

۵۷۸۔ الاربعین للحاکم،

۵۷۹۔ المعجم الاوسط للطبرانی، ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۲/۱۶۰

۵۸۰۔ جعفر فریابی،

«۲۲» امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

جعفر فریابی نے بتفرد خود اسحٰق بن راہویہ سے روایت کی۔ اس روایت کا امام ابوداؤد نیانکار کیا۔ اسمٰعیل نے اسے معلول بتایا۔ کمافی العمدۃ وغیرہا۔

اقول: امام اسحٰق رضی اللہ تعالٰی کی قدر وعظمت افتخار میں کوئی شک نہیں۔ لیکن امام ابوداؤد نے تصریح کی کہ وفات سے چند ماہ پہلے ان کے حافظہ میں تغیر آگیا تھا۔ میں نے انہیں ایام میں ان سے کچھ سنا تھا جسکی وجہ سے مجھے مطعون کیا گیا۔ کما فی التنھیب حافظ مزی نے ان کی وہ حدیث ذکر کرنے کے بعد جس میں انہوں نے اصحاب سفیان کے الفاظ پر اضافہ کیا ہے، کہا ہے کہ اسحاق کے بارے میں کہا گیا ہے کہ آخر عمر میں ان کو اختلاط ہوگیا تھا۔

اس میں تو کوئی شک نہیں کہ اسحاق بن راہویہ رضی اللہ تعالٰی عنہ بیشتر حدیثیں محض یاد کے سہارے بیان کیا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ انہوں نے پوری مسند اپنی یاد سے املا کرادی۔ کما فی التنھیب۔

تو اس صورت میں اگر اسحاق سے ایک یا دو حدیثوں میں خطا واقع ہوجائے تو کوئی تعجب کی بات نہیں۔ اس قدر وسیع اور کثیر روایت میں اتنی تھوڑی سی خطا سے کون محفوظ رہ سکتا ہے لاجرم امام ذہبی شافعی نے اس حدیث کو منکر کہا۔ اور امام اسحٰق کی لغزش کو حفظ اشتباہ سے گنا۔

اس کے بعد ہمیں شبابہ بن سوار (جو اس حدیث کی سند میں واقع ہے) میں کلام کی حاجت نہیں کہ وہ اگرچہ رجال جملۃ موثقین ابنائے معین وسعد وابی شیبہ سے ہے مگر مبتدع مکلب تھا۔ امام احمد نے اسے ترک کیا۔ امام ابوحاتم نے درجہ حجیت سے ساقط بتایا۔

نیز ابوبکر اثرم نے امام احمد سے نقل کیا کہ شبابہ عقیدہ ارجاء کی دعوت دیا کرتا تھا۔ اس سے ایک ایسا قول بھی منقول ہے جو ان تمام باتوں سے زیادہ خبیث ہے۔ اس نے کہا: جب اللہ تعالٰی کوئی بات کہتا ہے تو یقیناً اپنے ایک عضو (زبان) کو کام میں لاتا ہے۔ یہ ایک خبیث قول ہے۔ میں نے کسی کو یہ بات کہتے نہیں سنا۔ یہ روایت فریابی کا حال ہے۔

اور روایت حاکم وطبرانی کو خود ملاجی بھی ضعیف مان چکے۔ فرماتے ہیں۔

”مؤلف نے دلائل میں وہ حدیثیں بیان کی ہیں جنکی طرف ہم کو کچھ التفات نہیں۔ یعنی ایک روایت ابوداؤد جس کے راوی میں ضعف تھا: ایک روایت معجم اوسط طبرانی،

ایک روایت اربعین حاکم نقل کر کے ان پر طعن کر دیا اور جو روایتیں صحیحہ متداول تھیں نقل کر کے انکا جواب نہیں دیا یہ کیا دینداری ہے اور کیا مردانگی کہ بخاری و مسلم کو چھوڑ کر اربعین حاکم اور اوسط طبرانی کو جا پکڑا اور ان سے دو روایتیں ضعیف نقل کر کے ان کا جواب دیا۔" معیار الحق

لہذا ہمیں انکے باب میں تفصیل کلام کی حاجت نہ رہی۔

مدعی لاکھ پہ بھاری ہے گواہی تیری۔

لطیفہ: اس مافات کی تلافی یہ ہے کہ جب یہ روایتیں نا قابل احتجاج نکل گئیں خود روایت صحیحین میں لفظ 'والعصر' بڑھا دیا۔ فرماتے ہیں:

"روایت کی بخاری و مسلم نے انس سے (الی قولہ) فان زاغت الشمس قبل ان یرتحل صلی الظهر و العصر ثم رکب ۔ معیار الحق"

اقول: ملاجی! حنفیہ کی مردی تو بحمد اللہ آپ نے دیکھ لی اب بعونہ تعالیٰ اور دیکھئے گا یہاں تک کہ آپ کی سب ہوسوں کی تسکین ہو جائے۔ مگر دینداری اور مردانگی اس کا نام ہوگا کہ مشہور ومتداول کتب میں تحریف کیجئے؟ مردانہ پن کا دعوی ہے تو صحیحین میں اس عبارت کا نشان دیجئے۔ ایک زمانہ میں آپ کو خبط کفری با لگا تھا کہ زمین کے طبقات زیریں میں حضور پرنور منزہ عن المثل والنظیر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے معاذ اللہ چھ مثل موجود ہیں۔ یہ بخاری مسلم شاید انہیں طبقات کی ہوں گی۔

ثم اقول، وباللہ التوفیق: یہ سب کلام بالائی تھا۔ فرض کر لیجئے کہ یہ روایت صحیحہ بلکہ خود صحیحین میں موجود سہی پھر بھی تمہیں کیا نفع اور ہمیں کیا ضرر۔ اس کا تو اتنا حاصل کہ سورج منزل ہی میں ڈھل جاتا تو ظہر وعصر دونوں سے فارغ ہو کر سوار ہوتے اس سے عصر کا پیش از وقت پڑھ لینا کہاں سے نکلا۔

اولا: واؤ مطلق جمع کیلئے ہے نہ معیت وتعقیب کے واسطے۔ جمیعا بھی اسی مطلق جمع کی تاکید کرتا ہے جو مفاد واؤ ہے اس کا منطوق صریح اجتماع فی الحکم ہے۔ نہ خواہی نخواہی اجتماع فی الوقت۔

آیت کریمہ، و توبو الی اللہ جمیعا ایها المؤمنون لعلکم تفلحون ۔

اور توبہ کرو اللہ تعالیٰ کی طرف تم سب اے اہل ایمان، تا کہ تم فلاح پاؤ۔

اس نے یہ ارشاد فرمایا کہ سب مسلمان توبہ کریں۔ حکم توبہ سب کو شامل ہو۔ یا یہ فرض کیا کہ تمام دنیا کے مسلمان ایک وقت ایک ساتھ مل کر معا توبہ کریں۔

ثانیا: تعقیب ہی سہی، پھر جمع صوری کی نفی کہاں سے ہوئی۔ 'صلی جمیعا' یوں بھی صادق اور ادعائے تقدیم باطل وزاہق، ھکذا ینبغی التحقیق و اللہ ولی التوفیق۔

فتاوی رضویہ جدید ۵/۲۲۲۔۲۲۷

الحمدللہ جمع تقدیم کے جواب سے فراغ تام ملا۔ اب جمع تاخیر کی طرف چلئے۔ ملاجی بہزار کاوش وکاہش یہاں بھی دو ہی حدیثیں چھانٹ پائے جنکے الفاظ متعددہ کے ذکر سے شاید عوام کو یہ وہم دلانا ہو کہ اتنی حدیثیں ہیں۔

یہ دو حدیثیں وہی احادیث ابن عمر وانس رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہیں جو مذکور ہوئیں۔ انکے بعد الفاظ بعض طرق کو ملاجی جمع حقیقی میں نص صریح سمجھ کر لائے اور بزعم خود بہت چمک چمک کر دعوے فرمائے ادھر کے متکلمین نے اکثر افادات علمائے سابقین اور بعض اپنے سوانح جدیدہ سے انکے جوابوں میں کلام طویل کئے۔

فقیر غفرلہ القدیر کا یہ مختصر جواب نقل اقاویل وجمع ما قال وقیل کیلئے نہیں۔ لہذا بعونہ تعالیٰ وہ افادات تازہ سنئے کہ فیض مولائے قدیر واجل سے قلب عبد اذل پر فائض ہوئے۔ اہل نظر اگر مقابلہ کریں جلیل وعظیم فرق پر خود ہی مطلع ہوں گے۔ و اللہ یختص برحمتہ من یشاء و اللہ ذو الفضل العظیم۔

فاقول وبحول اللہ اصول:

حدیث ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے چالیس سے زیادہ طرق اس وقت پیش نظر فقیر ہیں۔ ان میں نصف سے زائد تو محض مجمل ہیں جن میں سے اٹھارہ کی طرف ہم نے احادیث مجملہ میں اشارہ کیا۔ رہے نصف سے کم ان میں اکثر صاف صاف جمع صوری کی تصریح کر رہے ہیں۔ جن میں سے چودہ روایات بخاری وابوداؤد ونسائی وغیرہم سے اوپر مذکور ہوئے۔

ہاں بعض میں ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بعد غروب شفق جمع کرنا مذکور، ان میں بھی بعض محض موقوف، اور بعض میں رفع ہے تو بالفاظ اجمال۔ یعنی حضور والا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تصریحا اسی قدر منقول کہ جمع فرمائی قدر مرفوع میں غیبت شفق پر تنصیص نہیں جیسے مؤطا کے

امام محمد، بخاری، مسلم اور ابوداؤد کی یہ روایات۔

۵۸۱۔ **عن** نافع رضی الله تعالیٰ عنه أن إبن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما حین جمع بین المغرب و العشاء سار حتی غاب الشفق ۔

حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے جب مغرب وعشاء کو جمع کیا تھا تو چلتے رہے تھے یہاں تک کہ شفق غائب ہوگئی۔

۵۸۲۔ **عن** زید بن أسلم عن أبیه رضی الله تعالیٰ عنهما قال : کنت مع عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما بطریق مکة ۔ فبلغه عن صفیة بنت ابی عبید شده و جع فاسرع السیر ، حتی اذا کان بعد غروب الشفق ، ثم نزل فصلی المغرب و العتمة یجمع بینهما ، فقال ؛ إنی رأیت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا جدبه السیر أخر المغرب و جمع بینهما ۔

حضرت زید بن اسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے وہ اپنے والد اسلم بن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی کہ میں مکہ کے راستہ میں اپنے والد حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ تھا تو انکو صفیہ بنت ابی عبید کے بارے میں اطلاع ملی کہ وہ سخت درد میں ہیں۔ چنانچہ انہوں نے اپنی رفتار تیز کردی یہاں تک کہ شفق غروب ہوگئی۔ اس کے بعد وہ اترے اور مغرب وعشا کی نماز پڑھی۔ دونوں کو جمع کیا۔ پھر کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ جب انہیں سفر میں جلدی ہوتی تو مغرب کو مؤخر کر کے دونوں کو جمع کر لیتے تھے۔

۵۸۳۔ **عن** نافع رضی الله تعالیٰ عنه ان ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما کان اذا جدبه السیر جمع بین المغرب و العشاء بعد ان یغیب الشفق ، و یقول : ان رسول الله کان اذا جدبه السیر جمع بین المغرب و العشاء ۔

حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو جب سفر میں جلدی ہوتی تو مغرب وعشا کو شفق غائب ہونے کے بعد جمع کرتے اور کہتے: بیشک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سفر میں جلدی ہوتی تو مغرب وعشا کو جمع فرماتے۔

۵۸۱۔ موطا المالک، – الصلوۃ ۱۳۱

۵۸۲۔ الجامع الصحیح للبخاری، الصلوۃ ۲۴۳/۱

۵۸۳۔ الصحیح لمسلم، ۲۴۵/۱ ☆ شرح معانی الآثار للطحاوی، الصلوۃ، ۱/ ۹۵

٥٧٤۔ **عن** نافع رضی الله تعالیٰ عنه ان ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما استصرخ على صفية و هو بمكة ، فسار حتى غربت الشمس و بدت النجوم ، فقال : ان النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كان اذا عجل به امر في سفر جمع بين هاتين الصلوتين فسار حتى غاب الشفق ، فنزل فجمع بينهما ۔

حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب مکہ میں تھے تو ان کو صفیہ کی شدید بیماری کی اطلاع ملی اور وہ چل پڑے۔ یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا اور ستارے ظاہر ہو گئے ۔تو کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جب سفر میں کسی کام کی جلدی ہوتی تو ان دو نمازوں کو جمع فرماتے ۔ پھر حضرت عبداللہ بن عمر چلتے رہے یہاں تک کہ شفق غائب ہوگئی تو دونوں کو اتر کر جمع فرمایا۔

البتہ غیر صحیحین کی بعض روایات میں فعل ملیف کی طرف اشارہ کر کے رفع ہے۔ وہ یہ ہے۔

٥٨٥۔ **عن** عبد الله بن دينار رضی الله تعالىٰ عنه قال : غابت الشمس و أنا عند عبد الله بن عمر رضی الله تعالىٰ عنهما، فسرنا فلما رأيناه قد أمسى ، قلنا : الصلوة ، فسار حتى غاب الشفق و تصوبت النجوم ، ثم أنه نزل فصلى صلا تين جميعا ثم قال : رأيت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اذا جده به السير صلى صلاتي هذه ، يقول يجمع بينهما بعد ليل ۔

حضرت عبداللہ بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ تھا کہ سورج ڈوب گیا تو ہم چلتے رہے یہاں تک کہ جب خوب شام ہوگئی تو ہم نے کہا: نماز ،مگر وہ چلتے رہے یہاں تک کہ شفق غائب ہوگئی اور تارے نمایاں ہو گئے ۔اس وقت آپ اترے اور دونوں نمازیں اکٹھی پڑھیں ۔پھر فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب آپ کو سفر میں جلدی ہوتی تو جس طرح میں نے نماز پڑھی اسی طرح آپ بھی پڑھا کرتے تھے ۔یعنی رات ہونے کے بعد اکٹھا پڑھتے ۔

٥٨٤۔ السنن لابی داؤد، الصلوۃ، ١٧٠/١ ☆

٥٨٥۔ الجامع للترمذی، الصلوۃ، ١٧٢/١

۵۸۶۔ عن نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ، أنہ استغیث علی بعض أھلہ فجدبہ السیر و أخر المغرب حتی غاب الشفق ، ثم نزل فجمع بینھما ، ثم أخبرھم ، ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان یفعل زلك اذا جدبہ السیر ۔

حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو اپنے اہل خانہ میں سے کسی کی سخت بیماری کی اطلاع ملی تو تیزی سے روانہ ہوئے ۔ مغرب کو اتنا موخر کیا کہ شفق ڈوب گئی ۔ پھر دونوں کو ملا کر پڑھا ۔ بعد میں ساتھیوں کو بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جب سفر میں جلدی ہوتی تو اسی طرح کرتے ۔

۵۸۷۔ عن شیخ من قریش قال : صحبت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنما الی الحمی ، فلما غربت الشمس ھبت ان اقول لہ :الصلوۃ ، فسار حتی ذھب بیاض الا فق و فحمۃ والعشاء ، ثم نزل فصلی المغرب ثلث رکعات ، ثم صلی رکعتین علی اثرھما قال : ھکذا رأیت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یفعل ۔

ایک قریشی شیخ سے روایت ہے کہ میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ تھا جب وہ چراگاہ کو گئے اور سورج ڈوب گیا تو انکی ہیبت کی وجہ سے میں انکو نماز کے بارے میں نہ کہہ سکا ۔ چنانچہ وہ چلتے رہے یہاں تک کہ افق کی سفیدی ختم ہوئی اور عشا کی سیاہی ماند پڑگئی ۔ اس وقت اترے اور مغرب کی تین رکعتیں پڑھیں ۔ پھر انکے فوراً بعد دو رکعتیں عشاء کی پڑھیں اور فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے دیکھا ۔

﴿۲۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

بظاہر زیادہ مستحق جواب یہ ہی تین روایتیں تھیں ۔ مگر فقیر بعونہ الملک القدیر عزوجل وہ جوابات شافیہ وکافیہ اور تقریرات صافیہ ووافیہ بیان کرے کہ یہ ساتوں طرق اور انکے سوا اور بھی کچھ ہو تو سب کو بحول اللہ تعالیٰ کفایت کریں ۔

فاقول و باللہ التوفیق و بہ العروج علی اوج التحقیق ۔

۵۸۶۔ الجامع للترمذی، الصلوۃ، ۱/۷۲

۵۸۷۔ السنن للنسائی، المواقیت ، ۱/۶۹

جواب اول: اسی حدیث ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے طرق کثیرہ جلیلہ صحیحہ کہ سابقاً ہم نے ذکر کئے صاف و دوشگاف باواز بلند تصریحات قاہرہ فرمارہے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نماز مغرب غروب شفق سے پہلے پڑھی اور عشا غروب شفق کے بعد۔ اور اسی کو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا۔

ان روایات صحاح وحسان جلیلۃ الشان پر پھر نگاہ تازہ کیجئے۔ امام سالم صاحبزادۂ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم اپنی روایات مرویۂ صحیح بخاری وسنن نسائی وصحیح اسمٰعیلی وغیرہا میں فرمارہے ہیں کہ دو تین میل چلکر جب تارے کھل آئے اتر کر مغرب پڑھ۔ پھر ٹھہر کر عشاء۔

عبداللہ بن واقد شاگرد حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم اپنی روایات مرویۂ سنن ابی داؤد میں روشن تر فرماتے ہیں: کہ غروب شفق سے پہلے اتر کر مغرب پڑھی پھر منتظر رہے یہاں تک کہ شفق ڈوب گئی اس وقت عشاء پڑھی۔

طرفہ یہ کہ وہی امام نافع تلمیذ خاص ورفیق سفر وحضر حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم کہ ان غروب شفق والی سات روایتوں میں چار انہیں سے ہیں۔ وہی وہاں اپنی روایات کثیرہ مرویہ سنن ابی داؤد وسنن نسائی وغیرہما میں یوں ہی واضح وجلی تر فرمارہے ہیں کہ جب تک مغرب پڑھی ہے شفق ہرگز نہ ڈوبی تھی۔ بلکہ بعد کو بھی انتظار فرمانا پڑا۔ جب ڈوب گئی اس وقت عشا کی تکبیر کہی اور اول تا آخر ان سب روایات میں تصریح صریح ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی ایسا ہی کرتے۔ بلکہ حدیث امام سالم میں یوں ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ جسے جلدی ہو وہ اس طرح پڑھا کرے۔

للہ انصاف! ان صاف الفاظ مفسر نصوص میں کہیں بھی گنجائش تاویل وتبدیل ہے۔ اور شک نہیں کہ قصہ صفیہ زوجہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم جو وہاں اور یہاں دونوں طرف کی روایات میں مذکور ایک ہی بار تھا۔ بلکہ انہیں امام نافع سے مروی کہ ابن عمر سے عمر بھر میں صرف اسی بار جمع معلوم ہے اس کے سوا کسی سفر میں انہیں جمع کرتے نہیں دیکھا۔

سنن ابی داؤد میں بطریق امام ایوب سختیان مذکور۔

۵۸۸۔ عن نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما موقوفا انہ لم یر ابن عمر جمع بینھم قط الا تلک اللیلۃ یعنی لیلۃ استصرخ علی صفیۃ۔

حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو کبھی دو نمازیں جمع کرتے نہیں دیکھا مگر اس رات، یعنی حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بیماری کی اطلاع والی رات۔

اور وہ جو بطریق امام مکحول مذکور ہے کہ حضرت نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو ایک بار یا دو بار جمع کرتے دیکھا۔

تو میں کہتا ہوں کہ اس میں شک ہے یعنی بصیغۂ تمریض روی مذکور، اور شک سے یقین کا معارضہ نہیں کیا جاسکتا۔

حدیث نسائی وطحاوی میں انہیں امام نافع سے گذرا کہ میں نے انکی عادت یہ پائی تھی کہ نماز کی محافظت فرماتے۔

حدیث کتاب الحج میں انہیں نافع سے تھا کہ ابن عمر اذان ہوتے ہی مغرب کیلئے اترے اس بار دیر لگائی۔

روایت نسائی وطحاوی وحج میں تھا۔ ہمیں گمان ہوا کہ اس وقت انہیں نماز یاد نہ رہی۔ یہ سب اسی قول نافع کے مؤید ہیں۔

معہذا شک نہیں کہ اصل عدم تعدد ہے۔ تو جب تک صراحۃً تعدد ثابت نہ ہوتا اس ادعا کی طرف راہ نہ تھی۔ خصوصا مستدل کو جسے احتمال کافی نہیں۔ دفع تعارض کیلئے اسکا اختیار اس وقت کام دیتا کہ خود قصۂ صفیہ میں دونوں روایات صحیحہ قبل غروب وبعد غروب موجود نہ ہوتیں۔

ناچار خود ملاجی کو بھی ماننا پڑا کہ یہ سب طرق وروایات ایک ہی واقعے کی حکایات ہیں۔

قصۂ صفیہ میں حدیث سالم بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم بطریق کثیر بن قاروندا مروی سنن نسائی پر براہ عیاری بھی جب کوئی طعن نہ گڑھ سکے تو اسے مخالف حدیث شیخین ٹھہرا کر رد کردیا کہ اس میں مغرب کا بین الوقتین پڑھنا ہے اور ان میں بعد غروب شفق۔ لہذا یہ شاذ و مردود ہے جسکی نقل لطیفۂ ہفتم افادۂ یکم میں گذری۔ حالانکہ حدیث مسلم کے لفظ ابھی سن چکے۔ اس میں قصۂ صفیہ کا ذکر نہیں۔ تو جب تک روایت مطلقہ بھی اسی قصۂ صفیہ پر محمول نہ ہو حدیث

قصۂ صفیہ کو مخالف روایت شیخین کہنا یعنی چہ؟

بالجملہ اس حدیث کی اتنی روایات کثیرہ میں یہ تصریح صریح ہے کہ مغرب غروب شفق سے پہلے پڑھی۔ اور اسی کی ان روایات میں کہ شفق ڈوبے پر پڑھی۔ اور دونوں جانب طرق صحاح وحسان ہیں جن کے رد کی طرف کوئی سبیل نہیں۔ تو اب یہ دیکھنا واجب ہوا کہ ان میں کونسا نص مفسر نا قابل تاویل ہے جسے چارونا چار معتمد رکھیں اور کونسا محتمل کہ اسے مفسر کی طرف پھیر کر رفع تعارض کریں۔ ہر عاقل جانتا ہے کہ ہماری طرف کے نصوص اصلا احتمال معنیٰ خلاف نہیں رکھتے۔ شفق ڈوبنے سے پہلے پڑھی” اتنے ہی لفظ کے یہ معنی کسی طرح نہ ہو سکتے کہ” جب شفق ڈوب گئی اس وقت پڑھی” نہ یہ کہ جب اسکے ساتھ یہ تصریحات جلیہ ہوں کہ” پھر مغرب پڑھ کر انتظار کیا یہاں تک کہ شفق ڈوب گئی اس کے بعد عشا پڑھی” ان لفظوں کو کوئی نیم مجنون بھی مغرب بعد شفق پڑھنے پر حمل نہ کر سکے گا۔ ہاں پورے پاگل میں کلام نہیں۔ مگر ادھر کے نصوص کہ” چلے یہاں تک کہ شفق ڈوب گئی پھر مغرب پڑھی یا جمع کی یا بعد غروب شفق اتر کر جمع کی” یہ اچھے خاصے محتمل وصالح تاویل ہیں جن کا ان نصوص صریحہ مفسرہ سے موافق ومطابق ہو جانا بہت آسان۔

عربی، فارسی اردو سب کا محاورۂ عامہ شائعہ مشہورہ واضحہ ہے کہ قرب وقت کو اس وقت سے تعبیر کرتے ہیں۔

عصر کے اخیر وقت کہتے ہیں: شام ہوگئی حالانکہ ہنوز سورج باقی ہے۔ کسی سے اول وقت عصر آنے کا وعدہ تھا وہ اس وقت آئے تو کہتے ہیں: اب سورج چھپے آئے۔ قریب طلوع تک کوئی سوتا ہو تو اسے اٹھانے میں کہیں گے: سورج نکل آیا۔ شروع چاشت کے وقت کسی کو کام تھا۔ مامور نے قریب نصف النہار آغاز کیا تو کہے گا: اب دوپہر ڈھلے لیکر بیٹھے۔ ان کی صدہا مثالیں ہیں۔ کہ خود ملاجی اور انکے موافقین بھی اپنے کلاموں میں رات دن انکا استعمال کرتے ہوں گے۔ بعینہ اسی طرح یہ محاورے زبان مبارک عرب وخود قرآن عظیم واحادیث میں شائع وذائع ہیں۔

جواب دوم: جانے دو، ان میں قبل ان میں بعد یونہی سمجھو، پھر ہمیں کیا مضر اور تمہیں کیا مفید۔ شفقیں دو ہیں۔ احمر وابیض ان روایات قبل میں سپید مراد ہے ان روایات بعد میں سرخ،

یوں بھی تعارض مندفع اور سب طرق مجتمع ہو گئے۔

حاصل یہ نکلا کہ شفق احمر ڈوبنے کے بعد شفق ابیض میں نماز مغرب پڑھی اور نتظار فرمایا۔ جب سپیدی ڈوب گئی عشا پڑھی۔ یہ بعینہ ہمارا مذہب مہذب اور ہمارے امام اعظم رضی اللہ تعالی عنہ کے طور پر جمع صوری ہے۔ حقیقی تو جب ہوتی کہ مغرب بعد غروب سپیدی پڑھی جاتی اس کا ثبوت تم ہر گز نہ دے سکے۔ یہ جواب بنگاہ اولیں ذہن فقیر میں آیا تھا پھر دیکھا کہ امام بن الہمام قدس سرہ نے بھی افادہ فرمایا۔

رہی روایت ہفتم " سار حتی ذھب بیاض الافق و فحمة العشاء " چلتے رہے یہاں تک کہ افق کی سفید اور عشا کی سیاہی ختم ہوگئی۔ جس میں افق کی سپیدی جانے کے بعد نزول ہے۔

اقول وباللہ استعین،

اولاً: یہ بھی کب رہی، اس میں بھی وہی تقریر جاری۔ جیسے ' غاب الشفق ' بمعنی "کادان یغیب" "یوں ہی" ذھب البیاض ' بمعنی کادان یذھب"۔

ثانیا : حدیث میں بیاض افق ہے نہ بیاض شفق۔ کنارۂ شرقی بھی افق ہے۔ بعد غروب شمس مشرق سے سیاہی اٹھتی ہے اور اسکے اوپر سپیدی ہوتی ہے جس طرح طلوع فجر میں اسکا عکس جیسے قرآن عظیم میں " حتی یتبین لکم الخیط الابیض من الخیط الاسود من الفجر "(یہاں تک کہ فجر کے سیاہ دھاگے سے سفید دھاگا تمہارے لئے واضح ہو جائے) فرمایا۔ جب فجر بلند ہوتی ہے۔ وہ خیط اسود جاتا رہتا ہے۔ یونہی جب مشرق سے سیاہی بلند ہوتی ہے سپیدی شرقی جاتی رہتی ہے اور ہنوز وقت مغرب میں وسعت ہوتی ہے۔ اور اس پر عمدہ قرینہ یہ ہے کہ بیاض کے بعد فحمۂ عشا سر شام کا دھندلکا ہے کہ موسم گرما میں تیزی نور شمس کے سبب بعد غروب نظر کو ظاہر ہوتا ہے۔ جب تارے کھل کر روشنی دیتے ہیں زائل ہو جاتا ہے جیسے چراغ کے سامنے تاریکی میں آکر کچھ دیر سخت ظلمت معلوم ہوتی ہے پھر نگاہ ٹھہر جاتی ہے۔

زہر الربی میں ہے۔

فحمة العشاء ھی اقبال اللیل و اول سوادہ،

فحمۂ عشا رات کے آنے کو اور اسکی ابتدائی سیاہی کو کہتے ہیں۔

شرح جامع الاصول میں ہے۔

هی شدةسواد اللیل فی اوله حتی اذا سکن فوره قلت بظهور النجوم و بسط نورها ، و لان العین اذا نظرت الی الظلمة ابتداء لاتکاد تری شئیا ۔

فحمۂ عشارات کے ابتدائی حصہ کی سخت سیاہی ہے۔ پھر جب اسکا جوش ٹھہر جاتا ہے تو تاروں کے نکلنے اور انکی روشنیاں پھیلنے سے سیاہی کم ہوتی جاتی ہے۔ اور اس لئے بھی کہ آنکھ جب ابتداء میں تاریکی کی طرف نظر کرتی ہے تو کچھ نہیں دیکھ پاتی۔

ظاہر ہے کہ اسکا جانا بیاض شفق کے جانے سے بہت پہلے ہوتا ہے۔ تو بیاض شفق جانا بیان کرے پھر اس کے ذکر کی کیا حاجت ہوتی۔ ہاں بیاض شرقی اس سے پہلے ہو جاتی ہے تو اس معنیٔ صحیح پر فحمۂ عشا کا ذکر عبث ولغو نہ ہوگا۔

ثالثاً: یہی حدیث اسی طریق مذکور سفیان سے امام طحاوی نے یوں روایت فرمائی۔

۵۸۹۔ **عن** إسمعیل بن ذویب رضی الله تعالی عنه قال: کنت مع ابن عمر رضی الله تعالی عنهما ، فلما غربت الشمس ، هبنا ان نقول : الصلوة ، فسار حتی ذهب فحمة العشاء و راینا بیاض الافق ، فنزل فصلی ثلثا المغرب، اثنین العشاء، و قال :هکذا رأیت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یفعل۔

حضرت اسمٰعیل بن ذویب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تھا۔ جب سورج ڈوب گیا تو انکی ہیبت کی وجہ سے ہم انہیں نماز کا نہ کہہ سکے۔ وہ چلتے رہے یہاں تک کہ عشا کی سیاہی ختم ہوگئی اور ہم نے افق کی سپیدی دیکھ لی۔ اس وقت اتر کر مغرب کی تین رکعتیں اور عشا کی دو رکعتیں پڑھیں اور کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے دیکھا۔

یہ حدیث بقائے شفق ابیض میں نص صریح ہے کہ سر شام کا دھندلکا جاتا رہا اور ہمیں افق کی سپیدی نظر آئی اس وقت نماز پڑھی۔ اور کہا اسی طرح حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کیا۔

رابعاً: ملاجی آپ تو بہت محدثی میں دم بھرتے ہیں صحیح حدیثیں بے وجہ محض تو رد کرتے آئے۔ بخاری ومسلم کے رجال ناحق مردود الروایۃ بنائے اب اپنے لئے یہ روایت

حجت بنالی جو آپ کے مقبولہ اصول محدثین پر ہرگز کسی طرح حجت نہیں ہوسکتی۔ اس کا مدار ابن نجیح پر ہے اور وہ مدلس تھا۔ اور یہاں روایت میں عنعنہ کیا اور عنعنہ مدلس جمہور محدثین کے مذہب مختار و معتمد میں مردود نامستند ہے۔ اسی آپ کی مبلغ علم تقریب میں ہے۔

عبد الله بن ابی نجیح یسار المکی ابو یسار الثقفی ، ومولاهم ، ثقة ، رمی بالقدر ، و ربما دلس۔

عبد اللہ بن ابی رجیح یسار مکی ابو یسار ثقفی ، بنی ثقیف کا آزاد کردہ ، ثقہ ہے ، قدری ہونے سے متہم ہے ، بسا اوقات تدلیس کرتا ہے۔

وہ قسم مرسل سے ہے۔ تقریب تدریب میں ہے۔

الصحیح التفصیل ، فما رواه بلفظ محتمل لم یبین فیه السماع ، فمرسل لا یقبل ، وما بین فیه ، کسمعت ، و حدثنا و اخبرنا ، و شبهها ، فمقبول ، یحتج به۔

صحیح یہ ہے کہ اس میں تفصیل ہے۔ یعنی مدلس کی وہ روایت جو ایسے لفظ سے ہو جو سماع کا احتمال تو رکھتا ہے مگر سماع کی تصریح نہیں۔ تو وہ مرسل ہے اور غیر مقبول۔ اور جس میں سماع کی صراحت ہو جیسے سمعت ، حدثنا ، اخبرنا ، اوران جیسے الفاظ ، تو وہ مقبول ہے اور قابل استدلال۔

ملاجی! اور مرسل کی نسبت آپ خود فرما چکے۔

روایت مرسل حجت نہیں ہوتی نزدیک جماعت فقہاو جمہور محدثین کے۔

(معیار الحق)

یہ آپ نے اس حدیث صحیح متصل کو مردود مرسل بنا کر فرمایا تھا جس کا ذکر ہم لطیفہ دہم میں کرچکے۔

جھوٹے ادعائے ارسال پر تو یہ جوش وخروش ، اور سچے ارسال میں یوں گنگ وخموش۔ یہ کیا مقتضائے حیا و دیانت ہے۔

جواب سوم۔ حدیث مذکور کے اصلاً کسی طریق میں نہیں کہ حضور پرنور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بعد غروب شفق ابیض نماز مغرب پڑھی۔ نہ ہرگز ہرگز کسی روایت میں آیا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بعذر سفر وقت حقیقۃ قضا کر کے دوسری نماز کے وقت میں پڑھنے کو فرمایا۔

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا مذہب یہ ہے کہ وقت مغرب شفق احمر تک ہے۔ اور ہمارے نزدیک شفق ابیض تک ہے ھو الصحیح روایة والرجیح درایة و قضیة الدلیل فعلیه التعویل۔

یہی روایۃ صحیح، اسی کو درایۃ ترجیح، نیز دلیل کا تقاضا بھی یہی ہے۔ لہذا اسی پر اعتماد ہے۔

ہمارا مذہب اجلائے صحابہ مثل افضل الخلق بعد الرسل والانبیا، صدیق اکبر، ام المؤمنین صدیقہ، امام العلما معاذ بن جبل، سید القراء ابی بن کعب، سید الحفاظ ابو ہریرہ، عبد اللہ بن زبیر و غیرہم رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ واکابر تابعین مثل امام اجل محمد باقر، امیر المؤمنین عمر بن عبد العزیز، و اجلائے تبع تابعین مثل امام الشام اوزاعی، امام الفقہاء والمحدثین والصالحین عبد اللہ بن مبارک، زفر بن ہزیل، وائمہ لغت مبرد، ثعلب، فراء، وبعض کبرائے شافعیہ مثل ابو سلمان خطابی، امام مزنی تلمیذ خاص امام شافعی وغیرہم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم سے منقول، کما فی عمدة القاری و غنیة المستملی و غیرھما۔ اب اگر حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے صراحۃ ثابت بھی ہو کہ انہوں نے بعد غروب ابیض مغرب پڑھی تو صاف محتمل کہ انہوں نے کسی سفر میں سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بعد شفق احمر شفق ابیض میں مغرب اور اسکے بعد عشاء پڑھتے دیکھا اور اپنے اجتہاد کی بنا پر یہی سمجھا کہ حضور والا صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ نے وقت قضا کر کے جمع فرمائی۔ اب چاہے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ثابت ہو جائے کہ انہوں نے پہر رات گئے بلکہ آدھی رات ڈھلے مغرب پڑھی۔ یہ ان کے اپنے مذہب پر مبنی ہوگا، کہ جب وقت قضا ہو گیا تو گھڑی اور پہر سب یکساں۔ مگر ہم پر حجت نہ ہو سکے گا کہ ہمارے مذہب پر وہ جمع صوری ہی تھی جسے جمع حقیقی سے اصلا علاقہ نہ تھا۔ یہ تقریر بحمد اللہ تعالیٰ وافی وکافی اور مخالف کے تمام دلائل وشبہات کی دافع ونافی ہے۔ اگر ہمت ہے تو کوئی حدیث صحیح صریح لاؤ جس سے صاف صاف ثابت ہو کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حقیقۃ شفق ابیض گزار کر وقت اجماعی عشاء میں مغرب پڑھی۔ یا اس طور پر پڑھنے کا حکم فرمایا۔

مگر بحول اللہ تعالیٰ قیامت تک کوئی حدیث نہ دکھا سکو گے۔ بلکہ احادیث صحیحہ صریحہ جن میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جمع فرمانا اور اسکا حکم دینا آیا وہ صراحۃ ہمارے

موافق اور جمع صوری میں ناطق ہیں جن کا بیان واضح ہو چکا۔ پھر ہم پر کیا جبر ہے کہ ایسی احتمالی باتوں مذبذب خیالوں پر عمل کریں اور انکے سبب نمازوں کی تعین و تخصیص اوقات کہ نصوص قاطعۂ قرآن وحدیث واجماع امت سے ثابت ہے چھوڑ دیں ھکذا ینبغی التحقیق و اللہ تعالیٰ ولی التوفیق۔

فتاوی رضویہ جدید ۵/ ۲۲۷۔۲۲۶

(۱۵) وقت نکال کر نماز پڑھنا سخت عذاب کا باعث ہے

۵۹۰۔ **عن** سعد بن أبی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: سألت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن قول اللہ تعالی ـــــ "اَلَّذِیۡنَ ھُمۡ عَنۡ صَلَاتِہِمۡ سَاھُوۡنَ"، قَالَ: ھُمُ الَّذِیۡنَ یُؤَخِّرُوۡنَ الصَّلٰوۃَ عَنۡ وَقۡتِھَا۔

حضرت سعد بن وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا: وہ کون لوگ ہیں جنہیں اللہ عزوجل قرآن عظیم میں فرماتا ہے۔" خرابی ہے ان نمازیوں کے لئے جو اپنی نماز سے بے خبر ہیں" فرمایا: وہ لوگ جو نماز وقت گزار کر پڑھتے ہیں۔

۵۹۱۔ **عن** مصعب بن سعد عن ابیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما انہ قال: سئل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن "اَلَّذِیۡنَ ھُمۡ عَنۡ صَلَاتِہِمۡ سَاھُوۡنَ" قال: اِضَاعَۃُ الۡوَقۡتِ۔

حضرت مصعب بن سعد سے وہ اپنے والد رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس آیت کے بارے میں سوال ہوا۔"خرابی ہے ان نمازیوں کے لئے جو اپنی نماز سے بے خبر ہیں۔ فرمایا: وقت کھودینا۔

۵۹۲۔ **عن** أبی ذر الغفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و ضرب فخذی: کَیۡفَ أَنۡتَ إِذَا بَقِیۡتَ فِی قَوۡمٍ یُؤَخِّرُوۡنَ الصَّلٰوۃَ

۵۹۰۔ کشف الاستار عن زوائد لبزار، ۱/۱۹۸ ☆ المعجم الاوسط للطبرانی، ۲/۲۷۷
شرح السنۃ للبغوی، ۱/۲۳۶ ☆ السنن الکبری للبیہقی، ۲/۲۱٤
۵۹۱۔ شرح السنۃ للبغوی، ۱/۲۳٦ ☆
۵۹۲۔ الصحیح لمسلم، المساجد، ۱/۲۳۰ ☆ السنن لابی داؤد، ۱/٦۲
السنن لابن ماجہ، ۱/۸۸ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۵/۱٦۹
السنن للنسائی، الامامۃ، ۱/۹۹ ☆ المسند للدارمی، ۱٤٤

عَنْ وَقْتِهَا، قال : قلت: مَاتَأْمُرُنِی ؟ قال : صَلِّ الصَّلٰوةَ لِوَقْتِهَا۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میری ران پر ہاتھ مار کر ارشاد فرمایا: تیرا کیا حال ہوگا جب تو ایسے لوگوں میں رہ جائے گا جو نماز کو اسکے وقت سے تاخیر کریں گے۔ میں نے عرض کی: حضور مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟ فرمایا: تو وقت پر پڑھ لینا۔

٥٩٣۔ **عن** عبادة بن الصامت رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : سَتَكُوْنُ عَلَيْكُمْ بَعْدِی اُمَرَاءُ تَشْغَلُهُمْ اَشْيَاءُ عَنِ الصَّلٰوةِ لِوَقْتِهَا حَتّٰى يَذْهَبَ وَقْتُهَا، فَصَلُّوا الصَّلٰوةَ لِوَقْتِهَا۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے بعد تم پر کچھ حاکم ہوں گے کہ ان کے کام انہیں وقت پر نماز سے روکیں گے یہاں تک کہ وقت نکل جائے گا۔ تم وقت پر نماز پڑھنا۔

٥٩٤۔ **عن** عبدالله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال لی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : كَيْفَ بِكُمْ اِذَا اَتَتْ عَلَيْكُمْ اُمَرَاءُ يُصَلُّوْنَ الصَّلٰوةَ لِغَيْرِ مِيْقَاتِهَا قلت: فما تامرنی اذا ادرکنی ذلك یا رسول الله ! قال :صَلِّ الصَّلٰوةَ لِمِيْقَاتِهَا وَ اجْعَلْ صَلٰوتَكَ مَعَهُمْ سُبْحَةً۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: تم لوگوں کا کیا حال ہوگا جب تم پر وہ حکام آئینگے کہ غیر وقت پر نماز پڑھینگے۔ میں نے عرض کی : یا رسول اللہ! جب میں ایسا وقت پاؤں تو حضور مجھے کیا حکم دیتے ہیں۔ فرمایا: نماز وقت پر پڑھ اور انکے ساتھ نفل کی نیت شریک ہو جا۔

﴿۲۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پیشین گوئیاں ہیں کہ کچھ لوگ وقت گزار کر پڑھیں گے تم انکا اتباع نہ کرنا۔ اسے مطلق فرمایا۔ کچھ سفر وحضر کی تخصیص ارشاد نہ ہوئی۔

فتاوی رضویہ ۲۸۰/۵

٥٩٣۔ المسند لاحمد بن حنبل، ١٦٩/٥ ☆ السنن لابی داؤد، ٦٢/١

٥٩٤۔ السنن لابی داؤد، الصلوة، ٦٢/١ ☆ كنز العمال للمتقی، ١٩٥٩٦، ٤١٧/٧

(۱۶) نماز کے اوقات مکروہ

۵۹۵۔ **عن** أمير المؤمنين عمر بن الخطاب رضى الله تعالىٰ عنه قال: نهى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم عن الصلوة بعد الصبح حتى تطلع الشمس و بعد العصر حتى تغرب۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز فجر کے بعد سے طلوع آفتاب تک اور عصر کے بعد سے غروب آفتاب تک نفل نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔

۵۹۶۔ **عن** أبى سعيد الخدرى رضى الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم لا صلوة بعد الصبح حتى ترتفع الشمس ولا بعد العصر حتى تغرب الشمس۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نماز صبح کے بعد سورج کے بلند ہونے تک کوئی نماز نہیں۔ اور عصر کی نماز کے بعد سے سورج غروب ہونے تک کوئی نماز نہیں۔

۵۹۷۔ **عن** أبى هريره رضى الله تعالى عنه قال: ان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم نهى عن الصلوة بعد العصر حتى تغرب الشمس و عن الصلوة بعد الصبح حتى تطلع الشمس۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ

۵۹۵۔ السنن للنسائی، باب النهى عن الصلوه بور الصبح ۱/۶۵
الجامع للترمذی، ، الصلوۃ، ۱/۲۵ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۱/۴۱۲
المسند لاحمد بن حنبل ۲/۴۹۶ ☆
الاستذکار لابن عبد البر، ۱/۱۴۵ ☆
السلسلة الصحيحة للألبانى، ۲۰۰ ☆
کنز العمال للمتقی، ۱۹۰۹۹، ۷/۴۱۷ ☆

۵۹۶۔ الجامع الصحیح للبخاری، ۱/۸۳ ☆ الصحیح لمسلم، المسافرین، ۱/۲۷۵
کنز العما ل للمتقی، ۱۹۰۸۵، ۷/۴۱۴ ☆

۵۸۷۔ الجامع الصحیح للبخاری، ۱/۸۳ ☆ الجامع للترمزی، الصلوۃ، ۱/۵۲

علیہ وسلم نے عصر کی نماز کے بعد سے غروب آفتاب تک نفل نماز سے منع فرمایا۔ اور فجر کی نماز کے بعد سے طلوع آفتاب تک۔

۵۹۸۔ **عن** سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: صَلَاتَانِ لَا یُصَلّٰی بَعْدَھُمَا: اَلصُّبْحُ حَتّٰی تَطْلَعَ الشَّمْسُ وَ الْعَصْرُ حَتّٰی تَغْرُبَ الشَّمْسِ۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دو نمازیں ایسی ہیں جنکے بعد نماز نہ پڑھی جائے۔ نماز فجر کے بعد جب تک سورج طلوع نہ ہو جائے۔ اور نماز عصر کے بعد جب تک سورج غروب نہ ہو جائے

۵۹۹۔ **عن** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اِذَا بَدَأَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَاَخِّرُوا الصَّلٰوۃَ حَتّٰی تَبْرُزَ، وَ اِذَا غَابَ حَاجِبُ الشَّمْسُ فَاَخِّرُوْا الصَّلٰوۃَ حَتّٰی تَغِیْبَ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب سورج کا کنارہ ظاہر ہو تو نماز کو مؤخر کردو یہاں تک کہ خوب ظاہر ہو جائے اور جب سورج کا کنارہ چھپنے لگے تو نماز ملتوی کردو یہاں تک کہ غروب ہو جائے۔ ۱۲ ام

﴿۲۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

علماء فرماتے ہیں: کہ اس مضمون کی حدیثیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے متواتر ہیں۔ فتاوی رضویہ ۳/۶۱۸

(۱۷) نماز میں وقت مکروہ تک تاخیر طریقہ مُنافق ہے

۶۰۰۔ **عن** أنس بن مالك رضی اللہ تعالی عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: تِلْكَ صَلٰوۃُ الْمُنَافِقِ یَجْلِسُ یَرْقُبُ الشَّمْسَ حَتّٰی اِذَا كَانَتْ بَیْنَ

٥٩٨۔ المسند لاحمد بن حنبل، ٤٩٦/٢ ☆ كنز العمال للمتقى، ١٩٥٨٧، ٧/٤١٥

٥٩٩۔ الصحيح لمسلم، صلاة المسافرين ١/١٧٥ ☆ كنز العمال للمتقى، ١٩٥٨٧، ٧/٤١٥

٦٠٠۔ الصحيح لمسلم، المساجد، /٢٢٥ ☆ الجامع للترمذى، صلوة، ١/٢٣

السنن للنسائى المواقيت ١/٦٠ ☆ السلسلة الصحيحة للألبانى، ٦٦

السنن الكبرى للبيهقى، ١/٤٤٤ ☆ مشكوة المصابيح

الدر المنثور للسيوطى ٢/٢٣٦ ☆ شرح السنة للبغوى: ٢/٢١٢

قَرْنَی الشَّیْطَانِ قَامَ یَنْقُرُ أَرْبَعًا لَا یَذْکُرُ اللّٰہَ فِیْھَا اِلَّا قَلِیْلًا۔ جد الممتار ۱/۱۹۵

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ منافق کی نماز ہے کہ بیٹھا ہوا سورج کا انتظار کرتا رہے یہاں تک کہ جب سورج شیطان کے دو سینگوں کے درمیان پہونچ جائے: (غروب کے قریب ہو جائے) تو کھڑا ہو کر چار ٹھونگیں مارے جس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر برائے نام ہو۔ ۱۲م

۲۔ اذان

(۱) اذان کی ابتدا

٦٠١۔ **عن** عبدالله بن زيد بن عبدربه رضى الله تعالى عنه قا ل: لما أمر رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم بالنا قوس يعمل ليضرب به للناس لجمع الصلوة ، طاف لى و أنا نائم رجل يحمل ناقوساً فى يده فقلت: يا عبد الله ! أتبيع الناقوس ، فقال : وما تصنع به ، فقلت : ند عوبه الى الصلوة ، قال : أفلا أدلك على ماهو خير من ذلك ، فقلت له ، بلى ، قال : فقال : تقول : الله اكبر ، الله اكبر ، الله اكبر ، الله اكبر ، أشهد أن لا اله الاالله ، أشهد أن لا اله الا الله ، أشهد أن محمدا رسول الله ، أشهد أن محمدا رسول الله ، حى على الصلوة ، حى على الصلوة ، حى على الفلاح ، حى على الفلاح ، الله اكبر ، الله اكبر لا اله الا الله ، قال : ثم استاخر عنى غير بعيد ، ثم قال : ثم تقول : اذا أقمت الصلوة ، الله اكبر ، الله اكبر أشهد أن لا اله الا الله ، أشهد أن محمدا رسول الله ، حى على الصلوة ، حى على الفلاح ، قد قا مت الصلوة ، قدقامت الصلوة ، الله اكبر ، الله اكبر ، لا اله الا الله ، فلما أصبحت أتيت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فا خبرته لما رأيت ، فقال : اِنَّها لَرُؤيَا حَقٌّ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ، فَقُمْ مَعَ بِلَالٍ ، فَأَلْقِ عَلَيْهِ مَارَاَيْتَ فَلْيُؤَذِّنْ بِهٖ فَاِنَّه أَنْدٰى صَوْتًا مِّنْكَ ، فقمت مع بلال فجعلت القيه عليه ويؤ ذن به ، قال : فسمع ذلك عمر بن الخطاب رضى الله تعالى عنه و هو فى بيته فخرج يجر ردائه يقول : والذى بعثك بالحق يا رسول الله لقدر أيت مثل ما أرى ، فقال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ۔ فتاوی رضویہ ۴۷۳/۲

حضرت عبداللہ بن زید عبد ربہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز میں جمع ہونے کے لئے ناقوس بجانے کا حکم دیا تو مجھے اسی رات

٦٠١۔ السنن لابى داؤد ، الآذان ، ٨٢/١ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ٤٣/٤
الصحيح لابن خزيمة ، ٣٧٠ ☆ السنن الكبرى للبيهقى ، ٣٩١/١
موارد الظمئان للهيثمى ، ٢٨٧ ☆ كنز العمال للمتقى ، ٢٠٩٥٢ ، ٦٩٢/٧
ارواء الغليل للالبانى ، ٥٦٥/١ ☆ فتح البارى للعسقلانى ، ٧٨/٢
البداية و النهاية لابن كثير ، ٣٥٠/٥ ☆ دلائل النبوة للبيهقى ، ١٨/٧

خواب میں ایک شخص نظر آئے جو ناقوس ہاتھ میں لئے ہوئے تھے۔ میں نے کہا: اے اللہ کے بندے! کیا تم ناقوس فروخت کروگے؟ وہ بولے تم ناقوس کا کیا کروگے۔ میں نے کہا: میں اسکے ذریعہ لوگوں کو نماز کیلئے بلاؤں گا۔ بولے کیا میں تمہیں اس سے بہتر چیز نہ بتادوں؟ میں نے کہا: کیوں نہیں؟ بولے: کہو! اللہ اکبر، اللہ اکبر، اشھد ان لا الہ الا اللہ، اشھد ان لا الہ الا اللہ، اشد ان محمد رسول اللہ، اشھد ان محمدا رسول اللہ، حی علی الصلوۃ، حی علی الصلوۃ، حی علی الفلاح، حی علی الفلاح، اللہ اکبر، اللہ اکبر لا الہ الا اللہ۔

پھر مجھ سے تھوڑی دور ہٹ کر بولے: جب تم نماز کے لئے اقامت کہو تو اس طرح کہنا، اللہ اکبر، اللہ اکبر، اشھد ان لا الہ الااللہ، اشھد ان محمدا رسول اللہ، حی علی الصلوۃ، حی علی الفلاح، قدقامت الصلوۃ، قدقامت الصلوۃ، اللہ اکبر، اللہ اکبر، لا الہ الا اللہ۔

جب صبح ہوئی تو میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنا خواب بیان کیا۔ حضور نے ارشاد فرمایا: یہ سچا خواب ہے، ان شاء اللہ تعالیٰ، لہذا تم بلال کے ساتھ کھڑے ہوکر انہیں یہ سب بتاتے جاؤ کہ وہ اذان پڑھیں، کیونکہ وہ تم سے زیادہ بلند آواز والے ہیں۔ لہذا میں حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ کھڑے ہوکر انکو یہ بتاتا گیا اور وہ اذان پڑھتے گئے۔ جب یہ آواز حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو گھر میں پہونچی تو وہ بے ساختہ گھر سے نکلے اس حال میں کہ انکی چادر گھسٹ رہی تھی۔ آکر بولے: یارسول اللہ! مجھے اس ذات کی قسم جس نے آپکو حق لے کر بھیجا۔ میں نے خواب میں ایسا ہی دیکھا ہے جیسا کہ اب دیکھ رہا ہوں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا: فللّٰہ الحمد، ۱۲م

(۲) خواب میں اذان کی تلقین

۶۰۲۔ **عن** عبداللہ بن زید الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: رأیت فیما یری النائم کان رجلا علیہ ثوبان اخضران علی سور المسجد یقول: اللہ اکبر، اللہ

۶۰۲۔ کتاب الاذان لابی شیخ، ☆ مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۱/

اکبر ۔

حضرت عبداللہ بن زید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک مرد سبز رنگ کے کپڑوں میں ملبوس مسجد کی دیوار پر کھڑا اذان پڑھ رہا ہے۔

۶۰۳۔ **عن** عبدالرحمن بن أبی لیلی رضی الله تعالی عنه قال: ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اهتم للصلاه کما یجمع الناس لها ،فانصرف عبدالله بن زید الانصاری رضی الله تعالیٰ عنه فرأی الا ذان فی منامه فلما اصبح غدا فقال : یا رسول الله ! رأیت رجلا علی سقف المسجد وعلیه ثوبان أخضر ان ینادی بالأذان ۔

شمائم العنبر قلمی، ص ۱۷

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مشورہ فرمایا کہ کس طرح لوگوں کو نماز کے لئے جمع کیا جائے۔ حضرت عبداللہ بن زید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے گھر تشریف لائے اور خواب میں کسی کو اذان پڑھتے ہوئے دیکھا۔ دوسرے دن صبح خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! میں نے مسجد کی چھت پر ایک شخص کو دیکھا کہ سبز رنگ کے کپڑے پہنے ہوئے اذان پڑھ رہا ہے۔ ۱۲م

۶۰۴۔ **عن** عبدالله بن زید الانصای رضی الله تعالی عنه قال : رأیت رجلا علیه ثوبان أخضران و أنا بین النائم والیفتظان فقام علی سطح المسجد فجعل اصبعیه فی أُذنیه و نادی ۔

شمائم العنبر قلمی ص ۱۶،

حضرت عبداللہ بن زید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ایک شخص کو سبز رنگ کے کپڑے پہنے ہوئے دیکھا اور میں غنودگی کی حالت میں تھا۔ کہ وہ مسجد کی چھت پر کھڑا اپنی دونوں انگلیاں کانوں میں داخل کئے اذان پڑھ رہا ہے۔ ۱۲م

۶۰۳۔ السنن لسعید بن منصور ،

۶۰۴۔ کتاب الاذان لابی شیخ ،

(۳) اذان کے کلمات

٦٠٥ـ **عن** أبى محذورة رضى الله تعالىٰ عنه، ان نبى الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم علمه هذا الاذان، الله اكبر الله اكبر، أشهد أن لا اله الا الله، أشهد أن لا اله الا الله أشهد أن محمدا رسول الله، أشهد أن محمدا رسول الله، ثم يعود فيقول: أشهد أن لا اله الا الله، مرتين، أشهد أن محمدا رسول الله، مرتين، حى على الصلوة، مرتين، حى على الفلاح مرتين ـ زاد اسحاق، الله اكبر الله اكبر، لا اله الا الله ـ فتاوی رضویہ ۴۷۴/۲

حضرت ابومحذورہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انکو یہ اذان سکھائی ۔ الله اكبر الله اكبر، اشهد ان لا اله الا الله، اشهد ان محمدا رسول الله، پھر دوبارہ، اشهد ان لا اله الا الله، دو مرتبہ، اشهد ان محمدا رسول الله، دو مرتبہ، حى على الصلوة، دو مرتبہ، حى على الفلاح دو مرتبہ، سکھایا ۔ امام اسحاق نے ' الله اكبر الله اكبر ' لا اله الا الله، اور زیادہ کیا ۔ ۱۲م

(۴) مؤذن اوقات کا امین ہوتا ہے

٦٠٦ـ **عن** أبى هريرة رضى الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: اِلْإمَامُ ضَامِنٌ وَ الْمُؤذِّنُ مُؤتَمِنٌ ـ فتاوی رضویہ ۵۱۵/۲

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: امام ضامن ہے اور مؤذن امانتدار ۔ ۱۲م

(۵) اذان سنکر نماز کی تیاری کرو

٦٠٧ـ **عن** معاذ بن أنس رضى الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله

٦٠٥ـ الصحيح لمسلم، صفة الاذان ١٦٥/١ ☆ المسن للنسائى باب كيف الاذان ٧٣/١
المعجم الاوسط للطبرانى، ١٦٦٠، ١٨٤/٢

٦٠٦ـ السنن لابى داؤد، باب ما يحب على المؤذن من تعاهد الوقت، ٧٧/١
الجامع للترمذى باب ما جاء ان الاقام صامن الح، ٢٩/١
الجامع الصغير للطبرانى، ١٨٤/١ ☆

٦٠٧ـ المسند لاحمد بن حنبل ٤٣١/٣ ☆ الجامع الصعير للسيوطى، ٢٢٠/١

الله تعالیٰ علیه وسلم : اَلْجَفَاءُ کُلَّ الْجفَاءِ وَالْکُفْرُ وَالنِّفَا قُ، مَنْ سَمِعَ مُنَادِی اللّٰهِ یُنَادِی اِلَی الصَّلَوَاتِ فَلَا یُجِیْبُهٗ ۔

حضرت معاذ بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ظلم پورا ظلم اور کفر اور نفاق ہے کہ آدمی اللہ تعالیٰ کے منادی کو نماز کی طرف بلاتا سنے اور حاضر نہ ہو۔

۶۰۸۔ **عن** معاذ بن أنس رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اَلْجَفَاءُ کُلَّ الْجفَاءِ وَالْکُفْرُ وَالنِّفَا قُ، مَنْ سَمِعَ مُنَادِی اللّٰهِ یُنَادِی بِالصَّلٰوةِ وَ یَدْعُوْا اِلَی الْفَلَاحِ فَلَا یُجِیْبُهٗ ۔

حضرت معاذ بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ظلم پورا ظلم اور کفر و نفاق ہے کہ آدمی اللہ کے منادی کو نماز کیلئے اور کامیابی کے لئے بلاتا سنے اور جواب نہ دے۔ فتاوی رضویہ ۲/۳۳۱

(۶) جس نے اذان پڑھی اقامت بھی اسی کا حق

۶۰۹۔ **عن** زیاد بن حارث الصدائی رضی الله تعالی عنه قال : اتیت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فلما کان اول الصبح امرنی فاذنت ثم قام الی الصلوة فجاء بلال لیقیم فقال : رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِنَّ أخا صُدَاءٍ اَذَّنَ وَمَنْ اَذَّنَ فَهُوَ یُقِیْمُ ۔ فتاوی رضویہ ۲/۴۶۱

حضرت زیاد بن حارث صدائی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ جب صبح کا اول وقت ہوا تو مجھے حکم دیا کہ میں اذان پڑھوں تو میں نے اذان پڑھی۔ پھر نماز کے لئے کھڑے ہونے کا ارادہ فرمایا تو حضرت بلال تشریف لائے تا کہ اقامت کہیں۔ اس پر حضور نے فرمایا: تمہارے صدائی بھائی

۶۰۸۔ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۱/۲۷۳ مجمع الزوائد للهیثمی، ۲/۴۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۱/۴۳۹ ☆ اللآلی المصنوعة للسیوطی ۲/۱۲
کنز العمال للمتقی، ۲۰۹۹۹، ☆
۶۰۹۔ المسند لاحمد بن حنبل ۴/۱۶۹ ☆ الجامع للترمذی، الصلوة ، ۱/۲۶
شرح معانی الآثار للطحاوی، الصلوة ۱/۸۵ ☆

نے اذان پڑھی تو جو اذان پڑھے وہی اقامت کہے۔ ۱۲م

(۷) اذان واقامت میں فرق ہے

۶۱۰۔ **عن** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال لبلال: اِذَا اَذَّنْتَ فَتَرَسَّلْ وَاِذَا اَقَمْتَ فَاحْدِرْ وَاجْعَلْ بَیْنَ اَذَانِكَ وَاِقَامَتِكَ قَدْرَ مَا یَفْرُغُ الْاٰكِلُ مِنْ اَكْلِهٖ فِی غَیْرِ الْمَغْرِبِ وَالشَّارِبُ مِنْ شُرْبِهٖ وَالْمُعْتَصِرُ اِذَا دَخَلَ لِقَضَاءِ حَاجَتِهٖ۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ارشاد فرمایا: اذان ٹھہر ٹھہر کر پڑھا کرو اور تکبیر جلد جلد۔ اور اذان واقامت مین اتنا فاصلہ رکھو (یعنی مغرب کے علاوہ میں) کہ کھانے والا کھانے سے پینے والا پینے سے فارغ ہوجائے اور ضرورت والا اپنی ضرورت پوری کرلے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث اگرچہ ضعیف ہے مگر ایسے حکم میں اس پر عمل روا ہے۔

نفیسہ:۔ ایک حدیث ضعیف میں بدھ کے دن پچھنے لگوانے سے ممانعت آئی ہے کہ

مَنِ احْتَجَمَ یَوْمَ الْاَرْبَعَاءِ وَ یَوْمَ السَّبْتِ فَاَصَابَهٗ بَرَصٌ فَلَا یَلُوْمَنَّ اِلَّا نَفْسَهٗ۔

جو بدھ یا ہفتہ کے روز پچھنے لگوائے پھر اس کے بدن پر سفید داغ ہوجائے تو اپنے ہی آپ کو ملامت کرے۔ الکامل لابن عدی، ۴/۱۴۴۶

ایک صاحب محمد بن جعفر بن مطر نیشاپوری کو فصد کی ضرورت تھی۔ بدھ کا دن تھا خیال کیا کہ حدیث مذکور تو صحیح نہیں لہذا فصد لے لی فوراً برص ہوگئی۔ خواب میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ حضور سے فریاد کی حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

اِیَّاكَ وَالْاِسْتِهَانَةَ بِحَدِیْثِی،

۶۱۰۔ الجامع للترمذی، الصلوۃ، ۱/۲۷ ☆ السنن الکبری للبیہقی، ۱/۴۲۸
المستدرك للحاکم، ۱/۲۰۴ ☆ نصب الرایۃ للزیلعی، ۱/۲۷۵
تلخیص الحبیر لابن حجر، ۱/۲۰۰ ☆ میزان الاعتدال، ۹۸۷۸
مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۶۴۷ ☆ تذکرۃ الموضوعات للفتنی، ۳۵

خبردار! میری حدیث کو ہلکا نہ سمجھنا۔

انہوں نے توبہ کی آنکھ کھلی تو اچھے تھے۔

جلیلہ۔ ابو معین حسین بن حسن طبری نے پچھنے لگانے چاہے، ہفتہ کا دن تھا۔ غلام سے کہا: حجام کو بلالا۔ جب وہ چلا حدیث یاد آئی۔ پھر کچھ سوچ کر کہا، حدیث میں تو ضعف ہے غرض لگالئے۔ برص ہوگئی۔ خواب میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فریاد کی فرمایا:

اِیَّاکَ وَالْاِ سْتِہَانَۃَ بِحَدِیْثِی ۔

دیکھ میری حدیث کا معاملہ آسان نہ جاننا۔

انہوں نے منت مانی ۔ اللہ تعالیٰ اس برص سے نجات دے تو اب کبھی حدیث کے معاملہ میں سہل انگاری نہ کرونگا۔ صحیح ہو یا ضعیف۔ اللہ عزوجل نے شفابخشی۔

امام سیوطی نے لآلی میں یہ دونوں واقعے بیان فرمائے۔

مفیدہ۔ یوں ہی ایک حدیث ضعیف میں بدھ کے دن ناخن کتروانے کو آیا ہے کہ مورث برص ہوتا ہے۔

بعض علماء نے کتروائے کسی نے بربنائے حدیث منع کیا فرمایا: حدیث ضعیف ہے صحیح نہیں۔ فوراً مبتلا ہوگئے۔ خواب میں زیارت جمال بے مثال حضور پرنور محبوب ذی الجلال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مشرف ہوئے۔ شافی کافی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور اپنے حال کی شکایت عرض کی حضور والا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے نہ سنا تھا کہ ہم نے اس سے نہی فرمائی ہے؟ عرض کی: حدیث میرے نزدیک صحت کو نہ پہونچی تھی۔ ارشاد ہوا: تمہیں اتنا کافی تھا کہ حدیث ہمارے نام پاک سے تمہارے کان تک پہونچی ۔ یہ فرما کر حضور مبری الاکمہ والابرص محی الموتی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنا دست اقدس کہ پناہ دو جہاں ودستگیر بیکساں ہے ان کے بدن پر لگا دیا۔ فوراً اچھے ہوگئے ۔ اور اسی وقت توبہ کی کہ اب کبھی حدیث سنکر مخالفت نہ کرونگا۔

علامہ خفاجی نے نسیم الریاض میں یہ واقعہ تحریر فرمایا۔

سبحان اللہ ۔ جب محل احتیاط میں احادیث ضعیفہ خود احکام میں مقبول ومعمول ۔ تو فضائل تو فضائل ہیں۔ اور ان فوائد نفیسہ جلیلہ مفیدہ سے بحمد اللہ تعالیٰ عقل سلیم کے نزدیک وہ

مطلب بھی روشن ہو گیا کہ ضعف حدیث اسکی غلطی واقعی کو مستلزم نہیں۔ دیکھو یہ حدیثیں بلحاظ سند کیسی ضعاف تھیں اور واقعہ میں انکی وہ شان کہ مخالفت کرتے ہی فوراً تصدیقیں ظاہر ہوئیں۔ کاش منکران فضائل کو بھی اللہ عزوجل تعظیم حدیث مصطفے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توفیق بخشے اور اسے ہلکا سمجھنے سے نجات دے۔ آمین۔

فتاوی رضویہ قدیم ۲/ ۵۶۵۔۵۶۷

فتاوی رضویہ جدید ۵/ ۴۹۸۔۵۰۱

(۸) اذان خارج مسجد ہو

۶۱۱۔ **عن** السائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: کان یؤذن بین یدی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا جلس علی المنبر یوم الجمعۃ علی باب المسجد وابی بکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جمعہ کے دن منبر پر تشریف رکھتے تو حضور کے سامنے مسجد کے دروازے پر اذان ہوتی۔ اور ایسا ہی سیدنا ابو بکر صدیق اور سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے زمانۂ اقدس میں ہوتا تھا۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث حسن وصحیح ہے۔ اسکے راوی محمد بن اسحاق قابل بھروسہ نہایت سچے اور امام ہیں

☆ انکے بارے میں امام شعبی، محدث ابو زرعہ، اور ابن حجر نے فرمایا۔

''صدوق'' یہ بہت سچے ہیں۔

☆ امام عبداللہ بن مبارک فرماتے ہیں۔

ہم نے انہیں صدوق پایا، ہم نے انہیں صدوق پایا، ہم نے انہیں صدوق پایا۔

☆ امام عبداللہ بن مبارک، امام شعبہ، سفیانین ثوری و ابن عیینہ اور امام ابو یوسف نے ان سے کتاب الخراج میں بہت زیادہ روایتیں کیں اور انکی شاگردی اختیار کی۔

☆ امام ابو زرعہ دمشقی نے فرمایا۔

۶۱۱۔ السنن لابی داؤد، الصلوۃ، ۱/ ۱۵۵

اجلہ علماء کا اجماع ان سے روایت کرنے پر قائم ہے، اور آپ کو اہل علم نے آزمایا۔ تو اہل صدق وخیر پایا۔

☆ ابن عدی نے کہا،

آپکی روایت میں ائمہ ثقات کو کوئی اختلاف نہیں۔ اور آپ سے روایت کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

☆ امام علی بن المدینی نے کہا۔

میں نے کسی امام یا محدث کو ابن اسحاق پر جرح کرتے نہیں دیکھا۔

☆ امام سفیان بن عینیہ فرماتے ہیں۔

میں ستر سال سے اوپر ابن اسحاق کی خدمت میں رہا اہل مدینہ میں سے کسی نے ان پر اتہام نہیں رکھا۔ نہ ان پر کچھ تنقید کی۔

☆ امام ابو معاویہ نے فرمایا،

ابن اسحاق سب لوگوں سے زیادہ یاد رکھنے والے تھے۔

☆ امام ابو اللیث نے فرمایا۔

یزید بن حبیب سے روایت کرنے والوں میں ابن اسحاق۔ سے زائد ثبت کوئی نہیں۔

☆ امام شعبہ نے فرمایا۔

میری حکومت ہوتی تو میں ابن اسحاق کو محدثین پر حاکم بناتا۔ یہ تو امیر المؤمنین فی الحدیث ہیں۔

☆ امام زہری فرماتے ہیں۔

مدینہ مجمع العلوم رہیگا جب تک یہاں محمد بن اسحاق قیام پزیر رہینگے۔

☆ ابن اسحاق کے استاذ عاصم بن عمر بن قتادہ نے فرمایا۔

جب تک ابن اسحاق زندہ ہیں، دنیا میں علوم باقی رہیں گے۔

☆ عبداللہ بن قائد نے کہا۔

ہم لوگ ابن اسحاق کی مجلس میں ہوتے تو جس فن کا تذکرہ شروع کردیتے اس دن مجلس اسی پر ختم ہوتی۔

☆ ابن حبان نے کہا۔

مدینہ میں کوئی علمی مجلس حدیث کی ہو یا دیگر علوم فنون کی، ابن اسحاق کی مجلس کے ہمسر نہ ہوتی۔

☆ ابو یعلی خلیلی نے فرمایا۔

محمد بن اسحاق بہت بڑے عالم حدیث تھے، روایت میں واسع العلم اور ثقہ تھے۔

☆ یحیی بن معین، یحیی بن یحیی، علی بن عبد اللہ المدینی استاذ امام بخاری، احمد عجلی محمد بن سعد وغیرہ نے کہا۔

محمد بن اسحاق ثقہ ہیں۔

☆ محقق علی الاطلاق نے فتح القدیر میں فرمایا۔

ابن اسحاق ثقہ ہیں۔ ثقہ ہیں۔ اس میں نہ ہمیں شبہ ہے، نہ محققین محدثین کو شبہ ہے، محمد بن اسحاق کی توثیق حق صریح ہے۔ اور امام مالک سے انکے بارے میں جو کلام مروی ہے وہ صحیح نہیں۔ اور بر تقدیر صحت روایت انکے کلام کو کسی محدث نے تسلیم نہیں کیا۔

اور امام بخاری نے تو جزاء القرأۃ میں انکی توثیق میں طویل کلام فرمایا۔ اور انکا تذکرہ اپنی کتاب ضعفاء میں بھی نہیں کیا۔ اور انکی جرح میں امام مالک کا جو قول نقل کیا گیا ہے۔ اسکی صحت سے انکار کیا ہے۔ اور حضرت علی سے انکے بارے میں ھشام سے جو مروی ہے اسکا بھی انکار کیا ہے۔

☆ امام بخاری نے بے سند تنقیدوں کا کیا خوب رد فرمایا ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔

ایسی تنقیدوں سے کم لوگ ہی کامیاب ہوئے۔ جیسے امام شعبی کے بارے میں امام ابراہیم کا کلام، عکرمہ کے بارے میں امام شعبی کا کلام، اہل علم میں سے کسی نے اس قسم کی تنقیدوں کی طرف کوئی توجہ نہ کی۔ جب تک جرح صریح اور مدلل نہ ہو۔ ایسی تنقیدوں سے کسی کی عدالت پر اثر نہیں پڑتا۔

☆ یعقوب بن شیبہ فرماتے ہیں:۔

میں نے انکے بارے میں علی بن المدینی سے سوال کیا۔ تو فرمایا: میرے نزدیک انکی حدیثیں صحیح ہیں۔ میں نے امام مالک کی تنقیدوں کی کا ذکر کیا، تو فرمایا: وہ نہ انکے ساتھ رہے، نہ

انہیں پہچانا۔

☆ ابن حبان نے انہیں ثقات مین شمار کیا اور فرمایا۔

امام مالک نے ابن اسحاق کی جرح سے رجوع فرمایا اور ان سے صلح کرلی اور انہیں تحفہ بھیجا۔

نفحہ ۱۔ تقریب کے قول ''ان پر تشیع کی تہمت لگائی گئی'' سے دھوکہ کھا کر ان پر رفض کا عیب لگانا بدبودار جہالت ہے۔ رفض و تشیع میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ بسا اوقات لفظ تشیع کا اطلاق حضرت مولی علی کو عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر فضیلت دینے پر ہوتا ہے۔ جبکہ یہ ائمہ کرام بالخصوص اعلام کوفہ کا مذہب ہے۔

پھر لفظ شیعی اور رمی بالتشیع کا فرق بھی ملحوظ خاطر رہنا چاہیے۔ بخاری کے کتنے ہی ایسے راوی ہیں جن پر تشیع کا الزام ہے۔

ہدی الساری میں ایسی بیس سندوں کی تفصیل ہے جو خاص مسانید بخاری میں ہیں۔ تعلیقات کا تو ذکر ہی الگ رہا، بلکہ رواۃ بخاری میں تو عباد بن یعقوب جیسا رافضی ہے جس پر کوڑے کی حد جاری کی گئی تھی۔

اور جرح میں شبہ کی کوئی اہمیت ہی نہیں، خود بخاری میں بہت سے راوی ہیں جن پر انواع و اقسام کی بدعت کا شبہ کیا گیا، اور اصول محدثین کی رو سے خود بدعتی بھی اپنے مذہب نا مہذب کا داعی و مبلغ نہ ہو تو اسکی روایت مقبول ہے۔

نفحہ ۳۔ اصل حدیث جسے ہم نے روایت کیا مسند احمد بن حنبل میں اس سند کے ساتھ ہے۔ یعقوب، ابی، ابن اسحاق، حدثنی محمد بن مسلم بن عبید اللہ الزہری، سائب بن یزید۔

یہاں یہ حدیث لفظ حدثنی سے مروی ہے۔ تو اب اس روایت پر نہ تدلیس کا اعتراض ہوسکتا ہے نہ ارسال کا۔ ایک جواب تو یہ ہوا۔

دوسرا جواب۔ امام محمد بن اسحٰق امام زہری کے کثیر الروایت ہیں۔ اور ایسے راوی کا عنعنہ بھی سماع پر محمول ہوتا ہے۔

امام ذہبی فرماتے ہیں۔

راوی جب روایت میں لفظ ''حدثنا'' بولے تو تدلیس وغیرہ کا کوئی احتمال ہی نہیں۔

ہاں البتہ جب روایت میں ''عن'' کا استعمال ہو تو تدلیس کا احتمال ہوتا ہے، مگر جب راوی ایسے شیخ سے روایت کرے جس سے وہ کثیر الروایت ہو تو روایت متصل ہوگی۔

اور ابن اسحاق کے بارے میں معروف و مشہور ہے کہ وہ ایسے اساتذہ کی حدیثوں کو بطور نزول بھی روایت کرتے ہیں جن سے وہ اکثر روایت کرتے ہیں۔

علی بن المدینی فرماتے ہیں۔

محمد بن اسحاق کی حدیثوں میں صدق ظاہر ہے۔ وہ سالم بن ابی نضر سے بہ نسبت انکے دوسرے شاگردوں کے کثیر الروایت ہیں۔ پھر بھی انکی روایت 'عن رجل عن سالم' ہے۔ یعنی اپنے سے کم درجہ کے آدمی کے واسطہ سے بھی سالم سے انکی روایت ہے۔ اسی طرح وہ عمرو بن شعیب کے شاگردوں میں بھی 'اروی الناس عنه' ہیں۔ اور انکی روایت 'عن رجل عن ایوب عن عمر و بن شعیب' بھی ہے۔

میں کہتا ہوں: ابن اسحاق امام زہری کے بھی اروی الناس شاگرد ہیں، مگر قاضی ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کتاب الخراج میں فرماتے ہیں مجھ سے محمد بن اسحاق نے بیان کیا کہ ان سے عبد السلام نے اور ان سے امام زہری نے۔

تو ابن اسحاق کی یہ روایتیں لفظ 'عن' سے ہونے کے باوجود تدلیس نہیں بلکہ روایت متصل ہے۔

تیسرا جواب ۔ محمد بن اسحاق کی تدلیس اور عنعنہ کے بارے میں اب تک جو بحث تھی وہ ان محدثین کے مسلک کی بنیاد پر تھی جو حدیث کی جرح میں عنعنہ اور تدلیس کا لحاظ کرتے ہیں۔ لیکن ہم حنفیوں مالکیوں اور حنبلیوں اور جمہور علماء کے اصول پر عنعنہ کا لحاظ اصلا ساقط ہے۔ کیونکہ عنعنہ کے لحاظ کی وجہ تو یہ شبہ ہے کہ تدلیس سے حدیث کے مرسل ہونے کا ڈر ہے۔ اور ہمارے اور خود جمہور کے نزدیک تو خود ارسال بھی سند کا عیب نہیں۔ اور حدیث مرسل مقبول ہے۔ تو صرف شبہ ارسال سے حدیث پر کیا اثر پڑیگا

امام جلال الدین سیوطی نے تدریب میں فرمایا۔

جمہور علماء کرام جو مراسیل قبول کرتے ہیں وہ عنعنہ کو بھی قبول کرتے ہیں۔

اسی میں امام جریر طبری سے منقول۔

جملہ تابعین نے بالکلیہ مراسیل قبول کرنے پر اجماع کیا ہے۔ نہ تو تابعین نے مراسیل کا انکار کیا ہے اور نہ انکے بعد ۲۰۰ھ تک کسی اور نے۔

صحیح مسلم اور جامع ترمذی میں محمد بن سیرین تابعی سے ہے۔

لوگ احادیث کی سند کے بارے میں کسی سے سوال ہی نہیں کرتے تھے، جب فتنہ واقع ہوا تو سوال کیا جانے لگا۔ کہ اپنے راویوں کو ہم سے بیان کرو۔

مسلم الثبوت اور اسکی شرح فواتح الرحموت میں ہے۔

صحابہ کرام کی مراسیل باتفاق ائمہ مطلقا مقبول ہیں۔ اور دوسروں کی مراسیل باتفاق ایمہ جن میں امام ابوحنیفہ، امام مالک، اور امام احمد بن حنبل شامل ہیں یہ سب لوگ اسے مطلقا مقبول رکھتے ہیں۔ ہاں ظاہریہ اور جمہور محدثین جو ۲۰۰ھ کے بعد ہوئے قبول نہیں کرتے۔

فصول البدائع مولا خسرو میں ہے۔

اور محدثین کا ایسا طعن جو جرح بننے کی صلاحیت نہیں رکھتا۔ جیسے عنعنہ میں تدلیس کا طعن کہ اس میں شبہ ارسال ہے حالانکہ خود ارسال اسباب طعن میں سے نہیں ہے۔

نفحہ ۴۔ روایت ابن اسحاق کی تائید وتوثیق اس طرح بھی ہوتی ہے کہ انکی محولہ بالا حدیث کو اس امام (ابوداؤد) نے اپنی مسند میں روایت کیا ہے، جنکے ہاتھ میں علم حدیث اس طرح نرم وملائم ہو گیا تھا جیسے حضرت داؤد علیہ السلام، کے دست کریم میں لوہا نرم کردیا گیا تھا۔ جنکے مجموعۂ احادیث کے بارے میں علمائے حدیث کی شہادت ہے کہ جس گھر میں یہ کتاب ہو اس گھر میں گویا نبی ہے جو کلام کررہا ہے۔ ایسے امام نے یہ حدیث اپنی کتاب میں درج فرماکر سکوت کیا۔ اس پر کوئی جرح نہیں کی۔

مقدمہ ابن صلاح میں خود امام ابوداؤد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا یہ قول اس کتاب کے بارے میں منقول ہوا۔

میں نے اپنی کتاب میں صرف صحاح کو جمع کیا ہے یا جو اسکے مشابہ اور قریب ہو۔

فتح المغیث میں امام ابن کثیر سے انہیں کا یہ قول منقول ہوا۔

اس کتاب میں جس حدیث پر سکوت کروں تو وہ حسن ہے۔

ابوعمرو بن عبدالبر نے کہا۔

جس حدیث کو ذکر کر کے ابو داؤد نے سکوت کیا تو وہ انکے نزدیک صحیح ہے۔

نفحہ ۵۔ امام زہری کے اکثر شاگردوں نے حدیث میں "علی باب المسجد "اور "بین یدیہ" کا ذکر نہیں کیا ہے۔ ان دونوں ٹکڑوں کا ذکر صرف ابن اسحاق نے کیا ہے جو ایک ثقہ راوی کا اضافہ ہے اور اسکا قبول کرنا واجب ہے۔

تو یہ کتنا بڑا ظلم ہے کہ "بین یدیہ "کو تو تسلیم کیا جائے۔ اور "علی باب المسجد "کو ترک کر دیا جائے۔ اور اس سے بڑا ظلم یہ ہے کہ ابن اسحاق کے اس اضافہ کو اس وجہ سے ترک کیا جائے کہ صرف ابن اسحاق اسکے راوی ہیں۔ دیگر راویان حدیث نے انکا ذکر نہیں کیا۔ لہذا ثقہ راویوں کی مخالفت قرار دیکر حدیث کو مضطرب قرار دے دیا جائے۔

اگر یہ ظلم روا رکھا جائے تو معدودے چند روایتیں ہی اضطراب سے محفوظ رہیں گی۔ کیونکہ کون سی حدیث ہے جو دو یا دو سے زائد طریقوں سے مروی نہیں۔ اور ہر طریقہ روایت کے متن میں کچھ ایسا حصہ ضرور ہے جو دوسرے میں نہیں۔ شاید ہی ایسا ہوگا کہ دونوں روایتوں کے الفاظ بالکلیہ یکساں اور برابر ہوں۔ اور نادر کا کیا اعتبار۔

نفحہ ۶۔ وہ شخص کتنا بڑا جاہل ہے جو یہ کہتا ہے کہ سائب بن یزید کی حدیث خود ہی متناقض ہے۔ اس لئے کہ حدیث کے الفاظ خطیب کے سامنے، اور مسجد کے دروازہ پر میں تناقض ہے، کہ باب مسجد پر ہوگی تو خطیب کے سامنے کیسے ہوگی۔ یہ شبہ سراسر وہم کی پیداوار ہے۔ کیونکہ جب تم منبر پر بیٹھو اور تمہارے منہ کے سامنے مسجد کا دروازہ ہو تو دروزہ پر کھڑا ہونے والا کیوں تمہارے سامنے نہ ہوگا۔ کیا اس کو تمہارے پیچھے کھڑا ہونے والا کہا جائیگا۔

نفحہ ۷۔ جب " بین یدیہ "اور علی الباب ' کا تناقض ختم ہو گیا تو اس پر حدیث کی جو تاویل مبنی تھی وہ ختم ہو گئی۔ کہ درخت بیج کے بغیر اگ نہیں سکتا۔

لیکن اس تاویل میں جراتناک بات یہ ہے کہ مؤول کے نزدیک سائب بن یزید کی حدیث میں سے مراد وہ دروازہ ہے جو دیوار قبلہ میں ممبر کی پشت پر تھا (یعنی تحویل قبلہ سے پہلے) تو خطیب کے سامنے ممبر کے بالکل متصل کھڑے ہونے والے مؤذن کو مسجد کے دروازہ پر کہہ دیا۔

یاللعجب، مؤول جس دروازہ کی بات کر رہا ہے وہ اب نہیں ہے، اسے بند کر کے دیوار

کر دیا گیا ہے۔ وہ تو مراد ہو سکتا ہے اور حقیقی دروازہ جو فی الوقت موجود ہے اور خطیب کے سامنے ہے مراد نہیں ہو سکتا۔

نفحہ ۸۔ دروازہ سے باب شامی مراد لینا جو منبر کے سامنے واقع تھا اور 'علی باب المسجد' کے علی، کو محاذات پر محمول کرنا اور مطلب یہ بتانا کہ مؤذن تو منبر سے متصل ہی کھڑا ہوتا تھا لیکن 'علی باب المسجد" سے اسکی تعبیر اس لئے کی گئی کہ دروازہ ممبر کے سامنے تھا تو موذن اور دروازہ میں آمنا سامنا تھا۔ یہ بے وزن اور حقیر کلام ہے۔ اور ایسا کلام بولنا سامع کو غلط فہمی میں ڈالنا ہے۔

نفحہ ۹۔ اس سے بری تاویل یہ ہے کہ یہ کہا جائے کہ الفاظ حدیث میں لفظ 'علی الباب' سے پہلے واؤ۔ یا۔ او محذوف ہے اور مطلب یہ ہے کہ اذان کبھی حضور کے سامنے ممبر کے پاس ہوتی اور کبھی دروازہ پر۔ یا مطلب یہ ہے کہ مؤذن بانگ دونوں جگہ دیتا لیکن ممبر کے پاس والی تو اذان ہوتی اور دروازہ کے پاس والا اعلان تھا جو اذان کے الفاظ میں نہیں ہوتا تھا۔

یہ بات خود ہی اپنا بطلان کر رہی ہے۔ کیونکہ اس تاویل کی بنا اس واہمہ پر ہے کہ لفظ 'بین یدیہ' اور 'علی باب المسجد' میں تقابل ہے اور دونوں ایک مصداق پر صادق نہیں آ سکتے۔ اور چونکہ یہ وہم باطل ہے۔ اس لئے 'او' بھی یہاں تقسیم کے لئے نہیں ہوگا۔ بلکہ اس بات کے اظہار کے لئے ہوگا کہ لفظ 'بین یدیہ' اور 'علی باب المسجد' دونوں ایک ہی ہیں۔ یعنی جمع کے لئے ہوگا۔

نفحہ ۱۰۔ مخالفین میں سے بعض جنکو ہم نے جہالت پر عار دلایا تھا اس نے حدیث پاک میں ایک ایسی علت پیدا کرنا چاہی جو سرے سے اس حدیث سے استدلال ہی کو ختم کر دے۔

وہ کہتا ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں کوئی دروازہ ممبر کے سامنے تھا ہی نہیں۔ پوری مسجد نبوی میں صرف تین دروازے تھے۔ پوربی رخ پر باب جبرئیل، پچھم طرف باب السلام، اور باب الرحمت، اور شمالی و جنوب میں کوئی دروازہ تھا ہی نہیں

یہ خبیث جہالت سے حدیث شریف کو رد کرتا ہے۔ مسجد شریف میں یہ تین دروازے ضرور تھے، مگر اور دروازے بھی تھے جنکی تفصیل یوں ہے۔

پوربی جانب باب جبرئیل، پھر امیر المؤمنین فاروق اعظم نے اسی سمت باب النساء

قائم فرمایا۔ پچھم طرف باب الرحمت پھر اسی طرف دور فاروقی میں باب السلام قائم ہوا۔ شمالی جانب باب ابی بکر، پھر اسی طرف امیر المؤمنین نے ایک دروازہ کا اور اضافہ فرمایا۔ خلاصۃ الوفا میں مکمل تفصیل ہے۔

نیز بخاری شریف میں بھی شمالی دروازہ کی یوں صراحت ہے کہ ایک شخص جمعہ کے دن مسجد نبوی میں اس طرح دروازہ سے آیا کہ ممبر کے سامنے تھا اور حضور خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ یہ شخص دعائے استقاء کے لئے آیا تھا۔

نفحہ ۱۱۔ یہ امر قابل لحاظ ہے یہاں دو سنتیں ہیں۔ جس میں ایک کا تعلق خاص اذان خطبہ سے ہے یعنی خطیب کے ممبر پر بیٹھنے کے وقت اذان کا اس کے سامنے ہونا۔

دوسری سنت عام ہے جو ہر اذان کو شامل ہے وہ اذان کا حدود مسجد کے اندر اسکے صحن کے کنارہ پر ہونہ کہ خاص مسجد کے اندر۔

لیکن اذان کی سنیت میں دروازہ کی کوئی خصوصیت نہیں۔ اہمیت صرف ممبر کے سامنے ہونے کی ہے۔ اگر کسی مسجد میں ممبر کے سامنے دروازہ نہ ہو تو ایسا نہیں کہ دروازہ ڈھونڈ کر وہیں اذان دی جائے۔

نفحہ ۱۲۔ مخالفین جب ہر طرف سے عاجز ہو گئے تو کہا کہ لوگوں نے اس حدیث کو ذکر ہی نہیں کیا تو یہ متروک العمل ہے۔

یہ بات اس قبیل سے ہے کہ کسی چیز کے نہ ہونے پر اندھوں کی گواہی پیش کی جائے۔ ورنہ علماء تو مسلسل اس حدیث کا ذکر کرتے آئے اور اس پر اعتماد بھی کیا۔

تفسیر خازن، تفسیر کبیر، تفسیر کشاف، تقریب کشاف، تجرید کشاف، تفسیر نیشاپوری، تفسیر خطیب، درشفاف لعمر ابن الھادی، نہر الماء من بحر المحیط لابی حیان، اور فتوحات الہیہ میں یہ حدیث منقول اور اس پر اعتماد مذکور۔

شمائم العنبر قلمی شمامۂ اولی ملخصاً/ مترجماً ۳ تا ۱۱۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

’بین یدیہ‘ نیز اسکے مثل دیگر عبارات کا حاصل صرف اس قدر ہے کہ اذان ثانی خطیب کے سامنے منبر کے آگے امام کے مواجہہ میں ہو۔ اس سے یہ کہاں نکلا کہ امام کی گود

میں منبر کی ٹکر پر ہو جس سے داخل مسجد ہونا استنباط کیا جائے۔

بین یدیه ، سمت مقابل میں منتہائے جہت تک صادق ہے۔ جو وقت طلوع مواجہ مشرق یا ہنگام غروب مستقبل مغرب کھڑا ہو وہ ضرور کہے گا کہ آفتاب میرے سامنے ہے۔

حالانکہ آفتاب اس سے تین ہزار برس کی راہ سے زیادہ دور ہے۔

پس جواذان مسجد یا فنائے مسجد کی کسی زمین میں جہاں تک حائل نہ ہو محاذات امام میں دی جائے۔ اس پر ضرور 'بین یدیہ' صادق ہے۔ بلا شبہ کہا جائیگا کہ امام کے سامنے خطیب کے روبرو منبر کے آگے اذان ہوئی اور اسی قدر درکار ہے۔

غالبا خود مستدلین کو معلوم تھا کہ قریب مسجد بیرون مسجد مواجہ امام کو بھی 'بین یدیہ' شامل ہے۔ لہذا روبروئے خطیب کہنے کے بعد ان لفظوں کی حاجت ہوئی کہ مسجد کے اندر، مگر خاص یہی لفظ کہ اصل مدعا تھے صرف اپنی طرف سے اضافہ ہوئے۔

چنانچہ حدیث جلیل مذکور نے واضح کر دیا کہ اس روبروئے امام پیش منبر کے کیا معنی ہیں۔ اور یہ کہ زمانہ رسالت وخلفائے راشدین سے کیا متوارث ہے۔

ہاں یہ کہیئے کہ اب ہندوستان میں یہ اذان متصل منبر کہنی شروع ہو رہی ہے۔ مگر نص حدیث سے جدا۔ تصریحات فقہ کے خلاف کسی بات کا ہندیوں میں رواج ہو جانا کوئی حجت نہیں ، ہندیوں میں ایک یہ ہی کیا اور وقت کی اذانیں بھی بہت لوگ مسجد میں دے لیتے ہیں حالانکہ وہاں تو ان تصریحات ائمہ کے مقابل 'بین یدیہ' وغیرہ کا بھی دھوکہ نہیں۔ پھر ایسوں کا فعل کیا حجت ہو سکتا ہے۔

الحمدللہ، یہاں اس سنت کریمہ کا احیاء رب عزوجل نے اس فقیر کے ہاتھ کیا، میرے یہاں موذنوں کو مسجد میں اذان دینے سے ممانعت ہے۔ جمعہ کی اذان ثانی بحمد اللہ تعالیٰ منبر کے سامنے دروازۂ مسجد پر ہوتی ہے۔ جس طرح زمانہ اقدس حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں ہوا کرتی تھی۔ ذلك فضل الله يؤتيه من يشاء والله ذو الفضل العظيم والحمد لله رب العالمين۔

اقول۔ وباللہ التوفیق، یہاں دو نکتے اور قابل لحاظ وغور ہیں۔

اول: اگر بانی مسجد نے مسجد بناتے وقت تمام مسجدیت سے پہلے مسجد کے اندر اذان

کے لئے منارہ خواہ کوئی محل مرتفع بنایا تو یہ جائز ہے۔

اور اتنا ٹکڑا اذان کے لئے جدا سمجھا جائے گا، اور مسجد میں اذان دینے کی کراہت یہاں عارض نہ ہوگی۔ جیسے مسجد میں وضو کرنا اصلاً جائز نہیں مگر پہلے سے اگر کوئی محل معین بانی نے وضو کے لئے بنوادیا ہو تو اس میں وضو جائز ہے کہ اس قدر مستثنی قرار پائے گا۔

اسی طرح اگر منارہ یا مئذنہ بیرون مسجد فنائے مسجد مین تھا بعدہ مسجد بڑھائی گئی اور زمین متعلق مسجد، مسجد میں لے لی کہ اب مئذنہ اندرون مسجد ہوگیا۔ اس پر بھی اذان میں حرج نہیں ہوگا کہ یہ بھی وہی صورت ہے کہ اس زمین کی مسجدیت سے پہلے اس میں یہ محل اذان کے لئے مصنوع ہو چکا تھا۔ کما لا یخفی، ہاں داخل مسجد اگر کوئی شخص اگرچہ خود بانی مسجد نیا مکان اذان کے لئے مستثنی کرنا چاہے تو اسکی اجازت نہ ہوگی کہ بعد تمامی مسجد کسی کو اس سے استثناء یا فعل مکروہ کے لئے بنا کا اختیار نہیں۔

دوم: متعلقات مسجد میں مسجد کے لئے اذان ہونے کو عرف میں یونہی تعبیر کرتے ہیں کہ فلاں مسجد میں اذان ہوئی۔

مثلاً۔ منارہ بیرون مسجد زمین خاص مسجد سے کئی گز کے فاصلے پر ہو اور اس پر اذان کہی جائے تو ہر شخص یہ ہی کہے گا کہ مسجد میں اذان ہوگئی نماز کو چلو۔ یوں کوئی نہیں کہتا کہ مسجد کے باہر اذان ہوئی نماز کے لئے چلو۔

یہ عرف شائع ہے جس سے کسی کو مجال انکار نہیں۔ یہ نکتہ خوب یاد رکھنے کا ہے۔

فتاوی رضویہ، ۲/ ۱۷۷ تا ۴۷۷

نیز حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور خلفاء راشدین سے کبھی منقول نہیں کہ مسجد کے اندر اذان دلوائی ہو۔ اگر اسکی اجازت ہوتی تو بیان جواز کے لئے کبھی ایسا ضرور فرماتے۔

احکام شریعت، ۲۲۷

حضور نے ایک مرتبہ اذان پڑھی

۶۱۲۔ **قال** ابن حجر المکی انه صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم أذن مرة فی سفر

۶۱۲۔ التحفة لابن حجر المکی،

فقال فی تشہد ، اَشْھَدُ اَنِّی رَسُوْلُ اللّٰہِ ۔

فتاوی رضویہ قدیم ۳/۲۶۷

فتاوی رضویہ جدید ۵/۳۷۵

جدالممتار ۱/۲۱۲

حضرت علامہ ابن حجر مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ سفر میں اذان پڑھی تو شہادت میں اشہد انی رسول اللہ، پڑھا۔ ۱۲ ام

«۴» امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

علامہ ابن حجر نے اس روایت کو صحیح قرار دیا۔ امام نووی نے اس پر جزم فرمایا۔ نیز یہ نص مفسر ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خود اذان پڑھی۔ ایسا نہیں کہ صرف حضرت بلال کو حکم اذان دیا۔ لہذا اس میں تاویل کی گنجائش نہیں۔

فتاوی رضویہ ۲/۳۶۷

(۹) اذان سنتے وقت انگوٹھے چومنا جائز ہے

٦١٣۔ **عن** الحسن علی جده و علیه الصلوة والسلام انه قال من قال حین یسمع المؤذن یقول اشهد ان محمدا رسول الله مرحبا بحبیبی و قرة عینی محمد بن عبدالله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و یقبل ابهامیه و لیجعلهما علی عینیه لم یعم ولم یرمد ۔

حضرت امام حسن علی جدہ وعلیہ الصلوۃ والسلام سے روایت ہے کہ جو شخص مؤذن کو 'اشهد ان محمدا رسول الله ' کہتے سن کر یہ دعا پڑھے، مرحباً بحبیبی و قرة عینی محمد بن عبدالله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ، اور اپنے انگوٹھے چوم کر آنکھوں پر رکھے نہ کبھی اندھا ہو نہ آنکھیں دکھیں۔

٦١٤۔ **قال** الطاؤسی أنه سمع من الشمس محمد بن ابی نصر البخاری خواجه حدیث من قبل عند سماعه من المؤذن کلمة الشهادة ظفری ابهامیه مسهما علی عینیه ، وقال عند المس ، أللهم احفظ حدقتی و نورهما ببرکة حدقتی محمد رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و نورهما لم یعم۔

٦١٣۔ المقاصد الحسنة، ٣٨٤

امام طاؤس فرماتے ہیں کہ انہوں نے خواجہ شمس الدین محمد بن ابی نصر بخاری سے حدیث سنی کہ جو شخص مؤذن سے کلمہ شہادت سنکر انگوٹھوں کے ناخن چومے اور آنکھوں سے ملے یہ دعا پڑھے۔

اللھم احفظ حدقتی ونورھما ببرکة حدقتی محمد رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و نورھما، تو اندھا نہ ہوگا۔

٦١٥۔ **عن** أبی بکر الصدیق رضی الله تعالیٰ عنه انه لما سمع قول المؤذن اشهد ان محمدا رسول الله قال هذا ای اشهد ان محمد اعبده و رسوله ، رضیت بالله ربا و بالا سلام دینا و بمحمد صلی الله تعالیٰ علیه وسلم نبیاً وقبل باطن انملتی السبابتین و مسح عینیه ، فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : من فعل مثل ما فعل خلیلی فقد حلت علیه شفاعتی ۔

امیر المؤمنین سیدنا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب آپ نے مؤذن کو اشهد ان محمداً رسول الله، کہتے سنا تو یہ دعا پڑھی۔ اشهد ان محمدا عبده ورسوله ، رضیت بالله ربا ، وبالا سلام دینا ، وبمحمد صلی الله تعالیٰ علیه وسلم نبیاً ، اور دونوں کلمے کی انگلیوں کے پورے جانب زیریں سے چوم کر آنکھوں سے لگائے۔ اس پر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو ایسا کرے جیسا میرے پیارے نے کیا اس پر میری شفاعت حلال ہوگئی۔

٦١٦۔ **عن** الخضر علیه الصلوة والسلام انه قال : من قال حین یسمع المؤذن یقول : اشهد ان محمدا رسول الله ، مرحباً بحبیبی و قرة عینی محمد بن عبدالله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ثم یقبل ابهامیه و یجعلها علی عینیه لم یرمد ابدا۔

سیدنا حضرت خضر علیہ الصلوۃ والسلام سے روایت ہے کہ جو شخص مؤذن سے' اشهد ان محمدا رسول الله سن کر' مرحبا بحبیبی وقرة عینی محمد بن عبد الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کہے پھر دونوں انگوٹھے چوم کر آنکھوں پر رکھے اسکی آنکھیں کبھی نہ دکھیں۔

٦١٥۔ المقاصد الحسنة، ٢٠٢١ ٣٨٤

٦١٦۔ المقاصد الحسنة، ١٠٢١ ٣٨٤

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حضور پر نور شفیع یوم النشور صاحب لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام پاک اذان میں سنتے وقت انگوٹھے یا انگشتان شہادت چوم کر آنکھوں سے لگانا قطعاً جائز۔ جس کے جواز پر مقام تبرع میں دلائل کثیرہ قائم، اور خود اگر کوئی دلیل خاص نہ ہوتی تو منع پر شرع سے دلیل نہ ہونا ہی جواز کے لئے دلیل کافی تھی۔ جو ناجائز بتائے ثبوت دینا اسکے ذمہ ہے کہ قائل جواز متمسک باصل ہے۔ اور متمسک باصل محتاج دلیل نہیں۔ پھر یہاں تو حدیث وفقہ اور ارشاد علماء وعمل قدیم سلف صلحاء سب کچھ موجود ہے۔

☆ علمائے محدثین نے اس باب میں حضرت خلیفۂ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سیدنا صدیق اکبر، وحضرت ریحانۂ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سیدنا امام حسن، وحضرت نقیب اولیائے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، سیدنا ابو العباس خضر علی الحبیب الکریم وعلیہم جمیعا الصلوٰۃ والتسلیم وغیرہم اکابر دین سے حدیثیں روایت فرمائیں جنکی قدرے تفصیل امام علامہ شمس الدین سخاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی کتاب مستطاب مقاصد حسنہ سے گزری۔

☆ جامع الرموز شرح نقایہ، مختصر الوقایہ، فتاوی صوفیہ، کنز العباد ردالمحتار وغیرہما کتب فقہ میں اس فعل کے استحباب واستحسان کی صاف تصریح آئی۔ ان میں اکثر کتابیں خود مانعین اور انکے اکابر وعمائد مثل متکلم قنوجی وغیرہ کے مستندات سے ہیں۔

ان حدیثوں کے بارے میں ان محدثین کرام ومحققین اعلام نے جو تصحیح وتضعیف، تجریح وتوثیق میں دائرہ اعتدال سے نہیں نکلتے اور راہ تساہل وتشدد نہیں چلتے حکم اخیر وخلاصہ بحث و تنقیر یہ قرار دیا کہ خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے جو حدیثیں یہاں روایت کی گئیں باصطلاح محدثین درجہ صحت کو فائز نہ ہوئیں۔

☆ مقاصد میں فرمایا۔

لا یصح فی المرفوع من کل ھذا شئی۔

بیان کردہ مرفوع احادیث میں کوئی بھی درجہ صحت پر فائز نہیں۔

☆ ملا علی قاری موضوعات کبیر میں فرماتے ہیں،

کل مایروی فی ھذا فلا یصح رفعہ البتۃ۔

اس بارے میں جو روایات ہیں انکا مرفوع ہونا حتمی طور پر صحیح نہیں۔

☆ ردالمحتار میں ہے۔

لم یصح فی المرفوع من کل ھذا شیٔ۔

بیان کردہ مرفوع احادیث میں کوئی بھی درجہ صحت پر فائز نہیں۔

پھر خادم حدیث پر روشن کہ اصلاح محدثین میں نفی صحت نفی حسن کو بھی مستلزم نہیں، نہ کہ نفی صلاح تماسک وصلوح تمسک، نہ کہ دعوی وضع وکذب، تو عندالتحقیق ان احادیث پر جیسے باصطلاح محدثین حکم صحت صحیح نہیں، یونہی حکم وضع وکذب بھی ہرگز مقبول نہیں۔ بلکہ بتصریح ائمہ فن کثرت طرق سے جبر نقصان متصور، اور عمل علماء وقبول قدماء حدیث کے لئے قوی دیگر۔

اور نہ سہی تو فضائل اعمال میں حدیث ضعیف بالا جماع مقبول۔ اور اس سے بھی گزرئے تو بلاشبہ یہ فعل اکابر دین سے مروی ومنقول۔ اور سلف صالح میں حفظ صحت بصر وروشنائی چشم کے لئے مجرب اور معمول۔ ایسے محل پر بالفرض اگر کچھ نہ ہو تو اسی قدر سند کافی، بلکہ اصلا نقل بھی نہ ہو صرف تجربہ وافی، کہ آخر اس میں کسی حکم شرعی کا ازالہ نہیں، نہ کسی سنت ثابتہ کا خلاف، اور نفع حاصل تو منع باطل، بلکہ انصاف کیجئے تو محدثین کا نفی صحت کو احادیث مرفوعہ سے خاص کرنا صاف کہہ رہا ہے کہ وہ احادیث موقوفہ کو غیر صحیح نہیں کہتے۔ پھر یہاں حدیث موقوف کیا کم ہے۔

لہذا ملا علی قاری نے عبارت مذکورہ کے بعد فرمایا۔

واذا ثبت رفعه الی الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنه فیکفی للعمل به لقوله علیه الصلوۃ والسلام علیکم بسنتی وسنة الخلفاء الراشدین۔

موضوعات کبری، ۲۱۰

صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہی اس فعل کا ثبوت عمل کو بس ہے۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: میں تم پر لازم کرتا ہوں اپنی سنت اور اپنے خلفائے راشدین کی سنت، رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

تو حضرت صدیق اکبر سے کسی شی کا ثبوت بعینہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

سے ثبوت ہے۔ اگرچہ بالخصوص حدیث مرفوع درجہ صحت تک مرفوع نہ ہو۔

ہو۔ فتاوی رضویہ قدیم ۲/۵۱۹

فتاوی رضویہ جدید ۵/۴۳۰۔۴۳۲

۳۔ فضائل اذان

(۱) اذان کی فضیلت

٦١٧۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالىٰ عليه وسلم : اِذَا أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ أَدْبَرَ الشَّيْطَانُ وَلَهٗ حُصَاصٌ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب مؤذن اذان کہتا ہے شیطان پیٹھ پھیر کر گوز زناں بھاگتا ہے۔

٦١٨۔ **عن** جابر بن عبدالله رضی الله تعالىٰ عنهما قال : سمعت رسول الله صلی الله تعالىٰ عليه وسلم يقول : اِنَّ الشَّيْطَانَ اِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ بِالصَّلٰوةِ ذَهَبَ حَتّٰى يَكُوْنَ مَكَانَ الرَّوْحَاءِ ، قال سليمان : فسألته عن الروحاء فقال : هی من المدينة ستة و ثلثون ميلا ـ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا۔ شیطان جب نماز کی اذان سنتا ہے تو مقام روحاء تک بھاگ جاتا ہے۔ حضرت سلیمان راوی حدیث کہتے ہیں میں نے حضرت جابر سے روحاء کے بارے میں پوچھا تو فرمایا: روحاء مدینہ سے چھتیس میل کے فاصلے پر ہے۔

٦١٩۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالىٰ عليه وسلم : اِذَا تَغَوَّلَتْ لَكُمُ الْغَوْلُ فَنَادُوْا بِالْأَذَانِ ، فَاِنَّ الشَّيْطَانَ اِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ أَدْبَرَ وَ لَهٗ حُصَاصٌ ـ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

٦١٧۔ الصحيح لمسلم ، الصلوة ، ١/١٦٧ ☆ الجامع الصحيح للبخاری ، الاذان ١/٨٥
المسند لاحمد بن حنبل ٢/٤٨٣ ☆ كنز العمال للمتقی ، ٢٠٩٤٦ ، ٧/٦٩١
السنن الكبرى للبيهقی ، ١/٤٣٢ ☆ المستدرك للحاكم ، ٤/١١٩
جمع الجوامع للسيوطی ، ٥٦٢٩ ☆ الصحيح لابن خزيمة ، ٣٩٣
الترغيب و الترهيب للمنذری ١/١٧٧ ☆ مشكوة المصابيح للتبريزی ، ٦٧٤
٦١٨۔ الصحيح لمسلم ، الصلوة ، ١/١٦٧ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ٣/٣١٦
٦١٩۔ المعجم الكبير للطبرانی ، ٧٤٣٦ ، ٧/٢٥٦ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی ، ١/١٣٤

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب شیطان کا کھٹکا ہو فوراً اذان کہو کہ وہ دفع ہوجائیگا۔

فتاوی رضویہ ۲/۲٦٧

(۲) اذان کی برکت سے آگ بجھ جاتی ہے

٦٢٠۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالی عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم: أَطْفِئُوا الْحَرِيْقَ بِالتَّكْبِيْرِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آگ کو تکبیر کے ذریعہ بجھاؤ۔

٦٢١۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم: إِذَا رَأَيْتُمُ الْحَرِيْقَ فَكَبِّرُوْا فَإِنَّهٗ يُطْفِئُ النَّارَ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب آگ دیکھو اللہ اکبر، اللہ اکبر کی بکثرت تکرار کرو۔ وہ آگ کو بجھا دیتا ہے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

علامہ مناوی تیسیر شرح جامع صغیر میں فرماتے ہیں۔ فکبروا ای قولوا الله اكبر، الله اكبر، و كرروه كثيرا، یعنی اللہ اکبر کی خوب تکرار کرو۔

فتاوی رضویہ، ۲/٦٧٠

(۳) اذان و جہاد کے وقت دعا قبول ہوتی ہے

٦٢٢۔ **عن** سهل بن سعد الساعدی رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله

٦٢٠۔	مجمع الزوائد للهيثمی،	١٣٨/٣	☆	كشف الخفاء للعجلونی،	١٥٠/١
٦٢١۔	الجامع الصغير للسيوطی	٤٥/١	☆	كشف الخفاء للعجلونی،	٩٣/١
	المسند للعقيلی،	٢٩٦/٢	☆	المطالب العالية لابن حجر،	٣٤٢٤
	ميزان الاعتدال لحلبی،	٤٥٣٠	☆	الكامل لابن عدی،	١٥١/٤
	الكنی والاسماء للدولابی	١٣٧/٢	☆	عمل اليوم و الليلة لابن السنی،	٢٨٩
٦٢٢۔	السنن لابی داؤد		☆	السنن الكبری للبيهقی،	٣٦٠/١
	المستدرك للحاكم	١٩٨/١	☆	المعجم الكبير للطبرانی،	٣٦٠/٦
	الدر المنثور للسيوطی	١٨٩/٣	☆	الترغيب و الترهيب للمنذری	٤٩٥/٢

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ثِنْتَانِ لَا تُرَدَّانِ، اَلدُّعَاءُ عِنْدَ النِّدَاءِ وَعِنْدَ الْبَاسِ ۔

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دو دعائیں رد نہیں ہوتیں، ایک اذان کے وقت، دوسری جہاد میں جب کفار سے لڑائی شروع ہو۔ فتاوی رضویہ، ۶۷۳/۲

(۴) اذان سے آسمان کے دروازے کھلتے ہیں

٦٢٣۔ **عن** أبی أمامة الباھلی رضی اللہ تعالی عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : اِذَا نَادَی الْمُنَادِی فُتِحَتْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَاسْتُجِیْبَ الدُّعَاءُ ۔

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب اذان دینے والا اذان دیتا ہے آسمان کے دروازے کھول دئے جاتے ہیں۔ اور دعا قبول ہوتی ہے۔ فتاوی رضویہ، ۲۷۳/۲

(۵) اذان سے بستی کا عذاب ٹل جاتا ہے

٦٢٤۔ **عن** أنس بن مالك رضی اللہ تعالی عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : اِذَا أُذِّنَ فِی قَرْیَةٍ أَمِنَهَا اللّٰهُ مِنْ عَذَابِهٖ فِی ذٰلِكَ الْیَوْمِ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کسی بستی میں اذان کہی جاتی ہے تو وہ جگہ اس دن سے عذاب سے مامون ہو جاتی ہے۔ فتاوی رضویہ، ۶۷۴/۲

(٦) حضرت آدم کی وحشت اذان کے ذریعہ دور ہوئی

٦٢٥۔ **عن** أبی ھریرة رضی اللہ تعالی عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

٦٢٣۔ المستدرك للحاكم ١/٥٤٧ ☆ شرح السنة للبغوی، ٢/٢٩١
حلیة الاولیاء لابی نعیم ، ١/٢١٣ ☆ كنز العمال للمتقی، ٣٣٤٢، ٢/١٠٢
٦٢٤۔ المعجم الكبیر للطبرانی، ١/٢٣١ ☆ الترغیب و الترھیب للمنذری ١/١٨٢
تلخیص الحبیر لابن حجر ، ١/٣٢٨ ☆ كنز العمال للمتقی، ٢٠٨٩٣، ٧/٦٨١
مجمع الزوائد للھیثمی، ١/٣٢٨ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ١/٢٩
٦٢٥۔ حلیة الاولیاء لابی نعیم ، ٥/١٩٧ ☆ كنز العمال للمتقی، ٣٢١٣٩، ١١/٥٥؛

علیه وسلم : نَزَلَ آدَمُ بِالْهِنْدِ وَاسْتَوْحَشَ فَنَزَلَ جِبْرَئِیْلُ عَلَیهِ السَّلَامُ فَنَادٰی بِالْاَذَانِ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب حضرت آدم علیہ الصلوۃ والسلام جنت سے ہندوستان میں اترے تو انہیں گھبراہٹ ہوئی۔ اس وقت حضرت جبرئیل علیہ الصلوۃ والسلام، نے اتر کر اذان دی۔

فتاوی رضویہ ۲۷۵/۲

(۷) اذان غم دور کرتی ہے

٦٢٦۔ **عن** أمیر المؤمنین مولی المسلمین علی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم قال : رأنی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم حزینا فقال : یَا ابْنَ أَبِی طَالِبٍ ! اِنِّی أَرَاكَ حَزِیْنًا فَمُرْ بَعْضَ أَهْلِكَ یُؤَذِّنُ فِی أُذُنِكَ فَاِنَّهُ دَرْءٌ لِلْهَمِّ ۔

امیر المؤمنین حضرت مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ مجھے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غمگین دیکھا۔ ارشاد فرمایا: اے علی! میں تجھے غمگین پاتا ہوں اپنے کسی گھر والے سے کہہ کہ تیرے کان میں اذان کہے کہ اذان غم و پریشانی کی دافع ہے۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مولی علی اور مولی علی تک جس قدر اس حدیث کے راوی ہیں سب نے فرمایا: فجربته فوجدته کذالك ، ہم نے اسے تجربہ کیا تو ایسا ہی پایا۔ ذکرہ ابن حجر کما فی المرقاۃ۔

فتاوی رضویہ ۶۷۶/۲

(۶) بغیر اجرت اذان دینا اجر عظیم کا سبب

٦٢٧۔ **عن** عبدالله بن عمر رضی الله تعالی عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اَلْمُؤَذِّنُ الْمُحْتَسِبُ کَالشَّهِیْدِ الْمُتَشَحِّطِ فِی دَمِهٖ وَ اِذَا مَاتَ لَمْ یُدَوِّدْ فِی قَبْرِهٖ ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

٦٢٧۔ الترغیب و الترهیب للمنذری ١٨١/١ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ٣٢٧/١
کنز العمال للمتقی، ٢٠٨٨٩، ٦٨١/٧ ☆ العلل المتناهیة لابن الجوزی، ٣٩٢/١

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: محض ثواب کی نیت سے اذان دینے والا اس شہید کے مانند ہے جو اپنے خون میں نہایا ہوا ہے جب اسکا انتقال ہوتا ہے تو قبر میں اسکا جسم خراب نہیں ہوتا۔

۶۲۸۔ **عن** مجاهد رضی الله تعالی عنه قال : المؤذنون اطول الناس اعناقا یوم القیامة ولا یدودون فی قبورهم۔

حضرت مجاہد رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ قیامت کے دن موذن لمبی گردن والے ہونگے (معزز ہوں گے) اور قبروں میں انکے جسم محفوظ رہیں گے۔۱۲م

فتاوی رضویہ ۴/۱۳۵

(۹) موذن کی فضیلت

۶۲۹۔ **عن** عبدالله بن عمر رضی الله تعالی عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : يُغۡفَرُ لِلۡمُؤَذِّنِ مُنۡتَهٰى اَذَانِهٖ فَاِنَّهٗ لَيَسۡتَغۡفِرُ لَهٗ كُلُّ رَطۡبٍ وَّ يَابِسٍ سَمِعَهٗ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اذان کی آواز جہاں تک جاتی ہے موذن کے لئے اتنی ہی وسیع مغفرت ہوتی ہے۔ اور جس تر وخشک چیز کو اسکی آواز پہونچتی ہے اذان دینے والے کے لئے استغفار کرتی ہے۔

وفی الباب عن ابی هریرة ، وعن البراء بن عازب ، و عن ابی امامة الباهلی ، وعن انس بن مالك رضی الله تعالی عنهم اجمعین۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ پانچ حدیثیں ارشاد فرماتی ہیں کہ اذان باعث مغفرت ہے اور بیشک مغفور کی دعا زیادہ قابل قبول واقرب باجابت ہے اور خود حدیث میں وارد کہ مغفور سے دعا منگوانی چاہئے۔

فتاوی رضویہ ۲/۲۷۳

۶۲۸۔ المصنف لعبد الرزاق ، الأذان ، ۱/۴۸۳ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ۲/۱۳۶ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری ، ۱/۱۷۵

۶۲۹۔ کنز العمال للمتقی، ۲۰۹۲۶، ۷/۶۸۷ ☆ الکامل لابن عدی، ۴/۲۴۵

۴۔ فضائل نماز

(۱) فرضیت نماز کا ثبوت

٦٣٠۔ **عن** مالک بن صعصعة رضی الله تعالی عنه ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال : بَیْنَا اَنَا عِنْدَ الْبَیْتِ بَیْنَ النَّائِمِ وَ الْیَقْظَانِ اِذْ اَقْبَلَ اَحَدُ الثَّلٰثَةِ بَیْنَ الرَّجُلَیْنِ ، فَأُتِیْتُ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ مَلْأٰنَ حِکْمَةً وَّ اِیْمَانًا ، فَشَقَّ مِنَ النَّحْرِ اِلٰی مَرَاقِ الْبَطْنِ فَغَسَلَ الْقَلْبَ بِمَاءِ زَمْزَمَ ثُمَّ مُلِیَٔ حِکْمَةً وَّ اِیْمَانًا ثُمَّ اُتِیْتُ بِدَابَّةٍ دُوْنَ الْبَغْلِ وَ فَوْقَ الْحِمَارِ ، ثُمَّ انْطَلَقْتُ مَعَ جِبْرَئِیْلَ علیهِ السَّلَامُ وَأَتَیْنَا السَّمَاءَ الدُّنْیَا ، فَقِیْلَ : مَنْ هٰذا ، قَالَ جِبْرَئِیْلُ قِیْلَ : وَمَنْ مَعَكَ ، قَالَ: مُحَمَّدٌ، قِیْلَ : وَقَدْ أُرْسِلَ اِلَیْهِ مَرْحَبًا بِهٖ وَ نِعْمَ الْمَجِیْءُ جَاءَ ، فَأَتَیْتُ عَلٰی آدَمَ علیهِ السَّلَامُ فَسَلَّمْتُ عَلَیْهِ ، قَالَ مَرْحَبًا بِكَ مِنِ ابْنٍ وَّنَبِیٍّ ، ثُمَّ اَتَیْنَا السَّمَاءَ الثَّانِیَةَ ، قِیْلَ : مَنْ هٰذَا ، قَالَ : جِبْرَئِیْلُ ، قِیْلَ : وَمَنْ مَعَكَ قَالَ: مُحَمَّدٌ، فَمِثْلَ ذٰلِكَ ، فَأَتَیْتُ عَلٰی یَحْیٰ وَ عِیْسٰی عَلَیْهِمَا السَّلَامُ فَسَلَّمْتُ عَلَیْهِ ، فَقَالَ مَرْحَبًابِكَ مِنْ أَخٍ وَّ نَبِیٍّ، ثُمَّ اَتَیْنَا السَّمَاءَ الثَّالِثَةَ ، قِیْلَ : مَنْ هٰذَا؟ قَالَ:جِبْرَئِیْلُ ، قِیْلَ: وَمَنْ مَّعَكَ ؟ قَالَ : مُحَمَّدٌ، فَمِثْلَ ذٰلِكَ ، فَأَتَیْتُ عَلٰی اِدْرِیْسَ عَلَیْهِ السَّلَامُ، فَسَلَّمْتُ علیهِ ، قَالَ : مَرْحَبًابِكَ مِنْ أَخٍ وَّنَبِیٍّ ، ثُمَّ أَتَیْنَا السَّمَاءَ الْخَامِسَةَ فَمِثْلَ ذٰلِكَ فَأَتَیْتُ عَلٰی هَارُوْنَ عَلَیْهِ السَّلَامُ فَسَلَّمْتُ عَلَیْهِ ، قَالَ : مَرْحَبًابِكَ مِنْ أَخٍ وَّ نَبِیٍّ ، ثُمَّ أَتَیْنَا السَّمَاءَ السَّادِسَةَ فَمِثْلَ ذٰلِكَ ، ثُمَّ أَتَیْنَا عَلٰی مُوْسٰی عَلَیْهِ السَّلَامُ فَسَلَّمْتُ عَلَیْهِ ، قَالَ : مَرْحَبًابِكَ مِنْ أَخٍ وَّنَبِیٍّ ، فَلَمَّا جَاوَزْتُهٗ بَکٰی قِیْلَ : مَا یُبْکِیْكَ ، قَالَ : یَا رَبِّ ! هٰذَا الْغُلَامُ الَّذِیْ بَعَثْتَهٗ بَعْدِیْ یَدْخُلُ مِنْ اُمَّتِهِ الْجَنَّةَ اَکْثَرَ وَاَفْضَلَ مِمَّا یَدْخُلُ مِنْ اُمَّتِیْ ، ثُمَّ أَتَیْنَا السَّمَاءَ السَّابِعَةَ فَمِثْلَ ذٰلِكَ فَأَتَیْتُ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ علیهِ السَّلَامُ فَسَلَّمْتُ عَلَیْهِ قَالَ : مَرْحَبًابِكَ مِنِ ابْنٍ وَّ نَبِیٍّ ، ثُمَّ رُفِعَ اِلَیَّ الْبَیْتُ الْمَعْمُوْرُ فَسَأَلْتُ جِبْرَئِیْلَ ، فَقَالَ : هٰذَا الْبَیْتُ الْمَعْمُوْرُ یُصَلِّیْ فِیْهِ کُلَّ یَوْمٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلِكٍ، فَاِذَا خَرَجُوْا فِیْهَا لَمْ یَعُوْدُوْا فِیْهِ آخِرَمَا عَلَیْهِمْ ، ثُمَّ رُفِعَتْ اِلَیَّ سِدْرَةُ الْمُنْتَهٰی فَاِذَا نَبْقُهَا مِثْلُ قِلَالِ هَجَرٍ وَ اِذَا وَرَقُهَا مِثْلُ آذَانِ الْفِیَلَةِ وَاِذَا فِیْ اَصْلِهَا اَرْبَعَةُ اَنْهَارٍ ، نَهْرَانِ بَاطِنَانِ وَنَهْرَانِ ظَاهِرَانِ ، فَسَأَلْتُ جِبْرَئِیْلَ فَقَالَ: اَمَّا الْبَاطِنَانِ فَفِی الْجَنَّةِ وَاَمَّا الظَّاهِرَانِ فَالْفُرَاتُ وَالنِّیْلُ ، ثُمَّ فُرِضَتْ عَلَیَّ خَمْسُوْنَ

٦٣٠۔ السنن للنسائی، الصلوۃ، ٧٦/١

صَلٰوۃً ، فَاَتَیْتُ عَلٰی مُوْسٰی فَقَالَ : مَا صَنَعْتَ، قُلْتُ: فُرِضَتْ عَلَیَّ خَمْسُوْنَ صَلَاۃً قَالَ: اِنِّی اَعْلَمُ بِالنَّاسِ مِنْکَ ، اِنِّی عَالَجْتُ بَنِی اِسْرَائِیْلَ اَشَدَّ الْمُعَالَجَۃِ ، وَ اِنَّ اُمَّتَکَ لَنْ یُطِیْقُوْا ذٰلِکَ فَارْجِعْ اِلٰی رَبِّکَ فَاسْأَلْہُ اَنْ یُّخَفِّفَ عَنْکَ ، فَرَجَعْتُ اِلٰی رَبِّی فَسَأَلْتُہٗ اَنْ یُّخَفِّفَ عَنِّی فَجَعَلَہَا اَرْبَعِیْنَ ، ثُمَّ رَجَعْتُ اِلٰی مُوْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ فَقَالَ : مَا صَنَعْتَ، قُلْتُ : جَعَلَہَا اَرْبَعِیْنَ ، فَقَالَ : لِی مِثْلَ مَقَالَتِہِ الْاُوْلٰی فَرَجَعْتُ اِلٰی رَبِّی فَجَعَلَہَا ثَلٰثِیْنَ فَاَتَیْتُ عَلٰی مُوْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ فَاَخْبَرْتُہٗ ، فَقَالَ لِی مِثْلَ مَقَالَتِہِ الْاُوْلٰی فَرَجَعْتُ اِلٰی رَبِّی فَجَعَلَہَا عِشْرِیْنَ ثُمَّ عَشَرَۃً ثُمَّ خَمْسَۃً فَاَتَیْتُ عَلٰی مُوْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ فَقَالَ لِی مِثْلَ مَقَالَتِہِ الْاُوْلٰی فَقُلْتُ : اِنِّی اَسْتَحْیِی مِنْ رَّبِّی عَزَّوَجَلَّ اَنْ اَرْجِعَ اِلَیْہِ ، فَنُوْدِیَ اَنْ قَدْ اَمْضَیْتَ فَرِیْضَتِی وَ خَفَّفْتَ عَنْ عِبَادِی وَاَجْزِی بِالْحَسَنَۃِ عَشْرَ اَمْثَالِہَا ۔

فتاوی رضویہ ۲/۱۹۴

حضرت مالک بن صعصعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس درمیان کہ میں بیت اللہ شریف کے پاس نیند و بیداری کے درمیان تھا کہ اچانک دو آدمیوں کے درمیان ایک شخص میری جانب آیا اور میرے پاس ایک سونے کی لگن لائی گئی جو حکمت وایمان سے پر تھی، چنانچہ اس نے میری گردن سے پیٹ تک ایک نشتر لگایا اور میرے دل کو زمزم کے پانی سے دھویا پھر حکمت وایمان سے بھر دیا، پھر میرے پاس خچر سے چھوٹا اور گدھے سے بڑا ایک جانور لایا گیا۔ میں جبرئیل علیہ السلام کے ساتھ چلنے لگا۔ ہم آسمان دنیا پر پہونچے تو آواز آئی کون؟ حضرت جبرئیل نے کہا میں جبرئیل، آواز آئی تمہارے ساتھ کون ہے تو انہوں نے کہا: محمد، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ،تو کسی نے کہا: ہاں انکی طرف تمہیں بھیجا گیا تھا، خوش آمدید اور آنا مبارک، پھر میں آدم علیہ السلام کے پاس پہونچا اور میں نے انکو سلام کیا۔ انہوں نے جواب میں بیٹا اور نبی کہکر خوش آمدید کہا، پھر ہم دوسرے آسمان پر آئے۔ وہاں بھی آواز آئی کون؟ حضرت جبرئیل نے فرمایا: میں جبرئیل ،آواز آئی تمہارے ساتھ کون، تو انہوں نے جواب دیا محمد، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ،تو وہاں بھی پہلے کی طرح خوش آمدید کہا۔ پھر میری ملاقات حضرت عیسی و یحیی علیہما السلام سے ہوئی۔ ان دونوں حضرات نے بھائی اور نبی کہ کر خوش آمدید کہا۔ پھر ہم تیسرے آسمان کے پاس پہونچے ،آواز آئی کون؟ جواب دیا میں جبرئیل، کہا تمہارے ساتھ کون، انہوں نے جواب میں کہا: محمد

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ، چنانچہ وہاں بھی پہلے کی طرح خوش آمدید کہا گیا ، پھر میری ملاقات حضرت یوسف علیہ السلام سے ہوئی ، میں نے انہیں سلام کیا ، انہوں نے بھائی اور نبی کہہ کر خوش آمدید کہا ۔ پھر ہم چوتھے آسمان پر پہونچے ، وہاں بھی مثل سابق گفتگو ہوئی تو وہاں حضرت ادریس علیہ السلام سے ملاقات ہوئی ، انہوں نے بھی بھائی اور نبی کہہ کر خوش آمدید کہا ۔ پھر ہم پانچویں آسمان پر آئے ، یہاں بھی حسب سابق بات چیت کے بعد حضرت ہارون علیہ السلام سے ملاقات ہوئی میں نے سلام کیا ، انہوں بھائی اور نبی کہہ کر خوش آمدید کہا ۔ پھر ہم چھٹے آسمان پر پہونچے اسی طرح گفتگو کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات ہوئی ، میں نے سلام کیا ۔ انہوں نے بھائی اور نبی کہہ کر خوش آمدید کہا ۔ جب میں وہاں سے آگے بڑھنے لگا تو آپ روئے ، پوچھا گیا آپ کیوں روئے ۔ عرض کرنے لگے الٰہی ، یہ جوان جسکو تو نے میرے بعد مبعوث فرمایا اپنی امت کو کثیر تعداد میں لیکر جنت میں داخل ہونگے جبکہ میری امت قلیل ہوگی ، پھر ہم ساتویں آسمان پر گئے تو وہاں بھی حسب سابق گفتگو کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ملاقات ہوئی انہوں نے بیٹا اور نبی کہہ کر خوش آمدید کہا ۔ پھر میرے سامنے بیت المعمور پیش کیا گیا میں نے حضرت جبرئیل سے اسکے بارے میں پوچھا تو آپ نے کہا : یہ بیت المعمور ہے ، ہر دن اس میں ستر ہزار فرشتے نماز پڑھتے ہیں اور جو یہاں سے جاتا ہے آخر وقت تک واپس نہیں آئیگا ، پھر میرے سامنے سدرۃ المنتہیٰ آیا تو اسکے پھل ہجر کے مٹکوں کے برابر اور پتے ہاتھی کے کان کے جیسے تھے ، اسکی جڑ میں سے چار نہریں جاری تھیں ۔ دو ظاہری اور دو باطنی ، میں نے حضرت جبرئیل سے پوچھا تو انہوں نے بتایا ، باطنی نہریں تو جنت میں رواں ہیں اور ظاہری فرات اور نیل ۔ پھر مجھ پر پچاس نمازیں فرض کی گئیں ، میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تو آپ نے کہا : تم پر کیا لازم کیا گیا میں نے کہا : مجھ پر پچاس نمازیں فرض کی گئیں ۔ تو آپ نے فرمایا : میں لوگوں کو آپ سے زیادہ جانتا ہوں میں نے بنی اسرئیل کو خوب آزمایا ہے ، آپکی امت اس پر عمل نہیں کرسکے گی آپ جایئے اور تخفیف کرایئے ۔ میں اپنے رب کے حضور پہونچا اور تخفیف چاہی اللہ تبارک و تعالیٰ نے چالیس مقرر فرمادیں ۔ پھر میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا ۔ آپ نے پھر پوچھا اب کتنی لازم رہیں ؟ میں نے کہا : چالیس ، پھر آپ نے پہلے کی طرح کہا ، میں اپنے رب کے حضور پہونچا تو تیس لازم رکھیں گئیں ، میں نے پھر

حضرت موسیٰ کو اسکی اطلاع دی تو انہوں نے پہلے کی طرح پھر کہا۔ میں لوٹ کر اپنے رب کے حضور گیا۔ اب بیس رہ گئیں پھر دس اور پھر پانچ، میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تو انہوں نے ویسا ہی فرمایا: میں نے کہا اب مجھے اپنے رب کے حضور جاتے ہوئے حیا آتی ہے۔ آواز آئی۔ ہم نے اپنے فریضہ کے مطابق ثواب رکھا ہے اور اپنے بندوں سے تخفیف کر دی ہے کہ ایک نیکی پر دس کا ثواب دیا جاتا ہے۔ لہذا پانچ نمازوں پر پچاس کا ثواب ملیگا۔

(۲) نمازیں پہلے کس نے پڑھیں

۶۳۱۔ **عن** أبی رافع رضی الله تعالی عنه قال: صلی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم غداۃ الاثنین، وصلت خدیجة رضی الله تعالیٰ عنها یوم الاثنین من آخر النهار، و صلی علی کرم الله تعالیٰ وجهه یوم الثلاثاء، فمکث علی یصلی مستخفیا سبع سنین و اشهراً قبل أن یصلی احد۔

حضرت ابو رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سب سے پہلے پیر کی صبح میں نماز پڑھی، اور ام المؤمنین حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے پیر کے دن آخر وقت میں نماز پڑھی۔ اور حضرت مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے منگل کے دن نماز پڑھی۔ پھر حضرت علی سات سال کچھ ماہ پوشیدہ طور پر نماز پڑھتے رہے اس سے قبل کہ دوسرے حضرات نے نماز پڑھی۔ ۱۲م

(۳) نماز اور روزے کب فرض ہوتے ہیں

۶۳۲۔ **عن** عبدالله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: تَجِبُ الصَّلٰوةُ عَلَى الْغُلَامِ اِذَا عَقَلَ، وَالصَّوْمُ اِذَا أَطَاقَ، وَالْحُدُوْدُ وَالشَّهَادَاتُ اِذَا احْتَلَمَ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بچہ جب سمجھدار ہو جائے تو اس پر نماز واجب ہے۔ اور روزہ اس وقت جب کہ اسکی طاقت رکھے، اور حدود و گواہی کے احکام اس وقت متعلق ہونگے جب وہ بالغ

۶۳۱۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱/۳۲۰

۶۳۲۔ کنز العمال للمتقی، ۴۵۳۲۶، ۱۶/۴۴۲

ہوجائے۔ جد الممتار ۱/ ۱۸۷

(۴) نماز کی ادائیگی حضور کی ادا کے مطابق

٦٣٣۔ **عن** مالك بن الحويرث رضى الله تعالىٰ عنه قال : أتينا النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم و نحن شببة متقاربون فأقمنا عنده عشرين يوما وليلة وكان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم رحيما رفيقا ، فلما ظن أنا قد اشتهينا أهلنا أو قد اشتقنا سألنا عمن تركنا بعد نا فأخبرنا ه فقال : اِرْجِعُوا اِلىٰ أَهْلِيكُمْ فَاَقِيمُوا فِيهِمْ وَعَلِّمُوهُمْ وَمُرُوهُمْ وَ ذَكَرَ أَشْيَاءَ أَحْفَظُهَا أَوْلاَ أَحْفَظُهَا ، وَصَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِى أُصَلِّى ، فَاِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَلْيُوَذِّنْ لَكُمْ أَحَدُكُمْ وَلْيَؤُمَّكُمْ أَكْبَرُكُمْ۔

حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور ہم کچھ نوعمر جوان تھے۔ ہم بیس دن و رات آپ کے پاس قیام پذیر رہے۔ آپ بے حد مہربان اور شفیق تھے، جب آپ نے دیکھا کہ ہم گھر جانے کے خواہشمند ہیں تو آپ نے ہم سے ان لوگوں کا حال پوچھا جنہیں ہم پیچھے چھوڑ آئے تھے۔ ہم نے آپ کو سب کچھ بتایا پس آپ نے حکم فرمایا: تم واپس لوٹ جاؤ اور انہی لوگوں میں رہو اور انہیں تعلیم دو اور نیکی کا حکم دو۔ اور چند باتیں آپ نے ارشاد فرمائیں مجھے یاد ہیں یا یاد نہیں رہیں۔ جس طرح تم نے مجھے نماز پڑھتے دیکھا اسی طرح نماز پڑھنا۔ اور جب نماز کا وقت ہوجائے تو تم میں سے کوئی اذان دے اور تم میں سے بڑا امام بنے۔

(۵) بچوں کو نماز کا حکم

٦٣٤۔ **عن** عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده رضى الله تعالىٰ عنهم قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : مُرُوا صِبْيَانَكُمْ بِالصَّلٰوةِ اِذَا بَلَغُوا سَبْعًا وَاضْرِبُو هُمْ عَلَيْهَا اِذَا بَلَغُوا عَشْرًا۔

حضرت عمر بن شعیب اپنے والد سے وہ انکے دادا رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کرتے

٦٣٣۔ الجامع الصحيح للبخارى، الاذان ٨٨/١ ☆ الكامل لابن عدى، ٩٩١/٣

٦٣٤۔ المسند لاحمد بن حنبل ٨٠/٢ ☆ السنن الكبرى للبيهقى، ٨٤/٣

حلية الاولياء لابى نعيم، ٣٦/١٠ ☆ تاريخ بغداد للخطيب، ٢٧٨/٢

ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے بچوں کو نماز کا حکم دو جب وہ سات برس کے ہوں۔ اور نماز پر انہیں مارو جب وہ دس برس کے ہو جائیں۔

فتاوی رضویہ ۱۰/ ۲۲۷

۶۳۵۔ **عن** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنھما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مُرُوْا أَوْلَادَ کُمْ بِالصَّلٰوۃِ وَھُمْ أَبْنَاءُ سَبْعِ سِنِیْنَ وَ اضْرِبُوْھُمْ عَلَیْھَا وَھُمْ أَبْنَاءُ عَشْرٍ ۔ فتاوی رضویہ ۴/ ۵۱۶

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنی اولاد کو سات سال کی عمر سے نماز کا حکم دو اور جب وہ دس برس کے ہو جائیں تو مار کر نماز پڑھواؤ۔ ۱۲ م

(۶) فضیلت نماز

۶۳۶۔ **عن** أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مَّوْضُوْعٌ ، فَمَنِ اسْتَطَاعَ اَنْ یَّسْتَکْثِرَ مِنْھَا فَلْیَسْتَکْثِرْ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نماز بھلائی کی چیز ہے تو جو اسکی کثرت کر سکے اسکو کرنا چاہیئے۔

فتاوی رضویہ ۳/ ۳۶۹

(۷) نماز عشاء کی فضیلت

۶۳۷۔ **عن** معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی

۶۳۵۔ السنن لابی داؤد، الصلوۃ، ۱/ ۷۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۵۳۲۴، ۱۶/ ۴۲۹
التفسیر للقرطبی ۱۸/ ۱۹۵ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ۲/ ۵۰۰
اتحاف السادۃ للزبیدی، ۶/ ۳۱۷ ☆ الدر المنثور للسیوطی ۱/ ۲۰۰
۶۳۶۔ السنن لابی داؤد ، الصلوۃ ، ۱/ ۶۱ ☆ المسند لاحمد. بن حنبل ، ۵/ ۲۳۷
حلیۃ الاولیاء لابی نعیم ، ۹/ ۲۳۸ ☆ السنن الکبری للبیھقی ۱/ ۴۵۱
کنز العمال للمتقی، ۱۹۴۷۷ ، ۷/ ۲۹۷ ☆ الدرا لمنثور للسیوطی، ۱/ ۳۰۰
۶۳۷۔ الجامع الصحیح للبخاری ،الاذان، ۱/ ۸۹ ☆ المسند لاحمد بن حبنل ، ۲/ ۲۴۴
اتحاف السادۃ للزبیدی، ۳/ ۱۴ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۰۳۵۷، ۷/ ۵۸۲
المسند للشافعی، ۵۲ ☆ السنن للنسائی، ۱/ ۹۷

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی صلوۃ العشاء: اِعْتَمُوْا بِھٰذِہِ الصَّلٰوۃِ فَاِنَّکُمْ فُضِّلْتُمْ بِھَا عَلٰی سَائِرِ الْاُمَمِ وَلَمْ تُصَلِّھَا اُمَّۃٌ قَبْلَکُمْ۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز عشاء میں ارشاد فرمایا: اس نماز کو دیر کر کے پڑھو کہ تم اس سے تمام امتوں پر فضیلت دیے گئے ہو۔ تم سے پہلے کسی امت نے یہ نماز نہ پڑھی۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

پر ظاہر کہ جب نماز عشاء ہمارے لئے خاص ہے تو پانچوں کا مجموعہ بھی ہمارے سوا کسی کو نہ ملا۔ رہا ہمارے نبی سید الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سوا کسی نبی کو یہ پانچوں نہ ملنا علماء اسکی بھی تصریحیں فرماتے ہیں۔

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے خصائص کبری میں ایک باب وضع فرمایا۔

" باب اختصاصہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بمجموع الصلوات الخمس ولم تجمع لاحد "

امام محمد محمد بن امیر الحاج حلبی حلیہ میں بعض علماء سے ناقل۔

" ھذہ الصلوات تفرقت فی الانبیاء و جمعت فی ھذہ الامۃ "

علامہ زرقانی شرح مواہب میں لکھتے ہیں۔

لم یجتمع لاحد غیرھم من الانبیاء والامم۔

فتاوی رضویہ ۲/۱۹۴

۶۳۷۔ **عن** أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: وَالَّذِی نَفْسِی بِیَدِہٖ لَوْ یَعْلَمُ أَحَدُ ھُمْ اَنَّہٗ یَجِدُ عِرْقًا سَمِیْنًا اَوْ مِرْمَاتَیْنِ حَسَنَتَیْنِ تَشْھَدُ الْعِشَاءَ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قسم اسکی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر ان میں کسی کو یہ معلوم ہوتا کہ کوئی فربہ ہڈی جس پر گوشت کا خفیف حصہ لپٹا رہ گیا ہو یا بکری کے اچھے دو کھر

ملیں گے جنکے شگاف میں گوشت کا لگاؤ ہوتا ہے تو ضرور نماز عشا میں حاضر آتا۔

٦٣٨۔ **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : لَوْ اَنَّ رَجُلاً دَعَا النَّاسَ اِلیٰ عِرْقٍ اَوْ مِرْمَاتَیْنِ لَاَجَابُوْهُ وَهُمْ یُدْعَوْنَ اِلیٰ هٰذِهِ الصَّلٰوةِ فِی جَمَاعَةٍ فَلَا یَاْتُوْنَهَا ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر کوئی شخص لوگوں کو پتلا گوشت لپٹی ہوئی ہڈی یا دو کھروں کی دعوت دے تو ضرور جائیں گے اور اس نماز کی جماعت کو بلائے جاتے ہیں تو نہیں آتے۔

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

کیا معاذ اللہ، یہ ثواب و رضائے الٰہی کو دو کوڑی کی ہڈی یا دو کھروں سے تشبیہ ہے۔ حاشا۔ بلکہ انکے حال کی تقبیح اور ان پر زجر و توبیخ و تنبیہ ہے کہ ایسی حقیر چیز کے لئے تو دوڑتے ہیں اور ایسی عظیم شئی کی پرواہ نہیں کرتے۔

فتاوی رضویہ، ۶/۱۷۶

(۸) نماز پنجگانہ کی فضیلت

٦٣٩۔ **عن** عبادة بن الصامت رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی

٦٣٨۔ المسند لاحمد بن حنبل، ٥٣٧/٢ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى، ٤٣/٢
كنز العمال للمتقى، ٢٠٣٦٩، ٥٨٤/٧ ☆ علل الحديث لابن ابى حاتم، ٥٢٩
المعجم الاوسط للطبرانى، ١٥٠/٣ ☆
٦٣٩۔ الموطا لمالك، الصلوة، ٤٣ ☆ المسند لاحمد بن حبل، ٣١٥/٥
السنن لابى داؤد، الصلوة، ٦١/١ ☆ المستدرك للحاكم، الصلوة، ٢٠٠/١
السنن للنسائى، باب المحافظة، على الصلوة ٥٤/١، شرح السنة للبغوى، ١٠٤/٤
الدر المنثور للسيوطى، ٢٩٤/١ ☆ المصنف لابن ابى شيبة، ٢٩٦/٢
السنن الكبرى للبيهقى، ٣٦١/١ ☆ فتح البارى للعسقلانى، ٢٤٢/٢
التاريخ الكبير للبخارى، ٣٨٧/١ ☆ المغنى للعراقى، ١٤٦/١
نصب الراية للزيلعى، ١١٤/٢ ☆ تجريد التمهيد لابن عبد البر، ٧٥٢
مشكل الآثار للطحاوى، ٢٢٣/٤ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذرى، ٢٤٢/١
التمهيد لابن عبد البر، ٢٣٩/٤ ☆ تاريخ دمشق لابن عساكر، ٢٤٧/٢
الجامع الصغير للسيوطى، ٢٤١/١ ☆ الكامل لابن عدى، ٦٣/١

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : خَمۡسُ صَلَوَاتٍ كَتَبَهُنَّ اللّٰهُ عَلَى الۡعِبَادِ ، فَمَنۡ جَآءَ بِهِنَّ فَلَمۡ يَضَعۡ مِنۡهُنَّ شَيۡئاً اِسۡتِخۡفَافًا بِحَقِّهِنَّ كَانَ لَهٗ عِنۡدَاللّٰهِ عَهۡدٌ اَنۡ يُّدۡخِلَ الۡجَنَّةَ وَمَنۡ لَمۡ يَاۡتِ بِهِنَّ فَلَيۡسَ لَهٗ عِنۡدَاللّٰهِ تَعَالٰى عَهۡدٌ ، اِنۡ شَآءَ عَذَّبَهٗ وَ اِنۡ شَآءَ اَدۡخَلَهُ الۡجَنَّةَ ۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانچ نمازیں اللہ تعالیٰ نے بندوں پر فرض کی ہیں۔ جو انہیں بجالائے اور انکے حق کو ہلکا جانکر ان میں سے کچھ ضائع نہ کرے اللہ تعالیٰ کے پاس عہد ہو کہ اسے جنت میں داخل فرمائے۔ اور جو انہیں بجا نہ لائے اس کے لئے اللہ کے پاس عہد نہیں، چاہے اسے عذاب کرے چاہے اسے جنت میں داخل کرے۔

فتاوی رضویہ ۴/ ۸۷

(۹) اہمیت نماز

۶۴۰۔ **عن** أبی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : کان اصحاب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا یرون شیأً من الاعمال ترکہ کفراً غیر الصلوۃ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نماز کے سوا کسی فعل کے ترک کو کفر نہ جانتے۔

﴿۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

لہذا بہت صحابہ وتابعین رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین تارک صلوۃ کو کافر کہتے۔

۶۴۱۔ **عن** أمیر المؤمنین مولی المسلمین علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم قال: من لم یصل فہو کافر ۔

امیر المؤمنین مولی المسلمین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں: کہ جو نماز نہ پڑھے وہ کافر ہے۔

۶۴۲۔ **عن** عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : من ترک الصلوۃ فقد

۶۴۰۔ المستدرک للحاکم، ۱/ ۷ ☆ مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۱/ ۵۹

۶۴۱۔ الترغیب و الترہیب للمنذری، ۱/ ۳۸۵ ☆

۶۴۲۔ الترغیب و الترہیب للمنذری، ۱/ ۳۸۶ ☆

کفر۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں جس نے نماز چھوڑی بیشک وہ کافر ہوگیا۔

٦٤٣۔ **عن** عبدالله بن مسعود رضی الله تعالی عنه قال : من ترك الصلوة فلا دين له ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں: جس نے نماز ترک کی وہ بے دین ہے۔

٦٤٤۔ **عن** جابر بن عبدالله رضی الله تعالی عنهما قال : من لم يصل فهو كافر ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں: بے نمازی کافر ہے۔

٦٤٥۔ **عن** أبی الدرداء رضی الله تعالیٰ عنه قال : لا ايمان لمن لا صلوة له ۔

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: بے نماز کے لئے ایمان نہیں۔

امام اسحاق فرماتے ہیں۔

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بصحت ثابت ہوا کہ حضور نے تارک صلوۃ کو کافر فرمایا۔ اور زمانہ اقدس سے علماء کی یہی رائے ہے کہ جو شخص قصداً بے عذر نماز ترک کرے یہاں تک کہ وقت نکل جائے وہ کافر ہے۔

اسی طرح امام ابوایوب سختیانی سے مروی ہوا کہ ترک نماز بے غلاف کفر ہے۔

ابن حزم کہتا ہے۔

امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف احد العشرہ، حضرت معاذ بن جبل امام العلماء، حضرت ابوہریرہ حافظ الصحابہ وغیرہم اصحاب سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ

٦٤٣۔ الترغيب والترهيب للمنذری، ١/٣٨٥

٦٤٤۔ الترغيب والترهيب للمنذری، ١/٣٨٥

٦٤٥۔ الترغيب والترهيب للمنذری، ١/٣٨٦

علیہ وعلیہم وسلم اجمعین سے وارد ہوا۔ کہ جو شخص ایک نماز فرض قصداً چھوڑ دے یہاں تک کہ اس کا وقت نکل جائے وہ کافر و مرتد ہے۔

اور یہ ہی مذہب ہے حکم بن عتیبہ، ابوداؤد طیاسی، ابوبکر ابن ابی شیبہ زہیر بن حرب، اور ائمہ اربعہ سے سیف السنت امام احمد بن حنبل، اور ہمارے ائمہ حنفیہ سے امام عبد اللہ بن مبارک تلمیذ حضرت امام اعظم، اور ہمارے امام کے استاذ الاستاذ امام ابراہیم نخعی وغیرہم ائمہ دین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا۔ اسی کو جمہور ائمہ حنبلیہ نے مختار و مرجح رکھا، اور بیشک بہت ظواہر نصوص شرعیہ آیات قرآنیہ واحادیث نبویہ علی صاحبہا افضل الصلوۃ والتحیہ اس مذہب کی مؤید۔ جیسا کہ ان میں سے کچھ کو تفصیل سے بیان کیا خاتم المحققین سیدنا والد ماجد نے اپنی عمدہ کتاب 'الکلام الا وضح فی تفسیر الم نشرح' میں اور 'سرور القلوب فی ذکر المحبوب' اور 'جواهر البیان فی اسرار الارکان' میں۔ اعلی الله تعالی درجاته فی غرفات الجنان، آمین۔

بالجملہ اس قول کو مذاہب اہل سنت سے کسی طرح خارج نہیں کہہ سکتے بلکہ وہ ایک جم غفیر قدمائے اہل سنت صحابہ و تابعین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا مذہب ہے۔ اور بلا شبہ اس وقت و حالت کے لحاظ سے ایک بڑا قوی مذہب تھا۔ صدر اول کے بعد جب اسلام میں ضعف آیا اور بعض عوام کے قلب میں سستی و کسل نے جگہ پائی، نماز میں کامل چستی و مستعدی کہ صدر اول میں مطلقاً ہر مسلمان کا شعار دائم تھی اب بعض لوگوں سے چھوٹ چلی، وہ امارت مطلقہ وعلامت فارقہ ہونے کی حالت نہ رہی۔ لہذا جمہور ائمہ نے اسی اصل اجماعی مؤید بدلائل قاہرہ، آیات متکاثرہ واحادیث متواترہ پر عمل واجب جانا کہ مرتکب کبیرہ کافر نہیں۔

یہ ہی مذہب ہمارے ائمہ حنفیہ ائمہ شافعیہ ائمہ مالکیہ اور ایک جماعت ائمہ حنبلیہ وغیرہم جماہیر علمائے دین وائمہ معتمدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا ہے۔ کہ اگرچہ تارک نماز کو سخت فاجر جانتے ہیں مگر دائرہ اسلام سے خارج نہیں کہتے، یہ ہی ایک روایت حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے ہے۔ اسکی رو سے یہ مذہب مہذب حضرات ائمہ اربعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا مجمع علیہ ہے۔

اور اس طرف بحمد اللہ نصوص شرعیہ سے وہ دلائل ہیں جن میں اصلاً تاویل کی گنجائش

نہیں، بخلاف دلائل مذہب اول کہ اپنے نظائر کثیرہ کی طرح استحلال واستخفاف وجحود وکفران وفعل مثل کفارہ وغیرہا تاویلات کو اچھی طرح جگہ دے رہے ہیں۔ یعنی فرضیت نماز کا انکار کرے یا اسے ہلکا اور بے قدر جانے، یا اس کا ترک حلال سمجھے تو کافر ہے، یا یہ کہ ترک نماز سخت کفران نعمت وناشکری ہے۔ یا یہ کہ اس نے کافروں کا سا کام کیا۔

بالجملہ وہ فاسق ہے اور سخت فاسق مگر کافر نہیں۔ وہ شرعا سخت سزاؤں کا مستحق ہے۔ ائمہ ثلثہ مالک وشافعی واحمد رضی اللہ تعالی عنہم فرماتے ہیں۔ اسے قتل کیا جائے۔ ہمارے ائمہ رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین کے نزدیک فاسق و فاجر مرتکب کبیرہ ہے اسے دائم الحبس کریں یہاں تک کہ توبہ کرے یا قید میں مرجائے۔ امام محبوبی وغیرہ مشائخ حنفیہ فرماتے ہیں اتنا ماریں کہ خون بہادیں پھر قید کریں۔ یہ تعزیرات یہاں جاری نہیں۔ لہذا اسکے ساتھ کھانا پینا میل جول سلام کلام وغیرہ معاملات ہی ترک کریں کہ یونہی زجر ہو۔ اسی طرح بنظر زجر ترک عیادت میں مضائقہ نہیں۔

فتاوی رضویہ ۱۰۲/۵، ۱۰۷۔

فتاوی رضویہ/ ۲۲۵، ۲۲۹

(۱۰) پانچوں نمازوں کی ادائیگی پر اجر عظیم

٦٤٦- **عن** أبی الدرداء رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : خَمْسٌ مَّنْ جَآءَ بِهِنَّ مَعَ اِيْمَان دَخَلَ الْجَنَّةَ ، مَنْ حَافَظَ عَلَى الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ عَلىٰ وُضُوْئِهِنَّ وَرُكُوْعِهِنَّ وَسُجُوْدِهِنَّ وَمَوَاقِيْتِهِنَّ، وَصَامَ رَمَضَانَ، وَحَجَّ الْبَيْتَ اِنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلاً، وَ أَعْطَى الزَّكٰوةَ طَيِّبَةً بِهَا نَفْسُهُ وَ أَدَّى الْاَمَانَةَ ، قال : يا ابا الدرداء ! ما اداء الا مانة؟ قال : الغسل من الجنابة ـ

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانچ چیزیں ہیں کہ جو انہیں ایمان کے ساتھ لائیگا جنت میں

٦٤٦- السنن لابی داؤد، الصلوة، ٦١/١ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ٤٧/١

المعجم الصغیر للطبرانی، ٢٥/٢ ☆ الدر المنثور للسیوطی ٢٩٦/١

الترغیب و الترهیب للمنذری، ٢٤١/١ ☆ التفسیر لابن كثير، ٤٧٩/١

حلیة الاولیاء لابی نعیم، ٢٣٤/٢ ☆ تاریخ اصفهان، ١٨٩/٢

جائیگا۔ جو پنجگانہ نمازوں کی، انکے وضو، انکے رکوع انکے سجود انکے اوقات پر محافظت کرے اور روزہ و حج وزکوۃ و غسل جنابت بجالائے۔

٦٤٧۔ **عن** عبادۃ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: خَمْسُ صَلَوَاتٍ اِفْتَرَضَهُنَّ اللّٰهُ تَعَالیٰ، مَنْ اَحْسَنَ وُضُوْئَهُنَّ وَصَلاهُنَّ لِوَقْتِهِنَّ وَ اَتَمَّ رُكُوعَهُنَّ وَخُشُوْعَهُنَّ كَانَ لَهٗ عَلَى اللّٰهِ عَهْدٌ اَنْ يَغْفِرَ لَهٗ وَ مَنْ لَمْ يَفْعَلْ فَلَيْسَ لَهٗ عَلَى اللّٰهِ عَهْدٌ، اِنْ شَآءَ غَفَرَ لَهٗ وَ اِنْ شَآءَ عَذَّبَهٗ۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانچ نمازیں اللہ تعالیٰ نے فرض کی ہیں، جو انکا وضو اچھی طرح کرے اور انہیں انکے وقت پر پڑھے اور انکا رکوع و خشوع پورا کرے اسکے لئے عزوجل پر عہد ہے کہ اسے بخشدے، اور جو ایسا نہ کرے تو اسکے لئے اللہ تعالیٰ پر کچھ عہد نہیں۔ چاہے بخشے چاہے عذاب کرے۔

٦٤٨۔ **عن** قتادۃ بن الربیعی الانصاری رضی اللہ تعالی عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اِنَّ اللّٰهَ تَعَالیٰ يَقُوْلُ: اِنِّي فَرَضْتُ عَلیٰ اُمَّتِكَ خَمْسَ صَلَوَاتٍ وَعَهِدْتُ عِنْدِي عَهْدًا اَنَّهٗ مَنْ جَآءَ يُحَافِظُ عَلَيْهِنَّ لِوَقْتِهِنَّ اَدْخَلْتُهُ الْجَنَّةَ وَ مَنْ لَمْ يُحَافِظْ عَلَيْهِنَّ فَلَا عَهْدَ لَهٗ عِنْدِي۔

حضرت قتادہ بن ربیعی انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے میں نے تیری امت پر پانچ نمازیں فرض کیں اور اپنے پاس عہد مقرر کرلیا کہ جو انکے وقتوں پر انکی محافظت کرتا رہیگا اسے جنت میں داخل کرونگا۔ اور جو محافظت نہ کریگا اسکے لئے میرے پاس کچھ عہد نہیں۔

٦٤٧۔ السنن لابی داؤد، الصلوۃ، ١/٦١ ☆ علل الحدیث لابن ابی حاتم، ٣٦٤
المسند لاحمد بن حنبل ٥/٣١٧ ☆ السنن الکبری للبیہقی، ٢/٢١٥
مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ١/٥٨ ☆ شرح السنۃ للبغوی، ٤/١٠٥
الترغیب و الترہیب للمنذری، ١/٢٤٢ ☆ کنز العمال للمتقی، ١٨٨٦٠، ٧/٢٥٨
موارد الظمئان للہیثمی، ٢٥٢ ☆
٦٤٨۔ السنن لابی داؤد، الصلوۃ، ١/٦١ ☆ الکامل لابن عدی، ٤/١٤٢٢

٦٤٩۔ **عن** کعب بن عجرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِنَّ اللّٰهَ تَعَالیٰ یَقُوْلُ : مَنْ صَلَّی الصَّلٰوةَ لِوَقْتِهَا فَاَقَامَ حَدَّهَا کَانَ لَهٗ عَلَیَّ عَهْدٌ اُدْخِلُهُ الْجَنَّةَ ، وَمَنْ لَمْ یُصَلِّ الصَّلٰوةَ لِوَقْتِهَا وَلَمْ یُقِمْ حَدَّهَا لَمْ یَکُنْ لَهٗ عِنْدِی عَهْدٌ، اِنْ شِئْتُ اَدْخَلْتُهُ النَّارَ وَاِنْ شِئْتَ اَدْخَلْتُهُ الْجَنَّةَ ۔

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ کا فرمان مقدس ہے، جونماز اسکے وقت میں ٹھیک ٹھیک ادا کرے اسکے لئے مجھ پر عہد ہے کہ اسے جنت میں داخل فرماؤں اور جو وقت میں نہ پڑھے اور ٹھیک ادا نہ کرے اسکے لئے میرے پاس کوئی عہد نہیں ۔ چاہوں اسے دوزخ میں لے جاؤں اور چاہوں تو جنت میں۔

٦٥٠۔ **عن** عبدالله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : هَلْ تَدْرُوْنَ مَا یَقُوْلُ رَبُّکُمْ عَزَّوَجَلَّ ؟ قالوا: الله ورسوله اعلم ، قالها ثلاثا ، قال : یَقُوْلُ رَبُّکُمْ عَزَّوَجَلَّ: وَعِزَّتِیْ وَجَلَالِیْ، لَا یُصَلِّیْهَا عَبْدٌ لِوَقْتِهَا اِلَّا اَدْخَلْتُهُ الْجَنَّةَ ، وَمَنْ صَلَّاهَا لِغَیْرِ وَقْتِهَا اِنْ شِئْتُ رَحِمْتُهٗ، وَاِنْ شِئْتُ عَذَّبْتُهٗ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جانتے ہو تمہارا رب کیا فرماتا ہے، عرض کی: خدا اور رسول خوب دانا ہیں ، یہ جملہ تین مرتبہ ارشادفرمایا۔ پھر ارشادفرمایا: تمہارا رب جل وعلا فرماتا ہے: مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم ، جوشخص نماز وقت پر پڑھیگا اسکو جنت میں داخل فرماؤں گا اور جو اسکے غیر وقت پر پڑھے گا چاہوں اس پر رحم کروں چاہوں اس پر عذاب۔

فتاوی رضویہ ۲/۳۷۷،۳۷۸

(۱۱) پانچوں نمازوں کی حفاظت

٦٥١۔ **عن** فضالة الزهرانی رضی الله تعالیٰ عنه قال : علمنی رسول الله صلی،

٦٤٩۔ السنن للدارمی ، الصلوة ، ٢٢٣

٦٥٠۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ٢٢٨/١٠

٦٥١۔ السنن لابی داؤد ، ٦١/١

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فکان فیما علمنی، و حافظ علی الصلوات الخمس ۔

حضرت فضالہ زہرانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے مسائل دین تعلیم فرمائے، ان میں یہ بھی تعلیم فرمایا کہ نماز پنجگانہ کی محافظت کر۔

(۱۲) نماز کی فضیلت

٦٥٢۔ **عن** أنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَا مِنْ صَبَاحٍ وَلَا رِوَاحٍ اِلَّا وَبُقَاعُ الْاَرْضِ يُنَادِی بَعْضُهَا بَعْضًا يَا جَارَةُ: هَلْ مَرَّبِكِ الْيَوْمَ عَبْدٌ صَالِحٌ صَلَّى عَلَيْكِ اَوْ ذَكَرَ اللّٰهَ، فَاِنْ قَالَتْ: نَعَمْ، رَأَتْ لَهَا بِتِلْكَ فَضْلًا ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی صبح اور شام ایسی نہیں ہوتی کہ زمین کے ٹکڑے ایک دوسرے کو پکار کر نہ کہتے ہوں کہ اے ہمسائے! آج تیری طرف کوئی بندہ ہو کر نکلا جس نے تجھ پر نماز پڑھی یا ذکر الٰہی کیا؟ اگر وہ ٹکڑا جواب دیتا ہے ہاں، تو پوچھنے والا ٹکڑا اعتقاد کرتا ہے کہ اسے مجھ پر فضیلت ہے۔ السوء والعقاب، ۳۴

٦٥٣۔ **عن** جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لَيْسَ شَیْءٌ اَشَدَّ عَلَى الْمَلَكِ مِنْ رِيْحِ الثَّمَرِ مَا قَامَ عَبْدٌ اِلٰى صَلٰوةٍ قَطُّ اِلَّا يَلْتَقِمُ فَاهُ مَلَكٌ وَلَا يَخْرُجُ مِنْ فِيْهِ آيَةٌ اِلَّا يَدْخُلُ فِی فِی الْمَلَكِ ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فرشتہ پر کوئی چیز کھانے کی بو سے زیادہ سخت نہیں۔ جب کبھی مسلمان نماز کو کھڑا ہوتا ہے فرشتہ اسکا منہ اپنے منہ میں لے لیتا ہے اور جو آیت اسکے منہ سے نکلتی ہے فرشتہ کے منہ میں داخل ہوتی ہے۔ احکام شریعت، ۱۳۹

٦٥٢۔ مجمع الزوائد للهيثمی، ٦/٢ ☆ کنز العمال للمتقی، ١٨٩٢٩، ٢٩٠/٧
حلیة الاولیاء لابی نعیم، ١٧٤/٦ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ٤٩٢/٢
٦٥٣۔ شعب الایمان، للبیهقی، ☆

(۱۴)باجماعت نماز کی فضیلت واہمیت

٦٥٤۔ عن أمیر المؤمنین عثمان بن عفان رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ فِي جَمَاعَةٍ فَكَأَنَّمَا قَامَ نِصْفَ لَيْلَةٍ وَ صَلَّى الصُّبْحَ فِي جَمَاعَةٍ فَكَأَنَّمَا صَلَّى اللَّيْلَ كُلَّهُ۔

امیر المؤمنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے عشاء کی نماز جماعت سے پڑھی گویا اس نے نصف رات عبادت میں گزاری۔ اور جس نے فجر کی نماز باجماعت ادا کی اس نے گویا پوری رات عبادت کی۔ فتاوی رضویہ ۳/۳۲۶

٦٥٥۔ عن أبی بکر بن أبی حثمة رضی الله تعالیٰ عنه قال: إن عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه فقد سلیمان بن أبی حثمة فی صلاة الصبح و ان عمر بن الخطاب غدا الی السوق ومسکن سلیمان بین السوق والمسجد النبوی فمر علی الشفاء أم سلیمان فقال لها: لم أر سلیمان فی الصبح فقالت: أنه بات یصلی فغلبته عیناه فقال عمر لأن أشهد صلوة الصبح فی الجماعة أحب الی من أن أقوم لیلة۔

حضرت ابوبکر بن ابی حثمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین سیدنا حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت سلیمان بن ابی حثمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نماز فجر میں نہ پایا۔ حضرت فاروق اعظم صبح کے وقت بازار تشریف لے گئے اور حضرت سلیمان کا مکان بازار و مسجد نبوی کے درمیان تھا۔ راستہ میں حضرت سلیمان کی والدہ ملیں تو آپ نے فرمایا: میں نے سلیمان کو صبح کی نماز میں نہیں دیکھا۔ انہوں نے کہا: وہ رات گئے تک نماز پڑھتے رہے تو آنکھ لگ گئی۔ حضرت عمر نے فرمایا: صبح کی نماز باجماعت مجھے پوری رات کی عبادت سے زیادہ محبوب ہے۔ ۱۲م

٦٥٤۔ الصحیح لمسلم، الصلوۃ، ١/٢٣٢ ☆ نصب الرایۃ للزیلعی، ٢/٢٤

الترغیب و الترهیب للمنذری، ١/٢٦٧ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ١/٤٦٤

الصحیح لابی عوانة، ٢/٤ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ١/٥٨

٦٥٥۔ المؤطا لمحمد، فضل الفجر، ١٤٥ ☆ المؤطا لمالك، ٤٦

٦٥٦۔ **عن** سليمان بن ابی حثمة عن امه الشفاء رضی الله تعالیٰ عنهما قالت: دخل علی عمر رضی الله تعالیٰ عنه وعندی رجلان نائمان تعنی زوجها اباحثمه و ابنها سليمان فقال: اما صليا الصبح، قلت: لم تزالا يصليان حتی اصبحا فصليا الصبح و ناما فقال: لان اشهد الصبح فی جماعة احب الی من قيام ليلة۔

حضرت سلیمان بن ابی حثمہ سے روایت ہے وہ اپنی والدہ حضرت شفاء رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں۔ فرماتی ہیں: میرے پاس امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے جبکہ میرے یہاں دومرد یعنی میرے شوہر ابوحثمہ اور بیٹے سلیمان سورہے تھے۔ فرمایا: کیا انہوں نے نماز فجر نہیں پڑھی؟ میں نے عرض کی: یہ پوری رات صبح تک نماز پڑھتے رہے اور فجر پڑھ کر سوگئے۔ فرمایا: مجھے صبح کی نماز باجماعت پوری رات کی عبادت سے زیادہ محبوب ہے۔ فتاوی رضویہ، ۳۲۹/۴

٦٥٧۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم: لَيْسَ صَلٰوةٌ أَثْقَل عَلَى الْمُنَافِقِيْنَ مِنَ الْفَجْرِ وَ الْعِشَاءِ وَلَوْ يَعْلَمُوْن مَا فِيْهِمَا لَأ تَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا، لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ الْمُؤَذِّنَ فَيُقِيْمَ ثُمَّ آمُر رَجُلًا يَؤُمُّ النَّاسَ ثُمَّ آخُذَ شُعُلًا مِنْ نَارٍ فَأُحْرِقَ عَلٰى مَنْ لَا يَخْرُجُ إِلَى الصَّلٰوةِ بَعْدُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: منافقین پر فجر وعشاء کی نماز سے زیادہ بھاری اور دشوار کوئی نماز نہیں۔ اگر ان دونوں نمازوں کا ثواب جانتے تو سرین کے بل گھسٹتے ہوئے بھی حاضر ہوتے۔ میں چاہتا ہوں کہ مؤذن کو اقامت کا حکم دوں پھر کسی کو امام بنا کر آگ کا ایک شعلہ لیکر جاؤں اور جو نماز کے لئے حاضر نہ ہوئے انکو جلادوں۔

﴿۷﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث صحیح نص صریح ہے کہ وقت اقامت تک مسجد میں حاضر نہ ہونا وہ جرم قبیح ہے

٦٥٦۔ المصنف لعبد الرزاق، ٥٢٦/١ ☆

٦٥٧۔ الجامع الصحيح للبخاری، الصلوة، ٩٠/١ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ١٤١/٢

جس پر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو جلادینے کا قصد فرمایا۔

علماء فرماتے ہیں۔ یہ ارشاد کہ تکبیر کہلوا کر نماز شروع کراؤں اسکے بعد تشریف لیجاؤں اسی بناپر تھا کہ انکی عدم حاضری ثابت اور الزام تخلف قائم ہولے۔ اس کا منشا وہی تحقیق ہے جو ہم نے ذکر کی کہ ایجاب اجابت تاوقت اقامت موسع ہے۔

یہاں سے ظاہر ہوگیا کہ بعض احادیث میں بظاہر جو کلام قنیہ ومجتبی (جواذان سنکر تکبیر کے انتظار میں بیٹھا رہے بدکار ومردود الشہادۃ ہے) کی جو تائید نکلتی تھی وہ ممنوع وساقط ہے۔ معہذا شک نہیں کہ حضور مسجد بنفسہ عبادت مقصودہ نہیں بلکہ غرض شہود جماعت ہے۔ اور قبل از اقامت فوت جماعت غیر معقول۔ تو اقامت تک وجوب موسع ماننے سے چارہ نہیں، مگر بات یہ ہے کہ اقامت تک تاخیر یا تو امام معین کو میسر جسکے بن آئے جماعت قائم ہی نہ ہوگی۔ یا اسے جس کا مکان مسجد سے ایسا ملاصق کہ تکبیر کی آواز اس سے مخفی نہ رہے گی۔ اسکے سوا اور نمازیوں کو انتظار اقامت کرنے کے کوئی معنی نہیں۔ کہ جب نہ تکبیر ان پر موقوف نہ انہیں اسکی آواز آئیگی تو کس چیز کا انتظار کررہے ہیں۔ ایسوں کو اسی وقت تاخیر روا جب تک تفویت کا خوف نہ ہو، حدیث ایسے ہی لوگوں پر محمول۔ اور ممکن کہ کلام قنیہ ومجتبی بھی اسی معنی پر حمل کریں۔ فیحصل التوفیق وباللہ التوفیق۔

فتاوی رضویہ ۳/۳۳۷

(۱۴) نماز میں خشوع وخضوع

۶۵۸۔ **عن** أنس بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: مَنْ صَلَّى الصَّلَوَاتِ لِوَقْتِهَا وَ أَسْبَغَ لَهَا وُضُوْءَهَا وَأَتَمَّ لَهَا قِيَامَهَا وَ خُشُوْعَهَا وَرُكُوْعَهَا وَ سُجُوْدَهَا خَرَجَتْ وَهِيَ بَيْضَاءُ مُسْفِرَةٌ تَقُوْلُ: حَفِظَكَ اللّٰهُ كَمَا حَفِظْتَنِى، وَمَنْ صَلَّاهَا لِغَيْرِوَقْتِهَا وَلَمْ يُسْبِغْ لَهَا وُضُوْئَهَا وَلَمْ يُتِمَّ خُشُوْعَهَا وَلَا رُكُوْعَهَا وَلَا سُجُوْدَهَا خَرَجَتْ سَوْدَاءُ مُظْلِمَةٌ تَقُوْلُ: ضَيَّعَكَ اللّٰهُ كَمَاضَيَّعْتَنِى حَتّٰى إِذَا كَانَتْ حَيْثُ شَآءَ اللّٰهُ لُفَّتْ كَمَا يُلَفُّ الثَّوْبُ الْخَلَقُ ثُمَّ ضُرِبَ بِهَا وَجْهَهٗ۔

۶۵۸۔ المعجم الاوسط للطبرانی، ۳/۲۶۳

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو پانچوں نمازیں اپنے اپنے وقتوں پر پڑھے انکا وضو وقیام وخشوع و رکوع وسجود پورا کرے وہ نماز سفید روشن ہو کر یہ کہتی نکلے کہ اللہ تیری نگہبانی فرمائے جس طرح تو نے میری حفاظت کی۔ اور جو غیر وقت پر پڑھے اور وضو وخشوع ورکوع وسجود پورا نہ کرے وہ نماز سیاہ تاریک ہو کر یہ کہتی نکلے کہ اللہ تجھے ضائع کرے جس طرح تو نے مجھے ضائع کیا۔ یہاں تک کہ جب اس مقام پر پہونچے جہاں تک اللہ عزوجل چاہے تو پرانے چیتھڑے کی طرح لپیٹ کر اسکے منہ پر ماری جائے۔ العیاذ باللہ رب العالمین۔

فتاوی رضویہ ۲/۳۸۹

(۱۵) اسلام میں چار فرض ہیں

۶۵۹۔ **عن** عمارة بن حزم رضي الله تعالىٰ عنه قال ؛ قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : أَرْبَعٌ فَرَضَهُنَّ اللّٰهُ تَعَالىٰ فِي الْإِسْلَامِ، فَمَنْ جَآءَ بِثَلٰثٍ لَمْ يُغْنِيْنَ عَنْهُ شَيْأً حَتّٰى يَأْتِيَ بِهِنَّ جَمِيْعًا ، اَلصَّلٰوةُ وَالزَّكٰوةُ وَصِيَامُ رَمَضَانَ وَ حَجُّ الْبَيْتِ۔

حضرت عمارہ بن حزم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چار چیزیں اللہ تعالیٰ نے اسلام میں فرض کی ہیں۔ جو ان میں سے تین ادا کرے گا وہ اسے کچھ کام نہ دینگی جب تک پوری چاروں نہ بجا لائے۔ نماز، زکوۃ، روزہ، حج۔

فتاوی رضویہ ۴/۴۳۸

(۱۶) قبل معراج نمازوں کی کیفیت

۶۶۰۔ **عن** عزيزة بنت أبي تجراة قالت : كانت قريش لا تنكر صلوة الضحى و كان المسلمون قبل أن تفرض الصلوات الخمس يصلون الضحى والعصر و كان النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اذا صلوا آخر النهار تفرقوا في الشعاب

۶۵۹۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۴/۲۰۱ ☆ مجمع الزوائد للهيثمي، ۱/۴۷

الدر المنثور للسيوطي، ۴/۲۰۱ ☆ مجمع الزوائد للهيثمي، ۱/۴۷

الدر المنثور للسيوطي ۱/۲۹۸ ☆ كنز العمال للمتقي، ۳۳، ۱/۳۰

الترغيب و الترهيب للمنذري ۱/۳۸۴ ☆

۶۶۰۔ الاصابة في تميز الصحابة للعسقلاني، ۱۱۴۸۰، ۸/۲۴۰

فصلو ھا فرادی۔

حضرت عزیزہ بنت تجراۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ فرماتی ہیں کہ قریش نماز چاشت کو ناپسند نہیں رکھتے تھے۔ اور مسلمان پانچوں نمازوں کے فرض ہونے سے قبل چاشت اور عصر کی نماز پڑھتے تھے۔ اور حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور صحابۂ کرام جب آخر روز یعنی عصر کی نماز پڑھتے تو گھاٹیوں میں متفرق ہوکر تنہا تنہا پڑھتے۔

﴿۸﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس قدر یقیناً معلوم ہے کہ معراج مبارک سے پہلے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین، نمازیں پڑھتے۔ نماز شب کی فرضیت تو خود سورۂ مزمل شریف سے ثابت اور اسکے سوا اوراوقات میں بھی نماز پڑھنا وارد، عام ازیں کہ فرض ہو یا نفل۔

احادیث اس باب میں بکثرت ہیں اور انکی جمع و تلفیق کی حاجت نہیں۔ بلکہ نماز شروع روز شریعت سے مقرر و مشروع ہے۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اول بار جس وقت وحی نازل ہوئی اور نبوت کریمہ ظاہر ہوئی اسی وقت حضور نے بہ تعلیم جبرئیل امین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نماز پڑھی۔ اور اسی دن بہ تعلیم اقدس حضرت ام المؤمنین خدیجۃ الکبری رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے پڑھی۔ دوسرے دن امیر المؤمنین علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الاسنی نے حضور کے ساتھ پڑھی کہ ابھی سورۂ مزمل نازل بھی نہ ہوئی تھی۔ تو ایمان کے بعد پہلی شریعت نماز ہے۔

بالجملہ یہ سوال ضرور متوجہ ہوتا ہے کہ معراج سے پہلے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز کس طرح پڑھتے تھے۔

اقول: ملاحظہ آیات واحادیث سے ظاہر کہ وہ نماز اسی انداز کی تھی اس میں طہارت ثوب بھی تھی۔ تکبیر تحریمہ بھی تھی۔ قرآت بھی تھی۔ رکوع بھی تھا اور سجود بھی۔ جماعت بھی تھی اور جہر بھی۔

فتاوی رضویہ، ۸۲/۵، ۹۰

(۱۷) اتفاقیہ نیند عذر شرعی ہے

۶۶۱۔ **عن** أبی قتادة الأنصاری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : أَمَا اِنَّهٗ لَیۡسَ فِی النَّوۡمِ تَفۡرِیۡطٌ ، اِنَّمَا التَّفۡرِیۡطُ فِی الۡیَقۡظَةِ اَنۡ تُؤَخِّرَ صَلٰوةً حَتّٰی یَدۡخُلَ وَقۡتُ صَلٰوةٍ اُخۡرٰی ۔

حضرت ابوقتادہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سونے میں کچھ تقصیر نہیں۔ تقصیر تو جاگتے میں ہے کہ تو ایک نماز کو اتنا پیچھے ہٹائے کہ دوسری کا وقت آ جائے۔

﴿۹﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث خود حالت سفر میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمائی تھی جب شب تعریس میں نماز فجر فوت ہوئی، تو یہ حدیث نص صریح ہے کہ ایک نماز کی یہاں تک تاخیر کرنی کہ دوسری کا وقت آ جائے تقصیر و گناہ ہے۔

فتاوی رضویہ، ۴۵۰/۳

◆

۶۶۱۔ الصحیح لمسلم ، المساجد ، ۲۳۹/۱ ☆ الجامع للترمذی، المواقیت ، ۲۵/۱
السنن لابی داؤد، الصلوة، ۶۴/۱ ☆ السنن للنسائی، با فیمن نام عن صلوة ۷۱/۱
شرح معانی الآثار للطحاوی، ۱۶۵/۱ ☆ السنن لابن ماجه، الصلوة، ۵۱/۱
السنن الکبری للبیهقی، ۳۷۶/۱ ☆ الصحیح لابن خزیمة، ۹۸۹
التمهید لابن عبد البر ، ۷۵/۸ ☆ مشکوٰة المصابیح للتبریزی، ۶۱/۱
تلخیص الحبیر لابن حجر ، ۱۷۷/۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۰۱۳۹، ۵۳۶/۷
التفسیر للقرطبی، ۲۹/۱۰ ☆ السنن للدار قطنی، ۳۸۶/۱

۵۔شرائط وارکان نماز

(۱)جہت قبلہ

۶۶۲۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مشرق ومغرب کے درمیان قبلہ ہے۔۱۲م

۶۶۳۔**عن** أمير المؤمنين عمر الفاروق رضی الله تعالیٰ عنه قال: ما بين المشرق والمغرب قبلة ۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: مشرق ومغرب کے درمیان قبلہ ہے۔۱۲م

(۲)قرأت نماز

۶۶۴۔ **عن** أبی سعيد الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم كان يقرأ فی صلوة الظهر فی الركعتين الاولیين قدر ثلثين آية و فی الا خرين قدر خمسة عشرة آية او قال نصف ذلك۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں تیس آیتوں کی مقدار قرأت فرماتے اور آخری

۶۶۲۔ الجامع للترمذی، الصلوة ، ۱/۴۶ ☆ السنن لابن ماجه ، الاقامة، ۱/۷۲
المستدرك للحاكم ۱/۲۰۵ ☆ الكامل لابن عدی ، ۱۸۳۴
السنن للدار قطنی، ۱/۲۷۰ ☆ المسند للعقيلی، ۴/۳۰۹
التفسير للبغوی، ۱/۱۲۲ ☆ المصنف لابن ابی شيبة، ۲/۳۶۲
نصب الراية للزيلعی، ۱/۳۰۳ ☆ اتحاف السادة للزبيدی، ۶/۴۴۵
تلخيص الحبير لابن حجر، ۱/۲۱۳ ☆ شرح السنة للبغوی، ۶/۳۷۲
كنز العمال للمتقی، ۱۹۱۶۳، ۷/۳۳۸ ☆ ارواء الغليل للالبانی، ۱/۳۲۴
الدر المنثور للسيوطی ۱/۱۰۹ ☆ التفسر لابن كثير ، ۱/۲۲۹
۶۶۳۔ الموطا لمالك ، القبلة، ۶۸
۶۶۴۔ الصحيح لمسلم، الصلوة، ۱/۱۸۶

دو رکعتوں میں پندرہ آیتوں کی مقدار۔ یا فرمایا: تیس کی نصف آیات۔

۶۶۵۔ **عن** أبی قتادۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان یقرأ فی الظہر فی الا ولیین بام القرآن وسورتین و فی الرکعتین الا خرین بام الکتاب۔

حضرت ابوقتادہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ اور کوئی سورۃ پڑھتے اور آخری دو رکعتوں میں فقط سورۂ فاتحہ پڑھتے۔ فتاوی رضویہ ۳/ ۶۳۸

(۳) قرأت خلف الامام کی ممانعت

۶۶۶۔ **عن** جابر بن عبد اللہ الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَنْ صَلّٰی رَکْعَۃً لَمْ یَقْرَءْ فِیْھَا بِاُمِّ الْقُرْآنِ فَلَمْ یُصَلِّ اِلَّا اَنْ یَّکُوْنَ وَرَآءَ الْاِمَامِ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے ایک رکعت نماز پڑھی اور اس میں سورۂ فاتحہ نہ پڑھی تو گویا اس نے نماز ہی نہ پڑھی مگر امام کے پیچھے ہو تو سورۂ فاتحہ نہیں۔

۶۶۷۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَنْ صَلّٰی خَلْفَ الْاِمَامِ فَاِنَّ قِرَأَۃَ الْاِمَامِ لَہٗ قِرَأَۃٌ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص امام کے پیچھے نماز پڑھے تو امام کا پڑھنا اسکا پڑھنا ہے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث صحیح ہے۔ رجال اسکے سب رجال صحاح ستہ ہیں۔ حاصل حدیث کا یہ ہے کہ

۶۶۵۔ الجامع الصحیح للبخاری، الاذان، ۱/ ۱۰۵
الصحیح لمسلم، الصلوۃ، ۱/ ۱۸۵

۶۶۶۔ الجامع للترمذی، ۱/ ۴۲

۶۶۷۔ الموطا لمحمد، / ۹۸ ☆ مسند لامام الاعظم، ۶۱

مقتدی کو پڑھنے کی کچھ حاجت نہیں امام کا پڑھنا اسکے لئے کفایت کرتا ہے۔

٦٦٨۔ **عن** جابر بن عبدالله الانصاری رضی الله تعالیٰ عنهما قال : صلی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بالناس فقرأ رجل خلفه فلما قضی الصلوة قال : اَيُّكُمْ قَرَأَ خَلْفِیْ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ، قال رجل : انا یا رسول الله ! صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ، قال صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ صَلّٰى خَلْفَ الْاِمَامِ فَاِنَّ قِرَاءَةَ الْاِمَامِ لَهٗ قِرَاءَةٌ ۔

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لوگوں کو نماز پڑھائی۔ ایک شخص نے حضور کے پیچھے قرأت کی۔ سید اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز سے فارغ ہوکر ارشاد فرمایا: کس نے میرے پیچھے پڑھا تھا؟ لوگ حضور کے خوف کے سبب خاموش رہے۔ یہاں تک کہ تین بار بتکرار یہی استفسار فرمایا۔ آخر ایک شخص نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، میں نے، ارشاد فرمایا: جو امام کے پیچھے ہو اسکے لئے امام کا پڑھنا کافی ہے۔

٦٦٩۔ **عن** اِبراهیم النخعی رضی الله تعالیٰ عنه ان عبدالله ابن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه لم یقرأ خلف الامام لا فی الرکعتین الاولیین ولا فی غیر هما ۔

حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے امام کے پیچھے قرأت نہ کی۔ نہ پہلی دو رکعتوں میں نہ انکے غیر میں۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

عبداللہ بن مسعود اور کون عبداللہ بن مسعود؟ جو افاضل صحابہ ومومنین سابقین سے ہیں۔ حضر وسفر میں ہمراہ رکاب سعادت انتساب حضور رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رہتے اور بارگاہ نبوت میں بے اذن لئے جانا انکے لئے جائز تھا۔ بعض صحابہ فرماتے ہیں ہم نے راہ وروش سرور انبیاء علیہ التحیۃ والثناء سے جو چال ڈھال ابن مسعود کی ملتی جلتی دیکھی اور پائی کسی کی نہ پائی۔

٦٦٨۔ مسند لامام الاعظم، ٦١

٦٦٩۔ المؤطا لمالك، الصلوة ١٠٠

حدیث میں ہے۔ خود حضور اکرم الاولین والآخرین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔

میں نے اپنی امت کے لئے وہ پسند کیا جو عبداللہ بن مسعود اسکے لئے پسند کرے۔ اور اپنی امت کے لئے ناپسند کیا جو اسکے لئے عبداللہ بن مسعود ناپسند کرے۔ گویا انکی رائے خود حضور والا کی رائے اقدس ہے۔ اور معلوم ہوا کہ جناب ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب مقتدی ہوتے تو فاتحہ وغیرہ کچھ نہیں پڑھتے اور انکے سب شاگردوں کا یہی وتیرہ تھا۔

فتاوی رضویہ جدید ۶/۲۴۳

٦٧٠۔ **عن** أبی وائل رضی الله تعالیٰ عنه قال: سئل عبدالله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه عن القرأة خلف الامام قال: انصت فان فی الصلوة لشغلا سیکفیك ذلك الامام۔

حضرت ابووائل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دربارۂ قرأت مقتدی سوال ہوا۔ فرمایا: خاموش رہ کہ نماز میں مشغول ہے۔ ''یعنی بیکار باتوں سے خاموش رہنا'' عنقریب تجھے امام اس کام کی کفایت کردے گا۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یعنی نماز میں تجھے لاطائل باتیں روا نہیں۔ اور جب امام کی قرأت بعینہٖ مقتدی کی قرات ٹھہرتی ہے تو پھر مقتدی کا خود قرأت کرنا محض لغو ناشائستہ ہے۔

فقیر کہتا ہے۔ یہ حدیث اعلیٰ درجہ صحاح میں ہے۔ اسکے سب رواۃ ائمہ کبار ورجال صحاح ستہ ہیں۔

٦٧١۔ **عن** علقمة بن قیس رضی الله رتعالیٰ عنه ان عبدالله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه کان لا یقرأ خلف الامام فیما یجهر وفیما یخافت فی الاولیین ولا فی الاخریین و اذا صلی وحده قرأ فی الاولیین بفاتحة الکتاب وسورة ولم یقرأ فی الاخریین شیئا۔

٦٧٠۔ الموطا لمحمد، الصلوۃ، ۱۰۰ ☆ شرح معانی الآثار للطحاوی، ۱/۱۲۹

٦٧١۔ الموطا لمحمد، الصوۃ، ۱۰۰ ☆

حضرت علقمہ بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب مقتدی ہوتے تو کسی نماز جہریہ ہو یا سریہ میں، کچھ نہ پڑھتے۔ نہ پہلی رکعتوں میں نہ پچھلی رکعتوں میں۔ ہاں جب تنہا ہوتے تو صرف پہلیوں میں الحمد و سورۃ پڑھتے

٦٧٢۔ **عن** إبراهيم النخعي رضى الله تعالىٰ عنه انه قال: لم يقرأ علقمة رضى الله تعالىٰ عنه خلف الامام حرفا لا فيما يجهر فيه القرأة ولا فيما لا يجهر فيه ولا قرأ فى الاخريين بام الكتاب ولا غيرها خلف الامام و اصحاب عبدالله جميعا۔

حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علقمہ بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ (جو کبار تابعین واعاظم مجتہدین اورافقہ تلامذہ سیدنا ابن مسعود ہیں) امام کے پیچھے ایک حرف نہ پڑھتے۔ چاہے جہر کی قرأت ہو چاہے آہستہ کی۔ اور نہ پچھلی رکعتوں میں فاتحہ پڑھتے اور نہ کچھ اور جب امام کے پیچھے ہوتے۔ اور نہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اصحاب میں سے کسی نے روایت کی۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

فتاوی رضویہ جدید ٦/٢٤٤

٦٧٣۔ **عن** إبراهيم النخعي رضى الله تعالىٰ عنه عن علقمة بن قيس رضى الله تعالىٰ عنه قال: لأ ن أعض على جمرة أحب الى من أن أقرأ خلف الإمام۔

حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علقمہ بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا: البتہ آگ کی چنگاری منہ میں لینا مجھے اس سے زیادہ پیاری ہے کہ میں امام کے پیچھے قرأت کروں۔

٦٧٤۔ **عن** إبراهيم النخعي رضى الله تعالىٰ عنه قال: ان اول من قرأ خلف الامام رجل اتهم۔

حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: پہلے جس شخص

٦٧٢۔ كتاب الآثار لمحمد، ١٦

٦٧٣۔ الموطا لمحمد، ١٠٠

٦٧٤۔ الموطا لمحمد، ١٠٠

نے امام کے پیچھے پڑھا وہ ایک مرد متہم تھا۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حاصل یہ کہ امام کے پیچھے قرأت ایک بدعت ہے جو ایک بے اعتبار آدمی نے ایجاد کی۔ فقیر کہتا ہے رجال اس حدیث کے رجال صحیح مسلم ہیں۔ فتاوی رضویہ جدید ۲۴۴/۶

۶۷۵۔ **عن** نافع رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : ان عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنهما كان اذا سئل ، هل يقرأ احد خلف الامام قال: اذا صلی احد كم خلف الامام فحسبه قرأ ة الامام واذا صلى وحده فليقرأ ،قال : وكان عبدالله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما لا يقرأ خلف الامام ۔

حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے جب دربارۂ قرأت مقتدی سوال ہوتا تو فرماتے: جب تم میں کوئی امام کے پیچھے نماز پڑھے تو اسے قرأت امام کافی ہے۔ اور جب اکیلا پڑھے تو قرأت کرے۔ نافع فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما خود امام کے پیچھے قرأت نہ کرتے۔

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

فقیر کہتا ہے۔ یہ حدیث غایت درجہ کی صحیح الاسناد ہے حتی کہ مالک عن نافع ابن عمر، کو بہت محدثین نے صحیح ترین اسانید کہا۔ فتاوی رضویہ، ۲۴۵/۶

۶۷۶۔ **عن** نافع رضی الله تعالیٰ عنه عن عبدالله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : من صلى خلف الامام كفته قرأ ته ۔

حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ارشاد فرمایا: مقتدی کو امام کا پڑھنا کافی ہے۔

﴿۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ سند بھی مثل سابق ہے اور اسکے رجال بھی رجال صحاح ستہ ہیں۔ بلکہ بعض علمائے حدیث نے روایات نافع عن عبداللہ بن عمرؓ کو امام مالک پر ترجیح دی۔

۶۷۵۔ الموطا لمالک، ۶۸ ☆ شرح معانی الآثار للطحاوی، ۱۲۹

۶۷۶۔ الموطا لمحمد، ۹۷ ☆

٦٧٧ـ **عن** أنس بن سيرين رضى الله تعالىٰ عنه عن عبدالله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما أنه سئل عن القرأة خلف الامام قال: تكفيك قرأة الامام ـ

حضرت انس بن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے دربارۂ قرأت استفسار ہوا۔ فرمایا: تجھے امام کا پڑھنا بس کرتا ہے۔

٦٧٨ـ **عن** زيد بن ثابت رضى الله تعالىٰ عنه سمعه يقول: لا يقرأ المؤتم خلف الامام فى شئى من الصلوات ـ

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: مقتدی امام کے پیچھے کسی نماز میں قرأت نہ کرے، یعنی نماز جہریہ ہو یا سریہ۔

٦٧٩ـ **عن** موسى بن سعد بن زيد بن ثابت الانصارى رضى الله تعالىٰ عنه يحدثه عن جده قال: من قرأخلف الامام فلا صلوة له ـ

حضرت موسیٰ بن سعد بن زید بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انکے دادا حضرت زید بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا: جس نے امام کے پیچھے قرأت کی اسکی نماز جاتی رہی۔

﴿۷﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث حسن ہے اور دار قطنی نے بطریق طاؤس اسے مرفوعاً روایت کیا۔

فتاوی رضویہ ۶/۲۴۵

٦٨٠ـ **عن** زيد بن ثابت الانصارى رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: مَنْ قَرَأَخَلْفَ الْإِمَامِ فَلَا صَلٰوةَ لَهٗ ـ

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: امام کے پیچھے پڑھنے والے کی نماز نہیں ہوتی۔

٦٨١ـ **عن** ابى موسى الاشعرى رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى

٦٧٧ـ الموطا لمحمد، ٩٨ ☆

٦٧٨ـ شرح معانی الآثار للطحاوی، ١/١٢٩ ☆

٦٨٠ـ نصب الرایة للزیلعی، ٢/١٩ ☆ کنز العمال للمتقی، ٨/٢٨٦

٦٨١ـ الصحیح لمسلم، الصلوہ، ١/١٧٤ ☆

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اِذَا صَلَّیْتُمْ فَاَقِیْمُوْا صُفُوْفَکُمْ ثُمَّ لِیَؤُمَّکُمْ اَحَدُکُمْ فَاِذَا کَبَّرَ فَکَبِّرُوْا وَ اِذَا قَرَأَ فَاَنْصِتُوْا۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم نماز پڑھو اپنی صفیں سیدھی کرو، پھر تم میں کوئی امامت کرے پس جب وہ تکبیر کہے تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ قرأت کرے تم چپ رہو۔

۶۸۲۔ **عن** أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اِنَّمَا الْاِمَامُ لِیُؤْتَمَّ بِہٖ فَاِذَا کَبَّرَ فَکَبِّرُوْا وَاِذَا قَرَأَ فَاَنْصِتُوْا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: امام تو اس لئے ہے کہ اس کی پیروی کی جائے پس جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی کہو اور جب وہ قرأت کرے تم خاموش رہو۔

﴿۹﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام مسلم بن حجاج نیشاپوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی صحیح میں اس حدیث کی نسبت فرماتے ہیں: میرے نزدیک صحیح ہے۔

۶۸۳۔ **عن** سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : وددت ان الذی یقرأ خلف الامام فی فیہ جمرۃ۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے (کہ افاضل صحابہ وعشرۂ مبشرہ و مقربان بارگاہ سے ہیں) منقول ہے کہ انہوں نے فرمایا: میرا جی چاہتا ہے کہ امام کے پیچھے پڑھنے والے کے منہ میں انگارہ ہو۔

۶۸۴۔ **عن** محمد بن عجلان رضی اللہ تعالیٰ قال : ان عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : لیت فی فم الذی یقرأ خلف الامام حجراً۔

حضرت محمد بن عجلان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: کاش جو شخص امام کے پیچھے قرأت کرے اسکے منہ

۶۸۲۔ السنن للنسائی، الصلوۃ، ۱۱۲/۱

۶۸۳۔ الموطا لمحمد، ۱۰۱

۶۸۴۔ الموطا لمحمد، ۱۰۲

میں بہتر ہو۔

﴿۱۰﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

رجال اس حدیث کے برشرط صحیح مسلم ہیں۔ الحاصل ان احادیث صحیحہ ومعتبرہ سے مذہب حنفیہ بحمد اللہ ثابت ہوگیا۔ اب باقی رہے تمسکات شافعیہ ان میں عمدہ ترین دلائل جسے ان کا مدار مذہب کہنا چاہئے حدیث صحیحین ہے۔ یعنی لا صلوة الا بفاتحة الكتاب ، کوئی نماز نہیں ہوتی بے فاتحہ کے۔

جواب اس حدیث سے چند طور پر ہے، یہاں اسی قدر کافی کہ یہ حدیث تمہارے مفید نہ ہمارے مضر، ہم خود مانتے ہیں کہ کوئی نماز ذات رکوع وسجود بے فاتحہ کے تمام نہیں۔ امام کی ہو خواہ ماموم کی۔ مگر مقتدی کے حق میں خود رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: کہ اس کے لئے امام کی قرأت کافی ہے۔ اور امام کا پڑھنا بعینہ اسکا پڑھنا ہے، کما مر سابقا۔

پس خلاف ارشاد حضور والاتم نے کہاں سے نکال لیا کہ جب تک مقتدی خود نہ پڑھیگا نماز اسکی بے فاتحہ رہیگی اور فاسد ہو جائیگی۔

دوسری دلیل: حدیث مسلم من صلى صلوة لم يقرأ فيها بام القرآن فهي خداج فهي خداج فهي خداج ۔ حاصل یہ کہ جس نے کوئی نماز بے فاتحہ پڑھی وہ ناقص ہے۔ ناقص ہے ناقص ہے۔

اس کا جواب بھی بعینہ مثل اول کے ہے۔ نماز بے فاتحہ کا نقصان مسلم اور قرأت امام قرأت مقتدی سے مغنی۔

خلاصہ یہ کہ اس قسم کی احادیث اگرچہ لاکھوں ہوں تمہیں اس وقت بکار آمد ہونگی جب ہمارے طور پر نماز مقتدی بے ام الکتاب رہتی ہو۔ وہو ممنوع۔ اور آخر حدیث میں قول حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ "اقرا بها في نفسك يا فارسي "کہ شافعیہ اس سے بھی استناد کرتے ہیں۔ فقیر بتوفیق الٰہی اس سے ایک جواب حسن طویل الذیل رکھتا ہے جسکے ذکر کی یہاں گنجائش نہیں۔

تیسری دلیل۔ حدیث عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ " لا تفعلوا الابام القرآن "امام کے پیچھے اور کچھ نہ پڑھو سوائے فاتحہ کے۔

اولا۔ یہ حدیث ضعیف ہے۔ ان صحیح حدیثوں کی جو ہم نے مسلم، ترمذی، نسائی، مؤطائے امام مالک موطائے امام محمد وغیرہا صحاح معتبرات سے نقل کیں کب مقاومت کرسکتی ہے۔ امام احمد بن حنبل وغیرہ حفاظ نے اسکی تضعیف فرمائی۔ یحیی بن معین جیسے ناقد جنکی نسبت امام ممدوح نے فرمایا: جس حدیث کو یحیی نہ پہچانے وہ حدیث ہی نہیں۔ فرماتے ہیں استثنائے فاتحہ غیر محفوظ ہے۔

ثانیا۔ خود شافعیہ اس حدیث پر دو وجہ سے عمل نہیں کرتے۔

ایک یہ کہ اس میں ورائے فاتحہ سے نہی ہے اور انکے نزدیک مقتدی کو ضم سورۃ بھی جائز

صرح به الامام النووی فی شرح صحیح مسلم۔

دوسرے یہ کہ حدیث مذکور جس طریق سے ابوداؤد نے روایت کی باآواز بلند منادی کہ مقتدی کو جہراً فاتحہ پڑھنا روا۔ اور یہ امر بالاجماع ممنوع۔ صرح به الشیخ فی اللمعات ویفیده کلام النووی فی الشرح۔

پس جو حدیث خود انکے نزدیک متروک ہم پر اس سے کس طرح احتجاج کرتے ہیں۔

بالجملہ ہمارا مذہب مہذب بحمد اللہ حجج کافیہ ودلائل وافیہ سے ثابت، اور مخالفین کے پاس کوئی دلیل قاطع ایسی نہیں کہ انہیں معاذ اللہ باطل یا مضمحل کرسکے۔

مگر اس زمانۂ پرفتن کے بعض جہال بے لگام جنہوں نے ہوائے نفس کو اپنا امام بنایا ہے اور انتظام اسلام کو درہم برہم کرنے کے لئے تقلید ائمہ کرام میں خدشات واوہام پیدا کرتے ہیں۔ جس ساز وسامان پر ائمہ مجتہدین خصوصاً امام الائمہ حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ وعن مقلدیہ کی مخالفت اور جس بضاعت مزجات پر ادعائے اجتہاد وفقاہت ہے عقلائے منصفین کو معلوم۔ اصل مقصود انکا اغوائے عوام ہے کہ وہ بیچارے قرآن وحدیث سے ناواقف ہیں۔ جو ان مدعیان خام کار نے کہہ دیا انہوں نے مان لیا اگرچہ خواص کی نظر میں یہ باتیں موجب ذلت وباعث فضیحت ہوں۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ وساوس شیطان سے امان بخشے۔ آمین هذا والعلم عند واهب العلوم العالم بكل سر مكتوم۔

فتاوی رضویہ قدیم ۳/۹۲

فتاوی ضویہ جدید ۶/ ۲۴۸

(۴) نماز عصر میں مقدار قرأت

۶۸۵۔ **عن** جابر بن سمرة رضی اللہ تعالیٰ عنه ان رسول اللّٰہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم کان یقراء فی الظهر والعصر بالسماء والطارق والسماء ذات البروج و نحوهما من السور۔

جد الممتار ۲۵۸/۱

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ظہر وعصر میں و السماء والطارق ' اور السماء ذات البروج ' اور ان جیسی دوسری سورتیں تلاوت فرماتے ۔ ۱۲م

(۵) سجدہ کا بیان

۶۸۶۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : أُمِرْتُ أَنْ أَسْجُدَ عَلٰی سَبْعَةِ أَعْظُمٍ ، عَلَی الْجَبْهَةِ وَالْيَدَيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ وَ أَطْرَافِ الْقَدَمَيْنِ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے میرے رب نے حکم فرمایا کہ میں سات استخوانوں پر سجدہ کروں. پیشانی دونوں ہاتھ دونوں زانو اور دونوں پاؤں کے پنجے۔

فتاوی رضویہ ۷۱/۳

۶۸۵۔ السنن لابی داؤد ، الصلوة ١١٧/١ ☆
۶۸۶۔ الجامع للبخاری، الصلوة ١١٢/١ ☆ الصحیح لمسلم ، الصلوة، ١٩٣/١
السنن لابی داؤد، ١٢٩/١ ☆ السنن للنسائی، باب الشهود الخ ١٢٣/١
المسند لاحمد بن حنبل ، ١٩٢/١ ☆ السنن لابن ماجه ، باب الشهود ٦٣/١
فتح الباری للعسقلانی، ٢٩٧/٢ ☆ المعجم الكبير للطبرانی، ١٠/١١
تلخیص الحبیر لابن حجر، ٢٥١/١ ☆ المعجم الصغير للطبرانی، ٣٦/١
التفسير لابن كثير، ٢٧١/٨ ☆ التفسير للقرطبی، ٣٤٦/١
اتحاف السادة للزبیدی، ، ٨٩/٣ ☆ كنز العمال للمتقی، ، ١٩٧٧٠، ٤٧٨/٧
السنن لاكبری للبیهقی، ، ١٠٣/٢ ☆ نصب الراية للزيلعی، ٣٨٣/١
تاريخ بغداد للخطيب، ٨٠/٤ ☆ شرح السنة للبغوی، ١٣٦/٣
التفسير للبغوی، ١٦٢/٧ ☆ حلية الاولياء لابی نعيم ، ٢٦٤/٦
مشكوة المصابيح للتبريزی، ٨٣/١ ☆ الصحيح لابن خزيمة، ٦٣٢

(٦) سجدہ کی فضیلت

٦٨٧۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم: أَقْرَبُ مَايَكُوْنُ الْعَبْدُ مِنْ رَبِّهِ وَهُوَ سَاجِدٌ فَأَكْثِرُوْا الدُّعَاءَ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب سے زیادہ قرب بندے کو اپنے رب سے حالت سجود میں ہوتا ہے تو اس میں دعا کی کثرت کرو۔

فتاوی رضویہ ۷۸۱/۳

(٧) امام کو لقمہ دینا

٦٨٨۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالی عنه قال: كنا نفتح علی عهد رسول الله صلی الله تعالی عليه وسلم علی الائمة۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک عہد میں اپنے اماموں کو لقمہ دیتے تھے۔

فتاوی رضویہ ۴۰۳/۳

٦٨٩۔ **عن** سهل بن سعد رضی الله تعالی عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم: مَنْ نَابَهُ شَيْءٌ فِي صَلَاتِهِ فَلْيُسَبِّحْ۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جسکو نماز میں کوئی چیز پیش آئے تو تسبیح پڑھے۔

فتاوی رضویہ ۴۰۳/۳

٦٩٠۔ **عن** علی المرتضی كرم الله تعالیٰ وجهه الاسنی قال: كان لی ساعة من السحر ادخل فيهاعلی رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم فان كان قائمايصلی

٦٨٧۔ الصحيح لمسلم، الصلوة، ١٩١/١ ☆ السنن لابی داود، الصلوة، ١٢٧/١
المسند لاحمد بن حنبل، ٢٤١/٢ ☆ السنن للنسائی، ١٢٧/١
السنن الكبری للبيهقی، ١١٠/٢ ☆ الترغيب والترهيب للمنذری، ٢٤٩/١٠
فتح الباری للعسقلانی، ٣٠٠/٢ ☆ التفسير لابن كثير، ٤٦١/٨
١٥٣/٨ ☆ المستدرك للحاكم ٤١٠/١
٦٨٨۔ السنن للدار قطنی،

سبح لی۔

حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں صبح کے وقت ایک معین ساعت میں حاضری دیتا۔ اگر حضور اس وقت نماز میں مشغول ہوتے تو مجھے آگاہ کرنے کیلئے تسبیح پڑھتے۔

فتاوی رضویہ ۳/۴۰۳

﴿۱۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اگر کوئی مکان میں آنے کا اذن چاہے اور اس غرض سے کہ اسے نماز میں ہونا معلوم ہوجائے، تسبیح یا تکبیر یا تہلیل کہے نماز فاسد نہ ہوگی کہ اس بارے میں حدیث گزر چکی۔ پس جو بتانا حاجت ونص کے مواضع سے جدا ہو وہ بیشک اصل قیاس پر جارہیگا جبکہ وہاں اس حکم کا کوئی معارض نہیں۔ اس لئے اگر غیر نمازی یا دوسرے نمازی کو جو اسکی نماز میں شریک نہیں یا ایک مقتدی دوسرے مقتدی کو، یا امام کسی مقتدی کو بتائے قطعا نماز قطع ہوجائے گی کہ اسکی غلطی سے اسکی نماز میں کچھ خلل نہیں آتا تھا جو اسے حاجت اصلاح ہوئی۔ تو بے ضرورت واقع ہوا اور نماز گئی بخلاف امام کہ اسکی نماز کا خلل بعینہ مقتدی کی نماز کا خلل ہے، تو اسکا بتانا اپنی نماز کا بچانا ہے۔

فتاوی رضویہ ۳/۴۰۳

٢٩١۔ **عن** علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الاسنی قال: من السنة ان تفتح علی الامام اذا استطعمك قیل لابی عبد الرحمن : ما استطعام الامام ، قال : اذا سکت۔

حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الاسنی سے روایت ہے کہ سنت یہ ہے کہ جب امام تم سے لقمہ مانگے تو اسے لقمہ دو۔ ابوعبد الرحمٰن سے کہا گیا: امام کا لقمہ مانگنا کیا ہے۔ فرمایا؛ جب امام پڑھتے پڑھتے چپ ہوجائے۔

٦٩٢۔ **عن** علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم اذا استطعمکم الامام فاطعموہ۔

حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ امام جب تم سے لقمہ

٦٩١۔ المستدرك للحاكم ☆ المسند لابن منیع

٦٩٢۔ كنز العمال للمتقی، ٢٢٩٨٥، ٨/٢٩٤ ☆

مانگے تو اسے لقمہ دو۔ فتاوی رضویہ ۳/۴۰۲

(۸) حالت شک میں ایک رکعت زیادہ پڑھے

٦٩٣۔ **عن** عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: مَنْ صَلّٰى صَلٰوةً يَشُكُّ فِي النُّقُصَانِ فَلْيُصَلِّ حَتّٰى يَشُكَّ فِي الزِّيَادَةِ۔

حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص کو نماز میں اسکے کامل وناقص ہونے کا شک ہو تو وہ اتنی پڑھے کہ کامل وزائد میں شک ہو جائے۔

۱۰۔ امام احمد رضا قدس سرہ فرماتے ہیں

مثلا تین اور چار میں شبہ تھا تو یہ تمامی اور نقصان میں شک ہے۔ اسکے لئے حکم ہے کہ ایک رکعت اور پڑھے۔ اب چار اور پانچ میں شبہ ہو جائے گا کہ تمامی اور زیادت میں شک ہے یعنی کم پر بنا رکھے جتنی یقیناً ادا کی ہیں کہ اگر واقع میں کامل ہو چکی تھیں اور ایک رکعت بڑھ گئی تو یہ اس سے بہتر ہے کہ ایک رکعت کم رہ جائے۔ کیونکہ طاعت کی افزونی اسکی کمی سے افضل ہے۔ فتاوی رضویہ جدید ۱/ ۷۲۷

(۹) نماز میں کھیل نہ کرے

٦٩٤۔ **عن** یحی بن کثیر رضی اللہ تعالی عنه مرسلا عن النبی صلی اللہ تعالی علیه وسلم: إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى كَرِهَ لَكُمْ سِتًّا، اَلْعَبَثُ فِي الصَّلَاةِ، وَالْمَنُّ فِي الصَّدَقَةِ وَالرَّفَثُ فِي الصِّيَامِ، وَالضِّحْكُ عِنْدَ الْقُبُوْرِ، وَدُخُوْلُ الْمَسَاجِدِ وَأَنْتُمْ جُنُبٌ، وَإِدْخَالُ الْعُيُوْنِ فِي الْبُيُوْتِ بِغَيْرِ إِذْنٍ۔

حضرت یحیٰی بن کثیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہارے لئے چھ چیزیں ناپسند فرماتا ہے۔ نماز میں کھیلنا، صدقہ کر کے احسان جتانا، روزہ میں فحش گوئی کرنا، قبرستان میں ہنسنا، مسجدوں میں حالت

٦٩٣۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۱/۱۹۵ ☆ مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۱۰۲۲

جنابت میں داخل ہونا، بغیر اجازت کسی کے گھر میں نظر ڈالنا۔ ۱۲م

حاشیۃ الاتقان فی علوم القرآن ۱۲۱

(۱۰) نماز میں گفتگو منع ہے

۶۹۵۔ **عن** معاویة بن الحکم رضی اللّٰہ تعالی عنه عن النبی صلی اللّٰہ تعالی علیه وسلم : اِنَّ هٰذِهِ الصَّلَاةَ لَا یَصۡلَحُ فِیۡهَا شَیۡءٌ مِنۡ کَلَامِ النَّاسِ ، اِنَّمَا هِیَ التَّسۡبِیۡحُ وَالتَّکۡبِیۡرُ وَقِرَاۃُ الۡقُرۡآنِ ۔

حضرت معاویہ بن حکم رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگوں کی بات چیت میں سے کوئی چیز بھی نماز کے اندر ہونے کے لائق نہیں۔ نماز تو بس تکبیر، تسبیح اور قرآن کی قرأت ہے۔

فتاوی رضویہ ۳/۳۵۵

(۱۱) تحویل قبلہ

۶۹۶۔ **عن** نویلة بنت مسلم رضی اللّٰہ تعالی عنها قالت : صلیت الظهر و العصر فی مسجد بنی حارثة فاستقبلنامسجدایلیا فصلینا سجدتین ثم جاء نا من یخبرنا انه صلی بهم نبی اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالی علیه وسلم قداستقبل البیت الحرام فتحول الرجال مکان النساء والنساء مکان الرجال فصلینا السجدتین الباقیتین و نحن مستقبلوا البیت الحرام فبلغ ذٰلك رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالی علیه وسلم فقال : اؤلئك قوم آمنون بالغیب۔

حضرت نویلہ بنت مسلم رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ میں نے ظہر وعصر کی نماز مسجد بنی حارثہ میں پڑھی تو ہم نے اپنا منہ بیت المقدس کی طرف کیا۔ اور دو رکعت نماز ادا کی تھی کہ ہمارے پاس ایک شخص آیا جس نے یہ خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم انکو نماز پڑھا رہے تھے کہ حالت نماز ہی میں بیت اللہ شریف کی طرف متوجہ ہو گئے۔ یعنی قبلہ بدل گیا۔ یہ سنکر ہمارے مرد پلٹ کر عورتوں کی جگہ آ گئے اور عورتیں مردوں کی جگہ۔ پھر ہم نے باقی دو رکعتیں

۶۹۵۔ الصحیح لمسلم ، الصلوۃ ، ۱/۲۰۳ ☆

۶۹۶۔ الدر المنثور للسیوطی، ۱/۲۶ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۵/۴۳

ادا کیں اور ہم بیت اللہ شریف کی طرف متوجہ تھے۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو جب ہمارے اس حال کی اطلاع ملی تو ارشاد فرمایا: یہ وہ لوگ ہیں جو غیب پر ایمان لائے۔ ۱۲م

مالی الجیب بعلوم الغیب ۶۴

(۱۲) عورتوں کی نماز کا طریقہ

۶۹۷۔ **عن** یزیدبن حبیب رضی اللہ تعالی عنه ان رسول اللہ صلی تعالی علیه وسلم مر علی امراتین تصلیان فقال : اِذَا سَجَدْ تُمَا فَضُمَّا بَعْضَ اللَّحمِ اِلیٰ بَعْضِ الْاَرْضِ، فَاِنَّ الْمَرْأَۃَ لَیسَتْ فِی ذٰلِكَ کَالرَّجُلِ۔

حضرت یزید بن حبیب رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم دو نماز پڑھنے والی عورتوں کے پاس سے گذرے۔ فرمایا: جب تم سجدہ کرو تو اپنے جسم کو زمین سے خوب چپٹا لیا کرو کہ عورت نماز میں مرد کی طرح نہیں۔

۶۹۸۔ **عن** علی المرتضی کرم اللہ تعالی وجهه الاسنی قال : اذا صلت المراۃ فلتحتفز۔

حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ جب عورت نماز پڑھے تو خوب چپٹ جائے۔ فتاوی رضویہ ۳/۴۷

(۱۳) سجدوں کے نشان قیامت میں چمکتے ہونگے

۶۹۹۔ **عن** اُبی بن کعب رضی اللہ تعالی عنه قال : رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیه وسلم فی قوله عز وجل : سِیمَاھُمْ فِی وُجُوھِھِمْ مِنْ اَثَرِ السُّجُودِ قَالَ: اَلنُّورُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ۔

حضرت ابی کعب رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالی کا فرمان "سِیمَاھُمْ فِی وُجُوھِھِمْ مِنْ اَثَرِ السُّجُودِ" کا مطلب ہے کہ قیامت کے دن پیشانیوں سے نور ظاہر ہوگا۔ فتاوی افریقہ ۵۳

۶۹۷۔ المراسل لابی داؤد، ۸ ☆

۶۹۸۔ المسند للامام الاعظم، ۷۳ ☆

۶۹۹۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۲۲/۱ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۳۷۱/۴

۶۔ سنن وآداب نماز

(۱) نماز کیلئے اطمینان سے جاؤ

۷۰۰۔ **عن** أبی هريرة رضی اللّٰه تعالی عنه قال: قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالی عليه وسلم : اِذَا سَمِعْتُمُ الْاِقَامَةَ فَامْشُوْا اِلَی الصَّلٰوةِ وَعَلَيْكُمُ السَّكِيْنَةُ وَالْوَقَارُ وَلَا تُسْرِعُوْا ' فَمَا اَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا وَمَا فَاتَكُمْ فَاَتِمُّوْا ۔ فتاوی رضویہ ۳/۳۳۶

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جب تم اقامت سنو تو نماز کیلئے فورا روانہ ہوجاؤ لیکن سکون واطمینان کے ساتھ جاؤ، راستہ اور مسجد میں دوڑ نہ لگاؤ، جو نماز جماعت سے ملے اسکو پڑھ لو اور جو چھوٹ جائے اسکو پورا کرلو۔۱۲م

(۲) نماز میں ہاتھ کہاں باندھیں

۷۰۱۔ **عن** علقمةبن وائل بن حجر عن ابيه رضی اللّٰه تعالی عنهما قال : رايت رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالی عليه وسلم وضع يمينه علی شماله فی الصلوة تحت السرة ۔ فتاوی رضویہ ۳/۴۶

حضرت علقمہ بن وائل بن حجر سے وہ اپنے والد رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت کرتے ہیں: کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے نماز میں داہنے ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے رکھا۔۱۲م

۷۰۲۔ **عن** وائل بن حجر رضی اللّٰه تعالی عنه قال : صليت مع رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالی عليه وسلم فوضع يده اليمنی علی يده اليسری علی صدره۔

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالی

۷۰۰۔ الجامع الصحیح للبخاری ، الصلوۃ ، ۱/۸۸ ☆ الصحیح لمسلم ، الصلوۃ، ۱/ ۲۲۰
المسند لاحمد بن حنبل ۲/۵۳۲ ☆ السنن لابی داؤد ، الصلوۃ ، ۱/۸۴
السنن الکبری للبیھقی، ۳/۹۳ ☆ السنن لابن ماجه، الصلوۃ، ۱/۵٦
فتح الباری للعسقلانی، ۲/۱۱۷ ☆ التفسیر لابن کثیر ، ۸/۱٤٦
۷۰۱۔ المصنف لابن ابی شیبة، ۱/۳۹۰ ☆
۷۰۲۔ الصحیح لابن خزیمة، ۱/۲٤۳ ☆

علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی تو آپ نے داہنے ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر سینے پر رکھا۔۱۲م

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

پہلی حدیث کی سند جید اور تمام راوی ثقہ ہیں اور دوسری حدیث بھی مقبول ہے۔ چونکہ انکی تاریخ کا علم نہیں کہ کونسی روایت پہلے کی ہے اور کونسی بعد کی۔ تو لا جرم دونوں میں سے ایک کو ترجیح ہوگی۔

جب ہم نماز کے اس فعل بلکہ نماز کے تمام افعال پر نظر ڈالتے ہیں تو وہ تمام کے تمام تعظیم پر مبنی نظر آتے ہیں۔ اور مسلم ومعروف تعظیم کا طریقہ ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا ہے۔ لہذا محقق علی الاطلاق نے فتح القدیر میں فرمایا۔

قیام میں بقصد تعظیم ہاتھ باندھنے کا معاملہ معروف طریقے پر چھوڑا جائے۔ لہذا مردوں کے بارے میں ابن ابی شیبہ کی روایت راجح ہے، اور چونکہ عورتوں کے معاملہ میں شرع مطہر کا مطالبہ کمال ستر وحجاب ہے۔ اسی لئے فقہاء نے فرمایا: مردوں کی پہلی صف افضل اور خواتین کی آخری۔ نیز ایک حدیث میں آیا، عورت کی نماز کمرے میں صحن کی نماز سے افضل ہے، اور کوٹھری میں اس سے بھی افضل ہے، نیز بوقت سجدہ زمین کے ساتھ چمٹ جانے کا حکم عورتوں کے ساتھ خاص ہوا، اور عورتوں کی امام کو حکم ہے کہ درمیان میں کھڑی ہو۔

چنانچہ اس میں شک نہیں کہ عورتوں کے حق میں سینے پر ہاتھ باندھنا، زیر ناف باندھنے سے زیادہ حجاب اور حیا کے قریب ہے، اور خواتین کا تعظیم کرنا ستر وحجاب کی صورت میں ہے۔ کیونکہ تعظیم ادب کے بغیر اور ادب حیا اور حجاب کے بغیر حاصل نہیں۔ لہذا خواتین کے حق میں حدیث ابن خزیمہ راجح ہوئی، اور ثابت ہوگیا کہ دونوں مسائل میں ایسی حدیث موجود جس کی سند جید ہے۔ ماہر علمائے حدیث نے دونوں مقامات پر حدیث وترجیح پر ہی عمل فرمایا ہے۔ رحمۃ اللہ تعالی علیہم اجمعین۔

اسکی ایک نظیر مسئلہ قعود ہے کہ اسکے دونوں طریقے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے منقول ہیں۔ ہمارے علماء نے مردوں کیلئے دایاں پاؤں کھڑا کرنا اور بائیں پر بیٹھنے کو اختیار کیا، کیونکہ یہ شاق ہے اور بہتر عمل وہی ہے جس میں مشقت ہو، اور عورتوں کیلئے تورک کا قول کیا۔ کیونکہ اس میں زیادہ ستر، اور آسانی ہے، اور خواتین کا معاملہ ستر اور آسانی پر مبنی ہے۔

البتہ شوافع اور انکے موافقین عورت کو شکم پر ہاتھ باندھنے کا حکم دیتے ہیں نہ کہ سینے پر۔ منہاج ومیزان وغیرہ میں ہے کہ اس بارے میں کوئی حدیث نہیں ملی۔ اور اپنے مذہب کی تائید میں حدیث ابن خزیمہ کے علاوہ کوئی حدیث ذکر نہیں کی۔ لیکن مجھ فقیر کو ان کے اس استدلال پر تعجب ہے کہ یہ حدیث انکے مذہب کی دلیل کیسے بن گئی۔ کہ تحت الصدر، اور ''علی الصدر'' میں نمایاں فرق ہے۔

فتاوی رضویہ جدید ۱۴۹/۶

فتاوی رضویہ قدیم ۴۷/۳

(۴) تشہد میں انگشت شہادت سے اشارہ کرنا

۷۰۳۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ قال: وضع رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کفہ الیمنیٰ علی فخذہ الیمنی و قبض اصابعہ کلھا و اشار باصبعہ التی تلی الابھام۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے اپنا داہنا ہاتھ اپنی داہنی ران اقدس پر رکھا اور سب انگلیاں بند کر کے انگوٹھے کے پاس کی انگلی سے اشارہ فرمایا۔

۷۰۴۔ **عن** وائل بن حجر رضی اللہ تعالی عنہ ان النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم عقد فی جلوس التشھد الخنصر والبنصر ثم حلق الوسطی بالابھام واشار بالسبابۃ۔

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے اپنے جلسۂ تشہد میں اپنی چھوٹی انگلی اور اس کے برابر والی کو بند کیا پھر بیچ کی انگلی کو انگوٹھے کے ساتھ ملا کر حلقہ بنایا، اور انگشت شہادت سے اشارہ فرمایا۔

۷۰۵۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنھما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم: اَلْاِشَارَۃُ بِالْاِصْبَعِ اَشَدُّ عَلَی الشَّیْطَانِ مِنَ الْحَدِیْدِ۔

۷۰۳۔ الصحیح لمسلم، الصلوۃ، ۲۱۶/۱ ☆

۷۰۴۔ السنن لابی داؤد، الصلوۃ، ۱۴۲/۱ ☆ السنن الکبری للبیھقی، ۱۳۲/۲

۷۰۵۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۱۱۹/۲ ☆

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انگلی سے اشارہ کرنا شیطان پر دھاردار ہتھیار سے زیادہ سخت ہے۔

۷۰۶۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما عن النبی صلی للّٰہ تعالی علیہ وسلم قال: هِيَ مُذْعِرَةٌ لِلشَّيْطَانِ ۔

حضرت عبداللہ بن رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے اشاد فرمایا: وہ شیطان کے دل میں خوف ڈالنے والا ہے۔

فتاوی رضویہ ۳/ ۴۸

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس باب میں احادیث و آثار بکثرت وارد، ہمارے محققین کا بھی یہی مذہب صحیح و معتمد علیہ ہے۔ صغیری میں ملتقط و شرح ہدایہ سے اسکی تصحیح نقل کی ۔ اور اسی پر علامہ فہامہ محقق علی الاطلاق مولانا کمال الدین محمد بن الہمام، علامہ ابن امیر الحاج حلبی، فاضل بہنسی، باقانی، ملا خسرو، علامہ شرنبلالی، اور فاضل ابراہیم طرابلسی وغیرہم اکابر نے اعتماد فرمایا ۔ اور انہیں کا صاحب درمختار فاضل مدقق علاء الدین حصکفی، فاضل اجل سید احمد طحطاوی اور فاضل ابن عابد بن شامی وغیرہم اجلہ نے اتباع کیا۔ علامہ بدرالدین عینی نے تحفہ سے اس کا استحباب نقل فرمایا۔ صاحب محیط اور ملا قہستانی نے سنت کہا۔

اس مسئلہ میں ہمارے تینوں ائمہ کرام سے روایتیں وارد' جس نے امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالی عنہ سے اس میں عدم روایت یا روایت عدم کا زعم کیا محض ناواقفی یا خطائے بشری پر مبنی۔

امام محمد رحمۃ اللہ تعالی علیہ کتاب المشیخہ میں دربارۂ اشارہ ایک حدیث رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے روایت کر کے فرماتے ہیں۔

فنفعل ما فعل النبی صلی اللّٰہ تعالی علیہ وسلم و نصنع ما صنعه وهو قول ابی حنیفة و قولنا، رضی اللّٰہ تعالی عنهم ۔

پس ہم کرتے ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے کیا اور عمل کرتے ہیں اس پر جو

۷۰۶۔ السنن الکبری للبیہقی، ۲/ ۱۳۱

حضور کا فعل تھا، اور یہ مذہب ہے ہمارا اور امام اعظم ابو حنیفہ کا ۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ۔

فتاوی رضویہ جدید ۶/۱۵۱

فتاوی رضویہ قدیم ۳/۴۹

(۱۴) مسئلہ رفع یدین

۷۰۷ ۔ **عن** عبد اللّٰہ بن مسعود رضی اللّٰہ تعالی عنہ قال : الا اخبر کم بصلاۃ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالی علیہ وسلم قال: فقال : فرفع یدیہ اول مرۃ ثم لم یعد ۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: کیا میں تمہیں خبر نہ دوں کہ حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز کس طرح پڑھتے تھے، یہ کہہ کر نماز کو کھڑے ہوئے تو صرف تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھ اٹھائے پھر نہ اٹھائے ۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام ترمذی کا فرمان ہے کہ یہ حدیث حسن ہے، اور یہی مذہب تھا متعدد علماء منجملہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وتابعین کرام وامام سفیان وعلماء کوفہ کا ۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین ۔

فتاوی رضویہ جدید ۶/۱۵۴

فتاوی رضویہ قدیم ۳/۵۰

۷۰۸ ۔ **عن** عبد اللّٰہ بن مسعود رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم کان لایرفع یدیہ الا عند افتتاح الصلوۃ ثم لا یعود لشیء من ذلک ۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صرف نماز کے شروع میں رفع یدین فرماتے پھر کسی جگہ ہاتھ نہ اٹھاتے ۔

۷۰۹ ۔ **عن** المغیرۃ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال : قلت لا براھیم: حدیث وائل انہ رای النبی صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم یرفع یدیہ اذا افتتح الصلوۃ واذا رکع واذا رفع راسہ من الرکوع فقال : ان وائل رای مرۃ یفعل ذلک فقد راہ عبد اللّٰہ خمسین

---

۷۰۷ ۔ السنن لابی داؤد الصلوۃ، ۱/۱۰۹ ☆ الجامع للترمذی ، الصلوۃ، ۱/۳۵
السنن للنسائی، الصلوۃ، ۱/۱۲۳ ☆

۷۰۸ ۔ المسند لامام اعظم ، ۵۰ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۳/۵۷

۷۰۹ ۔ شرح معانی الآثار للطحاوی، الصلوۃ، ۱/۱۳۲

مرة لا يفعل ذلك ۔

حضرت مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نسبت دریافت کیا کہ انھوں نے حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ حضور نے نماز شروع کرتے وقت اور رکوع جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع یدین فرمایا، حضرت ابراہیم نخعی نے فرمایا: وائل بن حجر نے ایک مرتبہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو رفع یدین کرتے دیکھا تو عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور کو پچاس بار دیکھا کہ حضور نے رفع یدین نہ کیا۔

۷۱۰۔ **عن** جابربن سمرة رضی اللّٰه تعالیٰ عنه قال :قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وسلم : مَالِی اَرَاکُم رَافِعِی اَیْدِیْکُم کَاَنَّهَا اَذْنَابُ خَیْلٍ شَمْسٍ ' اُسْکُنُوْا فِی الصَّلٰوۃِ ۔

حضرت جابر بن سمرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا ہوا تمھیں کہ میں تمہیں رفع یدین کرتے دیکھ رہا ہوں۔ گویا تمہارے ہاتھ چنچل گھوڑوں کی دمیں ہیں، قرار سے رہو نماز میں۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اصول کا قاعدہ متفق علیہا ہے کہ اعتبار عموم لفظ کا ہے نہ خصوص سبب کا۔ اور حاظر مبیح پر مقدم۔ ہمارے ائمہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے احادیث ترک پر عمل فرمایا، حنفیہ کو انکی تقلید چاہئے۔ شافعیہ وغیرہم اپنے ائمہ رحمہم اللہ تعالیٰ کی پیروی کریں کوئی محل نزاع نہیں۔

ہاں وہ حضرات جو تقلید ائمہ دین کو شرک وحرام جانتے ہیں اور با آنکہ علمائے مقلدین کا کلام سمجھنے کی لیاقت نصیب اعداء، اپنے لئے منصب اجتہاد مانتے اور خواہی نخواہی تفریق کلمہ مسلمین واثارت فتنہ بین المومنین کرنا چاہتے بلکہ اسی کو اپنا ذریعۂ شہرت وناموری سمجھتے ہیں انکے راستہ سے مسلمانوں کو بہت دور رہنا چاہیئے۔

۷۱۰۔ الصحیح لمسلم الصلوة، ۱۸۱/۱ ☆ السنن لابی داؤد ، الصلوة، ۱۴۳/۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۱۰۱/۵ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۲۸۰/۲
المعجم الکبیر للطبرانی ، ۲۲۳/۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۹۸۸۳ ، ۴۸۲/۷

مانا کہ احادیث رفع ہی مرجح ہوں تاہم آخر رفع یدین کسی کے نزدیک واجب نہیں۔ غایت درجہ اگر ٹھرے گا تو ایک امر مستحب ٹھرے گا کہ کیا تو اچھا، نہ کیا تو کچھ برائی نہیں، مگر مسلمانوں میں فتنہ اٹھانا، دوگروہ کر دینا، نماز کے مقدمے انگریزی گورنمنٹ تک پہونچانا، شاید اہم واجبات سے ہوگا؟ اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے:

وَالْفِتْنَةُ أَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ۔　　فتنہ قتل سے بھی سخت تر ہے۔

خودان صاحبوں میں بہت لوگ صدہا گناہ کبیرہ کرتے ہوں گے، انہیں نہ چھوڑنا، اور رفع یدین نہ کرنے پر ایسی شورشیں کرنا کچھ بھلا معلوم ہوتا ہوگا؟ اللہ سبحانہ تعالیٰ ہدایت فرمائے۔ آمین۔

فتاوی رضویہ جدید ۱۵۵/۶

فتاوی رضویہ قدیم ۵۰/۳

(۵) ایک کپڑے میں نماز

۷۱۱۔ **عن** سلمة بن الأكوع رضى الله تعالى عنه قال: قلت يا رسول الله! انى رجل اصيد، افاصلى فى القميص الواحد؟ قال: نَعَمْ وَازْرُرْهُ وَلَوْ بِشَوْكَةٍ۔

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں ایسا آدمی ہوں کہ شکار کرتا ہوں، تو کیا میں ایک قمیص ہی میں نماز پڑھ سکتا ہوں؟ فرمایا: ہاں اسکو سامنے سے ٹانک لینا خواہ کانٹے کے ہی ذریعہ ہو۔

۷۱۲۔ **عن** عمر بن أبى سلمة رضى الله تعالىٰ عنه قال: رايت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يصلى فى ثوب واحد مشتملا به فى بيت ام سلمة واضعا طرفيه على عاتقيه۔

حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو ایک کپڑا اوڑھے نماز پڑھتے دیکھا جسکے دونوں کنارے دونوں کاندھوں پر پڑے تھے

۷۱۱۔ شرح معانى الآثار للطحاوى، ۱/۲۲۲ ☆ السنن لابى داؤد، الصلوة، ۹۲/۱
الصحيح لابن خزيمة، ۳۸۱/۱ ☆ السنن للنسائى، الصلوة فى قميص ۸۸/۱
المستدرك للحاكم صلوة، ۲۵۰/۱ ☆

۷۱۲۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب الصلوة فى الثوب الواحد ملتحفا به ۵۱/۱

(۶) نماز کے وقت جوتے کہاں رکھے

٧١٣۔ **عن** أبی هریر ة رضی الله تعالی عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمْ فَلَا یَضَعْ نَعْلَیْهِ عَنْ یَمِیْنِهٖ وَلَا عَنْ یَسَارِهٖ فَتَکُوْنُ عَنْ یَمِیْنِ غَیْرِهٖ اِلَّا اَنْ لَا یَکُوْنَ اَحَدٌ، وَ لْیَضَعْهُمَا بَیْنَ رِجْلَیْهِ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں کوئی نماز پڑھے تو جوتی داہنی طرف نہ رکھے اور نہ بائیں طرف رکھے، کہ دوسرا جو اسکی بائیں طرف ہے اسکے داہنی طرف ہوگی۔ ہاں اگر بائیں طرف کو کوئی نہ ہو تو بائیں طرف رکھے ورنہ اپنے پاؤں کے بیچ میں رکھے۔

٧١٤۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه عن رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال: اِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمْ فَخَلَعَ نَعْلَیْهِ فَلَا یُؤْذِ بِهِمَا اَحَدًا، یَجْعَلْهُمَا بَیْنَ رِجْلَیْهِ اَوْلِیُصَلِّ فِیْهِمَا ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں کوئی نماز پڑھے تو جوتے اتارے اور انکے سبب کسی کو ایذا نہ دے، انکو یا تو دونوں پاؤں کے درمیان رکھے یا پہن کر ہی نماز پڑھے۔

٧١٥۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: لَا تَضَعْهُمَا عَنْ یَمِیْنِكَ وَلَا عَنْ یَسَارِكَ فَتُؤْذِی الْمَلَائِكَةَ وَالنَّاسَ ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

٧١٣۔ المستدرك للحاكم الصلوة ٢٥٩/١ ☆ السنن الكبرى للبيهقى، ٤٣٢/٢
الصحيح لابن خزيمة، ١٠/٦ ☆ شرح السنة للبغوى، ٩٥/٢

٧١٤۔ السنن لابى داؤد، الصلوة، ٩٦/١ ☆ السنن الكبرى للبيهقى، ٤٣٢/٢
المعجم الكبير للطبرانى، ٨/٢ ☆ شرح السنة للبغوى ٩٥/٢
الدر المنثور للسيوطى، ٧٨/٣ ☆ كنز العمال للمتقى، ٢٠١١٨ ٥٣٢/٧
المسند للعتبى، ٢٥٧/٢ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى، ٥٥٢

٧١٥۔ كنز العمال للمتقى، ٢٠١١٩، ٥٣٢/٧ ☆

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جوتے داہنے اور بائیں نہ رکھو کہ اس کے ذریعہ فرشتوں اور لوگوں کو ایذا ہوتی ہے۔

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

علماء نے اس ایذا کی وجہ بیان فرمائی کہ جس کی طرف جوتا رکھا جائے اسکی ایک طرح کی اہانت ہوتی ہے۔ فتاوی رضویہ ۳/۴۲۵

(۷) جوتے پہن کر نماز پڑھنا

۷۱۶۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی اللّٰہ تعالی عنہ قال: ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم واصحابہ یصلون فی النعال التی کانوا یمشون بھا فی الطرقات۔

حضرت ابی سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین جوتوں سمیت نماز پڑھتے جن کو پہن کر راستہ میں چلتے تھے ۱۲م

۷۱۷۔ **عن** سعید بن زید رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال: سئالت انساً رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ، اکان النبی صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم یصلی فی نعلیہ؟ قال: نعم۔

حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ سے روایت کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ سے پوچھا کہ کیا حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی نعلین مبارک میں نماز پڑھتے تھے؟ فرمایا: ہاں۔۱۲م فتاوی رضوی ۳/۴۲۵

۷۱۸۔**عن** شداد بن اوس رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم: خَالِفُوا الْیَھُوْدَ وَالنَّصَارٰی فَاِنَّھُمْ لَا یُصَلُّوْنَ فِی نِعَالِھِمْ وَلَا

۷۱۶۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۳/۹۲ ☆ السنن لابی داؤد، الصلوۃ، ۱/۹۵

۷۱۷۔ الصحیح للبخاری، الصلوۃ، ۱/۵۶ ☆ الصحیح لمسلم، المساجد، ۱/۲۰۸

المسند لاحمد بن حنبل، ۳/۱۰۰ ☆ الجامع للترمذی، المواقیت، ۱/۵۳

السنن للنسائی، الصلوۃ فی النعلین، ۱/۸۹

۷۱۸۔ السنن لابی داؤد، الصلوۃ، ۱/۹۵ ☆ المستدرک للحاکم، ۱/۲۶۰

الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۲۳۶ ☆ السنن الکبری للبیھقی، ۲/۴۳۲

الدر المنثور للسیوطی، ۳/۷۸ ☆ شرح السنۃ للبغوی، ۲/۴۴۳

خِفَافِهِمْ ۔

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہود اور نصاریٰ کی مخالفت کرو کہ جوتوں اور موزوں میں عبادت نہیں کرتے۔ ۱۲م فتاوی رضویہ ۲/۱۰۳

﴿۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس مفہوم کی قولی اور فعلی احادیث بکثرت ہیں۔ میں نے اس مسئلہ کی تحقیق میں ایک عمدہ رسالہ لکھا جسکا نام ''جمال الاجمال لتوقیف حکم الصلوۃ فی النعال'' رکھا میں نے اس میں جو تحقیق کی اس کا خلاصہ یہ ہے کہ نئے اور پاک جوتے میں جو نجاست کی جگہوں اور شک وشبہ کے مقامات سے محفوظ ہو، بلا کراہت نماز پڑھنا جائز ہے۔

ہندوستانی جوتے کا بھی یہی حکم ہے جبکہ وہ ایسا سخت اور تنگ نہ ہو جو انگلیاں بچھانے اوران پر ٹیک لگانے میں رکاوٹ ہو، بلکہ اسکے مستحب ہونے کا قول بھی۔ لیکن اسکے علاوہ جوتے میں نماز پڑھنے اور اسکو پہن کر مساجد میں چلنے سے بھی منع کیا جائے گا اگر چہ پہلے دور میں اسکی اجازت تھی، کچھ احکام اختلاف زمانہ سے بدل جاتے ہیں۔

فتاوی رضویہ جدید ۴/۴۸۶ ☆ فتاوی رضویہ قدیم ۲/۱۰۳

(۸) نماز میں چادر وغیرہ کس طرح اوڑھے

۷۱۹ ۔ **عن** أبی هريرة رضی اللّٰه تعالیٰ عنه قال : سمعت رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وسلم يقول : مَنْ صَلّٰی فِی ثَوْبٍ وَّاحِدٍ فَلْيُخَالِفْ بَيْنَ طَرَفَيْهِ ۔

فتاوی رضویہ ۳/۴۳۷

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ جو ایک کپڑے میں نماز پڑھے تو دونوں سروں کو ایک دوسرے شانے پر ڈال لے۔ ۱۲م

---

۷۱۹ ۔ الجامع الصحيح للبخاری ، الصلوة ، ۱/۵۲ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ۳/۳۲٤
السنن الكبری للبيهقی ، ۲/۲۳۸ ☆ فتح الباری للعسقلانی ، ۱/٤۷۱
كنز العمال للمتقی ، ۱۹۱۲٤ ، ۷/۳۳۲ ☆ مشكوة المصابيح للتبريزی ، ۱/۷۲

(۹) نماز میں بسم اللہ جہر سے نہیں پڑھی جائے گی

۷۲۰۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال: صلبت خلف رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وخلف ابی بکر و عمر و عثمان رضی اللّٰه تعالیٰ عنهم فلم اسمع احدامنهم یقراء بسم الله الرحمٰن الرحیم۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے اور امیر المومنین سیدنا صدیق اکبر، امیر المومنین عمر فاروق اعظم، اور امیر المومنین عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے پیچھے نماز پڑھی۔ ان میں کسی کو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھتے نہ سنا۔

۷۲۱۔ **عن** أنس بن مالك رضی اللّٰه تعالیٰ عنه قال: صلیت خلف رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وسلم وخلف ابی بکر وعمر و عثمان رضی اللّٰه تعالیٰ عنهم، کانوا لایجهرون ببسم اللّٰه الرحمٰن الرحیم

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ وسلم کے پیچھے اور سیدنا حضرت ابوبکر صدیق نیز سیدنا عمر فاروق اعظم وسیدنا عثمان غنی رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے پیچھے نماز پڑھی، یہ حضرات بسم اللہ شریف کا جہر نہ فرماتے تھے

۷۲۲۔ **عن** أنس بن مالك رضی اللّٰه تعالیٰ عنه قال: صلبت خلف رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وسلم و خلف أبی بکر وعمر وعثمان رضی اللّٰه تعالیٰ عنهم، کانوا یسرون ببسم اللّٰه الرحمٰن الرحیم۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق، اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے پیچھے نماز پڑھی۔ یہ تمام حضرات بسم اللہ شریف آہستہ پڑھتے۔

۷۲۰۔ الصحیح لمسلم، الصلوة، ۱۷۲/۱ ☆ شرح معانی الآثار للطحاوی، ۱۱۹/۱

۷۲۱۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۵۷/۱ ☆ شرح معانی الآثار للطحاوی، ۱۱۹/۱
السنن للنسائی، الافتتاح بترك الجهر ببسم الله الخ، ۱۰۵/۱

۷۲۲۔ شرح معانی الآثار للطحاوی، ۱۱۹/۱ ☆ الصحیح لابن خزیمة، ۲۴۹/۱

۷۲۳ ۔ **عن** انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : صليت خلف رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم و خلف ابى بكر وعمروعثمان فكلهم يخفون بسم الله الرحمٰن الرحيم ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور امیر المومنین سیدنا صدیق اکبر، امیر المومنین سیدنا عمر فاروق اعظم، اور امیر المومنین سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے پیچھے نماز پڑھی ۔ یہ سبھی حضرات بسم اللہ شریف آہستہ پڑھتے ۔

۷۲٤ ۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كان يسر ببسم الله الرحمٰن الرحيم و ابا بكرو عمر و عثمان وعليا ، رضى الله تعالىٰ عنهم اجمعين ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بسم اللہ شریف آہستہ پڑھتے اور سیدنا صدیق اکبر، سیدنا فاروق اعظم، سیدنا عثمان غنی اور سیدنا مولیٰ علی رضوان اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین بھی ۔

۷۲٥ ۔ **عن** يزيد بن عبد الله بن مغفل رضى الله تعالىٰ عنهما قال : سمعنى ابى وانا اقول بسم الله الرحمٰن الرحيم فقال: اى بنى ! اياك والحدث ، قال : ولم ارا احدامن اصحاب رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كان ابغض اليه الحدث فى الاسلام ، يعنى منه ، قال: وصليت مع النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ومع ابى بكر و عمر و مع عثمان ، فلم اسمع احدامنهم يقولها ، فلا تقلها انت اذا صليت فقل: الحمد لله رب العلمين ۔

حضرت یزید بن عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ مجھے میرے باپ نے نماز میں بسم اللہ شریف پڑھتے سنا، فرمایا: اے میرے بیٹے! بدعت سے بچ، پھر فرمایا:

---

۷۲۳ ۔ شرح معانى الآثار للطحاوى ۱/۱۱۹ ☆ السنن لابن ماجه، ۱/٥۹
۷۲٤ ۔ المعجم الكبير للطبرانى، یہ حدیث مجھے نہیں ملی
۷۲٥ ۔ شرح معانى الآثار للطحاوى ، ۱/۱۱۹ ☆ المسند لامام اعظم ، ٥۸
الجامع للترمذى ، الصلوة، ۱/۳۳ ☆ السنن للنسائى ، الافتتاح ، ۱/۱۰٥
كتاب الآثار لمحمد ، ۱/۱٦ ☆ السنن لابن ماجه ، الاقامه، ۱/٥۹

میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے زیادہ کسی کو اسلام میں نئی بات نکالنے کا دشمن نہ دیکھا۔ پھر فرمایا: میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، سیدنا صدیق اکبر، سیدنا فاروق اعظم، سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ساتھ نماز پڑھی، کسی کو بسم اللہ شریف پڑھتے نہیں سنا۔ لہٰذا تم بھی نہ کہو، جب نماز پڑھو تو الحمد للہ رب العلمین، سے شروع کرو۔

۷۲۶۔ **عن** عبد اللّٰہ بن مغفل رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ انہ صلی خلف امام فجہر ببسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم فلماانصرف قال : یا عبد اللّٰہ ! احبس عنا نغمتك ھذہ ، فانی صلیت خلف رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم وخلف ابی بکر وعمر وعثمان رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہم اجمعین، فلم اسمعھم یجھرون بھا ۔

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے امام کے پیچھے نماز پڑھی تو امام نے بسم اللہ شریف بلند آواز سے پڑھی، جب فارغ ہوئے تو میں نے کہا: اے اللہ کے بندے! اپنا یہ نغمہ ہم سے روکے رکھو، کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی، اور سیدنا صدیق اکبر، فاروق اعظم، اور عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے پیچھے نماز پڑھی میں نے انکو بسم اللہ شریف جہر سے پڑھتے نہ سنا۔ ۱۲م

۷۲۷۔ **عن** عبد اللّٰہ بن عباس رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہما قال : الجھر ببسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم قرأۃ الاعراب ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے تھے کہ بسم اللہ شریف آواز سے پڑھنا گنواروں کی قرأت ہے۔

۷۲۸۔ **عن** عبد اللّٰہ بن عباس رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہما قال : لم یجھر النبی صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم بالبسملۃ حتی مات ۔

۷۲۶۔ المسنن لابی حنیفۃ، ۵۸

۷۲۷۔ شرح معانی الآثار للطحاوی، ۱/۱۲۰

کتاب الآثار لمحمد ، ۱/۱٦

۷۲۸۔ فتح القدیر لابن الھمام ، ۱/۲٥٤

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بسم اللہ شریف جہر سے نہیں پڑھی یہاں تک کہ دنیا سے تشریف لے گئے۔

۷۲۹۔ **عن** عکرمۃ مولی ابن عباس رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہم قال : انا اعرابی ان جہرت ببسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے شاگرد خاص اور آزاد کردہ حضرت عکرمہ تابعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں : میں گنوار ہوں اگر بسم اللہ شریف جہر سے پڑھوں۔

۷۳۰۔ **عن** کثیر بن شنظیر رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ ان الحسن البصری سئل عن الجہر بالبسملۃ فقال : انما یفعل ذلک الاعراب۔

حضرت کثیر بن شنظیر رضی اللہ تعالیٰ سے روایت ہے کہ حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ سے جہر بسم اللہ شریف کا حکم پوچھا گیا، فرمایا: یہ گنواروں کا کام ہے۔

۷۳۱۔ **عن** اِبراہیم النخعی رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال :الجہر ببسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم بدعۃ۔

حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بسم اللہ شریف جہر سے کہنا بدعت ہے۔

۷۳۲۔ **عن** اِبراہیم النخعی رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال : مادرکت احدا یجہر بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم، والجہر بہا بدعۃ۔

حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے صحابہ وتابعین میں سے کسی کو بسم اللہ شریف کا جھر کرتے نہ پایا۔ اسکا جھر بدعت ہے۔

۷۳۳۔ **عن** شعیب بن جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول : قلت لسفیان الثوری

۷۲۹۔ نصب الرایۃ للزیلعی، ۳۵۸/۱

۷۳۰۔ نصب الرایۃ للزیلعی، ۳۵۸/۱

۷۳۱۔ المصنف لابن ابی شیبۃ ۴۱۱/۱

۷۳۲۔ نصب الرایۃ للزیلعی، ۳۵۸/۱

۷۳۳۔ تذکرۃ الحفاظ للذہبی، ۱۹۳/۱

رضی اللہ تعالیٰ عنه : حدث بحديث السنة ينفعني الله به ، فاذاوقفت بين يديه قلت : يا رب! حدثني بهذاسفيان فأنجوا أنا وتوخذ ، قال : أكتب ، بسم الله الرحمٰن الرحيم ، القرآن كلام الله تعالىٰ غير مخلوق ، وقال : يا شعيب ! لا ينفعك ماكتبت حتى ترى المسح على الخفين وحتى ترى أن إخفاء بسم الله الرحمٰن الرحيم أفضل من الجهر به وحتى تومن بالقدر (الى ان قال) اذاوقفت بين يدى الله فسئلت عن هذا فقل : يارب ! حدثني بهذا سفيان الثورى ثم خل بيني وبين الله عزوجل ۔

حضرت شعیب بن جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت سفیان ثوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا: مجھے عقائد اہل سنت بتادیجئے کہ اللہ عزوجل مجھے نفع بخشے اور جب میں اس کے حضور کھڑا ہوں تو عرض کروں کہ الٰہی! مجھے یہ سفیان ثوری نے بتائے تھے، تو میں نجات پاؤں اور جو پوچھ گچھ ہو آپ سے ہو۔ فرمایا: لکھو، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، قرآن اللہ کا کلام ہے مخلوق نہیں، اور اسی طرح اور عقائد و مسائل لکھ کر فرمایا: اے شعیب! یہ جو تم نے لکھا تمہیں کام نہ دیگا جب تک مسح موزہ کا جواز نہ مانو، اور جب تک یہ اعتقاد نہ رکھو کہ بسم اللہ شریف کا آہستہ پڑھنا باواز پڑھنے سے افضل ہے، اور جب تک تقدیر الٰہی پر ایمان نہ لاؤ۔ جب تم اللہ عزوجل کہ حضور کھڑے ہو اور تم سے سوال ہو تو میرا نام لے دینا کہ عقائد و مسائل مجھے سفیان ثوری نے بتائے۔ پھر مجھے اللہ تعالیٰ کے حضور چھوڑ کر الگ ہو جانا۔

فتاویٰ رضویہ قدیم ۳/۵۶۶

فتاویٰ رضویہ جدید ۷/۶۸۳، ۶۸۷

﴿۷﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

تراویح میں جہر بسملہ کا حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے متواتر کہنا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر صریح افترا ہے، تواتر درکنار، زنہار کسی احاد سے بھی اس کا ثبوت نہیں۔ جہر فی التراویح تو جدا، مطلقاً کسی نماز میں حضور والا صلوات اللہ وسلامہ علیہ کا بسم اللہ شریف جہر سے پڑھنا ہرگز ہرگز متواتر نہیں۔ تواتر کیسا نفس ثبوت میں سخت کلام ونزاع ہے۔

امام حافظ عقیلی کتاب الضعفاء میں لکھتے ہیں۔

بسم اللہ میں کوئی حدیث مسند صحیح نہیں۔　عمدۃ القاری ۵/۲۸۸

امام دار قطنی فرماتے ہیں۔

جہر تسمیہ میں کوئی حدیث صحیح نہیں ہوئی۔ عنایۃ القاضی ۱/۳۱

یہی امام دار قطنی جب مصر تشریف لے گئے۔ کسی مصری کی درخواست سے دربارۂ جہر ایک جز تصنیف فرمایا۔ بعض مالکیہ نے قسم دے کر کہ پوچھا کہ اس میں کونسی حدیث صحیح ہے۔ آخر براہ انصاف اعتراف فرمایا۔

کل ماروی عن النبی صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم فی الجہر فلیس بصحیح

ذکرہ الامام الزیلعی عن التنقیح عن مشائخہ عن الدار قطنی والمحقق فی الفتح۔

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے جہر میں جو کچھ روایت کیا گیا اس میں کچھ صحیح نہیں۔ فتح القدیر ونصب الرایہ ۱/۳۵۹

امام بن الجوزی نے کہا:

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے جہر بسم اللہ میں کوئی روایت صحیح نہیں۔

مرقاۃ المفاتیح ۲/۲۸۶

خلاصہ یہ کہ وہ احادیث نہ احادیث صحیحہ کے مقابل، نہ ذکر کے قابل۔ ولہذا مصنفان مسانید وسنن نے انکے ذکر سے اعراض کیا۔ نصب الرایہ ۱/۳۵۸

خود پیشوائے وہابیہ ابن القیم نے اپنی کتاب مسمی بالہدی میں لکھا۔ ان حدیثوں میں جو صحیح ہے وہ جہر میں صریح نہیں اور جو جہر میں صریح ہے وہ صحیح نہیں۔

نیل الاوطار ۲/۲۲۸

امام زیلعی فرماتے ہیں:

خلاصہ یہ کہ جہر کی حدیثیں ثابت نہ ہوئیں۔

تبیین الحقائق ۱/۱۱۲

نیز فرماتے ہیں:

ان حدیثوں میں کوئی حدیث صریح وصحیح نہیں۔ نہ یہ صحاح ومسانید وسنن مشہورہ میں مروی ہوئیں۔ انکی رواتوں میں کذاب، ضعیف، مجہول لوگ ہیں۔

نصب الرایہ ۱/۲۵۵

امام عینی فرماتے ہیں:

جہر کی حدیثوں میں کوئی حدیث صحیح وصریح نہیں بخلاف حدیث اخفا کہ وہ صحیح وصریح اور صحاح ومسانید وسنن مشہورہ میں ثابت ہے۔ عمدۃ القاری ۵/۲۹۱

ہماری ذکر کردہ احادیث میں ابتدائی چار احادیث وہ احادیث جلیلہ ہیں جنکی تخریج میں، ہر چاروں ائمہ مذہب اور چھیوں اصحاب صحاح متفق ہیں۔

فتاوی رضویہ جدید ۷/۶۸۴ ☆ فتاوی رضویہ قدیم ۳/۵۶۵

(۱۰) حتی الوسع اچھے کپڑوں میں نماز پڑھو

۷۳٤۔ **عن** نافع رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه قال : إن إبن عمر رضی اللّٰہ تعالیٰ عنهما کسانی ثوبین وأنا غلام فدخل المسجد فوجدنی أُصلی متوشحا بثوب واحد فقال : ألیس لك ثوبان فلبسهما ، أرأیت ، لو أنی أرسلتك الیٰ وراء الدار لکنت لابسهما ؟ قال:نعم ، قال : فاللّٰہ أحق أن تتزین له أم الناس ؟ قال : نافع : فقلت : بل اللّٰہ ،

حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے مجھے دو کپڑے پہننے کیلئے عطا فرمائے اور میں اس وقت انکا غلام تھا۔ پھر مسجد میں آئے تو مجھے ایک کپڑے میں لپٹے ہوئے نماز پڑھتے دیکھا، ارشاد فرمایا: کیا تمہارے پاس دو کپڑے نہیں ہیں کہ انکو پہنو؟ بھلا بتاؤ کہ اگر میں تم کو گھر سے باہر بھیجتا تو تم دونوں کپڑے پہنتے؟ بولے :ہاں! فرمایا: تو اللہ تعالیٰ اس بات کا زیادہ حقدار ہے کہ تم اسکی بارگاہ میں بن سنور کر آؤ یا لوگ؟ حضرت نافع کہتے ہیں اس پر میں نے کہا: اللہ تعالیٰ۔

(۱۱) رکوع میں تطبیق

۷۳۵۔**عن** علقمة والأسود أنهما دخلا علی عبد اللّٰہ بن مسعود رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه فقال : أصلی من خلفکما قال : نعم ، فقام بینهما فجعل أحد هما عن یمینه والاخر عن شماله ثم رکعنا فوضعنا ایدینا علی رکبنا فضرب أیدینا ثم طَبق بین

۷۳٤۔ المصنف لعبد الرزاق ، باب ما یکفی الرجل من الثیاب ، ۱/۳۵۸

۷۳۵۔ الصحیح لمسلم ، باب وضع الایدی علی الرکب و نسخ التطبیق ، ۱/۲۰۲

يديه ثم جعلهما بين فخذيه فلما صلى قال : هكذا فعل رسول الله صلى الله تعالىٰ وسلم ۔ صفاح اللجین ۴۰

حضرت علقمہ اور حضرت اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ یہ دونوں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انھوں نے فرمایا: کیا تمہارے علاوہ لوگ نماز پڑھ چکے۔ انھوں نے عرض کیا: ہاں، پھر حضرت عبد اللہ ان دونوں کے درمیان کھڑے ہوئے۔ ایک کو داہنی طرف کیا اور دوسرے کو بائیں طرف، پھر جب ہم نے رکوع کیا تو اپنے ہاتھ گھٹنوں پر رکھے۔ حضرت عبد اللہ نے ہمارے ہاتھ پر مارا اور تطبیق کی (یعنی دونوں ہتھیلیوں کو ملایا) اور رانوں کے بیچ میں رکھا۔ جب نماز پڑھ چکے تو کہا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا۔ ۱۲م

﴿۸﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث کی نسبت امام ابو عمر بن عبد البر نے فرمایا: حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف اسکی نسبت صحیح نہیں۔ محدثین کے نزدیک صرف اسی قدر صحیح ہے کہ عبد اللہ بن مسعود نے ایسا کیا۔ اور امام اجل ابو زکریا نووی شارح صحیح مسلم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے تو کتاب الخلاصہ میں سخت ہی تعجب خیز بات واقع ہوئی کہ فرمایا: صحیح مسلم شریف میں بھی صرف اسی قدر ہے کہ ابن مسعود نے ایسا کیا، اور یہ نہیں کہ هكذا فعل رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه، حالانکہ بعینہ یہی الفاظ صحیح مسلم میں موجود۔ کمامر،

یہ حدیث منسوخ ہے جیسا کہ مسلم شریف کی دیگر احادیث سے اسکا واضح اور صریح ثبوت موجود ہے۔

(۱۲) نماز سے فارغ ہوکر سیدھی جانب پلٹنا

۷۳۶ ۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : اكثر ما رايت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ينصرف عن يمينه ۔ الاسد الصول ص۹

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اکثر دیکھا کہ نماز سے فارغ ہوکر سیدھی جانب متوجہ ہوکر تشریف

۷۳۶۔ الصحيح لمسلم، باب جواز الانصراف عن الصلوة عن اليمين و الشمال ۱/۲۴۷

فرماہوتے۔ ۱۲م

(۱۳)نماز فجر کے بعد طلوع آفتاب تک مصلے پر بیٹھنا سنت ہے

۷۳۷۔ **عن** جابر بن سمرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : ان النبى صلى الله تعالى عليه وسلم كان اذا صلى الفجر جلس فى مصلاة حتى تطلع الشمس حسنا ۔

الاسدالصوٗل ص۹

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نماز فجر سے فارغ ہوتے تو سورج کے خوب اچھی طرح طلوع ہونے تک اسی مقام پر تشریف فرما رہتے۔

۷۳۸۔ **عن** جابر بن سمرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : كان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اذا صلى صلوة الصبح لم يبر ح فى موضعه حتى تطلع الشمس و تبيض ۔

الاسدالصوٗل ص۹

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی تعالیٰ علیہ وسلم جب نماز فجر پڑھ چکتے تو اپنی جگہ تشریف فرما رہتے یہاں تک کہ سورج طلوع ہوتا اور خوب روشن ہوجاتا۔

۷۳۹۔ **عن** عبد الله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما قال :كان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اذا صلى الفجر لم يقم من مجلسه حتى يمكنه الصلوة وقال : من صلى الصبح ثم جلس فى مجلسه حتى يمكنه الصلوة كان بمنزلة حجة وعمرة متقبلتين

الاسدالصوٗل ص۱۰

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

۷۳۷۔ الصحيح لمسلم   باب فضل الجلوس فى مصلاة بعد الصبح ،   ۱/۲۳۵

السنن لابى داؤد   باب فى الرجل يجلس متولعبا،   ۲/۲٦٦

فتح البارى للعسقلانى   ۱۱/۷۹   ☆   شرح السنة للبغوى   ۱۲/۳۲٤

مشكوة المصابيح للتبريزى   ٤۷۱۵   ☆   الترغيب و الترهيب للمنذرى   ۱/۲۹۸

۷۳۸۔ المسند للامام ابى حنيفة   ۱/٤۳۷   ☆   شرح السنة للبغوى،   ۳/۲۲۱

۷۳۹۔ الجامع للترمذى ،   باب ما ذكر مما يستحب من الجلوس فى المسجد ،   ۱/۷٦

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نماز فجر سے فارغ ہوتے تو اپنی جگہ سے اس وقت تک نہیں اٹھتے جب تک نماز پڑھنا ممکن (جائز) نہ ہوجائے۔ پھر ارشاد فرمایا: جس نے صبح کی نماز پڑھی اور اسی جگہ بیٹھا رہا یہاں تک کہ کوئی دوسری نفل نماز پڑھنا جائز ہوگئی تو اسکو ایک حج وعمرۂ مقبول کا ثواب ملیگا۔ ۱۲م

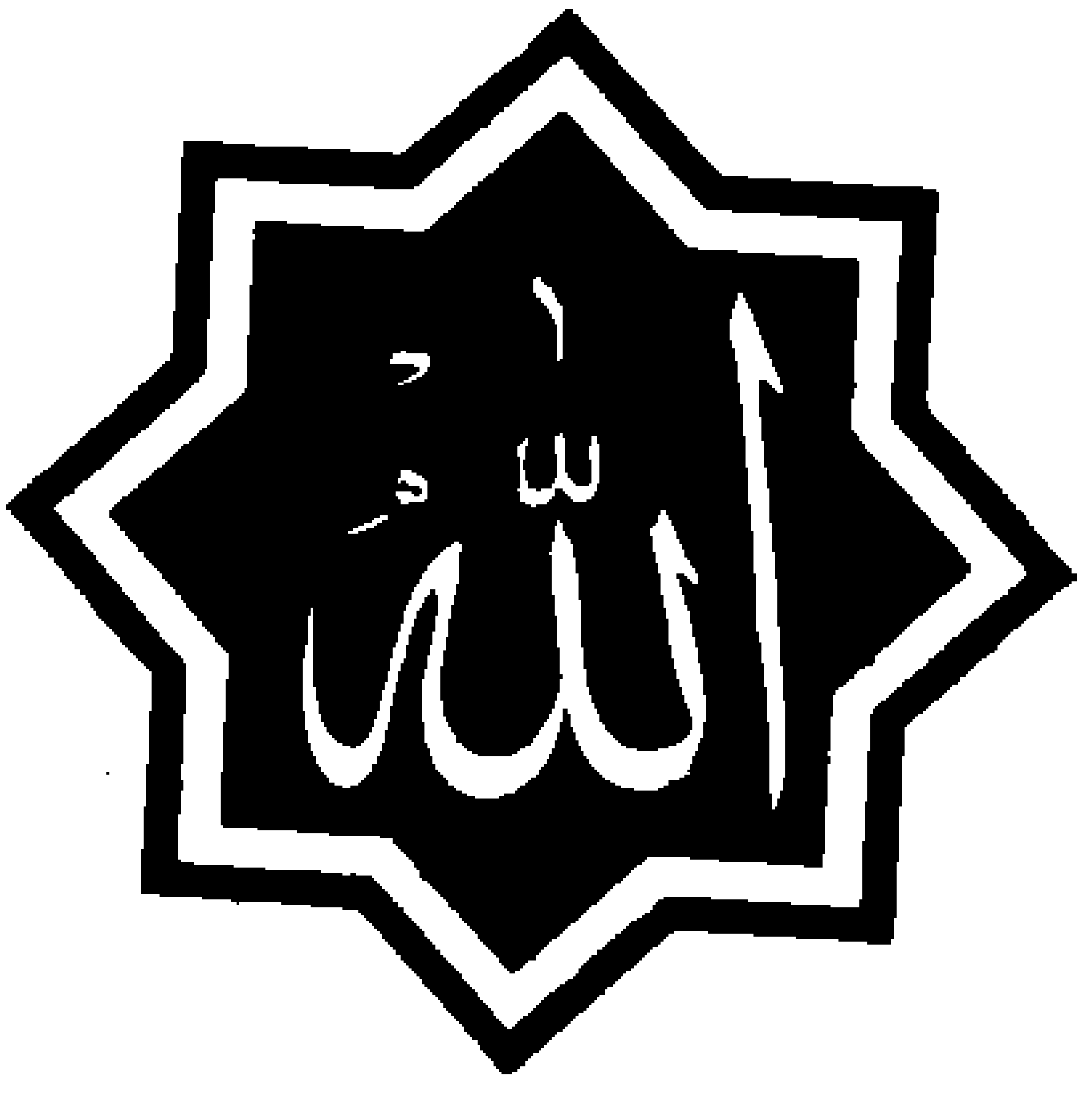

۷ مساجد

(۱) گھر میں مسجد کا بیان

٧٤٠۔ **عن** أم المومنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : امر النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ببناء المساجد فی الدور وان تنظف وتطیب ۔

فتاویٰ رضویہ ۳/۸۱۱

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گھروں میں نماز کی مخصوص جگہ بنانے کا حکم فرمایا اور اس جگہ کو پاک صاف رکھنے کا بھی حکم دیا۔ ۱۲م

(۲) مسجد بہتر اور بازار بدتر جگہ ہے

٧٤١۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : خَیْرُ الْبِقَاعِ الْمَسَاجِدُ وَشَرُّ الْبِقَاعِ الْأَسْوَاقُ۔

فتاویٰ رضویہ ۳/۴۳۲

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب سے بہتر جگہ مسجدیں ہیں اور سب سے بدتر جگہ بازار۔ ۱۲م

وفی الباب عن ابی هریرة وعن جبیر بن مطعم رضی الله تعالیٰ عنهما ۔

(۳) مسجد بنانے پر اجر

٧٤٢۔ **عن** أمیر المومنین علی المرتضی کرم الله تعالیٰ وجهه الاسنی قال : قال

٧٤٠۔ السنن لابی داؤد ، باب اتخاذ المساجد فی الدور ، ١/٦٦

الجامع للترمذی، باب ما ذکر فی تطیب المساجد ، ١/٧٦

السنن لابن ماجه ، باب تطهیر المساجد و تطیبها ، ١/٥٥

٧٤١۔ المستدرك للحاکم، العلم ، ١/٩٠ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ٢/٦

کشف الخفاء للعجلونی، ١/٤٦٧ ☆ کنزل العمال للمتقی، ٢٠٧٢٠، ٧/٦٥٨

المغنی للعراقی ، ١/٦٩ ☆ جامع بیان العلم لابن عبد البر ، ٢/٥٠

٧٤٢۔ السنن لابن ماجه، باب من بنی لله مسجدا ، ١/٥٤

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَنْ بَنٰی لِلّٰہِ مَسْجِدًا بَنَی اللّٰہُ لَہٗ بَیْتًا فِی الْجَنَّۃِ وفی روایۃ من در ویاقوت ۔ فتاوٰی رضویہ ۳/۵۹۱

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الاسنی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے اللہ کیلئے مسجد بنائی اللہ عزوجل اسکے لئے جنت میں موتی اور یاقوت کا گھر بناتا ہے۔

۷۴۳۔ **عن** أبی قرصافۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اُبْنُوا الْمَسَاجِدَ وَاخْرُجُوا الْقُمَامَۃَ مِنْھَا، فَمَنْ بَنٰی لِلّٰہِ بَیْتًا بَنَی اللّٰہُ لَہٗ بَیْتًا فِی الْجَنَّۃِ ۔ شمائم العنبر ۲۱

حضرت ابو قرصافہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسجدیں بناؤ اور ان سے کوڑا کرکٹ صاف کرو۔ کیونکہ جس نے اللہ تعالیٰ کیلئے گھر بنایا اللہ اسکے لئے جنت میں گھر بناتا ہے۔

۷۴۴ ۔ **عن** أمیر المومنین عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول: مَنْ بَنٰی مَسْجِدًا لِلّٰہِ بَنَی اللّٰہُ لَہٗ فِی الْجَنَّۃِ مِثْلَہٗ۔ فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۲۰۸

امیر المومنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ کو فرماتے سنا۔ جو اللہ تعالیٰ کے لئے مسجد بنائے اللہ اس کے لئے جنت میں گھر بنائے۔

۵۴۲۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۵۲۰ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ۱/۲۰
مجمع الزوائد للھیثمی ۲/۷ ☆ الصحیح لابن خزیمۃ ۱۲۹۱
اتحاف السادۃ للزبیدی، ۳/۳۱ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۸/۲۶۸
مشکل الآثار للطحاوی، ۱/۴۸۶ ☆ تاریخ دمشق لابن عساکر، ۷/۲۷۳
کنز العمال للمتقی، ۲۰۷۲۸، ۷/۶۴۹ ☆ المسند للعقیلی، ۳/۲۴۴
الکامل لابن عدی، ۷/۲۵۷۹ ☆
۷۴۳۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۳/۴ ☆ الدرالمنثور للسیوطی ۳/۲۱۷
اللآلی المصنوعۃ للسیوطی ۴/۲۴۰ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۰۷۶۶، ۷/۶۵۵
کشف الخفاء للعجلونی، ۱/۲۴ . ☆ تاریخ دمشق لابن عساکر، ۱/۴۲۱
۷۴۴ الصحیح لمسلم، فصل بناء المسجد والحث علیھا، ۱/۲۰۲

(۴) مسجد کی دیوار قبلہ آراستہ نہ کی جائے

۷۴۵۔ **عن** عثمان بن ابی طلحۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دعانی بعد دخول الکعبۃ فقال : اِنِّی کُنْتُ رَأَیْتُ قَرْنَی الْکَبْشِ حِیْنَ دَخَلْتُ الْبَیْتَ فَنَسِیْتُ أَنْ آمُرَکَ أَنْ تُخَمِّرَهُمَا فَخَمِّرْهُمَا فَإِنَّهٗ لَایَنْبَغِی أَنْ یَّکُوْنَ فِی قِبْلَةِ الْبَیْتِ شَیْءٌ یُلْهِی الْمُصَلِّی ۔

حضرت عثمان بن ابی طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کعبہ معظمہ میں تشریف فرما ہوئے تو آپکو بلایا اور ارشاد فرمایا: ہم نے کعبہ میں دنبہ کے سینگ ملاحظہ فرمائے تھے (دنبہ کہ سیدنا حضرت اسمٰعیل علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والتسلیم کا فدیہ ہوا اسکے سینگ کعبہ معظمہ کی دیوار غربی میں لگے ہوئے تھے) ہمیں تم سے، یہ فرمانا یاد نہ رہا کہ اسکو ڈھانک دو۔ اب ڈھانک دو کہ نمازی کے سامنے کوئی چیز ایسی نہ چاہئے جس سے دل بٹے۔

فتاوی رضویہ ۳/ ۶۰۷

(۵) مسجدوں کی زینت میں حد سے تجاوز ممنوع

۷۴۶۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَا أُمِرْتُ بِتَشْیِیْدِ الْمَسَاجِدِ ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے مسجدوں کے گچ کرنے کا حکم نہیں دیا گیا۔

۱۔ امام احمد رضا قدس سرہ فرماتے ہیں

مساجد میں زینت ظاہری زمانہ سلف صالحین میں فضول ونا پسند تھی ۔ کہ انکے قلوب تعظیم شعائر اللہ سے مملو تھے۔ ولہذا احدیث میں مباہاۃ فی المساجد کو اشراط ساعت سے شمار فرمایا۔ اور حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ لتزخرفنها كما زخرفت

---

۷۴۴ الصحیح لمسلم ، ☆ فضل بناء المسجد و لمحث علیها ، ۱۰۲/۱

۷۴۵۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ۶۸/۴

۷۴۶۔ السنن لابی داؤد ، باب فی بناء المسجد ، ۶۵/۱

الجامع الصغیر للسیوطی، ۴۷۹/۲ ☆ حلیة الاولیاء لابی نعیم ، ۳۱۳/۷

الدر المنثور للسیوطی ، ۲۱۷/۳ ☆ شرح السنة للبغوی، ۳۴۸/۲

کنز العمال للمتقی، ۲۰۸۲۷، ۶۶۸/۷ ☆ المصنف لعبد الرزاق ، ۵۱۲۷، ۱۵۲/۳

الیھود والنصاری ، مگر تبدل زمانہ سے علماء نے تزئین مساجد کی اجازت فرمائی۔ کہ اب تعظیم ظاہر مورث عظمت فی العیون ووقعت فی القلوب ہوتی ہے۔ فکان کتحلیۃ المصحف فیہ من تعظیمہ، یہ ایسے ہی ہے جیسے تعظیم کی خاطر قرآن حکیم کو طلا کی صورت میں لکھا جائے۔

اگر اب بھی دیوار قبلہ عموما اور محراب کو خصوصا شاغلات قلوب سے بچانے کا حکم ہے۔ بلکہ اولی یہ ہے کہ دیوار یمین وشمال بھی ملہیات سے خالی رہے۔ کہ اس کے پاس جو مصلی ہو اس کی نظر کو پریشان نہ کرے۔ ہاں گنبدوں، میناروں، سقف اور دیواروں کی وہ سطح کہ مصلیوں کے پس پشت رہے گی ان میں مضائقہ نہیں۔ اگرچہ سونے کے پانی سے نقش ونگار ہوں بشرطیکہ اپنے مال حلال سے ہوں۔ مسجد کا مال اس میں صرف نہ کیا جائے۔ مگر جب کہ اصل بانی نے نقش ونگار کئے ہوں یا واقف نے اسکی اجازت دی ہو یا مال مسجد فاضل بچا ہو اور صرف نہ کیا جائے تو ظالماں کے خورد برد میں جائیگا۔ پھر جہاں جہاں نقش ونگار اپنے مال سے کرسکتا ہے اس میں بھی دقائق نقوش سے تکلف مکروہ ہے۔ سادگی اور میانہ روی کا پہلو ملحوظ رہے۔

فتاوی رضویہ ۳/۶۰۰

(۶) مسجد میں گم شدہ چیز تلاش کرنا منع ہے

۷۴۷۔ **عن** أبی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلیٰ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَنْ سَمِعَ رَجُلاً یَنْشُدُ ضَالَّۃً فِی الْمَسْجِدِ فَلْیَقُلْ لَارَدَّھَا اللّٰہُ عَلَیْكَ ، فَإِنَّ الْمَسَاجِدَ لَمْ تُبْنَ لِھٰذَا ۔ فتاوی رضویہ ۶/۴۰۴۔ شمائم العنبر ۲۱

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی شخص کو مسجد میں گم شدہ چیز تلاش کرتے سنے تو کہے اللہ تعالیٰ تجھے تیری چیز واپس نہ دلائے۔ کہ مسجدیں اس لئے نہیں بنائی گئیں۔

۷۴۷۔ الصحیح لمسلم ، باب النہی عن نشد الضالہ فی المسجد، ۱/۲۱۰
السنن لابی داؤد ، باب کراھیۃ انشاد الضالۃ فی المسجد ، ۱/۶۸
السنن لابن ماجہ ، باب النہی عن نشد الضوال فی المسجد ، ۱/۵۶
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲/۳۴۹ ☆ السنن الکبری للبیھقی، ۲/۴۴۷
الترغیب و الترھیب للمنذری ۱/۲۰۲ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی ، ۵/۹۲

(۷) مسجد میں خرید وفروخت منع ہے

۷۴۸۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی تعالیٰ علیہ وسلم: اِذَا رَاَیْتُمْ مَنْ یَّبْتَاعُ فِی الْمَسْجِدِ فَقُوْلُوْا: لَا اَرْبَحَ اللّٰہُ تِجَارَتَکَ ۔

فتاوی رضویہ ۳/۵۹۳

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم مسجد میں کسی شخص کو خرید وفروخت کرتے دیکھو تو کہو اللہ تعالیٰ تیری تجارت میں نفع نہ دے۔ ۱۲م

(۸) بودار چیز کھا کر مسجد میں نہ جائے

۷۴۹۔ عن أبی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَنْ اَکَلَ مِنْ ھٰذِہِ الشَّجَرَۃِ الْخَبِیْثَۃِ شَیْئًا فَلَایَقْرَبْنَا فِی الْمَسْجِدِ

فتاوی رضویہ ۶/۳۸۱

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے اس گندے پیڑ یعنی کچی پیاز یا کچے لہسن سے کچھ کھایا تو وہ مسجد میں ہمارے پاس نہ آئے۔

۷۴۸۔	الجامع للترمذی ،			باب النہی عن البیع فی المسجد ،	۱۵۸/۱
	المستدرک للحاکم	۵۶/۲	☆	السنن الکبری للبیہقی،	۴۴۷/۲
	الترغیب و الترہیب للمنذری	۲۰۳/۱	☆	شرح السنۃ للبغوی ،	۳۷۵/۲
	التفسیر لابن کثیر ،	۷۶/۶	☆	مشکوۃ المصابیح للتبریزی،	۶۸/۱
	اتحاف السادۃ للزبیدی،	۹۳/۵	☆	ارواء الغلیل للالبانی،	۱۳۴/۵
	الصحیح لابن خزیمۃ ،	۱۳۵	☆	السنن للدارمی،	۳۶۶/۱
۷۴۹۔	الصحیح لمسلم ،			باب نہی من اکل ثوما او بصلا،	۲۰۹/۱
	السنن الکبری للبیہقی،	۷۷/۳	☆	المصنف لعبد الرزاق	۱۷۴۱
	المسند لاحمد بن حنبل ،	۴۲۹/۲	☆	اتحاف السادۃ للزبیدی،	۵۶/۷
	الصحیح لابن خزیمۃ	۱۶۶۷	☆	تلخیص الحبیر لابن حجر ،	۱۲۴/۳
	مجمع الزوائد للہیثمی،	۱۸/۲	☆	التمہید للآلبانی	۴۱۶/۶
	الترغیب والترہیب للمنذری	۲۲۴/۱	☆	کنز العمال للمتقی، ۴۰۹۱۳ ،	۲۶۷/۱۰
	شرح معانی الآثار للطحاوی	۲۳۸/۴	☆	الکنی و الاسماء للدولانی	۵۸/۱

٧٥٠ ـ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ أکَلَ الْبَصَلَ وَالثُّوْمَ وَالْکِرَاثَ فَلَایَقْرُبَنَّ مَسْجِدَنَا ، فَإنَّ الْمَلَآئِکَةَ تَتَاذّٰی مِمَّا یَتَاذّٰی مِنْهُ بَنُوْ آدَمَ ـ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کچی پیاز، لہسن یا گندنا کھایا وہ ہماری مسجد میں نہ آئے۔ کہ ملائکہ علیہم السلام بھی اس سے ایذا پاتے ہیں جس سے انسان تکلیف پاتے ہیں۔

٧٥١ ـ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال : قال رسو اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم :لَایَمُرُّ فِیْهِ بِلَحْمٍ نَیْءٍ ـ

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسجد میں کچا گوشت لیکر کوئی نہ گذرے۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مسجد کو بو سے بچانا واجب، لہذا مسجد میں مٹی کا تیل جلانا حرام، مسجد میں دیاسلائی جلانا حرام، مسجد میں کچا گوشت لیجانا جائز نہیں۔ حالانکہ کچے گوشت کی بو بہت خفیف ہوتی ہے۔ تو جہاں سے مسجد میں پہونچے وہاں تک ممانعت کی جائے گی۔ مسجد عام جماعت کیلئے بنائی جاتی ہے. پھر یہ خیال نہ کرو کہ اگر مسجد خالی ہے تو اس میں کسی بو کا داخل کرنا اس وقت جائز ہو کہ کوئی آدمی نہیں جو اس سے ایذا پائے گا۔ ایسا نہیں۔ بلکہ ملائکہ بھی ایذا پاتے ہیں اس سے جس سے انسان ایذا پاتا ہے۔ مسجد کو نجاست سے بچانا فرض ہے فتاوی رضویہ ۳۸۱/۶

(۹) مسجد میں دنیا کی بات حرام ہے

٧٥٢ـ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : سَیَکُوْنُ فِی آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ یَکُوْنُ حَدِیْثُهُمْ فِی مَسَاجِدِ هِمْ

٧٥٠ـ الصحیح لمسلم ، باب نهی من اکل ثوما او بصلا، ٢٠٩/١

المسند لابی عوانة، ٤١٢ ☆ ارواء العلیل للالبانی، ٣٣٤/٢

الاستذکار لابن عبد البر ، ١٥٢/١ ☆ احکام النبوة للکحال، ١٤٢/٢

٧٥١ـ السنن لابن ماجه، باب ما یکره فی المساجد ، ٥٥/١

لَیْسَ لِلّٰہِ فِیْھِمْ حَاجَۃٌ ۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: آخر زمانے میں کچھ لوگ ہونگے کہ مسجد میں دنیا کی باتیں کرینگے۔ اللہ عزوجل کو ان لوگوں سے کچھ کام نہیں۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مسجد میں دنیا کی مباح باتیں کرنے کو بیٹھنا نیکیوں کو کھاتا ہے جیسے آگ لکڑی کو۔

فتح القدیر میں ہیں۔

الکلام المباح فیہ مکروہ ، یا کل الحسنات ،

اشباہ میں ہے۔

انہ یا کل الحسنات کما تاکل النار الحطب ،

مدارک میں حدیث نقل کی۔

الحدیث فی المسجد یاکل الحسنات کما تاکل البھیمۃ الحشیش ۔

مسجد میں دنیا کی بات نیکیوں کو اس طرح کھاتی ہے جیسے چوپایہ گھاس کو۔

غمز العیون میں خزانۃ الفقہ سے ہے۔

من تکلم فی المساجد بکلام الدنیا احبط اللہ تعالیٰ عنہ عمل اربعین سنۃ ۔

جو مسجد میں دنیا کی بات کرے اللہ تعالیٰ اسکے چالیس برس کے عمل اکارت فرمادے۔

حدیقہ ندیہ میں ہے۔

کلام الدنیا اذاا کان مباحا صدقا فی المساجد بلاضرورۃ داعیۃ الیٰ ذٰلک کا لمعتکف یتکلم فی حاجتھااللا زمۃ مکروہ کراھۃ تحریمۃ ، ثم ذکر الحدیث وقال فی شرحہ لیس للہ تعالیٰ فیھم حاجۃ ای لا یر ید بھم خیرا وإنما ھم أھل الخیبۃ و الحرمان و الاھانۃ و الخران ۔

یعنی دنیا کی بات جب کہ فی نفسہ مباح اور سچی ہو مسجد میں بلاضرورت کرنی حرام ہے۔ ضرورت ایسی جیسے معتکف اپنی حوائج ضروریہ کے لئے بات کرے، پھر حدیث مذکور ذکر کر کے فرمایا۔ معنی حدیث یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ انکے ساتھ بھلائی کا ارادہ نہ کریگا۔ اور وہ نامراد، محروم،

مروی ہے کہ ایک مسجد اپنے رب کے حضور شکایت کرنے چلی کہ لوگ مجھ میں دنیا کی باتیں کرتے ہیں۔ ملائکہ اسے آتے ملے اور بولے ہم انکے ہلاک کرنے کو بھیجے گئے ہیں۔

روایت ہے کہ جو لوگ غیبت کرتے ہیں (جو سخت حرام اور زنا سے بھی اشد ہے) اور جو لوگ مسجد میں دنیا کی باتیں کرتے ہیں انکے منہ سے وہ گندی بدبو نکلتی ہے جس سے فرشتے اللہ عزوجل کے حضور انکی شکایت کرتے ہیں۔

سبحان اللہ، جب مباح وجائز بات بلاضرورت شرعیہ کرنے کو مسجد میں بیٹھنے پر یہ آفتیں ہیں تو حرام وناجائز کام کرنے کا کیا حال ہوگا۔ مسجد میں کسی چیز کا مول لینا۔ بیچنا، خرید وفروخت کی گفتگو کرنا ناجائز ہے۔ مگر معتکف کو اپنی ضرورت کی چیز مول لینی وہ بھی جبکہ مبیع مسجد سے باہر ہی رہے مگر ایسی خفیف ونظیف وقلیل شئی جس کے سبب نہ مسجد میں جگہ رکے نہ اسکے ادب کے خلاف ہو اور اسی وقت اسے اپنے افطار وسحری کیلئے درکار ہو۔ تجارت کیلئے بیع وشراء کی معتکف کو بھی اجازت نہیں۔ فتاوی رضویہ ۶/۴۰۳

(۱۰) مسجدوں میں ناسمجھ بچوں کو نہ لاؤ

۷۵۳۔ **عن** واثلة بن الأسقع رضى الله تعالىٰ عنه قال: ان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قال: جَنِّبُوا مَسَاجِدَ كُمْ صِبْيَانَكُمْ وَمَجَانِيْنَكُمْ وَشِرَآئَكُمْ وَبَيْعَكُمْ وَخُصُوْمَاتِكُمْ وَرَفْعَ أَصْوَاتِكُمْ۔

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنی مسجدوں کو بچاؤ اپنے ناسمجھ بچوں اور مجنونوں کے جانے اور خرید وفروخت اور جھگڑوں اور آواز بلند کرنے سے۔ فتاوی رضویہ ۶/۴۰۴

۷۵۳۔ السنن لابن ماجه، باب ما يكره فى المساجد، ۱/۵۵
مجمع الزوائد للهيثمى، ۲/۲۵ ☆ المعجم الكبير للطبرانى، ۸/۱۵۶
كنز العمال للمتقى، ۲۰۸۲۲، ۶۶۷/۷ ☆ نصب الراية للزيلعى، ۲/۱۵۷
التفسير لابن كثير، ۶/۶۸ ☆ فتح البارى للعسقلانى، ۱۳/۱۵۷
التفسير للقرطبى، ۱۲/۲۷۰ ☆ الدر المنثور للسيوطى، ۵/۵۱
الترغيب و الترهيب للمنذرى، ۱/۱۹۹ ☆ كشف الخفاء للعجلونى، ۱/۴۰۰
المطالب العالية لابن حجر ۳۵۷ ☆ العلل المتناهية لابن الجوزى، ۱/۴۰۴
المسند للعقيلى، ۳/۲۴۷ ☆ الجامع الصغير للسيوطى، ۱/۲۱۹

(١٠) مساجد کو پاک وصاف رکھو

٧٥٤۔ **عن** أنس رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: اِنَّ هٰذِهِ الْمَسَاجِدَ لَا تَصْلَحُ لِشَیْءٍ مِنَ الْقَذَرِ وَالْبَوْلِ وَالْخَلاَءِ وَاِنَّمَا هِیَ لِقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ وَذِكْرِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوةِ۔ شمائم العنبر ٢١

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک ان مسجدوں میں گندگی پیشاب اور پاخانہ جیسی کوئی چیز جائز نہیں۔ یہ مسجدیں تو تلاوت قرآن، اللہ تعالیٰ کے ذکر اور تمام نماز کیلئے ہیں۔١٢م

(١١) مسجد میں بلند آواز سے نہ بولو

٧٥٥۔ **عن** عبید اللہ بن حفص رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: مَنْ اَجَابَ دَاعِیَ اللّٰهِ وَاَحْسَنَ عِمَارَةَ مَسَاجِدِ اللّٰهِ كَانَتْ تُحْفَتُهٗ بِذٰلِكَ مِنَ اللّٰهِ الْجَنَّةَ، قیل: یا رسول اللہ! ما احسن عمارة مساجد اللہ، قال: لَا یُرْفَعُ فِیْهَا صَوْتٌ وَلَا یُتَكَلَّمُ فِیْهَا بِالرَّفَثِ۔ شمائم العنبر ١٩

حضرت عبید اللہ بن حفص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے اللہ عزوجل کے داعی کی آواز پر لبیک کہا اور اللہ تعالیٰ کی مسجدیں اچھے طور پر تعمیر کیں تو اس کے عوض اللہ تعالیٰ کے یہاں جنت ہے۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! مسجدوں کی اچھی طرح تعمیر کیا ہے۔ فرمایا: اس میں آواز بلند نہ کرنا اور کوئی بیہودہ بات زبان سے نہ نکالنا۔١٢م

٧٥٦۔ **عن** سعید بن ابراهیم عن ابیه رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال: سمع عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنه صوت رجل فی المسجد فقال: اتدری این انت؟

٧٥٤۔ المسند لاحمد بن حنبل، ٩١/٣ ☆ شرح السنة للبغوی، ٤٠٠/٢
السنن الکبری للبیهقی، ٤١٣/٢ ☆ کنز العمال للمتقی، ٢٠٧٩٣، ٦٦١/٧
المسند لابی عوانة، ٢١٤/١ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ٣٢٣/١
لرواء الغلیل للالبانی، ١٩١/١ ☆
٧٥٥۔ کنز لعمال للمتقی، ٢٠٨٤١، ٦٧١/٧ ☆
٧٥٦۔ کنز لعمال للمتقی، ٢٣٨٧، ٣١٦/٨،

اتدری این انت ؟ کرہ الصوت ۔ شمائم العنبر ۱۹

حضرت سعید بن ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ امیر المومنین سیدنا حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص کی بلند آواز مسجد میں سنی تو ارشاد فرمایا: تو جانتا ہے کہ کہاں ہے؟ تو جانتا ہے کہ کہاں ہے۔ یعنی بلند آواز کو مسجد میں ناپسند فرمایا۔

(۱۲) مسجد کا پڑوسی مسجد میں نماز پڑھے

۷۵۷۔ **عن** أبی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لَا صَلٰوۃَ لِجَارِ الْمَسْجِدِ اِلَّا فِی الْمَسْجِدِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسجد کے پڑوسی کی نماز مسجد ہی میں قبول ہوتی ہے۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث کی سند ضعیف ہے جیسا کہ امام سیوطی نے اپنے فتاوی میں فرمایا۔
جد الممتار ۲۰۷/۱

(۱۳) اذان کے بعد مسجد سے نہ جائے

۷۵۸۔ **عن** أمیر المومنین عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَنْ أَدْرَکَ الْأَذَانَ فِی الْمَسْجِدِ ثُمَّ خَرَجَ لَا یَخْرُجُ لِحَاجَۃٍ اَوْ ھُوَ لَا یُرِیْدُ الرَّجْعَۃَ فَھُوَ مُنَافِقٌ ۔ شمائم العنبر ۴۰ ☆ فتاوی ضویہ ۷۷۴/۳

۷۵۷۔ السنن الکبری للبیھقی، ١١١/٣ ☆ المستدرک للحاکم، ٢٤٦/١
السنن للدار قطنی، ٤٢٠/١ ☆ تلخیص الحبیر لابن حجر، ٣١/٢
نصب الرایۃ للزیلعی، ٤١٢/٤ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ٢٩/٣
فتح الباری للعسقلانی ، ٤٣٩/١ ☆ ارواء العلیل للالبانی، ٢٥١/٢
کنز العمال للمتقی، ٢٠٧٣٧، ٦٥٠/٧ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ٥٠٩/٢
العلل المتناھیۃ لابن الجوزی، ٤١٢/١ ☆ اللآلی المصنوعۃ للسیوطی، ٩/٢

۷۵۸۔ السنن لابن ماجہ ، باب اذا اذن و انت فی المسجد فلا تخرج ، ٥٣/١
الموطا لمالک، انتظار الصلوۃ ٥٦ ☆ نصب الرایۃ للزیلعی، ١٥٥/٢
الحاوی للفتاوی للسیوطی ٤٩/١ ☆

امیر المومنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جسکو مسجد ہی میں اذان ہوگئی اور وہ بغیر ضرورت مسجد سے نکلا یا مسجد آنے کا ارادہ نہیں تو وہ منافق ہے۔ ۱۲م

۷۵۹۔ **عن** أبی الشعثاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: خرج رجل من المسجد بعد ما اذن فیہ بالعصر فقال ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ: اما ھذا فقد عصی ابا القاسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

فتاوی رضویہ ۷۷۴/۳

شمائم العنبر ۴۰

حضرت ابو الشعثاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص مسجد نبوی سے اس وقت نکلا جب عصر کی اذان ہو چکی تھی، تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اس نے حضور ابو القاسم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نافرمانی کی۔ ۱۲م

۷۶۰۔ **عن** أبی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: امرنا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا کنتم فی المسجد فنودی بالصلوۃ فلا یخرج احد کم حتی یصلی۔

فتاوی رضویہ ۷۷۴/۳

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ جب تم مسجد میں ہو اور اذان ہو چکی ہو تو اس وقت تک تم میں سے کوئی مسجد سے نہ نکلے جب تک نماز نہ پڑھ لے۔ ۱۲م

(۱۴) مسجد کی پابندی کرنے والا مومن کامل ہے

۷۶۱۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی

۷۵۹۔ الجامع للترمذی، باب کراھیۃ الخروج بعد الاذان، ٢٨/١

۷۶۰۔ المسند لاحمد بن حنبل، ٥٣٧/٢ ☆ الترغیب و الترھیب للمنذری ١٨٩/١

مجمع الزوائد للھیثمی، ٥/٢ ☆ مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ١٠٧٤

۷۶۱۔ الجامع للترمذی، باب حرمۃ الصلوۃ، ٨٦/٢

السنن لابن ماجہ، باب لزوم المساجد و انتظار الصلوۃ، ٥٨/١

المسند لاحمدبن حنبل ٦٨/٣ ☆ السنن الکبری للبیھقی، ٦٦٣

الصحیح لابن حبان، ٣١٠ ☆ کنز العمال للمتقی، ٢٠٧٣٨، ٦٥١/٧

حلیۃ الاولیاء لابی نعیم، ٣٢٧/٨ ☆ المستدرک للحاکم ٢١٢/١

الله تعالیٰ علیه وسلم : اِذَا رَاَیْتُم الرَّجُلَ یَعْتَادُ فِی الْمَسْجِدِ فَاشْهَدُوْا لَهٗ بِالْاِیْمَانِ ۔
شمائم العنبر ۱۵

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم کسی شخص کو دیکھو کہ اس نے مسجد جانا اپنی عادت بنالی ہے تو اس کے مومن کامل ہونے کی گواہی دو۔ ۱۲م

(۱۵) مسجد جانے والے بزرگ ہیں

٧٦٢۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :اِنَّ بُیُوْتَ اللّٰهِ فِی الْاَرْضِ الْمَسَاجِدُ، وَاِنَّ حَقًّا عَلَی اللّٰهِ تَعَالیٰ اَنْ یُّکْرِمَ مَنْ زَارَ فِیْهِ۔
شمائم العنبر ۲۰

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا : زمین میں مسجدیں اللہ تعالیٰ کا گھر ہیں ، اور بیشک اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ کرم پر لے لیا ہے کہ اسکو بزرگی عطا فرمائے جو اسکی بارگاہ میں حاضری کیلئے مسجد میں آئے۔ ۱۲م

(۱۶) بلاعذر گھر میں فرائض پڑھنا گناہ ہے

٧٦٣۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : ولو انکم صلیتم فی بیوتکم کما یصلی هذا المتخلف فی بیته لترکتم سنة نبیکم ولو ترکتم سنة نبیکم لضللتم ۔
فتاوی رضویہ ۳۸۱/۶

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اگر تم لوگ گھر میں نماز پڑھتے جیسے یہ نا خلف اپنے گھر میں پڑھ رہا ہے تو تم اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

٧٦١۔ الدر المنثور للسیوطی، ٢١٦/٣ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ٣٠/٣
الصحیح لابن خزیمة، ١٥٠٢ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ٩٣/١
الکامل لابن عدی ، ٩٨١/٣ ☆ مشکوة المصابیح للتبریزی، ٦٩/١
تاریخ بغداد للخطیب، ٤٥٦/٥ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ٣٠/٣
٧٦٢۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ٢٢/٢ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ٣٠/٣
المعجم الکبیر للطبرانی، ١٩٩/١٠ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ٢١٦/٣

کی سنت کے تارک ہوتے اور اگر تم سنت موکدہ کے ترک کو اپنا شعار بنا لیتے تو گمراہ ہو جاتے۔

٧٦٤۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : حافظوا علی هؤلاء الصلوات الخمس حیث ینادی بهن فانهن من سنن الهدی وان الله عزوجل شرع لنبیه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم سنن الهدی ولقد رأیتنا وما یتخلف عنها الا منافقق بین النفاق ، ولقد رأیتنا وان الرجل یهادی بین الرجلین حتی یقام فی الصف ، وما منکم من احد الا وله مسجد فی بیته ، ولوصلیتم فی بیوتکم وترکتم مساجدکم ترکتم سنةنبیکم ولو ترکتم سنة نبیکم لکفرتم ۔ فتاوی رضویہ ۳۸۱/۶

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا: جب اذان ہو تو تم ان پانچ نمازوں کی حفاظت کرو کہ یہ نمازیں ہدایت کی راہیں ہیں، بیشک اللہ عزوجل نے اپنے محبوب نبی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے یہ راہیں متعین فرمائیں۔ ہم تو یہ جانتے تھے کہ ان نمازوں سے غفلت کھلا منافق ہی کریگا۔ کیونکہ ایک وقت وہ تھا جو ہم نے اپنی نگاہوں سے دیکھا کہ بعض لوگوں کو دوسروں کے سہارے نماز کیلئے لایا جاتا اور صف میں کھڑا کیا جاتا۔ اور آج تم نے عام طور سے اپنے گھروں کو مسجد بنا لیا ہے۔ سنو! اگر تم اپنے گھروں ہی میں نماز پڑھتے رہے اور مسجدوں کو ترک کر دیا تو تم اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت کے تارک ہوگے اور اگر ایسا ہوا تو تم بڑے ناشکرے کہلاؤ گے۔ ۱۲م

(۱۷) اندھیری رات میں مسجد جانا عظیم ثواب کا باعث ہے

٧٦٥ ـ **عن** بریدة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه

٧٦٤۔ السنن لابی داؤد ، باب ما جاء فی المشی الی الصلوة فی الظلم ، ٨٣/١

٧٦٥۔ السنن لابن ماجه ، باب المشی الی الصلوة، ٥٧/١

السنن الکبری للهیثمی، ٦٣/٣ ☆ المستدرک للحاکم ، ٢١٢/١

المعجم الکبیر للطبرانی ، ٨٦/٥ ☆ تاریخ دمشق لابن عساکر ٤٥٤/٥

کنز العمال للمتقی، ٢٠٢٣٥ ، ٥٥٧/٧ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری ٢٧٢/١

مشکوة المصابیح للتبریزی، ٧٢١ ☆ الکامل لابن عدی، ١٤٠/٣

العلل المتناهیة لابن الجوزی، ٤٠٧/١ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ٣٠/٢

شرح السنة للبغوی، ٣٥٨/٢ ☆ الکنی و الاسماء للدولابی، ١٩٥/١

وسلم : بَشِّرِ الْمَشَّائِیْنَ فِی الظُّلَمِ اِلَی الْمَسَاجِدِ بِالنُّوْرِ التَّامِّ یَوْمَ الْقِیَامَةِ ۔

فتاوی رضویہ ٣/٤٧٣

حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تاریکیوں میں مسجدوں تک کثرت سے پیادہ جانے والوں کو روز قیامت نو کامل کی بشارت دے دو۔ ١٢م

(١٨) مسجد میں نماز باعث اجر ہے

٧٦٦۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان من سنن الهدی الصلوة فی المسجد الذی یوذن فیه ۔ شمائم العنبر ١٦

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا: یہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت ہے کہ اس مسجد میں نماز پڑھی جائے جس میں اذان دی گئی۔ ١٢م

(١٩) مساجد جنت کی کیاریاں ہیں

٧٦٧۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِذَا مَرَرْ تُمْ بِرِیَاضِ الْجَنَّةِ فَارْتَعُوْا ، فقلت : یا رسول الله ! وما ریاض الجنة ؟ قال : اَلْمَسَاجِدُ ، قلت : ومالرتع ؟ یا رسول الله اقال : سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ ۔ فتاوی رضویہ ٦/٤٤١

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم جنت کی کیاریوں پر گذرو تو ان میں چرو یعنی ان کا میوہ کھاؤ۔

٧٦٦۔ الصحیح لمسلم، باب فضل صلوہ الجماعة، ٢٣٢/١

٧٦٧۔ الجامع للترمذی، باب جامع الدعوات ، ١٨٩/٢

المسند لاحمد بن حنبل، ١٥٠/٣ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ٣٢٢/١

تاریخ دمشق لابن عساکر ، ٢٩٠/٣ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ٢٤٠/١

الدر المنثور للسیوطی ١٥٢/١ ☆ حلیة الاولیاء لابی نعیم ، ٢٦٨/٦

کنز العمال للمتقی، ١٨٨٤، ٤٣٧/١ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری ١١٢/١

المعجم الکبیر للطبرانی، ٩٥١١ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ١٢٦/١

لسان المیزان لابن حجر ، ٢٣٩/٥ ☆ المغنی للعراقی، ٣٤/١

حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں: میں نے عرض کیا یارسول اللہ! جنت کی کیاریاں کیا ہیں؟ فرمایا مسجدیں، ابو ہریرہ نے پھر عرض کیا: وہ چرنا کیا ہے؟ فرمایا: سبحان الله والحمد لله ولا الہ الا اللہ و اللہ اکبر، کہا کرو۔

(۲۰) مسجدیں ذکر خدا اور نماز کیلئے بنی ہیں

۷۶۸۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالىٰ عليه وسلم: اِنَّمَا بُنِیَ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوةِ۔ شمائم العنبر ۲۱

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ مسجد فقط اللہ تعالیٰ کے ذکر اور نماز کیلئے بنائی گئی ہے۔ ۱۲م

۷۶۹۔ **عن** أبی ضمرة رضی الله تعالىٰ عنه عن أبی بكر الصديق رضی الله تعالىٰ عنه قال: اِنما بنيت للذكر۔ شمائم العنبر ۲۱

حضرت ابوضمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المومنین سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ مسجدیں ذکر الٰہی کیلئے بنائی گئی ہیں۔ ۱۲م

۷۷۰۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالىٰ عليه وسلم: كُلُّ كَلَامٍ فِی الْمَسْجِدِ لَغْوٌ اِلَّا الْقُرْآنُ وَذِكْرُاللّٰهِ تَعَالیٰ وَمَسْأَلَةٌ عَنْ خَيْرٍ اَوْ اِعْطَآءُهٗ۔ شمائم العنبر ۲۱

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسجد میں ہر طرح کی گفتگو فضول ہے مگر قرآن کی تلاوت، اللہ تعالیٰ کا ذکر اور اچھی بات پوچھنا یا اسکا جواب دینا۔ ۱۲م

(۲۱) گفتگو فنائے مسجد ہی میں کرو

۷۷۱۔ **عن** سالم بن عبد الله رضی الله تعالىٰ عنهما قال: ان عمربن الخطاب

۷۶۸۔ کنز العمال للمتقی، ۲۰۷۹۷، ۶۶۲/۷ ☆ ایضا، ۲۰۷۹۵، ۶۶۲/۷

۷۶۹۔ الزهد لاحمد بن حنبل، زهد ابی بكر، ۱۴۱

۷۷۰۔ کنز العمال للمتقی، ۲۰۸۴۰، ۶۷۱/۷

۷۷۱۔ الموطا لمالك، جامع الصلوة، ۶۲

رضی اللہ تعالیٰ عنہ بنی الی جانب المسجد رحبۃ فسماہ البطیحاء فکان یقول: من اراد ان یلغط او ینشد شعرا او صوتا فلیخرج الی ہذہ الرحبۃ ۔ شمائم العنبر ۱۹

حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مسجد نبوی کے کنارے ایک کشادہ جگہ بنائی اور اس کا نام بطیحا رکھا۔ پھر فرماتے جو بات کرنے کا ارادہ کرے یا شعر کہنا چاہے۔ یا بلند آواز سے بولنا چاہے تو اس کشادہ جگہ میں آئے۔ ۱۲م

(۲۲) جہاں نماز پڑھی جائے وہ جگہ گواہ ہو جاتی ہے

۷۷۲۔ **عن** أنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَا مِنْ صَبَاحٍ وَلَا رَوَاحٍ اِلَّا وَبُقَاعُ الْاَرْضِ يُنَادِیْ بَعْضُهَا بَعْضًا، يَاجَارَةُ! هَلْ مَرَّ بِكَ الْيَوْمَ عَبْدٌ صَالِحٌ صَلّٰی عَلَيْكَ اَوْ ذَكَرُ اللّٰهَ؟ فَاِنْ قَالَتْ: نَعَمْ، رَأَتْ اَنَّ لَهَا بِذٰلِكَ فَضْلًا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی صبح شام ایسی نہیں ہوتی کہ زمین کے ٹکڑے ایک دوسرے کو پکار کر نہ کہتے ہوں کہ اے ہمسائے! آج تیری طرف کوئی نیک بندہ ہو کر نکلا جس نے تجھ پر نماز پڑھی یا ذکر الٰہی کیا۔ اگر وہ ٹکڑا جواب دیتا ہے کہ ہاں، تو پوچھنے والا ٹکڑا اعتقاد کرتا ہے کہ اسے مجھ پر فضیلت ہے۔ فتاوی رضویہ ۶/۳۰۲

(۲۳) تمام زمین مسجد ہے

۷۷۳۔ **عن** جابربن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی

۷۷۲۔ المعجم الاوسط للطبرانی، ۱/۱۷۷ ☆ حلیۃ الاولیاء لابی نعیم، ۶/۱۷۶
مجمع الزوائد للہیثمی، ۲/۶ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۸۹۲۹، ۷/۲۹۰
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۴۹۲ ☆

۷۷۳۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب قول النبی ﷺ جعلت الخ، ۱/۶۲
الصحیح لمسلم، کتاب المساجد و مواضع الصلوۃ، ۱/۱۹۹
المسند لاحمد بن حنبل، ۳/۳۰۴ ☆ السنن الکبری للبیہقی، ۱/۲۱۲
حلیۃ الاولیاء لابی نعیم، ۸/۳۱۶ ☆ مجمع الزوائد للہیثمی، ۸/۵۹
الدر المنثور للسیوطی ۵/۲۳۷ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۲۰۵۸، ۱۱/۴۳۷

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : أُعْطِيْتُ خَمْسًا لَمْ يُعْطَهُنَّ اَحَدٌ مِّنَ الْاَنْبِيَاءِ قَبْلِى ، نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِيْرَةَ شَهْرٍ، وَجُعِلَتْ لِىَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُوْرًا ، وَاَيُّمَا رَجُلٍ مِّنْ اُمَّتِى اَدْرَكَتْهُ الصَّلٰوةُ فَلْيُصَلِّ ، وَاُحِلَّتْ لِىَ الْغَنَائِمُ ، وَكَانَ النَّبِىُّ يُبْعَثُ اِلٰى قَوْمِهٖ خَاصَّةً وَبُعِثْتُ اِلَى النَّاسِ كَافَّةً ، وَاُعْطِيْتُ الشَّفَاعَةَ ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے پانچ چیزیں عطا کی گئیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہ دی گئیں۔ (۱) میری مدد اس طرح فرمائی گئی کہ ایک ماہ کی مسافت سے کفار کے قلوب میں میرا اور میرے لشکر کا رعب ڈالدیا گیا (۲) میرے لئے تمام زمین مسجد اور پاک بنادی گئی۔ لہٰذا میرا امتی جس جگہ نماز کا وقت پائے اسی جگہ نماز پڑھ لے (۳) میرے لئے مال غنیمت حلال کردیا گیا (۴) دوسرے انبیاء کرام کسی خاص قوم کی طرف مبعوث ہوئے تھے لیکن مجھے تمام انسانوں کا رسول بنا کر بھیجا گیا (۵) منصب شفاعت سے مجھے سرفراز کیا گیا۔

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

نماز ہر پاک جگہ ہوسکتی ہے جہاں کوئی ممانعت شرعی نہ ہو اگرچہ کسی کا مکان یا افتادہ زمین ہو۔

(۲۴) معذور کو گھر میں نماز کی اجازت ہے

۷۷۴۔ **عن** محمود بن الربیع الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان عتبان بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ وھو من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال : یا رسول اللہ ! انی قد انکرت بصری و انا اصلی لقومی ، واذا کانت الامطار سال الوادی الذی بینی و بینھم ولم استطع ان اتی مسجد ھم فاصلی لھم وودت انک یا رسول اللہ تاتی فتصلی فی مصلی اتخذہ مصلیٰ ، قال: فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :سَاَفْعَلُ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى ، قال عتبان : فغدا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وابو بکر الصدیق حین ارتفع النہار فاستاذن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فاذنت لہ فلم یجلس حتی دخل البیت ثم قال: اَيْنَ تُحِبُّ اَنْ اُصَلِّىَ مِنْ بَيْتِكَ قال: فاشرت الی ناحیۃ من البیت فقام رسو ل اللہ صلی

۷۷۴۔ الصحیح لمسلم ، باب الرخصۃ فی التخلف عن الجماعۃلعذر ، ۱/۲۳۳
الجامع الصحیح للبخاری ، باب المساجد فی البیوت ، ۱/۶۰

اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم فکبر فقمنا ورائہ فصلی رکعتین ثم سلم ۔

فتاوی رضویہ۳/۱۶۲

حضرت محمود بن ربیع الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عتبان بن مالک بدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوکر عرض کیا: یارسول اللہ! میری نگاہ کمزور ہوگئی ہے۔ میں اب تک اپنی قوم کو نماز پڑھا تا رہا۔ اب جب بارش ہوتی ہے اور وہ نالے بہہ نکلتے ہیں جو میرے اور انکے درمیان ہیں تو میں انکی مسجد نہیں پہونچ سکتا کہ انکو نماز پڑھاؤں۔ لہٰذا میری خواہش ہے کہ حضور ایک دن میرے غریب خانہ پر تشریف لے آئیں اور ایک جگہ نماز ادا فرما کر میرے لئے اس مقام کو مبارک و مقدس بنادیں۔ حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہم عنقریب تمہاری یہ خواہش پوری کردینگے۔ حضرت عتبان کہتے ہیں کہ حضور دوسرے ہی دن چاشت کے وقت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ساتھ لیکر تشریف لے آئے باہر تشریف فرما ہوکر اجازت مانگی۔ میں نے اجازت دی تو اندر تشریف لائے لیکن بیٹھے نہیں بلکہ فرمایا: تم کس جگہ نماز پڑھوانا چاہتے ہو۔ میں نے گھر کے ایک گوشہ کی طرف اشارہ کیا۔ حضور نے اس جگہ کھڑے ہوکر تکبیر کہی۔ ہم حضور کے پیچھے کھڑے ہوئے۔ آپ نے دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیرا۔

(۲۵) مسجد میں نمازی پر شیطان حملہ کرتا ہے

۷۷۵۔ **عن** أبی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اِنَّ اَحَدَکُمْ اِذَا کَانَ فِی الْمَسْجِدِ جَآءَ الشَّیْطَانُ فَاَبَسَّ بِہٖ کَمَا یُبِسُّ الرَّجُلُ بِدَابَّتِہٖ ، فَاِنْ اَسْکَنَ لَہٗ زَنَقَہٗ اَوْ اَلْجَمَہٗ ، قال : ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ : وانتم ترون ذلك ، اما الموثوق فتراہ مائلا کذا لا یذکر اللہ ، واما الملجم ففاتح فاہ لا یذکر اللہ عزوجل ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

۷۷۵۔ المسند لاحمد بن حنبل ۳۳۰/۲ ☆ التفسیر لابن کثیر ۵۵۹/۸
کنز العمال للمتقی، ۱۲۷۲، ۲۵۲/۱ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۲۴۲/۱
جمع الجوامع للسیوطی، ۶۱۱۵ ☆

وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں کوئی مسجد میں ہوتا ہے تو شیطان آکر اسکے بدن پر ہاتھ پھیرتا ہے جیسے تم میں کوئی اپنے گھوڑے کو رام کرنے کیلئے اس پر ہاتھ پھیرتا ہے۔ پس اگر وہ شخص ٹہرا رہا (یعنی اسکے وسوسہ سے فوراً الگ نہ ہوگیا) تو اسے باندھ لیتا یا لگام دیتا ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس حدیث کو روایت کرکے فرمایا: حدیث کی تصدیق تم آنکھوں سے دیکھ رہے ہو۔ وہ جو بندھا ہوا ہے اسے تم دیکھوگے کہ یوں جھکا ہوگا کہ ذکر الٰہی نہیں کررہا ہے۔ اور وہ جو لگام دیا ہوا ہے وہ منہ کھولے ہے اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کرتا۔

فتاوی رضویہ ۱/۲۷۷

(۲۶) مسجد نبوی کی تعمیر مختلف مراحل میں

۷۷۶۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : ان المسجد كان على عهد رسول الله صلى الله تعالیٰ علیه وسلم مبنیا باللبن و سقفه الجرید وعمده خشب النخل فلم یزد فیه ابو بکر شیئا وزاد فیه عمر وبناه علی بنیانه فی عهد رسول الله صلى الله تعالیٰ علیه وسلم باللبن والجرید واعاد عمده خشبا ثم غیره عثمان فزاد فیه زیادة کثیرة وبنی جداره بالحجارة المنقوشة والقصة وجعل عمده من حجارة منقوشة وسقفه بالساج۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں مسجد نبوی شریف کچی اینٹوں سے بنی ہوئی تھی اور اسکی چھت کھجور کی شاخوں کی اور ستون کھجور کے تنے کے تھے۔ پھر سیدنا امیر المومنین ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس میں کچھ اضافہ نہیں فرمایا۔ لیکن امیر المومنین سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے زمانہ خلافت میں اس کی تعمیر اس طرح کرائی کہ دیواریں کچی اینٹوں کی، چھت کھجور کی شاخوں کی اور ستون کھجور کے تنوں کے تھے۔ یعنی یہ تعمیر بھی حسب سابق تھی۔ پھر امیر المومنین سیدنا حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا زمانہ آیا تو آپ نے اس میں کافی تبدیلی کی۔ دیواریں نقشین پتھر کی اور ان پر گچکاری، اور ستون منقش پتھروں کے اور چھت ساکھو کی بنوائی۔

۷۷۶۔ الصحیح الجامع للبخاری، باب بیان المسجد، ۱/۶۴

(۲۷) مسجد نبوی میں ایک نماز ہزار نمازوں سے افضل

۷۷۷۔ **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : صَلاَةٌ فِی مَسْجِدِی هٰذَا خَيْرٌمِنْ أَلْفِ صَلاَةٍ فِيْمَا سِوَاهُ إِلَّاالْمَسْجِدَالْحَرَامِ۔
المنیرۃ الوضیہ ۳۰

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا : میری اس مسجد میں ایک نماز اسکے علاوہ دوسری مسجدوں کے مقابلہ میں ایک ہزار نمازوں سے بہتر ہے مگر مسجد حرام کے مقابلہ میں نہیں۔ ۱۲م

۷۷۸۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : صَلاَةٌ فِی مَسْجِدِی أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلاَةٍ فِيْمَا سِوَاهُ ۔
المنیرۃ الوضیۃ ۳۰

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری اس مسجد میں ایک نماز دوسری مسجدوں کی بہ نسبت ایک ہزار نمازوں سے افضل ہے۔ ۱۲م

و فی الباب عن سعد بن ابی وقاص وعن جابر بن عبداللہ و عن عبد اللہ بن الزبیر وعن جبیربن مطعم وعن ام المومنین میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین ۔

(۲۸) مسجد اقصیٰ میں نماز کی فضیلت

۷۷۹۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لَمَّا فَرَغَ سُلَيْمَانُ بْنِ دَاوٗدَ عَلَيْهِمَا الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ مِنْ بِنَآءِ بَيْتُ الْمُقَدَّسِ سَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ ثَلاَثًا اَنْ يُّوتِيَهُ حُكْمًا يُصَادِفُ حُكْمَهٗ وَمُلْكَهٗ لَا يَنْبَغِى لِأَحَدِمِنْ بَعْدِهٖ وَاَنَّهٗ لَايَاْتِى هٰذَا الْمَسْجِدَ أَحَدٌ لَايُرِيْدُ اِلَّاالصَّلٰوةُ فِيْهِ اِلَّا خَرَجَ مِنْ

۷۷۷۔ الصحیح لمسلم، باب فضل الصلوة بمسجد ی مکۃ و المدینۃ، ۴۴۷/۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۲۳۹/۳ ☆ السنن الکبری للبیھقی، ۲۴۶/۵
۷۷۸ الصحیح لمسلم، باب فضل الصلوة بمسجدی مکۃ و المدینۃ، ۴۴۷/۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۱۶/۲ ☆

ذُنُوبِہٖ کَیَوْمٍ وَلَدَتْہُ اُمُّہٗ ، فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اَمَّا اِثْنَیْنِ فَقَدْ اُعْطِیْھُمَا وَاَرْجُوْ اَنْ یَکُوْنَ قَدْ اُعْطِیَ الثَّالِثَۃُ ۔ حدالممتار ۲/ ۲۶۸

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب حضرت سلیمان علیہ الصلوۃ والسلام بیت المقدس کی تعمیر سے فارغ ہوئے تو اللہ تعالیٰ سے تین دعائیں کیں۔ پہلی یہ کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ کرنے کی ایسی قوت عطا ہو جو اللہ تعالیٰ کے حکم کے موافق ہو۔ دوسری یہ کہ ایسی حکومت جو بعد میں کسی کو نہ ملے۔ تیسری یہ کہ اس مسجد بیت المقدس میں فقط نماز کا ارادہ کرکے آئے تو وہ گناہوں سے ایسا پاک ہوکر جائے جیسے آج ہی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لیکن دو چیزیں تو عطا فرمادی گئیں اور مجھے کامل امید ہے کہ تیسری بھی عطا فرمادی گئی۔ ۱۲م

(۲۹) مسجدیں بغیر منارہ بناؤ

۷۸۰ ـ **عن** أنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اُبْنُوا الْمَسَاجِدَ وَاتَّخِذُوْھَا جُمًّا ـ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسجدیں بناؤ اور انہیں بے کنگرہ رکھو۔

۷۸۱ ـ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اُبْنُوا مَسَاجِدَکُمْ جُمًّا وَابْنُوْا مَدَائِنَکُمْ مُشْرِفَۃً ـ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنی مسجدیں منڈی بناؤ اور اپنے شہر کنگرہ دار۔ ۱۲م

﴿۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں مساجد کیلئے برج و کنگرے

۷۷۹ـ السنن لابن ماجہ، ماجاء فی الصلوۃ فی مسجد بیت المقدس، ۱/ ۱۰۲
الترغیب و الترھیب للمنذری ، الترغیب فی صلوۃ فی بیت المقدس، ۲/ ۲۱۶

۷۸۰ـ الترغیب و الترھیب للمنذری ، ۱/ ۱۹۷ ☆ السنن الکبری للبیھقی، ۲/ ٤۳۹
الجامع الصغیر للسیوطی ۱/ ۱۰ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۲/ ۹

اوراس طرح کے منارے جن کولوگ مینار کہتے ہیں ہرگز نہ تھے۔ بلکہ زمانہ اقدس میں پکے ستون نہ پکی چھت نہ پکافرش نہ گچکاری۔ یہ اصلا نہ تھے۔ مگر تغیر زمانہ سے جب کہ قلوب عوام تعظیم باطن پر تنبیہ کیلئے تعظیم ظاہر کے محتاج ہوگئے اس قسم کے امور علماء وعامۂ مسلمین نے مستحسن رکھے۔ اسی قبیل سے ہے قرآن عظیم پر سونا چڑہانا کہ صدر اول میں نہ تھا۔ اوراب بہ نیت تعظیم واحترام قرآن عظیم مستحب ہے۔ یونہی مسجد مین گچکاری اورسونے کا کام۔ وما راہ المومنون حسنا فھو عند اللہ حسن ،

اوران میں ایک منفعت یہ بھی ہے کہ مسافر یاناواقف منارے کنگرے دور سے دیکھ کر پہچان لے گا کہ یہاں مسجد ہے تو اس میں مسلمانوں کو ارشاد و ھدایت اور امر دین میں انکی امداد واعانت ہے۔ اوراللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے۔

تعاونوا علی البر والتقوی ۔

تیسری منفعت جلیلہ یہ ہے کہ یہاں کفار کی کثرت ہے ۔ اگر مسجدیں سادہ گھروں کی طرح ہوں تو ممکن ہے کہ ہمسایہ کے ہنود بعض مساجد پر گھر اور مملوک ہونے کا دعوی کردیں اور جھوٹی گواہیوں سے جیت لیں بخلاف اس صورت کے کہ یہ ہیأت خود بتائیں گی کہ یہ مسجد ہے تو اس میں مسجد کی حفاظت اور اعداء سے اسکی صیانت ہے ۔ وبا للہ التوفیق ، وھو تعالیٰ اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم ۔

فتاوی رضویہ ۶/۳۹۶

(۳۰) مسجد میں چراغ جلانا مستحسن ہے

۷۸۲۔ **عن** اسمعیل بن زیاد رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : مرعلی بن ابی طالب کرم اللہ تعالیٰ وجھہ الکریم علی المساجد فی رمضا ن و فیھا القنادیل فقال : نورالله علی عمر قبرہ کما نور علینا مساجدنا ۔ فتاوی رضویہ ۳/۵۹۸

حضرت اسماعیل بن زیاد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ ماہ رمضان المبارک میں مسجدوں کے پاس سے گذرے تو ان میں چراغ روشن تھے۔ یہ دیکھ کر آپ نے یہ دعائیہ کلمات کہے۔ اللہ تعالیٰ امیر المومنین سیدنا حضرت

عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ کی قبر کو اسی طرح روشن فرمادے جس طرح انھوں نے ہماری مسجدوں کو روشن کیا۔ ۱۲م

(۳۱) قبروں پر مسجد نہ بنائی جائے

۷۸۳۔ **عن** أم المومنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَی الْیَهُوْدِ وَالنَّصَارٰی اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ أَنْبِیَائِهِمْ مَسَاجِدَ۔
فتاوی رضویہ ۳/۶۰۴

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا : یہود ونصاری پر اللہ کی لعنت ہو کہ انہوں حضرات انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام کی قبروں کو مسجد بنالیا۔ ۱۲م

(۳۲) قبر کی طرف سجدہ جائز نہیں

۷۸۴ ۔**عن** أبی مرثد الغنوی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لَا تَجْلِسُوا عَلَی الْقُبُوْرِ وَلَا تُصَلُّوا عَلَیْهَا ۔

حضرت ابو مرثد غنوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے کہ رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قبروں کی طرف نہ نماز پڑھو نہ ان پر بیٹھو۔ ۱۲م

۷۸۲۔	کنز العمال للمتقی،	۳۵۸۰۰،			۵۷۶/۱۲
۷۸۳۔	الجامع الصحیح للبخاری ،	باب ما ذکر بنی اسرائیل ،			۴۹۱/۱
	الصحیح لمسلم ،	باب النہی عن بناء المسجد علی الدور ،			۲۰۱/۱
	المسند لاحمد بن حنبل ،	۲۷۵/۶	☆	دلائل النبوۃ للبیہقی،	۲۰۳/۷
	المسند لابی عوانۃ،	۳۹۹/۱	☆	السلسلۃ الضعیفۃ للالبانی	۲۲۵
	الدر المنثور للسیوطی	۱۹۴/۶	☆	البدایۃ و النہایۃ لابن کثیر	۲۳۸/۵
	فتح الباری للعسقلانی ، ،	۱ / ۳۷۲	☆	التمہید لابن عبد البر ،	۱۹۶/۱
	التفسیر لابن کثیر ،	۳۶۸/۲	☆	مجمع الزوائد للهیثمی ،	۲۷/۲
	التفسیر للقرطبی،	۳۹۲/۵	☆	تلخیص الحبیر لابن حجر ،	۲۷۷/۱
	الطبقات الکبری لابن سعد ،	۳۵/۲	☆		

۷۸۵۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: لَا تُصَلُّوا اِلیٰ قَبرٍ وَلَا تُصَلُّوا عَلیٰ قَبرٍ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہ قبر کی طرف نماز پڑھو اور نہ قبر پر نماز پڑھو۔ اس حدیث کی سند حسن ہے۔

۷۸۶۔ **عن** أنس رضی الله تعالیٰ عنه قال: نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن الصلوة علی القبور۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قبروں کی طرف نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔

علامہ مناوی نے کہا اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

۷۸۷۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اَلَا لَا یُصَلِّیَنَّ أحَدٌ اِلیٰ أحَدٍ وَلَا اِلیٰ قَبرٍ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خبر دار ہرگز نہ کوئی کسی آدمی کی طرف نماز میں منہ کرے نہ کسی قبر کی طرف۔ فتاوی رضویہ حصہ دوم ۲۲۱/۹

۷۸۸۔ **عن** أنس رضی الله تعالیٰ عنه قال: رانی عمر رضی الله تعالیٰ عنه وانا اصلی الیٰ قبر فقال: القبر أمامك فنهانی وفی روایة للوکیع قال لی: القبر لاتصل الیه، وفی روایة الفضل فناداه عمر، القبر القبر فتقدم وصلی وجاوز القبر۔

۷۸۴۔ الصحیح لمسلم الجنائز، ۳۱۲/۱ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۱۳۵/٤
السنن لابی داؤد، الجنائز، ٤٦۰/۲ ☆ تاریخ دمشق لابن عساکر، ۱۷/۱۰
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی کراهیة الوطی علی القبور، ۱۲٥/۱
شرح معانی الآثار للطحاوی، ٥۱٥/۱ ☆ التمهید لابن عبد البر، ۲۳۰/٥
۷۸۵۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۳۷٦/۱۱ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ٥۸۱/۱
مجمع الزوائد للهیثمی، ۲۷/۲ ☆ الکامل لابن عدی، ۱۰۰۷/
کنز العمال للمتقی، ۲۹۱۸٦، ۲٤۳/۷ ☆ السلسلة الصحیحة للالبانی ۱۰۱٦
۷۸٦۔ المصنف لابن ابی شیبة، ۲٤۰/۱٤ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ٥٥۹/۲

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قبر کی طرف نماز پڑھتے دیکھا تو فرمایا: تمہارے سامنے قبر ہے۔ قبر سے بچو۔ قبر سے بچو، اس کی طرف نماز نہ پڑھو۔ یہ نماز ہی میں قدم بڑھا کر قبر کے آگے ہو گئے۔

۷۸۹۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قال فى مرضه الذى لم يقم منه : لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ ، قالت: ولو لا ذلك لا برز قبره غير انه خشى ان يتخذ مسجدا ، وفى روايه اولئك شرار الخلق عند الله عزوجل يوم القيامة

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی وفات اقدس کے مرض میں فرمایا: یہود ونصاری پر اللہ کی لعنت ہو۔ انہوں نے اپنے انبیاء کرام کی قبروں کو محل سجدہ بنالیا۔ اور فرمایا: ایسا کرنے والے اللہ عزوجل کے نزدیک روز قیامت بد ترین خلق ہیں ۔ ام المومنین نے فرمایا: یہ نہ ہوتا تو مزار اطہر کھول دیا جاتا مگر اندیشہ ہوا کہ کہیں سجدہ نہ ہونے لگے۔ لہذا احاطہ میں مخفی رکھا گیا۔

۷۹۰ ۔ **عن** ابى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ

۷۸۷۔ كتاب العلل لابى الفرج، ☆ العلل المتناهية لابن الجوزى، ٤٣٤/١
المجروحين لابن حبان ، ٣٠٢/١ ☆
۷۸۸۔ كنز العمال للمتقى، ٢٢٥١٠ ، ١٩٣/٨
۷۸۹۔ المسند لاحمد بن حنبل، ٢١٨/١ ☆ دلائل النبوة للبيهقى، ٢٦٤/٧
التمهيد لابن عبد البر ، ١٩٦/١ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى، ٢٧/٢
تلخيص الحبير لابن حجر ، ٢٧٧/١ ☆ فتح البارى للعسقلانى، ١٤٠/٨
التفسير لابن كثير ، ١٤٣/٥ ☆ الطبقات الكبرى لابن سعد ، ٣٥/٢
۷۹۰۔ الجامع الصحيح للبخارى ، باب كراهية الصلوة فى المقابر ، ٦٢/١
الصحيح لمسلم ، باب النهى عن بناء المسجد على القبور ، ٢٠١/١
السنن لابى داؤد ، باب البناء على القبر ، ٤٦٠/٢
المسند لاحمد بن حنبل ، ٢٩٦/٢ ☆ السنن الكبرى للبيهقى، ٨٠/٤
التمهيد لابن عبد البر ، ٢٨٣/٦ ☆ اتحاف السادة للزبيدى ٦٤/٦
فتح البارى للعسقلانى، ٥٢٢/١ ☆ الطبقات الكبرى لابن سعد ، ٣٥/٢
المسند لابى عوانة ، ٤٠٠/١ ☆ كنز العمال للمتقى، ١٠٠١٦، ١٧٠/٤
المصنف لعبد الرزاق ، ٤٠٦/١ ☆

علیه وسلم: قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰی اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہود ونصاریٰ کو اللہ تعالیٰ مارے۔ انہوں نے اپنے انبیائے کرام کی قبروں کو سجدے کا مقام کرلیا۔

۷۹۱۔ **عن** أم المومنين عائشة الصديقة و عبد الله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قالا: لما نزلت برسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم طفق يطرح خميصة له على وجهه فاذا اغتم كشفها عن وجهه فقال: وهو كذلك، يقول: لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ۔ يُحَذِّرُ مِثْلَ ماصنعوا ۔

ام المومنین عائشہ صدیقہ وعبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت ہے کہ نزع روح اقدس کے وقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چادر روئے انور پر ڈال لیتے جب ناگوار ہوتی منہ کھول دیتے، اسی حالت میں فرمایا: یہود ونصاریٰ پر اللہ کی لعنت، انہوں نے اپنے انبیاء کی قبریں مساجد کرلیں۔ ڈراتے تھے کہ ہمارے مزار پر انور کے ساتھ ایسا نہ ہو۔

۷۹۲ ۔ **عن** أمير المومنين على المرتضى كرم الله تعالىٰ وجهه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فى مرضه الذى مات فيه: ائذن للناس على فاذنت للناس عليه فقال: لَعَنَ اللّٰهُ قَوْمًا اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسْجِدًا ثم اغمى عليه فلما افاق قال: يا على! ائذن للناس فاذنت لهم فقال: لَعَنَ اللّٰهُ قَوْمًا اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسْجِدًا ثلثا فى مرض موته ۔

امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وفات انور کے مرض میں مجھ سے فرمایا: لوگوں کو ہمارے حضور حاضر

۷۹۱۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب مرض النبى ﷺ، ۶۳۹/۲
الصحيح لمسلم، باب النهى عن بناء المسجد على القبور، ۲۰۱/۱
البداية و النهاية لابن كثير، ۲۳۸/۵ ☆ المسند لابى عوانة ۳۹۹/۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۲۷۵/۶ ☆ دلائل النبوة للبيهقى، ۳۰۳/۷
المصنف لعبد الرزاق، ۴۰۶/۱ ☆
۷۹۲۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۲۴۲/۲ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى، ۲۷/۲
الطبقات الكبرى لابن سعد، ۳۶/۲ ☆ التمهيد لابن عبد البر، ۴۴/۵

ہونے کا اذن دو، میں نے اذن دیا۔ جب لوگ حاضر ہوئے فرمایا: اللہ کی لعنت ہے اس قوم پر جس نے اپنے انبیاء کی قبریں جائے سجدہ ٹہرالیں۔ پھر حضور پر غشی طاری ہوئی جب افاقہ ہو فرمایا: اے علی! لوگوں کو اذن دو، میں نے اذن دیا، فرمایا: اللہ کی لعنت ہے اس قوم پر جس نے اپنے انبیاء کی قبریں جائے سجدہ کرلیں۔ تین بار ایسا ہی ہوا۔

۷۹۳۔ **عن** أسامه بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال: ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم قال فی مرضه الذی مات فیه: أُدْخُلُوا أَصْحَابِی، فدخلوا علیه وهو متقنع ببرد معافری فکشف القناع ثم قال: لَعَنَ اللّٰهُ الْیَهُوْدَ وَالنَّصَارٰی اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ أَنْبِیَائِهِمْ مَسْجِدًا۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مرض وفات شریف میں ارشاد فرمایا: میرے اصحاب کو میرے حضور لاؤ، حاضر ہوئے، حضور نے روئے انور سے کپڑا اٹھا کر ارشاد فرمایا: یہود و نصاری پر اللہ کی لعنت، انہوں نے اپنے انبیاء کی قبریں محل سجدہ قرار دے لیں۔

۷۹۴۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: اِنَّ مِنْ شِرَارِ النَّاسِ مَنْ تُدْرِکُهُمُ السَّاعَةُ وَهُمْ أَحْیَاءٌ وَمَنْ یَتَّخِذُ الْقُبُوْرَ مَسَاجِدَ۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک سب لوگوں سے بدتر وہ ہیں جنکے جیتے جی قیامت قائم ہوگی اور وہ جو قبروں کو جائے سجدہ ٹھہراتے ہیں۔

۷۹۵۔ **عن** جندب رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: سمعت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه

۷۹۳۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۶۴/۱ ☆ المسند لابی داؤد اللیالی، ۱۱۳/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۲۰۴/۵ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۲۷/۲

۷۹۴۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۴۰۵/۱ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۳۲/۱
مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۳/۸ ☆ المصنف لابن ابی شیبة، ۳۴۵/۳
کنز العمال للمتقی، ۲۹۱۹۲، ۳۴۴/۷ ☆
السلسلة الضعیفة، للالبانی، ۲۲۵

۷۹۵۔ الصحیح لمسلم، باب انهی عن بناء المسجد علی القبور، ۲۰۱/۱
کنز العمال للمتقی، ۳۴۴/۷ ☆ الطبقات الکبری لابن سعد، ۲۴۰/۲

وسلم قبل ان یموت بخمس وھو یقول : اَلَااِنَّ مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ کَانُوا یَتَّخِذُوْنَ قُبُوْرَ اَنْبِیَائِہِمْ وَصَالِحِیْہِمْ مَسَاجِدَ ، اَلَا فَلَا تَتَّخِذُوا الْقُبُوْرَ مَسَاجِدَ ، اِنِّی اَنْہَا کُمْ عَنْ ذٰلِکَ ۔ 　　فتاوی رضویہ حصہ دوم ۲۲۲/۹

حضرت جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وفات پاک سے پانچ روز پہلے حضور کو فرماتے سنا۔ خبردار! تم سے اگلے انبیاء اور اولیاء کی قبروں کو محل سجدہ قرار دیتے تھے۔ خبردار! تم ایسا نہ کرنا۔ ضرور میں تمہیں اس سے منع فرماتا ہوں۔

﴿۷﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

منتقی میں حدیث جندب پر کہا۔ اسکے مانند مضمون طبرانی نے بسند جید زید بن ثابت، اور بزار نے مسند میں ابوعبیدہ بن الجراح اور ابن عدی نے کامل میں جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کیا اسکے ثبوت پر یہ تین حدیثیں اور ہونگی۔

۷۹۶ ۔ **عن** أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : دعا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اَللّٰھُمَّ ! لَا تَجْعَلْ قَبْرِی وَثْنًا ، لَعَنَ اللّٰہُ قَوْمًا اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِیَائِہِمْ مَسَاجِدَ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا فرمائی۔ الٰہی میرے مزار کریم کو بت نہ ہونے دینا۔ اللہ کی لعنت ان پر جنہوں نے اپنے انبیاء کی قبریں مسجدیں کرلیں۔

۷۹۷ ۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اِشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰہِ تَعَالیٰ عَلیٰ قَوْمٍ اِتَّخَذُوا قُبُوْرَ اَنْبِیَائِہِمْ مَسَاجِدَ ۔

۷۹۶۔ المسند لاحمد بن حنبل ٢٤٦/٢ ☆ الطبقات الکبری لابن سعد، ٣٥/٢
کنز العمال للمتقی، ٣٨٠/٢ ☆ التمہید لابن عبد البر، ٤٤/٥
الموطا لمالک ١٧٢ ☆ جمع الجوامع للسیوطی ٩٩٥٢
اتحاف السادۃ للزبیدی، ٤١٧/٤/٤ ☆ التفسیر للقرطبی، ٥٨/٢
۷۹۷۔ التمہید لابن عبد البر، ٤١/٥ ☆ الطبقات الکبری لابن سعد، ٣٥/٢
الموطا لمالک، ٦٠ ☆ المصنف لابن ابی شیبۃ، ٣٢/٣

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کا غضب اس قوم پر سخت ہوا جس نے اپنے انبیاء کی قبروں کو محل سجدہ ٹھہرایا۔

۷۹۸۔ **عن** عمرو بن دینار رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : كَانَتْ بَنُو اِسْرَآئِيْلَ اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ فَلَعَنَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى ـ

حضرت عمرو بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بنی اسرئیل نے اپنے انبیاء کی قبروں کو محل سجدہ کرلیا تو اللہ عزوجل نے ان پر لعنت فرمائی۔

﴿۸﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

علامہ قاضی بیضاوی پھر علامہ طیبی شرح مشکوۃ پھر علامہ قاری مرقات میں لکھتے ہیں۔

كانت اليهود والنصارى يسجدون لقبور انبيائهم ويجعلونها قبلة ويتوجهوافى الصلوة نحو ها فقد اتخذوها اوثانا فلذلك لعنهم ومنع المسلمين عن مثل ذلك ـ

یہود و نصاری اپنے انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کے مزاروں کو سجدہ کرتے اور انہیں قبلہ بنا کر نماز میں انکی طرح منہ کرتے تو انہوں نے انکو بت بنالیا۔ لہذا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان پر لعنت کی اور مسلمانوں کو اس سے منع فرمایا۔

مجمع بحار الانوار میں ہے۔

كانوا يجعلو نها قبلة يسجدون اليها فى الصلوة كالوثن۔

مزارات انبیاء کو قبلہ ٹھرا کر نماز میں انکی طرف سجدہ کرتے تھے جیسے بت۔

تیسیر نیز سراج منیر شروح جامع صغیر میں ہے۔

اتخذوها جهة قبلتهم ـ

مراد حدیث یہ ہے کہ انہوں نے مزارات کو سمت سجدہ بنالیا۔

۷۹۸۔ المصنف لعبد الرزاق، ۱/۴۰۶ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۹۱۹۶، ۷/۳۴۵

زواجر امام ابن حجر مکی میں ہے۔

اتخاذالقبور مسجدا معناه الصلوة عليه او اليه ۔

قبروں کو محل سجدہ بنالینے کے معنی یہ ہیں کہ ان پر یا ان کی طرف نماز پڑھی جائے۔

علامہ توریشی نے شرح مصابیح میں دونوں صورتیں لکھیں۔

احدهما كانوا يسجدون لقبورالانبياء تعظيما لهم وقصد العبادة ، وثانيهما التوجه الى قبور هم فى الصلوة ۔

ایک یہ کہ بقصد تعظیم قبور انبیاء کو سجدہ کرتے۔ دوسرے یہ کہ انکی طرف سجدہ کرتے۔

پھر فرمایا۔

و كلا الطريقين غير مرضيه ۔

دونوں صورتیں ناپسند ہیں۔

تو ظاہر ہے کہ قبر کی طرف سجدہ اور قبر کو سجدہ دونوں حرام ہیں اور ان احادیث کے تحت داخل اور دونوں کو وہ سخت وعیدیں شامل۔

اقول: بلکہ صورت اول اظہر وارجح ہے۔ یہود سے عبادت غیر خدا معروف نہیں۔ لہذا علماء نے فرمایا کہ یہودیت سے نصرانیت بدتر ہے کہ نصاری کا خلاف توحید میں ہے اور یہود کا صرف رسالت میں۔

درمختار اور ردالمحتار میں ہے۔

النصرانى شرمن اليهو د ى فى دارين ، لان نزاع النصارى فى الالهيات ونزاع الهود فى النبوات ،

لاجرم محرر مذہب سیدنا امام محمد نے مؤطا میں صورت اول کے داخل وعید و شمول حدیث ہونے کی طرف صاف اشارہ فرمایا۔ باب وضع کیا۔

باب القبر يتخذمسجدا او يصلى اليه ۔

اور اس میں یہی حدیث ابوہریرہ لائے، قاتل اللہ الیہود الخ۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۲۲۳/۹

۷۹۹۔ **عن** أم المومنين أم سلمة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : أُولٰٓئِكَ قَوْمٌ إِذَا مَاتَ فِيهِمُ الْعَبْدُ الصَّالِحُ بَنَوْا عَلٰى قَبْرِهٖ مَسْجِدًا وَصَوَّرُوْا فِيْهَا تِلْكَ الصُّوَرُ ، أُولٰٓئِكَ شِرَارُ الْخَلْقِ عِنْدَ اللّٰهِ ۔

ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نصاریٰ وہ قوم ہے کہ جب ان میں کوئی نیک آدمی فوت ہوجاتا تو اسکی قبر پر مسجد بنالیتے اور اس میں تصویریں بناتے۔ یہ اللہ کے یہاں بدترین خلق ہیں۔

الجراز الدیانی ص۸۹

(۲۳) کتابی ذمی کافر کا مسجد میں داخلہ جائز ہے

۸۰۰۔ **عن** جابر بن عبد الله رضى الله تعالىٰ عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : لَايَدْخُلُ مَسْجِدَنَا هٰذَا بَعْدَ عَامِنَا هٰذَا مُشْرِكٌ إِلَّا أَهْلُ الْعَهْدِ وَخَدَمُهُمْ ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہماری اس مسجد میں اس سال کے بعد کوئی مشرک نہ آنے پائے بس ذمی اور انکے غلام۔

۸۰۱ ۔ **عن** جابر بن عبد الله رضى الله تعالىٰ عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : لَا يَدْخُلُ مَسْجِدَنَا هٰذَا مُشْرِكٌ بَعْدَ عَامِنَا هٰذَا غَيْرُ أَهْلِ الْكِتَابِ وَخَدَمُهُمْ ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس سال کے بعد ہماری اس مسجد میں کوئی مشرک نہ آنے پائے بس کتابی اور انکے غلام۔

۷۹۹۔ الجامع الصحيح للبخارى ، باب صلوة فى البيعة ۱/۶۲
فتح البارى للعسقلانى، ۱/۵۲۱ ☆ الطبقات الكبرى لابن سعد، ۲/۳٤
المسند لاحمد بن حنبل، ٦/٥١ ☆ المسند لابى عوانة ، ۱/٤٠٠
التمهيد لابن عبد البر ، ۱/۱٦٨ ☆
۸۰۰۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ٤/٣٨٦ ☆
۸۰۱۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ٤/٢٩٦ ☆

﴿۹﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

درمختار میں ہے۔

جاز دخول الذمی مسجدا ۔ ذمی کا مسجد میں جانا جائز ہے۔

سب سے اجل واعظم خود محرر مذہب امام محمد کا جامع صغیر میں ارشاد ہے۔

محمد عن ابی یوسف یعقوب عن ابی حنیفة ، لا باس ان یدخل اهل الذمة المسجد الحرام ۔

یعنی امام محمد امام ابو یوسف سے راوی کہ امام اعظم نے فرمایا: رضی اللہ عنہم۔ ذمیوں کا مسجد حرام میں جانا مضائقہ نہیں۔ ذمی مراد ہو اور کافر سے تعبیر کریں کیا بعید ہے۔ ذمی بھی کافر ہی ہے۔ یونہی مستامن مراد ہو اور حربی سے تعبیر کریں کیا عجب ہے۔ مستامن بھی حربی ہے۔ مگر ذمی بولیں اور اس سے حربی بھی مراد ہو یہ کس طرح معقول کہ اب تخصیص ذمی محض بے معنی وموجب غلط فہمی ہوگی کہ حربی ہرگز معنی ذمی میں نہیں۔

لا جرم علامہ سید احمد طحطاوی وعلامہ سید محمد شامی محشیان درمختار کو اس میں تردد ہوا کہ مستامن کیلئے بھی جواز ہے یا نہیں۔

پھر اس پر استدلال علماء بالحدیث سے سند لاکر بھی جزم نہ کیا اور کتب سے تحقیق کرنے کا حکم دیا۔ دونوں کتابوں کی عبارت یہ ہے۔

انظر هل المستامن ورسول اهل الحرب مثله ومقتضى استدلالهم على الجواز بانزال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم وفدثقيف فى المسجد جوازه ويحرر۔

غور طلب ہے کہ مستامن اور حربیوں کا ایلچی بھی (کہ وہ بھی مستامن ہوتا ہے) اس حکم میں ذمیوں کے مثل ہے یا نہیں۔ علماء کہ جواز پر اس سے دلیل لائے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وفد ثقیف کو مسجد شریف میں اتارا۔ یہ مستامن کیلئے جواز چاہتا ہے۔ بات ہنوز تحقیق طلب ہے۔

اقول: مستامن کیلئے خود قرآن کریم سے اشارہ نکال سکتے ہیں۔ کہ

ان احد من المشركين استجارك فاجره حتى يسمع كلام الله ثم ابلغه

مامنه ۔

اے محبوب اگر کوئی مشرک تم سے پناہ چاہے تو اسے پناہ دو کہ اللہ کا کلام سنے پھر اسے اسکی امن کی جگہ پہونچادو۔

حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے کوئی مجلس نہ تھی سوا مسجد کریم کے۔ ولہذا وفود یہیں حاضر ہوتے۔ اور اس میں متون کا خلاف نہیں۔ ہدایہ میں ہے۔

مستامن جب تک دارالاسلام میں ہے بمنزلۂ ذمی ہے۔ ذمہ مؤبدہ اور مؤقتہ دونوں ہوتا ہے۔

کافی امام نسفی فصل امان میں ہے۔

المراد بالذمة العهد موقتا كان او مؤبدا و ذلك الامان وعقد ه الذمة ۔

ذمہ سے عہد مراد ہے ایک میعاد معین تک ہو یا ہمیشہ کیلئے۔ یہ امان وعقد ذمہ ہے۔

یہیں کہہ سکتے ہیں کہ ذمی اور حربی برابر ہیں۔ یعنی مستامن کہ اسکے لئے بھی ایک وقت تک ذمہ ہے۔

بالجملہ جواز خاص ذمی کیلئے تھا اور یہ حربی لے دوڑے۔

امام بدرالدین محمود عینی وغیرہ اکابر کی روایت ہے کہ ہمارے امام مذہب سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مذہب میں ذمیوں میں بھی جواز صرف کتابی کے لئے ہے۔

قال ابو حنيفة يجوز للكتابى دون غيره واحتج بما رواه احمد بسند جيد

عمدۃ القاری۔

امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: مسجد میں کتابی ذمی کا آنا جائز ہے اور کفار ومشرکین کا نہیں۔ امام اعظم اس پر اس حدیث سے سند لائے جو امام اعظم نے اپنی مسند میں کھری اسناد کے ساتھ روایت کی۔

امام عینی کا مذکورہ حدیث کی سند کو سند جید کہنا ہمارے اصول کے مطابق ہے۔ لہذا ہم پر یہ لازم نہیں کہ ہم محدثین کے اصول کی خاطر اپنے اصول چھوڑ دیں چہ جائیکہ ایک متاخر عالم شافعی کے قول کی خاطر۔ کہ علامہ شہاب الدین احمد بن علی بن حجر العسقلانی الشافعی التوفی ۸۵۲ نے تقریب التہذیب میں اس حدیث کے راوی اشعث بن سوار کو ضعیف کہا ہے۔ لہذا تم اس

جرح وتنقید پر کان نہ دھرو۔

کیونکہ اشعث بن سوار تو امام شعبہ، امام ثوری اور یزید بن ہارون وغیرہم اجلۂ ائمہ کے شیوخ واساتذہ سے ہیں۔ اور امام شعبہ کی روایت میں احتیاط معلوم ہے۔ (۱) امام ذہبی فرماتے ہیں: اشعث بن سوار کی جلالت شان کے پیش نظر انکے شیخ ابو اسحاق سبیعی نے ان سے روایت کی۔ (۲) امام سفیان ثوری نے کہا: اشعث مجالد سے قوی تر ہیں۔ (۳) ابن مہدی کا قول ہے: مجالد سے مرتبہ میں اعلیٰ ہیں حالانکہ مجالد رجال صحیح مسلم سے ہیں۔ (۴) ابن معین نے کہا: اشعث اسمٰعیل بن مسلم کے مقابلہ میں مجھے زیادہ محبوب ہیں۔ (۵) امام احمد (۶) اور امام عجلی نے کہا: وہ حدیث میں محمد بن سالم کی بہ نسبت راجح تر ہیں۔ (۷) عثمان بن ابی شیبہ نے انکو صدوق کہا۔ (۸) ابن شاہین نے ثقات میں ذکر کیا۔ (۹) ابن عدی نے کہا: میں نے انکے متن کو منکر نہیں پایا۔ (۱۰) بزار نے کہا: ہم نے کسی کو انکی حدیث چھوڑتے ہوئے نہیں دیکھا مگر وہی لوگ جنکو علم حدیث میں قلیل معرفت حاصل ہے۔

اب رہا ابن معین کے قول میں اختلاف کہ کبھی انکو دون الثقہ اور فوق الضعیف کہتے ہیں۔ تو یہ حدیث کے حسن ہونے کیلئے کافی ہے۔ جیسے امام ذہبی نے محمد بن ابی حفصہ کے بارے میں فرمایا: انکے بارے میں کچھ کلام ہے۔ اسی لئے ابن معین کبھی انکو ثقہ کہتے ہیں اور کبھی صالح۔ نیز کبھی لیس بالقوی اور کبھی ضعیف، حالانکہ یہ رجال صحیح بخاری وصحیح مسلم سے ہیں۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ اشعث بن سوار کی توثیق کی گئی ہے اور کبھی ان پر جرح وقدح نہیں ہوئی۔ بلکہ جرح مفسر اصلا منقول نہیں۔ تو انکی حدیث حسن ہے۔ اسی لئے امام عینی نے فرمایا:

حدیث مذکور کی سند جید ہے۔

غمز العیون والبصائر میں ہے۔

لا یمنع من دخول المسجد الذمی الکتابی بخلاف غیرہ واحتج لہ الامام بما رواہ احمد عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

ذمی کتابی کو مسجد میں آنے سے نہ روکا جائیگا بخلاف دیگر کافر کے۔ اور اس پر امام اعظم اس حدیث سے سند لائے جو امام احمد نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی۔

غایۃ البیان علامہ اتقانی کتاب القضاء میں ہے۔

قال شمس الائمۃ السرخسی فی شرح ادب القاضی وقدذکر فی السیر الکبیر ان المشرک یمنع من دخول المسجد عملا بقول اللہ تعالیٰ : انماالمشرکون نجس ۔

امام شمس الائمہ سرخسی نے شرح ادب القاضی میں فرمایا کہ امام محمد نے سیر کبیر میں فرمایا ہے: مشرکوں کو مسجد میں نہ آنے دیا جائیگا۔ اس ارشاد الٰہی پر عمل کرتے ہوئے کہ ”مشرک نرے ناپاک ہیں“۔

نیز مشرکین عرب کو ذمی بنانا روانہ تھا۔ ان پر صرف دو حکم تھے۔۔ اسلام لائیں ورنہ تلوار۔ تو وہاں ذمی نہ تھے مگر کتابی۔ تو استثناء منقطع ہے۔ اور دوسری حدیث نے صاف کتابی کی تصریح کردی۔ فللہ الحمد ۔

اس حدیث حسن نے صاف ارشاد فرمایا کہ اس سے پہلے جو کسی مشرک یا کافر غیر ذمی کیلئے اجازت تھی منسوخ ہوگئی کہ فرمایا: بعد عامنا ہذا۔ اس سال کے بعد کوئی مشرک نہ آنے پائے سوا ذمی کے۔

مخالفین جتنی روایات پیش کریں ان پر لازم ہے کہ اس واقعہ کے بعد اس ارشاد کے بعد ہونے کا ثبوت دیں ورنہ سب جوابوں سے قطع نظر ایک سیدھا سا یہی جواب بس ہے کہ وہ منسوخ ہوچکا اور وہ ہرگز اسکا ثبوت نہیں دے سکتے۔ خصوصاً بعد عامنا ھذا ، کا لفظ کریم ارشاد فرمارہا ہے کہ یہ ارشاد بعد نزول سورۂ برات ہے۔ غالباً حدیث کا یہ لفظ پاک ارشاد الٰہی سے ماخوذ ہے۔

انما المشرکون نجس فلا یقربوا المسجد الحرام بعد عامھم ھذا ۔
مشرک نرے ناپاک ہیں تو اس سال کے بعد حرمت والی مسجد کے پاس نہ آئیں۔
تو پہلے کے وہ وقائع پیش کرنا محض نادانی۔ لیکن لیڈران تو ڈھونڈ ڈھونڈ کر منسوخات پر ہی عمل کررہے ہیں کہ اس میں اپنا بچاؤ دیکھتے ہیں۔ وخسر ھنا المبطلون ۔

المحجۃ المؤتمنۃ ۔ ۸۱ تا ۸۴ (۳۴)

حضور ہر ہفتہ مسجد قبا تشریف لیجاتے

٨٠٢ ۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : كان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یاتی مسجد قبا كل سبت ماشیا او راكبا۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر ہفتہ پیدل یا سواری پر مسجد قبا تشریف لاتے۔

٨٠٢۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب من اتی مسجد قباء كل سبت، ١/١٥٩

۸۔ امامت

(۱) افضل کو امام بناؤ

٨٠٣۔ **عن** ابی أُمامة الباهلی رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اِنْ سَرَّكُمْ اَنْ تُقْبَلَ صَلوٰتُكُمْ فَلْيَؤُمَّكُمْ خِيَارُكُمْ۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تمہیں اس بات کی خوشی ہے کہ تمہاری نماز قبول ہو تو تم میں بہتر شخص امامت کرے۔ ۱۲م فتاوی رضویہ حصہ اول، ۱۰/ ۲۵

٨٠٤۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اِجْعَلُوا اَئِمَّتَكُمْ خِيَارَكُمْ فَاِنَّهُمْ فِيْمَا بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ رَبِّكُمْ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے اماموں کو بہتر چنو کہ وہ تمہارے اور رب کے درمیان قبولیت نماز کا وسیلہ ہیں۔ ۱۲م فتاوی رضویہ حصہ اول ۱۰/ ۲۵

(۲) افضل شخص کی امامت بہتر ہے

٨٠٥۔ **عن** مرثد بن ابی مرثد الغنوی رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اِنْ سَرَّكُمْ اَنْ يَّقْبَلَ اللّٰهُ صَلوٰتَكُمْ فَلْيَؤُمَّكُمْ خِيَارُكُمْ، فَاِنَّهُمْ وَفْدُكُمْ فِيْمَا بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ رَبِّكُمْ۔

حضرت مرثد بن مرثد غنوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

٨٠٣۔ المستدرك للحاكم ٢٢٢/٣ ☆ جمع الجوامع للسيوطی ٧٦٥١
كشف الخفاء للعجلونی، ١٤٠/٢ ☆ كنز العمال للمتقی، ٢٠٣٤٣، ٥٧٩/٧
الاسرار المرفوعة للقاری، ٢٣٤ ☆ تذكرة الموضوعات للفتنی، ٤٠
الفوائد المجموعة للشوكانی، ٣٢ ☆
٨٠٤ السنن للدار قطنی، ١٩٧/١ ☆ نصب الراية للزيلعی، ٢٢/٢
كشف الخفاء للعجلونی، ١٤٠/٢ ☆
٨٠٥۔ المستدرك للحاكم، ٢٢٢/٣ ☆

وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تمہیں خوش آئے کہ خدا تمہاری نماز قبول کرے تو چاہئے کہ تمہارے بہتر تمہاری امامت کریں کہ وہ تمہارے سفیر ہیں تمہارے اور تمہارے رب کے درمیان۔

فتاوی رضویہ ۱۷۲/۳

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ احادیث اگر چہ ضعیف ہیں لیکن ایک دوسرے کی مؤید ہیں کہ علیحدہ علیحدہ تین صحابۂ کرام سے مروی ہیں۔ فتاوی رضویہ ۳/

(۳) امام کی بغیر اجازت دوسرا نماز نہ پڑھائے

۸۰۶۔ **عن** أبی مسعود الانصاری رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: لَا يَؤُمَّنَّ الرَّجُلُ الرَّجُلَ فِي سُلْطَانِهِ۔ فتاوی رضویہ ۱۵۰/۳

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی شخص کسی کی امامت اسکی امامت کے مقام پر نہ کرے۔ ۱۲م

۸۰۷۔ **عن** مالك بن الحويرث رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَنْ زَارَ قَوْماً فَلَا يَؤُمُّهُمْ وَلْيَؤُمُّهُمْ رَجُلٌ مِنْهُمْ۔

فتاوی رضویہ ۱۵۰/۳

حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی قوم سے ملاقات کیلئے جائے تو اسکی امامت نہ کرے بلکہ اسی قوم کا کوئی شخص امامت کرے۔ ۱۲م

۸۰۶۔ الصحیح لمسلم، باب فضل صلوة الجماعة، ۲۳۶/۱

السنن لابی داؤد، باب من احق بالامامة، ۸۶/۱

السنن لابن ماجه، باب من احق با لامامة، ۷۰/۱

السنن الکبری للبیهقی، ۹۰/۳ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۳۱/۱۷

تاریخ بغداد للخطیب، ۴۵۱/۷ ☆ المستدرك للحاکم، ۲۴۳/۱

۸۰۷۔ السنن لابی داؤد، باب امامة الزائر، ۸۸/۱

المسند لاحمد بن حنبل، ۳۴/۳ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۱۲۶/۳

المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۸۶/۱۹ ☆ شرح السنة للبغوی، ۳۹۸/۳

(۴) ناپسندیدہ امام کی نماز مقبول نہیں

۸۰۸ ۔ **عن** عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول : ثَلَاثَةٌ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُمْ صَلٰوةً ، مَنْ تَقَدَّمَ قَوْمًا وَهُمْ لَهٗ كَارِهُوْنَ ، وَرَجُلٌ اَتَى الصَّلٰوةَ دِبَارًا ، وَ الدِّبَارُ اَنْ يَّاتِيَهَا بَعْدَ اَنْ تَفُوْتَهٗ ، وَرَجُلٌ اعْتَبَدَ مُحَرَّرَهٗ ۔

فتاوی رضویہ ۳/۱۵۶

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے تھے: تین لوگوں کی نماز قبول نہیں ہوتی ۔ ایک وہ امام جس سے قوم ناراض ہو ۔ دوسرا وہ شخص جو نماز کو دیر سے آئے یعنی وقت نکال کر پڑھے ۔ تیسرا وہ شخص جو آزاد کردہ غلام کو پھر غلام بنالے ۔ ۱۲م

وفی الباب عن انس وعن ابی امامۃ الباھلی وعن عبد اللہ بن عباس وعن طلحۃ التیمی رضی اللہ تعالیٰ عنہم ۔

۸۰۹ ۔ **عن** طلحۃ بن عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اَيُّمَا رَجُلٍ اَمَّ قَوْمًا وَهُمْ لَهٗ كَارِهُوْنَ لَمْ تُجَاوِزْ صَلَاتُهٗ اُذُنَيْهِ ۔

حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی قوم کی امامت کی اور وہ اس سے ناراض ہے تو اس کی نماز مقبول نہیں ۔ ۱۲م　فتاوی رضویہ ۳/۲۳۳

۸۱۰ ۔ **عن** عطاء بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرسلا قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ثَلٰثَةٌ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُمْ صَلٰوةً وَلَا تَصْعَدُ اِلَى السَّمَاءِ وَلَا تُجَاوِزُ رُءُوْسَهُمْ ، رَجُلٌ اَمَّ قَوْمًا وَ هُمْ لَهٗ كَارِهُوْنَ ، وَرَجُلٌ صَلّٰى عَلٰى جَنَازَةٍ وَ لَمْ يُؤْمَرْ

---

۸۰۸ ۔ السنن لابی داؤد، باب الرجل یوم القوم وھم له کارھون ، ۱/۸۸

السنن لابن ماجه، باب من ام قوما و ھم له کارھون ، ۱/۶۹

الترغیب و الترھیب للمنذری، ۱/۳۱۳ ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۳۸۱۲، ۱۶/۳۲

السنن الکبری للبیھقی، ۳/۱۲۸ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۳/۱۷۲

۸۰۹ ۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱/۷۴ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۲/۶۸

الترغیب و الترھیب للمنذری، ۱/۳۱۳ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۰۳۹۵، ۷/۵۹۰

وَ اِمْرَاۃٌ دَعَاهَا زَوْجُهَا مِنَ اللَّيْلِ فَاَبَتْ عَلَيْهَا۔ فتاوی رضویہ ۳/۲۳۳

حضرت عطاء بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین لوگوں کی نماز قبول نہیں ہوتی آسمان پر نہیں جاتی اور سروں سے تجاوز نہیں کرتی۔ ایک وہ امام جس سے مقتدی ناراض ہوں۔ دوسرے وہ جس نے ولی کی اجازت کے بغیر نماز جنازہ پڑھی۔ تیسرے وہ عورت کہ شوہر نے اسے اپنے پاس رات کو بلایا اور اس نے انکار کردیا۔ ۱۲م

۸۱۱ ۔ **عن** عبد الله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : ثَلَاثَةٌ لَا تَرْتَفِعُ صَلَاتُهُمْ فَوْقَ رُؤُسِهِمْ شِبْرًا ، رَجُلٌ اَمَّ قَوْمًا وَهُمْ لَهٗ كَارِهُوْنَ ، وَامْرَاَةٌ بَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَلَيْهَا سَاخِطٌ ، وَأخوان مُتَصَارِعَانِ ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین شخصوں کی نماز قبول نہیں ہوتی۔ ایک وہ کہ کسی جماعت کی امامت کرے اور انہیں اسکی اقتدا ناگوار ہو۔ دوسرے وہ عورت کہ رات اس حال میں گذارے کہ اس کا شوہر اس سے ناراض ہو۔ تیسرے آپس میں لڑنے والے دو مسلمان بھائی۔

فتاوی رضویہ ۶/۵۲۱

۸۱۲ ۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسو ل الله صلى الله تعالى عليه وسلم : ثَلَثَةٌ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ ، مَنْ تَقَدَّمَ قَوْمًا وَهُمْ لَهٗ كَارِهُوْنَ ، وَامْرَاَةٌ بَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَلَيْهَا سَاخِطٌ ، وَرَجُلٌ سَمِعَ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ فَلَمْ يُجِبْ ۔

فتاوی رضویہ ۳/۱۵۶

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین شخصوں پر اللہ کی لعنت۔ ایک وہ امام کہ لوگوں کو اسکی اقتدا پسند نہیں۔

۸۱۰۔ السلسلة الصحيحة للالبانى، ٦٥٠ ☆

۸۱۱۔ السنن لابن ماجه ، باب من ام قوما و هم له كارهون ، ۱/٦٩

اتحاف السادة للزبيدى ، ۳/۱۷۱ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذرى ۱/۳۱٤

الجامع الصغير للسيوطى ، ۱/۲۱۳ ☆ یہ حدیث حسن ہے،

دوسری وہ عورت کہ رات شوہر کی ناراضگی میں گذارے۔ تیسرے وہ جو اذان سنے اور نماز کو نہ آئے۔ ۱۲م

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اگر ناگواری وناپسندیدگی کسی امر شرعی کی وجہ سے ہے تو ایسے شخص کی امامت مکروہ تحریمی ہے۔

فتاوی رضویہ ۳/۱۸۲

(۵) نابینا کی امامت درست ہے

۸۱۳۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال: ان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم استخلف ابن أُم مكتوم يؤم الناس وهو اعمى۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عبد اللہ بن ام مکتوم کو لوگوں کی امامت کیلئے اپنا خلیفہ بنایا حالانکہ وہ نابینا تھے۔ ۱۲م

(۶) امام اونچی جگہ کھڑا نہ ہو

۸۱۴۔ **عن** حذيفة بن اليمان رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: إِذَا اَمَّ الرَّجُلُ الْقَوْمَ فَلَايَقُوْمُ فِي مَكَانٍ اَرْفَعَ مِنْ مَقَامِهِمْ اَوْ نَحْوَ ذٰلِكَ۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص نمازیوں کی امامت کرے تو ان کے مقام سے اونچی جگہ میں نہ کھڑا ہو۔

۸۱۵۔ **عن** أبى مسعود الأنصارى رضى الله تعالىٰ عنه قال: ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم نهى ان يقوم الامام فوق شئى ويبقى الناس خلفه۔

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ امام اونچا کھڑا ہو اور مقتدی نیچے رہیں۔ فتاوی رضویہ ۳/۲۱۴

۸۱۲۔ الجامع للترمذى، باب ما جاء من ام قوما و هم له كارهون، ۱/۴۷

۸۱۳۔ السنن لابى داؤد، باب امامة الاعمى، ۱/۸۸

(۷) فاسق وفاجر کی اقتدا بحالت مجبوری جائز ہے

۸۱۶۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالی عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لَا یَؤُمَّنَّ فَاجِرٌ مُؤْمِنًا اِلَّا اَنْ یَّقْهَرَهٗ بِسُلْطَانِهٖ یَخَافُ سَیْفَهٗ اَوْ سَوْطَهٗ ۔ فتاوی رضویہ ۳/۱۵۵

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہرگز کوئی فاجر مومن کی امامت نہ کرے مگر یہ کہ وہ اسے اپنی سلطنت کے زور سے مجبور کردے کہ اسکی تلوار یا تازیانہ کا ڈر ہو۔

۸۱۷ ۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال : صَلُّوا خَلْفَ کُلِّ بَرٍّ وَّفَاجِرٍ، وَصَلُّوا عَلیٰ کُلِّ بَرٍّ وَّفَاجِرٍ، وَجَاهِدُوْا مَعَ کُلِّ بَرٍّ وَّفَاجِرٍ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر نیک وبد کے پیچھے نماز پڑھ لو، اور ہر نیک وبد پر نماز پڑھو، اور ہر نیک وبد کے ساتھ جہاد کرو۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ جواز اس معنی پر ہے کہ فرض اتر جائیگا نہ کہ کوئی کراہت نہیں۔ شامی میں صراحت ہے کہ فاسق ومبتدع کے پیچھے نماز مکروہ ومنع ہے۔ اصل یہ ہے کہ نماز عام کی امامت سلاطین خود کرتے تھے یا جسے وہ مقرر کریں۔ اور بعض وقت حکام بد مذہب اور فاسق بھی ہوئے۔ انکے پیچھے نماز نہ پڑھنے سے وہی اندیشہ تھا تلوار اور تازیانہ کا جو حدیث میں گذرا۔ اسی بنا پر یہ حدیث آئی کہ ضرورت کے وقت پڑھ لے۔ اور علما نے فرمایا ہے کہ یہ حکم اس صورت میں ہے کہ اس کا فسق حد کفر تک نہ پہونچا ہو اور کوئی مرد صالح موجود نہ ہو۔ دیکھو اشعۃ اللمعات، پھر اسکے نیچے صاف لکھ دیا کہ انکے پیچھے نماز مکروہ ہے۔ دیکھو مرقات شرح مشکوۃ۔ علاوہ بریں اس حدیث کی

۸۱۴۔ السنن لابی داؤد، باب الامام یقوم مکانا ارفع من مکان القوم، ۱/۸۸

۸۱۵۔ المستدرک للحاکم، کتاب الصلوۃ ۱/۲۱۰

۸۱۶۔ السنن الکبری للبیهقی، ۳/۱۷۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۱۰۹۲، ۷/۷۲۱

صحت میں بھی علمائے محدثین مثل دارقطنی وبیہقی وغیرہما کو کلام ہے۔

مگر غیر مقلدین اس حدیث پر اپنی خاص غرض کیلئے زور دیتے ہیں کہ اگر چہ مبتدع وفاسق ہیں مگر انکے پیچھے نماز پڑھنی واجب ہے۔ اور انکے پیشوا اسمٰعیل دہلوی نے بھی یہ ہی حدیث لوگوں کو وعظ میں سنا کر جہاد پر ابھارا تھا۔

اظہار الحق الجلی ۔ ۱۷۔ ۱۸

(۸) عورتوں کی امام درمیان میں کھڑی ہو

۸۱۸ ۔ **عن** إبراهيم النخعي رضي الله تعالىٰ عنه ان ام المومنين عائشة الصديقة رضي الله تعالىٰ عنها كانت تؤم النساء في شهر رمضان فتقوم وسطا ۔

حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ماہ رمضان المبارک میں عورتوں کی امامت فرماتیں تو درمیان میں کھڑی ہوتیں۔ ۱۲م فتاوی رضویہ ۳/ ۴۷

۸۱۹ ۔ **عن** ريطة الحنفية رضي الله تعالىٰ عنها قالت: ان ام المومنين عائشة الصديقة رضي الله تعالىٰ عنها امتهن وقامت بينهن في صلوة مكتوبة ۔

حضرت ریطہ حنفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عورتوں کی امامت فرمائی تو فرض نماز میں انکے درمیاں تشریف فرما ہوئیں۔

۸۱۷۔ السنن لابی داؤد، باب فی الغزو مع ائمة الجور، ۳٤۳/۱

السنن الکبری للبیهقی، کتاب الجنائز، ۱۹/٤

۸۱۸۔ السنن للدار قطنی، باب صلوة النساء جماعة، ۱۵۵/۱

۸۱۹۔ السنن للدار قطنی، باب صلوة النساء جماعة، ۱۵۵/۱

۹۔ جماعت

(۱) فضیلت جماعت

۸۲۰۔ **عن** أبی بکربن سلیما ن بن حثمة رضی الله تعالیٰ عنه ان عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه فقد سلیمان بن أبی حثمة رضی الله تعالیٰ عنه فی صلوة الصبح، وان عمربن الخطاب غدا الی السوق ومسکن سلیمان بین السوق و المسجد فمر علی الشفاء أم سلیما ن فقال لها : لم أر سلیمان فی صلوة الصبح فقالت : اِنه بات یصلی فغلبه عیناه فقال عمر : لأن أشهد صلوة الصبح فی الجماعة أحب الی أن أقوم لیلة ۔

حضرت ابوبکر بن سلیما ن بن ابی حثمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ امیر المومنین سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فجر کی نماز میں حضرت سلیمان بن ابی حثمہ کو نہیں پایا۔ پھر حضرت عمر فاروق اعظم چاشت کے وقت بازار کی طرف نکلے اور حضرت سلیمان کا مکان بازار اور مسجد کے درمیان واقع تھا۔ لہٰذا آپ کا گذر حضرت سلیمان کی والدہ حضرت شفاء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس سے ہوا تو آپ نے ان سے فرمایا: میں نے سلیمان کو فجر کی نماز میں نہیں دیکھا۔ انہوں نے کہا: کہ وہ رات گئے تک نماز پڑھتے رہے لہٰذا صبح کی نماز کے بعد انکی آنکھ لگ گئی۔ اس پر حضرت عمر نے فرمایا: مجھے صبح کی نماز جماعت کے ساتھ اس بات سے زیادہ محبوب ہے کہ میں رات بھر نماز پڑھوں۔ ۱۲م

(۲) اسلام میں سب سے پہلی جماعت

۸۲۱ ۔ **عن** عفیف الکندی رضی الله تعالیٰ عنه قال : جئت فی الجاهلیة الی مکة وأنا أرید أبتاع لأهلی من ثیابها وعطرها، فأتیت العباس و کان رجلا تاجرا، فانی عنده جالس انظر الی الکعبة وقد کلفت الشمس وارتفعت فی السماء فذهبت اذا قبل شاب فنظر الی السماء ثم قام مستقبل الکعبة فلم البث الا یسیرا حتی جاء غلام فقام عن یمینه ثم لم یلبث الا یسیرا حتی جاء ت امراة فقامت

۸۲۰۔ الموطا لمالک ، فضل صلوة الجماعة علی صلوة الفذ، ٤٦

۸۲۱۔ الاصابة للعسقلانی، ٤٢٥/٤

خلفها فركع الشاب فركع الغلام والمراة فسجد الشاب فسجد الغلام والمراة فقلت : يا عباس ! أمر عظيم ، فقال: أمر عظيم ، تدرى من هذا الشاب ؟ هذا محمد بن عبد الله ابن أخى ، تدرى من هذا الغلام ؟ هذا على بن أخى ، تدرى من هذه المراة ؟ هذه خديجة بنت خويلد زوجته ، إن ابن أخى هذا حدثنى إن ربه رب السمٰوٰت والارض أمره بهٰذاالدين ، ولم يسلم معه غير هؤلاء الثلثة ۔

حضرت عفیف کندی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ میں زمانہ جاہلیت میں مکہ معظمہ آیا کہ مجھے اہل خانہ کیلئے کپڑے اور عطر خریدنا تھا۔ لہذا میں حضرت عباس کے پاس پہونچا کہ وہ ان چیزوں کی تجارت کرتے تھے۔ میں انکے پاس بیٹھا ہوا کعبہ معظمہ کو دیکھ رہا تھا۔ دن خوب چڑھ گیا تھا کہ ایک جوان تشریف لائے اور آسمان کو دیکھ کر روبکعبہ ہو گئے۔ ذرا دیر میں ایک لڑکے تشریف لائے وہ انکے داہنے ہاتھ پر قائم ہوئے۔ تھوڑی دیر میں ایک بی بی تشریف لائیں وہ پیچھے کھڑی ہوئیں۔ پھر جوان نے رکوع فرمایا تو یہ دونوں رکوع میں گئے۔ پھر جوان نے سر مبارک اٹھایا تو ان دونوں نے اٹھایا۔ جوان سجدہ میں گئے تو یہ دونوں بھی گئے۔ انہوں نے حضرت عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے حال پوچھا۔ کہا: یہ میرے بھتیجے محمد بن عبد اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں۔ اور یہ لڑکے میرے بھتیجے علی اور بی بی خدیجہ الکبری ہیں۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ میرے یہ بھتیجے کہتے ہیں کہ آسمان وزمین کے مالک نے انہیں اس دین کا حکم دیا ہے اور انکے ساتھ ابھی یہی دو مسلمان ہوئے ہیں۔ فتاوی رضویہ ۲/۲۱۹

(۳) جماعت کی تاکید

۸۲۲۔ **عن** أبى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قال : وَالَّذِىْ نَفْسِى بِيَدِهٖ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ آمُرَ بِحَطَبٍ لَيُحْطِبَ ثُمَّ آمُرَ

۸۲۲۔	الجامع الصحيح للبخارى،	باب وجوب صلوة الجماعة،	۸۹/۱
	الجامع للترمذى،	باب ما جاء فيمن سمع النداء فلا يجيب،	۳۰/۱
	الصحيح لمسلم ،	باب فضل صلوة الجماعة،	۲۳۲/۱
	السنن لابى داؤد ،	باب التشديد فى ترك الجماعة،	۸۱۱
	السنن لابن ماجه ،	باب التغليظ فى التخفيف ، عن الجماعة،	۵۸/۱
	المستدرك للحاكم ،	۲۹۲/۱ ☆ المسند لابى عوانة،	۶/۲
	كنز العمال للمتقى، ۲۰۳۵۷، ۵۸۲/۷	☆ الموطا لامام مالك ،	۴۵

بِالصَّلٰوۃِ فَیُؤَذَّنَ لَهَا ثُمَّ آمُرَ رَجُلاً فَیَؤُمَّ النَّاسَ ثُمَّ اُخَالِفُ اِلیٰ رِجَالٍ فَاُحَرِّقُ عَلَیْهِمْ بُیُوْتَهُمْ، وَالَّذِی نَفْسِی بِیَدِہٖ لَوْ یَعْلَمُ اَحَدُهُمْ اِنَّهٗ یَجِدُ عِرْقًا سَمِیْنًا اَوْ مِرْ مَا ءتَیْنِ حَسَنَتَیْنِ لَشَهِدَ الْعِشَاءَ۔ فتاوی رضویہ ۳/۳۳۶

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے۔ بلا شبہ میں یہ چاہتا ہوں کہ لکڑیاں جمع کی جائیں، پھر میں نماز کیلئے اذان کا حکم دوں اور کسی کو نماز پڑھانے کیلئے مقرر کروں۔ پھر ان لوگوں کے گھر جو نماز کیلئے نہیں آتے جا کر ان کے سمیت انکے گھر جلا دوں۔ قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ اگر یہ لوگ یہ جانتے کہ انہیں فربہ ہڈی جس پر گوشت کا خفیف حصہ لپٹا رہ گیا ہو یا بکری کے اچھے دو کھر ملیں گے تو ضرور نماز عشاء میں حاضری دیتے۔ ۱۲م

۸۲۳۔ **عن** کعب بن عجرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: خرج رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الی المسجد فاذا الناس عزون واذهم قلیلون، فغضب غضبا شدیدا لا اعلم انہ رایتہ غضب غضبا اشد منہ ثم قال: لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ آمُرَ رَجُلًا یُصَلِّی بِالنَّاسِ ثُمَّ أَتَتَبَّعُ هٰذِہِ الدُّوْرَ الَّتِی تَخَلَّفَ اَهْلُوهَا عَنْ هٰذِہِ الصَّلٰوۃِ فَأُضْرِمُهَا عَلَیْهِمْ بِالنِّیْرَانِ۔ فتاوی رضویہ ۳/۳۳۶

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجد نبوی میں تشریف لائے تو کچھ لوگ غیر حاضر تھے اور جو موجود تھے وہ قلیل۔ حضور یہ دیکھکر نہایت غضبناک ہوئے، میں نے ایسا غضب کبھی نہ دیکھا۔ پھر فرمایا: میرے دل میں آتا ہے کہ کسی کو حکم دوں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے پھر میں ان گھروں کو تلاش کروں جن کے باشندے اس نماز میں حاضر نہ ہوئے اور ان لوگوں پر انکے گھر آگ سے پھونک دوں۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

علامہ بدرالدین محمود عینی نے عمدۃ القاری میں بعض محدثین کے حوالے سے ذکر کیا کہ اس حدیث سے جماعت کا عدم وجوب ثابت ہوتا ہے حالانکہ جماعت کے وجوب کے

سلسلہ میں اس حدیث کو ذکر کیا جاتا ہے۔ عدم وجوب اس طرح ثابت کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جماعت میں حاضر نہ ہونے والوں کی طرف جانے کا ارادہ اس وقت فرمارہے ہیں جب کہ جماعت قائم ہوجائے۔ اگر جماعت واجب عین ہوتی تو آپ اسے چھوڑ کر جانے کا ارادہ نہ فرماتے۔

امام عینی نے ابن بزیزہ کے قول سے اسکو اس طرح محل نظر قرار دیا کہ بعض اوقات اہم واجب کی وجہ سے دوسرے واجب کو ترک کیا جاسکتا ہے۔

اقول: بعد اقامت حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مسجد کے ارد گرد لوگوں کے گھروں کو جلانے کیلئے مشعل لے کر جانا اور مسجد واپس لوٹنے میں زیادہ وقت لگتا نہیں تھا جس سے جماعت فوت ہوجاتی۔ ہاں اول نماز کا فوت ہونا لازم آتا ہے اور یہ ترک فضیلت ہے۔ بعض اوقات اس سے کم درجہ کی چیز کی بنا پر بھی اس فضیلت کے ترک کی اجازت ہے۔ مثلا جماعت کیلئے دوڑنے کے بجائے سکون سے چلنا چاہیئے۔ کیونکہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم اقامت سنو تو نماز کیلئے فوراً چلو لیکن تیز اور دوڑ کر نہیں بلکہ سکون ووقار کے ساتھ۔ جو حصہ نماز پالو اسے ادا کرو اور جو رہ جائے پورا کرلو۔ تو اب اشکال سرے سے ختم ہوگیا

فتاوی رضویہ ۳/۲۳۶

ولله الحمد والله تعالیٰ اعلم وعلمه جل مجده اتم واحكم۔

٨٢٤ ـ عن ابی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: اتی النبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم رجل اعمی فقال: يا رسول الله! ليس لی قائديقودنی الی المسجد فسال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم ان يرخص له فيصلی فی بيته فرخص له، فلما ولی دعاه فقال: هَلْ تَسْمَعُ النِّدَاءَ بِالصَّلٰوةِ؟ قال: نعم، قال: فَأَجِبْ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک نابینا حاضر ہوئے عرض کیا: یارسول اللہ! صلی اللہ علیک وسلم، مجھے کوئی مسجد لیجانے والا نہیں۔ پھر حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ انہیں گھر میں نماز ادا کرلینے کی رخصت مرحمت فرمائیں۔ حضور نے انہیں

٨٢٤ـ الصحيح لمسلم، باب فضل صلوة الجماعة، ٢٣٢/١

رخصت دے دی۔ جب واپس چلے تو انہیں بلا کر فرمایا: کیا تم اذان کی آواز سنتے ہو؟ عرض کیا: ہاں، فرمایا تو حاضری دو۔

۸۲۵۔ **عن** عبد الله بن ام مکتوم رضی الله تعالیٰ عنهما انه قال : یا رسول الله ! ان المدینة کثیرة الهوام و السباع ، فهل لی من رخصة ؟ قال : هَلْ تَسْمَعُ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوةِ ،حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ؟ قال : نعم ، قال : فَحَیَّهَلًا ۔

حضرت عبد اللہ بن ام مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا: یا رسول اللہ! مدینے میں زہریلے جانور اور درندے بہت ہیں، تو کیا میرے لئے کوئی رخصت ہے؟ فرمایا: تم حی علی الصلوۃ، اور حی علی الفلاح سنتے ہو۔ عرض کی ہاں ۔فرمایا: تب حاضری دو۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

پہلی حدیث میں حضور نے پہلے انہیں رخصت کا حکم دیا جو حکم عام ہے۔ پھر انہیں عزیمت کی جانب ہدایت فرمائی۔ دوسری حدیث میں رخصت کے سوال پر نفی میں جواب نہ دیا بلکہ ازسرنو ایک سوال کر دیا تا کہ عزیمت کی طرف انہیں ارشاد و رہنمائی کر سکیں۔

فتاوی رضویہ جدید ۳/۴۷۳

۸۲۶ ۔**عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : أنَّ أثْقَلَ صَلٰوةٍ عَلَی الْمُنَافِقِیْنَ صَلٰوةُ الْعِشَاءِ وَصَلٰوةُ الْفَجْرِ، وَلَوْ یَعْلَمُوْنَ مَا فِیْهِمَا لَا تَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا، وَلَقَدْ هَمَمْتُ أنْ آمُرَ بِالصَّلٰوةِ فَتُقَامَ ثُمَّ آمُرَ رَجُلًا فَیُصَلِّیَ بِالنَّاسِ ،ثُمَّ انْطَلِقَ بِرِجَالٍ مَعَهُمْ حُزَمٌ مِنْ حَطَبٍ اِلٰی قَوْمٍ لَا یَشْهَدُوْنَ

۸۲۵۔ السنن لابی داؤد ، باب التشدید فی ترک الجماعة، ۸۱/۱

۸۲۶۔ الصحیح لمسلم ، باب فضل صلوة الجماعة، ۲۳۲/۱

السنن لابی داؤد ، کتاب الصلوة، ۸۱/۱

السنن لابن ماجه، باب التغلیظ فی التخفیف ، عن الجماعة ، ۵۷/۱

المصنف لابن ابی شیبة، ۳۳۲/۱ ☆ المسند لابی عوانة، ۵/۲

المسند لاحمد بن حنبل ، ۵۳۹/۲ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۵۵/۳

الدر المنثور للسیوطی ، ۲۹۹/۱ ☆ المعجم الصغیر للطبرانی، ۵۷/۲

الحاوی للفتاوی للسیوطی ، ۱۷۹/۱ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری ۲۶۸/۱

فتح الباری للعسقلانی، ۷۴/۵ ☆ حلیة الاولیاء لابی نعیم ، ۳۱۹/۹

الصّلوٰۃَ فَاُحَرِّقَ عَلَیھِمْ بُیُوتَھُمْ بِالنَّارِ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: منافقین پر سب سے بھاری نماز عشاو فجر کی ہے۔ اگر انکے ثواب کی قدر معلوم کر لیتے تو سرین کے بل بھی چل کر آتے۔ میرا دل چاہتا ہے کہ میں نماز کیلئے اقامت کہلواؤں پھر کسی کو نماز پڑھانے کا حکم دوں اور کچھ لوگوں کو لکڑیاں لے کر ساتھ لے جاؤں اور ان لوگوں کے گھر ان کے ساتھ آگ سے پھونک دوں جو جماعت کیلئے حاضر نہیں ہوتے۔

۱۲ام جدالممتار ۱/ ۲۰۷

(۴) تکرار جماعت جائز ہے

۸۲۷ ۔ **عن** ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان رجلا دخل المسجد وقد صلی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم باصحابہ فقال : مَنْ یَّتَصَدَّقُ عَلٰی ذَا فَیُصَلِّیْ مَعَہٗ ، فقام رجل من القوم فصلی معہ ۔

فتاوی رضویہ ۳/ ۳۵۹

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صاحب مسجد میں آئے اور حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کیساتھ نماز سے فارغ ہو چکے تھے۔ فرمایا: کون ہے جو اس پر صدقہ کرے یعنی ان کے ساتھ نماز پڑھے؟ تو ایک مرد کھڑے ہوئے اور انہوں نے ان کے ساتھ نماز پڑھی۔

وفی الباب عن ابی امامۃ الباھلی وعن عصمۃ بن مالک وعن ابی موسی الاشعری وعن حکم بن عمیر وعن الحسن البصری مرسلا وعن ابی عثمان النھدی مرسلا رضی اللہ تعالیٰ عنھم۔ فتاوی رضویہ ۳/ ۳۵۹

(۵) جماعت میں آگے ہونے میں سبقت کرو

۸۲۸ ۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان رسول اللہ صلی

۸۲۷۔ المستدرک للحاکم ۱/ ۲۰۹ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ۵/ ۲۵۴

ارواء الغلیل للالبانی، ۲/ ۳۱۶ ☆ شرح السنۃ للبغوی، ۳/ ۴۳۶

۸۲۸۔ الصحیح لمسلم ، باب تسویۃ الصفوف و اقامتھا، ۱/ ۱۸۲

السنن لابی داؤد ، کتاب الصلوۃ، ۱/ ۹۹

السنن لابن ماجہ، ابواب اقامۃ الصلوۃ ، ۱/ ۷۰

الله تعالیٰ علیه وسم رای فی اصحابه تاخرا فقال لهم : تَقَدَّمُوْا فَأْتَمُّوْا بِی، وَلْيَأْتَمَّ بِكُمْ مِنْ وَّرَآءِ كُمْ، وَلَا يَزَالُ قَوْمٌ يَتَاَخَّرُوْنَ حَتّٰى يُؤَخِّرَ هُمُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو پیچھے ہٹتے ہوا دیکھا تو فرمایا: آگے بڑھو۔ میری اتباع کرو تاکہ تمہارے بعد کے لوگ تمہاری اتباع کریں۔ لوگ خود ہی پیچھے ہٹتے رہینگے تو اللہ تعالیٰ بھی انکو پیچھے کردیگا۔

١٢م حاشیہ مسند احمد۔ ٢

(٦) حضور کی آمد پر صحابہ نماز کے لئے کھڑے ہوتے

٨٢٩ ۔ **عن** أبی قتادة رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال : اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا تَقُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوْنِی قَدْ خَرَجْتُ ۔

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب اقامت ہو تو اس وقت تک کھڑے نہ ہو جب تک مجھے حجرہ سے نکلتا نہ دیکھ لو۔ ١٢م　جد الممتار ١/٢٠٧

٨٣٠ ۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم خرج وقد اقیمت الصلوة وعد لت الصفوف حتی اذا قام فی مصلاه انتظرنا ان یکبر انصرف ، قال : عَلٰى مَكَانِكُمْ ، فمكثنا علی هيئاتنا حتی خرج الينا ينطف راسه ماء وقد اغتسل ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے اس وقت جب اقامت ہوچکی تھی اور صفیں سیدھی کرلی گئی تھیں یہاں تک کہ

٨٢٩۔	الجامع الصحيح للبخاری ،	باب لا يقوم الی الصلوة مستعجلا،			٨٨/١
	الصحيح لمسلم ،	باب متى يقوم الناس للصلوة ،			٢٢٠/١
	المسند لاحمد بن حنبل ،	٢٩٦/٥	☆	السنن الكبرى للبيهقى،	٢٠/٢
	المسند لابی عوانة،	٢٨/٢	☆	اتحاف السادة للمنذری	١٨٠/٣
	فتح البارى للعسقلانى،	٣٩٠/٢	☆	ارواء الغليل للالبانى،	٢٤٤/١
	المسند للعقيلى،	٢٥١/٣	☆	الكامل لابن عدى	١٩٧٤/٥
	تذكرة الموضوعات للفتنى،	٣٤	☆		
٨٣٠۔	الجامع الصحيح للبخارى،	باب هل يخرج من المسجد لعلة،			٨٩/١

مصلی پر تشریف فرما ہوئے۔ ہم انتظار میں تھے کہ حضور تکبیر کہیں کہ واپس تشریف لے گئے اور فرمایا: اپنی جگہ کھڑے رہنا۔ ہم اسی حالت میں کھڑے رہے یہانتک کہ ہماری طرف اس حال میں تشریف لائے کہ سر سے پانی کے قطرے نمودار تھے کہ آپ نے غسل فرمایا۔ ۱۲م

(۷) اقامت سنکر نماز کیلئے فوراً حاضر ہو

۸۳۱ ۔**عن** معاذبن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: بِحَسْبِ الْمُؤْمِنِ مِنَ الشَّقَاءِ وَالْخَیْبَۃِ اَنْ یَّسْمَعَ الْمُؤَذِّنَ یُثَوِّبُ بِالصَّلٰوۃِ فَلَا یُجِیْبُہٗ۔

حضرت معاذ بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمانوں کو یہ بدبختی اور نامرادی بہت ہے کہ موذن کو تکبیر کہتے سنے اور اسکا بلانا قبول نہ کرے۔ فتاوی رضویہ ۳/۳۳۵

۸۳۱۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب ھل یخرج من المسجد لعلۃ، ۱/۸۹

الترغیب والترھیب للمنذری، ۱/۲۷۳

۱۰۔ صفوف

(۱) نماز میں صفیں قائم کرنے کا طریقہ

۸۳۲ ۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : أَتِمُّوا الصَّفَّ الْمُقَدَّمَ ثُمَّ الَّذِي يَلِيهِ، فَمَا كَانَ مِنْ نَقْصٍ فَلْيَكُنْ فِي الصَّفِّ الْمُؤَخَّرِ ۔ شمائم العنبر ۱۵ ☆ فتاوی رضویہ ۴/۸۰

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پہلی صف پوری کرو پھر اس سے متصل صف، پھر اگر باقی رہیں تو بعد کی صفیں قائم کی جائیں کہ اگر کمی رہے تو آخری صف میں ہو۔ ۱۲م

۸۳۳ ۔ **عن** جابر بن سمرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : أَلَا تَصِفُّونَ كَمَا تَصِفُّ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ رَبِّهَا، قَالُوا: يا رسول الله! كيف تصف الملائكة عند ربها؟ قال: يُتِمُّونَ الصَّفَّ الْأَوَّلَ وَيَتَرَاصُّونَ فِي الصَّفِّ ۔ فتاوی رضویہ ۴/۸۰

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اس طرح صفیں قائم کیوں نہیں کرتے جس طرح ملائکہ اپنے رب کے حضور صف بندی کرتے ہیں۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ملائکہ کس طرح صفیں

۸۳۲۔ السنن لابی داؤد، كتاب الصلوة، ۹۸/۱
السنن للنسائی، الصف المؤخر، ۹۳/۱
المسند لاحمد بن حنبل ۶۸/۲ ☆ الصحیح لابن خزيمة، ۱۵۴۶
السنن الكبرى للبيهقی، ۱۰۲/۳ ☆ كنز العمال للمتقی، ۲۰۵۹۴،
شرح السنة للبغوی، ۳۷۳/۳ ☆ الجامع الصغير للسيوطی، ۱۶/۱

۸۳۳۔ الصحیح لمسلم، باب الامر بالسكون فی الصلوة، ۱۸۱/۱
السنن لابی داؤد، كتاب الصلوة ۹۷/۱
السنن لابن ماجه، باب اقامة الصفوف، ۷۱/۱
السنن للنسائی، حث الامام على رص الصفوف الخ، ۹۳/۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۱۰۱/۵ ☆ السنن الكبرى للبيهقی، ۱۰۱/۳
التفسير لابن كثير، ۳/۷ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذری، ۱۱۹/۳
۲۹۳/۵

بناتے ہیں؟ فرمایا: پہلے پہلی صف مکمل کرتے ہیں اور صف میں خوب ملکر کھڑے ہوتے ہیں۔ ۱۲م

۸۳۴۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال: صليت انا ويتيم فى بيتنا خلف النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم وامى خلفنا ام سليم۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے میں نے اور ایک بچے نے نماز پڑھی اور میری والدہ حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہمارے پیچھے اکیلی ایک صف میں تھیں۔ فتاوی رضویہ ۴/۸۰

(۲) عورتوں کی صفیں پیچھے ہوں

۸۳۵۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضى الله تعالىٰ عنه قال: اخروهن من حيث اخرهن الله۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا: عورتوں کو پیچھے رکھو جس طرح اللہ تعالیٰ نے انکو مؤخر فرمایا۔ ۱۲

(۳) نماز میں صفیں سیدھی رکھو

۸۳۶۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: أَقِيمُوا صُفُوفَكُمْ وَتَرَاصُّوا، فَاِنِّي أَرَاكُمْ مِنْ وَّرَآءِ ظَهْرِى۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنی صفیں سیدھی کرو اور ایک دوسرے سے خوب ملکر کھڑے ہو کہ بیشک میں تمہیں اپنی پیٹھ کے پیچھے سے دیکھتا ہوں۔

۸۳۴۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب المرأة و حدها تكون صفا، ۱۰۱/۱

۸۳۵۔ المصنف لعبد الرزاق، [illegible] ۱۴۹/۳ ☆ المعجم الكبير للطبرانى، ۲۹۶/۹

۸۳۶۔ الجامع الصحيح للبخارى، [illegible] باب اقبال الامام عليا لناس، الخ، ۱۰۰/۱

السنن للنسائى، [illegible] باب لامامة، ۹۳/۱

المسند لاحمد بن حنبل، ۹۸/۲ ☆ السنن الكبرى للبيهقى، ۲۱/۲

الترغيب و الترهيب للمنذرى، ۲۲۰/۱ ☆ حلية الاولياء لابى نعيم، ۲۰۹/۶

فتح البارى للعسقلانى، ۱۲۵/۲ ☆ شرح السنة للبغوى، ۳۶۵/۲

التمهيد لابن عبد البر، ۱۸۸/۹ ☆ منحة المعبود للساعاتى، ۶۳۹

۸۳۷ ۔ **عن** انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : أَتِمُّوا الصُّفُوفَ فَإِنِّي أَرَاكُمْ خَلْفَ ظَهْرِي ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صفیں مکمل کرو کہ میں تمہیں پیٹھ کے پیچھے سے دیکھتا ہوں۔

(۴) درمیان صف میں جگہ نہ چھوڑو

۸۳۸ ۔ **عن** أبى أُمامة الباهلى رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : سُدُّوا الْخَلَلَ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ فِيمَا بَيْنَكُمْ بِمَنْزِلَةِ الْحَذَفِ ۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صف چھدری نہ رکھو کہ شیطان بھیڑ کے بچہ کی وضع پر اس چھوٹی ہوئی جگہ پر داخل ہوتا ہے۔

۸۳۹ ۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: رَاصُّوا الصُّفُوفَ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَقُومُ فِي الْخَلَلِ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صفیں خوب گھنی رکھو جیسے رانگ سے درزیں بھر دیتے ہیں کہ فرجہ رہتا ہے تو اس میں شیطان کھڑا ہوتا ہے۔

۸٤۰ ۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : رَاصُّوا صُفُوفَكُمْ وَقَارِبُوا بَيْنَهَا وَحَاذُوا بِالْأَعْنَاقِ ، فَوَالَّذِي نَفْسِي

---

۸۳۷ ۔ الصحيح لمسلم، باب تسوية الصفوف ، ۱۸۲/۱
كنز العمال للمتقى، ۲۰۵٦۳ ، ۷/٦۲۱
۸۳۸ ۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ۵/۲٦۲ ☆ التفسير لابن كثير ، ۸/۷۲
كنز العمال للمتقى، ۲۰۵۵۳ ، ۷/٦۱۹ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى، ۲/۹۱
فتح البارى لابن حجر ، ۱/۲۱۱ ☆ الحاوى للفتاوى للسيوطى، ۱/۸۲
۸۳۹ ۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ۳/۱٥٤ ☆ البداية و النهاية لابن كثير ، ۱/٦۳
كنز العمال للمتقى، ۲۰۵۷۹ ، ۷/٦۲٤ ☆ المطالب العالية لابن حجر ، ۳۹۵
۸٤۰ ۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ۳/۲٦۰ ☆ البداية و النهاية لابن كثير، ۱/٦۳
كنز العمال للمتقى، ۲۰۵۸۰ ، ۷/٦۲٤ ☆

بِیَدِہٖ اِنِّی لَأَرَی الشَّیَاطِیْنَ تَدْخُلُ مِنْ خَلَلِ الصَّفِّ کَاَنَّھَا الْخَذَفُ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنی جگہ خوب گھنی اور پاس پاس کرو اور گردنیں ایک سیدھ میں رکھو کہ قسم اسکی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے بیشک میں شیاطین کو رخنۂ صف میں داخل ہوتے ہوئے دیکھتا ہوں گویا وہ بھیڑ کے بچے ہیں۔

۸۴۱ ۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اَقِیْمُوا صُفُوْفَکُمْ وَتَرَاصُّوا ، فَوَالَّذِی نَفْسِی بِیَدِہٖ ، اِنِّی لَأَرَی الشَّیَاطِیْنَ بَیْنَ صُفُوْفِکُمْ کَاَنَّھَا غَنَمٌ غُفْرٌ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنی صفیں سیدھی رکھو اور ایک دوسرے سے خوب ملکر کھڑے ہو۔ کہ قسم اس ذات کی جسکے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے بیشک میں شیطان کو صفوں کے درمیان دیکھتا ہوں وہ بکریاں ہیں ہلکے رنگ کی۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

بھیڑ بکری کے چھوٹے چھوٹے بچوں کو اکثر دیکھا ہے جہاں چند آدمی کھڑے دیکھے اور دو شخصوں کے بیچ کچھ فاصلہ پایا وہ اس فرجہ میں داخل ہوکر ادھر سے ادھر نکلتے ہیں۔ یونہی جب شیاطین صف میں جگہ خالی پاتے ہیں دلوں میں وسوسہ ڈالنے کیلئے گھس آتے ہیں اور ہلکے رنگ کی تخصیص شاید اسلئے ہے کہ حجاز کی بکریاں اکثر اسی رنگ کی ہوتی ہیں۔ تو شیاطین اس وقت اسی شکل پر متشکل ہوتے تھے۔ فتاوی رضویہ ۳/۳۱۵

۸۴۲ ۔ **عن** عبد الله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اَقِیْمُوا الصُّفُوْفَ فَاِنَّمَا تَصِفُّوْنَ بِصَفِّ الْمَلَآئِکَۃِ وَحَاذُوا بَیْنَ الْمَنَاکِبِ وَسُدُّوا الْخَلَلَ وَلِیْنُوا بِاَیْدِی اِخْوَانِکُمْ وَلَا تَذَرُوا فُرُجَاتٍ لِلشَّیَاطِیْنِ، وَمَنْ

---

۸۴۱ ۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۳/۱۰۳ ☆ المسند لابی داؤد، ۲۸۲

۸۴۲ ۔ السنن لابی داؤد، باب تسویۃ الصفوف، ۱/۹۷

المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۹۸ ☆ الکنی و الاسماء للدولابی ۱/۳۹

المستدرک للحاکم، ۱/۲۱۳ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۷/۳۱۸

السنن للنسائی، ۱/۹۴ ☆ السنن الکبری للبیہقی، ۳/۱۰۱

وَصَلَ صَفًا وَصَلَہُ اللّٰہُ وَمَنْ قَطَعَ صَفًّا قَطَعَہُ اللّٰہُ ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صفیں درست کرو کہ تمہیں ملائکہ کی صف بندی چاہیئے اور اپنے شانے سب ایک سیدھ میں رکھو اور صف کے رخنے بند کرو اور مسلمانوں کے ہاتھوں میں نرم ہو جاؤ اور صف میں شیاطین کیلئے کھڑکیاں نہ چھوڑو ۔ اور جو صف کو وصل کرے اللہ اسے وصل کرے اور جو صف قطع کرے اللہ اسے قطع کرے۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مسلمانوں کے ہاتھوں میں نرم ہو جانے کا مطلب یہ ہے کہ اگر اگلی صف میں کچھ فرجہ رہ گیا ہے اور نیتیں باندھ لیں ۔ اب اگر کوئی مسلمان آیا وہ اس فرجہ میں کھڑا ہونا چاہتا ہے مقتدیوں پر ہاتھ رکھکر اشارہ کرے تو انہیں حکم ہے دب جائیں اور جگہ دیدیں تا کہ صف بھر جائے۔

فتاوی رضویہ ۳/۳۱۶

(۵) صفیں سیدھی رکھو

۸۴۳ ۔ **عن** النعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول: لَتُسَوُّنَّ صُفُوفَکُمْ اَوْ لَیُخَالِفَنَّ اللّٰہُ بَیْنَ وُجُوھِکُمْ ۔

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: ضرور یا تو تم اپنی صفیں سیدھی کرو یا اللہ تمہارے آپس میں اختلاف ڈالدیگا۔

۸۴۴ ۔ **عن** النعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یسوی صفوفنا حتی کانما یسوی بھا القداح حتی رای انا قد عقلنا عنہ ، ثم خرج یوما فقام حتی کاد یکبر فرای رجلا بادیا صدرہ من الصف فقال: عباداللہ !لتسون صفوفکم او لیخالفن اللہ بین وجوھکم ۔

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہماری صفیں سیدھی فرماتے گویا آپ صفوں کے ذریعہ تیر کی لکڑی سیدھی فرمارہے ہیں

۸۴۳۔ الصحیح لمسلم، باب تسویة الصفوف، ۱۸۲/۱

یہاں تک کہ جب حضور نے جان لیا کہ ہم یہ مسئلہ جان گئے۔ پھر ایک روز تشریف لائے اور کھڑے ہوکر تکبیر کہنا ہی چاہتے تھے کہ ایک صاحب کو دیکھا کہ انکا سینہ سب سے آگے ہے تو فرمایا: اے اللہ کے بندو! ضرور تم اپنی صفیں سیدھی رکھو ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے آپس میں اختلاف ڈالدیگا۔ فتاوی رضویہ ۳/۳۸۶

(۶) صف میں جگہ نہ چھوڑو

۸۴۵ ۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَنْ نَظَرَ اِلیٰ فُرْجَۃٍ فِی صَفٍّ فَلْیَسُدَّھَا بِنَفْسِہٖ فَاِنْ لَمْ یَفْعَلْ فَمَرَّ مَارٌّ فَلْیَتَخَطَّ عَلیٰ رَقَبَتِہٖ فَاِنَّہٗ لَا حُرْمَۃَ لَہٗ ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی صف میں خلل دیکھے وہ خود اسے بند کردے اور اگر اس نے نہ کیا اور دوسرا آیا تو اسے چاہیئے کہ وہ اسکی گردن پر پاؤں رکھکر اس خلل کی بندش کرے کہ اس کے لئے کوئی حرمت نہیں۔ فتاوی رضویہ ۳/۳۸۶

۸۴۶ ۔ **عن** أبی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: وَسِّطُوا الْاِمَامَ وَسُدُّوا الْخَلَلَ ۔ فتاوی رضویہ ۳/۴۳۳

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: امام کو درمیان میں کھڑا کرو اور صفوں میں فرجہ کو بند کرو۔

(۷) صفوں میں جگہ نہ رکھنے کی فضیلت

۸۴۷ ۔ **عن** أم المومنین عائشۃ الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت: قال

۸۴۵۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۲/۹۵ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۱/۱۱۳
کنز العمال للمتقی، ۲۰۶۳۳، ۷/۶۳۳ ☆ الحاوی للفتاوی للسیوطی، ۱/۸۰
۸۴۶۔ السنن لابی داؤد، کتاب الصلوۃ، ۱/۹۹
السنن الکبری للبیهقی، ۳/۱۰۴ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۰۵۹۷، ۷/۶۲۷
۸۴۷۔ السنن لابن ماجه، باب اقامة الصفوف، ۱/۷۰
المسند لاحمد بن حنبل، ۶/۶۷ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۳/۱۰۱
المستدرك للحاکم ۱/۲۱۴ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۲/۳۸
الصحیح لابن خزیمة، ۱۵۵۰، ۳/۲۳ ☆ شرح السنة للبغوی، ۳/۳۷۲

رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : إِنَّ اللّٰهَ وَ مَلآئِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى الَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ الصُّفُوفَ ، وَمَنْ سَدَّ فُرْجَةً رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ اور اسکے فرشتے درود بھیجتے ہیں ان لوگوں پر جو صفوں کو وصل کرتے ہیں۔ اور جو صف کا فرجہ بند کریگا اللہ تعالیٰ اسکے سبب جنت میں اسکا درجہ بلند فرمائیگا۔ فتاوی رضویہ ۳/ ۳۸۷

(۸) دیوارِ قبلہ اور مصلی محراب کے درمیان زیادہ جگہ نہ رہے

۸۴۸ ۔ **عن** سهل بن سعدرضى الله تعالىٰ عنه قال : كان بين مصلى رسول الله صلى الله عليه وسلم وبين الجدار ممر الشاة ۔ فتاوی رضویہ ۳/۴۳۳

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مصلے اور دیوارِ قبلہ کے درمیان بکری گذرنے کی جگہ ہوتی۔ ۱۲م

(۹) دیوارِ قبلہ اور نمازی کے درمیان بیکار جگہ نہ رہے

۸۴۹ ۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضى الله تعالىٰ عنه قال : لايصلين احدكم بينه وبين القبلة فجوه۔ فتاوی رضویہ ۳/۴۳۳

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا: تم میں کا کوئی شخص اس حال میں نماز نہ پڑھے کہ اسکے اور قبلہ کے درمیان بیکار جگہ باقی رہے۔ ۱۲م

(۱۰) بندہ نماز میں اللہ کے حضور ہوتا ہے

۸۵۰ ۔ **عن** أنس رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه

۸۴۷۔ جمع الجوامع للسيوطى، ۵۰۹۲ ☆ كنز العمال للمتقى، ۲۰۵۵۴، ۷/ ۶۲۰
الترغيب و الترهيب للمنذرى ، ۱/ ۳۲۱ ☆ الحاوى للفتاوى للسيوطى، ۱/ ۸۱
مولرد الظمئان للهيثمى، ۴ ۳۹ ☆ المسند لابى حنيفة، ۵۵
جامع مسانيد ابى حنيفة، ۱/ ۴۳۲ ☆ علل الحديث لابن ابى حاتم، ۴۱۵

۸۴۸۔ الجامع الصحيح لبخارى، باب قدر كم ينبغى ان يكون بين المصلاتين، الخ، ۱/ ۷۱

۸۴۹۔ المصنف لعبد الرزاق، باب كم يكون بين الرجل ، ۲/ ۱۶

۸۵۰۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب حك البزاق باليد من المسجد ، ۱/ ۵۸

وسلم: إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا قَامَ فِي صَلوٰتِهٖ فَإِنَّهُ يُنَاجِي رَبَّهُ، وَإِنَّ رَبَّهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی نماز کیلئے کھڑا ہوتا ہے تو وہ اپنے رب سے راز و نیاز کی باتیں کرتا ہے، اور اسکے اور قبلہ کے درمیان اسکے رب کا جلوہ ہوتا ہے۔ ۱۲م

(۱۱) اگلی صف میں گردنیں پھلانگ کر نہ جائے

۸۵۱۔ **عن** معاذ بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَنْ تَخَطّٰى رِقَابَ النَّاسِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اتَّخَذَ جَسْرًا إِلٰى جَهَنَّمَ۔

حضرت معاذ بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: جس نے جمعہ کے دن لوگوں کی گردنیں پھلانگیں اس نے جہنم تک پہونچنے کا اپنے لئے پل بنایا۔ فتاوی رضویہ حصہ دوم ۲۵۲/۹

(۱۲) صفوف کی ترتیب باعتبار فضیلت

۸۵۲۔ **عن** أبی هریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۸۵۰۔ الصحیح لمسلم، باب النهی عن البصاق فی المسجد، ۲۰۷/۱
المسند لاحمد بن حنبل ۱۸۸/۲ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۲۹۲/۲
اتحاف السادۃ للزبیدی، ۳۱۰/۳ ☆ شرح السنة للبغوی، ۳۸۲/۲
جمع الجوامع للسیوطی، ۶۱۰۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۹۹۴۳، ۴۹۵/۷
فتح الباری للعسقلانی، ۵۰۸/۱ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۴۲۸/۱۲
السنن للدارمی، ۱۶۶ ☆ تعلیق التعلیق لابن حجر، ۲۵۱

۸۵۱۔ الجامع للترمذی، باب فی کراهیة التخطی یوم الجمعة، ۶۸/۱
السنن لابن ماجه، باب ما جاء فی النهی عن تخطی الناس، ۷۸/۱
المسند لاحمد بن حنبل ۴۱۷/۳ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۷۹/۲
الترغیب و الترهیب للمنذری، ۵۰۴/۱ ☆ شرح السنة للبغوی، ۲۶۷/۴
اتحاف السادۃ للزبیدی، ۲۹۰/۳ ☆ مشکوۃ المصابیح، ۱۳۹۲
کنز العمال للمتقی، ۷۴۷/۷ ☆ المغنی للعراقی، ۱۸۲/۱
تذکرۃ الموضوعات لابن القیسرانی، ۷۸۳

۸۵۲۔ الصحیح لمسلم، باب امر النساء المصلیات وراء الرجال، ۱۸۲/۱
السنن لابن ماجه، باب صفوف النساء، ۷۱/۱
السنن لابی داؤد، باب صف النساء و التاخر عن الصف الاول، ۹۹/۱
السنن للنسائی، ذکر خیر صفوف النساء الخ ۹۳/۱

تعالیٰ علیہ وسلم : خَیْرُ صُفُوفِ الرِّجَالِ أَوَّلُهَا وَشَرُّهَا آخِرُ هَا ، وَخَیْرُ صُفُوفِ النِّسَآءِ آخِرُ هَا وَشَرُّهَا أَوَّلُهَا ۔ فتاوی رضویہ ۳/۴۷

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مردوں کی سب سے بہتر اور زیادہ ثواب والی صف پہلی ہے اور کم ثواب والی آخری صف، اور عورتوں کی زیادہ ثواب والی آخری صف ہے اور کم تر ثواب والی پہلی صف ۔ ۱۲م

◆

۸۵۲۔ الجامع للترمذی باب ما جاء فی فصل الصف الاول، ۳۱/۱
السنن للدارمی، ۲۹۱/۱ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ۲۴۷/۲
السنن الکبری للبیہقی، ۹۰/۳ ☆ المعجم لکبیر للطبرانی، ۱۹۴/۸
الترغیب و الترھیب للمنذری ، ۳۱۶/۱ ☆ الصحیح لابن خزیمة، ۱۵۶۱
مشکوة المصابیح ، ۱۰۹۲ ☆ شرح السنة للبغوی، ۳۷۱/۳
المطالب العالیة لابن حجر، ۳۹۶ ☆ الدر المنثور للسیوطی ۹۷/۴
نصب الرایة للزیلعی، ۳۶/۲ ☆ اتحاف السادة للزبیدی ۲۶۶/۳
المسند لابی عوانة ۳۷/۲ ☆ المسند للحمیدی ، ۱۰۰
حلیة الاولیاء لابی نعیم ، ۹۱/۷ ☆ الاسرار المرفوعة للقاری ۸۷
الکامل لابن عدی ، ۹۳۱/۳ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۹۳/۲
بدائع المنن للساعاتی، ۴۰۴ ☆ موارد الظمآن للهیثمی، ۳۸۴
المسند لابی عوانة ، ۳۸/۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۰۶۴۴، ۶۳۵/۷
المصنف لابن ابی شیبة، ۳۷۹/۱ ☆

۱۱۔ سترہ

(۱) سترہ کا بیان

۸۵۳ ۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ کان یرکزلہ الحربۃ قدامہ یوم الفطر والنحر ثم یصلی ۔

فتاوی رضویہ ۳/۱۶

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم کے سامنے چھوٹا نیزہ سترہ کیلئے عید الفطر اور عید اضحیٰ کے دن گاڑا جاتا پھر نماز ادا فرماتے ۔۱۲م

۸۵۴ ۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یغدوا الی المصلی والعنزۃ بین یدیہ تحمل وتنصب بالمصلی بین یدیہ فیصلی الیہا ۔

فتاوی رضویہ ۳/۱۶

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عیدگاہ اس طرح تشریف لے جاتے کہ نیزہ آپکے آگے لیجایا جاتا اور اسکو عیدگاہ میں آپکے سامنے نصب کیا جاتا پھر اسکی جانب نماز ادا فرماتے ۔۱۲م

۸۵۵ ۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان یغدو الیٰ المصلی فی یوم عید والعنزۃ تحمل بین یدیہ فاذابلغ المصلی نصبت بین یدیہ فیصلی الیہا وذلک ان المصلی کان فضاء لیس فیہ شئی لیسترہ بہ ۔

فتاوی رضویہ ۳/۱۶

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عیدگاہ تشریف لیجاتے تو نیزہ بھی ساتھ ہوتا ۔ جب عیدگاہ پہونچتے تو اسکو سامنے نصب کردیا جاتا اور اسکی طرف منہ کرکے نماز پڑھتے ۔ یہ اس لئے کرتے کہ عیدگاہ کھلے میدان میں تھی

۸۵۳۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب الصلوۃ الی الحربۃ یوم العید الخ، ۱/۱۳۳
المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۱۳

۸۵۴۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب حمل العنزۃ او الحربۃ الخ، ۱/۱۳۳
فتح الباری للعسقلانی، ۲/۴۶۳

۸۵۵۔ السنن لابن ماجہ، باب ما جاء فی الحربۃ یوم العید، ۱/۹۳

سامنے کوئی ایسی چیز نہیں تھی جو سترہ بنتی۔ ۱۲م

(۲) نماز میں سترہ کا طریقہ

۸۵۶۔ **عن** المقداد بن الاسود رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: ما رایت رسو ل اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم صلی الی عود ولا عمود ولا شجرة الا جعله علی حاجبه الایسر او الایمن ولا یصمد له صمدا۔ جدالممتار ۱/۳۰۹

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۵۸

حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کبھی نہیں دیکھا کہ آپ نے کسی لکڑی، کھمبے یا درخت کی طرف نماز پڑھی ہو مگر آپنے ان چیزوں کو اپنی داہنی یا بائیں بھوں کے مقابل رکھا اور ان چیزوں میں سے کسی کا قصدوارادہ نہیں فرمایا۔ ۱۲م

۸۵۷۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال: ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم کان یعرض راحلته فیصلی الیها۔ جدالممتار ۱/۳۱۰،

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۵۹

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی سواری کو سامنے بٹھالیتے اور اسکی طرف متوجہ ہوکر نماز پڑھتے۔ ۱۲م

۸۵۶۔ السنن لابی داؤد، کتاب الصلوة ۱/۱۰۰
المسند لاحمدبن حنبل، ۲/۲۳۹
۸۵۶۔ السنن لابی داؤد، کتاب الصلوة ۱/۱۰۰
المسند لاحمدبن حنبل، ۲/۲۳۹
۸۵۷۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب صلوة الی الراحلة، ۱/۷۲
الصحیح لمسلم، باب سترة المصلی و ندب الصلوة الیها، ۱/۱۹۵
المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۱٤۱ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۲/۲٦۹
فتح الباری للعسقلانی، ۱/٥۸۰ ☆ المسند لابی عوانة، ۲/٥۱
مشکوة المصابیح لتبریزی، ۷۷٤ ☆

(۳) بغیر سترہ نماز کا حکم

٨٥٨ ۔ **عن** عبد الله بن عباس رضى الله تعالى عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ اِلىٰ غَيْرِ سُتْرَةٍ فَاِنَّهٗ يَقْطَعُ صَلَاتَهٗ الْكَلْبُ وَ الْحِمَارُ وَالْخِنْزِيْرُ وَالْيَهُوْدِيُّ وَالْمَجُوْسِيُّ وَالْمَرْاَةُ ۔ جد الممتار ۱/۳۰۹

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کسی نے بغیر سترہ نماز ادا کی تو اسکی نماز کتے، گدھے، خنزیر، یہودی مجوسی اور عورت کے گذرنے سے قطع ہو جائیگی ۔۱۲م

(۴) نمازی کے سامنے سے گذرنا گناہ ہے

٨٥٩ ۔ **عن** ابى جهيم رضى الله تعالىٰ عنه قال :قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم :لَوْ يَعْلَمُ الْمَارُّ بَيْنَ يَدِى الْمُصَلِّى مَاذَا عَلَيْهِ لَكَانَ اَنْ يَّقِفَ اَرْبَعِيْنَ خَيْرًا لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ ۔

حضرت ابو جہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر نمازی کے سامنے سے گذرنے والا جانتا کہ اس پر کتنا گناہ ہے تو چالیس برس تک کھڑا رہنا، اس گذر جانے سے اسکے حق میں بہتر تھا۔

٨٦٠ ۔ **عن** ابى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ

٨٥٨ـ السنن لابى داؤد ، كتاب الصلوة ، ١٠٢/١
السنن الكبرى للبيهقى، ٢٧٥/٢ ☆ مشكوة المصابيح للتبريزى ، ٧٨٩
ميزان الاعتدال ، ٧٢٢٩ ، ٤٨٢/٣ ☆
٨٥٩ـ الجامع الصحيح للبخارى ، باب اثم المار بين يدى المصلى، ٧٣/١
الصحيح لمسلم ، باب سترة المصلى، ١٩٥/١
الجامع للترمذى، باب ما جاء فى كراهية المروز الخ ٤٥/١
السنن لابن ماجه ، باب المرور بين يدى المصلى ٦٨/١
المسند لاحمد بن حنبل ١٦٩/٤ ☆ السنن الكبرى للبيهقى، ٢٦٨/٢
مجمع الزوائد للهيثمى، ٦١/٢ ☆ المسند لابى عوانة ، ٤٤/٢
تلخيص الحبير لابن حجر ، ٢٨٦/١ ☆ شرح السنة للبغوى ، ٤٥٤/٢
المؤطا لمالك ☆ مشكوة المصابيح للتبريزى، ٧٧٦
تجريد التمهيد لابن عبد البر ، ١٤٠ ☆ المغنى للعراقى، ١٨٣/١
٨٦٠ـ السنن لابن ماجه ، باب المرور من يدى المصلى ، الخ ٦٨/١
كنز العمال للمتقى، ١٩٢٥٢، ٣٥٥/٧

عليه وسلم : لَوْ يَعْلَمُ أَحَدُكُمْ مَالَهُ فِي أَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْ أَخِيهِ مُعْتَرِضًا فِي الصَّلٰوةِ كَانَ لَأَنْ يَقُوْمَ مِاةَ عَامٍ خَيْرٌ لَهُ مِنَ الْخُطْوَةِ الَّتِي خَطَاهَا ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر نمازی کے سامنے سے گذرنے والا جانتا کہ اس پر کتنا گناہ ہے تو سو برس کھڑا رہنا اس ایک قدم چلنے سے بہتر جانتا جو قدم وہ چلا۔

٨٦١ ـ **عن** عبد الحميد بن عبد الرحمٰن رضي الله تعالىٰ عنه منقطعا قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : لَوْ يَعْلَمُ الْمَارُّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي لَأَحَبَّ أَنْ يُكْسَرَ فَخِذُهُ وَلَا يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ ۔

حضرت عبد الحمید بن عبد الرحمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقطعا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر نمازی کے آگے سے گذرنے والا دانش رکھتا تو چاہتا اسکی ران ٹوٹ جائے مگر نمازی کے سامنے سے نہ گذرے۔

٨٦٢ ـ **عن** أبي سعيد الخدري رضي الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ إِلٰى شَيْءٍ يَسْتُرُهُ مِنَ النَّاسِ فَأَرَادَ أَحَدٌ أَنْ يَجْتَازَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلْيَدْفَعْهُ ، فَإِنْ أَبَى فَلْيُقَاتِلْهُ فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص سترہ کی طرف نماز پڑھتا ہو اور کوئی سامنے سے گذرنا چاہے تو اسے دفع کرے، اگر نہ مانے تو اس سے قتال کرے کہ وہ شیطان ہے۔

٨٦١ـ المصنف لابن ابی شيبة، ٢٨٢/١
٨٦٢ـ الصحيح لمسلم باب سترة المصلی و لاند الی الخ، ١٩٥/١
الجامع الصحيح للبخاری، باب ليرد المصلی من مر بين يديه ، ٧٣/١
السنن لابی داؤد، كتاب الصلوه ١٠١/١
السنن للنسائی، التشديد فی امرور بين بدر المصلی، ٨٧/١
السنن لابن ماجه، باب المرور بين يدی المصلی، ٦٨/١
المؤطا لمالك ، ٥٤ ☆
المسند لاحمد بن حنبل ، ٢٨٦/٣ ☆ السنن الكبری للبيهقی، ٢٦٧/٢
الصحيح لابن خزيمة، ٨١٧ ☆ شرح السنة للبغوی، ٤٥٥/٢
تلخيص الحبير لابن حجر ، ٢٨٦١١ ☆ كنز العمال للمتقی، ١٩٢١٢، ٣٤٨/٧
الترغيب و الترهيب للمنذری ، ٣٧٧/١ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ٥٨٢/١

(۵) نمازی کے سامنے سے گذرنے والے کو دفع کرو

٨٦٣۔ عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اَلتَّسْبِيْحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيْقُ لِلنِّسَاءِ ۔ فتاوی رضویہ حصہ دوم ۱۸۱/۹

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مرد تسبیح کے ذریعہ اور عورتیں ہاتھ پر ہاتھ مار کر گذرنے والے کو باز رکھیں۔

٨٦٣۔	الجامع الصحیح للبخاری،	باب من دخل الیؤم الناس،			٩٤/١
	الصحیح لمسلم ،	باب تسبیح الرجال و تصفیق المرأة ،			١٨٠/١
	السنن لابن داؤد،	کتاب الصلوة،			١٣٥/١
	الجامع للترمذی ،	باب ماجاء ان التسبیح للرجال و التصفیق للنساء،			٤٨/١
	السنن لابن ماجه ،	باب التسبیح للرجال فی الصلوة ،			٧٣/١
	المؤطا لمالك ،	٥٧	☆	حلیة الاولیاء لابی نعیم ،	٢٥٢/٩
	السنن الکبری للبیهقی،	٧٦/٢	☆	کنز العمال للمتقی، ، ١٩٨٥٧،	٤٧٦/٧
	نصب الرایة للزیلعی،	٧٦/٢	☆	المعجم الکبیر للطبرانی،	٢٣٦/٦
	الصحیح لابن خزیمة،	٨٩٤	☆	التفسیر للقرطبی،	٢١٧/٣
	کشف الخفا للعجلونی،	٣٦٢/١	☆		

۱۲۔ مساجد سے متعلق عورتوں کے احکام

(۱) عورتوں کو مسجد سے نہ روکو

۸٦٤ ـ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لَا تَمْنَعُوا آمَاءَ اللّٰهِ مَسَاجِدَ اللّٰهِ ـ

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی باندیوں کو اللہ کی مساجد سے نہ روکو۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

بعض چیزوں میں یہ امر جہالت پر مبنی ہوگا کہ اس چیز سے استدلال کیا جائے جو صدر اول میں تھی۔ ایک زمانہ تھا کہ باعزت لوگوں کی عورتیں دن اور رات دونوں اوقات میں جماعت میں حاضر ہوتیں ہگر اب ائمۂ کرام نے انکے آنے کی ممانعت فرمادی۔ اس سے معلوم ہوا کہ بہت سے احکام زمانے کے اختلاف سے مختلف ہوجاتے ہیں۔ بلکہ امکنہ کے اختلاف سے بھی مختلف ہوتے ہیں، جیسا کہ کتب ائمہ میں بہت سے فروع اس پر شاہد ہیں۔
فتاوی رضویہ ۲/۳۲۰

۸٦٥ ـ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی

۸٦٤ـ الجامع الصحیح للبخاری، باب هل علی من لا یشهد الجمعة، ۱/۱۲۳
الصحیح لمسلم، باب خروج النساء الی المساجد، ۱/۱۸۳
السنن لابی داؤد، باب ما جاء فی خروج النساء الی المساجد، ۱/۸٤
المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۱٦ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۳/۱۳۲
الصحیح لابن خزیمة، ۱٦۷۹ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۲/۳۳
المعجم الکبیر لطبرانی، ۱۲/۳٦۳ ☆ المسند لابی عوانة، ۲/۵۹
کنز العمال للمتقی، ۱۳۲۳۲، ۵/۳٦۱ ☆ تلخیص الحبیر لابن حجر، ۲/۸۱
فتح الباری للعسقلانی، ۲/۳۵۰ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۵/۳٦۳
تاریخ بغداد للخطیب، ۲/۳٦۰ ☆ حلیة الاولیاء لابی نعیم، ۷/۱۳۷
الکامل لابن عدی، ٤/٦۱۲ ☆ المصنف لابن ابی شیبة، ۲/۳۸۳

۸٦۵ـ الجامع الصحیح للبخاری، باب استیذان المراة لزوجها، ۱/۱۲۰
المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۷ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۳/۱۳۲
السنن للدارمی، ۱/۱۱۷ ☆ کنز العمال للمتقی، ٤۵۱۷۰، ۱٦/٤۱۳

الله تعالیٰ علیه وسلم : إِذَا اسْتَاذَنَتْ أَحَدَكُمْ اِمْرَأَتُهُ اِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا يَمْنَعُهَا ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کسی کی عورت مسجد میں جانے کی اجازت مانگے تو تم اسکو منع نہ کرو۔

۸۶۶ ۔ **عن** ابی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : لَا تَمْنَعُوا آمَاءَ اللّٰهِ مَسَاجِدَ اللّٰهِ وَلٰكِنْ لِيَخْرُجْنَ وَهُنَّ تَفِلَاتٌ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی باندیوں کو اللہ تعالیٰ کی مساجد سے نہ روکو۔ کہ نکل بھاگنے والی عورتیں ضرور نکلیں گی۔ فتاوی رضویہ جدید ۱/۱۱۱

۸۶۷ ۔ **عن** ام المومنین حفصة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : كنا نمنع عواتقنا ان يخرجن في العيدين ، فقدمت امراة فنزلت قصر بنی خلف فحدثت عن اختها وكان زوج اختها غزا مع النبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم ثنتی عشرة غزوة وكانتاختی معه فی ست ، قالت : فكنا نداوی الكلمی ونقوم علی المرضی فسالت أختی النبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم أعلی اِحدنا باس اذا لم يكن لها جلباب أن لا تخرج ، قال : لتلبسها صاحبتها من جلبابها ولتشهد الخير ودعوة المومنين ، فلما قدمت ، ام عطية سالتها أسمعت النبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم؟ قالت : بأبی ، نعم ، وكانت لاتذكره الا قالت بأبی ، سمعته يقول : تَخْرُجُ الْعَوَاتِقَ وَذَوَاتُ الْخُدُوْرِ وَالْحُيَّضُ وَلْيَشْهَدْنَ الْخَيْرَ وَدَعْوَةَ الْمُؤْمِنِيْنَ، وَتَعْتَزِلُ الْحُيَّضُ الْمُصَلّٰی قالت: حفصة ، فقلت الحيض ، فقالت : اليست تشهد عرفة وكذا وكذا۔

ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ہم اپنی جوان عورتوں کو عیدین میں جانے سے منع کیا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ ایک عورت آئی اور قصر بنی خلف میں قیام کیا۔ اس نے اپنی بہن سے روایت بیان کی اسکے بہنوئی نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ بارہ غزوات میں شرکت کی اور چھ غزوات میں میری بہن بھی انکے ساتھ تھیں

۸۶۶۔ السنن لابی داؤد ، باب ما جاء فی خروج النساء الی المساجد ، ۱/۸٤

۸۶۷۔ الجامع الصحيح للبخاری، باب شهود الحائض لعيدين ، الخ، ۱/٤٦

انہوں نے کہا کہ ہم زخمیوں کی مرہم پٹی کیا کرتیں اور بیماروں کی تیمارداری کے فرائض انجام دیتیں۔ ایک بار میری بہن نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا ہم میں سے کسی کے پاس اگر برقع نہ ہوتو اسے نہ نکلنے میں کیا حرج ہے؟ آپ نے فرمایا: سہیلی کو چاہئے کہ وہ اسے اپنا برقع اڑھادے اور اسے چاہئے کہ خیر اور مسلمانوں کی دعا میں شریک ہو۔ ام المومنین فرماتی ہیں: جب ام عطیہ آئیں تو میں نے ان سے پوچھا کیا یہ حدیث تم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنی ہے؟ وہ بولیں، ہاں۔ میرے باپ آپ پر قربان۔ اور ام عطیہ جب حضور کا تذکرہ کرتیں تو یہ ضرور کہتیں۔ میرے باپ آپ پر قربان۔ میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا۔ جوان پردہ نشین اور حائضہ عورتیں باہر نکلیں اور محافل خیر اور مسلمانوں کی دعا میں شریک ہوں۔ صرف حائضہ عورتیں عیدگاہ سے الگ رہیں۔ حضرت حفصہ فرماتی ہیں: حیض والی عورتیں بھی نکلیں۔ ام عطیہ نے کہا: کیا عرفات اور فلاں فلاں کام میں نہیں آتیں۔ فتاوی رضویہ جدید ۱/۱۱۲

۸۶۸۔ **عن** ام عطیة رضی اللہ تعالیٰ عنها قالت: امرنا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم ان نخرجهن فی الفطر والاضحی العواتق والحیض وذوات الخدور، فاما الحیض فیعتزلن الصلوة ولیشهدن الخیر ودعوة المسلمین، قلت: یا رسول اللہ! احدانا لایکون لها جلباب، قال: لِتَلْبِسْهَا اُخْتُهَا مِنْ جِلْبَابِهَا۔

حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ ہم عورتوں کو عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن لیکر نکلیں۔ جوان حیض والی اور پردہ نشین کواری سب جائیں۔ البتہ حائضہ عورتیں نماز سے علیحدہ رہیں اور محافل خیر اور مسلمانوں کی دعا میں شریک ہوں۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! بعض کے پاس چادر نہیں ہوتی۔ فرمایا: ساتھ والی اسکو اپنی چادر میں لیلے۔ فتاوی رضویہ ۴/۱۷۰

(۲) حضرت صدیقہ نے عورتوں کو مساجد سے منع فرمایا

۸۶۹۔ **عن** اُم المومنین عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنها قالت: لو ادرک

۸۶۸۔ الصحیح لمسلم، کتاب صلوة العیدین، ۱/۲۹۱

۸۶۹۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب خروج النساء الی المساجد باللیل، ۱/۱۲۰

الصحیح لمسلم، باب خروج النساء الی المساجد، ۱/۱۸۳

۱/۸۴

رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ما احدث النساء لمنعهن المسجد کما منعت نساء بنی اسرائیل۔

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ملاحظہ فرماتے جو باتیں عورتوں نے اب پیدا کی ہیں تو ضرور انہیں مسجد سے منع فرمادیتے جیسے بنی اسرائیل کی عورتیں منع کردی گئیں۔ فتاوی رضویہ ۴/۱۷۰

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

تابعین ہی کے زمانے سے ائمہ نے ممانعت شروع فرمادی تھی۔ پہلے جوان عورتوں کو پھر بڑھیوں کو بھی۔ پہلے دن میں پھر رات میں بھی، مغرب عشاء اور فجر میں فاسق لوگ کھانے اور سونے میں مشغول ہوتے تھے۔ باہر گھومنا پھرنا ان اوقات میں مروج نہیں تھا۔ اب جبکہ زمانہ میں فساد آگیا۔ فحاشی عروج پر آگئی تو حکم ممانعت عام ہوگیا۔

کیا اس زمانے کی عورتیں گربے والیوں کی طرح گانے ناچنے والیاں یا فاحشہ دلالہ تھیں اب صالحات ہیں؟ یا جب فاحشات زیادہ تھیں اب صالحات زائد ہیں؟ یا جب فیوض وبرکات نہ تھے اب ہیں؟ یا جب کم تھے اب زائد ہیں؟ حاشا! بلکہ قطعا یقیناً اب معاملہ بالعکس ہے۔ اب اگر ایک صالحہ ہے تو جب ہزار تھیں۔ جب اگر ایک فاحشہ تھی اب ہزار ہیں۔ اب اگر ایک حصہ فیض ہے جب ہزار حصے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

لَایَأتِی عَامٌ اِلَّا وَالَّذِی بَعدَہٗ شَرٌّمِنہٗ۔

ہر آنے والا سال گذشتہ سے بدتر ہوگا۔

بلکہ عنایہ اکمل الدین بابرتی میں ہے۔

امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عورتوں کو مسجد سے منع فرمادیا۔ وہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں شکایت لیکر پہونچیں۔ فرمایا: اگر زمانہ اقدس میں یہ حالت ہوتی حضور عورتوں کو مسجد میں آنے کی دعوت نہ دیتے۔

عینی جلد سوم میں ہے۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: عورت سراپا شرم کی چیز ہے۔ سب سے زیادہ اللہ عزوجل سے قریب اپنے گھر کی تہ میں ہوتی ہے۔ اور جب باہر نکلے شیطان

اس پر نگاہ ڈالتا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا یہ طریقہ تھا کہ جمعہ کے دن کھڑے ہوکر کنکریاں مارتے اور عورتوں کو مسجد سے نکالتے تھے۔ امام ابراہیم نخعی تابعی استاذ الاستاد امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اپنی مستورات کو جمعہ وجماعت میں نہ جانے دیتے تھے۔

تو جب ان خیر کے زمانوں میں، ان فیوض وبرکات کے وقتوں میں، عورتیں منع کردی گئیں اور کاہے سے، حضور مساجد اور شرکت جماعت سے، حالانکہ دین متین میں ان دونوں کی شدید تاکید ہے۔ تو ان ازمنہ شرور میں ان قلیل یا موہوم فیوض کے حیلے سے عورتوں کو اجازت دی جائے گی وہ بھی کاہے کی؟ زیارت قبور کے جانے کی۔ جو شرعاً مؤکد نہیں، اور خصوصاً ان میلوں ٹھیلوں میں جو خدا ناترسوں نے مزارات کرام پر نکال رکھے ہیں۔ یہ کسقدر شریعت مطہرہ سے مناقضت ہے۔ شرع مطہرہ کا قاعدہ ہے کہ جلب مصلحت پر سلب مفسدہ کو مقدم رکھتی ہے۔

فتاویٰ رضویہ ۱۷۰/۴

امام قاضی سے استفتاء ہوا کہ عورتوں کا مقابر کا جانا جائز ہے یا نہیں؟ فرمایا: ایسی جگہ جواز وعدم جواز نہیں پوچھتے۔ یہ پوچھ کہ اس میں عورتوں پر کتنی لعنت پڑتی ہے۔ جب گھر سے قبور کی طرف چلنے کا ارادہ کرتی ہے اللہ اور فرشتوں کی لعنت میں ہوتی ہے۔ جب گھر سے باہر نکلتی ہے سب طرفوں سے شیطان اسے گھیر لیتے ہیں۔ جب قبر تک پہونچتی ہے میت کی روح اس پر لعنت کرتی ہے۔ جب واپس آتی ہے اللہ کی لعنت میں ہوتی ہے۔

حضرت سیدنا زبیر بن العوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی زوجہ مقدسہ صالحہ عابدہ زاہدہ تقیہ نقیہ حضرت عاتکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو حاضری مسجد کریم مدینہ طیبہ سے باز رکھا۔ ان پاک بی بی کو مسجد کریم سے عشق تھا، پہلے امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نکاح میں آئیں۔ قبل نکاح امیر المومنین سے شرط کرالی کہ مجھے مسجد سے نہ روکیں۔ اس زمانۂ خیر میں محض عورتوں کی ممانعت قطعی جزمی نہ تھی جسکے سبب بیبیوں سے حاضری مسجد اور گاہ گاہ زیارت بعض مزارات بھی منقول۔

۸۷۰۔ **عن** أم عطية رضي الله تعالىٰ عنها قالت: نهينا عن اتباع الجنائز ولم يعزم

علینا ۔

حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ہمیں جنازوں کے پیچھے جانے سے منع کیا گیا لیکن اس میں شدت نہیں برتی گئی۔

اس پر غنیۃ میں فرمایا: یہ اس وقت تھا جب حاضری مسجد انہیں جائز تھی ۔ اب حرام اور قطعی ممنوع ہے۔

غرض اس وجہ سے امیر المومنین نے انکی شرط قبول فرمالی۔ پھر بھی چاہتے یہ تھے کہ یہ مسجد نہ جائیں۔ یہ کہتیں آپ منع کر دیں میں نہ جاؤنگی۔ امیر المومنین یہ پابندی شرط منع نہ کرتے ۔ امیر المومنین کے بعد حضرت زبیر سے نکاح ہوا۔ منع فرماتے وہ نہ مانتیں۔ ایک روز انہوں نے یہ تدبیر کی کہ عشاء کے بعد اندھیری رات میں انکے جانے سے پہلے راہ میں کسی دروازہ میں چھپ گئے۔ جب یہ آئیں اور اس دروازہ سے آگے بڑھی تھیں کہ انہوں نے نکل کر پیچھے سے انکے سر مبارک پر ہاتھ مارا اور چھپ رہے۔

حضرت عاتکہ نے کہا:

انا للہ ۔ فسد الناس ۔

ہم اللہ کیلئے ہیں۔ لوگوں میں فساد آ گیا۔

یہ فرما کر مکان کو واپس آئیں اور پھر جنازہ ہی نکلا۔ تو حضرت زبیر نے انہیں یہ تنبیہ فرمائی کہ عورت کیسی ہی صالح ہو اسکی طرف سے اندیشہ نہ سہی۔ فاسق مردوں کی طرف سے اس پر خوف کا کیا علاج۔ جمل النور ۔ ۲۵

(۳) عورت کی نماز گھر میں افضل ہے

۸۷۱ ۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی

۸۷۱۔ السنن لابی داؤد ، باب التشدید فی ذلك ، ۸٤/۱
السنن الکبری للبیهقی، ۱۳۱/۳ ☆ المستدرك للحاکم ، ۲۰٦/۱
مشکوۃ المصابیح لتبریزی، ۱۰٦۳ ☆ شرح السنة للبغوی، ٤٤۲/۳
الترغیب و الترهیب للمنذری ، ۲۲۷/۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ٤٥۱۸۸، ۸۰۲/۱۵
التفسیر للقرطبی، ۲۷۹/۱۲ ☆ التفسیر لابن کثیر ، ۷۲/٦
مجمع الزوائد للهیثمی، ۳٤/۲ ☆ الصحیح لابن خزیمة، ٦۹۰

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : صَلوٰۃُ الْمَرْأَۃِ فِی بَیْتِہَا أَفْضَلُ مِنْ صَلَاتِہَا فِی حُجْرَتِہَا وَ صَلَاتُہَا فِی مَخْدَعِہَا أَفْضَلُ مِنْ صَلَاتِہَا فِی بَیْتِہَا۔ فتاوی رضویہ ۳/۴۷

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عورت کی نماز کمرے میں، گھر کے صحن میں، نماز سے افضل خاص چھوٹے کمرے، یعنی کوٹھری میں اس سے بھی افضل ہے۔

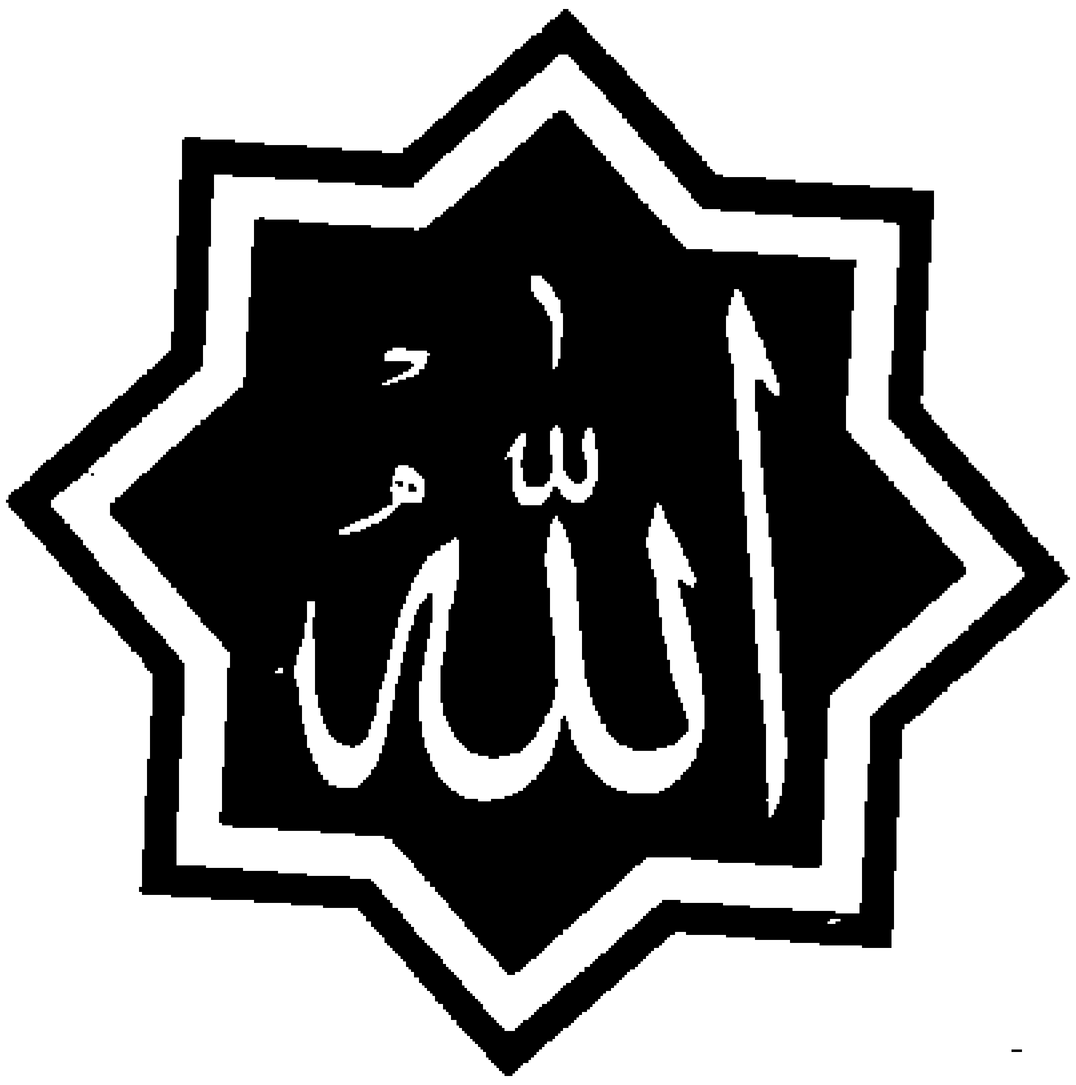

۱۳۔ وتر

(۱) وتر کا بیان

۸۷۲ ۔**عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اِجْعَلُوا آخِرَ صَلوٰتِکُمْ بِاللَّیْلِ وِتْرًا ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنی نماز شب میں سب سے آخر وتر رکھو۔

فتاوی رضویہ ۳/۴۶۸

(۲) وتر میں پڑھی جانے والی دعا

۸۷۳ ۔**عن** علی بن ابی طالب کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ن یقول فی آخر وترہ : اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سُخْطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْكَ لَا اُحْصِی ثَنَآءً عَلَیْكَ اَنْتَ کَمَا اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِكَ ۔

امیر المومنین سیدنا حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وتر نماز کے آخر میں یوں دعا کرتے: اے اللہ، میں پناہ مانگتا ہوں تیری رضا کی تیری ناراضگی سے، اور تیرے عفو و درگزر کی تیری سزا سے، اور تیری ذات کی پناہ اس بات سے کہ میں تیری شایان شان خوبیاں نہیں بیان کرسکتا۔ تو ویسا ہے جیسی تو نے اپنی ذات کی ثنا بیان

۸۷۲۔	الجامع الصحیح للبخاری				
	الصحیح لمسلم ،			باب صلوۃ اللیل وعدد رکعات ،	۲۵۷/۱
	المسند لاحمد بن حنبل ،	۲۰/۲	☆	السنن الکبری للبیہقی،	۴۳/۳
	الصحیح لابن خزیمۃ،	۱۰۸۲	☆	شرح السنۃ للبغوی ،	۱۳۷/۲
	مشکوۃ المصابیح للتبریزی ،	۱۲۵۸	☆	نصب الرایۃ للزیلعی	۱۳۷/۲
	ارواء الغلیل للالبانی،	۱۵۵/۲	☆	فتح الباری للعسقلانی،	۱/ ۶
	تلخیص الحبیر لابن حجر ،	۱۷/۲	☆	کنز العمال للمتقی، ۱۹۵۲۹،	۴۰۶/۷
۸۷۳۔	السنن لابی داؤد ،			باب القنوت فی الوتر ،	۲۰۲/۱
	السنن للنسائی ،			کتاب قیام اللیل باب الدعا فی الوتر،	۱۹۵/۱
	السنن لابن ماجہ،			باب ما جاء فی القنوت فی الوتر،	۸۲/۱
	المسند لاحمد بن حنبل ،	۹۷/۱	☆	کنز العمال للمتقی، ۲۱۸۸۵،	۶۳/۸

کی۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مسلمان ہر حال ہر وقت اپنے جل علا کے ذکر و ثنا اور اس سے سوال کا محتاج ہے۔ اور ثنائے الٰہی وہی اتم واکمل ہے جو خود اس نے اپنے نفس کریم پر کی۔ یوں ہی جو دعائیں قرآن عظیم نے تعلیم فرمائیں بندہ انکی مثل کہاں سے لاسکتا ہے۔ رحمت شریعت نے نہ چاہا کہ بندہ ان خزائن بے مثال سے روکا جائے علی الخصوص حیض ونفاس والیاں جنکی تہائی عمر انہیں عوارض میں گذرتی ہے۔ لہٰذا یہاں بہ تبدیل نیت اجازت فرمائی، جیسے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، بہ نیت افتتاح کہنے کے جواز پر اجماع علماء نے ظاہر کر دیا۔

لہٰذا قرآن عظیم کی وہ آیات جو ذکر و ثنا و مناجات و دعا ہوں اگر چہ پوری آیت ہو جیسے آیۃ الکرسی۔ متعدد آیات کاملہ جیسے سورۂ حشر کی اخیر تین آتیں۔ بلکہ پوری سورۃ جیسے الحمد شریف بہ نیت ذکر و دعا بے نیت تلاوت پڑھنا جنب و حائض و نفساء سب کو جائز ہے۔ اسکی نظیر یہ ہے کہ نماز میں کسی کلام سے اگر چہ آیت یا ذکر الٰہی ہو ایسے معنی کا افادہ جو اعمال نماز سے باہر ہے مفسد نماز ہے۔ مثلاً کسی خوشی کی خبر کے جواب میں کہا۔ الحمد للہ رب العلمین، یا خبر غم کے جواب میں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون، یا کسی نے پوچھا فلاں شخص کیسا ہے اسکی خوبی بتانے کو کہا۔ سبحان اللہ، نماز جاتی رہیگی۔ مگر کسی شخص نے آواز دی اور اس نے یہ جتانے کو کہ میں نماز پڑھتا ہوں، لا الہ الا اللہ، یا سبحان اللہ، یا اسکے مثل ذکر یا قرآن عظیم سے کچھ کہا نماز نہ جائے گی کہ شرع مطہر نے اس حاجت کے دفع کو اتنے کی اجازت عطا فرما دی ہے۔

فتاوی رضویہ جدید ۱/

(۳) قنوت نازلہ کا بیان

۸۷۴۔ **عن** أبی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا یقنت فی الصبح الا أن یدعو لقوم أو علی قوم۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز صبح میں قنوت نہ پڑھتے مگر جب کسی قوم کیلئے انکے فائدہ کی دعا فرماتے یا کسی قوم پر انکے

۸۷۴۔ مرقاۃ المفاتیح للقاری، باب القنوت، ۳/۱۸۲

نقصان کی دعا کرتے۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

فتح القدیر۔ غنیۃ اور مرقات شرح مشکوۃ میں فرمایا: وهو سند صحيح ، یہ سند صحیح ہے

۸۷۵ ۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان النبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم كان لا يقنت الا دعا لقوم او دعا علی قوم ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قنوت نہ پڑھتے مگر جب کسی قوم کیلئے یا کسی قوم پر دعا فرمانی ہوتی۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

صاحب تنقیح نے کہا: دونوں حدیثوں کی سند صحیح ہے اور اس میں صاف تصریح ہے کہ قنوت وقت مصیبت کے ساتھ خاص ہے۔ یہ دونوں حدیثیں مطلق ہیں۔ ان میں کوئی تخصیص فتنہ وغلبہ کفار کی نہیں۔ اور شک نہیں کہ مثلاً رفع طاعون، دفع وبا، اور زوال قحط کیلئے دعا بھی 'دعا لقوم' کے اطلاق میں داخل کہ یہ بھی مسلمانوں کیلئے دعائے نفع ہے تو صحیح حدیثوں سے اسکا جواز ثابت۔

فتاوی رضویہ ۴۹۲/۳

۸۷۶ ۔ **عن** أنس رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان رسول الله صلی الله تعالی عليه وسلم قنت شهرا يدعو علی احياء من العرب ثم تركه ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک مہینہ تک نماز صبح میں قنوت پڑھی عرب کے کچھ قبیلوں پر دعائے ہلاکت فرماتے رہے۔

فتاوی رضویہ ۴۹۵/۳

۸۷۷ ۔ **عن** أنس رضی الله تعالیٰ عنه قال : قنت رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم شهرا يدعو علی رعل و ذكوان ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

۸۷۵۔ مرقاة المفاتيح للقاری، باب القنوت، ۱۸۲/۳

السلسلة الصحيحة للالبانی، ۱۸۲/۳

۸۷۶۔ الصحيح لمسلم، باب استحباب القنوت الخ ، ۲۳۷/۱

۸۷۷۔ الجامع الصحيح للبخاری، باب غزوة الرجيع، ۵۸۷/۲

نے قنوت پڑھتے ہوئے رعل اور ذکوان پر ایک ماہ بددعا فرمائی۔

۸۷۸ ۔ **عن** انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال: قنت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم شهرا بعد الركوع فى صلوٰة الصبح يدعو على رعل و ذكوان ويقول عصية عصت الله ورسوله ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک ماہ فجر کی نماز میں رکوع کے بعد رعل اور ذکوان کے خلاف قنوت کے ذریعہ بددعا فرمائی اور فرمایا! عصیہ نے اللہ اور اسکے رسول کی نافرمانی کی۔

۸۷۹ ۔ **عن** ابى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : ان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم بعد الركعة فى صلوة شهر اذا قال : سمع الله لمن حمده يقول فى قنوته : اللهم نج الوليد بن الوليد ، اللهم نج مسلمة بن هشام ، اللهم نج عياش بن ربيعة ، اللهم نج المستضعفين من المومنين ، اللهم اشدد وطا تك على مضر ، اللهم اجعلها عليهم سنين كسنى يوسف ، قا ل ابوهريرة : ثم رايت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ترك الدعاء بعد ، فقلت : ارى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قد ترك الدعاء لهم قال : فقيل : وماتراهم قدقدموا ۔ ۸۷۳

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک ماہ رکوع کے بعد سمع الله حمده ، کہنے پر قنوت پڑھی اور قنوت میں یہ پڑھا۔ اے اللہ! نجات دے ولید کو، اے اللہ نجات دے سلمہ بن ہشام کو، اے اللہ! نجات دے عیاش بن ربیعہ کو، اے اللہ! نجات دے ضعیف مومنوں کو، اے اللہ! اپنی سخت پکڑ فرما مضر پر، اے اللہ! ان پر قحط مسلط فرما جتنے سال حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام کے زمانہ میں قحط نازل ہوا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے قنوت چھوڑ دی تو میں نے دل میں کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قنوت چھوڑ دی تو لوگوں نے کہا: دیکھتے نہیں ہو کہ جن کیلئے حضور دعا کرتے تھے وہ تو آگئے ہیں۔

۸۷۸۔ الصحيح لمسلم ، باب استحباب القنوت فى جميع ، الخ ۲۳۷/۱

۸۸۰ ۔ **عن** أنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : انہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لم یزل یقنت فی الصبح حتی فارق الدنیا ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ قنوت تاحیات پڑھتے رہے۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث اور دیگر احادیث قنوت فجر، برخلاف شافعیہ کہ انہیں فجر میں دوام قنوت کی دلیل ٹھہراتے ہیں صریح نوازل میں وارد، ان پر محمول، پس حاصل یہ کہ جناب سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وقت نزول شدائد دواما قنوت پڑھی۔ اور جب وہ بلا دفع ہو جاتی بوجہ ارتفاع ضرورت ترک فرماتے اور مشروعیت اس قنوت کی کتب حنفیہ میں بھی مصرح جیسا کہ اشباہ ودرمختار و بحر الرائق وغایت و ملتقط وسراج وہاج وشرح نقایہ شمنی وفتح القدیر ابن الہمام وکلام رئیس الحنفیہ امام ابو جعفر بن سلامہ طحاوی وغیرہ سے ثابت، متون میں غیر وتر میں قنوت پڑھنا ممنوع ٹھرایا، شارحین کرام نے قنوت نوازل کو اس سے استثناء فرمایا۔

یہاں سے ظاہر ہے کہ اختلاف شافعیہ وحنفیہ دربارۂ قنوت فجر کہ وہ علی الدوام حکم دیتے ہیں اور ہم انکار کرتے ہیں غیر نوازل میں ہے۔ نہ قنوت نوازل میں، اور بلاشبہ طاعون ووبا اشد نوازل سے ہیں اور انکے عموم میں داخل۔ پس اگر امام دفع طاعون ووبا کیلئے نماز فجر میں قنوت پڑھے تو اسکے جواز ومشرعیت میں کوئی شبہ نہیں۔

اسکے لئے کوئی دعا مخصوص نہیں بلکہ جو بلا مثل طاعون ووبا یا غلبۂ کفار والعیاذ باللہ تعالیٰ ، اسکے دفع کی دعا کی جائیگی۔ تحقیق یہ ہے کہ قنوت صرف نماز فجر میں ہے۔ اور تحقیق یہ ہے کہ فجر کی دوسری رکعت میں بعد قرات قبل رکوع۔ کیونکہ رکوع کے بعد قنوت کا محل نہیں ہے جیسا کہ محقق نے اسے فتح میں ثابت کیا ہے۔ اور امام ومقتدی سب آہستہ پڑھیں۔ کیونکہ وہ دعا ہے اور دعا کا طریقہ اخفا ہے۔ جن مقتدیوں کو یاد نہ ہو وہ آہستہ آہستہ آمین کہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم ،

فتاوی رضویہ ۵۱۲/۳

۸۸۰۔ المصنف لعبد الرزاق، باب القنوت ، ۱۱۰/۲

١٤۔ نوافل

(١) سنن ونوافل

٨٨١۔ **عن** فضل بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اَلصَّلٰوةُ مَثْنٰی مَثْنٰی تَشَهُّدٌ فِی كُلِّ رَكْعَتَیْنِ وَتَخَشُّعٌ وَتَضَرُّعٌ وَتَمَسْكُنٌ وَتَقَنُّعٌ یَدَیْكَ تَقُوْلُ: تَرْفَعُهُمَا اِلٰی رَبِّكَ مُسْتَقْبِلًا بِبُطُوْنِهِمَا وَجْهَكَ وَتَقُوْلُ: یَارَبِّ، یَا رَبِّ! مَنْ لَمْ یَفْعَلْ ذٰلِكَ فَهِیَ كَذَا كَذَا۔

حضرت فضل بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نفل نماز دو دو رکعت ہے۔ ہر دو رکعت پر التحیات اور خضوع اور زاری اور تذلل، پھر بعد سلام اپنے رب کی طرف ہاتھ اٹھا اور ہتھیلیاں چہرے کے مقابل رکھکر عرض کر: اے میرے رب، اے میرے رب، جو ایسا نہ کرے وہ چنیں وچناں یعنی ناقص ہے۔

فتاوی رضویہ ٣/٨٠ ٧

(٢) گھر میں نوافل کی فضیلت

٨٨٢۔ **عن** زید بن ثابت رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: عَلَیْكُمْ بِالصَّلٰوةِ فِی بُیُوْتِكُمْ، فَاِنَّ خَیْرَ صَلٰوةِ الْمَرْءِ فِی بَیْتِهٖ اِلَّا الْمَكْتُوْبَةَ

الاسد الصول ص ٩

٨٨١۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی التخشع فی الصلوٰة، ١/٥٠
السنن لابی داؤد، باب صلوه النهار، ١/١٨٣
المسند لاحمد بن حنبل ١/٢١١ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ١/٤٨٧
المعجم الکبیر للطبرانی، ١٨/٢٩٥ ☆ الصحیح لابن خزیمة، ١٢١٢
شرح السنة للبغوی، ٣/٢٦٠ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ١/٣٤٨
مشکل الآثار للطحاوی، ٢/٢٤ ☆ کنز العمال للمتقی، ٢٠٠٩١، ٧/٥٢٧

٨٨٢۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب فضل التطوع فی البیت ١/١٥٨
الصحیح لمسلم، باب استحبا ب صلوة النافلة، الخ، ١/٢٦٦
السنن لای داؤد، باب فضل التطوع فی البیت، ١/٢٠٤
المسند لاحمد بن حنبل، ٥/١٨٧ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ١٠/٥١٧

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم گھروں میں نماز پڑھو کہ مرد کی نماز فرض کے علاوہ گھر میں ہی افضل ہے۔ ۱۲م

۸۸۳۔ **عن** زید بن ثابت رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : صَلوٰةُ الْمَرْءِ فِی بَیْتِهٖ أَفْضَلُ مِنْ صَلَاتِهٖ فِی مَسْجِدِی هٰذَا اِلَّا الْمَکْتُوْبَةَ۔ الاسد الصول ص ۹

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گھر میں نوافل مرد کیلئے میری اس مسجد سے افضل ہیں مگر فرض نماز مسجد ہی میں افضل ہے۔ ۱۲م

(۳) پنجوقتہ نمازوں میں تعداد سنن

۸۸٤۔ **عن** عبد الله بن شقیقی رضی الله تعالیٰ عنه قال: سئالت ام المؤمنین عائشه الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنهما تطوعه فقالت : ان یصلی فی بیتی قبل الظهر اربعا ، ثم یخرج فیصلی بالناس ثم یدخل فیصلی رکعتین و کان یصلی بالناس المغرب ثم یدخل فیصلی رکعتین ویصلی بالناس عشاء و یدخل بیتی فیصلی رکتین و کان یصلی من الیل تسع رکعات فیهن الوتر و کان یصلی لیلا طویلا قائما و لیلا طویلا قائداً و کان اذا قرء و وهو قائم رکع وسجد و هو قائم واذا قرء قائدا رکع و سجد و هوقاعد وکان اذا طلع الفجر صلی رکعتین۔

فتاوی رضویہ ۳/ ۴۵۷

حضرت عبداللہ بن شقیقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ام المؤمنین

۸۸۳۔ السنن لابی داؤد ، باب صلوة الرجل التطوع فی بیته، ۱٤۹/۱
المعجم الکبیر للطبرانی، ۱٤٤/٥ ☆ التمهید لابن عبد البر ، ۳۱۹/٦
شرح معانی الآثار للطحاوی، ☆ شرح السنة للبغوی ، ۱۳۰/٤
اتحاف السادة للزبیدی، ٤۱۹/۳ ☆ مشکوة المصابیح ، للتبریزی ، ۱۳۰۰
المعجم الصغیر للطبرانی، ۱۹۷/۱ ☆ تلخیص الحبیر لابن حجر، ۲۱/۳
۸۸٤۔ الصحیح لمسلم ، باب جواز الصلوة النافلة قائما او قاعدا، ۲٥۲/۱
السنن لابی داؤد ، باب تفریع ابواب التطوع، ۱۷۸/۱

عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نفل نماز کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا: حضور میرے حجرہ میں ظہر سے قبل چار رکعت پڑھتے۔ پھر لوگوں کو جماعت سے نماز پڑھا کر تشریف لاتے تو دو رکعت ادا فرماتے۔ اور مغرب میں جماعت کے بعد حجرہ میں تشریف لاکر دو رکعت پڑھتے۔ اور عشاء کی جماعت کے بعد بھی دو رکعت ہی ادا فرماتے۔ رات کو نو رکعتیں ادا فرماتے ان میں وتر بھی ہوتے۔ اور رات کو دیر تک کبھی کھڑے ہو کر اور کبھی بیٹھ کر نوافل پڑھتے، لیکن جب کھڑے ہو کر نماز شروع فرماتے تو پھر رکوع وسجود بھی کھڑے ہو کر نماز جیسا کرتے اور جب بیٹھ کر شروع فرماتے تو رکوع وسجود بھی بیٹھنے کے انداز کا ہوتا۔ اور جب صبح صادق ہو جاتی تو دو رکعت گھر میں پڑھتے۔ ۱۲م

(۴) سنن ونوافل گھر میں پڑھے جائیں

۸۸۵۔ **عن** السائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: لقد رایت الناس فی زمن عمربن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اذا انصرفوا من المغرب انصرفوا جمیعا حتی لایبقی فی المسجد احد کانھم لایصلون بعد المغرب حتی یصیرون الی اھلیھم۔

فتاوی رضویہ ۴۵۸/۳

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے امیر المومنین سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں لوگوں کو مغرب کے بعد اکٹھے لوٹتے ہوئے دیکھا حتی کہ کوئی مسجد میں باقی نہ رہتا، گویا وہ مغرب کے بعد کوئی نماز ادا نہ کرتے یہاں تک کہ وہ اپنے گھروں میں چلے جاتے۔

۸۸٦۔ **عن** کعب بن عجرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اتی مسجد بنی عبدالا شھل فصلی فیہ المغرب فلما قضوا صلوتھم راھم یسبحون بعدھا فقال: ھذہ صلوۃ البیوت۔

فتاوی رضویہ ۴۵۸/۳

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بنو عبدالاشہل کی مسجد میں تشریف لائے تو آپ نے مغرب کی نماز ادا کی۔ جب لوگ فرض پڑھ چکے تو آپ نے انہیں نوافل پڑھتے ہوئے دیکھا تو آپ نے فرمایا: یہ گھروں کی

۸۸۵۔ فتح القدیر لابن ھمام، باب ادراك الفريضة، ٤١٦/١

نماز ہے۔

۸۸۷ ۔ **عن** عبد الله بن شقیق رضی الله تعالیٰ عنه عن ام المومنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : کان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یصلی المغرب ثم یرجع الی بیتی فیصلی رکعتین ۔

حضرت عبداللہ بن شقیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مغرب کی نماز کے بعد حجرہ میں تشریف فرما ہو کر دو رکعتیں ادا فرماتے ۔۱۲م

۸۸۸ ۔ **عن** رافع بن خدیج رضی الله تعالیٰ عنه قال : اتانا رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی بنی عبد الا شهل فصلی بنا المغرب فی مسجدنا ثم قال : اِرْکَعُوا هَاتَیْنِ الرَّکْعَتَیْنِ فِی بُیُوْتِکُمْ ۔ فتاوی رضویہ ۳/۴۵۸

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قبیلہ بنو عبدالاشہل میں تشریف لائے اور ہماری مسجد میں نماز مغرب ادا فرمائی ۔ پھر فرمایا: ان دو رکعتوں (یعنی سنت مغرب کو) اپنے گھر میں ادا کرو ۔۱۲

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گاہے اگر بعض سنن مسجد میں پڑھنے کا اتفاق ہوا تو علماء فرماتے ۔ وہ کسی عذر و سبب سے تھا ۔ ترک احیانا منافی سنیت و استحباب نہیں بلکہ اسکا مقرر و مؤکد ہے کہ مواظبت محققین کے نزدیک امارت وجوب ۔

علاوہ بریں اگر بالفرض رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دائما سب سنتیں مسجد ہی میں پڑھی ہوتیں تاہم بعد اسکے حضور ہم سے ارشاد فرما چکے ۔ فرضوں کے سوا تمام نمازیں تمھیں گھر میں پڑھنی چاہئیں ۔ اور فرمایا: ماورائے فرائض اور نمازیں گھر میں پڑھنا مسجد مدینہ طیبہ میں پڑھنے سے زیادہ ثواب رکھتا ہے، بلکہ مسجد میں پڑھتے دیکھ کر وہ ارشاد فرمایا: کہ یہ نماز گھروں

۸۸۷۔ السنن لابن ماجه ، باب فی رکعتین بعد المغرب ، ۸۳/۱

۸۸۸۔ السنن لابن ماجه ، باب فی رکعتین بعد المغرب ، ۸۳/۱

المسند لاحمد بن حنبل ، ۴۲۷/۵ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۹۸/۴

مجمع الزوائد للهیثمی، ۵۲۹/۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۹۴۲۲، ۳۷۶/۷

میں پڑھا کرو، تو ہمارے لئے بہتر گھر ہی میں پڑھنے میں ہے کہ قول فعل پر مرجح ہے۔ اور ان احادیث میں نماز سے صرف نوافل مطلقہ مراد نہیں ہوسکتیں۔ کہ ماورائے فرائض میں سنن بھی داخل۔ اور قضیہ مسجد بنی عبدالاشہل کا خاص سنن مغرب میں تھا۔ کما سبق۔

جب ثابت ہو چکا کہ سنن ونوافل کا گھر میں پڑھنا افضل اور یہ ہی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عادت طیبہ۔ اور حضور نے یونہی ہمیں حکم فرمایا: تو بخیال مشابہت روافض اسے ترک کرنا کچھ وجہ نہیں رکھتا ہے۔ اہل بدعت کا خلاف انکی بدعت یا شعار خاص میں کیا جائے نہ یہ کہ اپنے مذہب کے امور خیر سے جو بات وہ اختیار کریں ہم اسے چھوڑتے جائیں آخر رافضی کلمہ بھی تو پڑھتے ہیں۔

بالجملہ اصل حکم استحبابی یہ ہی ہے کہ سنن قبلیہ مثل رکعتیں فجر ورباعی ظہر وعصر وعشاء مطلقاً گھر میں پڑھکر مسجد کو جائیں کہ ثواب زیادہ پائیں۔ اور سنن بعدیہ مثل رکعتین ظہر ومغرب وعشاء میں جسے اپنے نفس پر اطمینان کامل حاصل ہو کہ گھر جا کر کسی ایسے کام میں جو اسے ادائے سنن سے باز رکھے مشغول نہ ہوگا وہ مسجد سے فرض پڑھ کر پلٹ آئے اور سنتیں گھر ہی میں پڑھے تو بہتر۔ اور اسے ایک زیادت ثواب یہ حاصل ہوگی کہ جتنے قدم بارادۂ سنن گھر تک آئیگا وہ سب حسنات میں لکھے جائینگے قال تبارک وتعالیٰ۔

وَنَكْتُبُ مَاقَدَّمُوا وَ آثَارَهُمْ وَكُلَّ شَيْءٍ أَحْصَيْنٰهُ فِي إِمَامٍ مُّبِيْنٍ۔

اور جسے یہ وثوق نہ ہو وہ مسجد میں پڑھ لے کہ لحاظ افضلیت میں اصل نماز فوت نہ ہو۔ اور یہ معنی عارضی افضلیت صلوٰۃ فی البیت کے منافی نہیں۔ نظیر اسکی نماز وتر ہے کہ بہتر اخیر شب تک اسکی تاخیر ہے۔ مگر جو اپنے جاگنے پر اعتماد نہ رکھتا ہو وہ پہلے پڑھ لے۔ کما فی کتب الفقہ۔

مگر اب عام عمل اہل اسلام سنن کے مساجد ہی میں پڑھنے پر ہے اور اس میں مصالح ہیں کہ ان میں وہ اطمینان کم ہوتا ہے جو مساجد میں ہے اور عادت قوم کی مخالفت موجب طعن و انگشت نمائی انتشار ظنون وفتح باب غیبت ہوتی ہے اور حکم صرف استحبابی تھا تو ان مصالح کی رعایت اس پر مرجح ہے۔ ائمہ دین فرماتے ہیں۔

الخروج عن العادة شهرة ومكروه۔

معمول کے خلاف کرنا شہرت اور مکروہ ہے۔ فتاوی رضویہ قدیم ۳/۴۵۹

فتاوی رضویہ جدید ۷/۴۱۶

(۵) امام ومقتدی کا نوافل دوسری جگہ ہٹ کر پڑھنا افضل ہے

۸۸۹ ۔ **عن** المغیرة بن شعبة رضی الله تعالیٰ عنه قال: ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال: لَا يُصَلِّي الْإِمَامُ فِي مَقَامِهِ الَّذِى صَلَّى فِيهِ الْمَكْتُوبَةَ حَتّٰى يَتَنَحّٰى عَنْهُ ۔ الاسد الصول ۔ ص ۱۱

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی امام اس جگہ نفل وسنت ادا نہ کرے جس مقام پر کھڑے ہوکر فرض نماز پڑھائی، یہاں تک کہ اس مقام سے جدا ہو جائے ۔۱۲م

۸۹۰ ۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسون الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: أَيَعْجِزُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَتَقَدَّمَ أَوْ يَتَأَخَّرَ أَوْ عَنْ يَمِينِهِ أَوْ عَنْ شِمَالِهِ فِي الصَّلٰوةِ يَعْنِي السُّبْحَةَ ۔ الاسد الصول ص ۱۱

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم میں سے کوئی اس بات سے تھک جائے گا کہ نماز میں قعدہ اخیرہ سے فارغ ہوکر آگے یا پیچھے ہٹ جائے یا داہنے بائیں پھر جائے ۔۱۲م

(۶) مصلے پر بھی سنن ونوافل جائز

۸۹۱ ۔ **عن** نافع رضی الله تعالیٰ عنه قال: کان عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما یصلی فی مکانه الذی صلی فیه الفریضة وفعله القاسم ۔

الاسد الصول ص ۱۱

---

۸۸۹ ۔ السنن لابی داؤد ، باب الامام یتطوع فی مکانه ، ۱/۹۱
السنن الکبری للبیهقی ، ۲/۱۹۰ ☆ اتحاف السادة للزبیدی ، ۳/۲۰۸
کنز العمال للمتقی ، ۲۰۴۲۴ ☆ فتح الباری للعسقلانی ، ۲/۳۳۵
مشکوة المصابیح للتبریزی ، ۹۵۳ ☆

۸۹۰ ۔ السنن لابی داؤد ، کتاب الصلوة ، باب فی الرجل یتطوع فی مکانه الذی صلی الخ ۱/۱۴۴
السنن لابن ماجه ، ☆ المصنف لابن ابی شیبة ، ۲/۲۰۸

۸۹۱ ۔ الجامع الصحیح للبخاری ، ☆ باب مکث الامام فی مصلاة بعد السلام ۱/۱۱۷

حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اسی مقام پر نماز نفل وسنت پڑھتے جہاں فرض نماز پڑھی گئی ہوتی ۔ اور حضرت قاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا بھی یہی طریقہ تھا۔ ۱۲م

(۷) فجر کی سنتوں کا بیان

۸۹۲ ۔ **عن** ام المومنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : كان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يصلى ثلاث عشرة ركعة يصلى ثمان ركعات ثم يوتر ثم يصلى ركعتين وهو جالس فاذا ارادان يركع قام فركع ثم يصلى ركعتين بين النداء والاقامة من صلوة الصبح ۔ فتاوی رضویہ ۳/۴۶۸

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تیرہ رکعات نماز پڑھتے، آٹھ رکعات صلوۃ اللیل تین رکعت وتر پھر دو رکعتیں بیٹھ کر، لیکن رکوع کے وقت کھڑے ہوجاتے ۔ پھر دو رکعتیں فجر کی اذان واقامت کے درمیان پڑھتے ۔ ۱۲م

۸۹۳ ۔ **عن** أم المومنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : لم يكن النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم على شئى من النوافل اشد تعاهدا منه على ركعتى الفجر ۔ فتاوی رضویہ ۳/۳۳۳

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نوافل میں سب سے زیادہ فجر کی دو رکعت سنت کی حفاظت فرماتے ۔

(۸) طلوع آفتاب کے بعد بھی سنت فجر پڑھے

۸۹۴ ۔ **عن** أبى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : مَنْ لَمْ يُصَلِّ رَكْعَتَى الْفَجْرِ فَلْيُصَلِّهِمَا بَعْدَ مَا تَطْلُعُ الشَّمْسُ ۔

---

۸۹۳ ۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب تعاهد ركعتى الفجر ، ۲۵۱/۱

الصحيح لمسلم ، باب استحباب ركعتى سنة الفجر ، ۲۵۱/۱

السنن لابى داؤد، باب ركعتى الفجر ، ۱۷۸/۱

۸۹٤ ۔ الجامع للترمذى ، باب ما جاء فى اعادتها بعد طلوع الشمس ، ۵۷/۱

المستدرك للحاكم ۲۷٤/۱ ☆ شرح السنة للبغوى، ۳۳۵/۳

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے صبح کی سنتیں نہ پڑھی ہوں وہ بعد طلوع آفتاب پڑھے۔ ۱۲م

(۹) کیا طلوع آفتاب سے قبل جماعت کے بعد سنتیں پڑھی جائیں؟

۸۹۵ ۔ **عن** قیس بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : رای رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم رجلا یصلی بعد صلوۃ الصبح رکعتین فقال : رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : صَلوٰةُ الصُّبحِ رَكْعَتَانِ ، فقال الرجل انی لم اکن صلیت الرکعتین اللتین قبلھما فصلیتھما الآن فسکت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم۔

حضرت قیس بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک شخص کو بعد صلوۃ صبح دو رکعتیں پڑھتے دیکھا فرمایا: صبح کی دو ہی رکعتیں ہیں۔ اس شخص نے عرض کی: سنتیں میں نہ پڑھی تھیں، وہ اب پڑھ لیں۔ اس پر حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سکوت فرمایا۔

۸۹۶ ۔ **عن** قیس بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : خرج رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فاقیمت الصلوۃ فصلیت معه الصبح ثم انصرف النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فوجدنی اصلی فقال : مَهْلًا يَاقَيْسُ ! اصلاتان معا ، قلت : یا رسول اللہ ! انی لم اکن رکعت رکعتی الفجر قال : فَلَا اِذًا۔

حضرت قیس بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے ، جماعت کیلئے تکبیر کہی گئی ، میں نے آپکی اقتدا میں نماز صبح ادا کی ۔ پھر رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چہرہ اقدس پھیرا تو آپ نے مجھے نماز پڑھتے ہوئے پایا ۔ فرمایا: اے قیس! ٹھر جا، کیا دو نمازیں اکٹھا ہوگئی ہیں ۔ عرض کیا: یا رسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم، میں فجر کی دو سنتیں ادا نہیں کر سکا۔ فرمایا: تو اب حرج نہیں۔

۸۹۵۔ السنن لابی داؤد ، باب من فاته متی یقضیھا ، ۱۸۰/۱

السنن لابن ماجه ، باب ما جاء فی من فاته الرکعتان ، ۸۲/۱

۸۹۶۔ الجامع للترمذی ، باب ما جاء فی من تفوته الرکعتان . ۵۷/۱

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث سے واضح ہوا کہ وہ شخص یہ ہی قیس تھے۔ انکا عذر سنکر حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تو اب حرج نہیں۔ یہ ان احادیث جلیلہ صحیحہ کے مقابل لانے کے قابل نہیں" جن میں جماعت کے بعد طلوع آفتاب سے قبل سنتیں پڑھنے کی ممانعت ہے بچند وجوہ۔

اولاً۔ اس کی سند منقطع ہے۔ خود امام ترمذی نے بعد روایت حدیث فرمایا:

اسناد هٰذا الحديث ليس بمتصل ، محمد بن ابراهيم التيمى لم يسمع من قيس ۔

اس حدیث کی سند متصل نہیں۔ کیونکہ محمد بن ابراہیم التیمی نے حضرت قیس سے سماع نہیں کیا۔

ثانیاً۔ خود سعد بن سعید پر اسکی سند میں اختلاف کیا گیا۔ بعض نے صحابی کو ذکر ہی نہ کیا۔

جامع ترمذی میں ہے۔

وروى بعضهم هٰذاالحديث عن سعد بن سعيد عن محمد بن ابراهيم ان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم خرج فراى قيسا ۔

بعض نے یہ حدیث اس سند سے بیان کی ہے۔ سعد بن سعید، محمد بن ابراہیم سے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے اور قیس کو دیکھا۔

ثالثاً۔ عامۂ رواۃ نے اسے مرسلاً روایت کیا۔ خود انہیں سعد کے دونوں بھائی عبد ربہ بن سعید و یحییٰ بن سعید کہ دونوں سعد سے اوثق و احفظ ہیں مرسلاً روایت کرتے ہیں۔

جامع ترمذی میں ہے۔

انما يروى هٰذاالحديث مرسلاً

یہ حدیث مرسلاً مروی ہے۔

سنن ابی داؤد میں ہے۔

روى عبد ربه ويحىٰ ابنا سعيد هٰذاالحديث مرسلاً ان جدهم زيدا صلى

مع النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۔

سعید کے بیٹے عبد ربہ اور یحییٰ دونوں نے اس حدیث کو مرسلاً روایت کیا کہ ان کے دادا زید نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز ادا کی ۔

امام احمد رضا مزید حاشیہ میں فرماتے ہیں:

میرے پاس سنن ابی داؤد کے تینوں نسخوں میں یہاں انکے جد کا نام زید ہی تحریر ہے لیکن یہ محل اشکال ہے ۔ کیونکہ یحییٰ کے جد کا نام قیس ہے زید نہیں ۔ حافظ ابن حجر نے اصابہ میں اسکا انکار کیا اور روایت ذکر کرنے کے بعد کہا ۔ میں نے اسی طرح پڑھا ہے ۔

رابعاً ۔ مدار اس روایت کا سعد بن سعید پر ہے ۔

جامع ترمذی میں ہے ۔

حدیث محمد بن ابراھیم لا نعرفه مثل ھذا الا من حدیث سعد بن سعید ۔

ہم محمد بن ابراہیم سے مروی اس حدیث کو سعد بن سعید کے علاوہ کسی سے نہیں جانتے ۔

اور سعد باوصف توثیق مقال سے خالی نہیں ۔ ان کا حافظہ ناقص تھا ۔ امام احمد نے انہیں ضعیف کہا ۔ امام نسائی نے فرمایا: قوی نہیں ۔ امام ترمذی نے فرمایا: تکلموا فیه من قبل حفظه ، ائمہ حدیث نے ان سعد میں انکے حافظہ کی طرف سے کلام فرمایا: لاجرم تقریب میں ہے ۔ صدوق سئی الحفظ ، آدمی سچے ہیں حافظہ برا ہے ۔

ان وجوہ کی نظر سے یہ حدیث واحد خود ان احادیث صحیحہ کثیرہ کے مقابل نہیں ہو سکتی خصوصاً اس حالت میں کہ وہ مثبت ممانعت ہیں اور یہ ناقل اجازت ، اور قاعدہ مسلمہ ہے کہ جب دلائل حلت و حرمت متعارض ہوں حرمت و ممانعت کو ترجیح دی جائیگی ۔ واللہ تعالیٰ اعلم ۔

فتاوی رضویہ قدیم ۳/۶۱۹ ☆ فتاوی رضویہ جدید ۸/۱۵۳

(۱۰) جماعت کے وقت بھی سنت فجر پڑھی جائیں

۸۹۷ ۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما انه جاء والامام یصلی الصبح ولم یکن صلی الرکعتین قبل صلوۃ الصبح فصلاھما فی حجرۃ حفصة رضی اللہ تعالیٰ عنہا ثم انه صلی مع الامام۔ فتاوی رضویہ ۳/۴۷۴

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آپ ایک مرتبہ اس وقت تشریف لائے جب جماعت فجر ہورہی تھی اور ابھی آپ نے سنت فجر ادا نہیں کیں تھیں۔ تو آپ نے ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حجرہ شریف میں سنتیں پڑھیں اور پھر امام کے ساتھ نماز میں شریک ہوئے۔

(۱۱) نوافل بیٹھ کر پڑھنے پر نصف ثواب

۸۹۸۔ **عن** عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَنْ صَلّٰی قَائِمًا فَهُوَ أَفْضَلُ وَمَنْ صَلّٰی قَاعِدًا فَلَهٗ نِصْفُ أَجْرِ الْقَائِمِ۔

فتاوی رضویہ ۳/۴۶۸

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کھڑے ہو کر نماز پڑھی تو بہتر اور جو بیٹھ کر نماز پڑھے اسے کھڑے ہونے والے کی بہ نسبت نصف ثواب ملتا ہے۔ ۱۲م

۸۹۹۔ **عن** عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: حدثت ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال: صَلوٰةُ الرَّجُلِ قَاعِدًا نِصْفُ الصَّلوٰةِ، قال: فاتیتہ فوجدتہ یصلی جالسا فوضعت یدی علی راسہ، فقال مالك یا عبد اللہ بن عمرو، قلت حدثت یارسول اللہ! انك قلت: صلوۃ الرجل قاعدا علی نصف الصلوۃ وانت تصلی قاعدا، قال: أَجَلْ، وَلٰكِنِّی لَسْتُ كَاَحَدٍ مِّنْكُمْ۔

فتاوی رضویہ ۳/۴۶۹

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیٹھ کر نماز پڑھنے سے آدھا ثواب ملتا ہے، میں ایک مرتبہ حضور کی خدمت میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ آپ بیٹھ کر نماز ادا فرمارہے ہیں، میں نے حضور کے سر مبارک پر ہاتھ رکھا، فرمایا: اے عبد اللہ! کیا بات ہے؟ عرض کی: حضور کو فرماتے سنا تھا کہ بیٹھ کر نماز

۸۹۸۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب صلوۃ القاعد بالایماء ۱/۱۵۰

السنن لابن ماجہ، باب صلوۃ القاعد علی النصف، ۱/۸۷

۸۹۹۔ الصحیح لمسلم، باب صلوۃ اللیل و عدد رکعات، ۱/۲۵۳

پڑھنے سے آدھا ثواب ملتا ہے اور حضور خود بیٹھ کر ادا فرما رہے ہیں، فرمایا: ہاں، لیکن میں تمہاری طرح نہیں ہوں۔ ۱۲م

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

سرانور پر ہاتھ اس خیال سے رکھا کہ شاید بخار ہو جسکے سبب بیٹھ کر پڑھ رہے ہیں۔ تو فرمایا: میں تمہارے مثل نہیں۔ یعنی میرے لئے پورا کامل واکمل ثواب ہے۔ یہ میرے لئے خصوصیت وفضل رب الارباب ہے۔ فتاوی رضویہ ۳/۴۶۹

(۱۲) سنن ونوافل بیٹھ کر پڑھنا جائز ہیں

۹۰۰۔ **عن** ابی امامة الباهلی رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان یصلیهما بعد الوتر وهو جالس ۔ فتاوی رضویہ، ۳/۲۶۸

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وتروں کے بعد بیٹھکر دو رکعت نماز ادا فرماتے تھے۔

۹۰۱ ۔**عن** زرارة بن أوفی رضی الله تعالیٰ عنه أن سعد بن هشام بن عامر رضی الله تعالیٰ عنه أن یغزو فی سبیل الله فقدم المدینة فأرادأن یبیع عقاراله بها فیجعله فی السلاح والكراع ویجاهدالروم حتی یموت ، فلما قدم المدینة لقی أُناسا من اهل المدینة فنهوه عن ذلك وأخبره أن رهطا ستة أرادوا ذلك فی حیاة نبی الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فنهاهم نبی الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وقال : ألیس لكم فیّ أُسوة ؟ فلما حدثوه بذلك راجع اِمراته وقد كان طلقها وأشهد علی رجعتها ، فأتی ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما فساله عن وتر رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال ابن عباس : ألا أدلك علی أعلم أهل الأرض بوتر رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال : من ، قال : عائشة ، فأتها فسلها ثم ائتنی فأخبرنی بردها علیك ،فانطلقت الیها فاتیت علی حكیم بن أفلح فاستلحقته الیها فقال : ما أنا بقاربها ،لأنی نهیتها أن تقول فی هاتین الشیعتین شیئا فأبت فیهما الامضیا ،قال فاقسمت علیه فجاء فانطلقنا الی عائشة فاستاذنا علیها فأذنت لنا ،فدخلنا علیها

۹۰۰۔ المسند لاحمدبن حنبل، ٦/٥٤

۹۰۱۔ الصحیح لمسلم، باب صلوة اللیل وعدد ركعات، ١/٢٥٦

فقالت : أحكيم فعرفته فقال : نعم ، فقالت : من معك، قال : سعدبن هشام، قالت : من هشام ؟ قال : ابن عامر، فترحمت عليه وقالت خيرا ، قال قتادة : و كان أُصيب يوم أُحد، فقلت : ياأُم المومنين ! أنبئني عن خلق رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم، قالت : الست تقرء القرآن، قلت : بلى ؟ قالت : فإن خلق نبى الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كان القرآن ، قال : فهمت أن أقوم ولا أسال أحدا عن شئ حتى أموت، ثم بدالى فقلت : أنبئنى عن قيام رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فقالت : ألست تقرء ! يا أيها المزمل ، قلت بلى ؟ قالت فان الله عزوجل افترض قيام الليل فى أول هذه السورة فقام نبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم و أصحابه حولا و أمسك الله خاتمتها اثنى عشر شهرا فى السماء حتى أنزل الله فى آخر هذه السورة التخفيف و فصار قيام الليل تطوعا بعد فريضة قال : قلت يا أُم المؤمنين ! انبئنى عن و تر رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فقالت : كنا نعد له سوكه و طهوره فيعبثه الله ما شاء أن يبعثه من الليل فيتسوك و يتوضا و يصلى تسع ركعات لا يجلس فيها الا فى الثامنة فيذكر الله بحمده و يدعو ه ثم ينهض و لا يسلم ثم يقوم فبصلى التاسعه ثم يقعد فيذكر الله و يحمده و يدعوه ثم يسلم تسليما يسمعنا ثم يصلى ركعتين بعد ما يسلم و هو قاعد فتلك احدى عشرة ركعة يا بنى فلما أسن رسول الله صلى الله عليه وسلم و أخذه اللحم أوتر بسبع و صنع فى الركعتين مثل صنعه أول فتلك تسع يا بنى !وكان نبى الله صلى الله تعالى عليه وسلم اذا صلى صلوةأحب أن يدا دم عليه و كان اذا غلبه نوم او وجع عن قيام الليل صلى من النهار ثنتى عشر ركعة ولا أعلم نبى الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قرأ القرآن كله في ليلة ولا صلى ليلة الى الصبح و لا صام شهراً كاملاً غير رمضان، قال : فانطلقت الى ابن عباس فحدثته بحديثها فقال : صدقت، لو كنت أقربها أو أدخل عليها لأ تيتهاحتى تشافهنى به، قال : فقلت: لو علمت انك لا تدخل عليها ما حدثتك حديثها۔

فتاوی رضویہ ۳/۴۵۵

حضرت زراہ بن اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن ہشام بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے جہاد کا ارادہ کیا تو مدینہ اس لئے آئے کہ یہاں کی جائداد فروخت کر دیں اور اس سے ہتھیار اور گھوڑے خریدیں اور پھر نصاری سے جہاد کیلئے جائیں یہاں تک کہ شہید ہوجائیں۔ مدینہ میں چند حضرات سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے تارک دنیا ہونے سے

منع کیا اور بتایا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں اس طرح کا ارادہ چھ حضرات نے کیا تھا تو حضور نے منع فرمادیا اور فرمایا: کیا تمہارے لئے میری ذات میں بہترین نمونہ عمل نہیں۔ یہ سنکر انہوں نے اپنی مطلقہ بیوی سے رجعت کرلی اور لوگوں کو گواہ بھی کرلیا۔ پھر یہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں حضور کی نماز وتر کی کیفیت معلوم کرنے آئے آپ نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسی ذات کی نشاندھی نہ کردوں جو تمام اہل زمین سے زیادہ حضور کے وتر کو جانتی ہیں۔ پوچھا وہ کون ہیں۔ فرمایا: ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ ،رضی اللہ تعالیٰ عنہا، لہٰذا تم ان سے پوچھو اور پھر مجھے بھی بتانا کیا جواب مرحمت فرمایا۔ میں انکے پاس چلدیا لیکن حکیم بن افلح کو ساتھ لے جانے کیلئے انکے پاس گیا کہ وہ مجھے ام المؤمنین کی خدمت میں لے چلیں۔ انہوں نے کہا: میں انکی خدمت میں حاضر ہونا نہیں چاہتا، کیونکہ میں نے انکو جنگ جمل وغیرہ میں شرکت سے روکا تھا لیکن وہ نہیں مانیں۔ حضرت زرارہ کہتے ہیں: میں نے انکو قسم دی تو وہ آئے اور ہم سب حضرت ام المومنین کی خدمت میں حاضر ہوکر اجازت کے طالب ہوئے۔ اذن ملا تو اندر پہونچے۔ حضرت صدیقہ نے فرمایا: کیا یہ حکیم ہیں؟ یعنی آپ نے پہچان لیا۔ پھر فرمایا: تمہارے ساتھ کون ہے؟ حضرت حکیم نے عرض کیا: یہ سعد بن ہشام ہیں۔ فرمایا: ہشام کون سے؟ کہا: عامر کے بیٹے۔ یہ سنکر آپ نے انکے لئے دعائے رحمت کی اور بھلائی سے یاد کیا۔ حضرت قتادہ فرماتے ہیں: حضرت ہشام جنگ احد میں شہید ہوئے تھے۔ میں نے عرض کیا: اے ام المومنین! مجھے حضور سید عالم نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خلق کریم کے بارے میں بتایئے۔ فرمایا: کیا تم نے قرآن کریم نہیں پڑھا؟ میں نے عرض کیا: کیوں نہیں۔ فرمایا: تو سنو! حضور کا خلق کریم وہی تھا جو سب کچھ قرآن میں ہے۔ کہتے ہیں میں نے یہ جواب سنکر چلنے کا ارادہ کیا اور یہ بھی کہ اب کسی سے پوری زندگی کچھ نہ پوچھونگا۔ لیکن میں نے بیساختہ ایک بات اور عرض کردی کہ مجھے حضور کی شب بیداری کے بارے میں اور بتادیں۔ فرمایا: کیا تم نے 'یا ایہا المزمل' نہیں پڑھی؟ میں نے کہا کیوں نہیں۔ فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اس سورۃ کے شروع میں رات کے قیام کو فرض کیا۔ اس پر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے ایک سال تک عمل کیا کہ اس دوران آخری حکم آسمان سے نازل نہیں ہوا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے مکمل سورۃ نازل فرمادی اور قیام

شب میں تخفیف فرمادی گئی۔ تو قیام لیل اب نفل ہے۔ پھر میں نے عرض کیا: اے ام المومنین! مجھے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز وتر کے بارے میں خبر دیجئے۔ آپ نے فرمایا: ہم آپ کیلئے مسواک اور وضو کا پانی تیار رکھتے اور اللہ تعالیٰ جب چاہتا آپ رات کو بیدار ہوتے اور مسواک کے ساتھ وضو فرماتے۔ پھر نو رکعتیں ایک سلام سے پڑھتے اس طرح کہ آٹھویں رکعت پر قعدہ فرماتے۔ اس قعدہ میں اللہ تعالیٰ کا خوب ذکر کرتے اور خوب دعا کرتے پھر کھڑے ہوجاتے اور نویں رکعت پر قعدہ کے بعد سلام پھیرتے اتنی آواز سے کہ ہم سنتے۔ پھر دو رکعت نفل بیٹھ کر ادا فرماتے تو اے بیٹے یہ کل گیارہ رکعتیں ہوئیں۔ پھر جب آپ کا سن زیادہ ہوا اور جسم بھاری ہوگیا تو سات رکعتیں پڑھتے اور دو نفل حسب سابق، تو اے بیٹے یہ کل نو رکعتیں ہوئیں۔ اور آپکی یہ عادت کریمہ تھی کہ جب کوئی نماز پڑھتے تو اس پر مداومت فرماتے۔ جب آپ پر نیند یا کسی درد کا غلبہ ہوتا تو دن میں بارہ رکعت ادا فرماتے۔ میں نہیں جانتی کہ آپ نے کبھی ایک رات میں پورا قرآن عظیم ختم کیا ہو۔ اور نہ یہ کہ آپ نے پوری رات عبادت ہی میں گذاری ہو۔ اور نہ یہ کہ آپ نے پورا مہینہ روزوں میں گذارا ہو، رمضان کے سوا۔ پھر میں حضرت ابن عباس کے پاس گیا اور ان سے یہ ساری حدیث بیان کی۔ انہوں نے کہا: بیشک حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ، رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے سچ فرمایا اور کہا: اگر میں ان کے پاس ہوتا یا جاتا تو یہ سب ان سے بالمشافہ سنتا۔ حضرت زرارہ نے کہا: اگر مجھے معلوم ہوتا کہ آپ انکے پاس نہیں جاتے ہیں تو میں کبھی انکی بات آپ سے نہ کہتا۔ ۱۲م

۹۰۲ ۔ **عن** أُم المومنين أُم سلمة رضى الله تعالىٰ عنها قالت: ان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كان يصلى بعد الوتر ركعتين خفيفتين وهو جالس ۔

فتاوی رضویہ ۳/۴۶۸

ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وتر کے بعد دو رکعت نفل مختصر انداز میں بیٹھ کر پڑھتے۔ ۱۲م

۹۰۲۔ السنن لابن ماجه، باب ما جاء فى ركعتين بعد الوتر، جالسا، ٨٥/١
التاريخ الصغير للبخارى، ١١٤/٢ ☆ مشكوة المصابيح، للتبريزى، ١٢٧٤
فتح البارى للعسقلانى، ٥٦٣/٥ ☆ المغنى للعراقى، ١٩٦/١

۹۰۳۔ **عن** أم المومنین عائشة الصدیقه رضی الله تعالیٰ عنها قالت : کان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یوتر بواحدة ثم یرکع رکعتین یقرء فیهما وهو جالس مفاذا أراد أن یرکع قام فرکع ۔ فتاوی رضویہ ۳/۴۶۸

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک رکعت کے ذریعہ سابق نماز کو وتر بنادیتے پھر دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھتے ۔ اور جب رکوع کا ارادہ فرماتے تو کھڑے ہوجاتے ۔۱۲م

(۱۴) فرائض وسنن کے درمیان دعا وغیرہ کے ذریعہ فاصلہ کرو

۹۰۴۔ **عن** أبی رمثة رضی الله تعالیٰ عنه قال : کان أبو بکر وعمر رضی الله تعالیٰ عنهما یقومان فی الصف المقدم عن یمینه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وکان رجل قد شهد التکبیرة الأولیٰ من الصلوة، فصلی نبی الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ثم سلم عن یمینه وعن یساره حتی رأیت بیاض حده ثم انفتل کانفتال أبی رمثة، یعنی نفسه فقام الرجل الذی أدرك معه التکبیرة الأولیٰ لیشفع فوثب الیه عمر فأخذه بمنکبه فهزه ثم قال، اجلس فلم یهلك أهل الکتاب الا أنه لم یکن بین صلوتهم فصل فرفع النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بصره فقال : أصاب الله بك یا ابن الخطاب ۔ الاسد الصول ص ۱۶

حضرت ابورمثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا ابوبکر صدیق اور سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی داہنی جانب نماز میں تھے ۔ ایک اور مرد بھی شروع ہی سے نماز میں شریک ہوئے ۔ حضور نے نماز سے فارغ ہوکر داہنی اور بائیں جانب اس طرح سلام پھیرا کہ میں نے حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے رخسار انور کی چمک دیکھی ۔ پھر حضور مصلی پر دوسری جانب مڑ گئے جس طرح میں گھوما ۔ تو وہ شخص جو شروع ہی سے نماز میں شریک ہوئے تھے دوسری نماز کیلئے فورا کھڑے ہوگئے ۔ یہ دیکھ کر

۹۰۳۔ السنن لابن ماجہ، باب ما جاء فی رکعتین بعد الوتر جالسا، ۱/۸۵

تاریخ بغداد للخطیب ۱۳/۶۰ ☆ مشکوۃ المصابیح لتبریزی ۱۲۸۶

۹۰۴۔ المستدرک للحاکم ۱/۲۷۰ ☆ السنن الکبری للبیہقی، ۲/۱۹۰

کنز العمال للمتقی، ۳۲۷۵۴ ☆

حضرت عمر انکی طرف لپکے اور مونڈھے پکڑ کر ہلانے لگے اور فرمایا: بیٹھ جا۔ کہ اہل کتاب اسی وجہ سے ہلاک ہوئے کہ انکی نمازوں کے درمیان فاصلہ نہیں تھا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عمر کی طرف نگاہ مبارک اٹھائی اور فرمایا: اے عمر بن خطاب! اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس بات کی ہدایت فرمائی۔ ۱۲م

(۱۴) تہجد، وتر اور فجر کی سنتیں

۹۰۵۔ **عن** ام المومنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت: كان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يصلى ثلاث عشرة ركعة بركعتى الفجر۔ حاشية مرقاة المفاتيح۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات کو تیرہ رکعات نماز پڑھتے ان میں (وتر) اور دو رکعت فجر کی سنتیں بھی ہوتیں۔ ۱۲م

(۱۵) نفل بغیر فرض قبول نہیں

۹۰۶۔ **عن** عبد الرحمٰن بن عبد الله بن سابط رضى الله تعالىٰ عنه قال: لما حضر أبابكر الموت دعا عمر (رضى الله تعالىٰ عنهما) فقال له: اتق الله ياعمر! وأعلم إن لله عملا بالنهار لايقبله بالليل، وعملا بالليل لايقبله بالنهار، وأنه لايقبل نافلة حتى تودى الفريضة، وإنما ثقلت موازين من ثقلت موازينه يوم القيامة باتباعهم الحق فى الدنيا وثقلهم عليهم، وحق لميزان يوضع فيه الحق غدا أن يكون ثقيلا، وانما خفت موازين من خفت موازينه يوم القيامة باتباعهم الباطل فى الدنيا وخفته عليهم، وحق لميزان أن يوضع فيه الباطل غدا أن يكون خفيفا، وإن الله عزوجل ذكر أهل الجنة فذكرهم بأحسن أعمالهم وتجاوز عن سيئا تهم، فاذا ذكرتهم قلت: إنى لاخاف أن لا ألحق بهم، وإن الله تعالىٰ ذكر أهل النار فذكر هم باسواء أعمالهم ورد عليهم أحسنه فاذا ذكرتهم قلت: إنى لأرجو أن لا أكون مع هؤلاء ليكون العبد راغبا راهبا لايتمنى على الله، ولا يقنط من رحمته،، عزوجل، فان

۹۰۵۔ الصحيح لمسلم، باب صلوة الليل و عدد ركعات، ۲۵۴/۱

أنت حفظت وصيتي فلايكن غائب احب اليك من الموت وهو آيتك ، وان انت ضيعت وصيتي فلايكن غائب ابغض اليك من الموت ولست بمعجزه ۔

فتاوی رضویہ ۴/ ۴۳۷

حضرت عبد الرحمن بن عبد اللہ بن سابط رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ جب خلیفۂ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کی نزع کا وقت ہوا تو سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ کو بلا کر فرمایا: اے عمر! اللہ عزوجل سے ڈرنا ۔ اور جان لو کہ اللہ تعالی کے کچھ کام دن میں ہیں کہ انہیں رات میں کرو تو قبول نہ فرمائے گا ۔ اور کچھ کام رات میں، کہ دن میں کرو تو قبول نہ ہونگے ۔ اور خبردار! کوئی نفل قبول نہیں ہوتا جب تک فرض ادا نہ کیا جائے ۔ اور بیشک اسی کا نامہ اعمال وزنی ہے جسکا قیامت کے دن دنیا میں حق کی اتباع کے سبب وزنی ہو ۔ اور میزان عدل کو اسی لئے قائم کیا جائیگا کہ اس میں قیامت کے دن حق رکھا جائے تو وزنی ہو ۔ اور بیشک اسکا نامہ اعمال ہلکا رہا جسکا قیامت کے دن دنیا میں باطل کی تابعداری کے سبب ہلکا ہو کہ میزان عدل اسی لئے قائم ہوگی کہ قیامت کے دن اس میں باطل رکھا جائے تو ہلکا رہے ۔ اور اللہ تعالی نے اہل جنت کا تذکرہ انکے اچھے اعمال کے ساتھ کیا ہے اور انکے گناہ معاف فرمادیے ہیں ۔ لہذا جب تم جنتیوں کا تذکرہ کرنا تو اس طرح کہنا: کہ مجھے خوف ہے اس بات کا کہ میں ہوسکتا ہے انکے ساتھ نہ رہوں ۔ اور بیشک اللہ تعالی نے دوزخیوں کا ذکر فرمایا تو انکے برے اعمال کے ساتھ اور انکے جو کام بظاہر اچھے تھے دنیا ہی میں ان پر لوٹا دیے گئے ۔ تو جب تم انکا تذکرہ کرو تو یہ کہنا کہ مجھے امید ہے کہ میں انکے ساتھ نہیں رہونگا ۔ تاکہ بندہ اچھے کاموں سے رغبت اور گناہوں سے نفرت و دوری کا خوگر ہوجائے ۔ محض اللہ تعالی کی مغفرت پر بھروسہ نہ کرے اور اسکی رحمت سے ناامید بھی نہ ہوجائے ۔ اے عمر! اگر تم نے میری یہ وصیت یاد رکھی تو موت سے زیادہ محبوب چیز تمہارے نزدیک کوئی نہ ہوگی کہ وہ آنے والی ہے ۔ اور اس وصیت کو پس پشت ڈال دیا تو تمہارے نزدیک سب سے مبغوض وناپسند چیز موت ہوگی اور تم اسکو ٹال نہیں سکوگے ۔ ۱۲م

(١٦) تنہا نماز پڑھ لی تو اب جماعت میں شریک ہوسکتا ہے؟

٩٠٧۔ **عن** محجن بن اورع الدیلمی رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اِذَاجِئۡتَ الۡمَسۡجِدَ وَ کُنۡتَ قَدۡ صَلَّیۡتَ فَاُقِیۡمَتِ الصَّلٰوۃُ فَصَلِّ مَعَ النَّاسِ وَ اِنۡ کُنۡتَ قَدۡ صَلَّیۡتَ۔ فتاوی رضویه ٣/٣٦٤

حضرت محجن بن اورع دیلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا: جب تم مسجد میں آؤ اور نماز پڑھ چکو پھر جماعت قائم ہو تو لوگوں کے ساتھ باجماعت نماز ادا کرلو خواہ تم پہلے سے نماز پڑھ چکے تھے۔

٩٠٨۔ **عن** یزید بن اسود رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اِذَا صَلَّیۡتُمَا فِی رِحَالِکُمَا ثُمَّ اَتَیۡتُمَا مَسۡجِدَ جَمَاعَةٍ فَصَلِّیَا مَعَهُمۡ فَاِنَّهَا لَکُمَا نَافِلَةٌ۔ فتاوی رضویه ٣/٣٦٤

حضرت یزید بن اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم اپنی قیام گاہ پر نماز پڑھ لو اور پھر مسجد جماعت میں آؤ تو باجماعت بھی پڑھ لو کہ یہ تمہاری نفل نماز ہوگی۔

٩٠٩۔ **عن** عبادة بن الصامت رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله تعالیٰ علیه وسلم: سَیَکُوۡنُ عَلَیۡکُمۡ بَعۡدَ اُمَرَآءُ تَشۡغُلُهُمۡ اَشۡیَآءُ عَنِ الصَّلٰوۃِ لِوَقۡتِهَا حَتّٰی یَذۡهَبَ وَقۡتُهَا فَصَلُّوا الصَّلٰوۃَ لِوَقۡتِهَا، فقال رجل: یا رسول الله اصلی معهم، قال: نَعَمۡ، اِنۡ شِئۡتَ۔ فتاوی رضویه ٣/٣٦٦

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عنقریب تم پر کچھ مدت کے بعد ایسے لوگوں کو امیر بنایا جائیگا جو

٩٠٧۔ السنن للنسائی، باب اعادة الصلوة مع الجماعة، ١/٩٩
المسند لاحمد بن حنبل، ٤/١١٥ ☆ مشکوة المصابیح للتبریزی ١/١٠٢
٩٠٨۔ السنن لابی داؤد، باب من صلی فی منزله الخ، ١/٨٥
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی الرجل یصلی وحده ثم یدرک الجماعة، ١/٣٠
السنن للنسائی، باب اعادة الفجر مع الجمع لمن وحده، ١/٩٩
المسند لاحمد بن حنبل، ٤/١٦١
٩٠٩۔ السنن لابی داؤد، باب اذا اخر الامام الصلوة عن الوقت، ١/٦٢

وقت پر نماز ادا نہیں کرینگے یہاں تک کہ وقت نکل جائیگا۔ لہذا تم لوگ پابندی سے وقت پر نماز ادا کرتے رہنا۔ ایک صاحب بولے: یا رسول اللہ! کیا میں ان کے ساتھ بھی نماز پڑھ سکتا ہوں۔ ارشاد فرمایا: ہاں اگر چاہو۔ ۱۲م

۹۱۰۔ **عن** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: اِذَا صَلَّیۡتَ فِی اَهۡلِكَ ثُمَّ اَدۡرَکۡتَ فَصَلِّهَا اِلَّا الۡفَجۡرَ وَالۡمَغۡرِبَ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم اپنے گھر نماز پڑھ چکو پھر جماعت پاؤ تو جماعت میں شریک ہوجاؤ مگر فجر و مغرب میں ایسا نہ کرو۔ ۱۲م فتاوی رضویہ ۳/۳٦٦

۹۱۱۔ **عن** ابی ذر الغفاری رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: کَیۡفَ أَنۡتَ اِذَا کَانَتۡ عَلَیۡكَ أُمَرَآءُ یُمِیۡتُوۡنَ الصَّلٰوةَ، اَوۡ قَالَ یُؤَخِّرُوۡنَ الصَّلٰوةَ عَنۡ وَقۡتِهَا، قال: قلت: فما تامرنی؟ قال: صَلِّ الصَّلٰوةَ لِوَقۡتِهَا، فَاِنۡ اَدۡرَکۡتَهَا مَعَهُمۡ فَصَلِّ فَاِنَّهَا لَكَ نَافِلَةٌ۔ فتاوی رضویہ ۳/۳٦٦

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس وقت تم کیا کروگے جب تم پر ایسے حکمراں مسلط ہونگے کہ نماز کو فوت کردینگے۔ یا فرمایا: وہ نماز کو اسکے وقت سے مؤخر کردینگے۔ فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا: حضور مجھے کیا حکم دے رہے ہیں؟ فرمایا: تم نماز اپنے وقت پر پڑھنا۔ پھر اگر انکے ساتھ جماعت ملے تو نماز پڑھ لینا کہ یہ تمہارے لئے نفل ہوگی۔ ۱۲م

۹۱۲۔ **عن** أبی أیوب الأنصاری رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: یصلی احدنا فی منزله الصلوة ثم یأتی المسجد و تقام الصلوة فاصلی معهم، فاجد نی نفسی من ذلك شیأ فقال أبو أیوب: سألنا عن ذلك النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فقال: فذلك له سهم جمع ۔ فتاوی رضویہ ۳۔ ۳٦٧

۹۱۰۔ المصنف لعبد الرزاق، باب الرجل یصلی فی بیته، ٤٢٢/٢

۹۱۱۔ الصحیح لمسلم، باب کراهیة تاخیر الصلوة عن وقتها المختار ٢٤٠/١

المسند لاحمد بن حنبل، ١٦١/٤ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ١٢٤/٣

کنز العمال للمتقی، ٢٠٦٧٦، ٦٤١/٧ ☆ ارواء الغلیل للالبانی ٢٤٠/٢

۹۱۲۔ السنن لابی داؤد، باب من صلی فی منزله الخ، ٨٥/١

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم میں سے کوئی اپنے گھر نماز پڑھتا پھر مسجد آتا اور جماعت قائم ہوتی تو میں انکے ساتھ بھی پڑھ لیتا، لیکن میرے دل میں یہ بات کھٹکتی۔ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا: انکے ساتھ پڑھنے سے جماعت کی فضیلت حاصل ہوگی۔

٩١٣۔ **عن** یزید بن الأسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمْ فِی رَحْلِہٖ ثُمَّ اَدْرَکَ الصَّلٰوۃَ مَعَ الْاِمَامِ فَلْیُصَلِّھَا مَعَہٗ فَاِنَّھَا لَہٗ نَافِلَۃٌ۔ فتاوی رضویہ ٣/٣٦٧

حضرت یزید بن اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم سے کوئی اپنی جائے قیام پر نماز پڑھ چکے پھر اسے امام کے ساتھ بھی نماز کا موقع ملے تو پڑھ لے کہ یہ اسکے لئے نفل ہوگی۔ ١٢م

٩١٤۔ **عن** نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رجلا سأل عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فقال: انی اصلی فی بیتی ثم ادرک الصلوۃ مع الامام افاصلی معہ فقال لہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما: نعم، قال الرجل: ایتھما اجعل صلوتی۔ فقال لہ ا بن عمر: او ذالک الیک، انما ذلک الی اللہ یجعل ایتھما شاء۔

فتاوی رضویہ ٣/٣٦٧

حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا کہ میں اپنے گھر نماز پڑھ لیتا ہوں پھر امام کے ساتھ بھی اس نماز کا اتفاق ہوجاتا ہے تو کیا میں آپکے ساتھ بھی پڑھ لوں؟ فرمایا: ہاں، اس شخص نے کہا: میں دونوں نمازوں میں اپنی فرض نماز کس کو سمجھوں؟ فرمایا: کیا یہ تیرے اختیار میں ہے۔ یہ تو اللہ تعالیٰ کی مشیت پر ہے جسے وہ فرض کی جگہ قبول فرمالے۔ ١٢م

٩١٥۔ **عن** ابن امرأۃ عبادۃ بن الصامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی

٩١٣۔ السنن لابی داؤد، باب من صلی فی منزلہ، ١/٨٥
٩١٤۔ الموطا لمالک، باب اعادۃ الصلوۃ مع الامام ٦/١٤
٩١٥۔ المسند لاحمد بن حنبل، ٢٣٣٤٠، ٧/١٤

الله تعالیٰ علیه وسلم قال: سَیَکُونُ اُمَرَآءُ یَشْغَلُهُمْ اَشْیَاءُ ، یُؤَخِّرُوْنَ الصَّلٰوةَ عَنْ وَقْتِهَا ، فَصَلُّواالصَّلٰوةَ لِوَقْتِهَا، ثُمَّ اجْعَلُوا صَلَاتَکُمْ مَعَهُمْ تَطَوُّعًا۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اہلیہ کے بیٹے سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عنقریب کچھ حکمراں اپنے کاموں میں مشغول ہو کر نماز کو اسکے وقت سے مؤخر کردینگے تو تم وقت پر نماز پڑھنا۔ پھر انکے ساتھ نفل کی نیت سے شریک ہو جانا۔ ۱۲م

۱۵۔ قیام اللیل

(۱) قیام اللیل کی فضیلت

٩١٦۔ **عن** جابر بن بن عبد الله رضی الله تعالی عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ فَلْيَسْتَكْ ، إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا قَرَءَ فِي صَلَاتِهٖ وَضَعَ مَلَكٌ فَاهُ عَلٰى فِيهِ وَ لَا يَخْرُجُ مِنْ فِيهِ شَيْءٌ إِلَّا دَخَلَ فِي فَمِ الْمَلَكِ ۔ احکام شریعت ۱۳۹

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی تہجد کو اٹھے تو مسواک کرے کہ جو نماز میں تلاوت کرتا ہے فرشتہ اسکے منہ پر اپنا منہ رکھتا ہے، جو اسکے منہ سے نکلتا ہے فرشتہ کے منہ میں داخل ہوتا ہے۔ ۱۲م

٩١٧۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : أَفْضَلُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْفَرِيضَةِ صَلٰوةُ اللَّيْلِ ۔ فتاوی رضویہ ۳/۴۵۶

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فرض نماز کے بعد افضل نماز صلوۃ اللیل ہے۔ ۱۲م

(۲) قیام اللیل کیلئے حضور کا شدت سے عمل

٥١٨۔ **عن** المغیرة بن شعبة رضی الله تعالی عنه یقول : قام النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم حتی تو رمت قد ماه ، فقیل له : غفر الله لك ما تقدم من ذنبك و ما

٩١٦۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ٢٣٢/٢ ☆ جمع الجوامع للسيوطی ٣٢٩٣

٩١٧۔ الصحيح لمسلم ، باب صوم سرر شعبان ، ٣٦٨/١

السنن لابی داؤد ، باب صوم سرر المحرم ، ٣٣٠/١

المسند لاحمد بن حنبل ، ٣٤٤/٢ ☆ جمع الجوامع للسيوطی ٨٦٣٧

٩١٨۔ الجامع الصحيح للبخاری ، باب انا فتحنا لك فتحا مبينا ، ٧١٦/٢

الجامع للترمذی ، باب ما جاء فی الاجتهاد فی الصلوه ، ٥٥/١

الصحيح لمسلم ، باب اكثار العمل و الاجتهاد فی العبادة ٣٧٧/٢

تاخر ، قال: أفلا أكُونَ عَبدًا شَكُورًا۔ فتاوی رضویہ ۳/۴۶۰

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات کو قیام کرتے یہاں تک کہ قدم مبارک پر ورم آجاتا۔ عرض کیا گیا: کیا حضور کو اللہ تعالیٰ نے معصوم پیدا نہیں فرمایا اور آپکے ذریعہ اگلوں پچھلوں کی لغزشیں معاف نہیں فرمائیں۔ ارشاد فرمایا: کیا میں اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں۔ ۱۲م

۹۱۹۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها ان نبى الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كان يقوم من الليل حتى تتفطر قدماه ، فقالت عائشة : لم تصنع هذا؟! يا رسول الله ! و قد غفر الله لك ما تقدم من ذنبك و ما تأخر ، قال : أفَلَا أُحِبُّ أنْ أكُونَ عَبدًا شَكُورًا۔ فتاوی رضویہ ۳/۴۶۰

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات کو اتنی دیر تک قیام فرماتے کہ آپ کے قدم مبارک میں شگاف

٧١٨۔ السنن للنسائى، الاختلاف على عائشة فى احياء الليل، ١٦٦/١
السنن لابن ماجه ، باب ما جاء فى طول القيام فى الصلوة، ١٠٢/١
المسند لاحمد بن حنل ٢٥١/٤ ☆ الصحيح لابن خزيمة ، ١١٨٢
السنن الكبرى للبيهقى، ٤٩٧/٢ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى، ٢٧١/٢
المعجم الكبير للطبرانى ، ٧١/١ ☆ المطالب العالية لابن حجر، ٥٢٩
الترغيب و الترهيب للمنذرى، ٢٦/١ ☆ شرح السنة للبغوى ٤٥/٤
حلية الاولياء لابى نعيم ، ٢٥٠/٧ ☆ مشكوة المصابيح للتبريزى ، ١٢٢٠
التفسير للبغوى، ١٧٤/٤ ☆ ميزان الاعتدال ، ٤٧٣١
بدائع المنن للساعاتى، ٣١٦ ☆ المجروحين لابن حبن ، ١٦١/١
فتح البارى للعسقلانى، ٥٨٤/٨ ☆ اتحاف السادة للزبيدى ، ١٨٥/٥
المغنى للعراقى ، ٧٨/٤ ☆ الشفا للقاضى عياض ، ٤٦٥/١
تاريخ بغداد للخطيب ، ٣٣١/٤ ☆ الزهد لاحمد بن حنبل ، ١٧
مناهل الصفا، ٢٦ ☆ الدر المنثور للسيوطى، ١١١/٢
التمهيد لابن عبدالبر، ٢٢٤/٦ ☆ الزهد لابن المبارك ، ٣٦
كنز العمال للمتقى، ١٨٥٨٠، ١٧٩/٧ ☆ المصنف لابن ابى شيبة، ٢٣٢/١٣
٩١٩۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب انا فتحنا لك فتحا مبينا، ٧١٦/٢
الصحيح لمسلم ، باب اكثار الاعمال و الاجتهاد فى العبادة، ٣٧٧/٢
المسند لاحمد بن حنبل ، ١١٥/٦ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذرى، ٤٢٦/١
فتح البارى للعسقلانى ، ٥٨٤/٨ ☆

آجاتا۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ اتنا لمبا قیام کیوں فرماتے ہیں؟ حالانکہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے آپ کو معصوم پیدا فرمایا اور آپ کے سبب اگلوں اور پچھلوں کی لغزشیں معاف فرمادیں ۔ اس پر آپ نے فرمایا: کیا مجھے یہ پسند نہیں کہ میں اللہ عزوجل کا شکر گزار بندہ بنوں۔ ۱۲م

(۳)وقت صلوۃ اللیل

۹۲۰۔ **عن** أیاس بن معاویة المزنی رضی اللہ تعالیٰ عنه مرسلا قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: لا بُدَّ مِن صَلوۃٍ بِلَیلٍ ، وَ لَو حَلبُ نَاقَةٍ ، وَ لَوْحَلْبُ شَاۃٍ ، وَمَا كَانَ بَعْدَ صَلاۃِ الْعِشَاءِ الآخِرَ ۃِ فَهُوَ مِنَ الَّلیْلِ۔

حضرت ایاس بن معاویہ مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شب میں نماز پڑھنا چاہیئے خواہ اتنی دیر جتنے وقت میں اونٹنی یا بکری دوہی جائے اور شب کی نماز کا وقت بعد نماز عشاء ہے۔ ۱۲م

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث کے تمام رواۃ ثقہ ہیں، مگر ابن اسحاق کے بارے میں ترغیب میں طعن مذکور ہے لیکن ہمارے نزدیک ابن اسحاق ثقہ ہیں۔ جیسا کہ محقق علی الاطلاق نے افادہ فرمایا۔

جد الممتار ۱/ ۳۲۷

(۴)تعداد رکعات صلوۃ اللیل

۹۲۱۔ **عن** اُم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالی عنها قالت: کانت صلوۃ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فی شهر رمضان وغیر ہ ثلث عشرۃ رکعة باللیل منها رکعتا الفجر ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

۹۲۰۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱/ ۲۷۱ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۵/ ۲۰۳

- الاصابه لابن حجر، ۱/ ۳۹۵ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۲/ ۲۵۲

۹۲۱۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب کیف صلوۃ اللیل، ۱/ ۱۵۳

الصحیح لمسلم، باب صلوۃ اللیل و عدد رکعات ، ۱/ ۲۵۵

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز ماہ رمضان المبارک اور دوسرے مہینوں کی راتوں میں تیرہ رکعات تھیں ان میں دو رکعت سنت فجر بھی شمار کی گئیں۔ ١٢م

(٥) قیام اللیل کی نیت کے ساتھ نیند بھی عبادت

٩٢٢۔ **عن** أم المؤنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال : مَا مِنْ اِمْرَءٍ تَكُوْنُ صَلٰوةُ اللَّيْلِ يَغْلِبُهٗ عَلَيْهَا نَوْمٌ اِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ اَجْرَ صَلٰوتِهٖ وَ كَانَ نَوْمُهٗ عَلَيْهِ صَدَقَةً۔ فتاوی رضویہ ٣/٣٢٩

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی شخص نماز شب کی نیت کرے اور اس پر نیند کا غلبہ ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اسے ضرور اسکی نماز کا ثواب دیتا ہے اور اسکی نیند اس پر صدقہ ہو جاتی ہے۔ ١٢

٩٢٣۔ **عن** أبی الدرداء رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ اَتٰی فِرَاشَهٗ وَ هُوَ يَنْوِیْ اَنْ يَّقُوْمَ يُصَلِّیْ مِنَ اللَّيْلِ فَغَلَبَتْهُ عَيْنَاهُ حَتّٰی اَصْبَحَ كُتِبَ لَهٗ مَا نَوٰی وَ كَانَ نَوْمُهٗ صَدَقَةً عَلَيْهِ مِنْ رَبِّهٖ عَزَّوَجَلَّ۔

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو بستر پر اس نیت سے لیٹا کہ رات کو اٹھ کر نماز شب پڑھیگا پھر وہ سوتا ہی رہ گیا صبح تک، تو اللہ تعالیٰ اسکی نیت کا ثواب اسے عطا فرماتا ہے۔ اور اسکی نیند اللہ عزوجل کی

٩٢٢۔ السنن لابی داؤد ، باب من نوی القیام فنام ، ١٨٦/١
السنن للنسائی، باب من کان صلوته باللیل فغلبه علیها النوم، ١٩٨/١
المسند لاحمد بن حنبل ، ٧٢/٦ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ١٥/٣
الترغیب و الترهیب للمنذری ، ٤٠٩/١ ☆ التفسر للقرطبی، ٦٦/١٣
لرواء الغلیل للالبانی ٤٠٩/٢ ☆ تجرید التمهید لابن عبدالبر، ٥٠٥
الموطا لمالك ، ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ٩٥/٥

٩٢٣۔ السنن لابن ماجه، باب ما جاء فی من نام عن حزبه من اللیل ، ٩٥/١
السنن للنسائی، باب من اتی فراشه و هو ینوی القیام فنام ، ١٩٩/١
الموطا لمالك ، ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ٧٢/٦
المستدرك للحاکم ٣١١/١ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ١٥/٣
الصحیح لابن خزیمة ، ١١٧٢ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ١٥٨/٥
الترغیب و الترهیب للمنذری ، ٤٩/١ ☆ کنز العمال للمتقی، ٢١٣٩١، ٧٨٣/٧
العلل المتناهیة لابن الجوزی، ٤٥٩/١ ☆ المغنی للعراقی، ٣٤٨/١

طرف سے اس پر صدقہ ہوجاتی ہے ۱۲م فتاوی رضویہ ۳/۳۲۹

(۶) تہجد کیلئے کچھ دیر سونا ضروری ہے

۹۲٤۔ **عن** الحجاج بن عمرو بن غزية صاحب رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم رضى الله تعالىٰ عنه قال : بحسب احدكم اذا قام من الليل يصلى حتى يصبح أنه قد تهجد ، إنما التهجد المرء يصلى الصلوة بعد رقدة ، ثم الصلوة بعد رقدة ، وتلك كانت صلوة برسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم۔

فتاوی رضویہ ۳/۳۳۲

حضرت حجاج بن عمرو بن غزیہ صحابی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ تم میں کسی کا یہ گمان ہے کہ رات کو اٹھ کر صبح تک نماز پڑھے جبھی تہجد ہو۔ تہجد صرف اسکا نام ہے کہ آدمی ذرا سو کر نماز پڑھے یہی حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز کا طریقہ تھا۔ ۱۲م

(۷) صلوۃ اللیل میں جہر سے قرأت

۹۲۵۔ **عن** أبى قتادة رضى الله تعالىٰ عنه قال : ان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم خرج ليلة فإذا هو بأبى بكر يصلى يخفض من صوته قال : و مر بعمر بن الخطاب و هو يصلى رافعا صوته قال : فلما اجتمعا عند النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قال النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: يَا أَبَا بَكْرٍ ! مَرَرْتُ بِكَ وَ أَنْتَ تُصَلِّي تَخْفَضُ صَوْتَكَ ، قال : قد اسمعت من ناجيتُ ، يا رسول الله ! قال : وقال لعمر، مَرَرْتُ بِكَ وَ أَنْتَ تُصَلِّي رَافِعًا صَوْتَكَ قال : فقال : يا رسول الله ! اوقظ الوسنان و اطر د الشيطان ۔ فتاوی رضویہ ۳/ ۴۸۱

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک رات حجرۂ مبارکہ سے تشریف لائے تو دیکھا کہ حضرت ابوبکر صدیق نماز میں آہستہ

۹۲٤۔ المعجم الكبرى للطبرانى، ۳/۲۲۵ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى، ۲/۲۷۷

۹۲۵۔ السنن لابى داؤد ، باب رفع الصوت بالقرأة الخ، ۱/۱۸۸

قرأت کررہے ہیں۔ پھر حضرت عمر کو دیکھا تو وہ بلند آواز سے قرأت میں نے فرمایا: اے ابوبکر! میں تمہارے پاس سے گزرا جب تم نماز پڑھ رہے تھے تو تمہاری آواز نہایت پست تھی۔ عرض کیا: یارسول اللہ! جس سے مناجات کر رہا تھا اسے سنا رہا تھا۔ پھر حضور نے حضرت عمر سے فرمایا: میں تمہارے پاس سے گزرا تو تم خوب بلند آواز سے پڑھ رہے تھے۔ عرض کی: یارسول اللہ! سوتے ہوئے لوگوں کو جگا رہا تھا اور شیطان کو بھگا رہا تھا۔ ١٢م

٩٢٦۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال :قَدْ سَمِعْتُكَ يَا بِلَالُ ! أَنْتَ تَقْرَءُ مِنْ هٰذِهِ السُّوْرَةِ وَ مِنْ هٰذِهِ السُّوْرَةِ ، قال : کلام طیب یجمعه الله بعضه الی بعض ، فقال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: كُلُّكُمْ قَدْ أَصَابَ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت بلال سے ارشاد فرمایا: اے بلال! میں نے تمہیں نماز شب میں پڑھتے سنا کہ تم کچھ اس سورۃ سے پڑھ رہے تھے اور کچھ دوسری سورۃ سے۔ عرض کرنے لگے: یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ کا کلام پاکیزہ ہے۔ بعض کو بعض کے ساتھ ملا رہا تھا کہ ارادۂ الٰہیہ یونہی ہوتا ہے فرمایا: تم تینوں نے ٹھیک بات کی درست کام کیا۔ ١٢م

(٨) رات کو جاگ کر عبادت کرنا

٩٢٧۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : بت عند خالتی میمونة رضی الله تعالیٰ عنها ، فقام النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فاتی حاجته فغسل وجهه و یدیه ثم نام ثم قام فاتی القربة فاطلق شناقها ثم توضأ وضوء بین وضوئین لم یکثر و قد ابلغ فصلی فقمت فتمطیت کراهیة ان یری انی کنت انقیه فتوضأت فقام یصلی ، فقمت عن یساره فاخذ باذنی فادارنی عن یمینه فتتامّت صلوته ثلث عشرة رکعة ثم اضطجع فنام حتی نفخ و کان اذا نام نفخ فاذنه بلال بالصلوٰة فصلی ولم یتوضأ۔ فتاوی رضویہ جدید ١/٤٣٦

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے اپنی خالہ

٩٢٦۔	السنن لابی داؤد،	باب رفع الصوت بالقرأة ، الخ،	١/١٨٨
٩٢٧۔	الجامع الصحیح للبخاری،	باب الدعا اذا انتبه من اللیل،	٢/٩٣٥

حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے یہاں رات کو قیام کیا تو میں نے دیکھا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بستر سے اٹھے اور ضرورت سے فارغ ہوکر اپنے چہرۂ اقدس اور ہاتھوں کو دھویا اور پھر سو گئے، اسکے بعد پھر بیدار ہوئے اور چھوٹے مشکیزہ کو لیکر اسکا بند کھولا پھر خفیف وضو کیا اور نماز پڑھنے لگے، میں بھی اٹھا اور خوب پیچھے چلا گیا، کیونکہ مجھے یہ اچھا محسوس نہ ہوا کہ حضور یہ خیال فرمائیں کہ میں پیچھے کھڑا انتظار کر رہا ہوں۔ چنانچہ میں نے وضو کیا اور سرکار اب بھی کھڑے ہوئے نماز میں مشغول تھے۔ لہذا میں حضور کی بائیں جانب کھڑا ہوگیا، تو سرکار نے میرا کان پکڑا اور کھینچ کر داہنی جانب کھڑا کرلیا۔ پھر تیرہ رکعت نماز پڑھی پھر لیٹ کر سو گئے یہاں تک کہ خراٹے لینے لگے اور سرکار کی یہ عادت کریمہ تھی جب سوتے تو خراٹے لیتے۔ اسی درمیان حضرت بلال نے آپکو نماز کی اطلاع دی۔ آپ اٹھے اور جدید وضو کئے بغیر نماز پڑھائی۔ ۱۲م

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

واضح رہے کہ یہ چیز (سونے سے وضو نہ ٹوٹنا (امت کی بہ نسبت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خصائص میں سے ہے۔

(۹) آخر رات میں عبادت بہتر ہے۔

۹۲۸۔ **عن** عمرو بن عبسة السلمٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قلت لرسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ای اللیل اسمعَ؟ قال: جَوْفُ اللَّیْلِ الْآخِرِ، فَصَلِّ مَا شِئْتَ، فَاِنَّ الصَّلٰوۃَ مَشْھُوْدَۃٌ مَکْتُوْبَۃٌ حَتّٰی تُصَلِّی الْفَجْرَ، ثُمَّ اقْتَصِرْ حَتّٰی تَطْلَعَ الشَّمْسُ وَ تَرْتَفِعَ قَیْسَ رُمْحٍ اَوْ رُمْحَیْنِ۔ جدالممتار ۱/۱۹۶

حضرت عمرو بن عبسہ سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا: یارسول اللہ! رات کا کونسا حصہ نماز کی مقبولیت کیلئے بہتر ہے؟ فرمایا: رات کے دوسرے حصہ کا درمیانی حصہ، تم اس میں جسقدر رچاہو نماز پڑھو کہ نماز لکھنے کیلئے فرشتے حاضر ہوتے ہیں یہاں تک کہ تم فجر کی نماز سے فارغ ہو۔ پھر اسی مقام پر بیٹھے

۹۲۸۔ السنن لابی داؤد، باب من رخص فیہما اذا کانت الشمس، الخ ۱/۱۸۱
المستدرک للحاکم، ۱/۲۶۹ ☆ التمہید لابن عبد البر، ۴/۵۵

رہو کہ سورج طلوع ہو کر ایک نیزے یا دو نیزوں کی مقدار بلند ہو جائے۔ ۱۲م

(۱۰) قیام اللیل پر مداومت کرو

۹۲۹۔ **عن** عبد الله بن عمر و بن العاص رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: یَا عَبْدَ اللّٰهِ! لَا تَکُنْ مِثْلَ فُلَانٍ کَانَ یَقُوْمُ اللَّیْلَ فَتَرَکَ قِیَامَ اللَّیْلِ۔ فتاویٰ رضویہ ۳/۳۳۱

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عبد اللہ! فلاں شخص کی طرح نہ ہو جانا کہ رات کو قیام کرتا تھا پھر ترک کر دیا۔ ۱۲م

۹۲۹۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب ما یکره من ترک قیام اللیل، ۱/۱۵٤
الصحیح لمسلم، باب النهی عن صوم الدهر الخ، ۱/۳٦٦
السنن لابن ماجه، باب ما جاء فی قیام اللیل، ۱/۹٥
المسند لاحمد بن حنبل ۲/۱۷۰ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۱/٤٤٥
الصحیح لابن خزیمة، ۱۱۲۹ ☆ مشکوة المصابیح للتبریزی، ۱۲۳٤
کنز العمال للمتقی، ۲۱۳۸۲، ۷/۷۸۱ ☆ التفسیر للقرطبی، ۱٦/٥۷

۱۶۔ جمعہ

(۱) فضیلت یوم جمعہ

۹۳۰۔ **عن** أوس بن أوس رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : اِنَّ مِنْ اَفْضَلِ اَیَّامِکُمْ یَوْمَ الْجُمُعَةِ فِیْهِ خُلِقَ آدَمُ وَفِیْهِ قُبِضَ وَفِیْهِ النَّفْخَةُ وَفِیْهِ الصَّعْقَةُ، فَاَکْثِرُوْا عَلَیَّ مِنَ الصَّلٰوةِ فِیْهِ ، فَاِنَّ صَلٰوتَکُمْ مَعْرُوْضَةٌ عَلَیَّ، قال: قالوا: یا رسول اللہ ! کیف تعرض صلوتنا علیك و قد ارمت یعنی بلیت فقال : اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَنْ تَاْکُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَاءِ۔ فتاوی رضویہ ۴/۳۵

حضرت اوس بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے تمام دنوں میں افضل یوم جمعہ ہے کہ اس دن حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تخلیق ہوئی۔ اسی دن وصال ہوا۔ اسی دن قیامت قائم ہوگی اور اسی دن بے ہوشی ہے، لہذا اسی دن مجھ پر درود کثرت سے پڑھو۔ کیونکہ تمہارے درود مجھ پر پیش ہوتے ہیں۔ صحابہ نے عرض کی: یارسول اللہ! ہمارے درود آپ پر کیسے پیش ہونگے؟ آپ تو رمیم ہو چکے ہونگے یعنی گلی ہڈی۔ فرمایا: اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیا کے جسم حرام فرمادیے ہیں۔ ۱۲م

فتاوی رضویہ ۶/۱۳۶

۹۳۰۔	السنن لابی داؤد	باب تفریع ابواب الجمعة ،			۱/۱۵۰
	السنن لابن ماجه ،	باب فضل الجمعة ،			۱/۷۷
	السنن للنسائی،	باب اکثار الصلوة علی النبی ﷺ یوم الجمعة ،			۱/۱۵۴
	المستدرك للحاکم ،	کتاب الجمعة ،			۱/۲۷۸
	المسند لاحمد بن حنبل ،	۴/۸	☆	الجامع الصغیر للسیوطی ،	۱/۱۵۰
	الصحیح لابن خزیمة ،	۱۷۳۳	☆	مشکوة المصابیح للتبریزی،	۱۳۶۱
	الدر المنثور للسیوطی ،	۵/۳۳۸	☆	تاریخ دمشق لابن عساکر ،	۳/۱۵۷
	ارواء الغلیل للآلبانی،	۱/۳۴	☆	المصنف لابن ابی شیبة،	۲/۱۴۹
	الترغیب و الترهیب للمنذری ،	۱/۴۹۱	☆	التوسل للالبانی ،	۵۸
	تلخیص الحبیر لابن حجر ،	۲/۷۲	☆	کنز العمال للمتقی، ۲۲۰۲،	۱/۴۹۹
	المسند للربیع،	۵۵۰	☆	المعجم الکبیر للطبرانی،	۱/۱۸۶
	السنن الکبری للبیهقی،	۳/۲۴۹	☆	التفسیر لابن کثیر ،	۵/۲۷۵
	الاذکار اکلنوویة ،	۱۰۶	☆	البدایة و النهایة لابن کثیر،	۵/۲۷۵

٩٣١۔ **عن** أبى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ، فِيْهِ خُلِقَ آدَمُ وَ فِيْهِ أُدْخِلَ الْجَنَّةَ وَ فِيْهِ أُخْرِجَ مِنْهَا، وَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ إِلَّا فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ٢٦٥/٩

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمام ایام میں بہتر دن یوم جمعہ ہے۔ اس دن حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیدائش ہوئی ۔ اسی دن جنت میں داخل ہوئے اسی دن جنت سے دنیا میں تشریف لائے ۔ اور قیامت جمعہ کے دن ہی قائم ہوگی ۔ ١٢م

٩٣٢۔ **عن** أبى لبابة بن المنذر رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : إِنَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ سَيِّدُ الْأَيَّامِ وَ أَعْظَمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالىٰ ، فِيْهِ

٩٣١۔	الصحيح لمسلم،			كتاب الجمعة،	٢٨٢/١
	الجامع للترمذى،			باب فضل يوم الجمعة،	٦٤/١
	السنن لابى داؤد			كتاب الصلوة باب تفريع ابواب الجمعة،	١٥٠/١
	السنن للنسائى،			باب ذكر فضل يوم الجمعه،	١٥٤/١
	المسند لاحمد بن حنبل،	٢٧٢/٢	☆	الموطا لمالك،	
	السنن الكبرى للبيهقى،	٢٥١/٣	☆	المستدرك للحاكم،	٢٧٨/١
	الكشاف،	١٧٠	☆	الترغيب و الترهيب للمنذرى،	٥٩٠/١
	التفسير للبغوى،	٩٣/٧	☆	السنن للدارمى،	
	الصحيح لابن خزيمة،	١٧٢٩	☆	زاد المسير لابن الجوزى،	٢٦٣/٨
	ارواء الغليل للألبانى،	٢٢٧/٣	☆	الدر المنثور للسيوطى،	٤٨/١
	موارد الظمئان للهيثمى،	١٠٢٤	☆	المسند للشافعى،	٧٢
	مشكوة المصابيح للتبريزى	١٣٥٦	☆	فتح البارى للعسقلانى	٤٦٠/٢
	بدائع المنن للساعاتى،	٤٢٥	☆	اتحاف السادة للزبيدى،	٢١٦/٣
	تجريد التمهيد لابن عبد البر،	٦٩٢	☆	كنز العمال للمتقى، ٢١٠٥٠،	٧١١/٧
	المسند للربيع بن حبيب،	٥٧/١	☆	البداية و النهاية لابن كثير،	٨٠/١
	التاريخ الكبير للبخارى،	٤٢٣/٥	☆	المغنى للعراقى،	١٧٩/١
	التفسير للقرطبى،	٥١/١٨	☆	التفسير لابن كثير،	١١٥/١
٩٣٢۔	الترغيب و الترهيب للمنذرى	٤٨٩/١	☆	المعجم الكبير للطبرانى،	٢٣/٥
	مشكوة المصابيح للتبريزى	١٣٦٣	☆	كنز العمال للمتقى، ٢١٠٦١،	٧١٣/٧
	حلية الاولياء لابى نعيم،	٣٦٦/١	☆	المصنف لابن ابى شيبة،	١٥٠/٢

خَمْسُ خِلَالٍ ، خَلَقَ اللّٰہُ فِیْہِ آدَمَ وَ اَھْبَطَ اللّٰہُ فِیْہِ آدَمَ اِلَی الْاَرْضِ ، وَ فِیْہِ تَوَفَّی اللّٰہُ آدَمَ ، وَ فِیْہِ سَاعَۃٌ لَا یَسْاَلُ اللّٰہَ فِیْھَا الْعَبْدُ شَیْأً اِلَّا اَعْطَاہُ اِیَّاہُ مَالَمْ یَسْاَلْ حَرَامًا ، وَ فِیْہِ تَقُوْمُ السَّاعَۃُ ، مَا مِنْ مَلَکٍ مُقَرَّبٍ ، وَ لَا سَمَاءٍ ، وَلَا اَرْضٍ ، وَ لَا رِیَاحٍ ، وَلَا جِبَالٍ ، وَ لَا بَحْرٍ اِلَّا وَھُنَّ یَشْفَقْنَ مِنْ یَوْمِ الْجُمُعَۃِ ۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۲۹۵

حضرت ابولبابہ بن عبدالمنذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک جمعہ کا دن اللہ تعالیٰ کے یہاں تمام دنوں کا سردار ہے اور سب سے زیادہ عظمت والا۔ اس میں پانچ اوصاف ہیں اللہ تعالیٰ نے اس دن حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا اسی دن آپ زمین پر تشریف لائے۔ اسی دن وصال فرمایا۔ اسی میں ایک ایسی ساعت ہے کہ اللہ تعالیٰ سے بندہ حرام چیز کے علاوہ جو مانگتا ہے عطا فرماتا ہے اسی دن قیامت قائم ہوگی۔ تمام فرشتے، آسمان، زمین، ہوائیں، پہاڑ اور سمندر اس دن سے خوفزدہ رہتے ہیں۔ ۱۲م

۹۳۳۔ **عن** أبی موسی الأشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یَبْعَثُ الْاَیَّامَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ عَلٰی ھَیْأَتِھَا وَ یَبْعَثُ الْجُمُعَۃَ زَھْرَآءَ مُنِیْرَۃً اَھْلُھَا یَحُفُّوْنَ بِھَا کَالْعَرُوْسِ تَھْدِی اِلٰی کَرِیْمِھَا۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ عزوجل قیامت کے دن سب دنوں کو انکی شکل پر اٹھائے گا، اور جمعہ کو چمکتا، روشنی دیتا، جمعہ پڑھنے والے اسکے گرد جھرمٹ کئے ہونگے جیسے نئی دلہن کو اسکے گرامی شوہر کے یہاں رخصت کرکے لیجاتے ہیں۔ فتاوی رضویہ ۶/۲۰۲

۹۳۴۔ **عن** أبی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۹۳۳۔ المستدرک للحاکم، ۲۷۷/۱ ☆ الصحیح لابن خزیمة ۱۷۳۰
الکامل لابن عدی، ۱۵۲۲/۴ ☆ السلسلة الصحیحة للالبانی، ۷۰۶
کنز العمال للمتقی، ۲۰۹۱۰، ۶۸۴/۷ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۲۱۶/۶
التفسیر للقرطبی، ۱۱۹/۱۸ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ۵۱۷

۹۳۴۔ السنن لابن ماجه، باب ذکر وفاته و دفنه ﷺ، ۱۱۹/۱
السنن الکبری للبیهقی، ۲۴۹/۳ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۴۴/۲
المطالب العالیة لابن حجر، ۳۳۲۲، ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۴۹۸/۲

عليه وسلم : اَكْثِرُوْا الصَّلٰوةَ عَلَيَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَاِنَّهٗ مَشْهُوْدٌ تَشْهَدُهُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَاِنَّ اَحَدًا لَنْ يُّصَلِّيَ اِلَّا عُرِضَتْ عَلَيَّ صَلٰوتُهٗ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْهَا، قال : قلت و بعد الموت ، قال : وَ بَعْدَ الْمَوْتِ ، اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَى الْاَرْضِ اَنْ تَاْكُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِيَاءِ فَنَبِيُّ اللّٰهِ حَيٌّ يُّرْزَقُ ۔

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جمعہ کے دن مجھ پر درود کی کثرت کرو کہ یہ خاص طور پر فرشتوں کی حاضری کا دن ہے۔ اور مجھ پر جو شخص بھی درود پڑھتا ہے اسکا درود ضرور پیش کیا جاتا ہے۔ حضرت ابو درداء فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا: اور وصال کے بعد۔ فرمایا: وصال کے بعد بھی۔ بیشک اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام فرمادیا کہ وہ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے اجسام کو کھائے۔ تو اللہ کے نبی زندہ ہیں روزی دیے جاتے ہیں۔ ١٢م

(٢) جمعہ کہاں پڑھا جائے

٩٣٥ ۔ **عن** أمير المؤمنين على المرتضى كرم الله تعالىٰ وجهه الكريم قال : لا جمعة و لا تشريق الا فى مصر جامع۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: جمعہ اور تکبیر تشریق شہر ہی میں واجب ہیں۔ ١٢م

﴿١﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث صحیح ہے۔ فتاوی رضویہ ٣/٦٧٢

٩٣٦ ۔ **عن** عطاء بن ابى رباح رضى الله تعالىٰ عنه قال : اذا كنت فى قرية جامعة فنودى بالصلوٰة من يوم الجمعة فحق عليك ان تشهد ها ان سمعت النداء

---

٥٣٤ ۔ التفسير لابن كثير ، ٦/٤٦٤ ☆ مشكوة المصابيح للتبريزى ، ١٣٦٦
اتحاف السادة للزبيدى، ٣/٢٤١ ☆ كشف الخفاء للعجلونى، ١/١٨٩
اللآلى المصنوعة للسيوطى ، ١/١٤٧ ☆ كنز العمال للمتقى، ٢١٨٠ ، ١/٥١٧
المسند للشافعى، ٧٠ ☆ المصنف لابن ابى شية، ٢/٥١٧

٩٣٥ ۔ المصنف لعبد الرزاق ، باب القرى الصغار، ٣/١٦٧
فتح البارى للعسقلانى، ٢/٤٥٧ ☆ الكامل لابن عدى، ١/٢٨٧
نصب الراية للزيلعى، ٢/١٩٥

٩٣٦ ۔ المصنف لعبد الرزاق، باب القرى الصغار ، ٣/١٦٩

او لم تسمعه ، قال : قلت لعطاء : ما القرية الجامعة ؟ قال : ذات الجماعة و الامير القاضى و الدور المجتمعة ، غير لامتفرقة الآخذ بعضها بعض كهئية جدة۔

فتاوی رضویہ ۳/۶۷۲

حضرت عطاء بن ابی رباح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: جب تم شہر میں ہو اور جمعہ کے دن اذان ہو جائے تو اب تم پر لازم ہے کہ جمعہ کی نماز میں حاضری دو خواہ تم نے اذان سنی ہو یا نہیں۔ راوی کہتے ہیں۔ میں نے شہر کی تعریف وصفت معلوم کی کہ کس آبادی کو کہتے ہیں؟ فرمایا: جہاں جماعت ہوتی ہو۔ کوئی حاکم ہو اور وہ حاکم حد قصاص جاری کر سکتا ہو۔ گھروں کا سلسلہ متصل ہو کہ آپس میں ملے ہوں۔ جیسے جدہ کی آبادی۔ ۱۲م

(۳) خطبہ جمعہ خاموشی سے سنو

۹۳۷۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : اِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَنْصِتْ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَقَدْ لَغَوْتَ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب روز جمعہ خطبۂ امام کے وقت تو دوسرے سے کہے چپ، تو تو نے خود لغو کیا۔

فتاوی رضویہ ۳/۶۹۷

۹۳۸۔ **عن** أمير المؤمنين علی المرتضی كرم الله تعالیٰ وجهه الكريم قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : مَنْ قَالَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ لِصَاحِبِهٖ صَهٖ فَقَدْ لَغَا ،

۹۳۷۔ الجامع الصحيح للبخاری، باب الانصات يوم الجمعة ، ۱/۱۲۸
الصحيح لمسلم ، كتاب الجمعة ، ۱/۲۸۱
السنن لابی داؤد كتاب الصلوة باب الكلام و الامام يخطب، ۱/۱۵۸
السنن للنسائی، باب الانصفا للخطبة يوم الجمعة ، ۱/۱۵۸
السنن لابن ماجه ، باب ما جاء فی الاستماع للخطبة، ۱/۷۸
المسند لاحمد بن حنبل ۲/۲۷۲ ☆ السنن للدارمی ، ۱/۳۲٤
المصنف لعبد الرزاق، ٥٢٢٤، ۳/۲۲۳ ☆ شرح السنة للبغوی، ٤/۲٥۸
نصب الراية للزيلعی ، ۲/۲۰۹ ☆ تلخيص الحبير لابن حجر، ۲/٦۰
فتح الباری للعسقلانی ، ۲/٤۰۹ ☆ السلسله الصحيحة للالبانی، ۱/۱۱۸

۹۳۸۔ السنن لابی داؤد ، باب فضل يوم الجمعة، ۱/۱٥۱
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲/٤۷٤ ☆ الجامع الكبير ، ۲/٦۳

وَ مَنْ لَغَا فَلَيْسَ لَهُ فِي جُمُعَتِهٖ تِلْكَ شَيْءٌ ۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو جمعہ کے دن اپنے ساتھی سے، چپ کہے اس نے لغو کیا اور جس نے لغو کیا اسکے لئے اس جمعہ میں کچھ اجر نہیں۔ فتاوی رضویہ ۳/۶۹۷

۹۳۹۔ **عن** عبد الله بن عبا س رضى الله تعالىٰ عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : مَنْ يَّتَكَلَّمُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَ الْإِمَامُ يَخْطُبُ فَهُوَ كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ أَسْفَارًا ، وَ الَّذِي يَقُوْلُ لَهُ أَنْصِتْ لَيْسَ لَهُ جُمُعَةٌ ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جمعہ کے دن جب امام خطبہ میں ہو تو بولنے والا ایسا ہے جیسا گدھا جس پر کتابیں لدی ہوں۔ اور جو اس سے چپ کہے اسکا جمعہ نہیں۔ فتاوی رضویہ ۳/۶۹۷

(۴) خطیب دونوں خطبوں کے درمیان بیٹھے

۹۴۰۔ **عن** عبد الله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما قال : كان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يخطب خطبتين يقعد بينهما۔ فتاوی رضویہ ۳/۶۸۷

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب خطبہ پڑھتے تو دونوں خطبوں کے درمیاں بیٹھتے۔۱۲م

(۵) دونوں خطبوں کے درمیان دعا

۹۴۱۔ **عن** أنس رضى الله تعالىٰ عنه قال : بينما النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يخطب يوم الجمعة اذا قام رجل فقال : يا رسول الله ! هلك الكراع ، هلك الشاء ، فادع الله ان يسقينا فمديديه و دعا۔ فتاوی رضویہ ۳/۶۹۷

۹۳۹۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۱/۲۳ ☆ المعجم الكبير للطبرانى، ۱۲/۹۰

كنز العمال للمتقى، ۲۱۲۰۶، ۷/۷۴۵ ☆

۹۴۰۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب القعدة بين الخطبتين، ۱/۱۲۷

الصحيح لمسلم ، كتاب الجمعة، ، ۱/۲۸۳

الجامع للترمذى، باب ما جاء فى الجلوس بين الخطبتين، ۱/۶۷

السنن لابن ماجه ، با ب ما جاء فى الخطبة يوم الجمعة، ۱/۷۹

المسند لاحمد بن حنبل ، ۵/۵۲ ☆ ارواء الغليل للالبانى ، ۳/۷۰

۹۴۱۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب الاستقاء فى الخطبة، ۱/۱۲۷

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تعالیٰ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے کہ اچانک ایک شخص کھڑے ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! گھوڑے اور بکریاں ہلاک ہو گئیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ بارش ہو۔ حضور نے ہاتھوں کو دراز فرمایا اور دعا کی۔ ۱۲م

(۶) خطبۂ جمعہ سے قبل خطیب مقتدیوں کو سلام کرے

۹۴۲۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: کان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا دنا من منبره یوم الجمعة سلم علی من عنده من الجلوس، فاذا صعد المنبر استقبل الناس بوجهه ثم سلم قبل ان یجلس۔

جدالممتار ۱/ ۳۷۲

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب منبر کے قریب پہونچتے تو منبر کے قریب بیٹھے ہوئے حضرات کو سلام فرماتے۔ اور جب منبر پر تشریف فرما ہوتے تو لوگوں کی طرف متوجہ ہوتے پھر بیٹھنے سے پہلے سب کو سلام فرماتے۔ ۱۲م

۹۴۳۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال: کان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا صعد المنبر سلم۔ جدالممتار ۱/ ۳۷۲

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب منبر پر جلوہ فرما ہوتے تو سلام کرتے۔ ۱۲م

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام مناوی علیہ الرحمہ کے نزدیک دونوں حدیثیں ضعیف ہیں۔ لیکن ان سے سخت تعجب خیز بات یہ صادر ہوئی کہ ضعیف وواہی کہنے کے بعد فرما رہے ہیں کہ منبر پر امام جب جائے تو

۹۴۲۔ السنن الکبری للبیهقی، ۳/ ۲۰۵ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۸۹۷۸

۹۴۳۔ السنن لابن ماجه، باب ما جاء فی الخطبة یوم الجمعة، ۱/ ۷۹

السنن الکبری للبیهقی، ۳/ ۲۰۴ ☆ شرح السنة للبغوی، ۴/ ۲۴۲

کنز العمال للمتقی، ۱۷۹۷۷، ۷/ ۶۴

پہلے سلام کرے اسکے بعد خطبہ پڑھے۔ یہ سنت ہے۔ اوران احادیث کے ذریعہ امام اعظم وامام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا مسلک رد ہو جاتا ہے کہ ان کے نزدیک سنت نہیں۔

جدالممتار ۱/۳۷۲

(۷) حالت خطبہ میں عصا پر ٹیک لگانا

٩٤٤۔ **عن** الحکم بن حزن الکبی رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : اقمنا بها ای بالمدينة الطيبة اياما ، شهدنا فيها الجمعة مع رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فقام متوكأ على عصا اوقوس۔ جدالممتار ۱/۳۸۷

حضرت حکم بن حزن کلبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم مدینہ طیبہ میں چند روز مقیم رہے۔ وہاں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ جمعہ کی نماز میں حاضری دی تو دیکھا کہ سرکار لاٹھی یا کمان پر ٹیک لگا کر کھڑے ہوئے۔ ۱۲م

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث سے صرف ایک مرتبہ کے بارے میں معلوم ہوا۔ اور قاعدہ ہے " واقعة عين لا تعم " کہ کسی معین وخاص واقعہ سے حکم عام ثابت نہیں ہوتا۔ کیوں کہ ہو سکتا ہے یہ عصا وغیرہ پر ٹیک لگانا کسی عذر کے سبب یا بیان جواز کیلئے ہو۔ جدالممتار ۱/۳۷۸

◆

٩٤٤۔ السنن لابی داؤد، باب الرجل یخطب علی قوس، ۱/۱۵٦

١٧ـ عیدین

(١) عیدین کی نماز اور وعظ ونصیحت

٩٤٥ـ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : خرجت مع النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یوم فطر او اضحی فصلی ثم خطب ثم اتی النساء فوعظهن و ذکرهن و امرهن بالصدقة ـ فتاوی رضویه ٣/٦٩٢

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ عید الفطر یا عید اضحیٰ کے دن گیا تو حضور نے نماز پڑھائی، پھر خطبہ دیا، پھر عورتوں کی طرف تشریف لے گئے اور ان کو وعظ ونصیحت سے نوازا اور صدقہ کا حکم دیا۔ ١٢م

٩٤٦ـ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما أن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قام فبدأ بالصلوٰة ثم خطب الناس بعد فلما فرغ نبی الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم نزل فاتی النساء فذکرهن و هو یتوکأ علی ید بلال و بلال باسط ثوبه تلقی فیه النساء صدقة ـ فتاوی رضویه ٣/٦٩٢

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے تو پہلے عید کی نماز پڑھائی پھر نماز کے بعد لوگوں کو خطبہ دیا۔ جب خطبے سے فارغ ہوئے تو منبر سے نیچے تشریف لائے اور عورتوں کی جانب تشریف لے گئے اور انکو نصیحت فرمائی۔ آپ حضرت بلال کے ہاتھ پر ٹیک لگائے ہوئے اور حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنا کپڑا پھیلائے ہوئے تھے جس میں عورتیں صدقہ کی چیزیں ڈال رہی تھیں۔ ١٢م

٩٥٤ـ	الجامع الصحیح للبخاری،	باب خروج النساء و الحیض الی المصلی،	١/١٣٣
	الصحیح لمسلم،	کتاب الصلوة العیدین،	١/٢٨٩
	السنن لابن ماجه،	باب ما جاء فی صلوة العیدین،	١/٩٢
	السنن لابی داؤد،	کتاب الصلوة باب الخطبة یوم العید،	١/١٦٢
	المسند لاحمد بن حنبل،	١/٤٢١ ☆ السنن للنسائی، موعظة الامام النساء الخ،	١/١٨٠
٠٦ـ	الجامع الصحیح للبخاری،	باب المشی والرکوب الی العید، الخ،	١/١٣١
	الصحیح لمسلم،	کتاب صلوة العیدین،	١/٢٨٩

(۲) عیدین کی نماز دو رکعت ہے

۹۴۷۔ عن البراء بن عاز ب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : خرج النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یوم اضحی فصلی العید الرکعتین ثم اقبل علینا بوجھہ ۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عید اضحیٰ کے دن باہر تشریف لائے اور دو رکعتیں عید کی نماز پڑھائی پھر لوگوں کی جانب متوجہ ہوئے۔ ۱۲م　فتاوی رضویہ ۳/۷۹۰

(۳) خطبۂ عیدین نماز کے بعد ہو

۹۴۸۔ عن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : شہدت صلوۃ الفطر مع نبی اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و ابی بکر و عمرو عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم فکلہم یصلیھا قبل الخطبۃ ثم یخطب۔　فتاوی رضویہ ۳/۷۹۰

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور امیر المؤمنین سیدنا ابوبکر صدیق، امیر المؤمنین سیدنا عمر فاروق اعظم، امیر المؤمنین سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ساتھ عید الفطر کی نماز میں حاضر ہوا۔ ان سب حضرات نے خطبہ سے قبل نماز پڑھائی اور اس کے بعد خطبہ دیا۔ ۱۲م

۹۴۹۔ عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یصلی فی الاضحی و الفطر ثم یخطب بعد الصلوٰۃ۔

فتاوی رضویہ ۳/۷۹۰

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عید الاضحیٰ اور عید فطر کے دن پہلے نماز پڑھاتے پھر نماز کے بعد خطبہ دیتے۔ ۱۲م

۹۵۰۔ عن أنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

۹۴۷۔ الجامع الصحیح للبخاری، استقبال الامام الناس خطبة العید، ۱۳۳/۱
۹۴۸۔ الصحیح لمسلم، کتاب الصلوۃ العیدین، ۲۸۹/۱
الجامع الصحیح للبخاری، الخطبة بعد العیدین، ۱۳۱/۱
۹۴۹۔ الجامع الصحیح للبخاری، المشی و الرکوب الی العید، ۱۳۱/۱
۹۵۰۔ الجامع الصحیح للبخاری، کلام الامام و الناس فی خطبة العید ۱۳۴/۱

وسلم صلی یوم النحر ثم خطب فامر من ذبح قبل الصلوۃ ان یعید ذبحه ، فقام رجل من الانصار فقال : یا رسول الله! جیران لی ، اما قال بهم خصاصة و اما قال بهم فقر ، وانی ذبحت قبل الصلوٰة ، وعندی عناق لی احب الی من شاتی لحم فرخص له فیها ۔

فتاوی رضویہ ۳/۷۹۰

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے عید اضحیٰ کی نماز پڑھائی پھر خطبہ دیا اور جس نے نماز سے پہلے قربانی کردی تھی اسے دوبارہ قربانی کا حکم دیا۔ ایک انصاری شخص کھڑے ہوئے اور بولے: یارسول اللہ! میرے کچھ پڑوسی ہیں۔ راوی کہتے ہیں یا تو انہوں نے یہ کہا کہ وہ بھوکے تھے یا یہ کہا کہ وہ محتاج تھے۔ لہذا میں نے نماز سے پہلے ہی قربانی کردی۔ اب میرے پاس ایک بکری کا بچہ ہے جو مجھے دو بکریوں کے گوشت سے زیادہ پسند ہے۔ چنانچہ حضور نے انکو اسکی قربانی کی اجازت دیدی۔ ۱۲م

۹۵۱۔ **عن** جندب بن عبد الله البجلی رضی الله تعالیٰ عنه قال : صلی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یوم النحر ثم خطب ثم ذبح و قال من ذبح قبل ان یصلی فلیذبح اخری مکانها و من لم یذبح فلیذبح باسم الله۔

فتاوی رضویہ ۳/۷۹۰

حضرت جندب بن عبد اللہ بجلی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے عید اضحیٰ کی نماز پڑھائی پھر خطبہ دیا اور اسکے بعد قربانی کی۔ اور فرمایا: جس نے نماز سے پہلے قربانی کردی ہے وہ دوبارہ کرے اور جس نے نہیں کی ہے وہ اب بسم اللہ کہہ کر قربانی کرے۔ ۱۲م

۹۵۲۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : کان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و ابو بکر و عمر رضی الله تعالیٰ عنهم یصلون العیدین قبل الخطبة ۔

فتاوی رضویہ ۳/۷۹۰

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی

۹۵۱۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب کلام الامام و الناس فی خطبة العید، ۱/۱۳۴

۹۵۲۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب الخطبة بعد العید ۱/۱۳۱

الجامع للترمذی ، باب فی صلوة العیدین قبل الخطبة، ۱/۷۰

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور امیر المؤمنین سیدنا صدیق اکبر، اور امیر المؤمنین سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما عیدین کی نماز خطبہ سے پہلے پڑھتے تھے۔ ١٢م

٩٥٣۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان یخرج یوم العید فیصلی رکعتین ثم یخطب فیأمر بالصدقۃ فیکون اکثر من یتصدق انس۔　　فتاوی رضویہ ٣/ ٧٩٠

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عید کے دن عیدگاہ تشریف لیجاتے اور دو رکعت نماز پڑھاتے پھر خطبہ دیتے اور صدقہ کا حکم فرماتے۔ تو اکثر صدقہ وصول کرنے والے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہوتے تھے۔ ١٢م

٩٥٤۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یخرج یوم الفطر و الاضحی الی المصلی، فاول شئی یبدأ بہ الصلوٰۃ ثم ینصرف فیقوم مقابل الناس و الناس جلوس علی صفوفھم فیعظھم و یوصیھم، فان کان یرید أن یقطع بعثا قطعہ او یأمر بشئ أمر بہ ثم ینصرف۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عید الفطر اور عید اضحیٰ کے دن عیدگاہ تشریف لیجاتے۔ سب سے پہلے نماز عید ادا فرماتے پھر پلٹ کر لوگوں کی طرف متوجہ ہوتے اور لوگوں کے روبرو کھڑے ہوکر جبکہ لوگ اپنی صفوں میں بیٹھے ہوتے آپ وعظ فرماتے اور اچھے کاموں کی وصیت فرماتے۔ پھر اگر کسی جگہ جہاد وغیرہ کیلئے کسی دستہ کو بھیجنا ہوتا تو اسکو منتخب فرماتے۔ یا کسی دوسری چیز کا حکم دینا ہوتا تو حکم صادر فرماتے پھر واپس تشریف لاتے۔ ١٢م

(١) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ سب حدیثیں ظاہر کرتی ہیں کہ حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور صدیق و فاروق و عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہم نماز عید کا سلام پھیر کر کچھ دیر کے بعد خطبہ شروع فرماتے۔

فتاوی رضویہ ٣/ ٧٩٠

٩٥٣۔ السنن للنسائی،　　باب حث الامام علی الصدقۃ فی الخطبۃ،　　١/ ٢٣٤

٩٥٤۔ الجامع الصحیح للبخاری،　　باب الخروج الی المصلی بغیر منبر،　　١/ ١٣١

٩٥٥۔ **عن** عبد الله بن السائب رضی الله تعالیٰ عنه قال : حضرت بالعید مع رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فصلی بنا العید ثم قال : قد قضینا الصلوة فمن احب ان یجلس للخطبة فلیجلس و من احب ان یذهب فلیذهب ۔

حضرت عبد اللہ بن سائب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ میں عید کی نماز میں حاضر ہوا تو حضور نے عید کی نماز پڑھائی۔ پھر فرمایا: ہم نماز تو پڑھ چکے اب جو خطبہ سننے کیلئے بیٹھنا چاہے بیٹھے اور جو جانا چاہے چلا جائے۔

فتاوی رضویہ ۳/۷۹۱

(۴) خطبۂ عیدین اور دعا بعد نماز ہو

٩٥٦۔ **عن** ابرهیم النخعی رضی الله تعالیٰ عنه قال : کانت الصلوة فی العید ین قبل الخطبة ثم یقف الامام علی راحلته بعد الصلوة فیدعو ویصلی بغیر اذان و لا اقامة ۔

حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نماز عیدین خطبہ سے پہلے ہوتی تھی۔ پھر امام اپنے راحلہ پر وقوف کر کے نماز کے بعد دعا مانگتا اور نماز بے اذان واقامت ہوتی۔

(۵) عید کے دن کی فضیلت

٩٥٧۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : سمعت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یقول : اِذَا کَانَتْ غَدَاةُ الْفِطْرِ بَعَثَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ الْمَلَآئِکَةَ فِي کُلِّ بَلَدٍ (و ذکر الحدیث الی ان قال) فَاِذَا بَرَزُوْا اِلٰی مُصَلَّاهُمْ فَیَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ (و ساق) وَیَقُوْلُ: یَا عِبَادِی ا سَلُوْنِی فَوَعِزَّتِی وَ جَلَالِی ، لَا تَسْئَلُوْنِی الْیَوْمَ شَیْئًا فِی جَمْعِکُمْ لِاٰخِرَتِکُمْ اِلَّا اَعْطَیْتُکُمْ، وَلَا لِدُنْیَاکُمْ اِلَّا نَظَرْتُ لَکُمْ ، فَوَعِزَّتِی لَاَسْتُرَنَّ عَلَیْکُمْ عَثَرَاتِکُمْ مَا رَاقَبْتُمُوْنِی ، وَ عِزَّتِی وَ جَلَالِی لَا اُخْزِیْکُمْ وَلَا اُفْضِحُکُمْ بَیْنَ اَصْحَابِ الْحُدُوْدِ ، وَ انْصَرِفُوا مَغْفُوْرًا لَکُمْ قَدْ اَرْضَیْتُمُوْنِی وَرَضِیْتُ

٩٥٥۔	السنن لابن ماجه ،	باب ما جاء فی انتظار الخطبة بعد الصلوة	٩٣/١
	السنن لابی داؤد ،	کتاب الصلوة ، باب الجلوس للخطبة،	١٦٣/١
٩٥٦۔	کتاب الآثار لمحمد ،	باب صلوة العیدین ،	٤١

عَنکُم۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور پر نور سید یوم النشور علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: جب عید کی صبح ہوتی ہے مولیٰ سبحانہ تعالیٰ ہر شہر میں فرشتے بھیجتا ہے۔ (اسکے بعد حدیث میں فرشتوں کا شہر کے ہر ناکہ پر کھڑا ہونا اور مسلمانوں کو عیدگاہ کی طرف بلانا بیان ہوا۔ پھر ارشاد ہوا) جب مسلمان عیدگاہ کی طرف میدان میں آتے ہیں (مولیٰ سبحانہ تعالیٰ فرشتوں سے یوں فرماتا ہے اور ملائکہ اس سے یوں عرض کرتے ہیں۔ پھر فرمایا) رب تبارک وتعالیٰ مسلمانوں سے ارشاد فرماتا ہے۔ اے میرے بندو! مانگو، کہ قسم مجھے اپنی عزت وجلال کی آج اس مجمع میں جو چیز اپنی آخرت کیلئے مانگو گے میں تمہیں عطا فرماؤنگا۔ اور جو کچھ دنیا کا سوال کرو گے اس میں تمہارے لئے نظر کرونگا۔ (یعنی دنیا کی چیزیں خیر وشر دونوں کی متحمل ہیں۔ اور آدمی اکثر اپنی نادانی سے خیر کو شر، شر کو خیر سمجھ لیتا ہے۔ اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔ لہذا دنیا کیلئے جو کچھ مانگو گے اس میں بکمال رحمت نظر فرمائی جائے گی۔ اگر وہ چیز تمہارے حق میں بہتر ہوئی عطا ہوگی ورنہ اس کے برابر بلا دفع کریں گے یا دعا قیامت کیلئے ذخیرہ رکھیں گے اور یہ بندے کیلئے ہر صورت سے بہتر ہے) مجھے اپنی عزت کی قسم جب تک تم میرا مراقبہ رکھو گے میں تمہاری لغزشوں کی ستاری فرماؤنگا۔ مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم، میں تمہیں اہل کبائر میں فضیحت ورسوا نہ کرونگا۔ پلٹ جاؤ مغفرت پائے ہوئے۔ بیشک تم نے مجھے راضی کیا اور میں تم سے خوشنود ہوا۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

فقیر غفرلہ القدیر کہتا ہے۔ اس کلام مبارک کا اول "یا عبادی سلونی" ہے۔ یعنی اے میرے بندو! مجھ سے دعا کرو۔ اور آخر انصرفوا مغفورا لکم، یعنی گھروں کو پلٹ جاؤ کہ تمہاری مغفرت ہوئی۔ تو ظاہر ہوا کہ یہ ارشاد بعد ختم نماز ہوتا ہے کہ ختم نماز سے پہلے گھروں کو واپس جانے کا حکم ہرگز نہ ہوگا۔ تو اس حدیث سے مستفاد کہ خود رب العزت جل وعلا بعد نماز عید مسلمانوں سے دعا کا تقاضا فرماتا ہے، پھر وائے بدبختی اسکی جو ایسے وقت مسلمانوں کو اپنے رب کے حضور دعا سے روکے۔ "نسأل اللہ العفو و العافیۃ۔ آمین۔

فتاوی رضویہ ۳/۷۸۲

(۶) معذور عورتیں بھی عید کے دن دعا میں شریک ہوں

۹۵۸۔ **عن** أم عطیۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت : کنا نومران نخرج یوم العید حتی تخرج البکر من خدرھا حتی تخرج الحیض فیکن خلف الناس فیکبرون بتکبیرھم و یدعون بدعائھم یرجون برکۃ ذلک الیوم و طھرتہ۔

حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم عورتوں کو حکم دیا جاتا تھا کہ عید کے دن باہر جائیں یہانتک کہ کنواری اپنے پردہ سے نکلے یہاں تک کہ حیض والیاں باہر آئیں۔ صفوں کے پیچھے بیٹھیں۔ اس دن کی برکت اور پاکیزگی کی امید کریں۔

فتاوی رضویہ ۷۸۲/۳

(۷) عیدین میں دوگانہ سے پہلے اور بعد میں کھانا

۹۵۹۔ **عن** بریدۃ بن حصیب الاسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا یخرج یوم الفطر حتی یطعم و لا یطعم یوم الاضحی حتی یصلی۔ فتاوی رضویہ ۸۱۱/۳

حضرت بریدہ بن حصیب اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عید الفطر کے دن کچھ تناول فرمائے بغیر باہر تشریف نہیں لاتے۔ اور عید اضحیٰ کے دن نماز کے بعد ہی کچھ تناول فرماتے۔ ۱۲م

۹۶۰۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : من السنۃ ان لا یخرج یوم الفطر حتی یطعم و لا یأکل یوم الاضحی حتی یرجع۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ عید الفطر کے دن کچھ کھا کر عیدگاہ جانا اور عید اضحیٰ کے دن واپس آکر کھانا سنت ہے۔ ۱۲م

فتاوی رضویہ ۸۱۱/۳

۹۶۱۔ **عن** بریدہ بن حصیب الاسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان رسول اللہ

۹۵۸۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب شہود الحائض للعیدین، ۱۳۲/۱

۹۵۹۔ الجامع للترمذی، باب فی الاکل یوم الفطر قبل الخروج، ۷۱/۱

۹۶۰۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۴۳/۱ ☆ مجمع الزوائد للہیثمی، ۱۹۹/۲

صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كان لا يخرج يوم الفطر حتى يأكل ، وكان لا يأكل يوم النحر حتى يرجع ، فيأكل من اضحيته ۔

فتاوی رضویہ ۳/۸۱۱

حضرت بریدہ بن حصیب اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عید الفطر کے دن کچھ تناول فرما کر عیدگاہ تشریف لیجاتے اور عید اضحیٰ کے دن واپس آکر قربانی کا گوشت تناول فرماتے ۔ ۱۲م

۱۸۔ نماز کسوف

(۱) سورج گرہن کی نماز

۹۶۲۔ **عن** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : انکسفت الشمس فی عہد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یوم مات ابرھیم بن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال الناس : انما انکسفت لموت ابرھیم ، فقام النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فصلی بالناس ست رکعات باربع سجدات ، بدأفکبر ثم قرأ فاطال القراء ۃ ثم رکع نحوا مما قلم ثم رفع رأسہ من الرکوع ، فقرأ قرأۃ دون القرأۃ الاولی، ثم رکع نحوا مما قام ثم رفع رأسہ من الرکوع فقرأ قرأۃ دون القرأۃ الثانیۃ، ثم رکع نحوا مما قام ثم رفع رأسہ من الرکوع، ثم انحد ر بالسجود فسجد سجدتین ، ثم قام فرکع أیضا ثلث رکعات لیس فیھا رکعۃ الا التی قبلھا اطول من التی بعد ھا و رکوعہ نحوا من سجودہ ثم تأخر و تأخرت الصفوف خلفہ حتی انتھینا ، و قال أبو بکر حتی انتھی الی النساء ، ثم تقدم و تقدم الناس معہ حتی قام فی مقامہ فانصرف حین انصرف و قد اضت الشمس فقال : یا ایھا الناس ! انما الشمس و القمر ایتان من ایات اللہ و انھما لا ینکسفان لموت احد من الناس ، و قال ابو بکر لموت بشر ، فاذا رأیتم شیأ من ذلک فصلو حتی تنجلی ، ما من شیٔ توعدونہ الاو قد رأیتہ فی صلاتی ھذہ ، لقد جیٔ با لنار وذلکم حین رأیتمونی تأخرت مخافۃ أن یصیبنی من لفحھا ، و حتی رأیت فیھا صاحب المحجن یجر قصبہ فی النار کان یسرق الحاج بمحجنہ ، فان فطن لہ قال : اِنما تعلق بمحجنی ، و أن غفل عنہ ذھب بہ و حتی رأیت فیھا صاحبۃ الھرۃ التی ربطتھا فلم تطعمھا ولم تدعھا تأکل من خشاش الأرض حتی ما تت جوعا ، ثم جئی بالجنۃ و ذلکم حین رأیتمونی تقدمت حتی قمت فی مقامی و لقد مددت یدی وانا ارید ان اتناول من ثمرھا لتنظرو الیہ ، ثم بدأ لی ان لا افعل ، فما من شیٔ توعدونہ الاقدر أیتہ فی صلوتی ھذہ۔

۹۶۲۔ الصحیح لمسلم، کتاب الکسوف، ۲۹۷/۱

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں سورج گرہن ہوا جس دن حضور کے فرزند ارجمند حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انتقال ہوا۔ لوگوں نے اس پر کہا: یہ سورج گہن حضرت ابراہیم کے وصال کی وجہ سے ہوا۔ یہ سن کر حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور چھ رکوع اور چار سجدوں سے نماز پڑھائی۔ اس طرح کہ تکبیر تحریمہ کہی پھر خوب لمبی قرات کی، پھر اتنی ہی دیر رکوع فرمایا۔ پھر رکوع سے سر اٹھا کر دوبارہ قرأت کی لیکن پہلی قرأت سے کم، پھر اس قرأت وقیام کے برابر رکوع کیا، پھر سر اٹھایا اور دوسری قرأت سے کم قرأت کی، پھر قیام کی مقدار رکوع کیا۔ پھر سجدہ کیلئے جھکے تو دو سجدے کئے۔ پھر کھڑے ہوئے اور تین مرتبہ قرات اور تین رکوع اس مرتبہ بھی کئے اس طریقے پر جس طرح پہلی رکعت میں کئے تھے کہ پہلا رکوع طویل، دوسرا اس سے کم، اور تیسرا اس سے کم، اور رکوع سجدہ کے برابر تھا۔ پھر آپ پیچھے ہٹے اور صفوں کے تمام لوگ پیچھے ہٹنے لگے یہاں تک کہ ہم لوگ عورتوں کی صفوں کے قریب پہونچ گئے۔ پھر حضور آگے بڑھے اور لوگ بھی آپ کے ساتھ آگے بڑھے اور پہلے مقام پر پہونچ گئے۔ پھر آپ نماز سے فارغ ہوئے تو سورج روشن ہو چکا تھا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی دو نشانیاں ہیں یہ کسی کی موت سے گہن نہیں ہوتے۔ جب تم ایسا دیکھو تو اس وقت تک نماز میں مشغول رہو جب تک یہ روشن نہ ہو۔ میں نے آج اس نماز میں ہر وہ چیز دیکھ لی جسکا تم سے وعدہ کیا گیا ہے۔ میرے سامنے دوزخ لائی گئی۔ اور یہ اس وقت جب تم نے مجھے دیکھا کہ میں پیچھے ہٹ رہا ہوں اس خوف سے کہ کہیں اسکی لو مجھے نہ لگ جائے۔ دوزخ اتنی قریب تھی کہ میں نے اس میں آنکڑے والے شخص کو دیکھا کہ وہ اپنی آنتیں گھسیٹ رہا تھا۔ وہ شخص دنیا میں حاجیوں کی چوری اس آنکڑے کے ذریعہ کیا کرتا تھا کہ اس میں کوئی کپڑا پھانس لیتا۔ اگر مالک کو پتہ چل جاتا تو کہدیتا کہ میرے اس آنکڑے میں پھنس گئی۔ اور اگر غافل رہ جاتا تو وہ چیز لیکر چلتا ہوتا۔ اور میں نے اس دوزخ میں اس عورت کو بھی دیکھا جس نے ایک بلی کو باندھ رکھا تھا۔ نہ اسے کھانا دیا اور نہ اسے چھوڑا کہ وہ زمین کے کیڑے مکوڑے کھا کر اپنا پیٹ بھر لیتی یہاں تک کہ وہ بھوک سے مرگئی۔ پھر جنت میرے سامنے لائی گئی۔ یہ اس وقت ہوا جب تم نے مجھے دیکھا کہ میں آگے بڑھ رہا ہوں۔ یہاں تک کہ میں اپنی جگہ جا کر کھڑا ہو گیا میں نے اپنا ہاتھ پھیلایا اور

چاہتا تھا کہ اس کے پھل توڑلوں تاکہ تم انکو دیکھو۔ لیکن مجھے پھر خیال آیا کہ ایسا نہ کروں۔ غرضکہ میں نے ان تمام چیزوں کا مشاہدہ اپنی اس نماز میں کیا جنکا تم سے وعدہ کیا گیا ہے۔ ۱۲ م

۹۶۳۔ **عن** أسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت : خسفت الشمس علی عہد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فدخلت علی عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا و وھی تصلی فقلت : ما شأن الناس یصلون ، فاشارت برأسہا الی السماء فقلت : آیۃ ، قالت : نعم ، فاطال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم القیام جد ا حتی تجلانی الغشی فاخذت قربۃ من ماء الی جنبی فجعلت اصب علی رأسی او علی وجہی من الماء ، قالت : فانصرف رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و قد تجلت الشمس ، فخطب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الناس ، فحمدہ اللہ و اثنی علیہ ، ثم قال: أَمَّا بَعْدُ ! مَا مِنْ شَیْءٍ لَمْ اَکُنْ رَأَیْتُہٗ اِلَّا قَدْرَأَیْتُہٗ فِی مَقَامِی ھٰذَا حَتّٰی الْجَنَّۃَ وَ النَّارَ ، وَ اِنَّہٗ قَدْ اُوْحِیَ اِلَیَّ اِنَّکُمْ تُفْتَنُوْنَ فِی الْقُبُوْرِقَرِیْبًا اَوْ مِثْلَ فِتْنَۃِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ ، لا ادری ای ذلک قالت اسمآء : فیوتی احدکم فیقال ما علمک بھذا الرجل ؟ فاما بالمؤمن او الموقن ، لا ادری ای ذلک قالت اسماء؟ فیقول :ھو محمد ، ھو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ، جاء بالبینات و الھدی ، فاجبنا و اطعنا ثلاث مرار ، فیقال لہ ، نم قد کنا نعلم انک لتومن بہ فنم صالحا ، و اما المنافق او المرتاب لا ادری ای ذلک قالت اسمآء؟ فیقول : لا ادری سمعت الناس یقولون شیأ فقلت ۔

حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد پاک میں سورج گہن ہوا۔ میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس پہونچی تو انکو نماز پڑھتے دیکھا۔ میں نے ان سے کہا، یہ لوگ اس وقت نماز کیوں پڑھ رہے ہیں؟ حضرت عائشہ نے نماز ہی میں سر سے آسمان کی طرف اشارہ کیا۔ میں نے کہا: ایک نشانی ہے۔ انہوں نے اشارہ سے جواب بھی دیا۔ حضور نے اس نماز میں قیام اتنا لمبا کردیا کہ مجھے غشی آنے لگی۔ لہذا میں نے ایک مشک سے جو میرے پہلو میں تھی پانی ڈالنا شروع کیا اور سر اور چہرے پر ڈالا۔ فرماتی ہیں: پھر حضور نماز سے فارغ ہوئے تو سورج روشن ہو چکا تھا۔ پھر حضور

۹۶۳۔ الصحیح لمسلم، کتاب الکسوف، ۲۹۸/۱
الجامع الصحیح للبخاری، باب صلوۃ النساء مع الرجال فی الکسوف، ۱۴۴/۱

نے خطبہ دیا۔ اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی۔ پھر اسکے بعد فرمایا: کوئی چیز ایسی نہیں رہی جسکو میں نے نہیں دیکھا تھا مگر میں نے اپنے اسی مقام سے دیکھ لیا یہاں تک کہ جنت اور دوزخ کو بھی۔ اور میری طرف وحی آئی کہ تم لوگ عنقریب قبروں میں آزمائے جاؤ گے، یا دجال کے فتنہ کی طرح جانچے جاؤ گے۔ روای کہتے ہیں: یہ خیال نہیں کہ حضرت اسماء نے کیا کہا؟ تو ہر ایک کے پاس ایک شخص آئیگا اور کہے گا ان مرد کے بارے میں تو کیا کہتا ہے؟ مومن یا موقن (حضرت اسماء نے کیا کہا خیال نہیں) تو یہ کہے گا: یہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں جو اللہ تعالیٰ کے پاس سے واضح اور کھلے معجزے لیکر آئے۔ ہم نے فرمانبرداری اور اطاعت کی۔ تین مرتبہ یہی جواب دیگا۔ پھر فرشتہ اس سے کہے گا: تو سوجا۔ اور ہم خوب جانتے تھے کہ تو مومن ہے لہذا اچھی طرح سوجا۔ لیکن منافق یا مذبذب حضرت اسماء نے کیا فرمایا خیال نہیں۔ کہیگا میں نہیں جانتا۔ لوگوں کو کچھ کہتے ہوئے سنتا تھا تو میں بھی کہتا تھا۔ ۱۲م

۱۹۔ نماز استسقاء

(۱) نماز استسقاء

٩٦٤۔ **عن** أنس بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم استسقی فاشار بظهر کفیه الی السماء۔ فتاوی رضویہ ۳/۵۴۰

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز استسقاء پڑھ کر دعا کی تو اپنے ہاتھوں کی پشت مبارک کے رخ سے آسمان کی طرف اشارہ کیا۔ ۱۲م

٩٦٥۔ **عن** الإمام محمد الباقر رضی اللہ تعالیٰ عنه قال :انه صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم استسقی و حول رادئه لیتحول القحط۔ فتاوی رضویہ ۳/۵۴۰

حضرت امام محمد باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز استسقاء کے بعد دعا میں چادر مبارک الٹی تا کہ قحط ختم ہو جائے۔ ۱۲م

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث ہمارے اصول پر صحیح ہے۔ خادم شرع جانتا ہے کہ صاحب شرع صلوات اللہ و سلامہ علیہ کو باب دعا میں تفاؤل پر بہت نظر ہے۔ اسی لئے استسقاء میں قلب رداء فرمایا کہ تبدیل حال کی فال ہو۔

امام نووی شرح صحیح مسلم میں فرماتے ہیں:

ائمہ کرام نے فرمایا: کہ چادر الٹنا اس لئے مشروع ہے کہ قحط سے بارش کی طرف، اور تنگی سے خوشحالی کی طرف حالت کو تبدیل کرنے کیلئے نیک فال بن سکے۔

اسی لئے بدخوابی کے بعد جو اسکے دفع شر کی دعا تعلیم فرمائی ساتھ ہی یہ بھی ارشاد ہوا کہ کروٹ بدل لے تا کہ اس حال کے بدل جانے پر فال حسن ہو۔

علامہ مناوی تیسیر میں لکھتے ہیں۔

٩٦٤۔ الصحیح لمسلم، کتاب صلوۃ الاستسقاء ۱/۲۹۳

٩٦٥۔ السنن للدار قطنی، کتاب الاستقاء، ۲/٦٦

تاکہ اس سے نجات کیلئے نیک فال بن سکے۔ اسی لئے ہنگام دعائے استسقاء پشت دست جانب آسمان رکھے کہ ابر چھانے اور باراں آنے کی فال ہو۔

اسی لئے علماء نے مستحب رکھا کہ جب دفع بلا کیلئے دعا ہو پشت دست سوئے سماء ہو۔ گویا ہاتھوں سے آتش فتنہ کو بجھاتا اور جوش بلا کو دباتا ہے۔ اسی لئے دعا کے بعد چہرہ پر ہاتھ پھیرنا مسنون ہوا کہ حصول مراد و قبول دعا کی فال ہو۔ گویا دونوں ہاتھ خیر و برکت سے بھر گئے۔ اس نے وہ برکت اعلیٰ و اشرف اعضاء پر الٹ لی کہ اس کے توسط سے سب بدن کو پہونچ جائیگی۔ فتاوی رضویہ ۵۴۰/۳

۲۰۔ سہو

(۱) نماز میں سہو کا بیان

٩٦٦۔ **عن** أمیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لَیسَ عَلیٰ مَنْ خَلْفَ الْاِمَامِ سَھْوٌ، فَاِنْ سَھَا الْاِمَامُ فَعَلَیْہِ وَ عَلیٰ مَنْ خَلْفَہٗ۔ فتاوی رضویہ ۳/۶۴۱

حضرت امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مقتدی پر سجدہ سہو نہیں۔ اور امام سے سہو ہو جائے تو امام و مقتدی پر سجدہ سہو واجب ہے۔ ۱۲م

٩٦٧۔ **عن** عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لَا یَؤُمُّ عَبْدٌ قَوْمًا اِلَّاتَوَلّٰی مَا کَانَ عَلَیْھِمْ فِی صَلٰوتِھِمْ فَاِنْ حَسُنَ فَلَہٗ وَلَھُمْ، وَاِنْ اَسَآءَ فَعَلَیْہِ وَلَاعَلَیْھِمْ۔ فتاوی رضویہ ۳/۶۴۲

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی آدمی کسی قوم کی امامت نہیں کرتا مگر وہ اس شئی کا ذمہ دار ہوتا ہے جو قوم کی نماز میں ہو۔ اگر امام نے اچھا کام کیا تو اسکا ثواب امام و مقتدی دونوں کو ملیگا۔ اور اگر کوئی کوتاہی ہوئی تو امام پر گناہ اور مقتدیوں پر کچھ نہیں۔ ۱۲م

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

پہلی حدیث میں مقتدی پر سہو کی نفی فرمائی اور وہ نفی وقوع نہیں لا جرم نفی حکم ہے۔ جیسا کہ اس پر کلمہ "علیٰ" دلالت کر رہا ہے۔ تو ثابت ہوا کہ سہو مقتدی کوئی حکم نہیں رکھتا ہے۔

فتاوی رضویہ ۳/۶۴۲

٩٦٦۔ تلخیص الحبیر لابن حجر، ٦/٢ ☆ ارواء العلیل للالبانی، ١٣١/٢

السنن للدار قطنی، ٣٧٧/١ ☆

٩٦٧۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ٣٢٩/١٧ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ١٤٥/٤

(۲) سجدۂ سہو کی حکمت

٩٦٨ـ عن أبی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم: إِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِی صَلٰوتِهٖ فَلَا یَدْرِ کَمْ صَلّٰی ثَلٰثًا أَوْ أَرْبَعًا، فَلْیَطْرَحِ الشَّكَّ وَ لْیَبْنِ عَلٰی مَا اسْتَیْقَنَ، ثُمَّ لِیَسْجُدْ سَجْدَتَیْنِ قَبْلَ أَنْ یُّسَلِّمَ، فَإِنْ کَانَ یُصَلِّی خَمْسًا شَفَعْنَ لَهٗ صَلٰوتَهٗ وَ إِنْ کَانَ صَلّٰی تَمَامًا لِأَرْبَعٍ کَانَتَا تَرْغِیْمًا لِلشَّیْطَانِ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں کسی کو اپنی نماز میں شک ہو جائے اور یہ علم نہ رہے کہ تین رکعتیں پڑھیں ہے یا چار۔ تو جتنی مشکوک ہیں انکو چھوڑ دے اور جس قدر پر یقین ہے اس پر بنا کرے۔ پھر سلام سے پہلے سجدہ سہو کرے۔ اب اگر واقع میں پانچ رکعتیں ہوئیں تو یہ دونوں سجدے اسکی نماز کا دوگانہ پورا کردیں گے۔ اور اگر واقع میں چار ہی ہوئیں تو یہ دونوں سجدے شیطان کی ذلت وخواری ہوں گے۔ فتاوی رضویہ ۱/۷۲۶

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یعنی صورت مذکوہ میں تین ہی رکعتیں سمجھے کہ اس قدر پر یقین ہے۔ اور چوتھی میں شک ہے تو چار نہ سمجھے۔ لہذا ایک رکعت اور پڑھ کر سجدۂ سہو کرے۔ تو گویا یہ دونوں سجدے ایک رکعت کے قائم مقام ہو جائیں گے۔ فتاوی رضویہ جدید ۱/۹۲۶

٩٦٨ـ الصحیح لمسلم، باب من شك فی صلوته، ۱/۲۱۱
السنن الکبری للبیهقی، ۲/۳۳۱ ☆ السنن للدار قطنی، ۱/۳۹۳
التمهید لابن عبد البر، ۵/۲۲ ☆ شرح السنة للبغوی، ۳/۲۸۱

۲۱۔ مکروہات

(۱) مکروہات نماز

۹۶۹۔ **عن** أبی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لَا یُصَلِّیَنَّ اَحَدُکُمْ فِی الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَیْسَ عَلٰی عَاتِقِہٖ مِنْہُ شَیْءٌ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ نے ارشاد فرمایا: ہرگز تم میں کوئی شخص ایک ہی کپڑا پہن کر نماز نہ پڑھے کہ کندھے پر اس کا کوئی حصہ نہ ہو۔

فتاویٰ رضویہ ۲۸۰/۳

۹۷۰۔ **عن** جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : نہی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن الصلوۃ فی السراویل۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فقط پائجامہ پہن کر نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔

فتاویٰ رضویہ ۲۸۰/۳

۹۷۱۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اُمِرْتُ اَنْ اَسْجُدَ عَلٰی سَبْعَۃِ اَعْضَاءٍ وَ اَنْ لَا اَکُفَّ شَعْرًا وَ لَا ثَوْبًا ۔

فتاویٰ رضویہ ۲۸۰/۳

۹۶۹۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب اذا صلی فی الثوب الواحد، ٥٢/١
الصحیح لمسلم ، باب صلوۃ فی ثوب الواحد و صفۃ لبسہ، ١٩٨/١
السنن لابی داؤد، کتاب الصلوۃ باب جماع أثواب یابصلی فیہ ، ٩٢/١
شرح السنۃ للبغوی ٤٢٢/٢ ☆ الصحیح لابی عوانۃ، ٦١/٢
۹۷۰۔ تاریخ بغداد خطیب، ١٣٨/٥ ☆ العلل المتناھیۃ لابن الجوزی، ١٩٢/٢
۹۷۱۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب لایکف ثوبہ فی الصلوۃ ، ١١٣/١
الصحیح لمسلم ، باب اعضاء السجود و النہی عن کف الشعر، ١٩٣/١
السنن لابن ماجہ باب السجود ، ٦٣/١
السنن للنسائی، باب النہی عن کف الشعر فی السجود ، ١٢٥/١
المسند لاحمد بن حبل ، ٢٧٩/١ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ٥٠/١١
تاریخ بغداد للخطیب ، ٨٠/٤ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ٤٤٢٨

حضرت عبداللہ بن عباس رضی تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا؛ مجھے سات اعضا پر سجدہ کا حکم ملا اور یہ بھی کہ رکوع اور سجدہ میں جاتے ہوئے بال اور کپڑوں کو نہ روکوں۔ ۱۲م

۹۷۲۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اُمِرْتُ أنْ لَا اَكُفَّ الشَّعْرَ وَ الثِّیَابَ ۔

فتاوی رضویہ ۳/۴۲۳

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے حکم ملا کہ میں نماز میں بال اور کپڑے نہ سمیٹوں۔ ۱۲م

۹۷۳۔ **عن** بریدہ الأسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نھی أن یصلی الرجل فی سراویل و لیس علیہ رداء۔

حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس امر سے منع فرمایا کہ کوئی شخص صرف پائجامہ پہن کر نماز پڑھے اور اس پر چادر نہ ہو۔

فتاوی رضویہ /۶۲۶

(۲) محراب و در میں کھڑے ہونیکی ممانعت

۹۷٤۔ **عن** قرۃ بن ایاس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : کنا ننھی ان نصف بین السواری علی عھد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ونطر دعنھا طر دا۔

حضرت قرہ بن ایاس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ہمیں دو ستونوں کے درمیان صف باندھنے سے منع فرمایا

۹۷۲۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب لا یکف ثوبہ فی الصلوۃ ، ۱/۱۱۳
الصحیح لمسلم ، باب اعضاء المسجود و النھی عن کف الشعر، ۱/۱۹۳
السنن لابن ماجہ، باب السجود ، ۱/۶۳
المسند لاحمد بن حنبل ، ۱/۲۷۹ ☆ المصنف لعبد الرزاق، ۲۹۹۸، ۲/۱۸۵
۹۷۳۔ السنن لابی داؤد ، کتاب الصلوۃ باب من قال یزربہ ازا کان صیقان ۱/۹۳
الدر المنثور للسیوطی، ۳/۷۹ ☆
۹۷٤۔ السنن لابن ماجہ ، باب الصلوۃ بین السواری فی الصف ، ۱/۷۱

جاتا اور وہاں سے دھکے دیکر ہٹائے جاتے تھے۔

۹۷۵۔ **عن** عبد الحمید بن محمود رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : صلینا خلف امیر من الامراء فاضطر نا الناس فصلینا بین الساریتین فلما صلینا قال انس بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنه : کنا نتقی هذا علی عهد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه و سلم۔

حضرت عبد الحمید بن محمود تابعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ہم نے ایک امیر کے پیچھے نماز پڑھی۔ لوگوں نے ہمیں مجبور کیا کہ ہم دوستونوں کے درمیان نماز پڑھیں۔ جب ہم پڑھ چکے تو حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہم زمانہ اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں اس سے بچتے تھے۔

۹۷۶۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : لا تصفوا بین الاساطین و اتموا الصفوف۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: ستونوں کے بیچ میں صف نہ باندھو اور صفیں پوری کرو۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

در میں نماز ناجائز بتانا زیادت ہے۔ ہاں امام کو مکروہ ہے منفرد کا اس حکم مین شریک کرنا ٹھیک نہیں۔ خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کعبہ معظمہ میں تشریف لے گئے تو دو ستونوں کے درمیان نماز پڑھی۔ کماثبت فی الصحاح عن ابن عمر عن بلال رضی اللہ تعالیٰ عنهم۔ اور امام کو در میں کھڑا ہونا بلا کراہت جائز ماننا صحیح نہیں۔ یونہی منفرد کا محراب میں قیام مکروہ جاننا کہ یہاں جو وجوہ کراہت علماء نے لکھے ہیں۔ یعنی شبہ اختلاف مکان امام و جماعت، یا اشتباہ حال امام، یا تشبہ اہل کتاب، ان میں سے کوئی وجہ منفرد کیلئے متحقق نہیں۔

فتاوی رضویہ ۴۳/۳

۹۷۵۔ الجامع للترمذی و حسنه، باب ما جاء فی کراهیة الصف بین السواری، ۳۱/۱
المستدرك للحاکم و صححه، ۲۱۰/۱ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۱۳۱/۳

۹۷۶۔ عمدة القاری للعینی، قبیل باب الصلوة الی الراحلة

(۳) نماز میں قبلہ کی جانب تھوکنا منع ہے

٩٧٧۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ يُصَلِّي فَلَا يَبْصُقْ قِبَلَ وَجْهِهِ ، فَإِنَّ اللهَ تَعَالىٰ قِبَلَ وَجْهِهِ إِذَا صَلّٰى ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں کوئی نماز میں ہو تو سامنے کو نہ تھوکے کہ نمازی کے سامنے اللہ عزوجل کا فضل وجلال اور رحمت وعظمت ہوتے ہیں۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث کے تحت ائمہ دین فرماتے ہیں: نمازی پر واجب ہے کہ معظمین کے سامنے کھڑے ہونے میں جس بات میں انکی تعظیم جانتا ہے وہی ادب اپنی جانب قبلہ میں ملحوظ رکھے۔ کہ اللہ عزوجل سب سے زیادہ احق تعظیم ہے۔

فتاوی رضویہ ۳/۴۲۵

(۴) نمازی کے سامنے ایسی چیز نہ ہو جس سے دل ہٹے

٩٧٨۔ **عن** عثمان بن طلحه رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال لی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : إِنِّي كُنْتُ رَأَيْتُ قَرْنَي الْكَبْشِ حِينَ دَخَلْتُ الْبَيْتَ ، فَنَسِيْتُ أَنْ آمُرَكَ أَنْ تُخَمِّرَهُمَا فَخَمِّرْهُمَا فَإِنَّهُ لَا يَنْبَغِي أَنْ يَّكُوْنَ فِي الْبَيْتِ شَيْءٌ يَشْغَلُ الْمُصَلِّي ، قال سفیان : لم تزل قرنا الكبش فی البيت حتی احترق البيت فاحترقا۔

حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: جب میں بیت اللہ شریف میں داخل ہوا تھا تو میں نے مینڈھے کے دو سینگ دیکھے تھے۔ میں انکو ڈھانکنے کا حکم دینا بھول گیا۔ لہذا تم انکو ڈھانک دو۔ کیونکہ نمازی کے سامنے کوئی ایسی چیز نہیں ہونی چاہئے جس سے نمازی کا دھیان بٹے ،حضرت سفیان

٩٧٧۔ الجامع الصحيح للبخاری، باب كفارة البزاق فی المسجد ، ١/٥٩
الصحيح لمسلم ، باب النهی عن البصاق فی المسجد ، ١/٢٠٧
السنن الكبری للبيهقی، ٢/٢٩٣ ☆ الموطا لمالك ، ١٩٤
شرح السنة للبغوی ، ٢/٢٨٤ ☆ اتحاف السادة للزبيدی، ٣/٢١٠
٩٧٨۔ السنن لابی داؤد ، باب صلوة فی الكعبة ، ١/٢٧٧

حدیث کے راوی کہتے ہیں۔ یہ دونوں سینگ بیت اللہ شریف میں موجود رہے اور اس وقت یہ جل گئے جب خانہ کعبہ میں آگ لگی۔ ۱۲م

(۵) نماز میں آسمان کی طرف منہ اٹھانا ممنوع ہے

۹۷۹۔ **عن** جابر بن سمرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لَيَنْتَهِيَنَّ أَقْوَامٌ يَرْفَعُوْنَ اَبْصَارَهُمْ اِلَى السَّمَاءِ فِى الصَّلٰوةِ اَوْ لَا تَرْجِعَ اِلَيْهِمْ۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ جو نماز میں آسمان کی طرف نظر اٹھاتے ہیں یا تو وہ اپنی اس حرکت سے باز آئیں ورنہ انکی نگاہ اچک لی جائے گی۔

۹۸۰۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لَيَنْتَهِيَنَّ أَقْوَامٌ عَنْ رَفْعِهِمْ اَبْصَارَهُمْ عِنْدَ الدُّعَاءِ فِى الصَّلٰوةِ اِلَى السَّمَاءِ اَوْلَتُخْطَفَنَّ اَبْصَارُهُمْ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ لوگ جو نماز میں دعا کے وقت آسمان کی طرف نگاہ اٹھاتے ہیں یا تو وہ اپنی اس حرکت سے باز آئیں ورنہ انکی نگاہ اچک لی جائے گی۔

فتاوی رضویہ ۲/۴۷۵

◆

۹۸۰۔ الصحیح لمسلم، باب النهی عن رفع البصر الی السماء، ۱۸۱/۱
السنن للنسائی باب النهی عن رفع البصر السماء و عند الدعا فی الصلوة ۱۴۲/۱
المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۲۱/۲ ☆ السنن الکبری للبیهقی
مجمع الزوائد للهیثمی، ۳۵۸/۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۴۷۳/۲
الترغیب و الترهیب للمنذری، ۳۵۸/۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۳۰۲، ۶۱۸/۱۱

۲۲۔ عمامہ

(۱) عمامہ کی فضیلت

۹۸۱۔ **عن** رکانة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :فَرْقُ مَابَيْنَنَا وَ بَيْنَ الْمُشْرِكِيْنَ الْعَمَائِمُ عَلَى الْقَلَانِسِ۔

حضرت رکانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: ہم میں اور مشرکوں میں فرق ٹوپیوں پر عمامے ہیں۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

علامہ مناوی نے فرمایا؛ مسلمان ٹوپیاں پہن کر اوپر سے عمامے باندھتے ہیں۔ خالی ٹوپیاں کافروں کی وضع ہیں۔ تو عمامہ سنت ہے۔

۹۸۲۔ **عن** علی المرتضی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اَلْعَمَائِمُ تِيْجَانُ الْعَرَبِ۔

حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: عمامے عرب کے تاج ہیں۔

۹۸۳۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اَلْعَمَائِمُ تِيْجَانُ الْعَرَبِ فَإِذَا وَضَعُوا الْعَمَائِمَ وَضَعُوْا عِزَّهُمْ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: عمامے عرب کے تاج ہیں۔ جب وہ عمامے چھوڑ دیں گے تو اپنی عزت اتار دیں گے۔

۹۸۱۔ السنن لابی داؤد ، باب فی العمائم ، ۵٦٤/٢
المستدرك للحاكم ٤٥٢/٣ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ١٢٩/٧
التاریخ الکبیر للطبرانی، ٦٧/٥ ☆ الحاوی للفتاوی للسیوطی، ١١١/١
المسند لابی یعلی ، ١٤٤/٢ ☆ التفسیر للقرطبی، ١٩٧/٤
۹۸۲۔ المسند الفردوس للدیلمی، ٨٧/٣ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ٢٥٣/٣
كنز العمال للمتقی، ٤١١٣٢، ١٥ / ٣٠٥ ☆ كشف الخفاء للعجلونی، ١٩٤/٢
۹۸۳۔ الجامع الصغیر للسیوطی ١٥٣/١ ☆

۹۸٤۔ **عن** أمیر المؤمنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اِیْتُوا الْمَسَاجِدَ حُسَّرًا وَ مُقَنَّعِیْنَ فَاِنَّ الْعَمَائِمَ تِیْجَانُ الْمُسْلِمِیْنَ۔

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسجدوں میں حاضر ہو سر برہنہ اور عمامے باندھے۔ اس لئے کہ عمامے مسلمانوں کے تاج ہیں۔

۹۸۵۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اِعْتَمُّوْا تَزْدَادُوْا حِلْمًا۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عمامہ باندھو تمہارا حلم بڑھیگا۔

۹۸٦۔ **عن** رکانۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اَلْعَمَامَۃُ عَلَی الْقَلَنْسُوَۃِ فَصْلُ مَا بَیْنَنَا وَبَیْنَ الْمُشْرِکِیْنَ، یُعْطٰی یَوْمَ الْقِیَامَۃِ بِکُلِّ کُوْرَۃٍ یُدَوِّرُھَا عَلٰی رَاسِہٖ نُوْرًا۔

حضرت رکانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ٹوپی پر عمامہ ہمارا اور مشرکین کا فرق ہے۔ ہر پیچ کہ مسلمان اپنے سر پر دیگا اس پر روز قیامت ایک نور عطا کیا جائے گا۔

۹۸۷۔ **عن** اسامۃ بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اِعْتَمُّوْا تَزْدَادُوْا حِلْمًا وَالْعَمَائِمُ تِیْجَانُ الْعَرَبِ۔

حضرت اسامہ بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۹۸٤۔ الکامل لابن عدی،

۹۸۵۔ المستدرک للحاکم ۱۹۳/٤ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱٦۲/۱

مجمع الزوائد للھیثمی، ۱۱۹/۵ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۲۷۳/۱۰

اتحاف السادۃ للزبیدی، ۵٤/۳ ☆ تاریخ بغداد للخطیب، ۳۹٤/۱۱

تاریخ دمشق لابن عساکر، ۱۷۸/۵ ☆ کنز العمال للمتقی، ٤۱۱۳۵، ۳۰۵/۱۵

۹۸٦۔ کنز العمال للمتقی، ۱۱۳۵، ۳۰۵/۱۵ ☆

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عمامہ باندھو وقار زیادہ ہوگا، اور عمامے عرب کے تاج ہیں۔

۹۸۸۔ **عن** عمران بن حصين رضی الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اَلْعَمَائِمُ وَقَارُ الْمُؤْمِنِ وَ عِزُّالْعَرَبِ ، فَاِذَا وَضَعَتِ الْعَرَبُ عَمَائِمَهَا وَضَعَتْ عِزَّهَا۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عمامے مسلمان کا وقار اور عرب کی عزت ہیں۔ تو جب عرب عمامے اتار دیں اپنی عزت اتار دیں گے۔

۹۸۹۔ **عن** ركانة رضی الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : لَا تَزَالُ أُمَّتِي عَلَى الْفِطْرَةِ مَا لَبِسُوا الْعَمَائِمَ عَلَى الْقَلَانِسِ۔

حضرت رکانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت ہمیشہ دین حق پر رہیگی جب تک وہ ٹوپیوں پر عمامے باندھیں۔

۹۹۰۔ **عن** امير المؤمنين على المرتضى كرم الله تعالىٰ وجهه الكريم قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اِنَّ اللّٰهَ تَعَالىٰ أَمَدَّنِي يَوْمَ بَدْرٍ وَ حُنَيْنٍ بِمَلٰئِكَةٍ يَعْتَمُّوْنَ بِهٰذِهِ الْعَمَامَةِ وَ قَالَ : اِنَّ الْعَمَامَةَ حَاجِزَةُ الْكُفْرِ وَ الْاِيْمَانِ۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ عزوجل نے بدر وحنین کے دن ایسے ملائکہ سے میری مدد فرمائی جو اس طرز کا عمامہ باندھتے ہیں۔ بیشک عمامہ کفر وایمان مین فارق ہے۔

۹۹۱۔ **عن** عبد الاعلى بن عدى رضی الله تعالىٰ عنه قال : ان رسول الله دعا على بن ابى طالب فعممه و ارخى عذبة العمامة عن خلفه ثم قال: هٰكَذَا فَاعْتَمُّوْا : فَاِنَّ الْعَمَامَةَ سِيْمَاءُ الْاِسْلَامِ ، وَهِيَ حَاجِزَةٌ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَ الْمُشْرِكِيْنَ۔

حضرت عبد اللہ بن عدی رضی اللہ تعالیٰ سے روایت ہے رسول اللہ نے حضرت مولیٰ

۹۸۸۔ المسند الفردوس، ٨٨/٣ ☆

۹۸۹۔ المسند الفردوس للدیلمی، ٩٣/٥ ☆

۹۹۰۔ السنن الکبری للبیہقی، ١٤/١٠ ☆

۹۹۱۔ کنز العمال للمتقی، ٤١٩١١، ٤٨٣ / ١٥ ☆

علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کو بلایا اور ان کے سر پر عمامہ باندھا کہ عمامہ کا ایک سرا پیچھے چھوڑ دیا اور ارشاد فرمایا: اس طرح عمامے باندھو کہ عمامہ اسلام کی نشانی ہے اور یہ مسلمانوں اور مشرکوں میں فارق ہے۔

٩٩٢۔ **عن** أمير المؤمنين على المرتضى كرم الله تعالىٰ وجهه الكريم قال : ان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم عممه بيده فذنب العمامة من و رائه ومن بين يديه ، ثم قال له البى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : أَدْبِرْ فَأَدْبَرَ، ثم قال له : أَقْبِلْ فَأَقْبَلَ ، واقبل على اصحابه فقال : هٰكَذَا تَكُوْنُ تِيْجَانُ الْمَلآئِكَةِ۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے دست اقدس سے میرے عمامہ باندھا اور آمنے سامنے شملہ چھوڑا۔ پھر فرمایا: پیچھے گھومو تو وہ پیچھے گھومے۔ پھر فرمایا: سامنے مڑو تو وہ سامنے مڑے۔ حضور نے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو مخاطب کر کے ارشاد فرمایا: فرشتوں کے تاج ایسے ہی ہوتے ہیں۔

٩٩٣۔ **عن** خالد بن معدان رضى الله تعالىٰ عنه مرسلا قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اِنَّ اللّٰهَ تَعَالىٰ اَكْرَمَ هٰذِهِ الْاُمَّةَ بِالْعَصَائِبِ۔

حضرت خالد بن معدان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ عزوجل نے اس امت کو عماموں سے مکرم فرمایا۔

٩٩٤۔ **عن** خالد بن معدان رضى الله تعالىٰ عنه مرسلا قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اِعْتَمُّوْا خَالِفُوْا عَلَى الْاُمَمِ قَبْلَكُمْ۔

حضرت خالد بن معدان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عمامے باندھو، اگلی امتوں یعنی یہود و نصاری کی مخالفت کرو کہ وہ عمامہ نہیں باندھتے۔

٩٩٢۔ كنز لمعال للمتقى، ٤١٩١٣، ٤٨٤/١٥

٩٩٣۔ كنز لعمال للمتقى، ٤١١٤٥، ٣٠٧/١٥

٩٩٤۔ شعب الايمان للبيهقى، ١٧٦/٥

٩٩٥۔ **عن** ابی الدرداء رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ وَ مَلٰئِکَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلیٰ اَصْحَابِ الْعَمَائِمِ یَوْمَ الْجُمُعَةِ۔

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ عزوجل اور اسکے فرشتے درود بھیجتے ہیں جمعہ کے روز عمامہ والوں پر۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

فضل صلاۃ بالعمامہ میں جو احادیث مروی ہیں وہ اگرچہ ضعاف ہیں مگر در بارۂ فضائل ضعاف مقبول۔ اس حدیث کو حافظ عراقی۔ حافظ عسقلانی اور امام رافعی نے ضعیف قرار دیا ہے۔ امام سیوطی نے اس حدیث کو جامع صغیر میں ذکر کیا جب کہ اس کتاب میں التزام رکھا ہے کہ کوئی موضوع حدیث ذکر نہیں۔ فتاوی رضویہ ۷۳/۳

٩٩٦۔ **عن** أنس رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اَلصَّلٰوةُ فِی الْعَمَامَةِ تَعْدِلُ بِعَشَرِ اٰلَافِ حَسَنَةٍ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عمامہ کے ساتھ نماز دس ہزار نیکی کے برابر ہے۔

٩٩٧۔ **عن** معاذ رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اَلْعَمَائِمُ تِیْجَانُ الْعَرَبِ ، فَاعْتَمُّوْا تَزْدَادُوْا حُلْمًا، وَ مَنِ اعْتَمَّ فَلَهٗ بِکُلِّ کَوْرٍ حَسَنَةٌ ، فَاِذَا حَطَّ فَلَهٗ بِکُلِّ حَطَّةٍ حَطُّ خَطِیْئَةٍ۔

حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عمامے عرب کے تاج ہیں۔ تو عمامہ باندھو تمہارا وقار بڑھیگا۔ اور جو عمامہ باندھے اسکے لئے ہر پیچ پر ایک نیکی ہے، اور جب (بلاضرورت یا ترک کے قصد پر اتارے تو ہر اتارنے پر ایک خطا ہے۔ یا جب (بضرورت بلاقصد ترک بلکہ بارادۂ معاودت اتارے تو ہر پیچ اتارنے پر ایک گناہ اترے۔

٩٩٥۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ١٧٦/٢

٩٩٦۔ المسند الفردوس للدیلمی، ٤٠٦/٢

٩٩٧۔ کنز العمال للمتقی، ٤١١٤٦، ٣٠٨/١٥

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ دونوں معنی جو قوسین میں لکھے گئے ہیں محتمل ہیں واللہ تعالیٰ اعلم ۔ اس حدیث میں شدید قسم کا ضعف ہے ۔ کیونکہ اس کے تین راوی متروک ومتہم ہیں ۔ عمرو بن حصین انہوں نے ابو علاثہ سے اور انہوں نے ثور سے روایت کیا ۔ فتاوی رضویہ ۷۳/۳

(۲) عمامہ کی فضیلت نماز میں

۹۹۸ ۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما قال : سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول : صَلوۃُ تَطوُّعٍ أوْ فَرِیْضَۃٍ بِعَمَامَۃٍ تَعدِلُ خَمسًا وَ عِشْرِیْنَ صَلاۃً بِلاَ عِمَامَۃٍ، وَ جُمُعَۃٌ بِعِمَامَۃٍ تَعدِلُ سَبعِیْنَ جُمُعَۃً بِلاَ عِمَامَۃٍ ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا : ایک نماز نفل ہو یا فرض عمامہ کے ساتھ پچیس نماز بے عمامہ کے برابر ہے ۔ اور ایک جمعہ عمامہ کے ساتھ ستر جمعہ بے عمامہ کے ہمسر ہے

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث کی سند میں کوئی کذاب ہے، نہ وضاع، نہ متہم بالکذب، نیز اس میں کوئی خلاف شرع معنی بھی نہیں اور نہ ایسے معنی جسکو عقل محال جانے ۔ پھر یہ کہ امام سیوطی نے اسکو جامع صغیر میں نقل فرمایا ۔ فتاوی رضویہ ۷۳/۳

۹۹۹ ۔ **عن** سالم رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : دخلت علی ابی عبد اللہ بن عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہما و ھو یتعمم ، فلما فرغ التفت فقال : اتحب العمامۃ ، قلت : بلی ، قال : احبھا تکرم، و لا یراک الشیطان الاولی ، سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول : صَلوۃُ تَطوُّعٍ أوْ فَرِیْضَۃٍ بِعَمَامَۃٍ تَعدِلُ خَمسًا وَ عِشْرِیْنَ صَلاۃً بِلاَ عِمَامَۃٍ، وَ جُمُعَۃٌ بِعِمَامَۃٍ تَعدِلُ سَبعِیْنَ جُمُعَۃً بِلاَ عِمَامَۃٍ، ای بنی ! اعتم ، فان الملائکۃ یشھدون یوم الجمعۃ معتمین فیسلمون علی اھل العمائم حتی تغیب الشمس ۔

---

۹۹۸ ۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۳۱۴

۹۹۹ ۔ کنز العمال للمتقی، ۴۱۱۳۹، ۱۵/۳۰۶

حضرت سالم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں اپنے والد ماجد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے حضور حاضر ہوا اور وہ عمامہ باندھ رہے تھے۔ جب باندھ چکے تو میری طرف التفات کر کے فرمایا: تم عمامہ کو دوست رکھتے ہو؟ میں نے عرض کی: کیوں نہیں۔ فرمایا: اسے دوست رکھو عزت پاؤگے، اور جب شیطان تمہیں دیکھیگا تم سے پیٹھ پھیر لیگا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: عمامہ کے ساتھ ایک نماز نفل خواہ فرض بے عمامہ کی پچیس نمازوں کے برابر ہے اور عمامہ کے ساتھ ایک جمعہ بے عمامہ کے ستر جمعوں کے برابر ہے۔ پھر فرمایا: اے فرزند! عمامہ باندھا کر۔ فرشتے جمعہ کے دن عمامہ باندھ کر آتے ہیں اور سورج ڈوبنے تک عمامہ والوں پر سلام بھیجتے رہتے ہیں۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حق یہ ہے کہ حدیث موضوع نہیں۔ اسکی سند میں نہ کوئی وضاع ہے، نہ متہم بالوضع، نہ کوئی کذاب ہے، نہ کوئی متہم بالکذب، لاجرم اسے امام جلیل خاتم الحفاظ جلال الملت والدین سیوطی نے جامع صغیر میں ذکر فرمایا۔ جس کے خطبہ میں فرماتے ہیں۔

میں نے اس کتاب میں پوست چھوڑ کر خالص مغز لیا ہے اور ایسی حدیث سے بچایا ہے جسے تنہا کسی وضاع یا کذاب نے روایت کیا۔ اس حدیث کی بابت علامہ حافظ ابن حجر عسقلانی نے لسان المیزان میں فرمایا کہ حدیث منکر بلکہ موضوع ہے۔ وجہ یہ بتائی کہ اس حدیث کے رواۃ میں عباس بن کثیر، ابوبشر بن سیار، محمد ابن مہدی مروزی اور مہدی بن میمون مجہول ہیں۔

اقول: اللہ تعالیٰ حافظ ابن حجر پر رحم فرمائے۔ انہوں نے اس حدیث کو موضوع کیسے قرار دیدیا۔ جبکہ اس روایت میں نہ کوئی ایسی چیز ہے جسے عقل وشرع محال جانے اور نہ ہی اسکی سند میں کوئی وضاع، کذاب اور متہم ہے۔ محض راوی کے مجہول ہونے سے اس حدیث کو چھوڑنے کا فیصلہ نہیں کیا جاسکتا کہ فضائل میں قابل استدلال ہی نہ رہے۔ موضوع کہنا تو بہت بڑی بات ہے۔ اس طرح کی روایات کے بارے میں خود حافظ ابن حجر عسقلانی نے القول المسدد میں بحث کی ہے۔

حافظ ابوالفرج ابن الجوزی نے اس حدیث کو موضوع قرار دیا کہ۔

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے عشاء کے بعد شعر کا

ایک بیت پڑھا اسکی اس رات کی نماز قبول نہ ہوگی۔ وجہ یہ بتائی کہ اس حدیث کی سند میں راوی قزعہ بن سوید کے بارے میں امام احمد نے کہا: یہ مضطرب الحدیث ہے۔ ابن حبان نے کہا: یہ کثیر الخطا اور فاحش الوہم ہے۔ آخر میں ابن جوزی نے کہا: جب اسکی روایت میں علتیں اس قدر کثیر ہوگئیں تو اسکی روایت سے استدلال ساقط ہوگیا۔

اس پر علامہ حافظ ابن حجر نے فرمایا: یہاں پر کوئی ایسی چیز نہیں جو اس حدیث کے موضوع ہونے کا فیصلہ کرتی ہو۔

نیز ابن جوزی نے موضوعات میں یہ حدیث بھی ذکر کی کہ:

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عسقلان ان خوش نصیب شہروں میں سے ایک ہے جن سے روز قیامت ستر ہزار ایسے افراد اٹھائے جائیں گے جنکا حساب نہیں ہوگا۔ اور اس میں پچاس ہزار شہداء اٹھائے جائیں گے جو وفد کی صورت میں صف بستہ اپنے رب کے حضور حاضر ہوں گے حالانکہ ان کے سر کٹے ہوئے ہاتھوں میں ہوں گے اور انکی اس رگ سے خون بہہ رہا ہوگا جو بوقت ذبح کاٹی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حضور عرض کریں گے: اے ہمارے رب! ہمیں وہ چیز عطا فرما جسکا تو نے اپنے رسولوں کے ذریعہ ہم سے وعدہ فرمایا ہے۔ ہمیں روز قیامت ذلت سے محفوظ فرما۔ بلا شبہ تو وعدہ کا خلاف نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا: میرے بندوں نے سچ کہا۔ ان کو سفید نہر میں غسل دو۔ تو وہ اس نہر سے صاف شفاف اور چمکدار ہوکر نکلیں گے اور جنت [میں حسب خواہش چلے جائیں گے اور وہاں کی نعمتوں سے مستفید ہوں گے۔

اور ابن جوزی نے اس کے موضوع ہونے کی وجہ یہ بتائی کہ اس کی تمام سندوں کا مرکز ابوعقال ہے جسکا نام ہلال بن زید بن یسار ہے۔ ابن حبان نے کہا: یہ حضرت انس سے ایسی روایات موضوعہ نقل کرتا ہے جو حضرت انس نے بالکل بیان نہیں کیں۔ امام ذہبی نے میزان میں کہا: یہ باطل ہے۔

اس پر علامہ حافظ ابن حجر عسقلانی نے فرمایا: یہ روایات فضائل اعمال سے متعلق ہیں۔ اس میں اللہ کی راہ میں جہاد کی ترغیب اور شوق دلایا گیا ہے۔ اس میں ایسی کوئی بات نہیں جسے عقل و شرع محال قرار دیتی ہو۔ لہذا محض اس لئے اسے باطل قرار دینا کہ اس کا راوی ابوعقال

ہے قابل حجت نہیں۔ اور امام احمد احادیث احکام میں تو نہیں البتہ احادیث فضائل میں تسامح سے کام لیتے ہیں۔ ان کا یہ طریقہ معروف ومشہور ہے۔

اب امام احمد رضا قدس سرہ کا فیصلہ سنئے۔ فرماتے ہیں:

یہ بات میری سمجھ سے باہر ہے کہ یہ ہی طریقہ علامہ ابن حجر نے عمامہ والی حدیث میں کیوں نہیں اختیار فرمایا حالانکہ یہ حدیث بھی فضائل اعمال سے متعلق ہے۔ اور اس سے بارگاہ الٰہی کے ادب پر شوق دلایا گیا ہے۔ اس میں بھی کوئی ایسی بات نہیں جسے شرع وعقل محال قرار دیتی ہو۔ بلکہ اس میں کوئی راوی بھی ایسا نہیں جسے ابو عقال کی طرح موضوعات کا راوی قرار دیا گیا ہو۔ تو اس روایت پر بطلان بلکہ موضوع ہونے کا حکم محض اس بنا پر کہ بعض روایات کا ایسے راویوں سے ہونا جن کو حافظ ابن حجر نہیں جانتے یا فلاں فلاں نے ان کو ذکر نہیں کیا کیسے درست ہوسکتا ہے۔

علاوہ ازیں میرے نزدیک ابن النجار کے بعض رواۃ میں۔ سے مہدی بن میمون کے بارے میں وہم ہے یہاں راوی میمون ابن مہران ہیں، سند اس طرح ہے۔

ابونعیم کے نزدیک عیسی بن یونس، اور دیلمی کے نزدیک سفیان بن زیاد دونون نے عباس سے انہوں نے یزید سے انہوں نے میمون ابن مہران سے روایت کیا ہے۔ اور میمون سے مراد ابو ایوب جزری الرقی ہیں جو نہایت ثقہ اور فقیہ ہیں۔ مسلم اور چاروں سنن کے رجال سے ہیں جیسا کہ حافظ نے خود تقریب میں کہا۔

یہ ہی وجہ ہے کہ خاتم الحفاظ علامہ سیوطی نے اس روایت کو جامع صغیر میں نقل فرمایا: جس میں انہوں نے وعدہ کیا کہ کوئی موضوع حدیث بیان نہیں کرونگا۔

اور علامہ ابن حجر کے شاگرد خاص امام سخاوی کا اس عمامہ والی حدیث ابن عمر کو موضوع کہنا صرف اپنے استاذ کے قول کی بنا پر ہے۔ کیونکہ انہوں نے موضوع ہونے کی کوئی علیحدہ سے وجہ نہیں بیان فرمائی۔ اور حدیث انس میں صرف ابان راوی متروک ہیں۔ اور ایک راوی کا متروک ہونا حدیث کے موضوع ہونے کا فیصلہ نہیں دے سکتا۔ یہ تفصیلی گفتگو ہم نے "الهاد الکاف فی حکم الضعاف" میں کی ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔

فتاوی رضویہ ملخصا ۳/۸۰-۷۹

۱۰۰۰۔ **عن** جابر عبد الله الانصاری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : رَكْعَتَانِ بِعِمَامَةٍ خَيْرٌ مِّنْ سَبْعِيْنَ رَكْعَةٍ بِلَاعِمَامَةٍ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عمامہ کے ساتھ دو رکعتیں بے عمامہ کی ستر رکعتوں سے افضل ہیں۔ فتاوی رضویہ ۳/۷۸

◆

۱۰۰۰۔ المسند الفردوس، للدیلمی، ۲۶۵/۲

۲۴۔ قضاے فوائت

(۱) قضا نماز کا بیان

۱۰۰۱۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ نَسِیَ صَلوٰةً فَلْیُصَلِّهَا اِذَا ذَکَرَهَا، لَا کَفَّارَةَ لَهَا اِلَّاذٰلِكَ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا؛ جو نماز بھول گیا وہ یاد آنے پر ادا کرے۔ اس نماز کا کفارہ سوائے اسکے کچھ نہیں۔

۱۰۰۲۔ **عن** أبی قتادہ رضی الله تعالیٰ عنه قال : خطبنا رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال : اِنَّکُمْ تَسِیْرُوْنَ عَشِیَّتَکُمْ وَ لَیْلَتَکُمْ و تَاْتُوْنَ الْمَآءَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ غَدًا ، فانطلق الناس لا یلوی أحد علی أحد ،قال أبو قتادة فبینمارسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم یسیرحتی ابهار الیل و أنا الی جنبه ، قال : فنعس رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فمال عن راحتله فأتیته فدعمته من غیر أن أوقظه حتی اعتدل علی راحلته قال : ثم سار حتی تهور اللیل مال عن راحتله قال : فدعمته من غیر أن أُوقظه حتی اعتدل علی راحتله قال : ثم سار حتی اذا کان من آخر السحر مال میلة هی اشد من المیلتین الأُولین حتی کاد ینجفل فاتیته فدعمته فرفع راسه فقال : مَنْ هٰذَا ؟ قلت : أبو قتاده ، قال: مَتٰی کَانَ هٰذَا مَسِیْرُكَ مِنِّی، قلت : مازال هذا مسیری منذ الیلة قال : حَفِظَكَ اللّٰهُ بِمَا حَفِظْتَ بِهٖ نَبِیَّهٖ، ثم قال : هَلْ تَرَانَا نَخْفٰی عَلَی النَّاسِ، ثم قال : هَلْ تَرٰی مِنْ أَحَدٍ ؟ قلت هذ راکب ، ثم قلت : هذا راکب اخر حتی اجتمعنا فکنا سبعة رکب ، قال فمال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن الطریق فوضع ثم قال : احفظو علینا صلوتنا ،کان اول من استیقظ رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلمو الشمس فی ظهره قال : فقمنا فزعین ثم قال : ارکبوا فرکبنا فسرنا حتی اذا ارتفعت الشمس نزل ، ثم دع بمیضاة کانت

۱۰۰۱۔ الصحیح لمسلم، باب قضاء الصلوة الفائتة ، ۲۴۱/۱

الجامع البخاری ، باب من نسی صلوة الخ، ۸۴/۱

۱۰۰۲۔ الصحیح لمسلم، باب قضاء الصلوة الفائتة ، ۲۳۹/۱

معی فیھا شئ من ماء قال : فتوضأ نها وضوء ا دون وضوء قال : و بقی فیھا شئی من ماء ثم قال لابی قتادة : احفظ علینا میضا تك فسیكون لھا نبأ ، ثم اذن بلال بالصلوة ، فصلی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ركعتین ثم صلی الغداة فصنع كما كان یصنع كل یوم ، قال : و ركب رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و ركبنا معه ، قال : فجعل بعضنا یھمس الی بعض ، ما كفارة ما صنعنا بتفریطنا فی صلوتنا ثم قال : أَمَا لَكُمْ فِی أُسْوَةٌ ؟ ثم قال : أَمَا اِنَّهٗ لَیْسَ فِی النَّوْمِ تَفْرِیْطٌ ، اِنَّمَا التَّفْرِیْطُ عَلیٰ مَنْ لَمْ یُصَلِّ الصَّلٰوةَ حَتّٰی یَجِیْئَ وَقْتُ الصَّلٰوةُ الْاُخْرٰی فَمَنْ فعَلَ ذٰلِكَ فَیُصَلِّهَا حِیْنَ یَنْتَبِهُ لَهَا ، فَاِذَا كَانَ الْغَدُ فَلْیُصَلِّهَا عِنْدَ وَقْتِهَا،ثم قال: مَاتَرَوْنَ النَّاسَ صَنَعُوْا، قال :ثم قال : اصبح الناس فقدوا نبیھم فقال ابو بكر و عمر رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بعد كم لم یكن یخلفكم و قال الناس : ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بین ایدیكم فان یطیعوا ابا بكر و عمر یرشدوا ، قال : فانتھینا الی الناس حین امتد النھار وحما كل شیء وھم یقولون : یا رسول الله ! ھلكنا عطشنا ،فقال : لأ ھلك علیكم ، ثم قال : اطلقوا لی عمری ، قال : و دعا بالمیضاة فجعل رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یصب ابو قتادة یسقیھم فلم یعد ان رأی الناس ما فی المیضاة تكابوا علیھا ، فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : أحسنو الملاء كلكم سیروی ، قال ففعلوا فجعل رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یصب أسقیھم حتی ما بقی غیر و غیر رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال : ثم صب رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال: لی : إشرب! فقلت : لا اشرب حتی تشرب یا رسول الله ! قال : ان ساقی القوم اخری ھم شربا ، قال : فشربت و شرب رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ، قال : فاتی الناس المآء جامین روآء۔

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیا تو فرمایا: تم آج زوال کے بعد اور ساری رات چلتے رہو گے یہاں تک کہ انشاء اللہ تعالیٰ کل صبح پانی کے مقام پر پہونچو گے۔ لہذا لوگوں نے اس طرح سفر کیا کہ کوئی کسی کی طرف متوجہ نہ ہوتا تھا۔ حضرت ابوقتادہ فرماتے ہیں: حضور نے بھی لگاتار سفر فرمایا یہاں تک کہ آدھی رات ہوگئی۔ میں آپ کے پہلو میں تھا۔ میں نے دیکھا کہ حضور کو غنودگی نے آلیا اور سواری سے ایک جانب جھکنے لگے۔ میں نے بڑھ کر سہارا دیا لیکن میں نے حضور کو بیدار نہیں کیا

۔ پھر حضور سنبھل کر سواری پر تشریف فرما ہوئے یہاں تک کہ کافی رات گزر گئی تو پھر آپ سواری سے ایک جانب جھکنے لگے اس مرتبہ بھی میں نے سہارا دیا لیکن آپ کو اس بار بھی نہیں جگایا اور آپ سواری پر سیدھے ہو گئے۔ پھر چلتے رہے یہاں تک کہ سحر کا وقت آخر ہو گیا۔ پھر اس بار پہلی دونوں مرتبہ کے مقابلے میں زیادہ جھک گئے یہاں تک کہ سواری سے نیچے آنے کے قریب تھے کہ میں نے بڑھ کر روک دیا۔ آپ نے سر اٹھا کر فرمایا: کون ہے؟ میں نے عرض کیا: ابوقتادہ، فرمایا: کب سے ہمارے ساتھ چل رہے ہو؟ میں نے عرض کیا: میں برابر حضور کی خدمت میں ہوں۔ فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہاری حفاظت فرمائے جیسے تم نے اسکے نبی کی حفاظت کی۔ پھر فرمایا: تم دیکھ رہے ہو کہ ہم لوگوں کی نگاہوں سے پوشیدہ ہیں۔ پھر فرمایا: کیا تم کسی کو دیکھ رہے ہو۔ میں نے عرض کیا: ہاں یہ ایک سوار ہے۔ پھر میں نے کہا: یہ ایک اور سوار ہے۔ یہاں تک کہ ہم سات سوار جمع ہو گئے۔ پھر آپ راستہ سے الگ ہو کر ایک جگہ آرام فرمانے کی غرض سے زمین پر لیٹ گئے اور فرمایا: تم لوگ ہماری نماز کا خیال رکھنا۔ پھر سب لوگوں کی آنکھ لگ گئی اور سب سے پہلے بیدار ہونے والے خود حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تھے۔ دھوپ اوپر آ گئی تھی۔ ہم لوگ گھبرا کر بیدار ہوئے۔ فرمایا: سوار ہو جاؤ اور پھر سب چلنے لگے۔ یہاں تک کہ جب دھوپ خوب اوپر آ گئی تو سواری سے اترے۔ وضو کا لوٹا منگوایا جو میرے پاس تھا۔ اس میں تھوڑا پانی تھا۔ آپ نے خفیف وضو فرمایا کہ پانی اس میں سے بھی کچھ بچ گیا۔ پھر فرمایا: اس پانی کو باقی رکھنا اس سے ایک عجیب چیز کا ظہور ہوگا۔ حضرت بلال نے اذان پڑھی اور حضور نے دو رکعت نماز ادا کی۔ پھر دو فرض حسب معمول جماعت سے ادا فرمائے۔ پھر ہم سب سوار ہو کر چلنے لگے اور آپس میں گفتگو کرتے جاتے تھے کہ ہمارے اس قصور یعنی نماز کے قضا ہو جانے کی کیا تلافی ہوگی۔ اس پر حضور نے فرمایا: کیا میری سیرت طیبہ میں تمہارے لئے نمونہ عمل نہیں۔ سنو! سوتے رہ جانے میں نماز قضا ہو جانا قصور نہیں۔ قصور تو یہ ہے کہ تم بیداری میں نماز نہ پڑھو یہاں تک کہ نماز کا وقت گزر جائے اور دوسرا وقت آئے۔ یاد رکھو۔ جب کبھی ایسا اتفاق ہو تو بیدار ہو کر نماز پڑھ لیا کرنا۔ پھر فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ باقی لوگوں نے جو ہم سے جدا ہو گئے ہیں کیا کہا ہوگا۔ سنو، جب لوگوں نے صبح کی تو اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نہ پایا۔ صدیق اکبر اور فاروق اعظم نے کہا: حضور تمہارے پیچھے ہونگے۔ آپ تمہیں پیچھے چھوڑ کر نہیں جائیں گے۔ بعض نے کہا:

حضور تم سے آگے ہیں۔ لیکن وہ لوگ ابوبکر و عمر کی بات مان لیتے تو سیدھی راہ پاتے۔ خلاصہ کلام یہ کہ ہماری ان حضرات سے ملاقات ٹھیک دوپہر کیوقت ہوئی جب دھوپ خوب تیز ہوگئی تھی،۔ لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہم تو اب پیاس کی وجہ سے قریب المرگ ہیں۔ آپ نے فرمایا ؛فکر نہ کرو ہمارا چھوٹا پیالہ لاؤ۔ پھر آپ نے وہ لوٹا منگوایا جس میں کچھ پانی محفوظ تھا۔ وہ پانی اس کٹورے میں انڈیلا گیا اور حضرت ابوقتادہ لوگوں کو پانی پلانے لگے۔ لوگوں نے دیکھا کہ پانی تو ایک پیالہ ہے۔ یہ دیکھ کر صحابہ کرام ہجوم کی صورت میں جھک گئے۔ آپ نے فرمایا: اطمینان سے رہو۔ تم سب لوگ سیراب ہو جاؤ گے۔ یہ سن کر سب اطمینان سے پانی لینے لگے۔ حضور پانی ڈالتے اور میں پلاتا جاتا یہاں تک کہ کوئی باقی نہ رہا۔ صرف میں اور حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باقی تھے۔ حضور نے مجھ سے فرمایا پیو، میں نے عرض کیا: حضور جب تک نوش نہیں فرمائیں گے میں ہرگز نہیں پیونگا۔ حضور نے فرمایا: ساقی بعد میں پیتا ہے۔ لہذا میں نے تعمیل حکم میں پی لیا۔ اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بھی نوش فرمایا۔ پھر لوگ آسودہ حالت میں پانی کے مقام پر پہونچے۔ ۱۲م

۱۰۰۳۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اِذَا رَقَدَ أَحَدُكُم عَنِ الصَّلٰوةِ أَوْ غَفَلَ عَنهَا فَلْيُصَلِّهَا اِذَا ذَكَرَهَا ، فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يَقُوْلُ : أَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِيْ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی نماز کے وقت سوتا رہ جائے یا غفلت ہو جائے تو جب یاد آئے اسکو ادا کرے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔ نماز میری یاد کیلئے قائم کرو۔ ۱۲م

۱۰۰٤۔ **عن** أبى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : مَنْ نَسِيَ صَلٰوةً فَوَقْتُهَا اِذَا ذَكَرَهَا ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

۱۰۰۳۔ الصحيح لمسلم ، باب قضاء الصلوه الفائتة ، ۲٤۱/۱

۱۰۰٤۔ مجمع الزوائد للهيثمى ، ۳۲۲/۱ ☆ المعجم الاوسط للطبرانى ، ۸/ ۳۵۰

وسلم نے ارشاد فرمایا: جو نماز بھول جائے تو اس کا وقت وہ ہے جب اسے یاد آئے۔ ۱۲م

١٠٠٥۔ **عن** زید بن اسلم رضی اللہ تعالی عنہ قال : قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اِذَا رَقَدَ اَحَدُکُمْ عَنِ الصَّلٰوۃِ اَوْ نَسِیَھَا ثُمَّ فَزِعَ اِلَیْھَا فَلْیُصَلِّھَا کَمَا کَانَ یُصَلِّیْھَا لِوَقْتِھَا ۔

حضرت زید بن اسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی نماز سے سو جائے یا بھول جائے پھر اسکو نماز کے قضاء ہو جانے کا افسوس ہو تو اسکی تلافی یہ ہے کہ اسکو اسی طرح ادا کرے جس طرح اسکے وقت میں ادا کرتا ہے۔ ۱۲م

١٠٠٦۔ **عن** میمونة بنت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنھا انھا قالت : افتنا یا رسول اللہ عن رجل نسی الصلوٰۃ حتی طلعت الشمس او غربت ما کفارتھا ؟ قال : اِذَا ذَکَرَھَا فَلْیُصَلِّھَا وَ لْیُحْسِنْ صَلَاتَہٗ وَ لْیَتَوَضَّأْ وَ لْیُحْسِنْ وُضُوْءَہٗ فَذٰلِکَ کَفَّارَتُہٗ ۔

حضرت میمونہ بنت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا: یا رسول اللہ! اس شخص کے بارے میں فرمائیں جو نماز بھول گیا یہاں تک کہ سورج طلوع ہو گیا یا غروب ہو گیا۔ تو اسکی اس قضا کا کفارہ کیا ہے۔ فرمایا: جب یاد آئے تو خوب اچھی طرح خشوع وخضوع کے ساتھ نماز پڑھے اور اچھی طرح وضو کرے یہی اسکا کفارہ ہے۔ ۱۲م

١٠٠٧۔ **عن** أنس بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ نَسِیَ صَلٰوۃً اَوْ نَامَ عَنْھَا فَکَفَّارَتُھَا اَنْ یُصَلِّیَھَا اِذَا ذَکَرَھَا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو نماز بھول جائے یا سو جائے تو اسکا کفارہ یہ ہے کہ یاد آنے پر پڑھے

١٠٠٨۔ **عن** أبی قتادة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

١٠٠٦۔ المعجم الكبير للطبرانی، ٣٥/٢٥

١٠٠٧۔ الصحيح لمسلم، باب قضاء الصلوة الفائتة، ٢٤١/١

١٠٠٨۔ الصحيح لمسلم، باب قضاء الصلوة الفائتة، ٢٤١/١

علیه وسلم : لَيْسَ فِی النَّوْمِ تَفْرِيطٌ، اِنَّمَا التَّفْرِيطُ فِی الْيَقْظَةِ، فَاِذَا نَسِیَ اَحَدُكُمْ صَلوٰةً اَوْ نَامَ عَنْهَا فَلْيُصَلِّهَا اِذَا ذَكَرَهَا ۔

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نیند میں نماز قضا ہو جائے تو اس میں قصور نہیں۔ ہاں قصور تو بیداری میں بلا عذر نماز قضا کر دینا ہے۔ تو جب کوئی نماز پڑھنا بھول جائے یا سو جائے اسکو یاد آنے پر نماز پڑھنا لازم ہے۔ ۱۲م

۲۴۔ فضائل درود

(۱) فضائل درود شریف

۱۰۰۹۔ **عن** انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم :من صلى على صلى الله عليه عشر صلوات وحط عنه عشر خطئيات ۔ فتاوی رضویہ ۹/۴۳

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے اور دس گناہ محو فرما دیتا ہے۔ ۱۲م

(۲) کثرت درود کی فضیلت

۱۰۱۰۔ **عن** ابى بن كعب رضى الله تعالىٰ عنه قال : كان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اذا ذهب ربع الليل قال : يا ايها الناس! اذكروا نعمة الله ، يا ايها الناس ! اذكروا جاء ت الراجفة تتبعها الرادفة ، جاء الموت بما فيه ، فقال ابى بن كعب : يا رسول الله ! انى اكثر الصلوة عليك فكم اجعل لك من صلوتى ؟ قال : ما شئت۔

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چہارم شب گزر جانے کے بعد کھڑے ہو کر فرماتے: اے لوگو! خدا کی یاد کرو۔ آئی راجفہ ، اسکے بعد آتی ہے رادفہ، آئی موت ان چیزوں کے ساتھ جو اس میں ہیں۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں دعا بہت کیا کرتا ہوں۔ اس میں سے بطور دورد شریف کس قدر مقرر کروں؟

۱۰۰۹۔ الجامع للترمذى ، باب الصلوة على النبى ﷺ ، ٦٤/١
المسند لاحمد بن حبل ، ٢٦٨/٢ ☆ المستدرك للحاكم ، ٥٥٠/١
التفسير للبعوى ، ٢٣٥/٥ ☆ المعجم الكبير للطبرانى، ١٠٣/٥
المصنف لعبد الرزاق ، ٣١١٥، ٢١٥/٢ ☆ المعجم الصعير للطبرانى، ٢٠٩/١
مجمع الزوائد للهيثمى، ١٦٢/١٠ ☆ اتحاف السادة للزبيدى، ٢٩٨/٣
كنز العمال للمتقى، ٢١٦٦ ، ٤٩٢/١ ☆ حلية الاولياء لابى نعيم ، ١٨٠/١
۱۰۱۰۔ المستدرك للحاكم ، ٥٥٨/٢ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ١٣٢/٥

فرمایا: جتنی چاہو۔ ذیل المدعا ١١٥

١٠١١۔ **عن** حبان بن منقذ رضی الله تعالیٰ عنه ان رجلا قال : یا رسول اله ! اجعل ثلث صلوتی علیك ؟ قال : نعم ان شئت ، قال الثلثین ، قال : نعم ، قال : فصلاتی کلها ؟ قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اذن یکفیك الله ما اهمك من امر دنیاك و آخرتك ۔

حضرت حبان بن منقذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! میں اپنی تہائی دعا حضور کیلئے کرتا ہوں۔ فرمایا: اگر تو چاہے۔ عرض کی: دو تہائی، فرمایا: ہاں! عرض کی: کل دعا کے عوض درود مقرر کرتا ہوں فرمایا: ایسا کرے گا۔ تو خدا تیرے دنیا واخرت کے سب کام بنادے گا۔

﴿١﴾ ۔ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

بیشک درود سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے دعا ہے۔ اور جس قدر اس کے فوائد و برکات مصلی پر عائد ہوتے ہیں ہرگز اپنے لئے دعا میں نہیں بلکہ ان کیلئے دعا تمام امت مرحومہ کیلئے دعا ہے۔ کہ سب انہیں کے دامن دولت سے وابستہ ہیں۔

سلامت ہمہ آفاق درسلامت تست۔ ذیل المدعا ۔ ١١٦

١٠١٢۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان اولی الناس بی یوم القیامة اکثرهم علی صلوة۔

الزلال الانقی ١٧٣

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن مجھ سے زیاد قریب وہ شخص ہوگا جو مجھ پر زیادہ درودو

١٠١١۔ المسند لاحمد بن حنبل، ١٦٤/٦ ☆ المعجم الكبير للطبرانی، ٣٥/٤
مجمع الزوائد للهیثمی، ١٦٠/١٠ ☆
١٠١٢۔ المعجم الكبير للطبرانی، ٢٢/١٠ ☆ جمع الجوامع للسیوطی ٦٣٣٩
فتح الباری للعسقلانی، ١٦٧/١١ ☆ التفسیر للبغوی، ٢٧١/٥
الترغیب و الترهیب للمنذری، ٥٠٠/٢ ☆ المصنف لابن ابی شیبة، ١١٣/١١
امالی الشجری، ١٣٠/١ ☆ المغنی للعراقی، ٣١١/١

سلام پیش کرتا ہوگا۔۱۲م

۱۰۱۳۔ **عن** ابی امامة الباھلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اکثروا من الصلوۃ علی فی کل یوم جمعة ، فان صلوۃ امتی تعرض علی فی کل یوم جمعة ، فمن کان اکثرھم علی صلوۃ کان اقربھم منی منزلة۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھ پر ہر جمعہ کے دن کثرت سے درود پاک پڑھو کہ میری امت کا درود مجھ پر پیش ہوتا ہے۔تو جو مجھ پر کثرت سے درود پاک پڑھیگا وہ مجھ سے قریب رہے گا۔۱۲م

(۳) درود شریف اور دیدار رسول ﷺ

۱۰۱۴۔ قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : من صلی علی روح محمد فی الارواح وعلی جسدہ فی الاجساد و علی قبرہ فی القبور رآنی فی منامہ، و من رآنی فی منامہ رآنی یوم القیامة ، و من رآنی یوم القیامة شفعت لہ، و من شفعت لہ شرب من حوضی و حرم اللہ جسدہ علی النار۔

حضور پرنور سید یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ارواح میں اور جسم اطہر پر اجسام میں اور قبر انور پر قبور میں، درود بھیجے وہ مجھے خواب میں دیکھےاور جو خواب میں دیکھے مجھے قیامت میں دیکھے گا اور جو مجھے قیامت میں دیکھے گا میں اسکی شفاعت فرماؤنگا اور جس کی میں شفاعت فرماؤنگا وہ میرے حوض کریم سے پئے گا اور اللہ عزوجل اسکے بدن پر دوزخ حرام فرمائیگا۔اللہ ارزقنا بجاھہ عندك ۔ آمین۔

﴿۱﴾۔امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

علماء فرماتے ہیں: یوں درود شریف پڑھو، اللھم صلی علی روح سیدنا محمد

۱۰۱۳۔ السنن الکبری للبیہقی، ٢٤٩/٣ ☆ الترغیب و الترھیب للمنذری ٥٠٤/٢
التفسیر للطبری، ٨٤/٣ ☆ ارواء الغلیل للالبانی، ٣٣/١
المستدرك للحاکم، ٤٢١/٢ ☆ الدر المنثور للسیوطی ٣٣٢/٦
المصنف لعبد الرزاق ، ٥٣٣٨، ٢٠٥/٣ ☆ عمل الیوم و اللیلة لابن السنی ، ٣٧٣
الکامل لابن عدی ، ٧٤/٣ ☆
۱۰۱۴۔ الدر المنظم لابی القاسم، ☆

فی الارواح ، اللهم صلی علی جسد سیدنا محمد فی الاجساد ، اللهم صلی علی قبره سیدنا محمد فی القبور ۔

فتاوی رضویہ ۴/۱۵۹

(۴) درود پاک حضور کی بارگاہ میں پیش ہوتا ہے

۱۰۱۵ ۔ **عن** عمار بن یاسر رضی الله تعالیٰ عنه قال : سمعت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یقول : ان الله تعالیٰ ملکا اعطی اسماع الخلائق کلها قائم علی قبری الی یوم القیامة، فما من احد یصلی علی صلوة الا ابلغنیها ۔

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: بیشک اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ ہے جسے خدا نے تمام جہاں کی بات سن لینے کی طاقت عطا کی ہے۔ وہ قیامت تک میری قبر پر حاضر رہیگا جو مجھ پر درود بھیجے گا یہ مجھ سے عرض کریگا۔

۱۰۱۶ ـ **عن** ابی بکر الصدیق رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اکثروا الصلوة علی ، فان الله تعالیٰ و کل لی ملکا عن قبری فاذا صلی علی رجل من امتی قال لی ذلك الملك : یا محمد ، صلی الله علیك و سلم ، ان فلان بن فلان یصلی علیك الساعة ۔

امیر المؤمنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھ پر درود بہت بھیجو کہ اللہ تعالیٰ نے میرے مزار پر ایک فرشتہ متعین فرمایا ہے۔ جب کوئی میرا امتی مجھ پر درود بھیجتا ہے وہ مجھ سے عرض کرتا ہے: یا رسول اللہ! فلاں بن فلاں نے ابھی ابھی، حضور پر درود بھیجی ہے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

فتاوی رضویہ ۴/۲۴۰

◆ ◆ ◆ ◆ ◆

۱۰۱۵ ـ الترغیب و الترهیب للمنذری ، ۲/۴۹۹ ☆ جمع الجوامع للسیوطی ، ۶۹۴۸
الجامع الصغیر للسیوطی ۱/۱۴۲ ☆ میزان الاعتدال للذهبی ،
۱۰۱۶ ـ کنز العمال للمتقی ، ۲۱۸۱ ، ۱/۴۸۴ ، ☆ السنن الکبری للبیهقی ، ۳/۲۴۹
الترغیب و الترهیب للمنذری ، ۲/۴۹۹ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی ، ۲/۱۴۴

فہرست عنوانات/ جلد اوّل

ا۔ کتاب الایمان ۵

ا۔ نیت ۶

اعمال کا مدار نیتوں پر ہے ۷
نیت خیر پر اجر ۹
افادۂ رضویہ ۹
اللہ تعالیٰ نیتوں کو دیکھتا ہے ۱۱
دل کا حال خدا جانتا ہے ۱۲

۲۔ توحید و صفات الٰہی ۱۳

کلمہ توحید کی فضیلت ۱۳
افادۂ رضویہ ۱۳
کلمہ طیبہ کے تصدیق کرنے کی فضیلت ۱۵
توحید پرست سب جنتی ہیں ۱۶
افادۂ رضویہ ۱۹
غیر خدا کی عبادت حرام و کفر ہے ۲۱
معصیت خدا میں کسی کی اطاعت نہیں ۲۳
وتر اللہ تعالیٰ کو پسند ہے ۲۴
بعض صفات باری تعالیٰ ۲۵
حقیقی مولیٰ اللہ تعالیٰ ہے ۲۵
حقیقی بادشاہ اللہ تعالیٰ ہے ۲۶

حقیقی سید اللہ تعالیٰ ہے ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۲۶
حقیقی فیصلہ فرمانے والا اللہ تعالیٰ ہے ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۲۶
اللہ تعالیٰ حکیم وعلیم ہے ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۲۷
اللہ ملک الملوک ہے ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۲۷
افادۂ رضویہ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۲۷
اللہ تعالیٰ بندوں پر نہایت مہربان ہے ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۳۱
اللہ تعالیٰ بندوں سے قریب ہے ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۳۱
اللہ تعالیٰ کے دست قدرت میں تمام خزانے ہیں ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۳۲
اللہ تعالیٰ کے قبضے میں زمین وآسمان ہے ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۳۳
اللہ عزوجل وسیلہ بننے سے پاک ہے ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۳۴
اللہ ورسول مشورہ سے بے نیاز ہیں ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۳۵

۳۔ دین حق ۳۶

دین نصیحت ہے ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۳۸
افادۂ رضویہ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۳۸
دین آسان ہے ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۳۹
دین میں آسانی بہتر ہے ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۴۰
آسانی پیدا کرو دشواری نہیں ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۴۱
حضور آسان دین لائے ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۴۲
اللہ تعالیٰ کو دین حنیف پسند ہے ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۴۲
حق کو کوئی چیز باطل نہیں کرتی ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۴۲
اسلام غالب رہتا ہے ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۴۳
افادۂ رضویہ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۴۳
اسلام میں ضرر کی تعلیم نہیں ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۴۴
اسلام تمام گناہوں کو مٹادیتا ہے ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۴۴

ہر بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے ۴۴
غیب پر ایمان قوی ہے ۴۵
فضیلت کا مدار ایمان و عمل ہے ۴۵
سواد اعظم کی پیروی کرو ۴۶
افادۂ رضویہ ۴۶
ایک جماعت ہمیشہ حق پر رہے گی ۴۶
غنی کے سامنے انکساری نقصان دین کا سبب ۴۷
افادۂ رضویہ ۴۷
۴۔ سنت کی اہمیت ۴۸
سنت رسول کو لازم جانو ۴۸
افادۂ رضویہ ۵۰
خلفائے راشدین کی سنت لازم ہے ۵۳
احیائے سنت پر اجر ۵۳
افادۂ رضویہ ۵۵
چار چیزیں سنت سے ہیں ۵۵
اہل سنت حق پر ہیں ۵۶
افادۂ رضویہ ۵۶
۵۔ بدعت ۵۷
بدعت و ضلالت ۵۷
بدعت کی مذمت ۵۷
بدعت کی دو قسمیں حسنہ اور سیئہ ۵۸
اچھی بات بدعت حسنہ اور جمع قرآن ۵۸
افادۂ رضویہ ۶۰

بدعتی کی تعظیم حرام ہے ۶۳
بدعتی جہنمی کتے ہیں ۶۴
بدعتی بدترین مخلوق ہیں ۶۴
گمراہ و بدعتی کی عیادت نہ کرو ۶۵
گمراہ اور بدعتی سے قطع تعلق کرو ۶۵
گمراہ اور گمراہ گر کی مجلس سے بچو ۶۵
افادۂ رضویہ ۶۶
آئندہ گزشتہ سے بدتر ہے ۷۰
۶۔ شرک وکفر ۷۲
بت پرستی کی ابتداء کس طرح ہوئی ۷۲
مشرک سے میل جول منع ہے ۷۳
افادۂ رضویہ ۷۳
مشرک کی صحبت بری ہے ۷۴
کفار و مشرکین کی معیت جائز نہیں ۷۵
مشرکین سے عہد و پیمان نہ کرو ۷۵
مشرک سے استعانت نہ کرو ۷۶
افادۂ رضویہ ۷۷
افادۂ رضویہ ۷۹
افادۂ رضویہ ۷۹
ہندوؤں کے میلے میں نہ جاؤ ۸۴
افادۂ رضویہ ۸۴
کافروں کے بت خانے میں نہ جاؤ ۸۵
مشرک کا ہدیہ قبول نہ کرو ۸۶

افادۂ رضویہ ۸۸
کافروں سے ہدیہ لیا جاسکتا ہے ۸۸
غیر مسلم کو مذہبی امور کیلئے ملازم نہ رکھو ۹۲
افادۂ رضویہ ۹۳
ذمی کافر سے برتاؤں میں نرمی کرو ۹۹
ذمی کو تکلیف پہونچانا جائز نہیں ۹۹
مرتد کی سزا قتل ہے ۹۹
بت پرستی کس طرح شروع ہوئی ۱۰۰
افادۂ رضویہ ۱۰۱

۷۔ تکفیر ۱۰۴

کسی گناہ کی وجہ سے تکفیر مت کرو ۱۰۴
مسلمان کی تکفیر کا وبال کافر پر ہے ۱۰۵

۸۔ فرق باطلہ ۱۰۷

فرق باطلہ کا ظہور ۱۰۷
افادۂ رضویہ ۱۰۸
افادۂ رضویہ ۱۰۹
بدمذہب کے ساتھ مت بیٹھو ۱۱۰
افادۂ رضویہ ۱۱۰
بدمذہبوں سے ترش رو ہوکر بات کرو ۱۱۲
رافضی بدلقب فرقہ ہے ۱۱۲
افادۂ رضویہ ۱۱۳
بدمذہب کی خوشنودی حاصل نہ کرو ۱۱۳

۹۔ تقدیر و تدبیر ۱۱۵

تقدیر کا بیان ۱۱۵
مسئلہ تقدیر میں بحث منع ہے ۱۱۵
تقدیر بحر عمیق ہے ۱۱۶
افادۂ رضویہ ۱۱۷
سزا و جزا کیوں؟ ۱۱۷
افادۂ رضویہ ۱۱۹
تقدیر پر تکیہ کرکے عمل نہ چھوڑے ۱۲۱
تدبیر تقدیر سے ہے ۱۲۳
افادۂ رضویہ ۱۲۴
تقدیر کا منکر ملعون ہے ۱۲۵

۱۰۔ گناہ صغیرہ و کبیرہ ۱۲۶

گناہ صغیرہ و کبیرہ کی پہچان ۱۲۶
جھوٹی گواہی گناہ کبیرہ ہے ۱۲۶
جھوٹا گواہ جہنمی ہے ۱۲۷
گناہ وہ ہے جو دل میں کھٹکے ۱۲۷
ارتکاب کبائر سے ایمان نہیں جاتا ۱۲۸
افادۂ رضویہ ۱۲۹
گناہ سے دل سیاہ ہو جاتا ہے ۱۲۹
سب کو ہلاک نہ جانو ۱۳۰
لواطت حرام ہے ۱۳۰
مدح فاسق حرام ہے ۱۳۰
مومن کو لعن طعن حرام ہے ۱۳۱
ایذائے مومن حرام ہے ۱۳۱
مسلمان کی جان و مال حرام ہے ۱۳۱

مسلمان کو گالی دینا جائز نہیں ۱۳۲
مسلمان کا مال بغیر رضا لینا جائز نہیں ۱۳۲
کسی سے جبراً کچھ لینا جائز نہیں ۱۳۲
دھوکہ دینا مذموم ہے ۱۳۳
افادۂ رضویہ ۱۳۳
رشوت لینا دینا ناجائز ہے ۱۳۳
مجرم کو پناہ دینا جائز نہیں ۱۳۴
اسلام میں ضرر رسانی نہیں ۱۳۴
کمزور مسلمان کی مدد نہ کرنا گناہ ہے ۱۳۵
حسد ایمان کے ساتھ جمع نہیں ہوتا ہے ۱۳۵
عیب لگانے والے مستحق جہنم ہیں ۱۳۶
قتل مومن پر اعانت بدتر گناہ ہے ۱۳۷
شیطانی وسوسہ ۱۳۷
تصویر حرام ہے ۱۳۷
جہاں تصویر ہو وہاں فرشتے نہیں جاتے ۱۴۲
تصویر کو مٹانا ضروری ہے ۱۴۵
افادۂ رضویہ ۱۴۵
بیت اللہ شریف کی تصاویر مٹائی گئیں ۱۴۶
تصویر بنانے والے بدترین مخلوق ہیں ۱۴۹
تصویر میں سر ہی اصل ہے ۱۵۰
افادۂ رضویہ ۱۵۰
موضع اہانت میں تصویر کا حکم ۱۵۱
۱۱۔ شعب ایمان ۱۵۲
حقوق اللہ اور حقوق العباد ۱۵۲

مسلمان کامل کی علامت ۱۵۲
محبت رسول ۱۵۳
حیا ایمان کا حصہ ہے ۱۵۳

۱۲۔ صفات مومن ۱۵۵

صفت مومن ۱۵۵
فضیلت مومن ۱۵۵
لعن طعن کرنے والا مومن کامل نہیں ۱۵۶
مدح مومن و مذمت فاجر ۱۵۶
مسلمان کی خیر خواہی ضروری ہے ۱۵۷
مسلمان بھائی کو حتی الامکان فائدہ پہونچاؤ ۱۵۷
مومن ایک مرتبہ ہی دھوکہ کھاتا ہے ۱۵۷
مومن شریف اور کافر دغاباز ہوتا ہے ۱۵۸
اللہ تعالیٰ سے شرم وحیاء کرو ۱۵۸
افادۂ رضویہ ۱۵۸
اللہ ورسول کے حق کی حفاظت کرو ۱۵۹
مومن خود اپنے کو ذلت میں نہ ڈالے ۱۵۹
علامت محبت ۱۶۰
مومن کو ہر چیز پر اجر ملتا ہے ۱۶۰
پرورش اہل وعیال پر اجر ۱۶۰
ہر زمانے میں سات مسلمان دنیا میں ضرورر ہے ۱۶۱
افادۂ رضویہ ۱۶۱

۲۔ کتاب العلم ۱۶۳
۱۔ ضرورت علم دین ۱۶۵
ہر مسلمان پر علم دین سیکھنا فرض ہے ۱۶۵
اصل علوم تین ہیں ۱۶۵
افادۂ رضویہ ۱۶۶
۲۔ فضیلت علم دین ۱۶۹
فضیلت علم ۱۶۹
علم خشیت ربانی کا سبب ہے ۱۷۰
۳۔ فضیلت علماء ۱۷۱
فضائل علماء ۱۷۱
افادۂ رضویہ ۱۷۱
علماء وارثین انبیاء ہیں ۱۷۳
عالم وسلطان عادل کی تعظیم ۱۷۳
اعزاز علماء وسادات ۱۷۴
افادۂ رضویہ ۱۷۴
عالم کی بے ادبی نفاق ہے ۱۷۵
عالم اور جاہل کے گناہ میں فرق ۱۷۵
۴۔ فضیلت طلبہ ۱۷۷
طالب علم مجاہد ہے ۱۷۷
۵۔ تبلیغ وعمل ۱۷۸
تبلیغ دین ضروری ہے ۱۷۸

افادۂ رضویہ ۱۷۸
تبلیغ وہدایت پر اجرعظیم ۱۸۰
افادۂ رضویہ ۱۸۰
تبلیغ سامعین کے حال کے مطابق کرو ۱۸۴
بے عمل عالم کی مثال ۱۸۴
ہر صدی میں ایک مجدد ۱۸۵
معلم ومتعلم کے آداب ۱۸۵
افادۂ رضویہ ۱۸۵
استاذ سے انکساری سے پیش آؤ ۱۸۶
استاذ آقا ہے ۱۸۶
کثرت سوال منع ہے ۱۸۷
افادۂ رضویہ ۱۸۸
زیادہ قیل وقال سے بچو ۱۸۸
نااہل کو ذمہ دار نہ بناؤ ۱۸۸
حصول علم برائے جاہ ومال مذموم ہے ۱۸۹
فتنوں کے ظہور کے وقت عالم پر علم ظاہر کرنا فرض ہے ۱۸۹
افادۂ رضویہ ۱۹۰
بہت سے عالم غیر فقیہ ہوتے ہیں ۱۹۰
افادۂ رضویہ ۱۹۱
صاحب رائے اپنے دل سے فتوی لے ۱۹۲
افادۂ رضویہ ۱۹۲
لوگوں سے ان کے حال کے مطابق کلام کرو ۱۹۳
افادۂ رضویہ ۱۹۴
کتابت کے قواعد کی تعلیم ۱۹۵

علم دین سیکھنے کیلئے پیر کا دن ۱۹۵
بے علم فتوی دینا موجب لعنت ہے ۱۹۶
بے علم فتوی موجب جہنم ۱۹۶
بے علم فتوی باعث گمراہی ۱۹۷
شریعت وطریقت کا ثبوت ۱۹۷
افادۂ رضویہ ۱۹۷
توسل ونماز استسقاء ۱۹۸
توسل ۱۹۸
افادۂ رضویہ ۱۹۸
حضور سے توسل اور نماز حاجت ۱۹۹
افادۂ رضویہ ۱۹۹
غیر خدا سے استمداد ۲۰۲
افادۂ رضویہ ۲۰۴
اپنی حاجتیں رحمدل لوگوں سے مانگو ۲۰۹
افادۂ رضویہ ۲۱۰
افادۂ رضویہ ۲۱۲
۳۔ کتاب الطہارۃ ۲۱۵
۱۔ ضرورت طہارت ۲۱۷
طہارت کے بغیر نماز مقبول نہیں ۲۱۷
۲۔ احکام آب ۲۱۸
پانی اصل میں طاہر ومطہر ہے ۲۱۸
افادۂ رضویہ ۲۱۹

بڑے حوض کا پانی بے کھٹک استعمال کرو ۲۱۹
دھوپ سے گرم شدہ پانی استعمال نہ کرو ۲۲۰
افادۂ رضویہ ۲۲۱
عورت و مرد کے بچے پانی کا استعمال ۲۲۱
افادۂ رضویہ ۲۲۲
جنبی اور حائضہ سے متعلق پانی کے احکام ۲۲۲
افادۂ رضویہ ۲۲۴

۳۔ آداب استنجاء ۲۲۸

بیت الخلاء کے آداب ۲۲۸
افادۂ رضویہ ۲۲۸
بیت الخلاء جانے کی دعا ۲۲۸
داہنے ہاتھ سے استنجاء ممنوع ۲۲۹
ڈھیلوں سے استنجاء جائز ۲۳۰
ڈھیلوں کے بعد پانی سے استنجاء افضل ہے ۲۳۰
کھڑے ہو کر پیشاب ممنوع ۲۳۱
افادۂ رضویہ ۲۳۳
حضور نے ایک مرتبہ کھڑے ہو کر پیشاب فرمایا ۲۳۴

۴۔ احکام حیض ۲۳۷

حائضہ اور جنبی قرآن شریف نہ پڑھے ۲۳۷
افادۂ رضویہ ۲۳۸
حائضہ سے میل جول جائز ۲۳۸
حالت حیض میں وطی کا کفارہ ۲۳۹
افادۂ رضویہ ۲۴۱

۵۔ وضو ۲۴۲
وضو کا مسنون طریقہ ۲۴۲
افادۂ رضویہ ۲۴۳
قیامت میں آثار وضو چمکتے ہوں گے ۲۴۳
افادۂ رضویہ ۲۴۳
ایک چلو سے کلی اور ناک میں پانی چڑھانا ۲۴۴
وضو میں ایک مرتبہ ہر عضو دھونا ۲۴۴
افادۂ رضویہ ۲۴۶
وضو میں تین تین بار اعضاء دھونا ۲۴۷
وضو پر وضو باعث اجر ہے ۲۴۸
افادۂ رضویہ ۲۴۸
وضو سے گناہ جھڑ جاتے ہیں ۲۴۹
افادۂ رضویہ ۲۵۰
وضو میں بسم اللہ پڑھنے کی فضیلت ۲۵۲
افادۂ رضویہ ۲۵۲
وضو کرتے وقت داڑھی میں خلال ۲۵۴
وضو کے بعد اعضا پونچھنے کا بیان ۲۵۵
وضو میں دونوں پاؤں دھونا فرض ہے ۲۶۱
افادۂ رضویہ ۲۶۲
وضو میں اسراف نہ کرو ۲۶۳
افادۂ رضویہ ۲۶۵
وضو میں وسوسہ شیطان کی طرف سے ہے ۲۶۵
وضو کے بعد رومالی پر چھینٹے دینا ۲۶۶
کامل طہارت کے بعد نماز کی فضیلت ۲۷۰

۶۔ تیمم ۲۷۲
آیت تیمم کا واقعہ نزول ۲۷۲
تیمم میں دو فرض ہیں ۲۷۳
مٹی سے پاکی حاصل کرو ۲۷۴
۷۔ نواقض وضو ۲۷۵
ریح خارج ہونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے ۲۷۵
اونگھنے کے بعد وضو مستحب ۲۷۵
شرم گاہ چھونے کے بعد وضو مستحب ۲۷۶
ریح کے شبہ سے وضو نہیں جاتا ۲۷۶
افادۂ رضویہ ۲۷۸
شیطانی وسوسہ سے وضو نہیں ٹوٹتا ۲۷۸
افادۂ رضویہ ۲۷۸
سجدہ میں نیند ناقض وضو نہیں ۲۸۰
افادۂ رضویہ ۲۸۱
حضور کی نیند ناقض وضو نہیں ۲۸۲
افادۂ رضویہ ۲۸۳
انبیائے کرام کی نیند ناقض وضو نہیں ۲۸۳
افادۂ رضویہ ۲۸۳
۸۔ مسواک ۲۸۴
مسواک کا بیان ۲۸۴
افادۂ رضویہ ۲۸۴
مسواک کی اہمیت ۲۸۴
مسواک کی تاکید ۲۸۴

وضو کے شروع میں مسواک سنت ہے ۲۸۵

مسواک ضرور کریں خواہ انگلی سے ۲۸۶

افادۂ رضویہ ۲۸۶

مسواک سے وضو مکمل کرو ۲۹۴

فرشتوں کو کھانے کے ریزوں سے اذیت ہوتی ہے ۲۹۴

۹_ غسل ۲۹۵

طریقۂ غسل ۲۹۵

افادۂ رضویہ ۲۹۵

عورتوں کے غسل کا طریقہ ۲۹۷

غسل کے پانی کی مقدار ۲۹۸

افادۂ رضویہ ۲۹۹

غسل اور وضو کے پانی کی مقدار ۲۹۹

افادۂ رضویہ ۲۹۹

حالت جنابت میں ہر بال کے نیچے ناپاکی ۳۱۰

تری پائے اور احتلام یاد نہ ہو تو غسل کرے ۳۱۱

عورت کو احتلام یاد ہو تو غسل کرے ۳۱۱

افادۂ رضویہ ۳۱۲

مومن حقیقت میں ناپاک نہیں ہوتا ۳۱۲

تطہیر نجاسات ۳۱۲

۴_ کتاب الصلوٰۃ ۳۱۵

۱_ اوقات نماز ۳۱۷

نماز وقت پر ادا کرو ۳۱۷

نماز کے وقت کی حفاظت کرو ۳۱۸
نماز کے وقت کی حفاظت محبوب عمل ۳۱۸
اوقات نماز ۳۱۹
وقت فجر ۳۲۵
نماز فجر میں تاخیر افضل ۳۲۶
نماز فجر روشن کر کے پڑھو ۳۲۶
افادۂ رضویہ ۳۲۷
نماز ظہر ٹھنڈی کر کے پڑھو ۳۲۹
افادۂ رضویہ ۳۳۰
ظہر کا آخری اور عصر کا ابتدائی وقت ۳۳۴
عصر میں تاخیر افضل ہے ۳۳۵
وقت مغرب ۳۳۶
مزدلفہ میں مغرب وعشا جمع کر کے پڑھنے ۳۳۶
افادۂ رضویہ ۳۳۷
عرفات ومزدلفہ کے علاوہ جمع بین الصلاتین گناہ کبیرہ ہے ۳۳۸
افادۂ رضویہ ۳۳۸
طریقۂ شعبہ ۳۵۱
تصریح اسماعیل سوامر ۳۵۱
تصریح النسائی ۳۵۲
خاتمۃ الکلام وحسن الختام ۳۵۴
بحالت سفر ایک نماز آخر وقت اور دوسری اول وقت میں پڑھنا ۳۵۸
افادۂ رضویہ ۳۶۳
جمع فعلی جسے جمع صوری بھی کہتے ہیں ۳۶۳
جمع وقتی جسے جمع حقیقی بھی کہتے ہیں ۳۶۴

جمع تقدیم ۳۶۴
جمع تاخیر ۳۶۴
افادۂ رضویہ ۳۶۷
افادۂ رضویہ ۳۷۷
افادۂ رضویہ ۳۸۵
افادۂ رضویہ ۳۹۰
افادۂ رضویہ ۳۹۴
افادۂ رضویہ ۴۰۰
افادۂ رضویہ ۴۰۵
افادۂ رضویہ ۴۰۵
وقت نکال کر نماز پڑھنا سخت عذاب کا باعث ۴۱۳
افادۂ رضویہ ۴۱۴
نماز کے اوقات مکروہہ ۴۱۵
افادۂ رضویہ ۴۱۶
نماز میں وقت مکروہ تک تاخیر طریقۂ منافق ہے ۴۱۶
۲۔ اذان ۴۱۸
اذان کی ابتداء ۴۱۸
خواب میں اذان کی تلقین ۴۱۹
اذان کے کلمات ۴۲۱
مؤذن اوقات کا امین ہوتا ہے ۴۲۱
اذان سنکر نماز کی تیاری کرو ۴۲۱
جس نے اذان پڑھی اقامت بھی اسی کا حق ۴۲۲
اذان واقامت میں فرق ۴۲۳
افادۂ رضویہ ۴۲۴

جلیلہ ۴۲۴
مفیدہ ۴۲۴
اذان خارج مسجد ہو ۴۲۵
افادۂ رضویہ ۴۲۵
حضور نے ایک مرتبہ اذان پڑھی ۴۳۵
افادۂ رضویہ ۴۳۶
اذان سنتے وقت انگوٹھے چومنا جائز ہے ۴۳۶
افادۂ رضویہ ۴۳۸
۳۔ فضائل اذان ۴۴۱
اذان کی فضیلت ۴۴۱
اذان کی برکت سے آگ بجھ جاتی ہے ۴۴۲
افادۂ رضویہ ۴۴۲
اذان وجہاد کے وقت دعا قبول ہوتی ہے ۴۴۲
اذان سے آسمان کے دروازے کھلتے ہیں ۴۴۳
اذان سے بستی کا عذاب ٹل جاتا ہے ۴۴۳
حضرت آدم کی وحشت اذان کے ذریعہ دور ہوئی ۴۴۳
اذان غم دور کرتی ہے ۴۴۴
افادۂ رضویہ ۴۴۴
بغیر اجرت اذان دینا اجر عظیم کا سبب ۴۴۴
موذن کی فضیلت ۴۴۵
افادۂ رضویہ ۴۴۵
۴۔ فضائل نماز ۴۴۶
فرضیت نماز کا ثبوت ۴۴۶

نمازیں پہلے کس نے پڑھیں؟ ۔۔۔۔۔۔ ۴۴۹
نماز اور روزے کب فرض ہوتے ہیں؟ ۔۔۔۔۔۔ ۴۴۹
نماز کی ادائیگی حضور کی ادا کے مطابق ۔۔۔۔۔۔ ۴۵۰
بچوں کو نماز کا حکم ۔۔۔۔۔۔ ۴۵۰
فضیلت نماز ۔۔۔۔۔۔ ۴۵۱
نماز عشا کی فضیلت ۔۔۔۔۔۔ ۴۵۱
افادۂ رضویہ ۔۔۔۔۔۔ ۴۵۲
افادۂ رضویہ ۔۔۔۔۔۔ ۴۵۳
نماز پنجگانہ کی فضیلت ۔۔۔۔۔۔ ۴۵۳
اہمیت نماز ۔۔۔۔۔۔ ۴۵۴
افادۂ رضویہ ۔۔۔۔۔۔ ۴۵۴
پانچوں نمازوں کی ادائیگی کا حکم ۔۔۔۔۔۔ ۴۵۷
پانچوں نمازوں کی حفاظت ۔۔۔۔۔۔ ۴۵۹
نماز کی فضیلت ۔۔۔۔۔۔ ۴۶۰
باجماعت نماز کی فضیلت واہمیت ۔۔۔۔۔۔ ۴۶۱
افادۂ رضویہ ۔۔۔۔۔۔ ۴۶۲
نماز میں خشوع وخضوع ۔۔۔۔۔۔ ۴۶۳
اسلام میں چار فرض ہیں ۔۔۔۔۔۔ ۴۶۴
قبل معراج نمازوں کی کیفیت ۔۔۔۔۔۔ ۴۶۴
افادۂ رضویہ ۔۔۔۔۔۔ ۴۶۵
اتفاقیہ نیند عذر شرعی ہے ۔۔۔۔۔۔ ۴۶۶
افادۂ رضویہ ۔۔۔۔۔۔ ۴۶۶

۵۔ شرائط وارکان نماز ۴۶۷

جہت قبلہ ۔۔۔۔۔۔ ۴۶۷

قرأت نماز ۴۶۷
قرأت خلف الامام کی ممانعت ۴۶۸
افادۂ رضویہ ۴۶۸
افادۂ رضویہ ۴۶۹
افادۂ رضویہ ۴۷۰
افادۂ رضویہ ۴۷۲
افادۂ رضویہ ۴۷۲
افادۂ رضویہ ۴۷۲
افادۂ رضویہ ۴۷۳
افادۂ رضویہ ۴۷۴
عصر میں مقدار قرأت ۴۷۷
سجدہ کا بیان ۴۷۷
سجدہ کی فضیلت ۴۷۸
امام کو لقمہ دینا ۴۷۸
افادۂ رضویہ ۴۷۹
حالت شک میں ایک رکعت زیادہ پڑھے ۴۸۰
افادۂ رضویہ ۴۸۰
نماز میں کھیل نہ کرے ۴۸۰
نماز میں گفتگو منع ۴۸۱
تحویل قبلہ ۴۸۱
عورتوں کی نماز کا طریقہ ۴۸۲
سجدوں کے نشان قیامت میں چمکتے ہوں گے ۴۸۲
۶۔ سنن و آداب نماز ۴۸۳
نماز کیلئے اطمینان سے جاؤ ۴۸۳

نماز میں ہاتھ کہاں باندھیں ۴۸۳
افادۂ رضویہ ۴۸۴
تشہد میں انگشت شہادت سے اشارہ کرنا ۴۸۵
افادۂ رضویہ ۴۸۶
مسئلہ رفع یدین ۴۸۷
افادۂ رضویہ ۴۸۷
افادۂ رضویہ ۴۸۸
ایک کپڑے سے نماز ۴۸۹
نماز کے وقت جوتے کہاں رکھے؟ ۴۹۰
افادۂ رضویہ ۴۹۱
جوتے پہن کر نماز پڑھنا ۴۹۱
افادۂ رضویہ ۴۹۲
نماز میں چادر وغیرہ کس طرح اوڑھے ۴۹۲
نماز میں بسم اللہ جہر سے نہیں پڑھی جائے گی ۴۹۳
افادۂ رضویہ ۴۹۷
حتی الوسع اچھے کپڑوں میں نماز پڑھو ۴۹۹
رکوع میں تطبیق ۴۹۹
افادۂ رضویہ ۵۰۰
نماز سے فارغ ہو کر داہنی جانب پلٹنا ۵۰۰
نماز فجر کے بعد طلوع آفتاب تک مصلے پر بیٹھنا سنت ہے ۵۰۱
۷۔ مساجد ۵۰۳
مسجد کا بیان ۵۰۳
مسجد بہتر اور بازار بدتر جگہ ہے ۵۰۳
مسجد بنانے پر اجر ۵۰۳

مسجد کی دیوار قبلہ آراستہ نہ کیا جائے ۵۰۵

مسجد کی زینتوں میں حد سے تجاوز ممنوع ہے ۵۰۵

افادۂ رضویہ ۵۰۶

مسجد میں گمشدہ چیز تلاش کرنا منع ہے ۵۰۶

مسجد میں خرید و فروخت کرنا منع ہے ۵۰۷

افادۂ رضویہ ۵۰۸

بودار چیز کھا کر مسجد نہ جائے ۵۰۸

افادۂ رضویہ ۵۰۸

مسجد میں دنیا کی بات حرام ۵۰۸

مسجدوں میں ناسمجھ بچوں کو نہ لاؤ ۵۱۰

مساجد کو پاک و صاف رکھو ۵۱۱

مسجد میں بلند آواز سے نہ بولو ۵۱۱

مسجد کا پڑوسی مسجد میں نماز پڑھے ۵۱۲

افادۂ رضویہ ۵۱۲

اذان کے بعد مسجد سے نہ جائے ۵۱۲

مسجد کی پابندی کرنے والا مومن کامل ہے ۵۱۳

مسجد جانے والے بزرگ ہیں ۵۱۴

بلا عذر گھر میں فرائض پڑھنا گناہ ہے ۵۱۴

اندھیری رات میں مسجد جانا عظیم ثواب کا باعث ہے ۵۱۵

مسجد میں نماز باعث اجر ہے ۵۱۶

مساجد جنت کی کیاریاں ہیں ۵۱۶

مسجدیں ذکر خدا اور نماز کیلئے بنی ہیں ۵۱۷

گفتگو فنائے مسجد میں ہی کرو ۵۱۷

جہاں نماز پڑھی جائے وہ جگہ گواہ ہو جاتی ہے ۵۱۸

تمام زمین مسجد ہے ۵۱۸
افادۂ رضویہ ۵۱۹
معذور کو گھر میں نماز کی اجازت ہے ۵۱۹
مسجد میں نمازی پر شیطان حملہ کرتا ہے ۵۲۰
مسجد نبوی کی تعمیر مختلف مراحل میں ۵۲۱
مسجد نبوی میں ایک نماز ہزار نمازوں سے افضل ۵۲۲
مسجد اقصیٰ میں نماز کی فضیلت ۵۲۲
مسجدیں بغیر مینارہ بناؤ ۵۲۳
افادۂ رضویہ ۵۲۳
مسجد میں چراغ جلانا مستحسن ہے ۵۲۴
قبروں پر مسجد نہ بنائی جائے ۵۲۵
قبر کی طرف سجدہ جائز نہیں ۵۲۵
افادۂ رضویہ ۵۳۰
افادۂ رضویہ ۵۳۱
کتابی ذمی کافر کا مسجد میں داخلہ جائز ہے ۵۳۳
حضور ہر ہفتہ مسجد قبا تشریف لے جاتے ۵۳۸

۸۔ امامت ۵۳۹

افضل کو امام بناؤ ۵۳۹
افضل شخص کی امامت بہتر ہے ۵۳۹
افادۂ رضویہ ۵۴۰
امام کے بغیر اجازت کے دوسرا نماز نہ پڑھائے ۵۴۰
ناپسندیدہ امام کی نماز مقبول نہیں ۵۴۱
افادۂ رضویہ ۵۴۳
نابینا کی امامت درست ہے ۵۴۳

امام اونچی جگہ کھڑا نہ ہو ۵۴۳
فاسق وفاجر کی اقتداء بحالت مجبوری جائز ہے ۵۴۴
افادۂ رضویہ ۵۴۴
عورتوں کی امام درمیان میں کھڑی ہو ۵۴۵
۹۔ جماعت ۵۴۶
فضیلت جماعت ۵۴۶
اسلام میں سب سے پہلی جماعت ۵۴۶
جماعت کی تاکید ۵۴۷
افادۂ رضویہ ۵۴۸
افادۂ رضویہ ۵۵۰
تکرار جماعت جائز ہے ۵۵۱
جماعت میں آگے ہونے میں سبقت کرو ۵۵۱
صحابۂ کرام حضور کے تشریف لانے پر نماز کیلئے کھڑے ہوتے ۵۵۲
اقامت سن کر فوراً نماز کیلئے حاضر ہو ۵۵۳
۱۰۔ صفوف ۵۵۴
صفوف قائم کرنے کا طریقہ ۵۵۴
عورتوں کی صفیں پیچھے ہوں ۵۵۵
نماز میں صفیں سیدھی رکھو ۵۵۵
درمیان صف میں جگہ نہ چھوڑو ۵۵۶
افادۂ رضویہ ۵۵۷
افادۂ رضویہ ۵۵۸
صفیں سیدھی رکھو ۵۵۸
صف میں جگہ نہ چھوڑو ۵۵۹
صف میں جگہ نہ رکھنے کی فضیلت ۵۵۹

دیوار قبلہ اور مصلیٰ محراب کے درمیان زیادہ جگہ نہ رہے ۵۶۰
دیوار قبلہ اور نمازی کے درمیان بے کار جگہ نہ رہے ۵۶۰
بندہ نماز میں اللہ کے حضور رہتا ہے ۵۶۰
اگلی صف میں گردنیں پھلانگ کر نہ جائے ۵۶۱
صفوف کی ترتیب باعتبار فضیلت ۵۶۱
۱۱۔ سترہ ۵۶۳
سترہ کا بیان ۵۶۳
نماز میں سترہ کا طریقہ ۵۶۴
بغیر سترہ نماز کا حکم ۵۶۵
نمازی کے سامنے سے گزرنا گناہ ہے ۵۶۵
نمازی کے سامنے سے گزرنے والے کو دفع کرو ۵۶۶
۱۲۔ مساجد سے متعلق عورتوں کے احکام ۵۶۸
عورتوں کو مسجد سے نہ روکو ۵۶۸
حضرت صدیقہ نے عورتوں کو مسجد سے منع فرمایا ۵۷۰
افادۂ رضویہ ۵۷۰
عورت کی نماز گھر میں افضل ہے ۵۷۳
۱۳۔ وتر ۵۷۵
وتر کا بیان ۵۷۵
وتر میں پڑھی جانے والی دعا ۵۷۵
افادۂ رضویہ ۵۷۶
قنوت نازلہ کا بیان ۵۷۶
افادۂ رضویہ ۵۷۷
افادۂ رضویہ ۵۷۷
افادۂ رضویہ ۵۷۹

۱۴۔ نوافل ۵۸۰

سنن ونوافل ۵۸۰
گھر میں نوافل کی فضیلت ۵۸۰
پنج وقتہ نمازوں میں تعداد سنن ۵۸۱
زمانۂ اقدس اور بعد کے زمانہ میں سنن ونوافل گھر میں پڑھے جاتے تھے ۵۸۲
افادۂ رضویہ ۵۸۳
امام ومقتدی کا نوافل دوسری جگہ پڑھنا افضل ہے ۵۸۵
مصلے پر بھی سنن ونوافل جائز ۵۸۵
فجر کی سنتوں کا بیان ۵۸۶
طلوع آفتاب کے بعد بھی سنت فجر پڑھے ۵۸۶
کیا طلوع آفتاب سے قبل جماعت کے بعد سنتیں پڑھی جائیں ۵۸۷
افادۂ رضویہ ۵۸۸
جماعت کے وقت بھی سنت فجر پڑھی جائیں ۵۸۹
نوافل بیٹھ کر پڑھنے پر نصف ثواب ۵۹۰
افادۂ رضویہ ۵۹۰
سنن ونوافل بیٹھ کر پڑھنا جائز ہیں ۵۹۱
فرائض وسنن کے درمیان دعا وغیرہ کے ذریعہ فاصلہ کرو ۵۹۵
تہجد وتر اور فجر کی سنتیں ۵۹۶
نفل بغیر فرض قبول نہیں ۵۹۶
تنہا نماز پڑھ لی تو اب جماعت میں شریک ہوسکتا ہے ۵۹۸

۱۵۔ قیام اللیل ۶۰۲

فضیلت قیام اللیل ۶۰۲
قیام اللیل کیلئے حضور کا مشقت برداشت کرنا ۶۰۲

وقت صلوٰۃ اللیل ۶۰۴
افادۂ رضویہ ۶۰۴
تعداد رکعات صلوٰۃ اللیل ۶۰۴
قیام اللیل کی نیت کے ساتھ نیند بھی عبادت ۶۰۵
تہجد کیلئے کچھ دیر سونا ضروری ہے ۶۰۶
صلوٰۃ اللیل میں جہر سے قرأت ۶۰۶
رات کو جاگ کر عبادت کرنا ۶۰۷
افادۂ رضویہ ۶۰۸
آخر رات میں عبادت بہتر ہے ۶۰۸
قیام اللیل پر مداومت کرو ۶۰۹
۱۶۔ جمعہ ۶۱۰
فضیلت یوم جمعہ ۶۱۰
جمعہ کہاں پڑھا جائے گا؟ ۶۱۳
افادۂ رضویہ ۶۱۳
خطبہ جمعہ خاموشی سے سنو ۶۱۴
خطیب دونوں خطبوں کے درمیان بیٹھے ۶۱۵
دونوں خطبوں کے درمیان دعا ۶۱۵
خطبۂ جمعہ سے قبل خطیب مقتدیوں کو سلام کرے ۶۱۶
افادۂ رضویہ ۶۱۶
حالت خطبہ میں عصا پر ٹیک لگانا ۶۱۷
افادۂ رضویہ ۶۱۷
افادۂ رضویہ ۶۱۸
۱۷۔ عیدین ۶۱۸
عیدین کی نماز اور وعظ و نصیحت ۶۱۹

عیدین کی نماز دو رکعت ہے ۶۱۹
خطبہ عیدین نماز کے بعد ہو ۶۲۱
افادۂ رضویہ ۶۲۲
خطبۂ عیدین اور دعا بعد نماز ہو ۶۲۲
عید کے دن کی فضیلت ۶۲۲
افادۂ رضویہ ۶۲۳
معذور اور عورتیں بھی عید کے دن دعا میں شریک ہوں ۶۲۴
عیدین میں دوگانہ سے پہلے اور بعد میں کھانا ۶۲۴
۱۸۔ کسوف ۶۲۶
سورج گرہن کی نماز ۶۲۶
۱۹۔ استسقاء ۶۳۰
نماز استسقاء ۶۳۰
افادۂ رضویہ ۶۳۰
۲۰۔ سہو ۶۳۲
نماز میں سہو کا بیان ۶۳۲
افادۂ رضویہ ۶۳۲
سجدۂ سہو کی حکمت ۶۳۳
افادۂ رضویہ ۶۳۳
۲۱۔ مکروہات ۶۳۴
مکروہات نماز ۶۳۴
محراب و در میں کھڑے ہونے کی ممانعت ۶۳۵
نماز میں قبلہ کی جانب تھوکنا منع ہے ۶۳۶
نمازی کے سامنے ایسی چیز نہ ہوں جس سے دل بٹے ۶۳۷

نماز میں آسمان کی طرف منہ اٹھانا منع ہے ۶۳۸
۲۲۔عمامہ ۶۳۹
عمامہ کی فضیلت ۶۳۹
افادۂ رضویہ ۶۳۹
افادۂ رضویہ ۶۴۳
عمامہ کی فضیلت نماز میں ۶۴۴
افادۂ رضویہ ۶۴۴
افادۂ رضویہ ۶۴۵
۲۳۔قضائے فوائت ۶۴۹
قضاء نماز کا بیان ۶۴۹
۲۴۔فضائل درود شریف ۶۵۵
فضائل درود ۶۵۵
کثرت درود کی فضیلت ۶۵۵
افادۂ رضویہ ۶۵۵
افادۂ رضویہ ۶۵۶
درود شریف اور دیدار رسول ﷺ ۶۵۷
افادۂ رضویہ ۶۵۷
درود پاک حضور کی بارگاہ میں پیش ہوتا ہے ۶۵۸

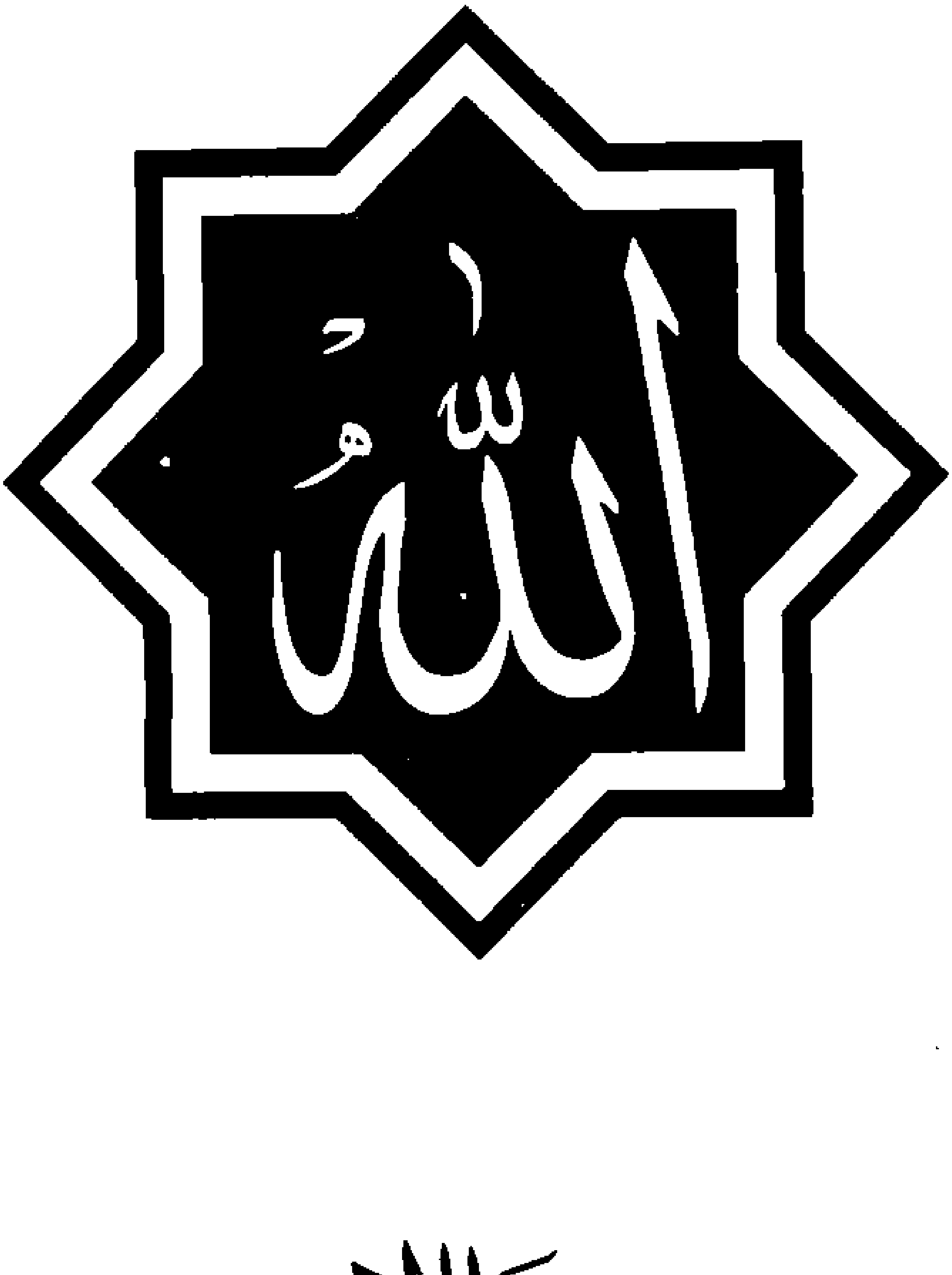

جل جلالہ